

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

6

جہانگیری

صحیح ابن حبان

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ



خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

جہانگیری

صحیح ابن حبان

6

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ



شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نام کتاب	صحیح ابن حبان
مترجم	ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
کمپوزنگ	ورڈز میکر
باہتمام	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	جون 2014ء
سرورق	اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212
طباعت	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ	روپے

هو القادر



شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر، ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006



ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کردی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکرگزار ہوگا۔

عنوانات

عنوان	صفحہ

کتاب: تصرف سے روکنے کے بارے میں روایات

عنوان	صفحہ

کتاب: گواہی کے بارے میں روایات

کتاب: دعویٰ کے بارے میں روایات

کتاب: اجارہ کے بارے میں روایات

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

کتاب: شفعہ کے بارے میں روایات

کتاب: مزارعت کے بارے میں روایات

کتاب: بنجر زمین کو آباد کرنے کے بارے میں روایات

کتاب: کھانے کے بارے میں روایات

عنوان	صفحہ

کتاب: لباس اور اس کے آداب کے بارے میں روایات

کتاب: حظر واباحت کا بیان

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

کتاب: شکار کے بارے میں روایات

کتاب: ذبائح کے بارے میں روایات

کتاب: قربانی کے بارے میں روایات

فوائدِ رضویہ

احادیث کے مراتب اوران کے احکام

درج ذیل چاراقسام اسی ترتیب کے اعتبار سے زیادہ قابل اعتماد شمار ہونگی۔

(i) صحیح لذاتہ (ii) صحیح لغیرہ (iii) حسن لذاتہ (iv) حسن لغیرہ

ان چاروں اقسام سے تعلق رکھنے والی روایات سے استدلال کرنا مطلقاً درست ہے۔

(v) ضعیف: وہ ضعیف روایت جس میں نسبتاً کم ضعف پایا جاتا ہو'ایسی روایت کو متابعات اور شواہد کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے اور اگر ایسی روایت متعدد طرق سے مروی ہو تو یہ''حسن لغیرہ'' بلکہ صحیح لغیرہ کے مرتبے تک بھی پہنچ سکتی ہے'اس صورت میں اس روایت سے احکام میں استدلال کرنا درست ہوگا (لیکن بالفرض اگر یہ روایت متعدد طرق سے مروی نہ بھی ہو جب بھی) فضائل کے باب میں ایسی روایات قابل قبول ہوں گی۔

(vi) شدید ضعیف: یہ وہ روایت ہے جس میں شدید کمزوری اور ضعف پایا جاتا ہو یعنی اس کا راوی فاسق (اعلانیہ گنہگار) ہو لیکن وہ جھوٹا نہ ہو۔ایسی روایت احکام کے بارے میں قابل قبول نہیں ہوگی لیکن کیا فضائل کے بارے میں ایسی روایت کو قبول کیا جاسکتا ہے؟ (اس بارے میں اہل علم کی آراء مختلف ہیں) راجح مذہب کے مطابق ایسی روایات کو قبول کیا جاسکتا ہے۔لیکن بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ اگر ایسی روایت متعدد طرق سے مروی ہو تو فضائل کے باب میں قبول کی جائے گی ورنہ قابل اعتماد شمار نہ ہوگی۔

(vii) وہ روایت جس کا راوی بہت جھوٹ بولتا ہو یا اپنی طرف سے روایات ایجاد کرتا ہو یا اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا گیا ہو۔

(viii) موضوع: ایسی روایت فضائل بلکہ کسی بھی حوالے سے قابل اعتماد شمار نہ ہوگی بلکہ ایسی روایت کو حدیث قرار دینا بھی درست نہیں ہے (محدثین اپنی گفتگو میں ایسی روایات کو جب حدیث قرار دیتے ہیں تو اس سے مراد) اس کے مجازی معنی ہوتے ہیں۔ایسی روایات صرف اور صرف جھوٹ کا پلندہ ہوتی ہیں۔

•••———•••———•••

محدثین کا یہ کہنا

''اس بارے میں کوئی بھی ''صحیح'' حدیث منقول نہیں ہے''۔

حدیث کے حجت ہونے کے منافی نہیں ہے۔

نوٹ: یہ فوائد اصولِ حدیث سے متعلق ہیں' جنہیں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے خاص مسترشد ملک العلماء حضرت مولانا ظفر الدین فاضل بہار نے اپنے عظیم تصنیف ''الجامع الرضوی المعروف بہ صحیح البہاری'' کے مقدمے میں تحریر کیا ہے۔یہاں ان میں سے چار فوائد ذکر کئے گئے ہیں۔

امام محمد بن محمد بن امیر الحاج الحلبی اپنی تصنیف ''الحلیۃ شرح المنیہ'' میں وضو کے بعد رومال کے ذریعے (اعضاء کو) پونچھنے کے مسئلے کے بارے میں یہ تحریر کرتے ہیں۔

امام ترمذی کا یہ کہنا: اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کوئی حدیث ''صحیح'' منقول نہیں ہے۔ یہ ''حسن'' یا اس کی مانند (دوسرے مرتبے کی) روایت کے وجود کی نفی نہیں کرتا اور جو مقصد ہے اس کا ثبوت ''صحیح'' حدیث پر موقوف نہیں ہے بلکہ جس طرح یہ ''صحیح'' حدیث سے ثابت ہوسکتا ہے اس طرح ''حسن'' حدیث سے بھی ثابت ہوسکتا ہے۔

اسی کتاب میں باب صفۃ الصلوٰۃ میں فصل ما یکرہ فعلہ فی الصلوٰۃ سے کچھ پہلے انہوں نے یہ بات تحریر کی ہے۔

''محدثین کی اصطلاح کے مقتضیٰ کے مطابق حدیث کے ''صحیح'' ہونے کی نفی کرنے سے حدیث کے ''حسن'' ہونے کی نفی لازم نہیں آتی۔

امام ابن حجر مکی اپنی تصنیف ''الصواعق المحرقۃ'' میں ''عاشورہ کے دن اہل خانہ پر زیادہ خرچ کرنے'' کے باب میں پہلی فصل کے آخر میں جو گیارہویں باب میں ہے اور دوسری فصل سے کچھ پہلے (یہ تحریر کرتے ہیں)

''امام احمد بن حنبل کا یہ کہنا: ''یہ حدیث صحت کے ساتھ ثابت نہیں ہے''۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث ''صحیح لذاتہ'' نہیں ہے۔ لہٰذا اس سے اس حدیث کے ''حسن لغیرہ'' ہونے کی نفی نہیں ہوتی اور ''حسن لغیرہ'' حدیث کو اسی طرح دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ (اصول) حدیث (کی کتابوں) میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے''۔

امام ابن حجر عسقلانی اپنی تصنیف ''تخریج احادیث الاذکار للنووی'' میں یہ بات تحریر کرتے ہیں۔

''جو شخص حدیث کے ''صحیح'' ہونے کی نفی کرے۔ اس سے ''حسن'' ہونے کی نفی لازم نہیں آتی''۔

انہوں نے (اپنی تصنیف) ''نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر'' میں یہ بات تحریر کی ہے۔

''حدیث حسن'' کی یہ قسم دلیل کے طور پر پیش کرنے کے حوالے سے حدیث ''صحیح'' کی ہم پلہ ہے۔ اگرچہ (پایہ ثبوت کے اعتبار سے) یہ اس سے کم مرتبے کی ہے''۔

مولانا علی قاری اپنی تصنیف ''الموضوعات الکبیر'' میں تحریر کرتے ہیں۔

''یہ حدیث ''صحیح'' نہیں ہے (کہنا) اس حدیث کے ''حسن'' ہونے کے منافی نہیں ہے''۔

سیدی نور الدین سمہودی اپنی تصنیف ''جواہر العقدین فی فضل الشرفین'' میں یہ بات تحریر کرتے ہیں۔

''بعض اوقات حدیث ''صحیح'' نہیں ہوتی لیکن اسے دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ حدیث کا ''حسن'' ہونا ایک ایسا مرتبہ ہے جو ''صحیح'' اور ''ضعیف'' کے درمیان ہے''۔

نبی اکرم ﷺ اس بات سے منع فرماتے تھے: آدمی کھڑا ہو کر جوتا پہنے۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے کہ یہ دونوں روایات محدثین کے نزدیک ''صحیح'' نہیں ہیں۔

امام عبدالباقی زرقانی نے اپنی تصنیف ''شرح مواہب'' میں تیسرے مقصد کی دوسری نوع میں، نبی اکرم ﷺ کے نعلین شریف

کے تذکرے میں یہ فائدہ بیان کیا ہے:

''(حدیث کی) صحت کی نفی کرنا اس بات کے منافی نہیں ہے کہ وہ حدیث ''حسن'' ہو۔ جیسا کہ یہ بات معلوم ہے''۔

''المرقاۃ'' میں محقق علی الاطلاق (امام کمال الدین ابن ہمام کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے۔

''جو شخص کسی حدیث کے بارے میں یہ کہے: ''یہ حدیث ''صحیح'' نہیں ہے''۔

اگر اس کی اس بات کو درست تسلیم کرلیا جائے تو بھی یہ بات قدح کا باعث نہیں ہوسکتی کیونکہ دلیل کے طور پر پیش کیے جانے کے قابل ہونا صرف حدیث ''صحیح'' پر موقوف نہیں ہے بلکہ اس حوالے سے حدیث ''حسن'' بھی کافی ہوتی ہے''۔

شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

''محدثین کی اصطلاح کے اعتبار سے کسی حدیث کو ''صحیح'' قرار نہ دینا کوئی حیران کن بات نہیں ہے کیونکہ حدیث کا ''صحیح'' ہونا کیا ہے۔

مقدمے میں یہ بات بیان کی گئی ہے' یہ حدیث کا بلند ترین درجہ ہے اور ایسی احادیث بہت کم ہیں۔

مذکورہ کتابوں میں ذکر کی گئی تمام احادیث' یہاں تک کہ وہ چھ کتابیں' جنہیں ''صحاح ستہ'' کا نام دیا گیا ہے۔ ان کی بھی تمام تر روایات محدثین کی اصطلاح کے مطابق ''صحیح'' نہیں ہیں لیکن ان کتابوں کو ''صحاح'' کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ ان میں غالب روایات صحیح ہیں''۔

•••———•••———•••

حدیث کے ''صحیح'' نہ ہونے اور اس کے ''موضوع'' ہونے کے درمیان بہت فرق ہے۔

امام بدرالدین زرکشی اپنی کتاب ''النکت علی ابن الصلاح'' میں اور امام جلال الدین سیوطی اپنی کتاب ''اللالی المصنوعۃ'' میں اور علامہ علی بن محمد الکنانی اپنی کتاب تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ میں اور علامہ محمد طاہر پٹنی اپنی کتاب ''مجمع البحار'' کے آخر میں یہ بات بیان کرتے ہیں۔

''ہمارا (محدثین کا) یہ کہنا: یہ حدیث ''صحیح'' نہیں ہے اور یہ کہنا: یہ حدیث ''موضوع'' ہے۔ اس کے درمیان بڑا فرق پایا جاتا ہے کیونکہ حدیث کے ''موضوع'' ہونے کا مطلب' اس روایت کے جھوٹا ہونے کو ثابت کرنا ہے اور ہمارا یہ کہنا: یہ حدیث ''صحیح'' نہیں ہے۔ اس سے اس روایت کا حدیث نہ ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ پتہ چلتا ہے: ثبوت کا وہ معیار اس میں ثابت نہیں ہے (جو ''صحیح'' حدیث کیلئے شرط ہے) اور ان دونوں صورتوں کے درمیان فرق ہے''۔

انہوں نے اپنی کتاب ''تنزیہ'' میں یہ بات اضافی نقل کی ہے:

''یہ حکم ان تمام روایات میں پایا جائے گا جن کے بارے میں علامہ ابن جوزی نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ ''صحیح'' نہیں ہے یا اس کی مانند الفاظ استعمال کیے ہیں''۔

امام ابن حجر عسقلانی اپنی تصنیف ''القول المسدد فی الذب عن مسند احمد'' میں یہ بات تحریر کرتے ہیں۔

''کسی حدیث کے ''صحیح'' نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ وہ حدیث ''موضوع'' ہے۔

امام سیوطی اپنی تصنیف ''التعقبات علی الموضوعات'' میں تحریر کرتے ہیں:

امام ذہبی نے اس حدیث پر زیادہ سے زیادہ یہ حکم لگایا ہے: یہ ایک ایسا متن ہے جو "صحیح" نہیں ہے اور یہ بات درست ہے کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے (یا شاید اس کا یہ مفہوم ہوگا) کہ یہ بات اس حدیث کے "ضعف" کو درست قرار دیتی ہے۔

ملا علی قاری اپنی تصنیف "الموضوعات" میں عقل سے متعلق حدیث کے بارے میں یہ بات لکھتے ہیں:

"صحیح" نہ ہونے سے "موضوع" ہونا لازم نہیں آتا جیسا کہ یہ بات مخفی نہیں ہے"۔

وہ اس کتاب میں عاشورہ کے دن سرمہ لگانے کی حدیث کے بعد یہ بات نقل کرتے ہیں:

"امام احمد کا یہ کہنا: "یہ حدیث "صحیح" نہیں ہے"۔ میں یہ کہتا ہوں: اس کے "صحیح" نہ ہونے سے اس کے "موضوع" ہونے کا ثبوت لازم نہیں آتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ آپ اس حدیث کو "ضعیف" قرار دے سکتے ہیں"۔

علامہ طاہر پٹنی اپنی تصنیف "مجمع البحار" میں امام ابن حجر عسقلانی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

"یہ تبصرہ کہ یہ حدیث "ثابت" نہیں ہے۔ اس سے حدیث کا "موضوع" ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ "ثابت" کا لفظ "صحیح" حدیث کیلئے استعمال ہوتا ہے اور "ضعیف" حدیث کا مرتبہ اس سے کم ہوتا ہے"۔

علامہ علی قاری اپنی تصنیف "الموضوعات الکبیر" میں آخر میں کھانے سے پہلے والی حدیث میں یہ بات نقل کرتے ہیں:

ابن عساکر کا یہ کہنا: یہ حدیث "شاذ" ہے اور "صحیح" نہیں ہے۔ اس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ یہ حدیث "موضوع" نہیں ہے جیسا کہ یہ بات مخفی نہیں ہے۔

•••——•••——•••

حدیث کے ذریعے جو کچھ ثابت ہوتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں:

(i) اسلامی عقائد ہیں۔ ان کیلئے حدیث کا "متواتر" یا "مشہور" ہونا ضروری ہے۔ اس بارے میں خبر واحد معتبر نہیں ہوگی۔ اگرچہ وہ "قوی" ہو۔

علامہ تفتازانی اپنی تصنیف "شرح عقائد نسفیہ" میں یہ بات تحریر کرتے ہیں۔

"خبر واحد میں بالفرض اگر وہ تمام شرائط ہوں جن کا ذکر اصول فقہ میں کیا گیا ہے تو بھی وہ صرف "ظن" کا فائدہ دے سکتی ہے اور عقائد کے باب میں "ظن" کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا"۔

ملا علی قاری اپنی تصنیف "منح الروض الازہر" میں نقل کرتے ہیں۔

"خبر واحد عقائد کے بارے میں یقین کا فائدہ نہیں دیتی"

(ii) دوسری صورت احکام ہیں۔

ان کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ حدیث "صحیح لذاتہ" یا "لغیرہ" ہو یا "حسن لذاتہ" ہو اور وہ "حسن لغیرہ" سے کم مرتبے کی نہ ہو۔ اس بارے میں "ضعیف" روایت قابل اعتبار نہیں ہوتی۔

(iii) تیسری صورت فضائل ومناقب ہیں۔ علماء کا اتفاق ہے کہ اس بارے میں "ضعیف" روایت بھی کافی ہوتی ہے۔

•••——•••——•••

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

کتاب! خرید و فروخت کے بارے میں روایات

ذِكْرُ تَرَحُّمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، عَلَى الْمُسَامِحِ فِي الْبَيْعِ، وَالشِّرَاءِ، وَالْقَبْضِ، وَالْإِعْطَاءِ

باب: اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر رحم کرنا' جو خرید و فروخت کرتے ہوئے اور لین دین کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے

4903 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ، سَمْحًا اِذَا اشْتَرٰى، سَمْحًا اِذَا اقْتَضٰى، سَمْحًا اِذَا قَضٰى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو فروخت کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے خریدتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے تقاضا کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے اور ادائیگی کرتے ہوئے نرمی سے کام لیتا ہے۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْبَيِّعَيْنِ اَنْ يَلْزَمَا الصِّدْقَ فِي بَيْعِهِمَا وَيُبَيِّنَا عَيْبًا عَلِمَاهُ لِاَنَّ ذٰلِكَ سَبَبُ الْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِمَا

خرید و فروخت کرنے والوں کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ' وہ اپنے سودے میں سچائی کو لازم پکڑیں اور اس عیب کو بیان کردیں' جس سے وہ واقف ہیں کیونکہ یہ چیز ان کے سودے میں برکت کا سبب ہے

4903–إسناده صحيح على شرط الصحيح، محمد بن سهل بن عسكر من رجال مسلم، وعلى عياش بن عياش من رجال البخارين ومن فوقهما على شرطهما .وأخرجه البخارى "2076" فى البيوع: باب السهولة والسماحة فى الشراء والبيعن ومن طريقه البغوى "2044" عن على بن عياش، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبرانى فى "الصغير "672"، والبيهقى 5/357 من طريقين عن على بن عياشن به . وأخرجه ابن ماجه "2203" فى التجارات: باب السماح فى البيع، عن عمرو بن عثمان بن سعيد بن كثير بن دينار الحمصى، عن أبيه، عن محمد بن مطرف، بِه .وأخرجه أحمد 3/340، والترمذى "1320" فى البيوع: باب ما جاء فى استقراض البعير، والبيهقى 5/357 – 358 من طريقين عن زيد بن عطاء السائبن عن محمد بن المنكدرن عن جابر لفظ: "غفر الله لرجل كان قبلكم، كان سهلاً إذا باع، سهلا إذا قضين سهلا إذا اقتضى" . قال الترمذى: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه .

4904 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ الْمَقَابِرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی الْخَلِیْلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْهَاشِمِیِّ، عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا، فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِیْ بَیْعِهِمَا، وَاِنْ کَذِبَا وَکَتَمَا مُحِقَ بَرَکَةُ بَیْعِهِمَا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خرید وفروخت کرنے والے دونوں افراد کو (سودا ختم کرنے کا) اس وقت تک اختیار رہتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں اگر وہ دونوں سچ بولیں اور بیان کریں' تو ان کے سودے میں ان کے لئے برکت رکھی جاتی ہے اور اگر وہ دونوں جھوٹ بولیں اور (سودے کی خامی کو) چھپائیں' تو ان کے سودے سے برکت کو مٹا دیا جاتا ہے۔''

ذِکْرُ الزَّجْرِ عَنْ غَشِّ الْمُسْلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِی الْبَیْعِ، وَالشِّرَاءِ، وَمَا اَشْبَهَهُمَا مِنَ الْاَحْوَالِ

مسلمانوں کے لیے خرید وفروخت میں اور اس جیسی دیگر صورتوں میں ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کی ممانعت کا تذکرہ

4905 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ مَرَّ عَلٰی صُبْرَةِ طَعَامٍ، فَاَدْخَلَ اَصَابِعَهٗ فِیْهَا، فَاِذَا فِیْهِ بَلَلٌ، فَقَالَ: مَا هٰذَا یَا

4904- إسناده صحيح على شرط مسلم، يحيى بن أيوب من رجال مسلم ومن فوقه من رجال الشيخين . أبو الخليل: هو صالح بن أبي مريم الضبعين وسعيد بن أبي عروبة وإن عروبة إن رمي بالاختلاط قد سمع منه إسماعيل ابن علية قبل اختلاطه كما في "شرح علل الترمذي" لا بن رجب 2/568، وهو من أثبت الناس في قتادة .وأخرجه أحمد 3/402 و434، والدارمي 2/250، وهو من أثبت الناس في قتادة .وأخرجه ابن أبي شيبة 7/124، وأحمد 3/403، والطبراني "3118" من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، به .وأخرجه الشافعي 2/154 – 155، وأحمد 3/403، والطيالسي "1316"، والدارمي 2/250، والبخاري "2079" في البيوع: باب إذا بين البيعان ولم يكتما ونصحا، و "2082" باب يمحق الكذاب والكتمان في البيع، و "2108 باب كم يجوز الخيار، و"2110" باب البيعان بالخيار ما لم يتفرقا، و "2114" باب إذا كان البائع بالخيارن هل يجوز البيع؟ ومسلم "1532" في البيوع: باب الصدق في البيع والبيانن وأبوداؤد "3459" في البيوع: باب خيار المتبايعين والنسائي 7/244 – 245 في البيوع: باب ما يجب على التجار على من التوقية، والطبراني "3115" و"3116" و"3117" و"3119"، والبيهقي 5/269، والبغوى "2051" من طريقين عن قتادة، به .

صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ ، قَالَ: اَصَابَتْهُ سَمَاءٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَهَلَّا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ، حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے آپ نے اپنی انگلیاں اس میں داخل کیں' تو اس میں گیلا پن محسوس ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اس اناج والے یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس پہ بارش پڑ گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس (گیلے حصے کو) اوپر کیوں نہیں رکھا' تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے' جو شخص ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّنْفِقَ الْمَرْءُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا سامان فروخت کرے

4906 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جھوٹی قسم سامان کو فروخت کروا دیتی ہے' لیکن کمائی میں برکت کو مٹا دیتی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا لَا يَنْظُرُ فِي الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ نَفَقَ سِلْعَتَهٗ فِي الدُّنْيَا بِالْيَمِيْنِ الْكَاذِبَةِ

4905- إسناده صحيح على شرط مسلم . العلاء : هو ابن عبد الرحمٰن الخرقين وهو أبوه من رجال مسلم، وباقي رجال الشيخين .وأخرجه مسلم "102" في الإيمان: باب قوله النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ منا " والترمذي "1315" في البيوع، وابن ماجه "2224" في التجارات: باب النهي عن الغش، والحاكم 2/9، والبيهقي 5/320، وابن منده في "الإيمان "552"، والبغوي "21120"، من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/242، وأبو داؤد "3452" في البيوع: باب في النهي عن الغش، وأبو عوانة 1/57، والطحاوي في "شرح مشكل الأثار " 2/134ن وابن منده "550"و"551"، والبيهقي 5/320، والبغوي "2121" من طرق عن العلاء بن عبد الرحمٰن، به .

4906- إسناده قوي، محمد بن وهب بن أبي كريمة روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال النسائي: لابأس به صالح، وقال مسلمة بن قاسم: صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . أبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي الحراني، وزيد: هو ابن أبي انيسة .وأخرجه أحمد 2/235 و242 و413، والبيهقي 5/265 من طرق عن العلاء بن عبد الرحمٰن بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري "2087" في البيوع: باب (يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ) ومسلم "1606" في المساقاة: باب النهي عن الحلف في البيع، 7/246 في البيوع: باب المنفق سلعته بالحلف الكاذب، والبيهقي 5/265، والبغوي "2046" من طرق عن يونس، عن الزهري،

اس بات کے بیان کا تذکرہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' جو دنیا میں جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا مال فروخت کرے گا

4907 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُدْرِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ، یُحَدِّثُ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ اَبِی ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ، وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَلَا یُزَكِّیهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ، قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ هُمْ خَابُوا، وَخَسِرُوا؟، فَاَعَادَهَا، فَقُلْتُ مَنْ هُمْ، فَقَالَ: الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ كَاذِبًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْبِلُ ، اَرَادَ بِهِ الْمُسْبِلَ اِزَارَهُ خُیَلَاءَ ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَنَّانُ اَرَادَ بِهِ عِنْدَ اِعْطَاءِ صَدَقَةِ الْفَرِیضَةِ

✿✿ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا اور ان لوگوں کو دردناک عذاب ہوگا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ کون لوگ ہیں۔ وہ تو ہلاک ہو جائیں گے' اور خسارے کا شکار ہو جائیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہ بات دہرائی' تو میں نے عرض کی: وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تکبر کی وجہ سے اپنے تہبند کو) لٹکانے والا شخص' احسان جتانے والا شخص اور جھوٹی قسم اٹھا کر سامان فروخت کرنے والا شخص۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''لٹکانے والا'' اس سے مراد وہ شخص ہے' جو تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکاتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: احسان جتانے والا اس سے مراد یہ ہے: جو شخص فرض زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت احسان جتاتا ہے۔

4907– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وأبو زرعة: هو ابن عمرو بن جرير بن عبد الله البجلي .وأخرجه الدارمي 2/267، وأبو عوانة 1/40، وابن منده في "الإيمان" "616" من طرق عن أبي الوليد بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/148 و162 و168ن ومسلم "106" في الإيمان: باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية وتنفق السلعة بالحلفن وأبو داوٗد "4087" في اللباس: باب ماجاء في إسبال الإزار، والترمذي "1211" في البيوع: باب ما جاء فيمن حلف على سلعة كاذباً، والنسائي 7/245 – 246 في البيوع باب المنفقة سلعته بالحلف الكاذب، وابن أبي شيبة 9/92 – 93، والدارمي 2/267، والطيالسي "467"، والدارمي في "الرد على الجهمية " ص93، وأبو عوانة 1/40، والبيهقي في "السنن" 5/265، وفي الأسماء والصفات " 2/354 من طرق عن وكيع، عن المسعودي، عن علي بن مدرك، بِهِ .وأخرجه مسلم "106"، وأبو داوٗد "4088"، والنسائي 7/246، وأبو عوانة 1/39 و40، وابن منده "617"، والبيهقي 4/191، من طرق عن الأعمش، عن سليمان بن مسهر، عن خرشة بن الحر، بِهِ .

ذِكْرُ وَصْفِ بَعْضِ الْحَلِفِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ یُبْغِضُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْبَیَّاعَ

اس حلف کی صفت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فروخت کرنیوالے فرد پر غضب ناک ہوتا ہے

4908 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ، وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ، رَجُلٌ حَلَفَ بَعْدَ الْعَصْرِ، عَلٰی مَالِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، فَاقْتَطَعَهٗ، وَرَجُلٌ حَلَفَ، لَقَدْ اَعْطٰی بِسِلْعَتِهٖ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطٰی، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ الْمَاءِ، یَقُوْلُ اللّٰهُ، الْیَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِیْ، كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْهُ یَدَاكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا اور ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔ ایک وہ شخص جو عصر کے بعد کسی مسلمان کے مال پر قسم اٹھا کر اسے ہتھیا لے۔ ایک وہ شخص جو یہ قسم اٹھائے کہ اس نے اس سامان کے اتنے پیسے دیئے تھے جو اس سے زیادہ ہوں جو اسے دیئے جا رہے ہوں۔ ایک وہ شخص جو اضافی پانی کو لینے سے منع کر دے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج کے دن میں اپنے فضل کو تم سے روک لیتا ہوں' جس طرح تم نے اس اضافی چیز کو روک لیا تھا' جو تمہارے ہاتھوں کی کمائی نہیں تھی۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْبَعْضِ الْاٰخَرِ مِنَ الْحَلِفِ الَّذِیْ مِنْ اَجْلِهٖ یُبْغِضُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا الْبَیَّاعَ

اس دوسری قسم کے حلف کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فروخت کرنے والے

4908– إسناده صحيح، صفوان بن صالح روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . عمرو بن دينار: هو المكي، وأبو صالح: هو ذكوان السمان .وأخرجه البخاري "2369" في الشرب والمساقاة: باب من رأى أن صاحب الحوض والقربة إلى بمائة، و "7446" في التوحيد: باب وقول الله تعالى: (وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إلى ربها ناظرة)، ومسلم "108" "174" في الإيمان: باب غلظ تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية وتنفيق السلعة بالحلف، وابن منده في "الإيمان" "626"، والبيهقي في "السنن" /6 152، و10/177 – 178، وفي "الأسماء والصفات" 1/352، 353، والبغوي "1669" و"2516" من طرق عن ابن عيينة، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "108"ن والنسائي 7/246 – 247 في البيوع: باب الحلف الواجب للخديقة في البيعن وأبو عوانة 1/41، وابن منده "623" والبيهقي 10/177 من طرق عن الأعمش، عن أبي صالح، به .وأخرجه البخاري "2358" في المساقاة: باب إثم من منع ابن السبيل منن و "2672" في الشهادات: باب اليمين بعد العصر، و "7212" في الأحكام: باب من بايع رجلاً لا يبايعه إلا للدنيان ومسلم "108"، وأبو داوُد "3474" في البيوع: باب في منع الماء ؛ وابن ماجه "2207" في التجارات: باب ما جاء في كراهية الأيمان في الشراء والبيع، و "2870" في الجهاد: باب الوفاء بالبيعة، وابن منده "622"و "625"، والبيهقي /5 330و 8/160، وفي: "الأسماء الصفات" 1/253، من طرق عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة .وفيه "ورجل بايع إماماً لايبايعه إلا للدنيا" بدل "ورجل حلف لقد أعطي بسلعته أكثر مما اعطى" .

پر غضب ناک ہوتا ہے

4909 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ اَعْرَابِيٌّ بِشَاةٍ، فَقُلْتُ: تَبِيعُنِيهَا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ؟، قَالَ: لَا وَاللّٰهِ، ثُمَّ بَاعَنِيهَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بَاعَ اٰخِرَتَهُ بِدُنْيَاهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی ایک بکری لے کر گزرا میں نے کہا: کیا تم تین درہموں کے عوض میں یہ مجھے فروخت کر دو گے اس نے کہا: جی نہیں۔ اللہ کی قسم (نہیں کروں گا) پھر اس نے مجھے وہ بکری فروخت کر دی۔ میں نے بعد میں اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اپنی دنیا کے عوض میں اپنی آخرت کو فروخت کر دیا۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْفُجُورِ لِلتُّجَّارِ الَّذِينَ لَا يَتَّقُونَ اللّٰهَ فِي بَيْعِهِمْ وَشِرَائِهِمْ

تاجروں کے لیے فجور کے اثبات کا تذکرہ' وہ تاجر' جو اپنی خرید و فروخت میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہیں

4910 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ، ثُمَّ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ

4909- إسناده حسن . ابن أبي فديك: هو محمد بن إسماعيل بن مسلم، وربيعة بن عثمان: هو ابن ربيعة بن عبد الله بن الهدير وربيعة بن عبد الله بن الهدير له رؤية، وذكره المؤلف في ثقات التابعين، وروى له البخاري . وأورده السيوطي في الجامع الكبير 2/457، وزاد نسبته إلى الضياء المقدسي في "المختارة" .

4910- إسماعيل بن عبيد "ويقال: عبيد الله "لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلِّف، ولم يَرْوِ عنه غير عبد الله بن عثمان بن خثيم، وروى له هذا الحديث والواحد البخاري في "الأدب المفرد" والترمذي وابن ماجه، وباقي رجاله ثقات .وأخرجه الطبراني "4542" من طرق عن داؤد بن عبد الرحمٰن العطار، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "20999"، والدارمي 2247/، والترمذي "1210" في البيوع: باب ما جاء في التجار، وابن ماجه "2146" في التجارات: باب التوقي في التجارة، والطبراني "4539" و"5340" و"5341" "5343"ن والحاكم 2/6، والبيهقي 5/266، من طرق عن عبد اللّٰه بن عثمان بن خثيم، به .وقال الترمذي: حسن صحيح، صححه الحاكم ووافقه الذهبي! .وله شاهد من حديث ابن عباس عند الطبراني "12499": حدثنا عبد الله بن أحمد، حدثنا عمرو بن عثمان الحمصي، حدثنا الحارث بن عبيدة، عن عبد الله بن عثمان بن خثيم، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، فذكره، وفيه "وأدى الأمانة" بدل "اتقى" .

(متن حدیث): اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَى الْبَقِيْعِ وَالنَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ، فَنَادٰى: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ، فَاسْتَجَابُوْا لَهٗ، وَرَفَعُوْا اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ، وَقَالَ: اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰى، وَبَرَّ، وَصَدَقَ

❁❁ حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بقیع کی طرف گئے لوگ خرید وفروخت کررہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! لوگوں نے آپ کی طرف توجہ کی اور آپ کی طرف دیکھنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تاجروں کو قیامت کے دن گنہگار لوگوں کے طور پر زندہ کیا جائے گا۔ ماسوائے اس شخص کے جو پرہیزگاری اختیار کرے۔ نیکی کرے اور سچ بولے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْبَيْعَ يَقَعُ بَيْنَ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِلَفْظَةٍ تُؤَدِّيْ اِلٰى رِضَاهُمَا، وَاِنْ لَمْ يَقُلِ الْبَائِعُ بِعْتُ وَلَا الْمُشْتَرِيْ اشْتَرَيْتُ

اس روایت کا تذکرہ‘ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے‘ سودا دونوں فریقوں کے درمیان ان الفاظ

میں واقع ہونا چاہئے‘ جو دونوں کی رضامندی پر دلالت کرتے ہوں اگرچہ فروخت کرنے والا یہ نہ کہے: میں نے فروخت کیا اور خریدار یہ نہ کہے: میں نے خرید لیا

4911 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا دُوْنَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِعْنِيْ جَمَلَكَ هٰذَا، قُلْتُ: لَا، بَلْ هُوَ لَكَ، قَالَ: فَقَالَ: لَا بِعْنِيْهِ، قُلْتُ لَا، بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ لَا بِعْنِيْهِ، قُلْتُ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَيَّ اُوْقِيَّةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَهُوَ لَكَ بِهَا، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَخَذْتُهٗ، فَتَبَلَّغْ عَلَيْهِ، اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ: اَعْطِهِ اُوْقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ، وَزِدْهُ، قَالَ: فَاَعْطَانِيْ اُوْقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ، وَزَادَنِيْ قِيْرَاطًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا تُفَارِقُنِيْ زِيَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ فِيْ كِيْسٍ، فَاَخَذَهُ اَهْلُ الشَّامِ، لَيَالِيَ الْحَرَّةِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مکہ سے مدینہ کی طرف آرہے تھے ہم نے مدینہ سے کچھ پہلے ایک جگہ پر

4911- إسناده صحيح على شرط الشيخين . جرير: هو ابن عبد الحميد ولأعمش: هو سليمان بن مهران .وأخرجه مسلم "715" "111" ص1222 في المساقاة: باب بيع البعير واستثناء ركوبه، عن عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/314، والنسائي 7/298 في البيوع: باب البيع يكون فيه الشرط فيصح البيع والشرطن من طريق الأعمش، به .وعلقه البخاري "2718" في الشروط: باب إذا اشترط البائع ظهر الدابة إلى مكان مسمى جاز، عن الأعمش به .وسيأتي مطولاً عند المصنف "6483" من طريق سالم بن أبي الجعد، و"6484" و "7099" من طريق وهب بن كيسان، عن جابر .

پڑاؤ کرا ' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنا یہ اونٹ مجھے فروخت کر دو۔ میں نے عرض کی: جی نہیں یہ ویسے ہی آپ کا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں تم اسے مجھے فروخت کرو۔ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ یارسول اللہ (ﷺ)! یہ ویسے ہی آپ کا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں تم اسے مجھے فروخت کرو۔ میں نے کہا: میں نے ایک شخص کا سونے کا ایک اوقیہ دینا ہے' تو یہ اس کے عوض میں آپ کا ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میں نے لے لیا تم اس پر سوار ہو کر مدینے تک چلے جاؤ۔ جب میں مدینہ منورہ آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اسے سونے کا ایک اوقیہ دو اور زیادہ ادائیگی کرنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے مجھے سونے کا ایک اوقیہ دیا اور ایک قیراط زیادہ دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' تو میں نے طے کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی دی ہوئی اضافی ادائیگی کبھی مجھ سے جدا نہیں ہوگی۔ وہ رقم میرے پاس ایک تھیلی میں محفوظ رہی' پھر واقعہ حرہ کے موقع پر اہل شام نے اسے ہتھیا لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِي بَيْعِهِمَا الْخِيَارُ قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' فروخت کرنے والوں میں سے ہر ایک کو اپنے سودے کے بارے میں (اسے ختم کرنے کا) اختیار ہوگا' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں

4912 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

قَالَ نَافِعٌ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، اِذَا اَعْجَبَهُ شَيْءٌ فَارَقَ صَاحِبَهُ لِكَيْ يَجِبَ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''خرید و فروخت کرنے والے آدمیوں کو (سودا ختم کرنے کا) اس وقت تک اختیار رہتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے۔''

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ معمول تھا کہ جب انہیں کوئی چیز پسند آ جاتی' تو وہ اپنے ساتھی سے جدا ہو جاتے تھے تاکہ سودا ان کے حق میں طے ہو جائے۔

4912– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داوُد العتكي، وأبو شهاب: هو عبد ربه بن نافع الكناني .وأخرجه البخاري "2170" في البيوع: باب كم يجوز الخيار، والترمذي "1245" في البيوع: باب رقم "26"، والنسائي 7/249 – 250 – و250 في البيوع باب ذكر الاختلاف على نافع في لفظ حديثه، والبيهقي 5م269 من طرق عن يحيى بن سعيد الأنصاري، بهذا الإسناد .وأخرجه الحميدي "654"، وعبد الرزاق "14262" و"14263"، وابن أبي شيبة 7/ والشافعي 2/154، وأحمد 2/4 و73، والبخاري "2109" باب إذا لم يوقت في الخيار هل يجوز البيع، ومسلم "1531"، وأبو داوُد "3455"، في البيوع: باب خيار المتبايعين، والنسائي 7/248 و249، والطحاوي 4/12، والبغوي "2048" من طرق عن نافع، به .وأخرجه الطبراني في "الكبير" "13101" من طريق يحيى بن سعيد، عن القاسم بن محمد، عن ابن عمر .

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيْهِ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْفِرَاقَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ اِنَّمَا هُوَ فِرَاقُ الْاَبْدَانِ

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس بات کی دلیل پائی جاتی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

حوالے سے منقول وہ روایت جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اس میں علیحدہ ہونے سے مراد جسمانی طور پر علیحدہ ہونا ہے

4913 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ بَيِّعَيْنِ، لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا، حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خرید و فروخت کرنے والے دو آدمیوں کے درمیان سودا اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے البتہ جس سودے میں (بعد میں ختم کرنے کا) اختیار ہو اس کا حکم مختلف ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْفِرَاقَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ اِنَّمَا هُوَ فِرَاقُ الْاَبْدَانِ دُوْنَ الْفِرَاقِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بِالْكَلَامِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے

نقول وہ روایت جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں اس میں علیحدہ ہونے سے مراد جسمانی طور پر ایک دوسرے سے الگ ہونا ہے کلام کے ذریعے ایک دوسرے سے الگ ہونا مراد نہیں ہے

4914 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

4913– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه مسلم "1531" "46"، والنسائي 7/250، عن علي بن حجر، والبغوي "2050" من طريق الكشميهني عن علي بن معبد، عن إسماعيل بن جعفر، به .وأخرجه الحميدي "655"، وعبد الرزاق "14265"، وابن أبي شيبة 7/124، وأحمد 2/9، والبخاري "2113" في البيوع: باب إذا كان البائع بالخيار هل يجوز البيع، ومسلم "1531" "46"، والنسائي 7/250 – 251، وابن الجارود "617"، والبيهقي 5/269 من طرق عن عبد الله بن دينار, به .

قال البغوي في "شرح السنة" 8/39: اختلف أهل العلم في ثبوت خيار المكان للمتبايعين فذهب أكثرهم إلى أنهما بالخيار بين فسخ البيع وإمضائه ما لم يفترقا بالأبدان، ويروى فيه عن ابن عباس، وأبي هريرة، وعبد الله بن عمرو، حكيم بن حزام، وهو قول عبد الله بن عمر، وأبي برزة الأسلمي، وإليه ذهب شريح، وسعيد بن المسيب والحسن البصري، والشعبي، وطاووس، وعطاء بن أبي رباح، وبه قال الزهري، والأوزاعي، وابن المبارك والشافعي، وأحمد، وإسحاق، وأبو عبيد، وأبو ثور .

(متن حدیث): مَنِ ابْتَاعَ بَيْعًا، فَوَجَبَ لَهُ، فَهُوَ فِيهِ بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يُفَارِقْهُ إِنْ شَاءَ أَخَذَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ، فَإِنْ فَارَقَهُ، فَلَا خِيَارَ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کوئی چیز خریدتا ہے تو یہ اس کے حق میں لازم ہو جاتی ہے اور اسے اس بارے میں اپنے ساتھی کے مقابلے میں اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک وہ اس (ساتھی) سے جدا نہیں ہو جاتا۔ اگر وہ چاہے تو اسے حاصل کر لے اگر چاہے تو اسے ترک کر دے۔ اگر وہ اپنے ساتھی سے جدا ہو جاتا ہے تو پھر اس کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا''۔

4915 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَاهُ الْقَطَّانُ، فِي عَقِبِهِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ فَارَقَهُ فَلَا خِيَارَ لَهُ، أَرَادَ بِهِ فِي غَيْرِ بَيْعِ الْخِيَارِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اگر وہ اس سے جدا ہو جائے تو پھر اس کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: وہ ''بیع خیار'' نہ ہو

4916 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4914- إسناده حسن . سليمان بن موسى: هو الأشدق، وهو صدوق، فقيه، في حديثه بعض لين وخولط قبل موته بقليل، فمثله يكون حسن الحديث . وانظر ما بعده .وأخرجه الحاكم 2/14 من طريقاً أحمد بن عيسى الخشاب التنيسي اللخمي، حدثنا عمر بن أبي سلمة، حدثنا أبو معبد خفص بن غيلان، بهذا الإسناد . وأحمد بن عيسى التنيسي: قال الدارقطني: ليس بالقويت، ولم يخرج له أحد من الكتب السته، ومع ذلك فقد صحح الحاكم إسناده، ووافقه الذهبي .

4915- إسناده حسن وهو مكرر ما قبله .وأخرجه الدارقطني 3/5، والبيهقي 5/270 من طريق أحمد بن عيسى التنيسي، عن عمرو بن أبي سلمة، عن أبي معيد، بهذا الإسناد .

4916- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/671 في البيوع باب بيع الخيار .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "الأم" 3/4، وفي "المسند" 2/154، وفي "الرسالة" فقرة "863"، وأحمد 1/56، وبالخباری "2111"، في البيوع: باب البيعان بالخيار ما لم يفرقا، ومسلم "1531" في البيوع: باب ثبوت خيار المجلسن وأبو داؤد "3454" في البيوع: باب خيار المتبايعين، والنسائي 7/248 في البيوع: باب وجوب الخيار للتبايعين، والدارقطني 3/6، والبيهقي 5/268، والبغوي "2047"

''خرید وفروخت کرنے والے دونوں فریقوں کو دوسرے فریق کے حوالے سے اختیار حاصل رہتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدانہیں ہوجاتے البتہ بیع خیار کا حکم مختلف ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4917 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّ نَافِعًا، حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: اِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، وَكَانَا جَمِيعًا، اَوْ يُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، فَاِنْ خَيَّرَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، فَاِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ اَنْ تَبَايَعَا، وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب دو آدمی سودا کرتے ہیں' تو ان میں سے ہر ایک کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہوتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوجائیں اور اکٹھے رہیں' یا پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو (بعد میں سودا ختم کرنے کا) اختیار دیدے۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو اختیار دے دیتا ہے اور وہ اس شرط پر سودا کر لیتے ہیں' تو سودا طے ہوجائے گا اور اگر وہ سودا طے کر لینے کے بعد جدا ہوجائیں اور ان دونوں میں سے ایک نے بیع کو ترک نہ کیا ہو' تو بیع لازم ہوجائے گی۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا، اَنْ يَّكِيلَهُ رَجَاءَ وُجُودِ الْبَرَكَةِ فِيهِ

اناج خریدنے والے کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ اسے پوری طرح ماپ لے یہ امید رکھتے ہوئے اس طرح اس میں برکت ہوگی

4918 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَسَّانَ السَّامِيُّ، بِالْبَصْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4917– إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو الربيع: هو الزهراني سليمان بن داوٗد العتكي وابن وهب: هو عبد الله . وأخرجه الدارقطني 3/5، وابن الجارود "618" من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد وأخرجه البخاري "2112" في البيوع باب إذا خير أحدهما صاحبه بعد البيع فقد وجب البيع، ومسلم "1531" "44"، والبيهقي 5/269، والبغوي "2049" من طريقين عن الليث بن سعد، به .

(متن حدیث): كِيلُوا طَعَامَكُمْ، يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ

❁❁ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنے اناج کو ماپ لیا کرو اس میں تمہارے لئے برکت ڈالی جائے گی۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ) (المطففين: 1)

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا ''ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے بربادی ہے''

4919 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ سَعْدِ ابْنِ بِنْتِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، اَخْبَرَنَا اَبِي، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ كَانُوا مِنْ اَخْبَثِ النَّاسِ كَيْلًا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ) (المطففين: 1) ، فَاَحْسَنُوا الْكَيْلَ بَعْدَ ذٰلِكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو وہاں کے لوگ ماپنے میں سب سے زیادہ کمی کیا کرتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بربادی ہے ان لوگوں کے لئے جو ماپنے میں کمی کرتے ہیں۔''

اس کے بعد ان لوگوں نے اچھے طریقے سے ماپنا شروع کر دیا۔

4918– إسناده صحيح، عمرو بن عثمان: هو ابن سعيد الحمصي: ثقة، روى له أصحاب السُّنن، ومن فوقه من رجال الشيخين . الوليد: هو ابن مسلم، وقد صرح بالتحديث عند البيهقي، وتابعه عليه ابن المبارك ويحيى بن حمزة . وأخرجه البخاري "21128" في البيوع: باب ما يستحب من الكيل، والطبراني في "الكبير" "643"/20، والقضاعي في مسند الشهاب " "698"، والبيهقي 6/32، والبغوي "3000"، من طريقين عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/131، والبيهقي 6/31 و32، وأبو نعيم في "الحلية" /5 217 من طريقين عن ثور بن يزيد، به .وأخرجه أحمد 5/414، ابن ماجه "2232" في التجارات: باب مايرجي من كيل الطعام من البركة، والطبراني في "الكبير" "3859"، والقضاعي "697"ن والبيهقي 6/32، وأبو نعيم 5/217 من طريقين عن بحير بن سعد، عن خالد بن معدانن عن لمقدام بن معدى كرب، عن أبي أيوب الأنصاري .وفي الباب عن عبد الله بن بسر المازني عند ابن ماجه "2231" .

4919– حديث حسن . الحسين بن سعد وإن لم يعرف قد تابعه عليه غير واحد .فأخرجه النسائي في التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة" 5/179، وابن ماجه "2223" في التجارات: باب التوقي في الكيل والوزن، والطبري في "جامع البيان" 30/91، والحاكم 2/33 والواحدي في "أسباب النزول" ص298، والطبراني في "الكبير" "12041"، والبيهقي 6/32ن والبغوي في "معالم التنزيل " 4/275 من طرق عن علي بن الحسين بن واقد، بهذا والإسناد وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي . وقال البوصيري في "الزوائد 1/142: هذا إسناد حسن، علي بن الحسين بن واقد: مختلف فيه، وباقي الإسناد ثقات .

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ أَخْذِ الْمَرْءِ فِيْ ثَمَنِ سِلْعَتِهِ الْمَبِيعَةِ الْعَيْنِ، الَّذِي لَمْ يَقَعِ الْعَقْدُ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا فِرَاقٌ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے اپنے سامان کی قیمت میں (معاوضے کے طور پر)

کوئی دوسری چیز لے لینا جائز ہے' جبکہ وہ عقد اس چیز پر واقع نہ ہوا ہو اور وہ وصولی ان دونوں فریقوں کے درمیان علیحدگی سے پہلے ہو جائے

4920 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ فِي الْبَقِيعِ، فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ، وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ، وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ، وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ، فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ، وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ، وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَأْسَ إِذَا أَخَذْتَهُمَا بِسِعْرِ يَوْمِهِمَا فَافْتَرَقْتُمَا وَلَيْسَ بَيْنَكُمَا شَيْءٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں بقیع میں اونٹ فروخت کرتا تھا میں دینار کے عوض میں اونٹ فروخت کرتا تھا اور درہم وصول کر لیا کرتا تھا یا درہم کے عوض میں فروخت کرتا تھا اور دینار وصول کر لیا کرتا تھا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے بقیع میں اونٹ فروخت کئے میں نے دینار کے عوض میں فروخت کئے اور دینار کی جگہ درہم وصول کر لئے۔ یا درہم کے عوض میں فروخت کئے اور اس کی جگہ دینار وصول کر لئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جب تم نے اس دن کی قیمت کے مطابق وصولی کی ہو اور تم دونوں (فریق) ایسی حالت میں جدا ہوئے ہو کہ تمہارے درمیان کوئی (بعد کی ادائیگی کی شرط) نہ ہو۔

4920- إسناده حسن على شرط مسلم . وجاله ثقات غير سماك بن حرب، وهو صدوق حسن الحديث . أبو الوليد: هو الطيالسي هشام بن عبد الملك .وأخرجه الدارمي 2/259، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 2/96، وابن الجارود في "المنتقى" "655" من طريق أبي الوليد، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "1868"، وأحمد 2/83 – 84 و139، وأبو داؤد "3354" في البيوع: باب اقتضاء الذهب من الورق، والترمذي "1242" في البيوع: باب ماجاء في الصرف، والنسائي 7/281 – 282 في البيوع: باب بيع الفضة بالذهب وبيع الذهب بالفضة، وابن ماجه "2262" في التجارات: باب اقتضاء الذهب من الورق والورق من الذهب والدارقطني 3/23 – 24ن والبيهقي 5/284 و315 من طرق عن حماد بن سلمة، به . وصحّحه الحاكم على شرط مُسلمٍ، ووافقه الذهبي .وأخرجه عبد الرزاق "14550"، وأحمد 2/33 و83، وأبو داؤد "3355"، والنسائي 7/282 باب أخذ الورق من الذهب والذهب من الورق، وابن ماجه "2262"، والطحاوي في "شرح المشكل" 2/95، من طرق عن سماك بن حرب، به .

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُشْتَرِىَ النَّخْلَةِ بَعْدَمَا اُبِرَتْ لَا يَكُوْنُ لَهُ مِنْ ثَمَرِهَا شَىْءٌ اِذَا لَمْ يَتَقَدَّمْهُ الشَّرْطُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا درخت خریدنے والے شخص کو اس کے پھل میں سے کوئی چیز نہیں ملے گی' جبکہ اس نے پہلے (اس پھل کو حاصل کرنے کی) شرط عائد نہ کی ہو

4921 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اشْتَرٰى نَخْلًا بَعْدَمَا اُبِرَتْ وَلَمْ يَشْتَرِطْ ثَمَرَهَا فَلَا شَىْءَ لَهُ، وَمَنِ اشْتَرٰى عَبْدًا، وَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ، فَلَا شَىْءَ لَهُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا درخت خریدے اور (سودا کرتے ہوئے) اس کے پھل کی شرط عائد نہ کرے' تو اسے کچھ نہیں ملے گا' اور جو شخص غلام خریدتے ہوئے اس کے پاس موجود مال کی شرط عائد نہ کرے' اسے کچھ نہیں ملے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ فَلَا شَىْءَ لَهُ اَرَادَ بِهِ الْبَائِعَ لَا الْمُشْتَرِىَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اسے کوئی چیز نہیں ملے گی'' اس کے ذریعے آپ کی مراد فروخت کرنے والا شخص ہے خریدار مراد نہیں ہے

4922 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِى اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

4921– إسناده صحيح على شرط البخاري . رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري . ابن أبي ذئب: وهو عند ابن الجعد برقم "2875" .وأخرجه عبد الرزاق "14620"، ومسلم "1543"، وأبو عبيد في "غريب الحديث" 1/350، والطبراني "13130" من طرق عن الزهري، به وانظر ما بعده .

4922– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب وهو يزيد بن خالد ين يزيد بن موهب فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة .وأخرجه البخاري "2379" في المساقاة: باب في الرجل يكون له معمر أو شرب في حائط، ومسلم "1543" "80" في البيوع: باب من باع نخلاً عليها ثمر، والترمذي "1244" في البيوع: باب ماجاء في ابتياع النخل بعد والتأبير، والنسائي 7/296 في البيوع: باب النخيل يباع أصلها ويستثنى المشتري ثمرها، وابن ماجه "2211" في التجارات: باب ما جاء فيمن باع نخلاً مؤبراً أو عبداً له مال، والبيهقي 5/324، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/26 من طرق عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "1805" عن ابن أبي ذئب، وأحمد 2/82 عن معمر، عن الزهري به . وانظر ما بعده .

(متن حدیث): مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ، فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا باغ خریدتا ہے' تو اس کا پھل اس شخص کو ملے گا' جس نے اسے فروخت کیا ہے۔ البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط عائد کی ہو (تو حکم مختلف ہوگا) اور جو شخص کوئی غلام خریدتا ہے' جس کے پاس مال موجود ہو' تو اس کا مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو (تو حکم مختلف ہوگا)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّخْلَ اِذَا اُبِّرَتْ وَالْعَبْدَ الَّذِي لَهُ مَالٌ، اِذَا بِيعَا يَكُوْنُ الثَّمَرُ وَالْمَالُ لِلْبَائِعِ مَا لَمْ يَتَقَدَّمْ لِلْمُبْتَاعِ فِيهِ الشَّرْطُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' کھجور کا وہ درخت جس کی پیوند کاری کی جا چکی ہو اور وہ غلام

جس کے پاس مال موجود ہو جب انہیں فروخت کر دیا جائے' تو وہ پھل اور مال' فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا' جبکہ خریدار نے اس بارے میں پہلے شرط عائد نہ کی ہو

4923 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ بَاعَ نَخِيلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ، فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا، اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا، وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''جو شخص پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا درخت فروخت کرتا ہے' تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط عائد کی ہو (تو حکم مختلف ہے) اور جو شخص کوئی غلام فروخت کرے جس کے پاس مال موجود ہو' تو اس کا مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو۔ (تو حکم مختلف ہوگا)''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَبْدَ الْمَاْذُوْنَ لَهُ فِي التِّجَارَةِ اِذَا بِيعَ وَلَهُ مَالٌ وَّعَلَيْهِ دَيْنٌ يَكُوْنُ مَالُهُ لِبَائِعِهِ وَدَيْنُهُ عَلَيْهِ

4923– إسناده صحيح على شرط البخاري . مسدد بن مسرهد من رجاله، ومن فوقه من رجال الشخين .وأخرجه الشافعي 2/148، والحميدي "613"، وأحمد 2/9، وابن أبي شيبة 7/112 عن سفيان، ومسلم "1543"، وأبو داوُد "3433"ن والنسائي 7/297 في البيوع: باب العبد يباع ويستثني المشتري ماله وابن ماجه "2211"، وابن الجارود "628" و"629"، والبيهقي 5/324، والبغوي "2085" و"2086" من طرق عن سفيان بهذا الإسناد .

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ غلام جسے تجارت کی اجازت دی گئی ہو جب اسے فروخت کر دیا جائے اور اس کے پاس مال موجود ہو اور اس کے ذمے قرض بھی ہو' تو اس کا مال فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا اور اس کا قرض بھی فروخت کرنے والے کے ذمہ ہوگا

4924 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافِي الْعَابِدُ، بِصَيْدَا اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَلَهُ مَالُهُ وَعَلَيْهِ دَيْنُهُ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنْ اَبَّرَ نَخْلًا فَبَاعَهُ بَعْدَ تَاْبِيرِهٖ، فَلَهُ ثَمَرُهُ، اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کوئی غلام فروخت کرتا ہے' جس کے پاس مال موجود ہو' تو اس غلام کا مال اس شخص کو ملے گا اور اگر اس غلام نے کچھ قرض لیا ہو' تو اس کی ادائیگی اس شخص پر ہوگی البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط عائد کی ہو (تو حکم مختلف ہوگا) اور جو شخص کھجور کے کسی درخت کی پیوند کاری کر دیتا ہے اور پیوند کاری کرنے کے بعد اسے فروخت کرتا ہے' تو اس درخت کا پھل اسے ملے گا البتہ اگر خریدار نے شرط عائد کی ہو۔ (تو حکم مختلف ہوگا)''۔

4924- إسناده حسن . سليمان بن موسى: هو الدمشقي الأشدق، وهو حسن الحديث .وأخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 6/ 98، والبيهقي 5/325 – 326 من طريقين عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد وأخرجه ابن أبي شيبة 7/113 عن ابن الفضيل، عن أشعث، عن أبي الزبير، عن جابر . وعن أشعث، عن نافع، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالا: . . . . .وأخرجه البيهقي 5/326 من طريق الإمام أبي حنيفة، عن أبي الزبير عن جابر .وأخرجه ابن أبي شيبة 7/112ن وأبو داوُد "3435" عن سفيان عمن سمع جابراً والبيهقي 5/326 من طريقين سلمة بن كهيل، عمن سمع جابراً، جابر .وأخرج القسم الثاني من الحديث: مالك 2/617 في البيوع: باب ما جاء في ثمر المال، يباع أصله، والشافعي 2/148، والبخاري "2204"، وفي البيوع: باب من باع نخلاً قد أبرت، و "2206" باب بيع النخيل بأصلهن و "2716" في الشرط: باب إذا باع نخلاً قد أبرت، واحمد 2/6و54و63و78و 102ن ومسلم "1543"، وأبو داوُد "3434"، وابن ماجه "2210"و "2212"، والبيهقي 5/324، والبغوي "2084" من طرق عن نافع عن ابن عمر .

بَابُ السَّلَمِ

باب! بیع سلم کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِسْلَافِ الْمَرْءِ مَالَهُ اِلَّا فِي الشَّيْءِ الْمَعْلُوْمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے مال کی بیع سلم کرے البتہ اگر وہ کسی متعین چیز میں ہو' تو حکم مختلف ہے

4925 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَسْلَفَ، فَلَا يُسْلِفُ، اِلَّا فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ،

(توضیح مصنف): اَبُو الْمِنْهَالِ هٰذَا اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُطْعِمٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو لوگ بیع سلف کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جو شخص بیع سلف کرے وہ اس وقت بیع سلف کرے جب وہ متعین ماپ اور متعین وزن کے بارے میں ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابومنہال نامی راوی کا نام عبدالرحمٰن بن مطعم ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّسْلِمَ وَاِنْ لَّمْ يُعْلَمْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ

4925- إسناده صحيح على شرط مسلم . سيبان بن فروخ من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . أبي نجيح: اسمه عبد الله . وأخرجه مسلم "1604" "128" في المساقاة: باب السلم، عن شيبان ابن فروخ، بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعي 2/161، وعبد الرزاق "14059" "14060" ابن أبي شيبة 7/52، وأحمد 1/217 و222 و282، الدارمي 2/260، والحميدي "510"، والبخاري "2239" في السلم: باب السلم في كيل معلوم، و "2240" و "2241" باب السلم في وزن معلوم، وأبو داؤد "3463" في البيوع: باب السلم، والترمذي "1311" في البيوع: باب ماجاء في السلف في الطعام والتمر، والنسائي 7/290 في البيوع: باب السلف في الثمار ابن ماجه "2280" في التجارات باب السلف في كيل معلوم ووزن معلوم إلى أجل معلوم، والدارقطني 3/ – 4، وابن الجارود "614" و "615"، والطبراني في الكبير "11263" و "11264" و "11265"، البيهقي 6/18 و 19 و 24، والبغوي "2125" من طرق عن ابن أبي نجيح، به . وزاد بعضهم "إلى أجل معلوم " وزاد الحميدي "في تمر معلوم" .

عِنْدَ الْمُسَلَّمِ اِلَيْهِ اَصْلُ مَا اَسْلَمَ فِيْهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ بیع سلم کرے اگرچہ اس وقت میں بیع سلم

کے دوسرے فریق کے پاس وہ چیز نہ ہو جس کی بنیاد پر بیع سلم کی جا رہی ہے (یعنی دوسرے فریق نے جس چیز کی ادائیگی کرنی ہے)

4926 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ، مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَرْسَلَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ، وَاَبُو بُرْدَةَ، فَقَالَا لِي: انْطَلِقْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى، فَقُلْ لَهُ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ، وَاَبَا بُرْدَةَ يُقْرِئَانِكَ السَّلَامَ، وَيَقُولَانِ: هَلْ كُنْتُمْ تُسْلِفُوْنَ فِي الْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ؟، فَقَالَ: نَعَمْ، كُنَّا نُصِيبُ غَنَائِمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنُسْلِفُهَا فِي الْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرِ، وَالزَّبِيبِ، فَقُلْتُ: عِنْدَ مَنْ لَهُ زَرْعٌ، اَوْ عِنْدَ مَنْ لَيْسَ لَهُ زَرْعٌ؟، فَقَالَ: مَا كُنَّا نَسْاَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ

محمد بن ابومجالد بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن شداد اور ابوبردہ نے مجھے بھیجا ان دونوں نے مجھ سے کہا: تم حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو۔ عبداللہ بن شداد اور ابوبردہ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور ان دونوں نے یہ کہا ہے: کیا آپ لوگ گندم، جو اور کشمش میں بیع سلف کرلیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہمیں مال غنیمت حاصل ہوتا تھا' تو ہم گندم، جو، کھجور اور کشمش میں بیع سلف کرلیا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا اس شخص کے ساتھ کرتے تھے جس کے پاس کھیت ہوتے تھے یا اس کے ساتھ کرتے تھے جس کے پاس کھیت نہیں ہوتا تھا' تو انہوں نے فرمایا: ہم اس بارے میں تحقیق نہیں کرتے تھے۔ (یعنی دونوں قسم کے لوگوں سے بیع سلف کرلیتے تھے)

4926- إسناده صحيح على شرط البخاري . والقواريري: هو عبيد الله بن عمر، والشيباني: هو أبو إسحاق، سليمان بن أبي سليمان .وأخرجه أحمد 4/380 عن هشيم، بهذا الإسناد .وأخرجه عبد الرزاق "10477"، والبخاري "2244" و"2245" في السلم: باب السلم إلى من ليس عنده أصل، و "2254" باب السلم إلى أجل معلوم، والبيهقي 6/20و25 من طرق عن الشيباني، بِهِ . وأخرجه الطيالسي "815"، وابن أبي شيبة 7/59 – 60، وأحمد "4/354، والبخاري "2242" في السلم: باب في وزن معلوم، وأبو داوُد "3464" و"3465" في البيوع: باب في السلم، والنسائي 7/289 – 290 في البيوع: باب السلم في الطعام و 7/290 باب السلم في الزبيب ابن ماجه "2282" في التجارات: باب السلف في كيل معلوم ووزن معلوم إلى أجل معلومن وابن الجارود "616"، والبيهقي 6/20 من طرق عن شعبة، عن ابن أبي المجالد، بِهِ .وأخرجه ابن أبي شيبة 7/54 عن ابن أبي زائدة، عن أشعث، عن محمد بن أبي مجالد، عن ابن أبي أوفى، قال: كنا في نسلف نبيط أهل الشام في البر والزبيب ورسول الله صلى الله عليه وسلم فينا .

بَابُ خِيَارِ الْعَيْبِ

باب! عیب کی وجہ سے (بیع کو ختم کرنے کا اختیار ہونا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُشْتَرِىَ الدَّابَّةِ اِذَا وَجَدَ بِهَا عَيْبًا بَعْدَ اَنْ نُتِجَتْ عِنْدَهُ كَانَ لَهُ رَدُّ الدَّابَّةِ عَلَى الْبَائِعِ بِالْعَيْبِ دُوْنَ النِّتَاجِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جانور کو خریدنے والا شخص جب اس میں عیب پائے'

حالانکہ اس کے ہاں جانور بچے کو جنم دیدے' تو بھی اس شخص کو وہ جانور فروخت کرنے والے کو واپس کرنے کا اختیار ہو گا' جو اس عیب کی وجہ سے ہوگا البتہ وہ پیدا ہونے والے بچے کو واپس نہیں کرے گا

4927 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خراج، ضمان کے حساب سے ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغُلَامَ الْمَبِيعَ اِذَا وَجَدَ بِهِ الْعَيْبَ يَجِبُ اَنْ يَّرُدَّهُ اِلٰى بَائِعِهِ دُوْنَ مَا اسْتَغَلَّ مِنْهُ بَعْدَ شِرَائِهِ اِيَّاهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اگر فروخت شدہ غلام میں (خریدار) عیب پاتا ہے' تو یہ بات لازم ہے'

وہ اسے فروخت کرنے والے کو واپس کر دے اور اس کے اس غلام کو خریدنے کے بعد' جو اس کی قیمت زیادہ ہوئی ہے وہ (اس فروخت کرنے والے سے وصول نہیں کرے گا)

4928 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ

4927- حديث حسن لغيره، مسلم بن خالد الزنجي وإن كان سيء الحفظ - تابعه مخلد بن خفاف، رجاله ثقات .وأخرجه ابن ماجه "2243" في التجارات: باب الخراج بالضمان عن هشام بن عمار بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/74 "بدائع المنن" وأحمد 6/80 و116، وأبو داؤد "3510" في البيوع: باب فيمن اشترى عبداً فاستعمله ثم وجد به عيباً "وقال: إسناده ليس بذاك "، والترمذي تعليقاً بإثر حديث "1285"، والدارقطني 3/53، والطحاوي 4/21 - 22و22، والحاكم 2/14 - 15و15 والبغوي "2118" من طرق .

عَوْنٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی ذِئْبٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ شُرَكَاءَ لِي عَبْدٌ فَاحْتَوَيْنَاهُ بَيْنَنَا، وَكَانَ بَعْضُ الشُّرَكَاءِ غَائِبًا، فَقَدِمَ وَاَبَى، اَنْ يُجِيزَهُ، فَخَاصَمْنَا اِلَى هِشَامٍ، فَقَضَى بِرَدِّ الْغُلَامِ، وَالْخَرَاجِ، وَكَانَ الْخَرَاجُ بَلَغَ اَلْفًا، فَاَتَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَضَى اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ،

قَالَ: فَاَتَيْتُ هِشَامًا فَاَخْبَرْتُهُ، فَرَدَّهُ وَلَمْ يَرُدَّ الْخَرَاجَ

۞ مخلد بن خفاف کہتے ہیں: میرے اور میرے کچھ رشتہ داروں کے درمیان ایک غلام مشترکہ ملکیت تھا (ہم نے اسے فروخت کردیا) ایک رشتہ دار وہاں موجود نہیں تھا' جب وہ آیا' تو اس نے اس سودے کو برقرار رکھنے سے انکار کردیا۔ ہم اپنا مقدمہ لے کر ہشام کے پاس گئے' تو اس نے یہ فیصلہ دیا کہ وہ غلام واپس آئے گا اور خراج بھی واپس آئے گا۔ خراج کی رقم ایک ہزار (دینار یا درہم) تک پہنچی تھی میں عروہ بن زبیر کے پاس آیا۔ میں نے انہیں اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خراج، ضمان کے حساب سے ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: میں ہشام کے پاس آیا میں نے اسے اس بارے میں بتایا' تو اس نے اس غلام کو واپس کردیا اور خراج واپس نہیں کروایا۔



4928– حسن بما قبله مخلد بن خفاف: وثقة المؤلف وابن وضاحن وقال الحافظ فی "التقریب": مقبولة، وقد توبع، وباقی رجاله ثقات رجال الشیخین . وأخرجه البیهقی، 5/321، من طریق محمد بن عبد الوهاب، عن جعفر بن عون، بهذا الإسناد . وأخرجه الشافعی 2/143 – 144، وابن الجعد "2912" و "2913" والطیالسی "1454" وأحمد 6/49و 161 و 208 و 237، وأبو داوٗد "3508" فی البیوع: باب فیمن اشتری عبداً فاستعمله ثم به وجد عیباً، والترمذی "1285" فی البیوع: باب ما جاء فیمن یشتری العبد ویستعمله ثم یجد به عیباً، والنسائی 7/254 – 255 فی البیوع: باب الخراج بالضمان، والدارقطنی 3/53، وابن الجارود "627"، والحاکم 2/15، والبیهقی 5/321، والطحاوی 4/21، والبغوی "2119" من طرق عن ابن أبی ذئب، بِهِ . وقال الترمذی: حسن صحیح غریب، وقال البغوی: حدیث حسن .وأخرجه أبو داوٗد "3059" من طریق محمد بن عبد الرحمٰن، عن مخلد بن خفاف، بِهِ .

بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب! مدبر غلام کو فروخت کرنا

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفَى جَوَازَ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ فِي حَالَةٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جس نے مدبر غلام کو کسی بھی صورت میں فروخت کرنے کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

4929 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيبِ اَبُوْ صَالِحٍ بِبَلَدِ الْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَذْرَمِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، (متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ الْمُدَبَّرَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر (غلام) کو فروخت کر دیا تھا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ اِذَا كَانَ الْمُدَبِّرُ عَدِيمًا لَا مَالَ لَهُ

مدبر غلام کو فروخت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ مدبر کرنے والا شخص عدیم ہو (یعنی اس کے پاس مال نہ ہو)

4930 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟ ، فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّحَّامُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ، قَالَ جَابِرٌ: كَانَ عَبْدًا قِبْطِيًّا، مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ

4929- إسناده صحيح .وأخرج أحمد 3/365 و370 و 390، والبخاري "2141" في البيوع باب بيع المزايدة و "2230" باب بيع المدبر، و "2403" في الاستقراض: باب من باع مال المفلس أو المعدم فقسمة بين الغرماء أو أعطاه حتى ينفق على نفسه، و "7186" في الأحكام: باب بيع الإمام على الناس أموالهم وضياعهم، ومسلم "997" ص1290 في الأيمان: باب جواز بيع المدبر، وأبو داوُد "3955" في العتق: باب في بيع المدبر، والنسائي 7/304 في البيوع: باب بيع المدبر، وابن ماجه "2512" في العتق: باب بيع المدبر، وأبو يعلى "1932" و "2166" و "2236"، و"2236"، والبيهقي، 10/310 من طرق عن عطاء، بهذا الإسناد . وانظر "4933" .

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا۔ اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اسے مجھ سے کون خریدے گا، تو حضرت نعیم بن عبداللہ نحام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم کے عوض میں اسے خرید لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رقم ان صاحب کو دی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک قبطی غلام تھا جو ایک سال کے اندر ہی فوت ہو گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ جَابِرٍ اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ اَرَادَ بِهٖ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ دُوْنَ الْعِتْقِ الْبَتَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا: ''انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے

اپنے غلام کو آزاد کر دیا'' اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے: انہوں نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کیا تھا' مطلق طور پر آزاد نہیں کیا تھا

4931 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُ اَبُوْ مَذْكُوْرٍ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَهُ مَالٌ غَيْرُهٗ، قَالُوْا: لَا، قَالَ: مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ، فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمٌ النَّحَّامُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْفِقْهَا عَلٰى نَفْسِكَ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى اَقَارِبِكَ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا، فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام ابو مذکور تھا۔ انہوں نے اپنے

4930- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخاري "6716" في كفارات الأيمان: باب عتق المدبر وأم الولد والمكاتب في الكفارة، و "6947" في الإكراه: باب إذا أكره حتى وهب عبداً أو باعه لم يجز، ومسلم "997"ص 1289 في الأيمان: باب جواز بيع المدبر، والبيهقي 10/308 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد . أخرجه الشافعي 2/68 و 69، وعبد الرزاق "16662" و"16663"ن والحميدي "1222"، وأحمد 3/308 و368 – 369، والدارمي 2/256 – 257، والبخاري "2231" في البيوع: باب بيع المدبر، و "2534" في العتق: باب المدبر، ومسلم "997" "59" ص1289، وأبو يعلى "1825"، والبيهقي 10/308و 308 – 309، والبغوي "2426" من طرق عن عن عمرو بن دينار، به .

4931- إسناده صحيح على مسلم . رجاله الشيخين غير أبي الزبير، فمن . رجال مسلم، وقد صرح بالتحديث عند الشافعي والحميدي، فانتفت شبهة تدليسه . محمد بن يوسف: هو الفريابي، وسفيان: هو ابن عيينة . وأخرجه مختصراً الشافعي 2/69، والحميدي "1222"، وأحمد 3/301، – 309، والبغوي "2426" من طريق سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/68ن ومسلم "997" في الزكاة: باب الإبتداء بالنفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة، والنسائي 7/304 في البيوع: باب بيع المدبر، وأبو يعلى "1932" و"2167"، والبيهقي 10/309 – 310،والبغوي "2427" من طرق عن أبي الزبير، به .وأخرجه أحمد 3/371، والبخاري "2415" في الخصومات: باب من باع على الضعيف ونحوه، والبيهقي 10/312و313 من طرق طريقين، عن جابر بنحوه

ایک غلام کو مدبر کر دیا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا اس کے پاس اس غلام کے علاوہ کوئی اور مال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا' تو حضرت نعیم نحام رضی اللہ عنہ نے اسے آٹھ سو درہم کے عوض میں خرید لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس رقم کو تم اپنے اوپر خرچ کرو اگر اضافی ہو' تو اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو۔ اگر اضافی ہو تو اِدھر اُدھر (یعنی اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ يَجُوزُ عِنْدَ حَاجَةِ الْمُدَبِّرِ اِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' جب مدبر کرنے والے شخص کو ضرورت درپیش ہو' تو وہ مدبر غلام کو فروخت کر سکتا ہے

4932 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا مَذْكُورٍ، دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ فَاحْتَاجَ، فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مُحْتَاجًا، فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهِ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا، فَلِاَهْلِهِ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَلِاَقَارِبِهِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابومذکور رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا۔ وہ خود ضرورت مند تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس غلام کو فروخت کر دیا اور ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص ضرورت مند ہو' تو وہ اپنی ذات (پر خرچ کرنے) سے آغاز کرے۔ اگر اس کے پاس اضافی ہو' تو اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرے اور اگر اضافی ہو' تو قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرے۔

ذِكْرُ جَوَازِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ اِذَا كَانَ الْمُدَبِّرُ عَدِيمًا لَا مَالَ لَهُ غَيْرُ مُدَبَّرِهِ

مدبر غلام کو فروخت کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ جبکہ مدبر کرنے والے کے پاس مال نہ ہو صرف وہ مدبر غلام ہو (اس کے پاس مال کے طور پر ہو)

4933 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ، قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ،

4932- رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجاله مسلم، وهو مكرر ما قبله . الثقفي: هو عبد الوهاب بن عبد الجميد، وأيوب: هو السختياني .وقد تقدم برقم "3342" .

4933- إسناده صحيح على شرط البخاري . عبد الرحمٰن بن إبراهيم: هو دحيم . وقد تقدم برقم "4929" من طريق عطاء مختصراً .وأخرجه بن مسافر عن بشر بن بكر، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 10/311 من طريق الوليد بن مزيدن عن أبيه، عن الأوزاعي، به .

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ مِنْ بَعْدِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَاعَهُ، وَقَالَ: اَنْتَ اَحْوَجُ اِلٰى ثَمَنِهِ وَاللّٰهُ عَنْهُ اَغْنٰى

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے اپنے غلام کو اپنے بعد آزاد قرار دیا۔ ان کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکڑا اور اسے فروخت کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی قیمت کے زیادہ ضرورت مند ہو اور اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ بے نیاز ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَجَازَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر غلام کی فروخت کو جائز قرار دیا ہے

4934 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَزَّازُ اَبُوْ عَمْرٍو الْمُعَدِّلُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا الطُّفَاوِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ، عَنْ دُبُرٍ، وَاسْمُ الْغُلَامِ يَعْقُوْبُ، وَالَّذِيْ اَعْتَقَهُ يُدْعٰى اَبَا مَذْكُوْرٍ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَدَعَا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَا مِنِّيْ؟، فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ، نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخُوْ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ دَعَا بِهِ، فَقَالَ: اِذَا كُنْتَ فَقِيْرًا، فَابْدَاْ بِنَفْسِكَ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا، فَعَلٰى عِيَالِكَ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا، فَعَلٰى قَرَابَتِكَ، فَاِنْ كَانَ فَضْلًا، فَهَاهُنَا، وَهَاهُنَا، وَكَانَ اِذَا حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِيْثَ، قَالَ: كَانَ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ اَوَّلٍ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کے طور پر آزاد کر دیا۔ اس غلام کا نام یعقوب تھا۔ اور جن صاحب نے اسے آزاد کیا تھا ان کا نام ابو مذکور تھا۔ ان صاحب کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو بلوایا اور دریافت کیا۔ اسے کون مجھ سے خریدے گا' تو حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنوعدی بن کعب سے تھا انہوں نے آٹھ سو درہم کے عوض میں وہ غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خرید لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو بلایا اور فرمایا جب تم غریب ہو' تو اپنی ذات سے آغاز کرو اگر تمہارے پاس اضافی مال ہو' تو اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرو اگر پھر بھی اضافی ہو' تو اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو اگر پھر بھی اضافی ہو' تو پھر ادھر اُدھر (یعنی اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تھے' تو یہ بھی فرمایا کرتے تھے: وہ ایک قبطی غلام تھا جو ایک سال کے اندر ہی فوت ہو گیا۔

4934- رجاله ثقات رجال الصحيح، وإحمد بن المقدام: هو أبو الأشعث العجلي، والطفاوي: هو محمد بن عبد الرحمٰن، وهما صدوقان من رجال البخاري، وأيوب: هو السختياني . وانظر "4932" .وأخرجه عبد الرزاق "16681" عن أيوب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/305، ومسلم "997" في الزكاة: باب الابتداء بالفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة، وأبو داوٗد "3957" في العتق: باب بيع المدبر، والنسائي 7/304 في البيوع: باب بيع المدبر، والبيهقي 10/309، من طريق إسماعيل ابن علية، عن أيوب،

بَابُ التَّسْعِيْرِ وَالِاحْتِكَارِ

قیمت زیادہ کرنے اور ذخیرہ اندوزی کرنے کا تذکرہ

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ تَرْكُ التَّسْعِيْرِ لِلنَّاسِ فِيْ بِيَاعَاتِهِمْ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ لوگوں کی خرید وفروخت میں ان کے لیے قیمت کا تعین نہ کرے

4935 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَتَادَةَ، وَحُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غَلَا السِّعْرُ، فَسَعِّرْ لَنَا سِعْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْخَالِقُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الرَّازِقُ، وَإِنِّيْ لَأَرْجُو، أَنْ لَا أَلْقَى اللّٰهَ بِمَظْلِمَةٍ ظَلَمْتُهَا أَحَدًا، مِنْكُمْ فِيْ أَهْلٍ، وَلَا مَالٍ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چیزوں کی قیمتیں بڑھ گئیں لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! چیزوں کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ اب ہمارے لئے قیمتیں متعین کردیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے وہ تنگی (کاشکار) کرنے والا ہے کشادگی عطا کرنے والا ہے رزق عطا کرنے والا ہے مجھے یہ اُمید ہے جب میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا تو میں نے تم میں سے کسی کے ساتھ بھی (اس کے) اہل خانہ یا مال کے حوالے سے کوئی زیادتی نہیں کی ہوگی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ احْتِكَارِ الْمَرْءِ أَقْوَاتَ الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ لَا بُدَّ لَهُمْ مِنْهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص مسلمانوں کی خوراک کی ذخیرہ اندوزی کرے

4935- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/ 156 و286، والدارمي 2/249، وأبو داوٗد "3451" في البيوع: باب التسعير، والترمذي "1314" في البيوع: باب ماجاء في التسعير، وابن ماجه "2200" في التجارات: باب من كره أن يسعر، والبيهقي في "الأسماء والصفات" 1/119، وفي "السنن الكبرى" 6/29، من طرق عن حماد بن سلمة بهذا الإسناد وقال الترمذي: حسن صحيح. وفي الباب عن أبي هريرة عند أبي داوٗد "3450"، والبغوي "2126" والبيهقي 6/29 وإسناده صحيح.

وہ جوان کی ضروری خوراک ہے

4936 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ثَابِتُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِسْحَاقَ بِبَغْدَادَ عِنْدَ قَبْرِ مَعْرُوْفٍ الْكَرْخِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبُسْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: هُوَ مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ الْعَدَوِيُّ، لَهُ صُحْبَةٌ

حضرت معمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ذخیرہ اندوزی صرف گنہگار کرتا ہے۔''

شیخ کہتے ہیں: معمر بن عبداللہ بن نضلہ عدوی ہیں انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔



4936- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، وهو صدوق ولا تضر عنعنته، فإنه متابع. محمد بن جعفر: هو الملقب غندر. وأخرجه أحمد 4/453 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 6/102، وأحمد 3/453، والدارمي 2/248 – 249، الترمذي "1267" في البيوع: باب ما جاء في الاحتكار "وقال: حسن صحيح"، وابن ماجه "2154" في التجارات: باب الحكرة الجلب، من طرق عن محمد بن إسحاق، به. وأخرجه أحمد 3/454، ومسلم "1605" في المساقاة: باب تحريم الاحتكار في الاقوات، وأبو داوٗد "3447" في البيوع: باب النهي عن الحكرة، البيهقي 6/29 و30، والبغوي "2127" من طرق عن سعيد بن المسيب، به.

بَابُ الْبَيْعِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ

باب! ممنوعہ خرید وفروخت کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ، عَنْ بَيْعِ الْخَنَازِيرِ وَالْاَصْنَامِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ اَبَاحَ بَيْعَهُمَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' خنزیر یا بتوں کو فروخت کیا جائے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے ان کی فروخت کو مباح قرار دیا ہے

4937 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَا بَيْعَ الْخَنَازِيرِ، وَبَيْعَ الْمَيْتَةِ، وَبَيْعَ الْاَصْنَامِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا تَرٰى فِيْ شَحْمِ الْمَيْتَةِ، فَاِنَّا نَدْهُنُ بِهِ الْجُلُودَ، وَالسُّفُنَ، وَنَسْتَصْبِحُ بِهِ، فَقَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا، فَجَمَلُوهَا، ثُمَّ بَاعُوهَا، وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''بیشک اللہ اور اس کے رسول نے خنزیر کی خرید وفروخت' مردار کی خرید وفروخت اور بتوں کی خرید وفروخت کو حرام قرار

4937- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات، رجال الشيخين غير عبد الحميد بن جعفر، فمن رجال مسلم، أبو أسامة: هو حماد بن أسامة، وهو عند أبي يعلى برقم "1873" .وأخرجه مسلم "1581"، في المساقاة: باب تحريم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام، عن ابن أبي شيبة وابن نمير، عن أبي أسامة بهذا الإسناد . وأخرجه 3/326، وأبو داؤد "3487" في البيوع: باب في ثمن الخمر والميتة، والبخاري تعليقاً "2236" في البيوع: باب بيع الميتة والأصنام، و "4633" في التفسير: باب (وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ . . .)، من طريق أبي عاصم الضحاك بن مخلد النبيل، حدثنا، عبد الحميد بن جعفر، بِهِ . وأخرجه البخاري "2236" و"4633"، ومسلم "1581"، وأبو داؤد "3486"، والترمذي "1297" في البيوع: باب ماجاء في بيع جلود الميتة والأصنام، والنسائي 7/309 – 310 في البيوع: باب بيع الخنزير، وابن ماجه "2168" في التجارات: باب ما لا يحل بيعه، وابن الجارود "578"، والبيهقي 9/354 – 355، والبغوي في "معالم التنزيل" 2/139 من طرق عن يزيد به .وقوله: "جملوها" معناه: أذابوها حتى تصير ودكاً، فيزول عنها اسم الشحم يقال: جملت الشحم وأجملته وأجتملته: إذا اذبته، والجميل: والشحم المذاب .وقال المذاب . وفيه دليل على بطلان كل حيلة يحتال بها للتوصل إلى محرم، وأنه لايتغير حكمه بتغير هيئته، وتبديل اسمه .

دے دیا ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! مردار کی چربی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے چونکہ ہم اس کی چربی کو کھالوں پر لگانے کے لئے اور کشتیوں پر لگانے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور اس کے ذریعے چراغ بھی جلاتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا' تو انہوں نے اسے پگھلا کر پھر اسے فروخت کر دیا اور اس کی قیمتیں کھانے لگے"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ بَيْعَ الْخَنَازِيرِ وَالْكِلَابِ مُحَرَّمٌ، وَلَا يَجُوْزُ اسْتِعْمَالُهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' خنزیر اور کتے کو فروخت کرنا حرام قرار دیا گیا ہے اور اس (کی قیمت کو) استعمال کرنا جائز نہیں ہے

4938 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ بَرَكَةَ اَبِى الْوَلِيدِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ، وَقَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ، فَبَاعُوهَا وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا، وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا حَرَّمَ شَيْئًا حَرَّمَ ثَمَنَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور پھر ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے ان پر چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو انہوں نے اسے فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کھانے لگے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کسی چیز کو حرام قرار دیدے' تو اس کی قیمت کو بھی حرام قرار دے دیتا ہے"۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْكِلَابِ وَالدِّمَاءِ

کتے اور خون کو فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4939 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِى جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ

❁❁ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے خون کی قیمت اور کتے کی قیمت سے منع کیا ہے۔

4938- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح غير بركة وهو ابن العريان المجاشعي فقد روى له أبو وابن ما جه، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 1/242 و293، 322، والبخاري في "التاريخ الكبير" 2/147 و"تعليقاً"، وأبو داوٗد "3488" في البيوع: باب في ثمن الخمر والميتة والطبراني "12887"، والبيهقي 6/13 – 14 من طرق عن خالد الحذاء وأخرجه الطبراني "12378" من طريق سعيد بن جبير، عن ابن عباس، به. وأخرجه الشافعي 2/141، والحميدي "13"، وابن أبي شيبة 6/444، والبخاري "2223" و"3460"، ومسلم "1582"، وابن الجارود "577"، والبيهقي 8/286، والبغوي "2041" من طريق سفيان، عن عمرو بن دينار، عن طاووس، عن ابن عباس، عن عمر .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ السَّنَانِيرِ

بلیوں کوفروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4940 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَالسِّنَّوْرِ، فَقَالَ: زَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت (کھانے کے بارے میں) دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول نے اس سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبَاحَ بَيْعَ السَّنَانِيرِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے بلی کو فروخت کرنے کو مباح قرار دیا ہے

4941 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا

4939- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو جحيفة رضى الله عنه: اسمه وهب بن عبد الله السوائى، قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أواخر عمره، وحفظ عنه، ثم صحب علياً بعده، وولاه، شرطة الكوفة لما ولى الخلافة، وفى "الصحيح" عنه: رأيت النبى صلى الله عليه وسلم وكان الحسن بن على يشبهه، وأمر لنا بثلاثة عشر قلوصاً، فمات قبل أن نقبضها، وكان على يسميه وهب الخير، قال الواقدى: مات فى ولاية بشر بن مروان على العراق، وقال ابن حبان: سنة أربع وستين . وأخرجه الطبرانى فى "الكبير" "295"/22 عن الفضل بن الحبان بهذا الإسناد . وفيه زيادة: "وعن مهر البغى، ولعن الواشمة والمستوشمة، وآكل الربا، وموكله" . وأخرجه البخارى "5945" فى اللباس: باب الواشمة عن سليمان بن حرب، والطبرانى فى "الكبير" /22 "295" عن أبى مسلم الكشى، عن سليمان بن حرب، بِهِ . وأخرجه أحمد 4/308و309، والبخارى "2086" فى البيوع: باب موكل الربا، و"2238" باب ثمن الكلب، و "5347" فى الطلاق: باب مهر البغى، "5962" فى اللباس: باب من لعن المصور، وأبو داوُد "3483" فى البيوع: باب فى أثمان الكلب، والطحاوى 4/53، والطبرانى "296"/22، والبيهقى 6/6، والبغوى "2039" من طرق عن شعبة، بِهِ .

4940- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه مسلم "1596" فى المساقاة باب تحريم ثمن الكلب، عن سلمة بن شبيب، والبيهقى 6/10 من طريقين عن سلمة بن شبيب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/ 349، وابن ماجه "2161" فى التجارات: باب النهى عن ثمن الكلب، والطحاوى 4/53 من طرق عن ابن لهيعة، عن أبى الزبير به . وأخرجه النسائى 7/309 فى البيوع باب ما استثنى من ثمن الكلب، من طريق حماد بن سلمة، كلاهما عن أبى الزبير، بِهِ . وعند النسائى بزيادة " إلا كلب صيد"، وقال النسائى: عن هذه الزيادة: وهذا منكر . وأخرجه أبو داوُد "3479" فى البيوع: باب فى ثمن السنور، من طريقين عن الأعمش، عن أبى سفيان "هو طلحة بن نافع" عن جابر، بِهِ .

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ مَهْرَ الْبَغِيِّ، وَثَمَنَ الْكَلْبِ، وَالسِّنَّوْرِ، وَكَسْبَ الْحَجَّامِ مِنَ السُّحْتِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک فاحشہ عورت کی کمائی' کتے کی قیمت' بلی کی قیمت اور پچھنے لگانے والے کی کمائی حرام ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهِ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ شُرْبَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی شراب کی خرید وفروخت کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے پینے کو بھی حرام قرار دیا ہے

4942 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَهْدَى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا، حَرَّمَ شُرْبَهَا، فَسَارَ الرَّجُلُ اِنْسَانًا اِلٰى جَنْبِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهُ؟، فَقَالَ: اَمَرْتُهُ اَنْ يَبِيْعَهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الَّذِىْ حَرَّمَ شُرْبَهَا، حَرَّمَ بَيْعَهَا فَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِيْهِمَا

ابن وعلہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا جو انگور میں سے نچوڑا جاتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب کا مشکیزہ تحفے کے طور پر

4941- إسناده صحيح على شرط مسلم . إسحاق بن إبراهيم: وهو ابن راهويه، وقيس بن سعد هو المكي . وأخرجه أحمد 2/500 عن محمد بن يزيد، عن حجاج، عن عطاء، عن أبي هريرة قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب، ومهر البغي، وعسب الفحل . وأخرجه أيضاً 2/500 عن يزيد بن هارون، عن حجاج، عن عطاء، عن أبي هريرة مرفوعاً بلفظ: نهى عن ثمن الكلب، وكسب الحجام ومهر البغي . وعنده أيضاً 2/332و415 من طريق أبي معاوية المهرى، عن أبي هريرة موفوعاً بلفظ: نهى عن ثمن الكلب، وكسب الحجام، وكسب الموسمة، وعن كسب عسب الفحل . وأخرجه أيضاً 2/347 من طريق أبي حازم، عن أبي هريرة: نهى عن كسب الحجام، وكسب والأمة . وأخرجه أبو داؤد "3484" في البيوع: باب في أثمان الكلاب، والنسائي 7/189 - 190 في البيوع: باب النهي عن ثمن الكلب.

4942- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن وعلة، وهو عبد الرحمٰن بن وعلة السبء، فمن رجال مسلم . وهو عند مالك في "الموطأ" 2/846 في الأشربة: باب جامع تحريم الخمر . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 1/140 - 141، ومسلم "1579" في المساقاة: باب تحريم الخمر، والنسائي 7/307 - 308 في البيوع: باب بيع الخمر، والبغوى "2042"، والبيهقي 6/11 - 12 . وانظر "4944" .

پیش کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پینے کو حرام قرار دے دیا ہے؟ اس شخص نے اپنے پہلو میں موجود ایک شخص سے سرگوشی میں کوئی بات کی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تم نے اس کے ساتھ سرگوشی میں کیا بات کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اسے ہدایت کی ہے' یہ اس کو فروخت کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: بیشک (اللہ تعالیٰ نے) جس چیز کے پینے کو حرام قرار دیا ہے اس کو فروخت کرنے کو بھی حرام قرار دیا ہے' تو اس شخص نے اس مشکیزے کا منہ کھول دیا' یہاں تک کہ اس میں موجود سب کچھ ختم ہو گیا۔ (یعنی نیچے گر گیا)

ذِكْرُ تَحْرِيمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

نبی اکرم ﷺ کا شراب کی تجارت کو حرام قرار دینے کا تذکرہ

4943 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مُّسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَـمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سود کے بارے میں سورہ بقرہ کی آخری آیات جب نازل ہوئیں۔ تو نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور آپ نے شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ كَمَا حَرَّمَ شُرْبَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے شراب کی فروخت کو اسی طرح حرام قرار دیا ہے' جس طرح اسے پینے کو حرام قرار دیا ہے

4944 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخُوْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

4943- إسناده صحيح على شرط الشيخين . أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير، والأعمش: هو سليمان بن مهران ومسلم: هو ابن صبيح أبو الضحى . وأخرجه مسلم "1580" في المساقاة: باب تحريم التجارة في الخمر، وأبو داوُد "3491" في البيوع باب في ثمن الخمر والميتة من طرق عن أبي معاوية الإسناد . وأخرجه البخاري "459" في المساجد: باب تحريم التجارة في الخمر، و "4540" (وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا)، و "4541" باب (يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا)، من طرق عن سليمان الأعمش، بِهِ . وأخرجه البخاري "2084" في البيوع: باب آكل الربا وشاهده وكاتبه، "4542" في التفسير: باب (فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)، ومسلم "1580"، وأبو داوُد "3490" والنسائي 7/308، وفي البيوع: باب في بيع الخمر، والبهقي 6/11 من طرق عن أبي الضحى "مسلم بن صبيح"، بِهِ .

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا خَرَجَ وَالْخَمْرُ حَلَالٌ فَاَهْدَى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عَلٰى بَعِيْرٍ، حَتّٰى وَجَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، فَقَالَ: مَا هٰذَا مَعَكَ؟ ، قَالَ: رَاوِيَةٌ مِّنْ خَمْرٍ اَهْدَيْتُهَا لَكَ، قَالَ: هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَهَا ، قَالَ: لَا ، قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَهَا ، فَالْتَفَتَ الرَّجُلُ اِلٰى قَائِدِ الْبَعِيْرِ، فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَقَامَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاذَا قُلْتَ لَهُ ، قَالَ: اَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا، قَالَ: اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا ، قَالَ: فَاَمَرَ بِعَزَالِي الْمَزَادَةِ فَفُتِحَتْ، فَخَرَجَتْ فِي التُّرَابِ، فَنَظَرْتُ اِلَيْهَا فِي الْبَطْحَاءِ، مَا فِيْهَا شَيْءٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جس زمانے میں شراب کو حرام قرار نہیں دیا گیا تھا ایک شخص (اپنے گھر سے) نکلا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب کا ایک مشکیزہ تحفے کے طور پر پیش کرنا تھا۔ وہ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف فرما پایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تمہارے ساتھ کیا ہے۔ اس نے عرض کی: شراب کا مشکیزہ ہے' جو میں نے آپ کو تحفے کے طور پر پیش کرنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دے دیا ہے۔ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دے دیا ہے' تو وہ شخص اونٹ کو لے کر چلنے والے شخص کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے پست آواز میں اس کے ساتھ کوئی بات کی' تو وہ شخص کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم نے اس سے کیا کہا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اسے حکم دیا ہے' وہ اس کو فروخت کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جس چیز کے پینے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس کے فروخت کرنے کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو اس شخص نے حکم دیا اس مشکیزے کا منہ کھول دیا گیا اور اس میں سے شراب نکل کر مٹی میں مل گئی۔ میں کھلے میدان میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا'

4944- إسناده صحيح، وهو مكرر "4942"، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ربعي بن إبراهيم، فقد روى له الترمذي، وهو ثقة .وأخرجه أحمد 1/323 – 324 عن ربعي بن إبراهيم ابن علية، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو يعلى في "مسنده" "2590" من طريق زهير، عن ربعي بن إبراهيم، بِهِ .وأخرجه أحمد 1/244، ومسلم "1579" في المساقاة: باب تحريم بيع الخمر، من طريقين عن عبد الرحمٰن بن وعلة، بِهِ .

4945- إسناده صحيح . محمد بن عبد الملك بن زنجويه: ثقة روى له أصحاب السنن، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . والآخر المبهم الذي ذكره المصنف: هو أبان كما هو عند عبد الرزاق وأبي يعلى وأحمد .وهو في "المصنف" لعبد الرزاق برقم "16970"، وعنه أخرجه أحمد 3/217 .وهو في "مسند أبي يعلى " "3042" عن محمد بن مهدي، عن عبد الرزاق . وأخرجه البخاري "5600" في الأشربة: باب من رأى أن لا يخلط البسر تمراً ن ومسلم "1980" "7" و"8" في الأشربة: باب ذكر الشراب الذي أهريق بتحريم الخمر ن والطبري في "جامع البيان " "12527"، والطحاوي 4/214، وأبو يعلى "3008" من طرق عن قتادة، عن أنس بحوه .وأخرجه البخاري "2464" في المظالم: باب صب الخمر في الطريق، و "4620" في التفسير: باب (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا)، ومسلم "1980"، وأبو داوٗد "3673" في الأشربة: باب في تحريم الخمر، وأبو يعلى "3361" و"3362"، والواحدي في "أسباب النزول " ص140، والبيهقي 8/386 من طرق عن حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، بِهِ .وأخرجه البخاري "4617" في التفسير: باب (اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ) ومسلم ,"1980" "4"، وأحمد في "الأشربة" "17"، من طريقين عن أنس بنحوه، وسيأتي عند المصنف بحوه برقم "5352" و"5361" و"5363" و"5364" من طرق عن أنس .

یہاں تک کہ اس مشکیزے میں کچھ بھی باقی نہیں رہا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخَمْرَ لَا يَحِلُّ بَيْعُهَا وَإِنْ كَانَ عِنْدَ الْمُحْتَاجِ اِلٰى ثَمَنِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ شراب کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ وہ شراب اس شخص کے پاس موجود ہو جسے اس کی قیمت کی محتاجی ہو

4945 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَثَابِتٍ، وَاٰخَرَ مَعَهُمْ كُلُّهُمْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، قَالَ: اِنِّيْ يَوْمَئِذٍ اَسْقِي اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا، قَالَ: فَاَمَرُوْنِيْ فَكَفَأْتُهَا وَكَفَأَ النَّاسُ آنِيَتَهُمْ بِمَا فِيْهَا حَتّٰى كَادَتِ السِّكَكُ تَمْتَنِعُ مِنْ رِيْحِهَا، قَالَ اَنَسٌ: وَمَا خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الْبُسْرُ، وَالتَّمْرُ مَخْلُوْطَيْنِ، فَجَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْ كَانَ عِنْدِيْ مَالُ يَتِيْمٍ، فَاشْتَرَيْتُ بِهٖ خَمْرًا، اَفَتَرٰى اَنْ اَبِيْعَهُ، فَاَرُدَّ عَلَى الْيَتِيْمِ مَالَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ، فَبَاعُوْهَا، وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا وَلَمْ يَاْذَنْ لِيَ، النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْعِ الْخَمْرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جس دن شراب کو حرام قرار دیا گیا۔ میں اس دن گیارہ آدمیوں کو شراب پلا رہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (جب اس کی حرمت کا حکم پہنچ گیا)' تو ان لوگوں نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس شراب کو گرا دوں۔ لوگوں نے اپنے برتنوں میں موجود شراب کو بھی گرا دیا' یہاں تک کہ اس شراب کی بو کی وجہ سے گلیوں میں سے گزرنا مشکل ہو گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس زمانے میں شراب صرف خشک اور تازہ کھجوروں سے بنائی جاتی تھی۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: میرے پاس ایک یتیم کا مال ہے۔ میں نے اس کے ذریعے شراب خریدی ہوئی ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے۔ میں اسے فروخت کر کے اس یتیم کا مال اسے واپس کر دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے۔ جب ان پر چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو انہوں نے اسے فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کھا گئے۔ (راوی کہتے ہیں)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شراب کو فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی۔

4946– إسناده صحيح على شرط الشيخين، إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن علية، وأيوب: هو السختياني . وأخرجه الترمذي "1229" في البيوع: باب ماجاء في بيع حبل الحبلة، من طريق حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ . وأخرجه أحمد 2/80، ومسلم "1514" في البيوع: باب تحريم بيع حبل الحبلة، والبيهقي 5/340 – 341 من طريقين عن نافع، به . وأخرجه النسائي 7/293 في البيوع: باب بيع حبل الحبلة، وابن ماجه "2197" في التجارات: باب النهي عن شراء مافي بطون الأنعام وضروعها وضربة الغائص، من طريقين عن سفيان، عن سعيد بن جبير، به . وانظر ما بعده .

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

حمل کے حمل کو فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4946 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کے حمل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ الَّذِىْ نُهِىَ عَنْهُ

حمل کے حمل کو فروخت کرنے کے اس طریقے کا تذکرہ جس سے منع کیا گیا ہے

4947 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ، اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ، اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ، ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِىْ فِىْ بَطْنِهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: النَّهْىُ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ، هُوَ اَنْ يَّشْتَرِىَ الْمَرْءُ بَعِيْرًا، عَلٰى اَنْ يُّوَفِّرَ ثَمَنَهُ، اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ نَاقَةُ الْفُلَانِيَّةِ، ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِىْ فِىْ بَطْنِهَا، فَهٰذَا اَجَلٌ، يَتَلَقَّاهُ غَرَرَانِ اثْنَانِ، وَلَا يَحِلُّ اسْتِعْمَالُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کے حمل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ زمانہ

4947- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/653 – 654 في البيوع: باب ما لا يجوز من بيع الحيوان .ومن طريق مالك أخرجه البخاري "2143" في البيوع: بيع الغرر الحبلة، وأبو داوُد "3380" في البيوع: باب في بيع الغرر النسائي 7/293 – 294 في البيوع: باب بيع حبل الحبلة، وابن الجارود "591"،والبيهقي 5/340، والبغوي "2107".

4948- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأبو الوليد: هو الطيالسي هشام بن عبد الملك، والحوضي: هو حفص بن عمر .وأخرجه البخاري "2535" في العتق: باب بيع الولاء وهبته، عن أبي الوليد، والبيهقي 10/292 من طريق علي بن عبد العزيز، عن أبي الوليد، بهذا الإسناد .وأخرجه إبو داوُد "2919" في الفرائض: باب في بيع الولاء، عن حفص بن عمر الحوضي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/79 – و107، والطيالسي "1885"، ومسلم "1506" في العتق: باب النهي عن بيع الولاء وهبته، والترمذي "1236" في البيوع: باب ما جاء في كراهية بيع الولاء وهبته، والنسائي 7/306 في البيوع: باب الولاء، وابن ماجه "1747" في الفرائض: باب النهي عن بيع الولاء وهبته، والطبراني في الكبير "13626" من طرق عن شعبة، بِهِ .وأخرجه مالك 2/782 في العتق والولاء : باب ماجاء في كراهية والولاء وهبته، ومسلم "1506"، الشافعي 2/256، والنسائي 7/72ن والطبراني "13625"، والبيهقي 10/292، والبغوي "2226" من طرق عن عبد الله بن دينار، بِهِ .وأخرجه ابن ماجه "2748" من طريق عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر، بِهِ . وأنظر ما بعده .

جاہلیت کے لوگ یہ سودا کیا کرتے تھے۔ایک شخص اونٹ کو یوں خریدتا تھا کہ جب اس اونٹنی کے ہاں بچہ ہوگا اور پھر اس کے پیٹ میں موجود بچے کے ہاں بچہ ہوگا۔(تو اس وقت ادائیگی کی جائے گی)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حمل کے حمل کو فروخت کرنے کی ممانعت سے مراد یہ ہے: ایک شخص کوئی اونٹ خریدتا ہے۔اس شرط پر کہ وہ اس کی پوری قیمت اس وقت ادا کرے گا جب فلاں اونٹنی کے ہاں بچہ ہو جائے گا اور اس کے ہونے والے بچے کے ہاں بچہ ہو جائے گا' تو یہ اس کی طے شدہ مدت ہوتی تھی۔اس میں دو قسم کے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس لئے اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4948 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، وَالْحَوْضِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

4949 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ، وَعَنْ هِبَتِهِ ،

(توضیح مصنف): قَالَ زُهَيْرٌ: وَحَدَّثَنِي بِهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع کیا

4949– إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو مكرر ماقبله . النفلي: هو عبد الله بن محمد بن علي بن نفيل، من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه الشافعي 2/72، وعبد الرزاق "16138"، وأحمد 2/9، وابن أبي شيبة 6/121، وسعيد بن منصور " 276" والبخاري "6756" في الفرائض: باب إثم من بدأ من مواليه، ومسلم "1506" في العتق: باب النهي عن بيع الولاء، والترمذي "1236" البيوع: باب ماجاء كراهية بيع الولاء وهبته، وابن ماجه "2747" في الفرائض: باب النهي عن بيع الولاء وهبتهن وابن الجارود "987"، والبيهقي 10/292، والبغوي "2225" من طرق عن سفيانن بهذا الإسناد .

ہے۔

زہیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ روایت عبداللہ بن دینار کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے اسی کی مانند مجھے سنائی ہے۔ ان کا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا نُهِىَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ولاء کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع کیا گیا ہے

4950 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى بِشْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يَّعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ، لَا يُبَاعُ، وَلَا يُوْهَبُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ولاء، نسبی رشتے کی طرح ایک پختہ تعلق ہے، جسے فروخت نہیں کیا جاسکتا اور ہبہ نہیں کیا جاسکتا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْحَمْلِ فِى الْبَطْنِ وَالطَّيْرِ فِى الْهَوَاءِ وَالسَّمَكِ فِى الْمَاءِ قَبْلَ اَنْ يُّصْطَادَ

پیٹ میں موجود حمل، یا ہوا میں موجود پرندے، یا پانی میں موجود مچھلی کو شکار کرنے سے پہلے اسے فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4951 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ بِحَرَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ،

4950- بشر بن الوليد: هو الكندي الفقيه صاحب أبي يوسف، وذكره المؤلف في "الثقات" 8/143، ووثقه الدارقطني ومسلمة بن القاسم، وكان أحمد يثني عليه، روى الخطيب في "تاريخه" 7/82 بسنده عن بشر، قال: كنا نكون عند سفيان بن عيينة، فكان إذا وردت مسألة مشكلة، يقول: ها هنا أحد من أصحاب أبي حنيفة؟ فيقال: بشر، فيقول: اجب فيها فأجيب، فيقول التسليم للفقهاء سلامة في الدين .وشيخه في هذا الحديث هو يعقوب بن إبراهيم بن حبيب بن حبش الأنصاري الكوفي أبو يوسف الإمام المجتهد العلامة المحدث كبير القضاة، وذكره المؤلف في "الثقات" 7/645 – 646، ووثقه النسائي، وابن شاهين، وقال ابن عدي: لابأس به، وقال ابن معين: ليس في أصحاب الرأي أكثر حديثاً ولا أثبت من أبي يوسف ووصفه السمعاني في "الأنساب" 2/86 بالإتقان، وترجم له الذهبي في "تذكرة الحفاظ" 1/292 – 293، وأرخ وفاته سنة 182هـ، وباقي السند على شرط الشيخين .وأخرجه الشافعي 2/72 – 73، من طريقه الحاكم 4/341، ثم البيهقي 10/292 عن محمد بن الحسن، عن أبي يوسف، عن عبد الله بن دينار، بهذا الإسناد . وليس فيه عبيد الله بن عمر، وأشار إلى ذلك الحافظ ابن حجر في "الفتح" 12/44 حيث ذكر الحديث عن أبي يوسف، ثم قال: وادخل بشر بن الوليد بين أبي يوسف وبين ابن دينار عبيد الله بن عمر . أخرجه أبويعلى في "مسنده عنه"، وأخرجه ابن حبان في "صحيحه" عن أبي يعلى .

قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کے سودے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ بِذِكْرِ لَفْظَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' پانی کو فروخت کیا جائے جس کا ذکر ایسے الفاظ میں ہے جن کی وضاحت نہیں کی گئی

4952 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو * اَبَا الْمِنْهَالِ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُزَنِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ لَا يَدْرِي عَمْرٌو اَيَّ مَاءٍ هُوَ

✿✿ حضرت ایاس بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

عمرو نامی راوی کو یہ نہیں معلوم کہ اس سے مراد کون سا پانی ہے؟

4951– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه الدارقطني 3/15 – 16 عن أبي محمد بن صاعد، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/436، ومسلم "1513" في البيوع: باب بطلان بيع الحصاة والبيع الذي فيه غرر، والنسائي 7/262 في البيوع: باب بيع الحصاة، والدارقطني 3/15 – 16ن والبغوي "2103" من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، بِهِ .وأخرجه أحمد 2/496، ومسلم "1513"، وأبو داؤد "3376" في البيوع: باب بيع الغرر، وابن ماجه "2194" في التجارات: باب النهي عن بيع الحصاة وعن بيع الغررن وابن الجارود "2194"، والبيهقي 5/338 من طرق عن عبيد الله بن عمر، بِهِ . وأخرجه أحمد 2/376 من طريق الزهري، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة .ووقع عند من سبق ذكرهم: نهى عن بيع الغرر وبيع الحصاة، وسيأتي عند المصنف هذا الحديث بهذا الإسناد برقم "4977"، وفيه: نهى عن بيع الحصاة . وسيأتي من حديث ابن عمر عنده أيضاً برقم "4972" .

4952– إسناده صحيح، ورجاله ثقات . سفيان: هو ابن عيينة، وعمرو هو ابن دينار، وأبو المنهال: اسمه عبد الرحمٰن بن مطعم البناني .وأخرجه الحميدي "912"، وأحمد 138، والنسائي 7/307 في البيوع: باب بيع الماء، الدارمي 2/269، وابن ماجه "2476" في الرهون: باب النهي عن بيع الماء وابن الجارود "594"، والطبراني في الكبير "782"، والبيهقي 6/15، من طرق عن سفيانن بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/417، وأبو داؤد "3478" في البيوع: باب في بيع فضل الماء، والترمذي "1271" في البيوع: باب ماجاء في بيع فضل الماء – وقال: حسن صحيح والحاكم 2/61، والطبراني "783" من طريقين عن عمرو بن دينار، بِهِ .

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا

ہم نے جو مجمل الفاظ پہلے ذکر کیے ہیں ان کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

4953 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ، لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضافی پانی کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں گھاس اُگنا بند ہو جائے گی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَنْعِ فَضْلِ الْمَاءِ قَصْدَ الضَّرَرِ فِيْهِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ 'ضرر پہنچانے کی نیت سے' مسلمانوں کو اضافی پانی (حاصل کرنے سے) روکا جائے

4954 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَضْمَرَ فِيْهِ الْمَاءَ، الَّذِيْ لَا يَقَعُ فِيْهِ الْحَوْزُ وَلَا يَتَمَلَّكُهُ اَحَدٌ مَا دَامَ مَشَاعًا

4953- إسناده صحيح على شرط مسلم . رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد صرح هو وابن جريج بالتحديث عند مسلم، فانتفت شبهة تدليسهما .وأخرجه مسلم "1565" في المساقاة: باب تحريم فضل بيع الماء، والبيهقي 6/15 عن ابن أبي شيبة، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن ماجه "2477" في الرهون: باب النهي عن بيع الماء، وابن الجارود في "المنتقى" "595" من طرفعن وكيع، بِه .وأخرجه مسلم "1565"، البيهقي 6/15 من طرق عن ابن جريج، بِه . وأخرجه أحمد "3/356، والحاكم 2/61 من طريقين عن حماد بن سلمةن عن أبي الزبير، بِه . قال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي!!وأخرجه النسائي 7/306 – 307 في البيوع: باب بيع الماء من طريق أيوب، عن عطاء، عن جابر .

4954- إسناده صحيح على شرط الشيخينن وهو في "الموطأ" 2/744 في الأقضية باب القضاء في الماء . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/153، والبخاري "2353" في الأشربة: باب من قال: إن صاحب الماء أحق حتى يروى، و "6962" في الحيل: باب مايكره من الاحتيال، ومسلم "1566" في المساقاة: باب تحريم فضل بيع الماء الذي يكون بالفلاة، والبيهقي 6/151، والبغوي "1668" . وأخرجه أحمد 2/244، وابن ماجه "2478" في الرهون: باب النهي عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ، وابن الجارود "596" من طريق سفيان .وأخرجه الترمذي "1272" في البيوع: باب ما جاء في بيع فضل الماء، من طريق اليث، كلاهما عن أبي الزناد، بِه .وأخرجه أحمد 2/273 و309 و482، والبخاري "2354"، ومسلم "1566"، والبيهقي 6/15 – 16 – و152 من طرق عن أبي هريرة، بِه . وانظر "4956" .

مِثْلَ الْمِيَاهِ الْجَارِيَةِ الْمُشْتَرِكَةِ بَيْنَ النَّاسِ، وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعْنَاهُ الْمَاءُ الَّذِيْ يَكُوْنُ لِلْمَرْءِ فِي الْبَادِيَةِ، مِنْ بِئْرٍ اَوْ عَيْنٍ، فَيَنْتَفِعُ بِهٖ، وَيَمْنَعُ النَّاسَ مَا فَضَلَ عَنْهُ، فَنُهِيَ عَنْ مَنْعِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فَضَلَ مِنْ مَائِهٖ، بَعْدَ قَضَاءِ حَاجَتِهٖ عَنْهُ، لِاَنَّ فِيْ مَنْعِهٖ ذٰلِكَ مَنْعَ النَّاسِ عَنِ الْكَلَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اضافی پانی سے منع نہ کیا جائے ورنہ اس کے نتیجے میں گھاس اگنا بند ہو جائے گی۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس میں یہ بات پوشیدہ ہے اس سے مراد وہ پانی ہے' جس میں حوز واقع نہ ہو۔ (یعنی اس کے اردگرد چار دیواری کھڑی نہ ہو) کوئی ایک شخص اس کا مالک نہ ہو اور وہ لوگوں کے درمیان مشترکہ طور پر استعمال ہوتا ہو' جو بہتے ہوئے پانی کی مانند ہو جو مشترک ہوتا ہے اور اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے' اس سے مراد وہ پانی ہو جو جنگل میں کنویں کا یا چشمے کا پانی ہوتا ہے اور اس کے ذریعے نفع حاصل کیا جاتا ہے' تو آدمی اضافی پانی کے استعمال سے لوگوں کو منع کر دے۔ اور اس بات سے منع کیا گیا ہے' اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد مسلمانوں کو اضافی پانی استعمال کرنے سے روک دیا جائے کیونکہ اس سے روکنے کے نتیجے میں لوگوں کو گھاس ملنے سے روکنا بھی لازم آئے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَنْعِ الْمَرْءِ فَضْلَ الْمَاءِ الَّذِيْ لَا حَاجَةَ بِهٖ اِلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اس اضافی پانی سے کسی کو روکے جس کی اسے خود ضرورت نہیں ہے

4955 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهٖ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يُّمْنَعَ نَقْعُ الْبِئْرِ، يَعْنِيْ فَضْلَ الْمَاءِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اُمُّهٗ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، وَكَانَتْ مِنْ اَعْلَمِ النِّسَاءِ بِحَدِيْثِ عَائِشَةَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' کنویں کے ''نقع'' سے منع کیا

4955- إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، وهو صدوق، ولاتضر عنعنته، فقد صرح بالتحديث عند أحمد، ثم هو قد توبع، وجرير: هو عبد الحميد .وأخرجه أحمد 6/139و268 من طريقين عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/2و252، والحاكم 2/61، والبيهقي 6/152، وابن عبد البر في "التمهيد" كما في "الجوهر النقيط لابن التركماني 6/152 من طرق عن محمد بن عبد الرحمٰن، به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي . وأخرجه ابن ماجه "2479" في الرهون: باب النهي عن منع فضل الماء، والبيهقي 6/152 من طرق حارثة بن أبي الرجال، عن عمرة . وهذا سند ضعيف لضعف حارثة .وأخرجه مالك 2/745 في الأقضية: باب القضاء في المياه، ومن طريقه البيهقي 6/152 عن محمد بن عبد الرحمٰن، عن أمه عمرة مرسلاً، وقال البيهقي: هذا هو المحفوظ، مرسل .

جائے۔(راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد اضافی پانی ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) محمد بن عبدالرحمٰن نامی راوی کی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ ہیں یہ خاتون سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول احادیث کا سب سے زیادہ علم رکھنے والی خاتون ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

4956 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ سَمِعْتُ حَيْوَةَ، يَقُوْلُ حَدَّثَنِي اَبُوْ هَانِئٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ، مَوْلٰى غِفَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ، وَلَا تَمْنَعُوا الْكَلَا، فَيَهْزَلَ الْمَالُ وَيَجُوْعَ الْعِيَالُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اضافی پانی سے منع نہ کرو اور گھاس سے منع نہ کرو ورنہ مال (یعنی زرعی زمین) ختم ہو جائے گی اور بال بچے بھوکے رہ جائیں گے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْاَرْضِ الْمَبْذُوْرِ فِيْهَا مَعَ الْبَذْرِ قَبْلَ اَنْ يَّظْهَرَ مَا يَتَوَلَّدُ مِنْهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ایسی زمین کو فروخت کیا جائے جس میں بیج ڈال دیئے گئے ہوں اور اسے بیج سمیت فروخت کیا جائے اور یہ اس کی پیداوار ظاہر ہونے سے پہلے ہو

4957 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى عَبْدَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيَاضِ الْاَرْضِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کی بیاض سے منع کیا ہے۔

4956– أبو سعيد مولى غفار :روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات 5/573 "وبقية رجاله ثقات رجال الصحيح .أبو هانء :هو حميد بن هانىء.وأخرجه أحمد 2/420عن هارون، عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

4957– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم .محمد بن معمر :هو ابن ربعي القيسي، وأبو عاصم :هو النبيل الضحاك بن مخلد. وأخرجه أحمد 3/338و 395، والدارمي 2/271، ومسلم "1536" "100"في البيوع :باب كراء الأرض من طرق عن أبي خيثمة زهير بن معاوية، عن أبي الزبيرعن عَنْ جَابِرٍ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم عن بيع الأرض البيضاء سنتين أو ثلاثاً.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَلَقِّي الْمُشْتَرِي الْبُيُوعَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ‘ خریدار (بازار کے باہر) فروخت کرنے والوں سے ملے

4958 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ هُوَ سُلَيْمَانُ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (منڈی سے باہر ہی) سوداگروں سے ملنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ التَّلَقِّيَ لِلْبُيُوعِ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ اِلٰى اَنْ تَهْبِطَ الْاَسْوَاقُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ‘ فروخت کرنے والوں کو (بازار سے باہر) ملا جائے‘ ملنے سے منع‘ اس وقت تک کیا گیا ہے‘ جب تک وہ بازار نہیں پہنچ جاتے

4959 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ الرُّؤَاسِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي السِّلَعِ، حَتّٰى تَهْبِطَ الْاَسْوَاقُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاجروں کو (منڈی سے باہر ہی) ملنے سے منع کیا ہے‘ جب تک وہ بازار نہیں پہنچ جاتے۔

4958- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، ويحيى بن سعيد :هو القطان، وأبو عثمان :هو عبد الرحمن بن مل .وأخرجه أحمد 1/430، وابن أبي شيبة "2180"في التجارات :باب النهي عن تلقي الجلب، عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "14880"ن وابن أبي شيبة 6/399، والبخاري "2149"في البيوع :باب النهي للبائع أن يحفل الإبل والغنم والبقر، و "2164"باب النهي عن تلقي الركبان، ومسلم "1518"في البيوع :باب تحريم تلقي الجلبن والترمذي "1220"في البيوع :باب ماجاء في كراهية تلقي البيوع، وابن ماجه "2180"ن والبيهقي 5/319و 348من طرق عن سليمان التيمي، به. والبيوع :جمع بيع ,بمعنى المبيع.

4959- إسناده صحيح .زهير بن عباد الرؤاسي، ذكره المؤلف في "الثقات8/256 "، ووثقه أبو حاتم، وروى عنه كما في "الجرح والعديل 3/591 "من فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/63، والبخاري "2165"في البيوع :باب النهي عن تلقي الركبان، ومسلم "2165"في البيوعك باب تحريم الجلب، وأبوداود "3436"في البيوع :باب التلقي، والبيهقي 5/347، والبغوي "2092"من طرق عن مالكن بهذا الإسناد . وإخرجه مسلم "2179"في التجارات :باب النهي عن تلقي الجلب، والطحاوي 4/7من طرق عن عبيد الله .وأخرجه 4/8من طريق عقيل، كلاهما عن نافع، به وانظر ."4962"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّبِيعَ الْمَرْءُ الْحَاضِرُ لِلْبَادِي مِنَ الْاَعْرَابِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شہری شخص کسی دیہاتی کے لیے کوئی چیز فروخت کرے (یعنی اس کا ایجنٹ بنے)

4960 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَدَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شہری شخص کسی دیہاتی کے لئے ہرگز سودا نہ کرے تم لوگوں کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ ان کو ایک دوسرے کے ذریعے رزق عطا کرتا رہے گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْحَاضِرِ الْمُهَاجِرِ لِلْاَعْرَابِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' شہری شخص دیہاتی مہاجر کے لیے کوئی چیز فروخت کرے

4961 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهَى عَنِ التَّلَقِّي وَاَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ الْمُهَاجِرُ لِلْاَعْرَابِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے (منڈی سے باہر ہی) سوداگروں سے ملنے سے منع کیا ہے اوراس بات سے منع کیا ہے' کوئی مہاجر شہری کسی دیہاتی کے لئے سودا کرے۔

4960- إسناده جيد. أحمد بن سعيد الهمداني: روى لـه أبو داود، ووثقه العجلي وأحمد بن صالح، وذكره المؤلف في "الثقات" وقال النسائي: ليس بالقوي، وقال الذهبي: لابأس به، وقال الحافظ في "التقريب": "صدوق وقد توبع. ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم وقد صرح بالتحديث عند أحمد وابن وابن أبي شيبة والنسائي، فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه الشافعي 2/147، وأحمد 2/307، وابن أبي شيبة 6/239، ومسلم "1522" في البيوع: باب تحريم بيع الحاضر للبادي، والترمذي "1223" في البيوع: باب ما جاء لا يبيع حاضر لبادٍ وقال: حسن صحيح، وابن ماجه "2176" في التجارات: باب النهي أن يبيع حاضرا لباد، من طرق عن سفيان بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 7/256 في البيوع: باب بيع الحاضر للبادين من طريق ابن جريج قال: أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابراً قال....: فذكره. وانظر "4963" و"4964"

4961- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد هو الطيالسين وشعبة: هو ابن الحجاج، وأبو حازم: هو سلمان الأشجعي. وأخرجه البخاري "2727" في الشروط: باب الشروط: باب الشروط في الطلاق، ومسلم "12" "1515" و "13" في البيوع: باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيهن والنسائي 7/255 في البيوع: باب بيع المهاجر للأعرابين، والطحاوي 4/11، والبيهقي 5/317 من طرق عن شعبةن بهذا الإسناد. والمراد بالمهاجر: الحضرى، أطلق عليه ذلك على عرف ذلك الزمان.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْحَاضِرَ قَدْ زُجِرَ عَنْ اَنْ يَّبِيعَ لِلْبَادِى وَاِنْ لَمْ يَكُنْ بِالْمُهَاجِرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ شہری شخص کو دیہاتی کے لیے کوئی چیز فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے اگرچہ وہ دیہاتی مہاجر نہ بھی ہو

4962 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَقَالَ: لَا تَلَقَّوُا الْبُيُوْعَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' کوئی شہری شخص کسی دیہاتی کے لئے سودا کرے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: تم سوداگروں کو (منڈی سے باہر) نہ ملو۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

4963 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ، يَرْزُقْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے ہرگز سودا نہ کرے تم لوگوں کو (ان کے حال پر) رہنے دو انہیں ایک دوسرے کے ذریعے رزق ملتا رہے گا۔''

4962- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله رجال الشيخين غير على بن الجعد، فمن رجال البخارى .وهو فى "مسنده "3125" "دون قوله" :وقال :لاتلقوا الجلب "ومن طريقة أخرجه الطحاوى 4/7و 10. وأخرجه أحمد 2/153عن عبد الصمد، عن جويرة، بهذا الإسناد. وأخرجه الشطر الأول منه الشافعى 2/146، والطحاوى 4/11، والبيهقى 5/346من طريقين عن نافع، به . وأخرجه الشطر الأول منه أيضاً :البخارى "2159"فى البيوع :باب من كره أن يبيع حاضر لبادٍ بأجرن وابن أبى شيبة 6/239 - 240من طريقين عن ابن عمر، به.

4963- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر "4960"وقد صرح أبو الزبير بالتحديث عند أحمد. وأخرجه ابن الجعد "2731"، والطيالسى "1752"، وأحمد 3/312و 386و392، ومسلم "1522"فى البيوع :باب تحريم بيع الحاضر للبادى، وأبوداود "3442"فى البيوع :باب فى النهى أن يبيع حاضر لبادٍ، والبيهقى 5/346ن البغوى "2099"من طرق عن زهير بن معاويةن بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْزُقُ بَعْضُهُمْ، بَعْضًا اَرَادَ بِهِ اَنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُهُمْ عَلٰى اَيْدِيهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''انہیں ایک دوسرے کے ذریعے رزق حاصل ہوگا'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کوایک دوسرے کے ذریعے رزق عطا کرے گا

4964 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ، يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے تم لوگوں کو (ان کے حال پر) رہنے دو۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایک دوسرے کے ذریعے رزق عطا کرے گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْمَرْءِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيهِ قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَ الْبَائِعُ وَالْمُشْتَرِي

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے' یہ (ممانعت) اس سے پہلے ہے' فروخت کرنے والا اور خریدار ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں

4965 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4964- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله، وانظر "4960".

4965- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/683 "في البيوع: باب ما ينهى عنه من المساقاة والمبايعة. ومن طريقه أخرجه الشافعي 2/146، وأحمد 2/63، والدارمي 2/255، والبخاري "2139" في البيوع: باب لا يبيع على بيع أخيه ولا يسوم على سوم أخيه، و "2165" باب النهي عن تلقي الركبان، ومسلم "1412" ص 1154 في البيوع: باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه والنسائي 7/256 في البيوع: باب بيع أخيه، وابن ماجه "2171" في التجارات: باب لا يبيع الرجل على بيع أخيه، والطحاوي 3/3، والبيهقي 5/344، والبيهقي، والبغوي. "2093" وأخرجه البخاري "5142" في النكاح: باب ما يخطب على خطبة أخيه حتى ينكح أو يدع ومسلم "1412" في البيوع، والترمذي "1292" في البيوع: باب ما جاء في النهي عن البيع أخيه، والنسائي 7/258 من طرق عن نافع، به. وانظر ما بعد بعده.

"کوئی شخص کسی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ مَا لَمْ يَأْذَنِ الْبَائِعُ الْاَوَّلُ فِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس فعل سے منع اس صورت میں کیا گیا ہے جب پہلا فروخت کرنے والا شخص اس بارے میں اجازت نہ دے

4966 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَبِعْ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، اِلَّا بِاِذْنِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے البتہ اس کی اجازت کے ساتھ کر سکتا ہے۔"

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْبَيْعِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس سودے سے منع کیا گیا ہے

4967 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، اَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ التَّمَّارُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَدِمَ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِيْنَ حِمْلَ شَعِيْرٍ، وَتَمْرٍ، فَسَعَّرَ مُدًّا، بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ فِى النَّاسِ يَوْمَئِذٍ طَعَامٌ غَيْرُهُ، وَكَانَ قَدْ اَصَابَ النَّاسَ قَبْلَ ذٰلِكَ جُوْعٌ، لَا يَجِدُوْنَ فِيْهِ طَعَامًا، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، النَّاسُ يَشْكُوْنَ اِلَيْهِ، غَلَاءَ السِّعْرِ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا اَلْقَيَنَّ اللّٰهَ مِنْ قَبْلِ اَنْ اُعْطِىَ اَحَدًا مِنْ مَالِ اَحَدٍ، مِنْ غَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ، اِنَّمَا الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ، وَلٰكِنَّ فِىْ بُيُوْعِكُمْ خِصَالًا، اَذْكُرُهَا لَكُمْ، لَا تُضَاغِنُوْا، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا يَسُوْمُ الرَّجُلُ، عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ، وَلَا يَبِيْعَنَّ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، وَالْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا

4966– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه أبو داود "2081"في النكاح :باب كراهية أن يخطب الرجل على خطبة أخيه عن الحسن بن علي، عن ابن نميرن بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1412"في النكاح :باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه، والنسائي 74 - 6/73في النكاح :باب خطبة الرجل إذا ترك الخاطب، وعبد الرزاق "14868"ن وعلى بن الجعد "3160"، والطحاوى 3/3، والبيهقى 5/344من طرق عن نافع، به.

4967– إسناده قوى .سعيد بن عبد الجبار :هو ابن يزيد القرشى. وأخرجه منه قوله" :إنما البيع عن تراض :"ابن ماجه "2185"في التجارات :باب بيع الخيارن والبيهقى 6/17من طريقين عن عبد العزيز الدراوردى بهذا الإسناد. وقال البوصيرى فى "مصباح الزجاجية :138/2 "هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک یہودی تیئس اونٹوں پر لاد کر جو اور کھجوریں لے آیا۔ اس نے ایک مد کی قیمت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے زیادہ مقرر کر دی۔ ان دنوں لوگوں کے پاس اس کے علاوہ اناج حاصل کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ اس سے پہلے وہ بھوک کا شکار ہو چکے تھے۔ انہیں اس دوران اناج نہیں ملتا تھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کی شکایت کی کہ قیمت زیادہ ہو گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں ہرگز حاضر نہیں ہوں گا کہ میں نے کسی کا مال اس کی ناپسندیدگی کے ساتھ کسی دوسرے کو دیا ہو۔ خرید و فروخت باہمی رضامندی سے ہوتی ہے' تاہم تمہاری خرید و فروخت میں کچھ چیزیں ہیں جن کے حوالے سے میں تمہیں نصیحت کرنا چاہتا ہوں تم ایک دوسرے کے لئے کینہ نہ رکھو۔ ایک دوسرے کے مقابلے میں بولی نہ لگاؤ۔ آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو اور کوئی شخص اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور شہری شخص دیہاتی کے لئے ہرگز (کوئی چیز) فروخت نہ کرے۔ خرید و فروخت باہمی رضامندی سے ہوتی ہے تم اللہ کے بندے اور بھائی' بھائی بن کے رہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُزَايَدَةِ الْمَرْءِ عَلَى الشَّيْءِ الْمَبِيعِ مِنْ غَيْرِ قَصْدِهِ لِشِرَائِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص کسی فروخت ہونے والی چیز کو خریدنے کے ارادے کے بغیر اس چیز کی زیادہ قیمت لگائے

4968 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بولی لگانے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَصْرِيَةِ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ، عِنْدَ بَيْعِهَا

جانوروں کو فروخت کرنے کے وقت ان کا ''تصریہ'' کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4969 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ

4968- إسناده صحيح على شرط الشيخين وهو في "الموطأ" 2/684 في البيوع: باب ما ينهى عنه من المساومة والمبايعة. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/63 و108 و156، والشافعي 2/145، والبخاري "2142" في البيوع: باب النجش، و "6963" في الحيل: باب ما يكره من التناجش، ومسلم "1516" في البيوع: باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه وتحريم النجش، والنسائي 7/258 في البيوع: باب النجش، وابن ماجه "2173" في التجارات: باب ما جاء في النهي عن النجش، والبيهقي 5/343، والبغوي "2097".

الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ كَثِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا بَاعَ اَحَدُكُمُ اللِّقْحَةَ، اَوِ الشَّاةَ، فَلَا يُحَفِّلْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص اونٹنی یا بکری کو فروخت کرنے لگے' تو وہ اس کا تصریہ نہ کرے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْحُكْمِ فِىْ تَصْرِيَةِ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ عِنْدَ بَيْعِهَا

جانوروں کو فروخت کرنے کے وقت تصریہ کے بارے میں حکم کی صفت کا تذکرہ

4970 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا، وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اونٹنیوں اور بکریوں کا تصریہ نہ کرو جو اس شخص اس کے بعد اسے خرید لے' اسے دو میں سے ایک چیز کا اختیار ہوگا۔ اس کا دودھ دوہ لینے کے بعد اگر وہ پسند کرے' تو اس جانور کو اپنے پاس رہنے دے اور اگر ناپسند کرے' تو اسے واپس کر دے اور کھجور کا ایک صاع بھی دے''۔

4969- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير أبى كثير وهو السحيمى فمن رجال مسلم. وهو فى "مصنف عبد الرزاق "14864" "ومن طريقه أخرجه النسائى 253 - 7/252فى البيوع :باب المحفلة. وأخرجه أحمد 2/481، وابن أبى شيبة 6/215من طريق عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِى كثير، بهذا الإسناد.

4970- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو فى "الموطأ 2/683 "فى البيوع :باب ما ينهى عن المساومة والمبايعة . ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 142 - 2/141، والبخارى "2150فى البيوع :باب النهى للبائع أن يحفل الإبل الغنم والبقر، ومسلم "11" "1515"فى البيوع :باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه، وأبو داود "3443"فى البيوع :باب من اشترى مصراة فكرهها والبيهقى 5/318، والبغوى ."2092" واخرجه الشافعى 2/142، وأحمد 2/242، والنسائى 7/253فى البيوع :باب النهى عن المصراة من طريق سفيان، عن أبى الزناد به. أخرجه عبد الرزاق "14858"و "14862"و"14862، وأحمد 2/259 و 273و 386و 420و 463 430و 469و481، والبخارى "2151"فى البيوع :باب إذا شاء رد المصراة وفى جلبتها صاع تمر، ومسلم "1524"و "22"و "26فى البيوع :باب حكم بيع المصراة، وأبو داود "3445"ن والترمذى "1251"فى البيوع : باب ما جاء فى المصراة، والنسائى 254 - 7/253، والطحاوى 4/17و18ن والبيهقى 5/318و 319من طرق عن أبى هريرة، به. وأخرجه عبد الرزاق "14859"، ومسلم "241" "1524"و"25"ن والترمذى "1252"والنسائى 7/254، وابن ماجه "2239" فى التجارات :باب بيع المصراة، والدارمى 2/251، والطحاوى 4/18و19، والبيهقى 5/320، والدارقطنى 3/74،

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِثْنَاءِ الْبَائِعِ الشَّيْءَ الْمَجْهُولَ مِنَ الشَّيْءِ الْمَبِيعِ فِي نَفْسِ الْعَقْدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کسی چیز کوفروخت کرنے والا شخص نفس عقد میں اس چیز میں سے مجہول حصے کا استثنیٰ کر لے

4971 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ فِي غَيْرِ الزُّهْرِيِّ، ثَبْتٌ، فَاِنَّمَا اخْتَلَطَ عَلَيْهِ صَحِيفَةُ الزُّهْرِيِّ، فَكَانَ يَهِمُ فِيهَا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غیر متعین) استثناء سے منع کیا ہے البتہ جب اس کے بارے میں تعین کرلیا جائے' (توحکم مختلف ہے۔)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سفیان بن حسین نامی راوی زہری کے علاوہ نقل کرنے میں ثبت ہے' تاہم زہری کے صحیفے کے حوالے سے وہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ اس میں سے نقل کرتے ہوئے وہ وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّقَعَ بَيْعُ الْمَرْءِ عَلٰى شَيْءٍ مَجْهُولٍ اَوْ اِلٰى وَقْتٍ غَيْرِ مَعْلُومٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کا سودا کسی مجہول چیز پر واقع ہو یا کسی غیر متعین وقت تک کے لیے ہو

4972 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ:

4971- إسناده صحيح على شرط الصحيح. يونس بن عبيد: هو ابن دينار العبدي. وأخرجه الترمذي "1290" في البيوع: باب ما جاء في النهي عن الثنيا، والنسائي 7/37 - 38 في المزارعة: باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع، و7/296 في البيوع: باب النهي عن بيع الثنيا حتى يعلم، وفي الشروط من "الكبرى" كما في "التحفة 2/246" عن زياد بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "3405" في البيوع: باب في المخابرة، والبيهقي 5/304 من طريقين عن عباد بن عوام، به. وأخرجه أحمد 3/323 و356 و364 وابن أبي شيبة 6/327، ومسلم "1536" "85" وفي البيوع: باب المحاقلة والمزابنة، وأبو داود "3404"، والنسائي 7/296، والبيهقي 5/304 من طريقين عن جابر، به

4972- إسناده صحيح على شرط مسلم. محمد بن عبد الأعلى الصنعاني: ثقة من رجال مسلم، من فوقه من رجال الشيخين. معتمر: هو ابن سليمان بن طرخان التيمي. وأخرجه أحمد 2/144، والبيهقي 5/338 من طريقين عن نافع، بهذا الإسناد، ذكره الهيثمي في "المجمع 4/80"، ونسبة للطبراني في "الأوسط" وقال: رجاله ثقات. وقد تقدم برقم "4951" من حديث أبي هريرة.

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کی بیع سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الشَّيْءِ بِمِئَةِ دِيْنَارٍ نَسِيْئَةً وَبِتِسْعِيْنَ دِيْنَارًا نَقْدًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی چیز ایک سو دینار ادھار اور نوے دینار نقد پر فروخت کی جائے

4973 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُشْتَرِيَ اِذَا اشْتَرٰى بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ عَلٰى مَا وَصَفْنَا وَاَرَادَ مُجَانَبَةَ الرِّبَا كَانَ لَهٗ اَوْكَسُهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب کوئی خریدار ایک ہی سودے میں دو چیزیں خرید لیتا ہے

جو اس کے مطابق ہو' جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے اور وہ اس بارے میں سود سے اجتناب کرنا چاہتا ہے' تو اسے اس چیز کا حق حاصل ہوگا' جو کم قیمت کی ہوگی

4974 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

4973– إسناده حسن، محمد بن عمرو وهو ابن علقمة -روى له البخاري مقروناً ومسلم في المتابعات، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين .عبدة بن سليمان :هو الكلابي. وأخرجه الترمذي "1231"في البيوع :باب النهي عن بيعين في بيعة، عن هناد، عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد .وقال :حسن صحيح . وأخرجه أحمد 2/432و 475و503، والنسائي 7/295 - 296في البيوع :بيعتين في بيعة، وابن الجارود "600"، والبيهقي 5/343، والبغوي "2111"من طرق عن محمد بن عمرو، به.

4974– إسناده حسن الذي قبله .ابن أبي زائدة :هو يحيى بن زكريا، وهو عند ابن أبي شيبة في "المصنف "6/120. وأخرجه أبو داود "3461"في البيوع :باب فيمن باع بيعتين في بيعة، والحاكم 2/45، وعنه البيهقي 5/343من طريق ابن أبي شيبة، بهذا والإسناد.

(متن حدیث): مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ اَوْكَسُهُمَا اَوِ الرِّبَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ایک ہی سودے میں دو سودے کر لیتا ہے' تو اس کے حصے میں' یا تو نقصان آئے گا یا سود آئے گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

بیع ملامسہ اور منابذہ کی ممانعت کا تذکرہ

4975 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى، عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَكَيْفِيَّةِ الْمُنَابَذَةِ

ملامسہ کی صفت اور منابذہ کی کیفیت کا تذکرہ

4976 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ:

4975– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الزناد :هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج :هو عبد الرحمن بن هرمز، وهو في "الموطأ 2/666 "في البيوع باب بيع الملامسة والمنابذة . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/144، والبخاري "2146"في البيوع :باب بيع المنابذة، و "5821"في اللباس :باب الاختباء في الثوب والواحد، والنسائي 7/259في البيوع :باب بيع الملامسة، والبيهقي 5/341، والبغوي "2101وأخرجه عبد الرزاق "14989"، وأحمد 2/476و480، والبخاري "368"في الصلاة :باب مايستر من العورة، ومسلم، "1511"في البيوع :باب بيع الملامسة والمنابذةن والترمذي "1310"في البيوع: باب ما جاء في الملامسة والمنابذة، وابن أبي شيبة 7/43، والبيهقي 5/34من طرق عن سفيان، عن أبي الزناد، به. وأخرجه مالك 2/666، ومن طريقه الشافعي 2/144، والبخاري "2146"، ومسلم "1511"، والنسائي 7/259، والبيهقي 5/341، والبيهقي، والبغوي "2101"عن محمد بن يحيى بن حبان، عن الأعرج، به . وأخرجه أحمد 2/380، وابن أبي شيبة 7/43، والبخاري "584" في مواقيت الصلاة :باب اشتمال الصماء ، ومسلم "1511"، والنسائي 7/260و262 - 261، وابن ماجه . "2169"

4976– حديث صحيح .ابن أبي السرى وهو محمد بن المتوكل -قد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق "14987" "، وأخرجه من طريقه أبو داود "3378"في البيوع :باب بيع الغرر، والنسائي 7/261في البيوع: باب بيع المنابذة، البيهقي .5/342 وأخرجه البخاري "2147"في البيوع :باب بيع المنابذة، عن عياش بن والوليدن عن عبد الأعلى، عن معمر، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 7/43ن والدارمي 253، والبخاري "6284"في الاشتئذان :باب الجلوس كيفما تيسر، وأبو داود "3377"، والنسائي 7/260ن وابن ماجه "2170"في التجارات :باب ماجاء في النهي عن المنابذة والملامسة، وابن الجارود "592"، والبيهقي 5/342من طرق عن سفيان بن عيينة، عن الزهري، به .وأخرجه البخاري "2144"في البيوع: باب بيع لملامسة، و "5820"في اللباس :باب اشتمال الصماء ، ومسلم "1512"، وأبو داود "3379"، والنسائي 7/260 و261، والبيهقي 342 - 5/341و 342من طرق عن الزهري عن عامربن سعد بن أبي وقاص، عن أبي سعيد الخدري.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ،

فَالْمُنَابَذَةُ هُوَ اَنْ يَّقُوْلَ: اِذَا نَبَذْتُ اِلَيْكَ هٰذَا الثَّوْبَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَّمَسَّهُ بِيَدِهٖ، وَلَا يَنْشُرُهُ، وَلَا يُقَلِّبُهُ، يَقُوْلُ: اِذَا مَسَّهُ وَجَبَ الْبَيْعُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْمُنَابَذَةُ اَنْ يَّنْبِذَ الْمُشْتَرِي ثَوْبًا اِلَى الْبَائِعِ وَيَنْبِذَ الْبَائِعُ اِلَى الْمُشْتَرِي ثَوْبًا لِيَبِيعَ اَحَدُهُمَا بِالْاٰخَرِ عَلٰى اَنَّهُمَا اِذَا وَقَفَا بَعْدَ ذٰلِكَ عَلَى الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ لَا يَكُوْنُ لَهُمَا الْخِيَارُ اِلَّا ذٰلِكَ النَّبْذُ فَقَطْ، وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَّلْمِسَ الْمُشْتَرِي الثَّوْبَ، ثُمَّ يَشْتَرِيَهُ عَلٰى اَنْ لَا خِيَارَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ، اِذَا نَشَرَهٗ وَقَلَّبَهٗ سِوٰى ذٰلِكَ اللَّمْسِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی بیع سے منع کیا ہے ملامسہ اور منابذہ

(راوی کہتے ہیں:) منابذہ یہ ہے آدمی یہ کہے: جب میں تمہاری طرف یہ کپڑا پھینکوں گا' تو سودا طے ہو جائے گا۔

ملامسہ یہ ہے: آدمی اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے چھوئے اسے کھولے نہیں اسے پلٹے نہیں اور یہ کہے: جیسے ہی اسے چھو لیا' تو سودا لازم ہو جائے گا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) منابذہ یہ ہے: خریدار کپڑے کو فروخت کرنے والے کی طرف پھینکے اور فروخت کرنے والا کپڑے کو خریدار کی طرف پھینکے تاکہ ان دونوں کا آپس میں سودا طے ہو جائے۔ اس شرط پر کہ جب وہ اس کے بعد کپڑے کی لمبائی اور چوڑائی پر واقف ہو' تو انہیں سودا ختم کرنے کا کوئی اختیار نہ ہو' صرف یہ پھینکنا ہی (سودا طے ہونے کی نشانی ہو)

ملامسہ یہ ہے: خریدار کپڑے کو چھو لے' تو پھر اسے خریدے اس شرط پر کہ اس کے بعد اس کے پاس اختیار باقی نہیں رہے گا یعنی جب وہ اسے کھولے گا اور جب اسے الٹائے گا (تو اختیار نہیں ہوگا) صرف چھونا کافی ہوگا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ مَا يَقَعُ عَلَيْهِ حَصَاةُ الْمُشْتَرِي

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ایسی بیع کرے جس میں خریدار کی کنکری واقع ہوتی ہے

4977 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: بَيْعُ الْحَصَاةِ اَنْ يَّاْتِيَ الرَّجُلُ اِلٰى قَطِيعِ غَنَمٍ، اَوْ عَدَدِ دَوَابَّ، اَوْ جَمَاعَةِ رَقِيقٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْبَائِعِ: اَخْذِفُ بِحَصَاتِي هٰذِهٖ فَكُلُّ مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ حَصَاتِي هٰذِهٖ فَهُوَ لِي بِكَذَا وَكَذَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں والی بیع کرنے سے منع کیا ہے۔

4977– اسناده صحيح على شرط الشيخين. يحيى بن سعيد: هو القطان. وقد تقدم برقم "4951".

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کنکریوں والی بیع یہ ہے' آدمی بکریوں کے ریوڑ کے پاس یا کچھ جانوروں کے گروہ کے پاس آتا ہے اور پھر وہ فروخت کرنے والے سے کہتا ہے: میں یہ کنکری پھینکوں گا' تو جس پر بھی یہ کنکری گری وہ اتنی' اتنی رقم کے عوض میں میرا ہوگا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ الْمُشْتَرَى قَبْلَ اسْتِيفَائِهِ

خریدے گئے اناج کو پورا ماپنے سے پہلے' آگے فروخت کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

4978 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى الْجَوَالِيقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا، فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَمْلَيْنَا هٰذَا الْخَبَرَ فِيْ هٰذَا النَّوْعِ لِاَنَّ لَهُ مَدْخَلَيْنِ، اَحَدُهُمَا اَنَّ الْمَرْءَ مَمْنُوْعٌ اَبَدًا اَنْ يَّبِيعَ الطَّعَامَ الَّذِي اشْتَرَاهُ قَبْلَ الْقَبْضِ لَهُ، وَالْمَدْخَلُ الثَّانِيْ اَنَّ الْمَرْءَ مَمْنُوْعٌ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ لَا الْكُلِّ وَهُوَ بَعْدَ اشْتِرَائِهِ قَبْلَ الْقَبْضِ لَا قَبْلَ اشْتِرَائِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اناج خریدے' تو وہ اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرے' جب تک اسے پوری طرح (اپنے قبضے میں نہ لے)''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم نے یہ روایت اس قسم میں اس لئے املاء کروائی ہے کیونکہ اس میں دو پہلو ہیں۔

ان میں سے ایک پہلو یہ ہے: آدمی کے لئے یہ بات ہمیشہ کے لئے ممنوع ہے' جو سودا اس نے خریدا ہے اسے قبضے میں لینے سے پہلے آگے فروخت کرے۔

دوسرا پہلو یہ ہے: آدمی کو اس فعل سے بعض حالتوں میں منع کیا گیا ہے ہر حالت میں یہ منع نہیں ہے اور اس سے مراد قبضے میں لینے سے پہلے خریدنا ہے۔ خریدنے سے پہلے ایسا کرنا مراد نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ اَرَادَ بِهِ حَتّٰى يَقْبِضَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''یہاں تک کہ وہ اسے پورا کرلے'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: آدمی اسے اپنے قبضے میں لے

4979 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ

عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کوئی اناج خریدے وہ اسے اس وقت تک (آگے) فروخت نہ کرے' جب تک وہ اسے اپنے قبضے میں نہ لے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ خَبَرَ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مَوْهُوْمٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ حماد بن سلمہ کے حوالے سے جو روایت ہم نے نقل کی ہے وہ موہوم ہے (یعنی اس کو نقل کرنے میں راوی کو وہم ہوا ہے)

4980 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَسَمِعَهُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهُمَا طَرِيْقَانِ جَمِيْعًا مَحْفُوْظَانِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اناج خریدے وہ اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرے' جب تک وہ اسے اپنے قبضے میں نہ لے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرا یہ خیال ہے' ہر چیز کی حیثیت اناج کی طرح ہے۔

4979- إسناده صحيح على شرط مسلم .وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالتحديث عند مسلم والبيهقي، فانتفت شبهة تدليسهما . وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/38 "عن يونس، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه وأحمد 3/392، ومسلم "1529"في البيوع :باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، والبيهقي 5/312من طرق عن ابن جريج، به.

4980- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم .أبوالوليد :هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وعمرو بن دينار :هو المكي. وأخرجه أحمد 2/111، وأبو داود "3495"في البيوع :باب النهي عن بيع اشترى من الطعام بكيل حتى يستوفي، والطحاوي 4/38، والطبراني في "الكبير "13097" و"13098"، والبيهقي 5/314من طريقين عن القاسم بن محمد، عن ابن عمر، به .وانظر "4981"و."4986"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمرو بن دینار نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت طاؤس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی سنی ہے' تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ خَبَرَ ابْنَ عُمَرَ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ، لَمْ یَهِمْ فِیْهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَاَنَّ الْخَبَرَ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ لَهٗ اَصْلٌ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے

منقول وہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے اسے نقل کرنے میں حماد بن سلمہ نامی راوی کو وہم نہیں ہوا اور وہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ حدیث کے طور پر منقول ہے اس کی اصل موجود ہے

4981 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ اَیُّوْبَ الْمَقَابِرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَبِیْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى یَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَمَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْهُ حَتّٰى یَقْبِضَهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پھل کو اس وقت تک فروخت نہ کرو' جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے اور جو شخص کوئی اناج خریدے وہ اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرے' جب تک اسے اپنے قبضے میں نہ لے''۔

4981- إسناده صحيح. بشر بن معاذ العقدي: حديثه عند أهل السنن، وروى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات"، ووثقه النسائي في أسماء شيوخه، وقال أبو حاتم: صالح الحديث، وصدوق وقال مسلمة بن قاسم: بصري، ثقة صالح. ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه ابن ماجه "2227" في التجارات: باب النهي عن بيع الطعام قبل مالم يقبض عن بشر بن معاذ العقدي، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1525" في البيوع: باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، والترمذي "1291" في البيوع: باب في كراهية بيع الطعام حتى يستوفيه، وأبو داود "3497" في البيوع: باب بيع الطعام قبل أن يستوفى، وابن ماجه "2227"، والطبراني "10873" من طرق عن حماد بن زيد، به. وأخرجه الشافعي 2/142، والطيالسي "2602"، وأحمد 2/270 و369، وعبد الرزاق "14211"، وابن أبي شيبة 6/368 و369، والبخاري "2135" في البيوع: باب بيع الطعام قبل أن يقبض وبيع ماليس عندك، ومسلم "1525"، والنسائي 7/285 في البيوع: باب بيع الطعام قبل أن يستوفى، وابن ماجه "2227"، والطحاوي 2/39، وابن الجارود "606"، والطبراني "10871" و "10872" و "10873" و "10874" و "10875" و "10877" "10876" و "10878"، والبيهقي 5/312 و313، والبغوي "2089" من طرق عن عمرو بن دينار، به. وأخرجه عبد الرزاق "14210"، وأحمد 2/356 و368، والبخاري "2132" في البيوع: باب مايذكر في البيع والحكرة، ومسلم "1525"، وأبو داود "3496"، والنسائي 7/385 و286 - 285، والطبراني "10915" من طرق عن طاووس، به.

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَبْضِ الَّذِیْ یَحِلُّ بِهٖ بَیْعُ الطَّعَامِ الْمُشْتَرٰی

قبضے کی اس صفت کا تذکرہ جس کے ذریعے خریدار کے لیے اناج کو آگے فروخت کرنا حلال ہو جاتا ہے

4982 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَشْتَرِی الطَّعَامَ، مِنَ الرُّكْبَانِ جُزَافًا، فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِیْعَهٗ حَتّٰی نَنْقُلَهٗ مِنْ مَكَانِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم پہلے (تجارتی) سواروں سے اندازے کے تحت ڈھیر خرید لیا کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا کہ ہم اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کریں' جب تک اس کی جگہ سے اسے (دوسری جگہ) منتقل نہ کر دیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰی اَنَّ كُلَّ شَیْءٍ بِیْعَ سِوَی الطَّعَامِ حُكْمُهٗ حُكْمُ الطَّعَامِ فِیْ هٰذَا الزَّجْرِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' اناج کے علاوہ ہر چیز کے سودے کا وہی حکم ہے' جو اس ممانعت کے بارے میں اناج کا حکم ہے

4983 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِ الصِّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِیْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ، اَنَّ یَعْلَی بْنَ حَكِیْمٍ، حَدَّثَهٗ اَنَّ یُوْسُفَ بْنَ مَاهَكٍ حَدَّثَهٗ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِصْمَةَ حَدَّثَهٗ، اَنَّ حَكِیْمَ بْنَ حِزَامٍ حَدَّثَهٗ قَالَ:

4982- إسناده صحيح على شرط مسلم. يحيى بن أيوب من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه القسم الأول من الحديث: مسلم "52" "1534" في البيوع: باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها عن يحيى بن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضاً مسلم "52" "1534"، والطحاوي 2/23، والبغوي "2078"، والبيهقي 5/300 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرج القسم الثاني منه: مسلم "36" "1526" في البيوع: باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، والطحاوي 2/37 من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه القسم الثاني منه أيضاً: الطيالسي "1787"، ومالك 2/640 في البيوع: باب العينة وما يشبهها، وأحمد 2/59، والطحاوي 2/38 من طرق عن عبد الله بن دينار، به. وأخرج القسم الأول منه: عبد الرزاق "14314"، والبخاري "2183" في البيوع: باب بيع المزابنة، و "2159" باب إذا باع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والنسائي 7/262 - 263 و 263 في البيوع: باب بيع الثمر قبل أن يبدو صلاحه، وأحمد 2/59، وابن أبي شيبة 6/507، والطحاوي 2/23، والطبراني "13463"، وابن الجارود "603" والبيهقي 5/295 - 296 و 299 من طرق عن ابن عمر. وانظر "4986" و "4991" "4989"

(متن حدیث): قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي رَجُلٌ أَشْتَرِي الْمَتَاعَ فَمَا الَّذِي يَحِلُّ لِي مِنْهَا وَمَا يَحْرُمُ عَلَيَّ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، إِذَا ابْتَعْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مَشْهُورٌ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ، وَهٰذَا خَبَرٌ غَرِيبٌ

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ایک ایسا شخص ہوں جو کوئی سامان خریدتا ہے تو اس میں سے کیا چیز میرے لئے حلال ہے اور کیا چیز مجھ پر حرام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جب تم کوئی چیز خریدو تو اسے اس وقت تک آگے فروخت نہ کرو جب تک اسے اپنے قبضے میں نہ لے لو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت یوسف بن مالک کے حوالے سے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر مشہور ہے۔ اس میں عبداللہ بن عصمہ نامی راوی کا ذکر نہیں ہے اور یہ روایت ''غریب'' ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِأَنَّ حُكْمَ الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْأَشْيَاءِ الْمَبِيعَةِ فِيهِ سَوَاءٌ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے اس بارے میں اناج اور دیگر فروخت ہونے والی اشیاء کا حکم برابر ہے

4984 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الشَّامِ بِزَيْتٍ فَسَاوَمْتُهُ، فِيمَنْ سَاوَمَهُ مِنَ التُّجَّارِ حَتّٰى ابْتَعْتُهُ مِنْهُ، فَقَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ، فَأَرْبَحَنِي، حَتّٰى أَرْضَانِي، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ لِأَضْرِبَ عَلَيْهَا، فَأَخَذَ رَجُلٌ بِذِرَاعِي مِنْ خَلْفِي، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ،

4983- إسناده حسن، عبد الله بن عصمة: روى عنه جمع، وذكره المصنف في "الثقات" وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير العباس بن عبد العظيم فمن رجال مسلم. وابن أبي كثير: اسمه يحيى. وأخرجه الدارقطني 2/9، وابن الجارود "602"من طريقين عن حبان بن هلال، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "14214"، والطيالسي "1318"، وأحمد 3/402 والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة3/76 "، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/41 "، والدارقطني 9 - 2/8و9، وابن الجارود "602"، والبيهقي 5/313من طريق عن يحيى بن أبي كثير، به. وقال البيهقي: إسناده متصل، وكذلك رواه همام بن يحيى وأبان العطار عن يحيى بن أبي كثير، به.

4984- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، فقد علق له البخاري، وروى له مسلم مقروناً بغيره وهو صدوق. وقد صرح بالتحديث عند المصنف وغير، فانتفت شبهة تدليسه، أبو خيثمة: هو زهير بن حرب، أبو الزناد: هو عبد الله بن ذكوان. وأخرجه أحمد 5/191عن يعقوب بن إبراهيمن بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "3499"في البيوع: باب بيع الطعام قبل أن يستوفي، والطبراني في "الكبير "4782" و"4783"، والحاكم 2/40، والبيهقي 5/314من طريقين عن ابن إسحاق، به. وأخرجه الطبراني "4781"من طريقين عن حسين بن محمد، عن جرير بن حازم، عن ابي الزناد، به.

فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَقَالَ لِي: لَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَحُوزَهُ إِلَى رَحْلِكَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَأَمْسَكْتُ يَدَيَّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: شام سے ایک شخص زیتون کا تیل لے کر آیا جن تاجروں نے اس کی قیمت لگائی تھی ان کے ساتھ میں نے بھی بولی میں حصہ لیا' یہاں تک کہ میں نے وہ تیل اس سے خرید لیا پھر ایک شخص میرے پاس آ کر کھڑا ہوا اور مجھے زیادہ معاوضہ دینے لگا' یہاں تک کہ اس نے مجھے راضی کر دیا۔ میں اپنا ہاتھ اس پر مارنے ہی لگا تھا۔ (یعنی سودا طے کرنے ہی لگا تھا) کہ اسی دوران میرے پیچھے سے کسی نے میری کلائی پکڑ لی میں نے مڑ کر دیکھا' تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا تم اسے اس وقت تک فروخت نہ کرو' جب تک تم اسے اپنی مخصوص جگہ تک منتقل نہیں کر دیتے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) تو میں نے اپنے ہاتھ کو روک لیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْمَرْءِ الطَّعَامَ الَّذِي اشْتَرَاهُ قَبْلَ قَبْضِهِ وَاسْتِيفَائِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے خریدے ہوئے اناج کو اپنے قبضے میں لینے سے پہلے اور پورا (ماپ لینے سے پہلے) آگے فروخت کر دے

4985 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَعْنِي، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اشْتَرَيْتُ طَعَامًا مِنْ طَعَامِ الصَّدَقَةِ، فَأَرْبَحْتُ فِيهِ قَبْلَ أَنْ أَقْبِضَهُ، فَأَرَدْتُ بَيْعَهُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے صدقے کے اناج میں سے کچھ اناج خریدا اس کو قبضے میں لینے سے پہلے ہی مجھے اس کا منافع ملنے لگا۔ میں نے اسے فروخت کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے اس وقت تک فروخت نہ کرو' جب تک اپنے قبضے میں نہیں لیتے۔

4985- إسناده صحيح على شرط مسلم. منصور بن أبي مزاحم من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو الأحوص: هو سلام بن سليم. وقد تقدم نحوه برقم "4983" وأخرجه ابن أبي شيبة 6/386 - 366 عن أبي الأحوص بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 7/286 في البيوع: باب بيع الطعام قبل أن يستوفى والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/38"، والطبراني في "الكبير" "3110" من طرق عن أبي الأحوص به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ هٰذَا الزَّجْرِ سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس ممانعت کے بارے میں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ اور دیگر تمام مسلمانوں کا حکم برابر ہے

4986 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ مُنْذُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ، قَالَ: وَنَهٰى اَنْ يَّبِيْعَهُ حَتّٰى يُحَوِّلَهُ مِنْ مَكَانِهٖ، اَوْ يَنْقُلَهُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کوئی اناج خریدے وہ اسے اس وقت تک فروخت نہ کرے' جب تک اسے پوری طرح قبضے میں نہ لے''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی اسے دوسری جگہ منتقل کرنے سے پہلے اسے فروخت کردے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ الَّذِيْ اشْتَرٰى مُجَازَفَةً قَبْلَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ اِلٰى رَحْلِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی نے جو اناج اندازے کے تحت خریدا ہے اسے اپنی مخصوص جگہ تک منتقل کرنے سے پہلے آگے فروخت کردے

4987 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ رَزِيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ حَدَّثَنِيْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ اَصْحَابَ الطَّعَامِ يَضْرِبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اشْتَرَوْا

4986– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه ابن أبي الشيبة 6/366،ومسلم "34" "1526"و "1527"في البيوع :باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، والطحاوى 4/37من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد . وأخرج القسم الأول منه :مالك 2/640في البيوع :باب والعينة ومايشبهها، والشافعي 2/142، وأحمد 64 - 2/63، والدارمي 253 - 2/252، والبخاري "2124"في البيوع :باب ما ذكر في الأسواق، و "2126"باب الكيل على البائع المعطى، و "2136"باب بيع الطعام قبل أن يقبض، ومسلم "32" "1526"و"35"، وأبو داود "3492"في البيوع :باب بيع الطعام قبل مالم يقبض، والطحاوى 2/37، والبيهقي 312 - 5/311، والبغوى "2087"من طرق عن نافع، به.

طَعَامًا مُجَازَفَةً فَبَاعُوهُ قَبْلَ اَنْ يُؤْوُوهُ اِلٰی رِحَالِهِمْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اناج والے ان افراد کی پٹائی کی جاتی تھی۔ جب وہ اندازے کے تحت کوئی اناج خرید کر اسے اپنی مخصوص جگہ تک منتقل کرنے سے پہلے ہی آگے فروخت کر دیتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ عَلٰى اَشْجَارِهَا حَتّٰى تَطْعَمَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' پھلوں کو ان کے درختوں پر (لگے ہوئے ہی) فروخت کر دیا جائے' حالانکہ وہ ابھی کھانے کے قابل نہ ہوئے ہوں

4988 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطْعَمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک وہ (کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَتّٰى يَطْعَمَ اَرَادَ بِهِ ظُهُوْرَ صَلَاحِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''یہاں تک کہ وہ کھانے کے قابل ہو جائے'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: اس کی صلاحیت ظاہر ہو جائے

4987- إسناده قوى، عمرو نب محمد بن أبى رزين :حديثه عند الترمذى، وروى عنه جمع وذكره المؤلف فى "الثقات" وقال :ربما أخطأ، وقال ابن قانع :بصرى صالح، وقال الحاكم :صدوق، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق "14598"، وأحمد 2/7 و40 و53 و150 و157، والبخارى فى البيوع :باب يذكر فى الطعام والحكرة، و "2137"باب من رأى إذا اشترى طعاماً جزافاً أن لايبعه حتى يؤته إلى رحله، و "6852"فى الحدود :باب كم التعزير والأدب .ومسلم "1527" "37"و "38فى البيوع :باب بيع ما يشترى من الطعام جزافاً قبل أن ينقل من مكانه، من طرق عن الزهرى، عن سالم بن عبد الله بن عمر "أخى حمزة بن عبد الله "عن أبيه بن عبد الله بن عمر . وفى هذا الحديث مشروعية تأديب من تعاطى العقود الفاسدة، وإقامة الإمام على الناس من يراعى أحوالهم فى ذلك

4988- إسناده صحيح على شرط البخارى .مسدد من رجال البخارى، ومن فوقه من رجال الشيخين .سفيان :هو بن عيينة. وأخرجه الشافعى 150 - 2/149 ومن طريق البيهقى 5/302 عن ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابن عباس موقوفاً. وأخرجه عبد الرزاق "14318"عن ابن عيينة، عن عمرو بن دينارن عن طاووس، عن ابن عباس قال :لا أدرى أبلغ به النبى صلى الله عليه وسلم قال :فذكره موقوفاً. وأخرجه الدارقطنى 15 - 3/14 من طرق عن عمربن فروخ، عن خبيب بن الزبير، عن عكرمة، عن ابن عباس، وهذا إسناد حسن.

4989 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَوضِیُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔ (یعنی وہ پک نہ جائے)

ذِکْرُ وَصْفِ ظُهُوْرِ الصَّلَاحِ فِی الثَّمَرِ الَّذِیْ یَحِلُّ بَیْعُهَا عِنْدَ ظُهُوْرِهٖ

پھل میں صلاحیت کے ظہور کی صفت کا تذکرہ جس کے ظہور کے وقت پھل کو فروخت کرنا جائز ہوتا ہے

4990 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَیْدٍ الطَّوِیْلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تُزْهِیَ، قِیْلَ: وَمَا تُزْهِیْ؟، قَالَ: حَتّٰی تَحْمَرَّ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَیْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ، بِمَ یَاْخُذُ اَحَدُکُمْ مَالَ اَخِیْهِ؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ بہتر نہ ہو جائے۔ ان سے دریافت کیا گیا بہتر ہونے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جب تک وہ سرخ نہ ہو جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر اللہ تعالیٰ اس پھل (کی پیداوار) کو روک لے تو تم میں سے کوئی ایک شخص کس بنیاد پر اپنے بھائی کے مال کو حاصل کرے گا۔

4989- إسناده صحيح على شرط البخاري. الحوضي: هو حفص بن عمر، وهو من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد 2/46 و79 و108، والطيالسي "1886" والطيالسي "1886" و"1887"، والبخاري "1486" في الزكاة: باب من باع ثماره أو نخله أو أرضه أو زرعه ....ومسلم "1534" في البيوع: باب النهي عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها، والطحاوي 2/23، والبيهقي 5/300 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 2/148، ومسلم "1534" من طريق سفيان، عن عبيد الله بن دينار، به. وقد تقدم برقم "4981" من طريق إسماعيل بن جعفر، عن ابن دينار، وانظر "4991"

4990- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/618 "في البيوع باب في النهي عن بيع الثمار حتى تبدو صلاحها. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 149 - 2/148، والبخاري "1488" في الزكاة: باب من باع ثماره أو نخله أو أرضه أو زرعه، و "2198" في البيوع: باب إذا باع الثمار قبل أن تبدو صلاحهان ثم اصابته عاهة فهو من البائع، ومسلم "1555" في المساقاة: باب وضع الحوائج، والنسائي 7/274 في البيوع: باب شراء الثمار قبل أن تبدو صلاحها، والبيهقي 5/300، والبغوي "2080". وأخرجه الشافعي 2/149 ن وأحمد 3/115، والبخاري "2195" في البيوع: باب إذا باع الثمار قبل أن تبدو صلاحها، و "2197" باب بيع النخل قبل أن تبدو صلاحها و "2208" باب بيع المخاضرة، ومسلم "1555" و "15" و"16"، والطحاوي 2/24، وابن الجارود "604"، والبيهقي 5/300 و301 - 300، والبغوي "2081" من طرق عن حميد، به. وانظر "4993".

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي فِي هٰذَا الزَّجْرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ سَوَاءٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس ممانعت کے بارے میں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، فروخت کرنے والے اور خریدار کا حکم برابر ہے

4991 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کی صلاحیت سودار ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ آپ نے فروخت کرنے والے اور خریدار (دونوں کو) منع کیا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ ظُهُورِ الصَّلَاحِ فِي النَّخْلِ الَّذِي يَحِلُّ بَيْعُهَا عِنْدَهُ

کھجور میں صلاحیت کے ظہور کی صفت کا تذکرہ جس کی موجودگی میں اسے فروخت کرنا جائز ہوتا ہے

4992 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الرَّقِّيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي الْوَلِيدِ الْمَكِّيِّ - قَالَ

4991- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/618 "في البيوع: باب النهي عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/148، وعبد الرزاق "14315"، وأحمد 2/62 - 63 والدارمي 2/251 - 252، والبخاري "2194"في البيوع: باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، ومسلم "1534"في البيوع: باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، وأبو داود "3367"في البيوع: باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحه، وابن ماجه "2214"في التجارات: باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والبيهقي 5/299ن والبغوي "2077".وأخرجه مسلم "1534"، والطحاوي 2/22، والبيهقي 5/99من طرق عن نافع، به.

4992- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير زكريا بن عدي، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "1536"في البيوع: باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والبيهقي 5/301عن إسحاق بن إبراهيم وهو ابن راهويه -بهذا الإسناد. وأخرجه مختصراً أحمد 3/320، والبخاري "2196"في البيوع: باب بيع الثمار قبل أن تبدو صلاحها، ومسلم "84" "1536"، وأبو داود "3370"في البيوع: باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والبيهقي 5/301من طريقين عن سعيد بن ميناء .به.وأخرجه مختصراً أيضاً ابن أبي شيبة 7/129، والبخاري "1487"في الزكاة: باب من باع ثمره أو نخله أوزرعه، ومسلم "1536"، وأبو داود "3373"، والنسائي 7/263و 264 - 263في البيوع: باب بيع الثمر قبل أن يبدو صلاحهن و 7/270باب بيع الزرع بالطعامن والترمذي "1290"في البيوع: باب ماجاء في النهي عن الثنيا، وقال حسن صحيح غريبن والبيهقي 5/307و309، والبغوي "2071"من طريقين عن عطا ، عن جابرن به .

زَیْدٌ: حَدَّثَنَا وَهُوَ عِنْدَ عَطَاءٍ جَالِسٌ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متنِ حدیث): اَنَّـهُ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ، وَالْمُخَابَرَةِ، وَعَنْ بَيْعِ النَّخْلِ، حَتّٰى يُشْقِحَ، وَالْاِشْقَاحُ، اَنْ يَّحْمَرَّ، اَوْ يَصْفَرَّ، اَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَىْءٌ،

قَالَ زَيْدٌ: فَقُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: نَعَمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: اَبُو الْوَلِيْدِ هٰذَا، هُوَ سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءٍ رَوٰى عَنْهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے محاقلہ، مزابنہ مخابرہ اور درخت پر لگی ہوئی کھجور کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اس کا رنگ تبدیل نہ ہو جائے رنگ تبدیل ہونے سے مراد یہ ہے: وہ سرخ یا زرد نہ ہو جائے یا کھانے کے قابل نہ ہو جائے۔

زید بن ابوانیسہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے خود سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

شیخ کہتے ہیں: ابو ولید نامی یہ راوی سعید بن میناء ہے جس کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ ظُهُوْرِ الصَّلَاحِ فِى الْحُبُوْبِ الَّتِىْ يَحِلُّ بَيْعُهَا عِنْدَ وُجُوْدِهِ

دانوں میں صلاحیت کے ظہور کی صفت کا تذکرہ جس کی موجودگی میں انہیں فروخت کرنا جائز ہوتا ہے

4993 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ، وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک اس کا رنگ

4993- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم .أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه أبو داود "3371"في البيوع :باب ما جاء في كراهية بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها، والترمذي "1228"في البيوع :باب ماجاء في كراهية بيع الثمرة حتى يبدو صلاحها، والطحاوي 2/24من طريقين عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد .وقال الترمذي :حسن غريب . وأخرجه أحمد 3/221و250، وابن أبي شيبة 7/116، والترمذي "1228"، وابن ماجه "2217"في التجارات :باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والدارقطني 48 - 3/47، والحاكم 2/19، والبيهقي 5/301، البغوي "2082"من طرق عن حماد بن سلمة، به .وصححه الحاكم على شرط مسلمن ووافقه الذهبي.

تبدیل نہ ہو جائے آپ نے دانے کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک وہ سخت نہ ہو جائے اور آپ نے انگور کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک وہ سیاہ نہ ہو جائے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ بَيْعِ مَا وَصَفْنَا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فروخت سے منع کیا گیا ہے' جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

4994 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ مِنَ الْعَاهَةِ، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنبل (بالی) کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے' جب تک وہ سفید نہ ہو جائے اور آفت سے محفوظ نہ ہو جائے آپ نے فروخت کرنے والے اور خریدار (دونوں کو) منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْمَرْءِ ثَمَرَةَ نَخْلِهِ سِنِيْنَ مَعْلُومَةً مِمَّا بَاعَ السَّنَةَ الْاُولٰى مِنْهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی نے اپنے کھجوروں کے درخت کے جس پھل کو پہلے سال فروخت کیا تھا اس میں سے کچھ پھل متعین سالوں (کے بعد ادائیگی کی شرط پر) فروخت کر دے

4995 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

4994– إسناده صحيح على شرط الشخين. أيوب: هو السختياني. وأخرجه الترمذي "1227" في البيوع: باب ماجاء في كراهية بيع الثمرة حتى تبدو صلاحها عن أحمد بن منيع، بهذا الإسناد. وقال: حسن صحيح. وأخرجه أحمد 2/5، ومسلم "1535" في البيوع: باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، وأبو داود "3368" في البيوع: باب بيع الثمار قبل أن تبدو صلاحها، والنسائي 7/270 - 271 في البيوع: باب بيع السنبل حتى يبيض، من طرق عن ابن علية، به.

4995– إسناده صحيح على شرط مسلم. سليمان بن عتيق من رجال مسلم، وثقه النسائي والمصنف وباقي رجاله الشيخين. حميد الأعرج: هو حميد بن قيس. وأخرجه المزي في "تهذيب الكمال" ورقة 546 في ترجمة سليمان بن عتيق، من طريق أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "3374" في البيوع: باب السنين عن يحيى بن معين، به. وأخرجه الشافعي 2/145 و151، وأحمد 3/309، ومسلم "101" "1536" في البيوع: باب كراء الأرض، وأبو داود "3374"، والنسائي 7/266، وفي البيوع: باب بيع الثمر سنين و 7/294 باب بيع السنين، وابن ماجه "2218" في التجارات: باب بيع ثمار السنين والحائحة، والطحاوي 4/25، وابن الجارود "597"، والبيهقي 5/306 من طرق عن سفيان، به. وأخرجه النسائي 7/294 من طريق سفيان عن أبي الزبير عن جابر. وبيع السنين: هو بيع الشجر سنتين وثلاثاً فصاعداً قبل أن تظهر ثمارهن وهو باطل إجماعاً، لأنه بيع ما لم يخلق.

عُیَیْنَةَ، عَنْ حُمَیْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَتِیقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں (کے بعد ادائیگی کی شرط والے) سودے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَیْعِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

بیع مزابنہ اور محاقلہ کی ممانعت کا تذکرہ

4996 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی زَحْمَوَیْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُحَاقَلَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْمُزَابَنَةِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بیع مزابنہ سے منع کیا گیا ہے

4997 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِیْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ، مَوْلَی الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْیَانَ، عَنْ زَیْدٍ اَبِیْ عَیَّاشٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ،

(متن حدیث):اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ بَیْعِ الْبَیْضَاءِ، بِالسُّلْتِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنْ بَیْعِ الرُّطَبِ، بِالتَّمْرِ، فَقَالَ: اَلَیْسَ یَنْقُصُ الرُّطَبُ، اِذَا جَفَّ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا اِذًا

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَلْبَیْضَاءُ الرُّطَبُ مِنَ السُّلْتِ، بِالْیَابِسِ مِنَ السُّلْتِ

4996–إسناده حسن زكريا بن يحيى :هوابن صبيح، ذكره المؤلف فى "الثقات 8/253 "فقال :من أهل واسط، يروى عن هشيم وخالد، وخالد، حدثنا عنه شيوخنا الحسن بن سفيان وغيره، وكان من المتقين فى الروايات، مات سنة خمس وثلاثين ومئتين، ومن ثقات من رجال الشيخين . وعلقه الترمذى بإثر الحديث "1300"فى البيوع :باب ماجاء فى العرايا والرخصة فى ذلك، فقال: رروى أيوب، وعبيد الله بن عمر، ومالك بن أنس، عن نافع، عن ابن عمر .فذكر الحديث .وسيأتى برقم "4998بلفظ" :نهى عن المزابنة"، وليس فيه لفظ المحاقلة، وانظر ."4992"

4997– إسناده حسن، رجاله رجال الشيخين غير زيد أبى عياش، وهو زيد بن عياش الزرقى، روى حديثه أصحاب السنن، وليس له عندهم سوى هذا الحديث، وثقه المصنف والدارقطنى، وصحح حديثه هذا :الترمذى، وابن خزيمةن والحاكم .وقول بعضهم :إنه مجهول، رده المنذرى فى "مختصر سنن أبى داود 5/34 "بقوله :كيف يكون مجهولاً وقد روى عنه اثنان ثقتان :عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سفيان وعمران بن أبى أنس، وهما ممن احتج به مسلم فى "صحيحه "وقد عرفه أئمة الشأن؟ هذا الإمام مالك قد أخرجه حديثه فى "موطئه "مع شدة تحريه فى الرجال، ونقد، نقدهن وتتبعه لأحوالهم.

✿✿ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے ایک قسم کے جَو کی دوسری قسم کے جَو کے عوض میں فروخت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ سے تر کھجور کے عوض میں خشک کھجور کا سودا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا تر کھجور سوکھنے پر کم نہیں ہو جاتی؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ایسا نہیں ہوگا' (یعنی یہ درست نہیں ہوگا)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے: تر جَو کو خشک جو کے عوض میں فروخت کیا جائے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُزَابَنَةِ، الَّتِي نَهٰى عَنْ بَيْعِهَا

مزابنہ کی صفت کا تذکرہ جس طریقے کے مطابق فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے

4998 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ التَّمْرِ، بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَبَيْعُ الْكَرْمِ، بِالزَّبِيبِ كَيْلًا

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) مزابنہ سے مراد یہ ہے: کھجور کو کھجور کے عوض میں ماپ کر فروخت کیا جائے اور انگور کو کشمش کے عوض میں ماپ کر فروخت کیا جائے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُحَاقَلَةِ، الَّتِي زُجِرَ عَنْ بَيْعِهَا

محاقلہ کی صفت کا تذکرہ جس بیع سے منع کیا گیا ہے

4999 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ،

4998- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ 2/624" "في لابيوع :باب ما جاء في المزابنة والمحاقلة. ومن طريقه أخرجه الشافعي في "المسند2/153"، و"الرسالة "فقرة "906"، وعبد الرزاق "14489"، والبخاري "2171"في البيوع :باب بيع الزبيب بالزبيب، و "2185"باب بيع المزابنة، ومسلم "72" "1542"في البيوع :باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في العرايا، والنسائي 7/266في البيوع :باب بيع الكرم بالزبيب، والبيهقي 5/307، والبغوي ."2069" وأخرجه البخاري "2172"باب بيع الزبيب بالزبيب، و "2205"باب بيع الزرع بالطعام كيلاً، والبيهقي 5/307، والبغوي 2070"، من طريقين عن نافع، به .وانظر ما بعده.

4999- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم "1542"في البيوع :باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في العرايا، وأبو داود "3361"في البيوع :باب في المزابنة، من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ، بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ، بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا، وَعَنْ بَيْعِ الزَّرْعِ، بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے درخت پر لگے ہوئے پھل کو کھجور کے عوض میں ماپ کر فروخت کرنے اور انگور کو کشمش کے عوض میں ماپ کر فروخت کرنے اور (گندم کے) کھیت کو گندم کے عوض میں ماپ کر فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُزَابَنَةَ الَّتِيْ نُهِيَ عَنْهَا قَدْ رُخِّصَ فِيْ بَيْعِ بَعْضِهَا لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ مزابنہ جس سے منع کیا گیا ہے اس کے بعض حصے کو کسی متعین علت کی وجہ سے فروخت کرنے کی اجازت دی گئی ہے

5000 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِلَّانَ، بِاَذَنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزِّمَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُعَاوَمَةِ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ، محاقلہ، معاوضہ سے منع کیا ہے البتہ آپ نے عرایا کے بارے میں اجازت دی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَرِيَّةَ الَّتِيْ رُخِّصَ فِيْهَا هِيَ بَيْعُ بَعْضِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ عریہ جس کی اجازت دی گئی ہے اس سے مراد پھل کے عوض میں کچھ کھجوروں کو فروخت کرنا ہے

5001 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

5000- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه مسلم "1542"في البيوع :باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في العرايا، وأبو داود "3361"في البيوع :باب في المزابنة، من طرق عن عبيد الله بن عمر، بهذا الإسناد .إسناده صحيح .محمد بن يحيى فياض الزماني :وثقه المؤلف والدارقطنين ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد تابعه سعيد بن ميناء عند مسلم وغيره، وأيوب :هو ابن أبي تميمة السختياني .وأخرجه الترمذي "1313"في البيوع :باب النهي عن الثنيا، عن محمد بن بشار عن عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 7/131، ومسلم "85" "1536"في البيوع: باب في المخابرة، والنسائي 7/296في البيوع :باب النهي عن بيع الثنيا حتى تعلم، وابن ماجه "2266"في التجارات :باب المزابنة والمحاقلة من طريقين عن أيوب، به.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ، اَنْ يَّبِيعَهَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ والے شخص کو رخصت دی ہے' وہ اندازے کے تحت کھجوروں کو فروخت کرسکتا ہے۔

5002 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ، بِالتَّمْرِ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ، اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا، وَالْعَرِيَّةُ اَنْ يَّاْكُلَهَا اَهْلُهَا رُطَبًا

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کے عوض میں پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے البتہ آپ نے عریہ کے بارے میں اجازت دی ہے' اسے اندازے کے تحت فروخت کیا جاسکتا ہے "عریہ" یہ ہے: اس کے اہل خانہ تازہ کھجوریں کھالیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے پھل کے عوض میں پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا گیا ہے

5001–إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ 2/619 " 620في البيوع :باب ما جاء في بيع العرية . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند2/150"، وفي "الرسالة "فقرة "908"وأحمد 187 - 5/186، البخاري "2188"في البيوع :باب بيع المزابنة، ومسلم "60" "1539"في البيوع :باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا العرايا، والطبراني "4767"، والبيهقي 5/186 187، والبغوي ."2074" وأخرجه عبد الرزاق "14486"، وأحمد 5/182و 188و190، والبخاري "2380" في المساقاة :باب الرجل يكون له ممر أوشرب في حائط، ومسلم "1539"، والنسائي 7/267في البيوع :باب بيع العرايا بخرصها تمراً، وابن ماجه "2269"في التجارات :باب بيع العرايا بخرصها تمراً والطحاوي 4/29وفي "الكبير"4764" "، و"4764"، و "4765"و "4766"و "4768"و "4770"و "4771"و "4772"و "4773"و "4775"و "4776"و "4777" و "4778"و"4779"، والبيهقي 5/309و 310من طرق عن نافع، به .وانظر "5004"و "5005"و ."5009"

5002– إسناده صحيح على شرط الشيخين .سفيان :ابن عيينة، يحيى بن سعيد :هو الأنصاري. وأخرجه الشافعي 2/151، وأحمد 4/2، وابن أبي شيبة 7/129، والحميدي "402"والبخاري "2191"في البيوع :باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب والفضة، ومسلم "1540"في البيوع :باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في العرايا، وأبو داود "3363"في البيوع :باب في بيع العرايا والنسائي 7/268في البيوع :باب بيع العرايا والرطب، والطبراني "5633"، والبيهقي، 5/309 310و310، والبغوي "2073"من طرق عن سفيان بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 130 - 7/129 البخاري، "2383"و "2384"في المساقاة :باب الرجل يكون له ممر أوشرب في حائط أو في نخل، والترمذي "1303"في البيوع :باب ماجاء في العرايا والرخصة في ذلك، والنسائي 7/268، والبيهقي 5/309من طرق عن أبي أسامة "حماد بن أسامة "عن الوليد بن كثير، عن بشير بن يسار، عن سهل بن أبي حثمة ورافع بن خديج، به .وقال الترمذي :حسن صحيح غريب. وأخرجه مسلم "69" "1540"، والنسائي 7/268، والبيهقي 5/310من طريقين عن يحيى بن سعيد بن يسار، عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من أهل داره فذكره.

5003 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ، اَخْبَرَهُ

(متن حدیث): اَنَّهُ، سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْبَيْضَاءِ، بِالسُّلْتِ، فَقَالَ: اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟، قَالَ: الْبَيْضَاءُ، فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنْ يَبْسِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ، اِذَا يَبِسَ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ

ابوعیاش زید بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے جو کی ایک قسم کے عوض میں دوسری قسم کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے دریافت کیا ان دونوں میں سے کون زیادہ فضیلت رکھتا ہے انہوں نے جواب دیا: سفید والا' تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے منع کر دیا اور یہ بات بتائی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ آپ سے تر کھجور کے عوض میں خشک کھجور کو فروخت کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تر کھجور خشک ہو کر کم ہو جاتی ہے؟ سائل نے جواب دیا: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس سے منع کر دیا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ بَعْضِ الْمُزَابَنَةِ لِلْعِلَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ فِيْهِ

مزابنہ کے کچھ حصے کا اس میں موجود متعین علت کی وجہ سے مباح ہونے کا تذکرہ

5004 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو اندازے کے تحت (فروخت کرنے) کی اجازت دی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5005 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ،

5003– إسناده حسن، وهو مكرر ."4797"

5004– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وتقدم برقم ."5001" وأخرجه الترمذى "1302"فى البيوع :باب .باب فى العرايا والرخصة وفى ذلك، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد .وقال :حسن صحيح . وأخرجه مسلم "66" "1539"فى البيوع: باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا فى العرايا، من طرق عن حماد بن زيد، به .وانظر ما بعده.

5005– إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله رجال الشيخين غير على بن الجعد، فمن رجال البخارين وهو فى "مسنده "برقم "3032"، وقد تقدم من طريق آخر عن مالك برقم "5001 "وانظر ."5009"

اَخْبَرَنِی مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَخَّصَ فِی بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے عرایا کو اندازے کے تحت فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

ذِكْرُ الْقَدْرِ الَّذِي يَجُوْزُ بَيْعُ الْعَرَايَا بِهِ

اس مقدار کا تذکرہ جس میں عرایا کو فروخت کرنا جائز ہے

5006 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ اَبِي اَحْمَدَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا، فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ، اَوْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الشَّكُّ مِنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، فِي اَحَدِ الْعَدَدَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو فروخت کرنے کی اجازت دی ہے' جب کہ وہ پانچ وسق سے کم ہو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) وہ پانچ وسق ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان دونوں میں سے کسی ایک عدد کے بارے میں یہ شک داؤد بن حصین نامی راوی کو ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْقَدْرِ، الَّذِي يَجُوْزُ بِهِ، بَيْعُ الْعَرَايَا

اس مقدار کی صفت کا تذکرہ جس کے ہمراہ عرایا کو فروخت کرنا جائز ہے

5007 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، مَوْلَى ابْنِ اَبِي اَحْمَدَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

5006– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو سفيان :قيل اسمه وهب، وقيل :قزمان، وابن أبي أحمد :هو عبد الله بن أبي أحمد بن جحش، وهو في "الموطأ 2/620 "في البيوع :باب ماجاء في بيع العرية . ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/151، وأحمد 2/237، والبخاري "2190"في البيوع :باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب والفضة، "2382"في المساقاة :باب الرجل يكون له ممر أو شرب في حائط أوفي نخل، ومسلم "1541"في البيوع :باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في البيوع، "3364"في البيوع :باب في مقدار العرية، والترمذي "1301"في البيوع :باب ماجاء في العرايا والرخصة في ذلك، والنسائي 7/268في البيوع :باب بيع العرايا بالرطب، والطحاوي 4/30، ابن الجارود "659"، والبيهقي 5/311، والبغوي ."2076"

5007–إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ بَيْعِ الْعَرَايَا، فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ، اَوْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو فروخت کرنے کی اجازت دی ہے' جب کہ وہ پانچ وسق سے کم ہو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) پانچ وسق ہو۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْعُهُ الْعَرَايَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ وَلَا يُجَاوِزُ بِهٖ اِلٰى اَنْ يَّبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ احْتِيَاطًا

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' اس کا عرایا کو فروخت کرنا پانچ وسق سے کم ہونا چاہئے اور احتیاط کے پیش نظر اسے اتنا نہیں بڑھانا چاہئے کہ وہ پانچ وسق تک پہنچے

5008 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِی، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اَذِنَ لِلْعَرَايَا، اَنْ يَّبِيعُوهَا بِخَرْصِهَا يَقُوْلُ: الْوَسْقُ، وَالْوَسْقَيْنِ، وَالثَّلَاثَةُ، وَالْاَرْبَعَةُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ جب آپ نے عرایا کے بارے میں اجازت دی کہ اسے اندازے کے تحت فروخت کر سکتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اسے اس وقت فروخت کر سکتے ہیں) جب کہ وہ ایک وسق ہو یا دو وسق ہو' یا تین ہو یا چار ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُزَابَنَةَ الْمَنْهِيَّ عَنْهَا لَمْ يُرَخَّصْ فِيْهَا اِلَّا بَيْعُ الْعَرَايَا فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ مزابنہ جس سے منع کیا گیا ہے اس میں رخصت نہیں دی گئی البتہ صرف عرایا کو فروخت کرنے کی اجازت دی گئی ہے

5009 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

5008- إسناده قوی، رجاله رجال الشيخين .غير محمد بن إسحاق، وقد صرح بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه .ويعقوب بن إبراهيم :هو ابن سعد بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ . وأخرجه أحمد 3/360 عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو يعلى "1781"، والطحاوی 4/30، والبيهقی 5/311 من طريقين عن ابن إسحاق، به وصححه ابن خزيمة ."2469"

ثَابِتٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا، وَلَمْ يُرَخِّصْ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو (اندازے کے تحت) فروخت کرنے کی اجازت دی ہے آپ نے اس کے علاوہ کے بارے میں اجازت نہیں دی ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُوْهِمُ بَعْضَ الْمُسْتَمِعِيْنَ مِمَّنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِّهِ اَنَّ بَيْعَ الْمُسْلِمِ السِّلَاحَ مِنَ الْحَرْبِيِّ جَائِزٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے (احادیث) کا سماع کرنے والے بعض ایسے افراد کو غلط فہمی

کا شکار کیا جنہوں نے علم حدیث کو اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ یہ سمجھتے ہیں) مسلمان کا کسی حربی کے ساتھ ہتھیاروں کی خرید وفروخت کرنا جائز ہے

5010 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ قَيْنًا بِمَكَّةَ، فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ سَيْفًا، فَجِئْتُ اَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ: لَا اُعْطِيكَ، حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، فَقُلْتُ: لَا اَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ حَتّٰى يُمِيتَكَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُحْيِيكَ، قَالَ: اِذَا اَمَاتَنِي اللّٰهُ، ثُمَّ يَبْعَثُنِي وَلِي مَالٌ وَوَلَدٌ اَعْطَيْتُكَ، فَقُلْتُ: ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِآيَاتِنَا، وَقَالَ لَاُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا) (مريم: 77) الْآيَةَ.

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنْ سَبَقَ اِلٰى قَلْبِ الْمُسْتَمِعِيْنَ، بِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ: فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ

5009- إسناده صحيح على شرط البخاري. عبد الرحمن بن إبراهيم: من ر... البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. وقد تقدم من غير هذا الطريق برقم "5001" و "5004" و "5005" وأخرجه أحمد 5/182، والدارمي 2/252، والطبراني "4758" من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "399"، والبخاري "2184" في البيوع: باب بيع المزابنة، ومسلم "1539" في البيوع: باب تحريم بيع الرطب إلا في العرايا، والنسائي 7/267 - 268 في البيوع: باب بيع العرايا بخرصها تمراً، وابن ماجه "2268" في التجارات: باب بيع العرايا بخرصها تمراً، والطحاوي 2/28، والبيهقي 5/309 و 311 من طرق عن الزهري، به.

5010- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الأعمش: هو سليمان بن مهران، وأبو الضحى: هو مسلم بن صبيح. وأخرجه الطبراني في "الكبير" "3650" عن أبي خليفة الفضل بن الحباب الجمحي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4733" في التفسير: باب (أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا) والطبراني "3650" من طريق محمد بن كثير العبدي، به. وأخرجه أحمد 5/110، والبخاري "4732" في التفسير: باب (أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا)، ومسلم "2795" "36" في صفات المنافقين وأحكامهم: باب سؤال اليهود النبي صلى التقاضين والترمذي "3162" في التفسير: باب ومن سورة مريم، والطبري في "جامع البيان" 16/121 من طرق عن سفيان، به. وقد تقدم برقم "4885".

بْنِ وَائِلٍ سَيْفًا فَجِئْتُ اَتَقَاضَاهُ اِبَاحَةُ التِّجَارَةِ اِلٰى دُوْرِ الْحَرْبِ وَبَيْعُ الْمُسْلِمِ الْحَرْبِيَّ، مَا يَتَقَوّٰى بِهٖ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، فَلْيَعْلَمْ اَنَّ هٰذَا اسْتِنْبَاطٌ ضَعِيفٌ وَاسْتِدْلَالٌ تَالِفٌ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْوَقْتَ الَّذِىْ عَمِلَ خَبَّابٌ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّيْفَ فِيْهِ، لَمْ يُنْزِلِ اللّٰهُ فِيْهِ آيَةَ الْقِتَالِ، وَلَا فَرْضَ الْجِهَادَ، لِاَنَّ فَرْضَ الْجِهَادِ، وَالْاَمْرَ بِقِتَالِ الْمُشْرِكِيْنَ، كَانَ بَعْدَ اِخْرَاجِ اَهْلِ مَكَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى حَسَبِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ، وَهٰذِهِ الْقِصَّةُ، كَانَتْ بِمَكَّةَ، قَبْلَ فَرْضِ اللّٰهِ الْجِهَادَ عَلَى النَّاسِ

❀❀ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مکہ میں لوہار تھا؟ میں نے عاص بن وائل کے لئے تلوار بنائی میں اس کے پاس (اس کی قیمت کا) تقاضا کرنے کے لئے آیا' تو اس نے کہا: میں تمہیں اس وقت تک ادائیگی نہیں کروں گا' جب تک تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرتے۔ میں نے کہا: میں اس وقت تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کروں گا' جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ زندگی نہیں دیتا۔ اس نے کہا: جب اللہ تعالیٰ مجھے موت دے کر دوبارہ زندگی دے گا اس وقت میرے پاس مال بھی ہوگا اور اولاد بھی ہوگی' تو میں تمہیں ادائیگی کر دوں گا۔

(حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے' جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے: مجھے عنقریب مال اور اولاد دیئے جائیں گے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اگر ان الفاظ کو سننے والے افراد کا دل اس طرف چلا جائے یعنی یہ الفاظ کہ میں نے عاص بن وائل کے لئے تلوار بنائی اور پھر میں اس کے پاس (اس کے معاوضے کا) تقاضا کرنے کے لئے آیا (تو اس کو سننے والا یہ سمجھے) کہ دارالحرب میں تجارت کرنا مباح ہے اور مسلمان کا حربی کے ساتھ خرید وفروخت کرنا مباح ہے' جبکہ وہ اس کی قیمت کے ذریعے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے' تو یہ بات جان لینی چاہئے کہ یہ کمزور استنباط اور نقصان کرنے والا استدلال ہوگا اس کی وجہ یہ ہے' جب حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے عاص بن وائل کے لئے یہ کام تلوار بنائی تھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے قتال کے حکم سے متعلق آیت نازل نہیں کی تھی اور جہاد کو فرض قرار نہیں دیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے' جہاد کی فرضیت اور مشرکین سے قتال کرنے کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے تشریف لے جانے کے بعد نازل ہوا تھا جیسا کہ ہم پہلے اس بات کا ذکر کر چکے ہیں اور (حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا) یہ واقعہ مکہ کا ہے' جو اللہ تعالیٰ کے لوگوں پر جہاد کو فرض کرنے سے پہلے کا ہے۔

بَابُ الرِّبَا

باب! سود کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْجِنْسِ مِنَ الطَّعَامِ بِجِنْسِهِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کسی اناج کی ایک جنس کو اسی کی جنس کے عوض فروخت کیا جائے البتہ اگر (دونوں طرف) برابر ہو' تو حکم مختلف ہے

5011 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَهُ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَرْسَلَ غُلَامًا لَهُ بِصَاعِ شَعِيْرٍ، فَقَالَ: بِعْهُ، ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيْرًا، فَذَهَبَ الْغُلَامُ، وَاَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ، فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرٌ اَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ: لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ، انْطَلِقْ فَرُدَّهُ، وَلَا تَاْخُذْ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَاِنِّىْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الطَّعَامُ، بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيْرَ

حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے غلام کو جو کے ایک صاع کے ہمراہ بھیجا اور بولے: تم اسے فروخت کرو اور اس کے بدلے میں جو خرید کے لے آؤ وہ لڑکا گیا اس نے ایک صاع اور ایک صاع سے کچھ زیادہ جو حاصل کر لئے جب وہ معمر کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا' تو معمر نے اس سے کہا تم نے ایسا کیوں کیا؟ تم جاؤ اور انہیں واپس کرو اور صرف برابر وصول کرنا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اناج کے عوض میں اناج کا لین دین برابر ہوگا''۔

اور اس زمانے میں ہمارا اناج جو ہوا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الدَّنَانِيْرِ وَالدَّرَاهِمِ بِاَجْنَاسِهَا وَبَيْنَهُمَا فَضْلٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' دیناروں اور درہموں کو ان کی جنس کے عوض میں فروخت

5011- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو النضر: هو سالم بن أبي أمية المدني. وأخرجه أحمد 6/401، ومسلم "1592" في المساقاة: باب بيع الطعام مثلا بمثل، والطبراني في "الكبير "1095"/20 "، والبيهقي 5/283 من طرق عن عبد الله بن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 41 - 6/40، والطبراني "1094"/20 من طريقين عن ابن لهيعة، عن أبي، النضر، به.

کیا جائے اوران دونوں (اطراف میں سے کسی ایک طرف) اضافی ادائیگی ہو

5012 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ بِمَنْبِجَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي تَمِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اَلدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دینار کے عوض میں دینار' درہم کے عوض میں درہم (کالین دین کرتے ہوئے) کوئی اضافی ادائیگی نہیں ہوگی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَيْعَ الْاَشْيَاءِ الَّتِي وَصَفْنَاهَا بِاَجْنَاسِهَا وَبَيْنَهُمَا فَضْلُ رِبًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ اشیاء جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے انہیں ان کی جنس کے عوض میں فروخت کرنا' جبکہ کسی ایک طرف سے اضافی ادائیگی ہو' یہ سود ہے

5013 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ

(متن حدیث):اَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِئَةِ دِينَارٍ، قَالَ: فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَتَرَاوَضْنَا، حَتّٰى اصْطَرَفَ مِنِّي وَاَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ، وَقَالَ: حَتّٰى يَاْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْمَعُ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ

5012– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير موسى بن أبي تميمن فمن رجال مسلم، وهو في "الموطأ 2/632 "في البيوع :باب بيع الذهب بالفضة تبراً وعيناً. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "المسند2/157 "، وفي "الرسالة "فقرة "759"، وأحمد 2/379و485، ومسلم "85" "1588"في المساقاة :باب بيع الذهب بالورق نقداً، والنسائي 7/278في البيوع :باب بيع الدينار بالدينار، والطحاوي 4/69، والبيهقي 5/278، والبغوي "2058"بهذا الإسناد. وأحمد 2/485، ومسلم "85" "1588"، والطحاوي 4/69من طريقين عن موسى بن أبي تميم، بهذا الإسناد.

5013– إسناد صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ637 - 2/636 "في البيوع :باب ماجاء في الصرف. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 156 - 2/155، وعند الرزاق "14541"، وأحمد 1/45، والبخاري "2174"في البيوع :باب بيع الشعير بالشعير، وأبوداود "3348"في البيوع :باب في الصرف، والبغوي "2057"بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 2/156، والحميدي "12"، وعبد الرزاق "14541"، وأحمد 1/24و35، وابن أبي شيبة 100 - 7/99، والدارمي 2/258، والبخاري "2134"في البيوع :باب ما يذكر في بيع الطعام والحكرة، و "2170"باب بيع التمر بالتمر، ومسلم "1586"في المساقاة :باب الصرف، والترمذي "1243"في البيوع :باب ماجاء في الصرف، والنسائي 7/273في البيوع :باب بيع التمر متفاضلاً، وابن ماجه "2260" "2259"في التجارات :باب بيع صرف الذهب بالورق، وابن الجارود "651"، والبيهقي 5/283من طرق عن الزهري، به .وسيأتي برقم ."5019"

بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا، اِلَّا هَاءَ، وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا، اِلَّا هَاءَ، وَهَاءَ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا، اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایک سو دینار کی بیع صرف کرنا چاہی وہ کہتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا ہم دونوں نے سودا طے کرلیا۔ انہوں نے میرے ساتھ بیع صرف کر لی اور سونا حاصل کرلیا وہ اسے اپنے ہاتھ میں اُلٹ پلٹ رہے تھے۔ انہوں نے کہا: میرا منشی غابہ (جنگل) سے آتا ہے (تو میں تمہیں ادائیگی کرتا ہوں) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن لی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم تم اس سے اس وقت تک جدا نہیں ہو گے جب تک تم اس سے وصولی نہیں کر لیتے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''چاندی کے عوض میں سونے کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو گندم کے عوض میں گندم کا لین دین سود ہے۔ ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین سود ہے۔ ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو جو کے عوض میں جو کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ چاندی کے عوض میں چاندی اور سونے کے عوض میں سونے کی خرید و فروخت صرف برابر برابر ہو سکتی ہے

5014 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّبْتَاعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ، وَالذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَاَمَرَ اَنْ نَّبْتَاعَ الْفِضَّةَ، بِالذَّهَبِ كَيْفَ شَاءَ، وَالذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ، كَيْفَ شَاءَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ شَاءَ اَرَادَ بِهٖ، اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے چاندی کے عوض میں چاندی کو یا سونے کے عوض میں سونے کو فروخت کیا جائے البتہ برابر برابر (لین دین ہو تو جائز ہے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے سونے کے عوض میں چاندی کو جیسے چاہے فروخت کر دیا جائے یا چاندی کے عوض سونے کو جیسے چاہے فروخت کر دیا جائے۔

5014- إسناده صحيح على شرط البخاري، مسدد من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين، وإسماعيل: هو ابن علية. وأخرجه أحمد 5/38و39، البخاري "2175"في البيوع: باب بيع الذهب بالذهب، من طريق إسماعيل ابن علية، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2182"باب بيع الذهب بالورق يداً بيد، ومسلم "1590"في المساقاة: باب النهي عن بيع الورق بالذهب ديناً، والنسائي 281 - 7/280و 281في البيوع: باب بيع الفضة بالذهب وبيع الذهب بالفضة، والبيهقي 5/282من طريقين عن يحيى بن أبي إسحاق، به.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''جیسے چاہے'' اس سے مراد یہ ہے: جب وہ لین دین دست بدست ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْاَشْيَاءِ الْمَعْلُومَةِ بِاَجْنَاسِهَا اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' متعین چیزوں کو ان کی جنس کے عوض میں صرف برابر' برابر فروخت کیا جاسکتا ہے

5015 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اُنَاسٌ يَتَبَايَعُوْنَ آنِيَةَ فِضَّةٍ فِي مَغْنَمٍ اِلَى الْعَطَاءِ، فَقَالَ عُبَادَةُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ، وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ، اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى

ابواشعث بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ مال غنیمت میں سے چاندی کے کسی برتن کی' تنخواہ ملنے تک' خرید وفروخت کر لیتے تھے' تو حضرت عبادہ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے عوض میں سونے اور چاندی کے عوض میں چاندی گندم کے عوض میں گندم جو کے عوض میں جو کھجور کے عوض میں کھجور نمک کے عوض میں نمک کا لین دین کرنے سے منع کیا ہے۔ ماسوائے اس کے جو برابر برابر ہو اور دست بدست ہو جو شخص زیادہ ادائیگی کرے یا زیادہ ادائیگی کا طلب گار ہو وہ سود کا کام کرے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ بِاَجْنَاسِهَا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَاَحَدُهُمَا غَائِبٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' ان چیزوں کو ان کی جنس کے عوض میں برابر' برابر فروخت کیا جائے' لیکن ان میں سے کسی ایک (طرف کی چیز) موجود نہ ہو

5016 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5015- إسناده صحيح على شرط مسلم .أبو كامل الجحدري :اسمه فضيل بن حسين بن طلحة، وأبو قلابة :هو عبد الله بن زيد بن عمرو الجرمي، وأبو الأشعث :اسمه شراحيل بن آدة، بالمد وتخفيف الدال.وأخرجه مسلم "1587"في المساقاة :باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً، والبيهقي 5/277من طريقين عن أبي قلابة بهذا، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داود "3349"في البيوع :باب في الصرف، النسائي 7/276و277 - 276وفي البيوع :باب بيع البر بالبر، والطحاوي4/66، والبيهقي 5/276- 277و 283من طريقين عن مسلم بن يسار، عن أبي الأشعث بنحوه.وأخرجه الشافعي 2/157و158 - 157، والنسائي 7/274 و275، وابن ماجه "4454"في التجارات :باب الصرف وما لا يجوز متفاضلاً يداً بيد والبيهقي 5/276من طريقين عن عبادة بن الصامت بنحوه .وانظر ."5018"

(متن حدیث): لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا شَيْئًا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ

✿✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سونے کے عوض میں سونے کو صرف برابر برابر فروخت کرو تم اس میں سے کسی ایک پہلو کو دوسرے کے مقابلے میں کم نہ کرو چاندی کے عوض میں چاندی کو صرف برابر فروخت کرو تم اس میں سے کسی ایک طرف سے کم ادائیگی نہ کرو اور تم ان میں سے کسی موجود چیز کو غیر موجود کے عوض میں فروخت نہ کرو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ نَافِعًا لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے نافع نے یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

5017 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ نَافِعٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا حَدَّثَ ابْنَ عُمَرَ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ نَافِعٌ فَانْطَلَقَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ وَاَنَا مَعَهُمْ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ اَرَاَيْتَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ هٰذَا الرَّجُلُ، اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَمِعْتَهُ؟ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَمَا هُوَ؟، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بَيْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ، فَاَشَارَ اَبُوْ سَعِيْدٍ بِاُصْبُعِهِ اِلٰى عَيْنَيْهِ وَاِلٰى اُذُنَيْهِ، فَقَالَ: بَصُرَ عَيْنِيْ، وَسَمِعَ اُذُنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

5016– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الوطأ 633 - 2/642 "في البيوع :باب بيع الذهب بالفضة تبراً وعيناً .ومن طريقه أخرجه الشافعي في "المسند2/157 "، وفي "الرسالة "فقرة "758"، والبخاري "2177"في البيوع :باب الفضة بالفضة، ومسلم "1584"في المساقاة :باب الربا، والنسائي 279 - 7/287في البيوع :باب بيع الذهب بالذهب، وابن الجارود "649"، والبغوي ."2061" وأخرجه البخاري "2176"من طريق سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الله، عن أبي سعيد. وأخرجه الطالسي "2181"، ومسلم "77" "1584"من طريقين عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ عن أبي سعيد .وانظر ما بعده.

5017– إسناده صحيح .عمرو بن عثمان :هو ابن سعيد بن كثير بن دينار الحمصي، هو وأبوه ثقتان، روى لهما أصحاب السنن إلا الترمذي، ومن فوقهما من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق "14563"و"14564"، وأحمد 3/53و61، ومسلم "76 "1584"في المساقاة :باب الربا، والترمذي "1241"وصححه في البيوع :باب ماجاء في الصرف، والنسائي 7/279في البيوع :باب بيع الذهب بالذهب، من طرق عن نافع، بهذا الإسناد. وأخرج ابن أبي شيبة 7/101من طريق نافع مختصراً دون القصة.

يَقُولُ: لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا شَيْئًا غَائِبًا بِنَاجِزٍ

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی ہے۔ نافع بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور وہ شخص تشریف لے گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ یہاں تک ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ اس حدیث سے واقف ہیں جو اس شخص نے مجھے بیان کی ہے کیا آپ نے وہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہے۔ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا وہ کیا بات ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا سونے کے عوض میں سونے اور چاندی کے عوض میں چاندی کو فروخت کرنے والی روایت' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیوں کے ذریعے اپنی آنکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کیا اور یہ بات بیان کی۔ میری آنکھوں نے یہ بات دیکھی اور میرے کانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا جب آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

''سونے کے عوض میں سونے کو صرف برابر برابر فروخت کرو۔ ان میں سے کسی ایک طرف سے کم ادائیگی نہ کرو اور چاندی کے عوض میں چاندی کو صرف برابر برابر فروخت کرو ان میں کسی ایک طرف سے کم ادائیگی نہ کرو اور تم ان میں سے کسی بھی غیر موجود کو موجود چیز کے عوض میں فروخت نہ کرو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هٰذِهِ الْاَجْنَاسَ إِذَا بِيعَتْ بِغَيْرِ اَجْنَاسِهَا وَبَيْنَهَا التَّفَاضُلُ كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا إِذَا لَمْ يَكُنْ، إِلَّا يَدًا بِيَدٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ اجناس جب کسی دوسری جنس کے عوض میں فروخت کی جائیں' اور ان دونوں میں سے کسی ایک طرف اضافی ادائیگی ہو' تو یہ جائز ہے جبکہ یہ لین دین دست بہ دست ہو

5018 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ،

5018- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم نحوه برقم "5015"، وهو عند ابن أبي شيبة في "المصنف 7/103-104" .ومن طريق ابن أبي شيبة أخرجه مسلم "81" "1587" في المساقاة: باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقداً، وأبو داود "3350" في البيوع: باب في الصرف، والبيهقي 5/287 بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/320، ومسلم "81" "1587"، والدارقطني 3/24، وابن الجارود "650" والبيهقي 5/278 و 284 من طرق عن وكيع، به. وأخرجه عبد الرزاق "14193"، والترمذي "1240" في البيوع: باب ماجاء أن الحنطة بالحنطة مثلاً بمثل، والبيهقي 5/277 و 282 و 284 وطرق عن سفيان، به.

فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ، فَبِيعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ، إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سونے کے عوض میں سونا چاندی کے عوض میں چاندی گندم کے عوض میں گندم جو کے عوض میں جو (کالین دین) صرف برابر برابر اور دست بہ دست ہوگا جب ان کی اصناف؟ میں اختلاف ہو تو پھر جیسے تم چاہو اسے فروخت کرو' البتہ جبکہ وہ دست بہ دست لین دین ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ الْاَجْنَاسَ اِذَا بِيعَ اَحَدُهَا بِغَيْرِ جِنْسِهَا اِلَّا يَدًا بِيَدٍ كَانَ ذٰلِكَ رِبًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ان اجناس میں سے کسی ایک کو جب کسی دوسری جنس کے عوض میں فروخت کیا جائے' تو اگر لین دین دست بدست نہ ہو' تو یہ سود شمار ہوگا

5019 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ حَدَّثَهُ قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقْتُ بِمِئَةِ دِيْنَارٍ فَلَقِيتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِظِلِّ جِدَارٍ فَاسْتَامَهَا مِنِّي اِلٰى اَنْ يَاْتِيَهُ خَادِمُهُ مِنَ الْغَابَةِ، فَسَمِعَ ذٰلِكَ عُمَرُ، فَسَاَلَ طَلْحَةَ عَنْهُ، فَقَالَ: دَنَانِيرُ اَرَدْتُهَا اِلٰى اَنْ يَاْتِيَ خَادِمِي مِنَ الْغَابَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تُفَارِقْهُ لَا تُفَارِقْهُ حَتّٰى تُنْقِدَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاتِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا، اِلَّا هَاءً وَهَاتِ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا، اِلَّا هَاءً وَهَاتِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا، اِلَّا هَاءً وَهَاتِ

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سو دینار لے کر نکلا میری ملاقات حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو ایک دیوار کے سائے میں موجود تھے انہوں نے میرے ساتھ اس کا بھاؤ طے کیا اور یہ بات بیان کی کہ جب ان کا خادم غابہ سے آئے گا؟' تو وہ ادائیگی کر دیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی۔ انہوں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: کچھ دینار ہیں (جو میں خرید رہا ہوں) میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میرا خادم غابہ سے؟ آئے گا (تو میں ادائیگی کر دوں گا)' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس سے جدا نہ ہونا تم اس سے جدا نہ ہونا' جب تک تم اسے ادائیگی نہیں کر دیتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: چاندی کے عوض میں سونے کا لین دین سود ہے۔ ماسوائے اس کے جو دست بہ دست ہو گندم کے عوض میں گندم کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بہ دست ہو جو کے عوض میں جو کا لین دین سود ہے۔ ماسوائے اس کے جو دست بہ دست ہو کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین سود ہے۔ ماسوائے اس کے جو دست بہ دست ہو۔

5019- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وقد تقدم برقم "5013".

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ بِالصَّاعَيْنِ وَإِنْ كَانَ اَحَدُهُمَا اَرْدَاَ مِنَ الْاٰخَرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کھجور کے ایک صاع کو دو صاع کے عوض میں فروخت کیا جائے اگرچہ ان دونوں میں سے کسی ایک طرف کی کھجور دوسری کے مقابلے میں ہلکی قسم کی ہو

5020 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِتَمْرٍ رَيَّانَ وَكَانَ تَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلًا فِيْهِ يُبْسٌ، فَقَالَ: اَنّٰى لَكُمْ هٰذَا؟ ، قَالُوْا: ابْتَعْنَاهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرِنَا، قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ اِنَّ هٰذَا لَا يَصْلُحُ وَلٰكِنْ بِعْ تَمْرَكَ، ثُمَّ اشْتَرِ مِنْ هٰذَا حَاجَتَكَ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تازہ کھجوریں لائی گئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجوریں دوسری قسم کی تھیں جن میں کچھ خشک تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کہاں سے آئی ہیں لوگوں نے بتایا: ہم نے اپنی کھجوروں کے دو صاع کے عوض میں اس کا ایک صاع خریدا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو یہ درست نہیں ہے بلکہ تم اپنی کھجوروں کو (کسی اور چیز کے عوض میں) فروخت کرو (پھر اس چیز کے عوض میں) اپنی ضرورت کی چیز کو خرید لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْ تَمْرَكَ اَرَادَ بِهٖ بِالدَّرَاهِمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم اپنی کھجور کو فروخت کر دو'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: اسے درہم کے عوض میں فروخت کر دو

5021 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

5020- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن أبي عروبة: هو سعيد. وأخرجه النسائي 7/272 في البيوع: باب بيع التمر بالتمر متفاضلاً، من طريقين عن خالد بن الحارث، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/67 عن يزيد، عن سعيد، عن قتادة، به. انظر ما بعده و "5022" و "5024".

5021- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/623 في البيوع: باب مايكره من بيع التمر. ومن طريق مالك أخرجه البخاري "2201" و "2202" في البيوع: باب إذا أراد بيع تمر بتمر خير منه، و "2302" "2303" في الوكالة: باب الوكالة في الصرف والميزان، و "4244" و "4245" في المغازي: باب استعمال النبي صلى الله عليه وسلم على أهل خيبر، ومسلم "95" "1593" في المساقاة: باب بيع الطعام مثلاً بمثل، والنسائي 7/271 - 272 في البيوع: باب بيع التمر بالتمر متفاضلاً، والبيهقي 5/291، والبغوي "2064". وأخرجه البخاري "7350" و "7351" في الاعتصام: باب إذا اجتهد العامل أو الحاكم فأخطأ، من طريق أبي بكر عبد الحميد بن أبي أويس، ومسلم "1593"، والدارمي 2/258، والدارقطني 3/17، والبيهقي 5/285 من طريق القعنبي، كلاهما عن عبد الحميد بن سهل، به. وعلقه البخاري "4246" و "4247" عن عبد العزيز بن محمد الداوردي، عن عبد المجيد بن سهيل، ووصله أبو عوانة كما في "تغليق التعليق 4/137"، والدارقطني 3/17

عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ:

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكُلُّ تَمْرِكَ هٰكَذَا، قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا نگران مقرر کیا وہ شخص عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا وہاں کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہوتی ہیں؟ اس نے عرض کی: جی نہیں' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم ہم نے دو صاع کھجوروں کے عوض میں اس کا ایک صاع حاصل کیا ہے اور تین صاع کے عوض میں دو صاع حاصل کیے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم کھجوروں کو درہم کے عوض میں فروخت کرو اور پھر درہم کے عوض میں اچھی قسم کی کھجوریں خرید لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَيْعَ الصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ بِالصَّاعَيْنِ يَكُوْنُ رِبًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' کھجور کے ایک صاع کو دو صاع کے عوض میں فروخت کرنا سود شمار ہوگا

5022 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟، قَالَ: اشْتَرَيْتُهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ *

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں برمی کھجور لے کر آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کہاں سے آئی ہیں؟ اس نے بتایا میں نے دو صاع کے عوض میں اس کا ایک صاع خریدا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افوہ' یہ تو عین سود ہے تم ایسا نہ کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ جَائِزٌ

5022- إسناده صحيح .الوليد بن عتبة :ثقة روى له أبو داود، ومن فوقه من رجال الصحيح. وأخرجه النسائي 7/272 و 273في البيوع :باب بيع التمر بالتمر متفاضلاً، عن هشام بن عمار، عن يحيى بن حمزة، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/62، والبخاري "2312"في الوكالة :باب إذا باع والوكيل شيئاً فاسداً فبيعه مردود، ومسلم "1594"في المساقاة :باب بيع الطعام مثلاً بمثل من طرق عن معاوية بن سلام، عن يحيى بن أبي كثير، به .وانظر ."5024"

نَقْدًا وَاِنَّمَا حَرُمَ ذٰلِكَ نَسِيئَةً

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ ایک درہم کو دو درہم کے عوض میں فروخت کرنا جائز ہے' جبکہ نقد لین دین ہو یہ اس وقت حرام ہوگا جب ادھار لین دین ہو

5023 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ اَبِي خَيْرَةَ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْاَسْوَدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: هَلْ تَتَّهِمُ اُسَامَةَ؟ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا، قَالَ: فَاِنَّهُ حَدَّثَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا رِبَا اِلَّا فِي النَّسِيئَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: مَعْنَى هٰذَا الْخَبَرِ اَنَّ الْاَشْيَاءَ اِذَا بِيعَتْ بِجِنْسِهَا مِنَ السِّتَّةِ الْمَذْكُورَةِ فِي الْخَبَرِ وَبَيْنَهُمَا فَضْلٌ يَكُوْنُ رِبًا، وَاِذَا بِيعَتْ بِغَيْرِ اَجْنَاسِهَا وَبَيْنَهَا فَضْلٌ كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا، اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ، وَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ نَسِيئَةً كَانَ رِبًا

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے۔ انہوں نے انہیں سلام کیا اور دریافت کیا: کیا آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر الزام عائد کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جی نہیں۔ انہوں نے بتایا: انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔

''سود صرف اُدھار میں ہوتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کا مطلب یہ ہے' حدیث میں مذکور چھ چیزیں جب ان کی جنس کے عوض میں فروخت کی جائیں اور ان کے درمیان اضافی ادائیگی ہو' تو یہ سود ہوگا' لیکن جب ان کی جنس کے علاوہ کے عوض میں فروخت کی جائے اور پھر جو چیز اضافی ہو' تو یہ جائز ہوگی جب کہ وہ لین دین دست بہ دست ہو' لیکن اگر وہ ادھار کا لین دین ہو' تو پھر یہ سود ہوگا۔

5023- حديث صحيح، رجاله ثقات غير عبد الرحمن بن عثمان البكراوي، وهو ضعيف، لكنه متابع .فقد أخرجه الطبراني "446"من طريق مالك بن سعير وأبي عاصم، كلاهما عن عثمان بن الأسود .دون ذكر قصة ابن عباس مع ابن عمر . وأخرجه البخاري "2178"و "2179"في البيوع :باب بيع الدينار بالدينار ونسائي، ومسلم "1596"في المساقاة :باب بيع الطعام مثلا بمثل، والنسائي 7/281في البيوع :باب بيع الفضة بالذهب والذهب بالفضة، وابن ماجه "2257"في التجارات :باب من قال :لا ربا إلا في النسيئة، والطحاوي 4/64، والطبراني في "الكبير "442" "و"443"، والبيهقي 5/280من طريق عن أبي سعيد الخدري، عن ابن عباس، به .وأخرجه الشافعي في "المسند2/259"، وفي "الرسالة "فقرة "763"، والطيالسي "622"وأحمد 5/200و 204و 208و206و209، والدارمي 2/259، ومسلم "1596"و"102"،والنسائي 7/281، والطحاوي 4/64، والطبراني "428"و "429"و "430"و "431"و "432"و "433"و "434"و "435"و "436"و "439"و "440"و "444" و "445"وو "447"و "448"و"449"، والبيهقي 5/280من طرق عن ابن عباس، به . وأخرجه أحمد 5/202ومن طريقه الطبراني "450"من طريق سعيد بن المسيب، عن أسامة بن زيد، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ بِالصَّاعَيْنِ مِنْهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کھجور کے ایک صاع کو کھجور کے ہی دو صاع کے عوض میں فروخت کیا جائے

5024 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَبِيعُ تَمْرَ الْجَمْعِ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرِ الْجَنِيبِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَاعَىْ تَمْرٍ بِصَاعِ تَمْرٍ وَلَا صَاعَىْ حِنْطَةٍ بِصَاعِ حِنْطَةٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم عمدہ کھجوروں کے ایک صاع کے عوض میں عام سی کھجوریں دو صاع فروخت کر دیا کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھجور کے دو صاع کھجور کے ایک صاع کے عوض میں (فروخت) نہیں کیے جا سکتے اور گندم کے دو صاع، گندم کے ایک صاع کے عوض میں (فروخت) نہیں کیے جا سکتے اور دو درہم ایک درہم کے عوض میں (فروخت) نہیں کیے جا سکتے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعَانَ فِي الرِّبَا عَلٰى اَيِّ حَالَةٍ كَانَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر لعنت کرنا جو سود کے بارے میں کسی بھی قسم کی معاونت کرتا ہے خواہ اس کی کوئی بھی صورت ہو

5025 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ:

5024- إسناده صحيح، رجاله رجال ثقات رجال الشيخين إلا أن الوليد هو ابن مسلم -مدلس وقد عنعن. وأخرجه الطحاوى 4/68 عن ابن ميمون، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/49 و51 - 50، ومسلم "97" "1594" فى المساقاة :باب بيع الطعام مثلاً بمثل، والنسائى 7/272 فى البيوع :باب بيع التمر بالتمر متفاضلاً، والبيهقى 5/291 من طرق عن يحيى بن أبى كثير، عن أبى سلمة بن عبد الرحمن، عن أبى سعيد الخدرى بنحوه .وانظر "5021"

5025- إسناده حسن على شرط مسلم .سماك بن حرب الذهلى من رجال مسلم، لكن لا يرتقى حديثه إلى رتبة الصحيح، وباقى رجاله ثقات من رجال الشيخين .والقسم الأول من الحديث موقوف وقد تقدم تخريجه برقم ."1055" وأخرجه مع القسم الثانى :أحمد 1/393 عن شعبة، بهذا الإسناد . وأخرج القسم الثانى :ابن ماجه "2277" فى التجارات :باب التغليظ فى الربا، والطيالسى "343"، والبيهقى 5/275 من طريق شعبة، به. وأخرجه أحمد 1/394، وأبو داود "3333" فى البيوع :باب آكل الربا وموكله، والترمذى "1206" فى البيوع :باب ما جاء فى آكل الربا، والبيهقى 5/275 من طرق عن سماك بن حرب، به . وأخرجه أحمد 1/448 و462، والدارمى 2/246، ومسلم "1597" "ابن مسعود، وليس فيه" :وشاهديه وكاتبه."

(متن حدیث): لَا تَحِلُّ صَفْقَتَانِ فِیْ صَفْقَةٍ، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوْكِلَهُ، وَشَاهِدَیْهِ، وَكَاتِبَهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سودے میں دوسودے جائز نہیں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اسے کھلانے والے اس کے گواہوں اور اسے تحریر کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَیْعِ الْكَیْلَةِ مِنَ التَّمْرِ بِشَیْءٍ مَعْلُوْمٍ مِّنْهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کھجوروں کی غیر متعین مقدار کو کھجور ہی کی متعین مقدار کے عوض میں فروخت کیا جائے

5026 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰی بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ، اَنَّ اَبَا الزُّبَیْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، یَقُوْلُ:

(متن حدیث): نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَیْعِ الصَّبْرِ مِنَ التَّمْرِ لَا یُعْلَمُ مَكِیْلَتُهَا بِالْكَیْلِ الْمُسَمّٰی مِنَ التَّمْرِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر متعین پیمائش والے کھجور کے ڈھیر کو متعین پیمائش والی کھجور کے عوض میں فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ بَیْعِ الْمَرْءِ الْحَیَوَانَ بَعْضَهَا بِبَعْضٍ وَاِنْ كَانَ الَّذِیْ یَاْخُذُ اَقَلَّ فِی الْعَدَدِ مِنَ الَّذِیْ یُعْطِی

آدمی کے لیے ایک جانور کو دوسرے جانور کے عوض میں فروخت کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ اگرچہ اس نے جو جانور لیا ہے وہ تعداد میں اس سے کم ہو جو اس نے دیا ہے

5027 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی اللَّیْثُ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

5026- إسناده صحيح على شرط مسلم، وقد صرح أبو الزبير وابن جريج بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسهما . وأخرجه مسلم "1530"في البيوع :باب تحريم بيع صبرة الطعام عن أحمد بن عبد الرحمن بن السرح، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 2/38، والبيهقي 292 - 5/291من طريق محمد بن عبد الله بن الحاكم، عن ابن وهب، به .وقال الحاكم :صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي ,وأخرجه مسلم "15030"، والنسائي 270 - 7/269في البيوع :باب بيع الصبرة من التمر، و 7/270باب بيع الصبرة من الطعام، ابن الجارود "608"، والبيهقي 5/308من طرق عن ابن جريج، به.

(متن حدیث): جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ اَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيْدُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِعْنِيهِ ، فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ، ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا حَتّٰى يَسْاَلَهُ اَعَبْدٌ هُوَ؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک غلام آیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کر لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پتہ نہیں تھا کہ وہ غلام ہے اس کا آقا اسے تلاش کرتا ہوا آ گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے مجھے فروخت کر دو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سیاہ فام غلاموں کے عوض میں اسے خرید لیا۔ اس کے بعد آپ جب بھی کسی سے بیعت لیتے تھے' تو پہلے اس سے دریافت کر لیتے تھے کہ کیا وہ غلام' تو نہیں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ اِلَّا يَدًا بِيَدٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' جانور کے عوض میں جانور کا لین دین (ادھار کے طور پر) کیا جائے البتہ اگر وہ نقد لین دین ہو (تو حکم مختلف ہوگا)

5028 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے جانور کے عوض میں جانور کو ادھار فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔



5027- إسناده صحيح .يزيد بن موهب :هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، وهو ثقة، روى له أصحاب السُّنن، ومن فوقه من رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، روايته عن جابر هنا بالعنعنة لا تضر، لأن الليث انتقى حديثه الذي حدث بخه عن جابر بالسماع، فرواه عنه، وقد تقدم الحديث برقم ."4550"

5028- إسناده صحيح على شرط مسلم .أبو داود الحفري :اسمه عمر بن سعد، روى له مسلم وأصحاب السنن، وباقي رجاله على شرط الشيخين .سفيان :هو الثوري. وأخرجه الطحاوي 4/60 من طريق أبي أحمد الزبيري، عن سفيان، بهذا الإسناد وأخرجه عبد الرزاق "14133" عن معمر، وابن الجارود "610"، والطبراني في "الكبير "11996" من طريق داود بن عبد الرحمن العطار، والبيهقي 5م 289 - 288 من طريق إبراهيم بن طهمان، كلاهما عن معمر، به. وذكره الهيثمي في "المجمع "4/105" وقال :رواه الطبراني في "الكبير "و"الأوسط "ورجاله ثقات.

بَابُ الْاِقَالَةِ

باب! اقالہ کا حکم

ذِكْرُ اِقَالَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ عَثْرَةَ مَنْ اَقَالَ نَادِمًا بَيْعَتَهُ

اس بات کا تذکرہ، جو شخص نادم ہو کر اپنے سودے میں اقالہ کر لے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی کوتاہی سے درگزر کرے گا

5029 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَالِبٍ اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ هِلَالٍ بِالْمَصِّيصَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَدِيْنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْفَرْوِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَنْ اَقَالَ نَادِمًا بَيْعَتَهُ، اَقَالَ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص نادم ہو کر اپنے سودے میں اقالہ کرے؟ تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی لغزشوں سے درگزر کرے گا"۔

ذِكْرُ اِقَالَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ عَثْرَةَ مَنْ اَقَالَ عَثْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن اس شخص کی کوتاہیوں سے درگزر کرنا جو دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی کوتاہی سے درگزر کرتا ہے

5030 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا عَثْرَتَهُ، اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

5029– محمد بن حرب المدينى لم أتبينه، وإسحاق الفروى :هو إسحاق بن محمد بن إسماعيل، من رجال البخارى، ومن فوقه من رجال الشيخين. مالك :هو ابن أنس الإمام، وسمى :وهو مولى أبى بكر بن عبد الرحمن بن هشام . وأخرجه القضاعى فى "مسند الشهاب "453" "عن ابى عبد الله محمد بن الحسن اليمنى التنوخى، حدثنا أبو الطيب عمرو بن إدريس الغيفى، حدثنا محمد بن حرب المدنى، بهذا الإسناد. وأخرجه القضاعى "453"، والبيهقى 6/27من طريقين عن إسحاق الفروى.

(توضیح مصنف): مَا رَوَى عَنِ الْأَعْمَشِ إِلَّا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَمَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، وَمَا رَوَى عَنْ حَفْصٍ إِلَّا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَلَا عَنْ مَالِكِ بْنِ سُعَيْرٍ إِلَّا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ قَالَهُ: الشَّيْخُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی مسلمان کی لغزش سے درگزر کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی لغزش سے درگزر کرے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اعمش کے حوالے سے یہ روایت صرف حفص بن غیاث اور مالک بن سعیر نے نقل کی ہے اور حفص کے حوالے سے یہ روایت صرف یحییٰ بن معین نے نقل کی ہے اور مالک بن سعیر کے حوالے سے یہ روایت زیاد بن یحییٰ حسانی نے نقل کی ہے۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔



5030- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/252، وأبو داود "3460"في البيوع :باب فضل الإقالة، وعنه الحاكم 2/45عن ابن معين بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي. وأخرجه الحاكم 2/45، والبيهقي 6/27، والخطيب في "تاريخه "من طرق عن يحيى بن معين، به. وأخرجه ابن ماجه "2199"في التجارات :باب الإقالة، عن زياد بن يحيى الحساني، حدثنا مالك بن سعير، عن الأعمش، به.

بَابُ الْجَائِحَةِ

آفت لاحق ہونے کا بیان

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْوَضْعِ عَمَّنِ اشْتَرَى ثَمَرَةً فَاَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ وَهُوَ مُعْدِمٌ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' آدمی نے جس سے پھل خریدا ہو' اگر اسے آفت لاحق ہو جائے

اور اس شخص کے پاس ادائیگی کے لیے کچھ نہ ہو' تو اس سے ادائیگی کو (کلی یا جزوی طور پر) معاف کر دیا جائے

5031 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت زدہ (کی ادائیگی مکمل یا جزوی طور پر) معاف کرنے کا حکم دیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ وَضْعَ الْجَوَائِحِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي يُتَقَرَّبُ بِهِ اِلَى الْبَارِءِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آفت کی صورت میں ادائیگی کو معاف کر دینا ان بھلائیوں میں شامل ہے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کیا جاتا ہے

5032 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ اَبِي جَمِيلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

5031- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير سليمان بن عتيق فمن رجال مسلم. وأخرجه أبو داود "3374"في البيوع :باب وضع الجائحة، والدارقطني 3/31من طريق يحيى بن معين، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/309، ومسلم "17" "1554"في المساقاة :باب وضع الجوائح وأبو داود "3374"، والنسائي 7/265في البيوع :باب وضع الجوائح، وابن الجارود "640"، والحاكم 41 - 2/40، والبيهقي 5/306، والبغوي "2083"من طرق عن سفيان بن عيينة، به .وقال الحاكم :صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي.!

5032- إسناده قوي .عمران بن أبي جميل :هو عمران بن يزيد بن مسلم بن أبي جميل القرشي، وثقه النسائي والمؤلف، وأبو الرجال :هو محمد بن عبد الرحمن بن عبد الله بن حارثة بن النعمان الأنصاري . وأخرجه أحمد 6/69و 105من طريقين عن عبد الرحمن بن أبي الرجال، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك 2/621في البيوع :باب الجائحة في بيع الثمار والزرع، ومن طريقه البيهقي 5/305عن أبي الرجال عن أمه عمرة مرسلاً بنحو الحديث، ووصله البخاري "2705"في الصلح :باب هل يشير الإمام بالصلح، ومسلم "1557"في المساقاة :باب استحباب الوضع من الدين والبيهقي 5/305من طريق عن إسماعيل بن أبي أويس، عن أخيه سليمان، عن يحي بن سعيد، عن أبي الرجال فذكره باختلاف في القصة.

الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الرِّجَالِ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَتِ امْرَاَةٌ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: بِاَبِیْ وَاُمِّی، اِنِّیْ ابْتَعْتُ اَنَا وَابْنِیْ مِنْ فُلَانٍ ثَمَرَ مَالِهِ فَاَحْصَیْنَاهُ لَا وَالَّذِیْ اَكْرَمَكَ بِمَا اَكْرَمَكَ بِهِ مَا اَحْصَیْنَا مِنْهُ شَیْئًا اِلَّا شَیْئًا نَاْكُلُهُ فِیْ بُطُوْنِنَا اَوْ نُطْعِمُ مِسْكِیْنًا رَجَاءَ الْبَرَكَةِ، وَجِئْنَا نَسْتَوْضِعُهُ مَا نَقَصْنَا فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَا یَضَعُ لَنَا شَیْئًا، فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: تَاَلّٰى لَا یَصْنَعُ خَیْرًا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتْ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ صَاحِبَ الثَّمَرِ، فَقَالَ: بِاَبِیْ وَاُمِّی، اِنْ شِئْتَ وَضَعْتُ مَا نَقَصُوا، وَاِنْ شِئْتَ مِنْ رَاْسِ الْمَالِ، فَوَضَعَ مَا نَقَصُوا!

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں نے اور میرے بیٹے نے فلاں شخص سے اس کے مال (باغ یا زمین) کا پھل خریدا ہم نے اسے شمار کیا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو اتنی عظمت شان عطا کی ہے ہم نے وہ اپنے پیٹ میں ڈال کر کھالی یا برکت کی امید رکھتے ہوئے کسی غریب کو کھلا دی پھر ہم آئے اور اپنے ہونے والے نقصان کے حوالے سے اس سے (معاوضے میں) کمی کی درخواست کی' تو اس نے اللہ کے نام کی قسم اٹھائی کہ وہ ہمارے لئے کوئی معافی نہیں رکھے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے یہ قسم اٹھائی ہے' وہ بھلائی نہیں کرے گا۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس بات کی اطلاع اس پھل کے مالک تک پہنچی' تو اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر آپ چاہیں' تو ان کا جو نقصان ہوا ہے میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور اگر آپ چاہیں' تو میں تمام ادائیگی معاف کر دیتا ہوں' تو اس شخص نے ان کے نقصان کے حساب سے ادائیگی معاف کر دی۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ الْبَائِعَ لَیْسَ لَهُ اَنْ یَّاْخُذَ شَیْئًا مِنْ بَاقِی ثَمَنِ ثَمَرِهِ الَّذِیْ اَصَابَتْهُ الْجَائِحَةُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' فروخت کرنے والے شخص کو اپنے پھل کی قیمت میں سے باقی رہ جانے والی رقم میں سے کوئی چیز لینے کا حق نہیں ہے' جس پھل کو آفت لاحق ہو گئی ہو

5033 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَیْبَةَ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بُكَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، اَنَّهُ قَالَ:

5033– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن وموهب، وهو يزيد ابن خالد بن يزيد بن موهب، فقد روى له أصحاب السنن إلا الترمذى، وهو ثقة. وأخرجه أحمد 3/36و58، ومسلم "18" "1556"، فى المساقاة: باب استحباب الوضع عن المدين، وأبو داود "3469"فى البيوع: باب وضع الجائحة، والترمذى "655"فى الزكاة: باب ماجاء فيمن تحل له الصدقة والنسائى 7/265، فى البيوع: باب وضع الجوائح، و 7/312، بـاب الرجل يبتاع فيفلس، وابن ماجه "2356"فى الأحكام: باب تفليس المعدم والبيع عليه لغرمائه، والبيهقى 50 - 6/49، والبغوى "2135"من طرق عن الليث، بهذا الإسناد. أخرجه مسلم "1556"، والنسائى 7312، والبيهقى 5/305من طرق عن عبد الله بن وهب، عن عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، به.

(متن حدیث): أُصِيبَ رَجُلٌ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا، فَكَثُرَ دَيْنُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ، فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ، وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص کو پھلوں میں نقصان ہو گیا جو اس نے خریدے تھے اس کا قرض زیادہ ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کو صدقہ دو اس شخص کو صدقہ دیا گیا' لیکن وہ پھر بھی اس کے قرض کی پوری ادائیگی تک نہیں پہنچ سکا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یعنی قرض خواہوں سے فرمایا) تمہیں جو مل رہا ہے وہ حاصل کر لو تمہیں صرف یہی ملے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ زَجْرَ الْمَرْءِ عَنْ أَخْذِ ثَمَنِ ثَمَرِهِ بَعْدَ أَنْ أَصَابَتْهُ الْجَائِحَةُ زَجْرُ تَحْرِيمٍ لَا زَجْرُ نَدْبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کو اپنے پھل کی قیمت لینے سے منع کیا گیا ہے جب اسے آفت لاحق ہو جائے یہ ممانعت حرام قرار دینے کے طور پر ہے استحباب کے طور پر ممانعت نہیں ہے

5034 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا، فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، بِمَ تَأْخُذُ مِنْ مَالِ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟، قُلْتُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ: هَلْ سَمَّى لَكُمُ الْجَوَائِحَ؟، قَالَ: لَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے کسی بھائی سے پھل خریدتے ہو اور اسے آفت لاحق ہو جاتی ہے' تو تمہارے لئے اس میں سے کچھ بھی لینا جائز نہیں ہے تم ناحق طور پر اپنے بھائی کے مال میں سے کس بنیاد پر حاصل کرو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد ابوزبیر سے دریافت کیا: کیا تمہارے استاد نے تمہارے سامنے لاحق ہونے والی آفت کا نام لیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

5034- أسناده صحيح .يوسف بن سعد :ثقة حافظ، روى له النسائي، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابي الزبير، فمن رجلا مسلم، وحجاج :وهو ابن محمد المصيصي الأعوز . وأخرجه الدارقطني 3/31عن أبي بكر النيسابوري، عن يوسف بن سعيد بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي 7/264 - 265في البيوع :باب وضع الجوائح، عن إبراهيم بن حسن، عن حجاج المصيصي، به . وأخرجه الدارمي 2/252، ومسلم "1554"، وفي المساقاة :باب وضع الجوائح، وأبو داود "3470"في البيوع: باب بيع الثمار سنين الجائحة، وابن الجارود "639"، والدارقطني 3/30و31، والبيهقي 5/306من طرق عن ابن جريج، به . وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الزَّجْرِ، عَنْ اَخْذِ الْمَرْءِ ثَمَنَ ثَمَرَتِهِ الْمَبِيعَةِ، اِذَا اَصَابَتْهَا جَائِحَةٌ بَعْدَ بَيْعِهِ اِيَّاهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے فروخت شدہ پھل کی قیمت حاصل کرے

جبکہ اس کے اس پھل کو فروخت کرنے کے بعد آفت لاحق ہو جائے

5035 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيكَ ثَمَرًا، فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ، فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟ ، قُلْتُ لِاَبِی الزُّبَيْرِ: سَمَّى لَكُمُ الْجَوَائِحَ؟، قَالَ: لَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے بھائی سے کوئی پھل خریدتے ہو اور اسے آفت لاحق ہو جاتی ہے' تو تمہارے لئے اس میں سے کچھ بھی لینا جائز نہیں ہے تم حق کے بغیر اپنے بھائی کے مال کو کس بنیاد پر حاصل کرو گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد ابوزبیر سے دریافت کیا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے تمہارے سامنے آفت کا نام ذکر کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔



5035- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله الشيخين غير أبي الزبير، محمد بن معمر :هو ابن ربعي القيسي، وأبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد النبيل، وهو مكرر ماقبله. وأخرجه أبو داود "3470"في البيوع :باب وضع الجائحة، ومن طريقه البيهقي 5/306عن محمد بن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1554"في المساقاة :باب وضع الجوائح، عن حسن الحلواني، عن أبي عاصم، به.

بَابُ الْفَلَسِ

مفلس ہو جانے کا بیان

5036 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ بِمَنْبِجَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مفلس ہو جائے اور پھر کوئی شخص اپنا مال اس کے پاس پائے' تو وہ اس مال کے بارے میں دوسروں سے زیادہ حق دار ہوگا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ وَرَدَ فِي الْوَدَائِعِ دُوْنَ الْبِيَاعَاتِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے یہ روایت ودیعت کے بارے میں ہے خرید و فروخت کے بارے میں نہیں ہے

5037 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

5036- إسناده صحيح على شرط الشيخين .يحيى بن سعيد :هو الأنصاري، وهو في "الموطأ" 2/678 "في البيوع :باب ماجاء في الإفلاس والغريم .ومن طريق مالك أخرجه الشافعي 2/162، وعبد الرزاق "15160"، وأبوداود "3519"في البيوع : باب في الرجل يفلس فيجد متاعه عند غيره، والبيهقي 6/44، والبغوي "2133"بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/228و 258 و474،والطيالسي "2507"، والدارمي 2/262، وابن أبي شيبة 36 - 6/35، والبخاري "2402"في الاستقراض :باب إذا وجد ماله عند مفلس في البيع والقرض، ومسلم "1559"في المساقاة :باب من أدرك ما باعه عند المشتري وقد أفلس، والترمذي "1262"في البيوع :باب ماجاء إذا أفلس الرجل للغريم، والنسائي 7/311في البيوع :باب الرجل يبتاع فيفلس، وابن ماجه "2358"في الأحكام :باب من وجد متاعه بعينه، والدارقطني 3/30، وابن الجارود "630" .، والبيهقي 45 - 6/44و 45من طرق عن يحيى بن سعيد، به.

(متن حدیث): إِذَا ابْتَاعَ الرَّجُلُ سِلْعَةً، ثُمَّ فَلَّسَ وَهِيَ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا مِنَ الْغُرَمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کوئی سامان خریدے اور پھر وہ مفلس ہو جائے اور وہ سامان بعینہ اس کے پاس ہو' تو (اسے فروخت کرنے والا) دیگر قرض خواہوں کی بہ نسبت اسے لینے کا زیادہ حق دار ہوگا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ خِطَابَ هٰذَا الْخَبَرِ وَرَدَّ لِلْبَائِعِ سِلْعَتَهُ دُوْنَ الْمُوْدِعِ اِيَّاهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' اس روایت میں جو الفاظ

استعمال ہوئے ہیں وہ اس شخص کے لیے ہیں جو اپنے سامان کو فروخت کرتا ہے اس شخص کے لیے نہیں ہیں' جو اپنا سامان ودیعت کے طور پر رکھواتا ہے

5038 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا اَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا دُوْنَ الْغُرَمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور اپنے سامان کو فروخت کرنے والا شخص بعینہ اپنا سامان اس کے پاس پائے' تو باقی قرض خواہوں کی بہ نسبت وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْمُشْتَرِيَ اِذَا اَفْلَسَ تَكُوْنُ عَيْنُ سِلْعَةِ الْبَائِعِ لَهُ دُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ اُسْوَةَ الْغُرَمَاءِ

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' خریدار جب مفلس ہو جائے

5037- إسناده صحيح على شرط البخاري، ومحمد بن يحيى الذهلي من رجال البخاري، ومن فوقه من رجال الشيخين. محمد بن يوسف :هو الفريابي، وسفيان :هو ابن عيينة، ويحيى بن سعيد :هو الأنصاري، وابن عمرو بن حزم :هو ابو بكر بن محمد بن عمرو بن عمرو حزم المذكور في سند الحديث السابق.وأخرجه عبد الرزاق "15161"ن واحمد 2/247، وابن ابي شيبة 6/35 36 -، وعنه مسلم "1559"في المساقاة :باب من أدرك ما باعه عند المشترى وقد أفلسن وابن ماجه "2358"في الأحكام :باب من وجد متاعه بعينهن عن سفيانن بهذا الإسناد.وأخرجه الدارقطني 3/29، والبيهقي 6/45، من طريقين عن سفيان، به.

5038- إسناده صحيح على شرط البخاري، وهو في "منتصف عبد الرزاق "15162" "وأخرجه البيهقي 6/46عن أبي الحسن محمد بن الحسين العلوى، عن أحمد بن محمد بن الحسن بهذا الإسناد.وأخرجه الدارقطني 3/30و 4/229من طريق الحسن بن يحيين عن عبد الرزاق، به .وأخرجه عبد الرزاق "15163"و "1564"من طريقين عن عمرو بن دينار، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 6/37عن هشيم، عن عمرو بن دينارن عمن حدثه عن أبي هريرة فذكره.

اور فروخت کرنے والے کا سامان بعینہ اس کے پاس موجود ہو تو اس کو (اس سامان کو لینے کا) اختیار ہوگا ایسا نہیں ہے وہ اس بارے میں دیگر قرض خواہوں کی مانند شمار ہوگا

5039 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِذَا اُعْدِمَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص دیوالیہ ہو جائے اور فروخت کرنے والا اپنے سامان کو بعینہ اس کے پاس پائے' تو وہ اس سامان کا زیادہ حق دار ہوگا۔''



5039- سلمة بن شبيب :ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين إلا أن فليح بن سليمان كثير الخطأ كما قال الحافظ في "التقريب"، فهو حسن الحديث في الشواهد، وهذا منها، وقد أشار إلى رواية ابن عمر الترمذي بإثر الحديث أبي هريرة "1262"وأورده الحافظ في "التلخيص 3/39 "ولم ينسبه لغير ابن حبان . وأخرجه البزار "1301"عن سلمة بن شبيب، بهذا الإسناد، ولفظه" :إذا أفلس الرجل، فوجد رجل ماله يعني عند المفلس -بعينه، فهو أحق به ."وذكره الهيثمي في "المجمع 4/144"وقال :رواه البزار ورجاله رجال الصحيح .وأخرجه الشافعي 2/163، وأبو داود "3523"، وابن ماجه "2360"، والدارقطني 3/29، والحاكم 2/50 - 51، والبيهقي 6/46، والبغوي "2134"من طرق عن ابن أبي ذئب، عن أبي المعتمر بن عمرو بن رافع، عن عمر بن خلدة الزرقي، عن أبي هريرة مرفوعاً بلفظ" :إيما رجل مات أو أفلس فصاحب المتاع أحق بمتاعه إذا وجده بعينه"

بَابُ الدُّيُوْن

باب! قرض کے بارے میں احکام

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُقْرِضِ مَرَّتَيْنِ الصَّدَقَةَ بِإِحْدَاهُمَا

اللہ تعالیٰ کا دو مرتبہ قرض دینے والے کے لئے ان دو میں سے ایک مرتبہ (کے قرض کے برابر) صدقہ کرنے (کا اجر) نوٹ کرنے کا تذکرہ

5040 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ اَبِىْ مُعَاذٍ عَنْ اَبِىْ حَرِيزٍ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ، كَانَ يَسْتَقْرِضُ مِنْ تَاجِرٍ، فَاِذَا خَرَجَ عَطَاؤُهُ قَضَاهُ، فَقَالَ الْاَسْوَدُ: اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتُ عَنْكَ، فَاِنَّهُ قَدْ كَانَتْ عَلَيْنَا حُقُوقٌ، فِى هٰذَا الْعَطَاءِ، فَقَالَ لَهُ التَّاجِرُ: لَسْتَ فَاعِلًا، فَنَقَدَهُ الْاَسْوَدُ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ حَتّٰى اِذَا قَبَضَهَا، قَالَ لَهُ التَّاجِرُ: دُونَكَهَا، فَخُذْ بِهَا، فَقَالَ لَهُ الْاَسْوَدُ: قَدْ سَاَلْتُكَ هٰذَا فَاَبَيْتَ، فَقَالَ لَهُ التَّاجِرُ: اِنِّىْ سَمِعْتُكَ تُحَدِّثُنَا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقُولُ: مَنْ اَقْرَضَ اللّٰهَ مَرَّتَيْنِ كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ اَحَدِهِمَا لَوْ تَصَدَّقَ بِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْفُضَيْلُ اَبُوْ مُعَاذٍ هٰذَا هُوَ الْفُضَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ مِنْ اَهْلِ

5040- حديث حسن .أبو حريز مختلف فيه وثقه ابن معين، وأبو زرعة، والمؤلف، وقال أبوحاتم :حسن الحديث، ليس بمنكر الحديث، يكتب حديثه، وضعفه النسائي وغيره، وباقي رجاله ثقات .إبراهيم :هو ابن يزيد النخعي، والأسود بن يزيد :هو النخعي أيضاً .وأخرجه الطبراني "10200"والبيهقي 5/353 - 354 من طريقين عن يحيى بن معين، بهذا الإسناد .وقال البيهقي : تفرد به عبد الله بن الحسين أبو حريز قاضي سجستان وليس بالقوى .وتعقبه ابن التركماني في "الجوهر النقي "بقوله :قلت: أخرج ابن حبان هذا الحديث في "صحيحه "من طريق أبي حريز هذا، وأخرج الترمذي في أبواب النكاح حديثاً في سنده أبو حريز، ولا عنه حسن صحيح .وأخرجه أبو نعيم في "الحلية 3/237 "من طريق يحيى بن عبد الحميد، عن معتمر بن سليمان، به .قال: غريب من حديث إبراهيم، لم يروه عنه إلا حريز، ولا عنه إلا فضيل .وأخرجه ابن ماجه "2430"في الصدقات :باب الفرض، والبيهقي 5/353من طريقين عن سليمان بن يسير، عن قيس بن رومي، عن سليمان بن أذنان، عن علقمة، عن ابن مسعود .وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة :154/2 "إسناد ضعيف .قيس بن رومي مجهول، وسليمان بن يسير متفق على تضعيفه .ورواه ابن حبان في "صحيحه "عن أحمد بن علي بن المثنى، فذكره بإسناد المصنف .وقال :رواه أبوبكر بن أبي شيبة، حدثنا عفان، حدثنا حماد بن سلمة، عن عطاء بن السائب عن ابن أذنان، فذكره .قلت :وأخرجه أيضاً أحمد 1/412، وأبو يعلى 253/1من طريق حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وابن أذنان :اسمه سليم، ولم يوثقه غير المؤلف.وله طريق آخر عند البيهقي .5/353

الْبَصْرَةِ، وَاَبُوْ حَرِيْزٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَاضِي سِجِسْتَانَ حَدَّثَ بِالْبَصْرَةِ

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: اسود بن یزید ایک تاجر سے قرض لیا کرتے تھے جب ان کی تنخواہ آتی تھی' تو وہ ادائیگی کردیا کرتے تھے۔ اسود نے کہا: اگر تم چاہو' تو میں تمہیں ایک مرتبہ تاخیر سے ادائیگی کروں گا کیونکہ اس مرتبہ اس تنخواہ میں مجھے کچھ دیگر اخراجات بھی پورے کرنے ہیں' تو تاجر نے ان سے کہا میں ایسا نہیں کروں گا' تو اسود نے پانچ سو درہم اسے نقد ادا کردیئے' یہاں تک کہ اس تاجر نے وہ اپنے قبضے میں لے لئے' تو تاجر نے ان سے کہا یہ آپ کے حوالے ہیں۔ آپ انہیں لے لیں اسود نے اس سے دریافت کیا پہلے جب میں نے تم سے یہ درخواست کی تھی' تو تم نے میری یہ بات نہیں مانی تھی' تو تاجر نے ان سے کہا میں نے آپ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے آپ نے ہمیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"جو شخص اللہ کے نام پر کسی کو دو مرتبہ قرض دیتا ہے' تو اسے ان دو میں سے ایک مرتبہ صدقہ کرنے کا اجر ملتا ہے۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) فضیل ابومعاذ نامی راوی فضیل بن میسرہ ہیں یہ اہل بصرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

ابوحریز نامی راوی عبداللہ بن حسین ہیں یہ بجستان کے قاضی تھے اور انہوں نے بصرہ میں حدیثیں بیان کی ہیں۔

ذِكْرُ قَضَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الدُّنْيَا دَيْنَ مَنْ نَوٰى الْاَدَاءَ فِيْهِ

اللہ تعالیٰ کا دنیا میں اس شخص کے قرض کو ادا کروا دینے کا تذکرہ' جو اس کی ادائیگی کی نیت کرتا ہے

5041 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ مَيْمُوْنَةُ تَدَّانُ، فَقَالَ: يَا اَهْلَهَا فِيْ ذٰلِكَ وَوَجَدُوْا عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: لَا اَتْرُكُ، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ اَحَدٍ يَدَّانُ دَيْنًا يَعْلَمُ اللّٰهُ اَنَّهُ يُرِيْدُ قَضَاءَهُ اِلَّا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا

عمران بن حذیفہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا اکثر قرض لیا کرتی تھیں ان کے گھر والوں نے ان کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کی اور ناراضگی کا اظہار کیا' تو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اسے ترک نہیں کروں گی کیونکہ میں نے

5041– زياد بن عمرو وشيخه عمران بن حذيفة :لم يوثقها غير المؤلف ولم يرو عن كل واحد منهما إلا، باقي رجاله ثقات . جرير :هو ابن عبد الحميد، ومنصور :هو ابن المعتمر.والحديث في "مسند أبي يعلى 328/2 "ومن طريقه أخرجه المزي في تهذيب الكمال "ورقة 1057 في ترجمة عمران بن حذيفة.وأخرجه النسائي 315 /7في البيوع :باب التسهيل فيهن والبيهقي 5/354من طرق عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن ماجه "2408"في الصدقات :باب من أدان ديناً وهو ينوى قضاء ه والطبراني في "الكبير"24/61 "، ومن طريقه المزي في "التهذيب الكمال "في ترجمة عمران بن حذيفة، كلاهما من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، عن عبيدة بن حميد، عن منصور، به .وأخرجه الحاكم 2/23من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، بهذا الإسناد، عن ميمونة موقوفاً.

نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کوئی قرض لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم ہو کہ وہ اسے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کا وہ قرض ادا کروا دیتا ہے۔''

ذِكْرُ رَجَاءِ تَجَاوُزِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ عَنِ الْمُيَسِّرِ عَلَى الْمُعْسِرِينَ فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن اس شخص سے درگزر کرنے کی امید کا تذکرہ' جو دنیا میں تنگدست لوگوں کو آسانی فراہم کرتا ہے

5042 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ (متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَانَ رَجُلٌ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَاِذَا رَاَى اِعْسَارَ الْمُعْسِرِ، قَالَ لِفَتَاهُ: تَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''پہلے (زمانے میں) ایک تاجر تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا' وہ جب کسی تنگ دست کی تنگدستی دیکھتا' تو اپنے نمائندے سے کہتا اس سے درگزر کرو تا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے بھی درگزر کرے۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ اِلَّا التَّجَاوُزَ عَنِ الْمُعْسِرِينَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس شخص نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی تھی البتہ وہ تنگدست لوگوں سے درگزر کیا کرتا تھا

5043 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

5042– حديث صحيح .هشام بن عمار :قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .الزبيدي :هو محمد بن الوليد بن عامر .وأخرجه البخاري "2078"في البيوع :باب من انظر معسراً، والنسائي 7/318في البيوع :باب حسن المعاملة والرفق في المطالبة، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/239، والبخاري "3480"في الأنبياء :باب ماذكر عن بني إسرائيل، ومسلم "1562"في المساقاة :باب فضل إنظار المعسر، والطيالسي "2514"، والبغوي "2139"من طرق عن الزهري، به . وانظر ما بعده ."5046"

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ ، فَيَقُوْلُ لِرَسُوْلِهِ: خُذْ مَا تَيَسَّرَ، وَاتْرُكْ مَا تَعَسَّرَ، وَتَجَاوَزْ، لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، قَالَ: فَلَمَّا هَلَكَ، قَالَ اللّٰهُ: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ؟، قَالَ: لَا، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لِيْ غُلَامٌ، وَكُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ، فَإِذَا بَعَثْتُهُ لِيَتَقَاضٰى، قُلْتُ: لَهُ خُذْ مَا تَيَسَّرَ، وَاتْرُكْ مَا تَعَسَّرَ، وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَدْ، قَالَ: تَجَاوَزْتُ عَنْكَ.

توضیح مصنف: قَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ أَرَادَ بِهِ سِوَى الْإِسْلَامِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا۔ وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ اپنے نمائندوں سے یہ کہتا تھا: جو شخص خوشحال ہو اس سے قرض واپس لے لینا اور جو تنگ دست ہوا سے چھوڑ دینا اور درگزر کرنا تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب اس کا انتقال ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی کوئی نیکی کی۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں البتہ میرا ایک غلام تھا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ جب میں اس غلام کو تقاضا کرنے کے لئے بھیجتا تھا' تو میں اس سے یہ کہتا تھا جو شخص آسانی سے دیدے اس سے وصول کر لینا اور جو شخص تنگ دست ہوا سے چھوڑ دینا اور اس سے درگزر کرنا تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں نے بھی تم سے درگزر کیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی'' اس سے مراد یہ ہے: اسلام قبول کرنے کے علاوہ اور کوئی نیکی نہیں کی تھی۔

ذِكْرُ إِظْلَالِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّهِ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ

اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن اس شخص کو اپنا خاص سایہ نصیب کرنے کا تذکرہ' جو تنگدست شخص کو مہلت دیتا ہے یا (اسے کلی یا جزوی طور پر) معاف کر دیتا ہے

5044 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُوْ حُرْزَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْتُ أَنَا، وَأَبِيْ نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِيْ هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوْا، فَكَانَ أَوَّلَ

5043- إسناده حسن، ابن عجلان -واسمه محمد -أخرج له مسلم متابعة والبخاري تعليقاً، وهو صدوق، وباقي السند ثقات على شرطهما غير عيسى بن حماد، فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي 7/318 في البيوع: باب حسن المعاملة والرفق في المطالبة، عن عيسى بن حماد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/361، والحاكم 2/28 وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، من طريقين عن الليث بن سعد، به. وانظر "5046".

مَنْ لَقِيْنَا اَبُو الْيَسَرِ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ غُلَامٌ لَّهُ، وَعَلَى اَبِي الْيَسَرِ، بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ، وَعَلٰى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَّمَعَافِرِيٌّ، فَقَالَ لَهُ اَبِي: اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِكَ شَيْئًا مِّنْ غَضَبٍ، قَالَ: اَجَلْ كَانَ لِيْ عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ، فَاَتَيْتُ اَهْلَهُ، فَقُلْتُ: اَثَمَّتْ؟، قَالُوْا: لَا، فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَّهُ، فَقُلْتُ: اَيْنَ اَبُوكَ؟، فَقَالَ: سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ، فَقُلْتُ: اخْرُجْ اِلَيَّ، فَقَدْ عَلِمْتُ اَيْنَ اَنْتَ، فَخَرَجَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنِ اخْتَبَاْتَ؟، قَالَ: اَنَا وَاللّٰهِ اُحَدِّثُكَ، ثُمَّ لَا اَكْذِبُكَ، خَشِيتُ وَاللّٰهِ اَنْ اُحَدِّثَكَ، فَاَكْذِبَكَ، وَاَعِدَكَ، فَاُخْلِفَكَ، وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ وَاللّٰهِ مُعْسِرًا، قَالَ: قُلْتُ: آللّٰهِ؟، قَالَ: اللّٰهِ، قَالَ: قُلْتُ: آللّٰهِ؟، قَالَ: اللّٰهِ، قَالَ: فَقَالَ: بِصَحِيْفَتِهِ، فَمَحَاهَا، وَقَالَ: اِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً، فَاقْضِ، وَاِلَّا، فَاَنْتَ فِيْ حِلٍّ، فَاَشْهَدُ: بَصُرَ عَيْنَايَ هَاتَانِ، وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَاَشَارَ اِلٰى نِيَاطِ قَلْبِهِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا، اَوْ وَضَعَ لَهُ، اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ

(توضیح مصنف): اَبُو الْيَسَرِ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو

عبادہ بن ولید بیان کرتے ہیں: میں اور میرے والد علم کے حصول کے لئے انصار کے پاس آئے۔ اس سے پہلے کہ وہ لوگ انتقال کر جائیں تو ہماری ملاقات سب سے پہلے حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ نے ایک چادر اور ایک معافری چادر پہنی ہوئی تھی۔ ان کے غلام نے بھی ایک چادر اور ایک معافری چادر پہنی ہوئی تھی۔ میرے والد نے ان سے کہا مجھے آپ کے چہرے پر غصے کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے فلاں بن فلاں سے کچھ رقم لینی تھی میں اس کے گھر آیا میں نے دریافت کیا: کیا وہ یہاں ہے۔ گھر والوں نے جواب دیا: جی نہیں پھر اس کا بیٹا نکل کر میرے پاس آیا میں نے دریافت کیا تمہارا باپ کہاں ہے۔ اس نے کہا: اس نے آپ کی آواز سن لی تھی وہ اندر چلا گیا ہے۔ میں نے (اس آدمی کو مخاطب کر کے) کہا تم نکل کر میرے پاس آؤ مجھے پتہ ہے تم کہاں ہو وہ نکل کر میرے پاس آیا میں نے دریافت کیا تم کس وجہ سے چھپنے پر مجبور ہوئے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم میں آپ کو بتاتا ہوں میں آپ کے ساتھ غلط بیانی نہیں کروں گا۔ اللہ کی قسم مجھے اس بات کا اندیشہ تھا کہ اگر (میں آپ کے سامنے آیا) اور میں نے آپ کے ساتھ بات چیت کی تو مجھے آپ کے ساتھ جھوٹ بولنا پڑے گا۔ میں آپ کے ساتھ کوئی وعدہ کرلوں گا پھر اس کی خلاف ورزی کرنی پڑے

5044- إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو اليسر: هو كعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم الأنصاري السلمي الخزرجي، شهد العقبة وبدراً وكان الغناء يوم بدر وغيره، وهو الذي أسر العباس ن عبد المطلب يوم بدر، وهو آخر من مات بالمدينة ممن شهد بدراً، مات سنة خمس وخمسين. وأخرجه مسلم "3006" في الزهد: باب حديث جابر الطويل، والطبراني "19/"379 والحاكم 2/28، والبيهقي 5/357 من طريقين عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 2/19 - 20 بدون القصة، من طريق يحيى بن عبد الحميد، عن حاتم بن إسماعيل، به. وأخرجه القضاعي في "مسند الشهاب" "462" من طريق إسحاق بن راهوية، عن حنظلة بن عمرو الزرقي، عن أبي حزرة، به. وأخرجه الطبراني "19/"380 من طريق مجاهد عن عباد بن الوليد، به. وأخرجه دون القصة أيضاً: أحمد 3/427، ابن ماجه "2419" في الصدقات: باب إنظار المعسر، والطبراني "19/"372 و"373" و"374" و"375" و"376"، والقضاعي "460" و"461" من طرق عن أبي اليسر بنحوه.

گی۔ آپ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں (اب میں آپ کے ساتھ اس طرح کرتا ہوا اچھا' تو نہیں لگتا) اللہ کی قسم میں ایک تنگ دست شخص ہوں۔ حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم ایسا ہی ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے اس نے کہا: اللہ کی قسم ایسا ہی ہے۔ حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے اپنا صحیفہ لیا اور اسے مٹا دیا اور بولے: اگر تمہیں ادائیگی کی گنجائش مل جائے' تو ادا کر دینا ورنہ میری طرف سے یہ معاف ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میری ان دونوں آنکھوں نے اس بات کو سنا اور میرے دل نے اس بات کو محفوظ رکھا۔ انہوں نے اپنے دل کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے یا اسے ادائیگی (مکمل یا جزوی طور پر) معاف کر دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا خاص سایہ عطا کرے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ کا نام کعب بن عمرو ہے۔

ذِكْرُ تَيْسِيرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْأُمُورَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَى الْمُيَسِّرِ عَلَى الْمُعْسِرِينَ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے' دنیا اور آخرت میں' امور کو آسان کرنے کا تذکرہ' جو تنگدست لوگوں کو آسانی فراہم کرتا ہے

5045 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرے' اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا۔''

ذِكْرُ رَجَاءِ تَجَاوُزِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَمَّنْ تَجَاوَزَ عَنِ الْمُعْسِرِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص سے درگزر کرنے کی امید کا تذکرہ' جو تنگدست شخص سے درگزر کرتا ہے

5045– حديث صحيح، وأسناده حسن. محاضر -وهو ابن المورع الهمداني- وإن كان صدوقاً تقع له أوهام، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات. حميد بن زنجويه: هو حميد بن مخلد بن قتيبة بن عبد الله الأزدي أبو أحمد بن زنجويه، وهو لقب أبيه، ثقة ثبت صاحب تصانيف، مات سنة 251، روى له أبو داود والنسائي. وأخرجه أحمد 2/252، وابن أبي شيبة 86 - 9/85، ومسلم "2699" في الذكر والدعاء: باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر والدعاء: باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن والذكر، وأبو داود "4946" في الأدب: باب في المعونة للمسلم، والترمذي 1930 "في البر والصلة: باب ماجاء في الستر على مسلم، "وابن ماجه "225" في المقدمة: باب فضل العلماء والحث على طلب العمل، و "2417" في الصدقات: باب إنظار المعسر، والقضاعي "458"، والبغوي "127" من طرق عن الأعمش، بهذا الإسناد.

5046 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَیْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ، فَاِذَا اَعْسَرَ الْمُعْسِرُ، قَالَ لِفَتَاهُ: تَجَاوَزْ عَنْهُ، لَعَلَّ اللّٰهَ یَتَجَاوَزُ عَنَّا، فَلَقِیَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا' جب وہ کسی تنگ دست شخص کو پاتا' تو اپنے اہلکاروں سے یہ کہتا تم اس سے درگزر کرو تا کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر کیا۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ لَمْ تُوجَدْ لَهُ حَسَنَةٌ خَلَا تَجَاوُزَهُ عَنِ الْمُعْسِرِینَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس شخص کی کوئی نیکی نہیں ملی تھی صرف یہ نیکی تھی کہ وہ تنگدست لوگوں سے درگزر کرتا تھا

5047 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ یَعْلٰی، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ یُوْجَدْ لَهُ مِنَ الْخَیْرِ شَیْءٌ، اِلَّا اَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوْسِرًا، فَكَانَ یُخَالِطُ النَّاسَ، فَیَقُوْلُ لِغُلَامِهِ تَجَاوَزْ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَلَائِكَتِهِ: نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص سے حساب لیا گیا' تو اس کے حق میں کوئی بھی نیکی نہیں ملی۔ صرف یہ نیکی تھی کہ وہ ایک خوشحال شخص تھا لوگوں سے لین دین کیا کرتا تھا وہ اپنے غلام سے یہ کہتا تھا تم تنگ دست شخص سے درگزر کرنا' تو

5046- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم، ويونس :هوابن يزيد الأيلي، وقد تقدم الحديث برقم "5042"و."5043"وأخرجه مسلم "1562"في المساقاة :باب فضل إنظار المعسر، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد .وأخرجه البيهقي 5/356من طريق بحر بن نضر، عن ابن وهب، به.

5047- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة :هوزهير بن حرب، وأبو معاوية :هو محمد بن خازم الضرير، والأعمش :هو سليمان بن مهران، وأبو وائل :هو شقيق بن سلمة .وأخرجه أحمد 4/120، ومسلم "1561"في المساقاة :باب فضل إنظار المعسر، والترمذي "1307"في البيوع :باب في إنظار المعسر والرفق به، والطبراني في "الكبير"537" /17 "، والبيهقي 5/356من طرق عن أبي معاوية بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 2/29من طريقين عن الأعمش، به وصححه على شرط الشيخين، وقال :لم يخرجاه، ووافقه الذهبي.

اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں سے فرمایا ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں تم لوگ اس سے درگزر کرو"۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ تَنَازَعَ هُوَ وَاَخُوْهُ الْمُسْلِمُ فِيْ دَيْنٍ اَنْ يَّضَعَ الْمُوْسِرُ بَعْضَ دَيْنِهِ لِلْمُعْسِرِ

اس بات کا تذکرہ' یہ بات مستحب ہے' جس کا اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ قرض کی وصولی کا معاملہ ہو' تو خوشحال شخص تنگدست شخص کو' اپنے قرض کے کچھ حصے کو معاف کر دے

5048 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ اَبِىْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ، عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِى الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا، حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِىْ بَيْتِهِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ: يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَشَارَ بِيَدِهِ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ، قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: قُمْ فَاقْضِهِ

❀❀ عبداللہ بن کعب بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے ابن ابوحدرد سے قرض کا تقاضا کیا جس کی ادائیگی ان کے ذمے تھی یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس کی بات ہے اور یہ مسجد کا واقعہ ہے۔ ان دونوں کی آواز بلند ہوگئی۔ یہاں تک نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر میں موجود رہتے ہوئے ان کی آواز سن لی نبی اکرم ﷺ ان دونوں کے پاس تشریف لائے آپ نے اپنے حجرہ کا پردہ ہٹایا آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو بلند آواز میں پکارا اے کعب بن مالک انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں حاضر ہوں نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اشارہ کیا کہ تم اپنے قرض کا نصف حصہ معاف کر دو۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں نے ایسا ہی کیا نبی اکرم ﷺ نے (دوسرے فریق سے فرمایا) تم اٹھو اور (باقی رہ جانے والی رقم) ادا کر دو۔

5048– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم "1558" في المساقاة: باب استحباب الوضع من الدين، عن حرملة بن يحيى بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "471" في المساجد: باب رفع الصوت في المساجد، وأبو داود "3595" في الأقضية: باب في الصلح، والطبراني في "الكبير" "129"/19، والبغوي "2151" من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 6/390، والدارمي 2/261، والبخاري "457" في المساجد: باب التقاضي والملازمة في المسجد، و "2418" في الخصومات: باب كلام الخصوم بعضهم في بعض، و "2710" في الصلح: باب الصلح بالدين والعين، ومسلم "21" "1558"، وابن ماجه "2449" في الأحكام: باب الحبس في الدين والملازمة، والطبراني "91/127" من طريق عثمان بن عمر وأخرجه الطبراني "128"/19 من طريق الليث، كلاهما عن يونس الأيلي، به. وأخرجه أحمد 454، والطبراني "126"/19 من طريقين عن الزهري، به. وأخرجه أحمد "2424"/3

كِتَابُ الْحَجَرِ

کتاب: تصرف سے روکنے کے بارے میں روایات

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ إِذَا عَلِمَ مِنْ إِنْسَانٍ ضِدَّ الرُّشْدِ فِي أَسْبَابِهِ أَنْ يَحْجُرَ عَلَيْهِ

حاکم کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' جب اسے کسی شخص کے بارے میں سمجھ بوجھ کم ہونے کا علم ہو' تو وہ اسے تصرف کرنے سے روک دے

5049 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُبَايِعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ، فَأَتَى أَهْلُهُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ احْجُرْ عَلَى فُلَانٍ، فَإِنَّهُ يُبَايِعُ، وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ، فَدَعَاهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ: إِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكٍ لِلْبَيْعِ، فَقُلْ هَاءً، وَهَاءً، وَلَا خِلَابَةَ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص خرید وفروخت کیا کرتا تھا جس کی زبان میں لکنت تھی۔ اس کے اہل خانہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی آپ فلاں کو تصرف کرنے سے روک دیجئے کیونکہ وہ خرید وفروخت کرتا ہے اس کی قوت گویائی ٹھیک نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور خرید وفروخت کرنے سے منع کر دیا' تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرا خرید وفروخت کیے بغیر گزارا نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے خرید وفروخت ترک نہیں کرنی' تو پھر یہ کہہ دیا کرو: یہ ہے اور یہ ہے اور کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔

5049- إسناده صحيح قوي، أبو ثور واسمه إبراهيم بن خالد -ثقة، روى له أبو داود، وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الصحيح، وعبد الوهاب بن عطاء سمع من سعيد هو ابن أبي عروبة قبل الاختلاط. وأخرجه أبو داود "3501" في البيوع: باب في الرجل يقول عند البيع: لا خلابة، عن أبي ثور، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/217، والدارقطني 3/55، وابن الجارود "568"، والحاكم 4/101، والبيهقي 6/62 من طرق عن عبد الوهاب، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه الترمذي "1250" في البيوع: باب ماجاء فيمن يخدع في البيع، والنسائي 7/252 في البيوع: باب الخديعة في البيع، وابن ماجه "2354" في الأحكام: باب الحجر على من يفسد ماله، من طريقين عن عبد الأعلى بن عبد الأعلى، عن سعيد بن أبي عروبة، به. وهذا سند صحيح.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْإِمَامِ أَنْ يَحْجُرَ عَلَى مَنْ يَرَى ذَٰلِكَ احْتِيَاطًا لَهُ مِنْ رَعِيَّتِهِ

حاکم کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی رعایا میں سے جس شخص میں یہ صورتحال دیکھے اس کے حق میں احتیاط کے طور پر اسے تصرف سے روک دے

5050 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَرُزِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَبْتَاعُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ فِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ، فَجَاءَ أَهْلُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَى فُلَانٍ، فَإِنَّهُ يَبْتَاعُ، وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكٍ الْبَيْعَ، فَقُلْ هَاءً، وَهَاءً، وَلَا خِلَابَةَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص خرید و فروخت کیا کرتا تھا۔ اس کی زبان میں لکنت تھی۔ اس کے اہل خانہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض یارسول اللہ (ﷺ)! آپ فلاں کو تصرف کرنے سے روک دیں کیونکہ وہ خرید و فروخت کرتا ہے اس کی زبان میں لکنت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے بلایا اور اسے خرید و فروخت کرنے سے منع کر دیا' تو اس نے عرض کی: یا نبی اللہ میرا خرید و فروخت کیے بغیر گزارا نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم خرید و فروخت کو ترک نہیں کرتے' تو پھر یہ کہہ دیا کرو۔ یہ ہے اور یہ ہے اور کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنَى مَا أَوْمَأْنَا إِلَيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس معنی کی صراحت کرتی ہے' جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے

5051 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ:

5050– إسناده قوى على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله .وأخرجه أبو داود "3501"فى البيوع :باب فى الرجل يقول عند البيع :لاخلابة، عن محمد بن عبد الله الأرزى بهذا الإسناد.

5051– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابرى، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم "1533"فى البيوع :باب من يخدع فى البيع، عن يحيى بن أيوب المقابرى، بهذا الإسناد .وعنده فكان إذا بايع يقول :لا خيانة.وأخرجه مسلم "1533"من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به.وأخرجه عبد الرزاق "15337"، وأحمد 2/61 و72 و80، والبخارى "2407"فى الاستقراض :باب ماينهى عن إضاعة المال، و "2414"فى الخصومات :باب من رد أمر السفيه والضعيف العقل، ومسلم "1533"من طرق عن عبد الله بن دينار، به .وانظر ما بعده .

(متن حدیث): ذُكِرَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ بَايَعْتَ، فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ، وَكَانَ اِذَا بَايَعَ، يَقُولُ: لَا خِلَابَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ اسے خرید وفروخت میں دھوکہ ہو جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جس کے ساتھ تم کوئی سودا کرو' تو یہ کہہ دو کہ کوئی دھوکہ نہیں چلے گا' تو جب وہ شخص کوئی سودا کرتا تھا' تو یہ کہہ دیتا تھا کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَحْجُورِ عَلَيْهِ عِنْدَ مُبَايَعَتِهِ، غَيْرَهُ الشَّيْءَ التَّافِهَ الَّذِي لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا اَنْ يَقُولَ لَا خِلَابَةَ لِئَلَّا يُخْدَعَ فِي بَيْعَتِهِ

جس شخص کو دوسرے کسی شخص کے ساتھ خرید وفروخت کرنے سے منع کیا گیا ہو اسے اس بات کا حکم

ہونے کا تذکرہ' اگر اس کے لیے خرید وفروخت زیادہ ضروری ہو' تو پھر وہ یہ کہہ دیا کرے کہ کوئی دھوکہ نہیں ہوگا تاکہ اس کے سودے میں اس کے ساتھ دھوکہ نہ ہو

5052 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ يَنْخَدِعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا بِعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا ابْتَاعَ، يَقُولُ: لَا خِلَابَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جسے کاروبار میں دھوکہ ہو جاتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کوئی چیز فروخت کرو' تو یہ کہہ دو: کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو جب وہ شخص کوئی چیز فروخت کرتا تھا' تو یہ کہہ دیتا تھا: کوئی دھوکہ نہیں چلے گا۔



5052– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو مكرر ما قبله، وهو في "الموطأ" 2/685 "في البيوع :باب جامع البيوع. من طريق مالك أخرجه البخاري "2117"في البيوع :باب ما يكره من الخداع في البيع، و "4964"في الحيل :باب ماينهى من الخداع في البيوع، أبو داود "3500"في البيوع :باب في الرجل يقول عند البيع لاخلابة، والنسائي 7/252 في البيوع :باب الخديعة في البيع، والبغوي ."2052"

بَابُ الْحَوَالَةِ

باب! حوالہ کا بیان

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالاتِّبَاعِ لِمَنْ اُحِيلَ عَلٰى مَلِيءٍ مَالَهُ

جس شخص کو وصولی کے لیے کسی دوسرے کے حوالے کیا جائے اسے دوسرے شخص کے پیچھے جانے کے حکم کا تذکرہ

5053 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خوشحال شخص کا (ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب کسی کو وصولی کے لئے کسی دوسرے کے سپرد کیا جائے' تو اسے اس (دوسرے شخص) کے پیچھے جانا چاہئے''۔

5053- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ 2/174 "في البيوع :باب جامع الدين والحوالة. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي "245"برواية المزني، وأحمد 380 - 2/379و465، والبخاري "2287"في الحوالة :باب هل يرجع في الحوالة، ومسلم "1564"في المساقاة، باب تحريم مطل الغني، وأبو داود "3345"في البيوع :باب في المطل، والنسائي 7/317في البيوع :باب الحوالة، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار4/8 "، والبيهقي 6/70، والبغوي "2152"وسيأتي عند المصنف برقم "5090"بهذا الإسناد والمتن وأخرجه عبد الرزاق "15356"، ووأحمد 2/463، والترمذي "1308"في البيوع: باب في مطل الغني أنه ظلم، الغني ابن ماجه "2403"في الصدقات :باب الحوالة، والطحاوي في "المشكل1/414 "، وابن الجارود "560"، والبيهقي 6/70من طريق عن أبي الزناد، به. وأخرجه عبد الرزاق "1556"، وأحمد 2/463، والترمذي "1308" في البيوع :باب في مطل الغني أنه ظلم، وابن ماجه "2403"في الصدقات :باب الحوالة، والطحاوي في "المشكل1/414 "، وابن الجارود "560"، والبيهقي 6/70من طريق عن أبي الزناد، به.

كِتَابُ الْكَفَالَةِ

کتاب! کفالت کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ ضَمَانِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنَ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِهٖ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ وَفَاءً اِذَا لَمْ يَكُنْ بِالْمُتَعَدِّي فِيْهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے قرض کی ادائیگی کی ضمانت دی

کہ آپ ﷺ کی امت کا جو شخص ایسی حالت میں فوت ہو کہ اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز نہ چھوڑی ہو جبکہ وہ اس بارے میں زیادتی کرنے والا نہ ہو

5054 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): مَنْ تَرَكَ مَالًا، فَلِاَهْلِهٖ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا، فَاِلَيَّ وَعَلَيَّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے اہل خانہ کو ملے گا اور جو شخص قرض چھوڑ کر جائے وہ میری طرف آئے گا اور اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔''

5054- إسناده حسن، رجاله رجال الشيخين غير محمد بن عمرو، وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي، فقد روى له البخاري مقروناً، ومسلم في المتابعات وهو صدوق .إسحاق بن إبراهيم :ابن راهويه .وقد تقدم الحديث بإسناد صحيح عند المصنف برقم "3063" و"3834"

كِتَابُ الْقَضَاءِ

کتاب! (عدالتی) فیصلوں کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مُنَاقَشَةِ اللّٰهِ فِي الْقِيَامَةِ الْحَاكِمَ الْعَادِلَ إِذَا كَانَ فِي الدُّنْيَا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے اس عادل حکمران کے ساتھ مناقشہ کی صفت کے بارے میں ہے' جو شخص دنیا میں (قاضی کے فرائض سرانجام دیتا تھا)

5055 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَلَاءِ الْيَشْكُرِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَرْجٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): يُدْعَى بِالْقَاضِي الْعَادِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَلْقَى مِنْ شِدَّةِ الْحِسَابِ مَا يَتَمَنَّى، أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي عُمْرِهِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن عادل قاضی کو بلایا جائے گا اور اس سے اتنی سختی سے حساب لیا جائے گا وہ یہ آرزو کرے گا کہ کاش اس نے اپنی پوری زندگی میں کبھی بھی دو آدمیوں کے درمیان کوئی فیصلہ نہ دیا ہوتا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُولِ الْمَرْءِ فِي قَضَاءِ الْمُسْلِمِينَ إِذَا عَلِمَ تَعَذُّرَ سُلُوكِ الْحَقِّ فِيهِ عَلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی مسلمانوں کے معاملات کا فیصلہ کرنے میں داخل ہو' جبکہ اسے یہ علم ہو کہ اس بارے میں حق کے راستے پر چلنا اس کے لیے مشکل ہو گا

5056 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي جَمِيلَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ،

5055– إسناده ضعيف. صالح بن سرج: لم يوثقه غير المؤلف 6/460، وباقي السند رجاله رجال الصحيح غير عمرو بن العلاء فقد روى عنه جمع وذكره المؤلف في "الثقات" 8/478. "أبو الوليد": هو هشام بن عبد الملك. وأخرجه أحمد 6/96 من طرق عن عمرو بن العلاء، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع 4/192"، ونسبه إلى أحمد، وقال: إسناده حسن.

(متن حدیث): اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، قَالَ لابْنِ عُمَرَ: اذْهَبْ فَكُنْ قَاضِيًا، قَالَ اَوَ تُعْفِينِي يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟، قَالَ: اذْهَبْ، فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ، قَالَ تُعْفِينِي يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟، قَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا ذَهَبْتَ فَقَضَيْتَ، قَالَ: لَا تَعْجَلْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَقَدْ عَاذَ مَعَاذًا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنِّيْ اَعُوذُ بِاللّٰهِ، اَنْ اَكُوْنَ قَاضِيًا، قَالَ: وَمَا يَمْنَعُكَ، وَقَدْ كَانَ اَبُوكَ يَقْضِي؟، قَالَ: لِاَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ قَاضِيًا، فَقَضَى بِالْجَهْلِ، كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَمَنْ كَانَ قَاضِيًا، فَقَضَى بِالْجَوْرِ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَمَنْ كَانَ قَاضِيًا عَالِمًا يَقْضِي بِحَقٍّ اَوْ بِعَدْلٍ، سَاَلَ التَّفَلُّتَ كَفَافًا، فَمَا اَرْجُو مِنْهُ بَعْدَ ذَا

قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: ابْنُ وَهْبٍ هٰذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبِ بْنِ الْاَسْوَدِ الْقُرَشِيُّ مِنَ الْمَدِينَةِ رَوٰى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ

✿✿ عبداللہ بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تم جاؤ تم قاضی ہو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کی: اے امیر المومنین کیا آپ مجھے اس سے معاف نہیں رکھیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جاؤ اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو' انہوں نے گزارش کی: اے امیر المومنین آپ مجھے اس سے معافی نہیں دیتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں تاکید کر رہا ہوں کہ تم جاؤ اور فیصلہ کرو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کی: آپ جلدی نہ کیجئے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص اللہ کی پناہ لیتا ہے وہ ایک ایسی ذات کی پناہ لیتا ہے' جس کی پناہ لی جاتی ہے"۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تو میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں قاضی بن جاؤں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تم ایسا کیوں نہیں کرتے جبکہ تمہارے والد فیصلے دیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص قاضی ہو اور علم نہ ہونے کے باوجود فیصلہ دے وہ اہل جہنم میں سے ہوگا اور جو شخص قاضی ہو کر ظلم کے مطابق فیصلہ دے وہ اہل جہنم میں سے ہوگا اور جو شخص قاضی ہو اور عالم بھی ہو اور حق کے ساتھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) انصاف کے ساتھ فیصلہ دے وہ بھی (قیامت کے دن) یہ آرزو کرے گا کہ اسے برابری کی بنیاد پر چھوڑ دیا جائے"۔

5056- إسناده ضعيف .عبد الملك بن أبي جميلة :لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 7/103، ولم يَروِ عنه غير معتمر بن سليمان، وقال حاتم :مجهول، وباقي رجاله ثقات .وعبد الله بن وهب :كذا وقع في الأصل "التقاسيم" 2/238 "وهب "بالواو، وقال في آخره :ابْنُ وَهْبٍ هٰذَا :هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وهب بن زمعة بْنِ الْاَسْوَدِ الْقُرَشِيُّ مِنَ الْمَدِينَةِ، رَوَى عَنْهُ الزهريز قلت :هو ثقة، روى له الترمذي وابن ماجه وأخرجه الطبراني في "الكبير "13319" "عن إبراهيم بن هاشم البغوي، عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد. وقال في آخره :عبد الله بن وهب هذا :هو عندي عبد الله بن وهب بن زمعة، والله اعلم . وأخرجه أبو يعلى في "مسنده "ورقة 268/1عن شيبان، عن معتمر بن سليمانن به .وأخرجه الترمذي "1322"في أول الأحاكم :باب ماجاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا) تو اب اس کے بعد میں کیا امید رکھ سکتا ہوں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن وہب نامی راوی عبداللہ بن وہب بن اسود قریشی ہے جس کا تعلق مدینہ منورہ سے ہے۔ ابن شہاب زہری نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجَلِهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) (المائدة: 42)

اس سبب کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا "اور اگر تم فیصلہ دو تو ان کے درمیان انصاف کے مطابق فیصلہ دو"

5057 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ قُرَيْظَةُ، وَالنَّضِيْرُ، وَكَانَتِ النَّضِيْرُ اَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ، قَالَ: وَكَانَ اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِيْرِ قُتِلَ بِهِ، وَاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيْرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ، وَدٰى مِائَةَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيْرِ، رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ، فَقَالُوْا: ادْفَعُوْهُ اِلَيْنَا نَقْتُلْهُ، فَقَالُوْا: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَوْهُ، فَنَزَلَتْ (وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) (المائدة: 42)، وَالْقِسْطُ النَّفْسُ، بِالنَّفْسِ، ثُمَّ نَزَلَتْ (اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ) (المائدة: 50)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک قریظہ قبیلہ تھا اور ایک نضیر قبیلہ تھا۔ نضیر قبیلہ قریظہ قبیلے سے زیادہ معزز سمجھا جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بنو قریظہ سے تعلق رکھنے والا جب کوئی شخص بنو نضیر سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو قتل کر دیتا' تو اسے اس کے بدلے میں قتل کر دیا جاتا اور جب بنو نضیر سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص بنو قریظہ سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو قتل کرتا' تو وہ کھجور کے ایک سو وسق دیت ادا کر دیتا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا' تو بنو نضیر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے بنو قریظہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے کہا: تم لوگ اسے ہمارے حوالے کر دو تاکہ ہم بھی اسے قتل کریں۔ ان لوگوں نے کہا: ہمارے اور تمہارے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کریں گے' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

5057- حديث قوى، رواية سماك عن عكرمة وإن كان فيها اضطراب -قد تابعه داود بن حصين، وباقى السند ثقات من رجال الشيخين غير على بن صالح، فمن رجال مسلم. وأخرجه أبو داود "4494" في الديات :باب النفس بالنفس، وقد والنسائى 8/18 - 19 في القسامة :باب تأول وقول الله تعالى :(وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) ، والطبرى فى "جامع البيان" "11975"، والحاكم 4/366، والبيهقى 8/24، من طرق عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبى. وأخرجه أحمد 1/363، وأبو داود "3591" في الأقضية :باب الحكم بين أهل الذمة، والنسائى 8/19، والطبرى "11974" من طرق عن ابن اسحاق عن داود بن الحصين.

خدمت میں حاضر ہوئے' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"اگر تم فیصلہ دیتے ہو' تو ان کے درمیان انصاف کے مطابق فیصلہ دو۔"

یہاں انصاف سے مراد یہ ہے: جان کا بدلہ جان ہو پھر یہ آیت نازل ہوئی:

"کیا وہ زمانہ جاہلیت کے رواج کے مطابق فیصلہ چاہتے ہیں۔"

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مَعُوْنَةِ الضُّعَفَاءِ وَاَخْذِ مَالِهِمْ مِنَ الْاَقْوِيَاءِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ کمزور لوگوں کی مدد کرے اور طاقتور لوگوں سے ان (کمزوروں) کا مال وصول کرے

5058 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا رَجَعَتْ مُهَاجِرَةُ الْحَبَشَةِ، اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلَا تُحَدِّثُوْنِىْ بِاَعْجَبِ مَا رَاَيْتُمْ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ، قَالَ فِتْيَةٌ مِّنْهُمْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَرَّتْ عَلَيْنَا عَجُوْزٌ مِّنْ عَجَائِزِهِمْ، تَحْمِلُ عَلٰى رَاْسِهَا قُلَّةً مِنْ مَاءٍ، فَمَرَّتْ بِفَتًى مِنْهُمْ، فَجَعَلَ اِحْدٰى يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْهَا، ثُمَّ دَفَعَهَا عَلٰى رُكْبَتَيْهَا، فَانْكَسَرَتْ قُلَّتُهَا، فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ، الْتَفَتَتْ اِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَتْ: سَتَعْلَمُ يَا غُدَرُ اِذَا وَضَعَ اللّٰهُ الْكُرْسِىَّ، وَجَمَعَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، وَتَكَلَّمَتِ الْاَيْدِىْ وَالْاَرْجُلُ بِمَا كَانَا يَكْسِبُوْنَ، فَسَوْفَ تَعْلَمُ اَمْرِىْ وَاَمْرَكَ عِنْدَهٗ غَدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَتْ، ثُمَّ صَدَقَتْ، كَيْفَ يُقَدِّسُ اللّٰهُ قَوْمًا لَا يُؤْخَذُ لِضَعِيْفِهِمْ مِنْ شَدِيْدِهِمْ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حبشہ کے مہاجرین واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے حبشہ کی سرزمین پر جو حیران کن بات دیکھی ہے اس بارے میں ہمیں کچھ بتاؤ' تو ان میں سے کچھ نوجوانوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک بوڑھی عورت ہمارے پاس سے گزری۔ اس نے اپنے سر پر پانی کا مٹکا اٹھایا ہوا تھا وہ حبشیوں سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان کے پاس سے گزری' تو اس

5058– حديث قوى بشواهده .مسلم بن خالد بن وهو الزنجي -وإن كان سيء الحفظ وقد تابعه في المرفوع منه الفضل بن العلاء عند المؤلف في الرواية الآتية، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح .ابن خثيم :هو عبد الله بن عثمان بن خثيم .وقال الإمام الذهبي في "العلو للعلي الغفار "ص68عن هذا الإسناد بعد أن ساقه :إسناده صالح .وأخرجه ابن ماجه "4010"في الفتن :باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، وأبو يعلى "2003"من طريقين عن يحيى بن سليمن عن ابن خثيم، بهذا الإسناد .وله شاهد من حديث بريدة عند البزار "1596"، والبيهقي في "السنن 6/95 "و10/94، وفي "الأسماء والصفات "ص404، وهو حسن في الشواهد، قال الهيثمي 5/208، ونسبة للبزار، وفيه عطاء بن السائب، وهو ثقة، لكنه اختلط، وبقية رجاله ثقات.

نوجوان نے اپنا ایک ہاتھ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور پھر اسے گھٹنوں کے بل گرا دیا۔ اس عورت کا مٹکا ٹوٹ گیا' پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور اس نوجوان کی طرف متوجہ ہو کر اس نے کہا: اے نالائق عنقریب تم جان لو گے اللہ تعالیٰ جب کرسی کو رکھے گا اور تمام پہلے اور بعد والوں کو جمع کرے گا اس دن ہاتھ اور پاؤں اس بارے میں کلام کریں گے کہ انہوں نے کیا کچھ کیا اس وقت تم میرے اور اپنے معاملے کے بارے میں جان لو گے۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عورت نے سچ کہا ہے اس نے سچ کہا ہے اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے پاک کر سکتا ہے' جس میں کمزور کے لئے طاقت ور سے مواخذہ نہیں کیا جاتا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّاْخُذَ لِلضَّعِيفِ مِنَ الْقَوِيِّ اِذَا قَدَرَ عَلٰى ذٰلِكَ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ طاقتور سے کمزور کا حق وصول کرے جبکہ وہ اس کی قدرت رکھتا ہو

5059 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ اَبِي الدُّمَيْكِ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَيْفَ تُقَدَّسُ اُمَّةٌ لَا يُؤْخَذُ مِنْ شَدِيدِهِمْ لِضَعِيفِهِمْ؟

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایسی اُمت کو کیسے پاک کیا جا سکتا ہے جس میں کمزور کے لئے طاقت ور سے مواخذہ نہ کیا جائے۔''

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَاكِمَ الْمُجْتَهِدَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُكْمِهِ اَجْرَيْنِ اِذَا اَصَابَ فِيهِ

اللہ تعالیٰ کا اس حاکم کو دوگنا اجر عطا کرنے کا تذکرہ' جو فیصلہ دیتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کے بارے میں کوشش کرتا ہے' جبکہ اس کا فیصلہ درست بھی ہو

5060 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّرْقِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، وَحَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ

5059- رجاله رجال الصحيح غير الفضل بن العلاء، فقد روى له البخاري مقروناً بغيره وقال ابن معين: لابأس به، وقال علي بن المديني: ثقة. وانظر ما قبله. وأخرجه الخطيب البغدادي في "تاريخه 7/396" من طريق الحسن بن عمرو السبيعي، عن علي بن المديني، بهذا الإسناد.

يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ، فَاجْتَهَدَ، فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا رَوٰى مَعْمَرٌ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، مُسْنَدًا، اِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی قاضی فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرتا ہے اور درست فیصلہ کرتا ہے' تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور جب وہ فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرتا ہے اور اس سے غلطی ہو جائے' تو اسے ایک اجر ملتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) معمر نے ثوری کے حوالے سے مسند روایت کے طور پر یہی روایت نقل کی ہے۔

ذِكْرُ كَتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْحَاكِمِ الْمُجْتَهِدِ فِي قَضَائِهِ اَجْرًا وَاحِدًا اِذَا اَخْطَاَ فِيهِ

اللہ تعالیٰ کا اس قاضی کے لیے ایک اجر نوٹ کرنے کا تذکرہ' جو اپنے فیصلے میں اجتہاد سے کام لیتا ہے اور اس میں غلطی کر جاتا ہے

5061 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَحْرِ بْنِ مُعَاذٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ:

5060- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن أبي السرى، وهو محمد بن المتوكل، فمن رواة أبي داود، وقد تابعه عليه هنا محمد بن يحيى الذهلي، وهو ثقة من رجال البخاري .وأخرجه ابن الجارود "966"، والدارقطني 4/204 من طريق محمد بن يحيى الذهلي بهذا الإسناد .وتابع الذهلي غير واحد عند الدارقطني.وأخرجه الترمذي "1326"في الأحكام :باب ماجاء في القاضي يصيب ويخطء، والنسائي 224 - 6/223في آداب القضاة :باب الإصابة في الحكم، والبيهقي 10/119 من طرق عن عبد الرزاق، به.وأخرجه أحمد 4/198و - 204و205، والشافعي 177 - 2/176، والبخاري "7352"في الاعتصام :باب أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ، ومسلم "1716"في الأقضية :باب بيان أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ، وأبو داود "3574"في الأقضية :باب في القاضي يخطء، والنسائي في القضاء من "الكبرى "كما في "التحفة 8/158 "، وابن ماجه "2314"في الأحكام :باب الحاكم يجتهد فيصيب الحق، والدارقطني 211 - 4/210و211، والبيهقي 10/119، والبغوي "2509"، وابن عبد البر في "جامع بيان العلم 2/71 "من طريق يزيد بن الهاد، عن أبي بكر بن محمد بن خزم، به.

5061- حديث صحيح .هشام بن عمار :حسن الحديث، روى له البخارين وقد توبعن ومن فوقه من رجال الشيخين . محمد بن إبراهيم :هو ابن الحارث بن خالد التيمي، وابن الهاد :هويزيد بن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الليثين وعبد العزيز بن محمد :هو الدراوردي .وأخرجه ابن ماجه "2314"في الأحكام :باب الحاكم يجتهد فيصيب الحق، عن هشام بن عمار، بهذا الإسناد .وأخرجه الشافعي 2/176، ومسلم "1716"في الأقضية :باب بيان أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطان وأبو داود "3574"في الأقضية :باب في القاضي يخطء، والدارقطني 211 - 4/210و211، والبغوي "2509"من طرق عن عبد العزيز بن محمد الدراوردين به .وأخرجه أحمد 4/198و204، والبخاري "7352"في الاعتصام :باب أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ، ومسلم "1716"، والدارقطني 4/211، والبيهقي 119 - 10/118، وابن عبد البر في "جامع بيان العلم "وفضله 2/71 "من طرق عن يزيد بن الهاد، به.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي قَيْسٍ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ، وَاِذَا حَكَمَ، فَاجْتَهَدَ، فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب قاضی فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے اور درست فیصلہ دے' تو اسے دو اجر ملتے ہیں اور جب وہ فیصلہ دیتے ہوئے اجتہاد کرے اور غلطی کرے' تو اسے ایک اجر ملتا ہے۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْحَاكِمِ عَلٰى حُكْمِهِ مَا دَامَ يَتَجَنَّبُ الْحَيْفَ وَالْمَيْلَ فِيهِ

اللہ تعالیٰ کا اس قاضی کی مغفرت کرنے کا تذکرہ' جو فیصلہ کرتے ہوئے زیادتی کرنے اور کسی ایک جانب مائل ہونے سے اجتناب کرتا ہے

5062 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بیشک اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے' جب تک وہ ظلم نہ کرے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَحْكُمَ الْحَاكِمُ وَحَالَتُهُ غَيْرُ مُعْتَدِلَةٍ فِي الْاِعْتِدَالِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی قاضی کسی ایسی حالت میں فیصلہ دے جبکہ اس کی حالت معتدل نہ ہو

5063 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

5062– إسناده حسن. عمران القطان: وهو ابن داورن روى لـه أصحاب السنن، وهو حسن الحديث، وباقي السند على شرطهما. ابن أبي أوفى: هو عبد الله، والشيباني الرواى عنه: هو سليمان بن أبي سليمن أبو اسحاق الشيباني. واخرجه الترمذي "1330"في الأحكام: باب ما جاء في الإمام العادل، عن أبي بكر العطار عبد القدوس بن محمد، والحاكم 4/93، والبيهقي 10/88 من طريق أبي قلابة عبد الملك بن محمد، كلاهما عن عمرو بن عاصم الكلابي، بهذا الإسناد. وزاد في آخره: "فإذا جار تخلى عنه ولزمه الشيطان" وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عمران القطان، وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبي!

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَقْضِي الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

عبدالرحمٰن بن ابوبکرا اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی قاضی غصے کے عالم میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ دے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّحْكُمَ الْحَاكِمُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ تَغَيُّرِ طَبْعِهِ عَنْ عَادَتِهِ الَّتِي اعْتَادَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی قاضی مسلمانوں کے درمیان ایسی حالت میں فیصلہ دے' جب اس کی عام عادت کے حساب سے اس کی طبیعت متغیر ہو

5064 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَقْضِي الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

عبدالرحمٰن بن ابوبکرا اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی قاضی غصے کے عالم میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ دے۔''

ذِكْرُ اَدَبِ الْقَاضِي عِنْدَ اِمْضَائِهِ الْحُكْمَ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ

قاضی کے ان آداب کا تذکرہ' جو دو فریقوں کے درمیان فیصلہ دینے کے وقت ہونے چاہئیں

5065 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الْجَوْزِيُّ بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ،

5063– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد صرح هشيم بالتحديث عند ابن القاضي الجارود وفي رواية المصنف الآتية: وأخرجه مسلم على "1717" في الأقضية: باب كراهية قضاء القاضي وهو غضبان، وابن الجارود "997"، والبيهقي 10/105 من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد. وأخرجه من طرق عن عبد الملك بن عمير، به: الشافعي 2/177، والطيالسي "860"، والحميدي "792"، وأحمد 5/36 و38 و46 و52ن وابن أبي شيبة 7/233، ووكيع في "أخبار القضاة 1/81 "و82، والبخاري "7158" في الأحكام: باب هل يقضي القاضي أويفتي وهو غضبانن ومسلم "1717"، وأبو داود "3589" في الأقضية: باب القاضي يقضي وهو غضبان، والنسائي 8/237 و238 في آداب القضاة: باب ذكر ماينبغي للحاكم أن يجتنبه، وابن ماجه "2316" في الأحكام: باب لايحكم الحاكم وهو غضبان، والطحاوي في "الشروط 2/845 " و846 و846، والبيهقي 10/104 و105، والبغوي "2498" وقد صرح عبد الملك بن عمير بالتحديث عند البخاري وغيره.

5064– إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله.

قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِسَالَةٍ *، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَبْعَثُنِي وَاَنَا غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ؟، فَاُسْاَلُ عَنِ الْقَضَاءِ وَلَا اَدْرِي مَا اُجِيبُ، قَالَ: مَا بُدٌّ مِّنْ ذٰلِكَ، اَنْ اَذْهَبَ بِهَا اَنَا اَوْ اَنْتَ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاِنْ كَانَ، وَلَا بُدَّ اَذْهَبُ، اَنَا، فَقَالَ: انْطَلِقْ، فَاقْرَاْهَا عَلَى النَّاسِ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى، يُثَبِّتُ لِسَانَكَ، وَيَهْدِي قَلْبَكَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ النَّاسَ سَيَتَقَاضَوْنَ، فَاِذَا اَتَاكَ الْخَصْمَانِ، فَلَا تَقْضِي لِوَاحِدٍ، حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ، فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ تَعْلَمَ لِمَنِ الْحَقُّ؟! *

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیغام رساں (یعنی قاصد) بنا کر بھیجا میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے بھیج رہے ہیں میں ایک کم عمر آدمی ہوں۔ مجھ سے قضاء کے بارے میں دریافت کیا جائے گا اور مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیا جواب دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے بغیر کوئی چارا بھی نہیں ہے یا مجھے جانا ہوگا یا تم جاؤ گے۔ حضرت علی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اگر اس کے بغیر کوئی چارا نہیں ہے تو پھر میں چلا جاتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے لوگوں کے سامنے تلاوت کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا۔ تمہارے دل کو ہدایت پر ثابت رکھے گا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ اپنے مقدمات لے کر آئیں گے جب دو فریق تمہارے پاس آئیں تو تم کسی بھی فریق کے حق میں اس وقت تک فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے فریق کا کلام نہ سن لو کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے تمہیں پتہ چل جائے گا حق پر کون ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْحَاكِمَ لَهُ اَنْ يُّهَدِّدَ الْخَصْمَيْنِ بِمَا لَا يُرِيْدُ اَنْ يُّمْضِيَهُ اِذَا اَرَادَ اسْتِكْشَافَ وَاضِحٍ خَفِيَ عَلَيْهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے قاضی کو اس بات کا حق حاصل ہے

وہ کسی ایسی حقیقت کو نمایاں کرنے کے لیے جو اس سے مخفی ہو، دو فریقوں کو کسی ایسے طریقے سے دھمکا سکتا ہے جسے پورا کرنے کا اس کا ارادہ نہ ہو

5065– إسناده ضعيف، سماك فى روايته عن عكرمة اضطرب، والرسالة التى أرسل بها رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علياً هى "براء ة "ليقرأها على الناس فى الحج .وأخرجه عبد الله بن الإمام أحمد فى زياداته على "المسند 1/150 "عن أبى بكر، عن عمرو بن حماد، عن أسباط بن نصر، عن سماك، عن حنش، عن على بن أبى طالب، وحنش -وهو ابن المعتمر الكنانى :-ضعيف وأورد السيوطى فى "الدر المنثور 4/125 "ونسبه إلى أبى الشيخ، وفيه أنه بعث علياً ببراء ة إلى اليمن، وهذا خلط بين قصة إرساله إلى الحج وببراء ة وبين قصة إرساله إلى اليمن .وأخرج خبر إرساله إلى اليمن، وهو صحيح بطرقه :أحمد 1/90و 96و 111وعبد لله ابنه ا1/149، والطيالسى "125"، وأبو داود "3582"فى الأقضية لايقضى بين الخصمين حتى يسمع كلامهما، والنسائى فى "خصائص على"34" "، وأبو يعلى "371"، وابن سعد 2/337، ووكيع فى "أخبار القضاة86 - 86 - 1/85 "، والبيهقى 19/137 من طرق عن سماك بن حرب.

5066 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اِنَّ امْرَاَتَيْنِ اَتَتَا دَاوُدَ، وَكُلُّ وَاحِدَةٍ تَخْتَصِمُ فِي ابْنِهَا، فَقَضَى لِلْكُبْرٰى، فَلَمَّا خَرَجَتَا قَالَ: سُلَيْمَانُ كَيْفَ قَضَى بَيْنَكُمَا، فَاَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ - وَاَوَّلُ مَنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ السِّكِّينُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا كُنَّا نُسَمِّيهَا الْمُدْيَةَ - فَقَالَتِ الصُّغْرٰى: مَهْ؟ قَالَ: اَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا، قَالَتْ: ادْفَعْهُ اِلَيْهَا، وَقَالَتِ: الْكُبْرٰى شُقَّهُ بَيْنَنَا، قَالَ: فَقَضَاهُ سُلَيْمَانُ لِلصُّغْرٰى، وَقَالَ: لَوْ كَانَ ابْنَكِ، لَمْ تَرْضَىْ اَنْ نَشُقَّهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دوخواتین حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہ ایک بچے کے بارے میں جھگڑا کر رہی تھیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی عمر کی عورت کے حق میں فیصلہ لے لیا جب وہ دونوں وہاں سے نکلی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریافت کیا حضرت داؤد علیہ السلام نے تم دونوں کے درمیان کیا فیصلہ دے ہے۔ ان دونوں خواتین نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس بارے میں بتایا' تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تم میرے پاس چھری لے کر آؤ (راوی کہتے ہیں: پہلی مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی لفظ ''سکین'' سنا کیونکہ ہم لوگ چھری کے لئے لفظ مدیہ استعمال کرتے ہیں)

تو چھوٹی عمر کی عورت نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: میں اس بچے کو تم دونوں کے درمیان تقسیم کردوں گا۔ اس عورت نے کہا: آپ اس بچے کو اس بڑی عمر کی عورت کے سپرد کردیں جب کہ بڑی عمر کی عورت نے کہا: آپ اسے ہمارے درمیان تقسیم کردیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی عمر کی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ انہوں نے فرمایا: اگر یہ تمہارا بیٹا ہوتا' تو تم اس بات سے راضی نہ ہوتی کہ اس کے ٹکڑے کردیئے جائیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يُحْكَمُ لِلْمُخْتَلِفِينَ فِي طُرُقِ الْمُسْلِمِينَ عِنْدَ الْاِمْكَانِ

اس بات کی صفت کا تذکرہ' جب مسلمانوں کے راستے کے بارے میں لوگوں میں اختلاف ہوجائے' تو پھر کیا فیصلہ کیا جائے

5066- إسناده صحيح حسن. ابن عجلان وهو محمد حسن الحديثن روى له مسلم في الشواهدن وقد توبع، وباقي السند ثقات على شرطهما. أبو الزناد: عبد الله بن ذكوان، الأعرج: عبد الرحمن بن هرمز. وأخرجه مسلم "1720" في الأقضية: باب بيان اختلاف المجتهدين، والبيهقي 10/268 عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/322، والبخاري "3427" في أحاديث الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ)، و "6769" في الفرائض: باب إذا ادعت المرأة ابناً، ومسلم "1720"، والنسائي 8/234 - 235 باب حكم الحاكم بعلمهن و 236 باب نقض الحاكم ما يحكم به غيره ممن هو مثله أو أجل منهن والبيهقي 10/268 من طرق عن أبي الزنادن به. وأخرجه النسائي في القضاء كما في "التحفة 9/307" من طريق عمران بن حدير، عن يحيى بن سعيد، عن بشير بن نهيكن عن أبي هريرة.

5067 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ بِوَاسِطٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطُّرُقِ فَدَعُوا سَبْعَةَ اَذْرُعٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب راستے کے بارے میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے' تو سات ذراع تک جگہ چھوڑ دو۔''

ذِكْرُ مَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ لِلْمُدَّعِيَيْنِ شَيْئًا مَعْلُومًا مَعَ اِثْبَاتِ الْبَيِّنَةِ لَهُمَا مَعًا عَلَى مَا يَدَّعِيَانِ

اس بات کا تذکرہ' حاکم ایسی صورت میں کیا فیصلہ دے جب دو افراد نے ایک متعین چیز کے بارے میں دعویٰ کیا ہو اور ان دونوں نے ہی اپنے دعوے کے ثبوت بھی پیش کر دیئے ہوں

5068 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا دَابَّةً، فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَاهِدَيْنِ، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے ایک جانور کے بارے میں دعویٰ کیا۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے دو گواہ بھی پیش کر دیئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کو ان دونوں کے درمیان نصف نصف کے طور پر تقسیم کر دیا۔

5067- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهب بن بقية ويوسف بن عبد الله بن الحارث من رجاله، وباقي السند على شرطهما. خالد الأول: هو خالد بن مهران الحذاء، والثاني والرواي عنه: هو خالد بن عبد الواسطي الطحان. وأخرجه مسلم "1613" في المساقاة: باب قدر الطريق إذا اختلفوا، والبيهقي 6/154، والبغوي "2175" من طريق عبد العزيز بن المختار، عن خالد الحذاء، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/228 عن هشيم، وأخبرنا خالدن عن يوسف أو عن أبيه عبد الله بن الحارث، عن أبي هريرة. والشك من هشيم، فقد رواه غيره عن خالدن عن يوسف عن أبيه فلم شك. وأخرجه الطيالسي "2555"، وابن أبي شيبة 7/255، وأحمد 2/429و474، وأبو داود "3633" في الأقضية: أبواب من القضاء، والترمذي "1356" في الأحكام: باب إذا تشاجروا في قدر الطريق، من طريق المثنى بن سعيد، عن قتادة، عن بشير بن كعب، عن أبي هريرة. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح.

5068- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمةن فمن رجال مسلم. عبد الصمد: هو ابن عبد الوارث. وأخرجه البيهقي 10/358 عن أبي عبد الله الحافظن عن أبي الوليد، عن عبد الله بن محمد، بهذا الإسناد. وفي آخره: كذا وجدته في كتابي في موضعين، وقد رأيته في "مسند إسحاق "هكذا، إلا أنه ضرب على بشير بن نهيك بعد كتبته بخط قديم. وأخرجه أبو داود "3618" في الأقضية: باب الرجلين يدعيان شيئاً وليس بينهما بينة، وابن ماجه "2329" في الأحكام: باب الرجلان يدعيان السلعة وليس بينهما بينة.

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الْإِنْقِيَادِ لِحُكْمِ اللّٰهِ وَإِنْ كَرِهَهُ فِي الظَّاهِرِ

اس بات کا تذکرہ آدمی اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرے اگرچہ بظاہرا سے وہ حکم پسند نہ آئے

5069 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ، مَوْلٰى خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، (اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ) (البقرة: 284) ، دَخَلَ قُلُوبَهُمْ مِنْهَا شَيْءٌ، لَمْ يَدْخُلْهُ مِنْ شَيْءٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُوْلُوْا سَمِعْنَا، وَاَطَعْنَا، وَسَلَّمْنَا، فَاَلْقَى اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوبِهِمْ ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ) (البقرة: 285) الْآيَةَ، وَقَالَ: رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ، (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا، كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا) (البقرة: 286) ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تمہارے من میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کرو یا چھپا کے رکھو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں تم سے حساب لے گا۔''

تو اس آیت کے نزول کی وجہ سے لوگ انتہائی زیادہ پریشان ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو ہم نے سنا اور اطاعت کی اور ہم نے تسلیم کیا' تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان کو ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''رسول اس چیز پر ایمان لایا جو اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر نازل کی گئی اور اہل ایمان بھی (ایمان لے آئے)''

اس میں یہ الفاظ بھی ہیں (وہ لوگ یہ کہتے ہیں)

''اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں' یا غلطی کر جائیں' تو ہم سے مواخذہ نہ کرنا۔''

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا (اس میں یہ دعا بھی ہے)

''اے ہمارے پروردگار' تو ہم پر اس طرح بوجھ نہ لاد دینا' جس طرح' تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر لاد دیا تھا۔''

تو پروردگار نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّاْخُذَ الْمَرْءُ مَا حَكَمَ لَهُ الْحَاكِمُ بِالشُّهُوْدِ اِذَا عَلِمَ ضِدَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ خَالِقِهٖ فِيْهِ

5069– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير آدم بن سليمان فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 1/ 233، ومسلم "126" في الإيمان : باب بيان أنه سبحانه وتعالى لم يكلف إلا ما يطاق، والترمذي "2992" في تفسير القرآن : باب ومن سورة البقرة، والنسائي في التفسير كما في "التحفة 4/391 "، الطبراني "6457"، والواحدي في "أسباب النزول" ص 211 - 210 من طرق عن وكيع بهذا الإسناد. وفي الباب عن أبي هريرة في الجزء الأول برقم . "139"

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اس فیصلے کو قبول کرے جو حاکم نے گواہوں کی بنیاد پر

اس کے حق میں دے دیا ہو' حالانکہ اس شخص کو اپنے اور اپنے خالق کے درمیان معاملے کے اعتبار سے اس کے متضاد کا علم ہو (یعنی اسے پتہ ہو کہ حاکم نے اس کے حق میں غلط فیصلہ دیا ہے)

5070 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ، اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ، فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ، مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ، فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا، فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

❀❀ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: میں ایک انسان ہوں تم لوگ اپنے مقدمات لے کر میرے پاس آتے ہو البتہ اگر کوئی شخص اپنے موقف کو ثابت کرنے میں دوسرے کے مقابلے میں زیادہ تیز ہو اور میں نے جو سنا میں اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ دے دوں' تو میں جس شخص کے حق میں اس کے کسی بھائی کے حق کا فیصلہ دوں تو وہ اسے قبول نہ کرے کیونکہ میں نے اس کے لئے جہنم کا ٹکڑا کاٹ کر دیا ہوگا۔

5070– إسناده صحيح على شرطهما، وهو فى "الموطأ 2/719 "فى الأقضية :باب الترغيب فى القضاء بالحق. ومن طريق مالك أخرجه الشافعى 2/178، والبخارى "2680"فى الشهادات :باب من أقام البينة بعد اليمين، و "7169"فى الأحكام :باب موعظة الإمام للخصوم، والطحاوى 4/154، والبيهقى 10/143و149، والبغوى ."2506" وأخرجه أحمد 6/203و -291 291و307، وابن أبى شيبة 7/233، ومسلم "4" "1713"فى الأقضية :باب الحكم بالظاهر اللحن بالحجة، والترمذى "1339" فى الأحكام :باب ماجاء فى التشديد على من يقضى له بشىء ليس له أن يأخذه النسائى 8/233فى آداب القضاة :باب الحكم بالظاهرن وابن ماحه "2317"فى الأحكام :باب قضية الحاكم لاتحل الحكم بالظاهر، وابن ماجه "2317"فى الأحكام :باب قضية الحكام لاتحل حراماً ولاتحرم حلالاً، الطبرانى "906"/23و "907"وابن الجارود "999"، الدارقطنى 4/239، والبيهقى 10/149من طرق عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/308، والبخارى "2458"فى المظالم :باب إثم من خاصم فى باطل وهو يعلمه، و "7181"فى الأحكام باب قضى له بحق أخيه فلا يأخذ، و "7185"باب القضاء فى كثير المال وقليلهن ومسلم "5" "1713"و"6"، والطحاوى 4/239، والطبرانى "803"/23و "902"و"903"، والدارقطنى 4/239، والبيهقى 10/143و 150 - 149من طريقين عن عروة، به. واخرجه أحمد 6/320، وابن أبى شيبة 7/234، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار 4/154 "، "ومشكل الآثار "، 1/329و330، والطبرانى "663"/23، وابن الجارود "1000"|والدارقطنى 4/239، والبيهقى 6/66، والبغوى "2508"من طريق أسامة بن زيد الليثى، عن عبد الله بن رافع، عن أم سلمة بنحوه فى حديث طويل. وأخرجه بنحوه الطبرانى "848"/23من طريق ابن لهيعة، عن يونس بن يزيد، عن الزهرين عن عمرة بن عبد الرحمن، عن أم سلمة.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَخْذِ الْمَرْءِ مَا حُكِمَ لَهُ الْحَاكِمُ اِذَا عَلِمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَالِقِهِ ضِدَّهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اس چیز کو حاصل کرے جو حاکم نے اس کے حق میں فیصلہ دیا ہے' جبکہ اسے اپنے اور اپنے خالق کے درمیان (معاملے میں) اس کے برخلاف کا علم ہو

5071 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ، يَكُونُ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ اَخِيهِ شَيْئًا، فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں ایک انسان ہوں ہوسکتا ہے تم میں سے کوئی ایک شخص اپنے موقف کو پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز ہو' تو جس کے حق میں' میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ دے دوں تو میں نے اس کو جہنم کا ٹکڑا کاٹ کر دیا ہوگا''۔

5072 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، وَلَعَلَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ، اَنْ يَكُونَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ اَخِيهِ شَيْئًا، فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''میں ایک انسان ہوں۔ تم لوگ میرے پاس مقدمات لے کر آتے ہو۔ ہوسکتا ہے کوئی شخص اپنا موقف پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز ہو' تو جس شخص کے حق میں' میں اس کے بھائی کے حق سے متعلق کسی چیز کا فیصلہ دے دوں' تو میں نے اس کو جہنم کا ٹکڑا کاٹ کر دیا ہوگا''۔

5071– إسناده حسن. محمد بن عمرو: روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث، وباقي السند ثقات على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/332، وابن أبي شيبة 235 - 7/234، وابن ماجه "2318" في الأحكام: باب قضية الحاكم لاتحل حراماً ولاتحرم حلالاً، عن محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة 147: هذا إسناد صحيح وله شاهد من حديث أم سلمة. قلت: هو الحديث السابق.

5072– إسناده صحيح على الشيخين. سفيان: هو ابن عيينة. وأخرجه الحميدي "296"، والبخاري "6967" في الحيل: باب رقم "10"، وأبو داود "3583" في الأقضية: باب في قضاء القاضي إذا أخطأ، والطبراني في "الكبير" 23/"798"، والبيهقي 10/149 من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وانظر "5070".

ذِكْرُ مَا يُحْكَمُ لِمَنْ لَيْسَ لَهُ إِلَّا شَاهِدٌ وَاحِدٌ عَلٰى شَيْءٍ يَدَّعِيهِ

اس بات کا تذکرہ اس شخص کے حق میں کیا فیصلہ دیا جائے جس کے پاس کسی ایسی چیز کے بارے میں صرف ایک گواہ ہو جس کا اس نے دعویٰ کیا ہے

5073 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَضٰى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ہمراہ قسم کی بنیاد پر فیصلہ دے دیا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اَبِي هُرَيْرَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کی متضاد ہے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5074 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا قَدْ غَلَبَنِي عَلٰى اَرْضٍ لِي كَانَتْ لِاَبِي، فَقَالَ: الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِي فِي يَدِي زَرَعْتُهَا، لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ: اَلَكَ بَيِّنَةٌ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَكَ يَمِينُهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ، لَا يُبَالِي عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: لَيْسَ

5073- إسناده صحيح .سهيل بن أبي صالح :روى له البخاري مقروناً واحتج به .مسلم، وأبو الربيع واسمه سليمان بن داود المهري المصري وروى له أبو داود والنسائي وهو ثقة، وباقي رجال السند ثقات رجال الشيخين.وأخرجه الطحاوي 4/144، وابن الجارود "1007"ن والبيهقي 10/168من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد.وأخرجه أبو داود "3611"في الأقضية :باب القضاء باليمين مع الشاهد، والطحاوي 4/144، والبيهقي 10/168من طرق عن سليمان بن بلال، به .وأخرجه الشافعي 2/179، وأبو داود "3610"، والترمذي "1343"في الأحكام :باب ما جاء في اليمين مع الشاهد، وابن ماجه "2368"في الأحكام :باب القضاء بالشاهد واليمين، والطحاوي 4/144، والبيهقي 10/168، والبغوي "2503"من طريق عبد العزيز بن محمد الدراوردي، عن ربيعة، به .قال الترمذي :حديث حسن غريب .وأخرجه ابن عدي في: "الكامل 6/2355 "، 6/2355، البيهقي، 10/169، من طريقين عن المغيرة بن عبد الرحمن، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة.

لَكَ مِنْهُ، اِلَّا ذٰلِكَ، قَالَ: فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ: اَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهٖ لِيَاْكُلَهُ ظُلْمًا، لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرالموت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور کندہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرمی نے عرض کی: یارسول اللہ اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے' جو میرے باپ کی ملکیت تھی۔ کندی نے کہا: وہ زمین میری ہے۔ میرے قبضے میں ہے۔ میں نے اس پر کھیتی باڑی کی ہے۔ اس کا اس زمین میں کوئی حق نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرمی سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تمہیں قسم اٹھانی ہوگی۔ دوسرے شخص نے عرض کی: یہ گناہ گار شخص ہے یہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ کس بات پر قسم اٹھا رہا ہے۔ یہ کسی چیز سے ڈرتا نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی طرف سے تمہیں یہ ہی چیز مل سکتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص قسم اٹھانے کے لئے تیار ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے جانے کے بعد ارشاد فرمایا: اگر تو اس شخص نے اس مال کے بارے میں اس لئے قسم اٹھائی ہے' تاکہ ظلم کے طور پر اسے ہتھیا لے' تو جب یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ نَفٰى جَوَازَ اسْتِعْمَالِ الْقُرْعَةِ فِي الْاَحْكَامِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے احکام میں قرعہ اندازی کے جائز ہونے کی نفی کی ہے

5075 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّوْرِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَقَتَادَةَ، وَحُمَيْدٍ، وَسِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَعَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَاَقْرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

5074- إسناده صحيح مسلم، وسماع علقمة من أبيه ثابت خلافاً لما قاله الحافظ في "التقريب." وانظر تعليقنا على "أعلام النبلاء 2/573." وأخرجه مسلم "223" "139" في الإيمان: باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار، والترمذي "1340" في الأحكام: باب ما جاء في أن البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه، والنسائي في القضاء من "البكرى" كما في "التحفة 9/86"، والبيهقي 10/179، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه مسلم "139"، وأبو داود "3245" في الأيمان والنذور: باب فيمن حلف يميناً ليقتطع بها مالاً لأحد، و "3623" في الأقضية: باب الرجل يحلف على علمه غاب عنه، والطحاوي في "شرح معاني آثار 4/148"، وفي "مشكل الآثار 4/248"، والبيهقي 10/144 و254 من طرق عن أبي الأحوص، به. وأخرجه أحمد 4/317، ومسلم "224" "139"، والنسائي في القضاء من "الكبرى" كما في "التحفة" 9/86، والطحاوي 4/147، وفي "مشكل الآثار 4/248"، والبيهقي 10/137 و261 من طرق عن أبي عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ علقمة، به.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ، وَرَدَّ أَرْبَعَةً فِي الرِّقِّ

ایک سند کے مطابق حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور ایک سند کے مطابق سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے مرنے کے قریب چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔ اس شخص کے پاس اس غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کروائی اور ان میں سے دو کو آزاد قرار دیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔



5075- حديث صحيح .وأخرجه البيهقي 10/286 من طريق عبد الأعلى بن حماد، بهذا الإسناد.وأخرجه الطبراني "302"/8 عن عبدان بن أحمد، عن عبد الأعلى بن حماد، عن حماد بن سلمة، سماك بن حرب، وقتادة، وحميد، عن الحسن، عن عمران.وأخرجه أحمد 4/445، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 8/175 "من طريقين عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه أحمد بن 4/438و445، ومسلم "1668"في الأيمان :باب من أعتق شركاً له في عبد، وأبو داود "3961"في العتق :باب فيمن أعتق عبداً له لم يبلغهم الثلث، والطبراني في "الكبير "358"/18 "و "359و "361"و "428"و "429"429"و "430" و "431"من طرق عن ابن سيرين، عن عمران، به وقد تقدم برقم "4320"من طريق الحسن بن عمران.

بَابُ الرِّشْوَةِ

باب! رشوت کا بیان

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلَ الرِّشْوَةَ فِيْ اَحْكَامِ الْمُسْلِمِيْنَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر لعنت کرنے کا تذکرہ جو مسلمانوں کے احکام یعنی (ان کے بارے میں دیئے گئے فیصلوں) میں رشوت لیتا ہے

5076 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ، وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"فیصلہ کرتے ہوئے رشوت لینے والے اور دینے والے پر اللہ نے لعنت کی ہے۔"

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُرْتَشِيَ فِيْ اَسْبَابِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَسْلَكُ تِلْكَ الْاَسْبَابِ تُؤَدِّي اِلَى الْحُكْمِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر لعنت کرنے کا طریقہ جو مسلمانوں کے امور میں رشوت لیتا ہے حالانکہ ان امور کا راستہ آگے چل کر فیصلے تک نہیں پہنچتا

5077 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالِيَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ سَمِعْتُ

5076- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمربن أبي سلمة بن عبد الرحمن، فقد روى له أصحاب السنن، وهو مختلف فيه، وهو حسن الحديث، لا يأس به كما قال ابن عدي.وأخرجه أحمد 387و388 - 387، والترمذي "136"في الأحكام :باب ماجاء في الراشي والمرتشي في الحكم، وابن الجارود "585"، والحاكم 4/103، والخطيب في "تاريخ بغداد " 10/254من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد .وقال الترمذي :حديث حسن صحيح.

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے رشوت لینے والے اور دینے والے پر لعنت کی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اسْمَ الْغُلُوْلِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الرِّشْوَةِ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ لفظ (یعنی خیانت) کا اطلاق بعض اوقات رشوت پر بھی ہوتا ہے اگرچہ اس کا تعلق مال فے یا غنیمت سے نہیں ہوتا

5078 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ، ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ اَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يَا اَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَمَلًا، فَكَتَمَنَا مِنْهُ، مِخْيَطًا، فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غَالٌّ يَاْتِيْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَامَ رَجُلٌ اَسْوَدُ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ اَرَاهُ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: اقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟، قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ، الَّذِيْ قُلْتَ: قَالَ: وَاَنَا اَقُوْلُهُ الْاٰنَ: مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ، فَلْيَجِئْ بِقَلِيْلِهٖ، وَكَثِيْرِهٖ، فَمَا اُوْتِيَ اَخَذَ، وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى

عدی کندی جن کا تعلق بنو ارقم سے ہے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تم میں سے جو شخص ہمارے لئے (زکوٰۃ وغیرہ وصول کرنے کا) کوئی کام کرتا ہے اور پھر ہم سے اس میں

5077- إسناده قوى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحارث بن عبد الرحمن خال ابن أبي ذئب، فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق. وأخرجه أحمد 2/164 و190 و194 و212، والترمذى "1337" فى الأحكام: باب ما جاء فى الراشى والمرتشى فى حكمن وأبو داود "3080" فى الأقضية: باب فى كراهية الرشوة، وابن ماجه "2313" فى الأحكام: باب التغليظ فى الحيف والرشوة، والطيالسى "2276"، وابن الجاورد "586"، والبغوى فى "الجعديات" "2864"، والحاكم 4/102 - 103 والبيهقى 10/138 - 139 من طرق عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد. وقال الترمذى: حديث صحيحن وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

5078- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير صحابيه عدى الكندى، فهو من رجال مسلم وحده. وأبو خيثمة: وهو بن زهير بن حرب وجرير: وهو ابن عبد الحميد الضبى. وأخرجه أحمد 4/192 ن والحميد "894"، ومسلم "1833" فى الإمارة: باب تحريم هدايا العمال، وأبو داود "3581" فى الأقضية: باب هدايا العمالن والطبرانى "256"/17 و"257"، "257" و"258" و"259" و"290" و"260" و"261"، والبيهقى 4/158 و7/116 و10/138 من طرق عن إسماعيل بن أبى خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى "262"/17 من طريق إبراهيم بن مهاجر، عن قيس بن أبى حازم، به.

سے کوئی ایک سوئی چھپا لیتا ہے یا اس سے بھی اوپر کی کوئی چیز چھپا لیتا ہے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو وہ خیانت کرنے والا ہوگا' تو ایک سیاہ فام شخص کھڑا ہوا' یہ منظر آج بھی گویا کہ میری نگاہ میں ہے۔ میرا خیال ہے' وہ ایک انصاری تھا۔ اس نے گزارش کی: یارسول اللہ (ﷺ)! جو آپ نے مجھے ذمہ داری عطا کی تھی۔ اسے واپس لے لیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا وہ کیوں اس نے عرض کی: میں نے ابھی آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ جس شخص کو ہم کسی کام کا نگران مقرر کریں وہ تھوڑی اور زیادہ سب چیزیں لے کر آئے جو اسے دیا جائے اسے وصول کر لے جس چیز سے اسے منع کیا جائے اس سے باز آ جائے۔''



كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

کتاب! گواہی کے بارے میں روایات

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ اِعْلَامِ الشَّاهِدِ الْمَشْهُودَ لَهُ مَا عِنْدَهُ مِنَ الشَّهَادَةِ اِذَا جَهِلَ عَلَيْهَا

باب! اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' گواہ اس شخص کو اپنے پاس موجود گواہی کے بارے میں بتا دے جس کے حق میں گواہی دی جانی ہے جب کہ وہ اس گواہی سے ناواقف ہو

5079 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِىْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِىْ يَاْتِىْ بِشَهَادَتِهِ اَوْ يُحَدِّثُهَا قَبْلَ اَنْ يُسْاَلَهَا

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں تمہیں سب سے بہترین گواہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ لوگ ہیں' ان سے مطالبہ کرنے سے پہلے ہی یہ اپنی گواہی لے آتے ہیں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے بیان کر دیتے ہیں۔''

5079- حديث صحيح. وهو في "الموطأ" 2/720 "في الأقضية: باب ماجاء في الشهادات. وأخرجه أحمد 4/115 عن إسحاق بن عيسى، والترمذي "2295" في الشهادات: باب ماجاء في الشهداء أيهم خير، عن معن، والنسائي في القضاء من "الكبرى" كما في "التحفة 3/233" عن ابن القاسم، والبغوي "2513" عن أبي مصعب أحمد بن أبي بكر الزهري أربعهم عن مالك. وقال أبو عمر بن عبد البر -فيما نقله عنه الزرقاني في "شرح الموطأ 3/387" تعليقاً على قوله في السند " .عن أبي عمرة الأنصاري": هكذا رواه يحيى، وابن القاسم، وأبو مصعب، ومصعب الزبيري. وقال العقني: ومعن بن عيسى "قلت: الذي في الترمذي عن معن، عن مالك فقال: عن أبي عمرة "ويحيى بن بكير، عن ابن أبي عمرقن وكذا قال ابن وهب، وعبد الرزاق، عن مالك، وسماه فقالا: عن عبد الرحمن بن أبي عمرة، فرفعا الإشكال، وهو الصواب. وعبد الرحمن هذا من خيار التابعين. وأخرجه من طريق مالك برواية "ابن أبي عمرة": أحمد 5/193 عن أبي نوح قراد، ومسلم "1719" في الأقضية: باب بيان خير الشهود، عن يحيى بن يحيى، وأبو داود "3569" في قضية: باب في الشهادات، عن ابن وهب، والترمذي "2296" عن عبد الله بن مسلمة القنعبي، والطبراني "5182" عن القعنبي وعبد الله بن عبد الحكم، وعبد الله بن يوسف، والبيهقي 10/159 عن يحيى بن يحيى، كلهم عنه به.

کِتَابُ الدَّعْوٰی

کتاب! دعویٰ کے بارے میں روایات

5080 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَائِشَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِي عَفَافٍ وَافٍ، اَوْ غَيْرَ وَافٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَفَافٍ، شَرْطٌ اُرِيدَ بِهِ الزَّجْرُ، عَنْ ضِدِّ الْعَفَافِ مِمَّا لَا يَحِلُّ اسْتِعْمَالُهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص حق کا مطالبہ کرے اسے نرمی کے ساتھ اس کا مطالبہ کرنا چاہئے خواہ وہ پورا ملے یا پورا نہ ملے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''نرمی کے ہمراہ کرنا چاہئے'' یہ ایک ایسی شرط ہے' جس کے ذریعے ممانعت مراد لی گئی ہے' جو اس چیز سے ممانعت ہے' جو نرمی کی متضاد ہوتی ہے' جس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اُمِرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

5081 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ مِنْ كِتَابِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكَوْسَجُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

5080– إسناده قوى، رجاله رجال الشيخين غير إبراهيم بن يعقوب، وهو ثقة .روى له أبو داود، والترمذى، والنسائى، وابن أبى مريم :هو سعيد بن الحكم بن أبى مريم، ويحيى بن أيوب :هو الغفقى المصرى، وهو وإن كان من رجال الشيخين فيه كلام يزحزحه عن رتبة الصحيح.وأخرجه ابن ماجه "2421"فى الصدقات :باب حسن المطالبة وأخذ الحق فى عفاف، والحاكم 2/32، والبيهقى 5/358من طرق عن ابن مريم، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم على شرط البخارى، ووافقه الذهبى، وقال البوصيرى فى "مصباح الزجاجة "ورقة :153هذا إسناد صحيح على شرط البخارى.

5081– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبوعاصم :هو الضحاك بن مخلد، وأبو معبد ابن عباس :اسمه نافذ .وقد تقدم تخريجه عند المؤلف برقم ."156"

(متن حدیث): لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: اِنَّكَ سَتَاْتِي قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ، فَاِذَا جِئْتَهُمْ، فَادْعُهُمْ اِلَى اَنْ يَّشْهَدُوا، اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، فَاِذَا اَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ، فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٍ: خَمْسًا فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ، فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ، فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَاِنْ اَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ، وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ، وَبَيْنَهُ حِجَابٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن بھیجا' تو آپ نے فرمایا تم اہل کتاب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے پاس جا رہے ہو تم ان کے پاس جاؤ' تو اس بات کی دعوت دو کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اگر وہ اس بارے میں تمہاری بات مان لیں' تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں' اس بارے میں بھی' اگر تمہاری بات مان لیں' تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے' جو ان کے خوشحال لوگوں سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب لوگوں کی طرف لوٹا دی جائے گی۔ اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری بات مان لیں' تو تم لوگوں کے عمدہ مال حاصل کرنے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اور اس کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ لِلْمُدَّعِي عِنْدَمَا يَدَّعِي مِنَ الْحُقُوقِ عَلٰى غَيْرِهِ

اس بات کا تذکرہ' دعویٰ کرنے والے پر اس وقت کیا لازم ہوگا؟ جب وہ دوسرے کے ذمہ لازم حق کا دعویٰ کرے

5082 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ،

5082– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن سعيد، وهو ثقة، روى له النسائي . وأخرجه عبد الرزاق "15193"، الشافعي 2/181، والبخاري "4552"في التفسير :باب (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيلاً أُولَئِكَ لا خَلاقَ لَهُمْ) ، والطبراني "11224"و"11225"، والبيهقي 10/252من طرق عن ابن جريج بهذا الإسناد .وقرن البيهقي مع ابن جريج في إحدى رواياته عثمان بن الأسود، واختصره بعضهم .وأخرجه الشافعي 2/180، وأحمد 1/343و 351و 356و363، والبخاري "2514"في الرهن :باب إذا اختلف الراهن والمرتهن ونحوه فالبينة على المدعي، واليمين على المدعى عليه، و"2668"في الشهادات :باب اليمين على المدعى عليه في الأموال والحدود، ومسلم "2" "711"في الأقضية :باليمين على المدعى عليه، وأبو داود "3619"في الأقضية :باب في اليمين على المدعى عليه، والترمذي "1342"في الأحكام :باب ماجاء في البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه، والنسائي 8/248في آداب القضاة :باب عظة الحاكم على اليمين، وأبو يعلى "2595"، والطبراني "11223"، والبيهقي، 10/252من طرق عن ابن أبي مليكة، بهذا الإسناد . تخزران :أي تخيطان الجلد . والأشفى :هو المخرز، آلة للإسكاف، والجمع الأشافي.

(متن حدیث): اَنَّ امْـرَاَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرُزَانِ، لَيْسَ مَعَهُمَا فِي الْبَيْتِ غَيْرُهُمَا، فَخَرَجَتْ اِحْدَاهُمَا، قَدْ طُعِنَ فِیْ بَطْـنِ كَـفِّهَـا، بِـاِشْـفٰی خَرَجَ مِنْ ظَهْرِ كَفِّهَا، تَقُوْلُ: طَعَنَتْهَا صَاحِبَتُهَا، وَتُنْكِرُ الْاُخْرٰى، فَاَرْسَلَتْ اِلٰى ابْنِ عَبَّـاسٍ فِيهِمَا، فَاَخْبَرَتْهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: لَا تُعْطِي شَيْئًا، اِلَّا بِالْبَيِّنَةِ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يُـعْـطَـى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعٰى رِجَالٌ اَمْوَالَ رِجَالٍ، وَدِمَاءَ هُمْ، وَلٰـكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ، فَادْعُهَا، فَـاقْـرَاْ عَـلَيْهَا الْقُرْآنَ، وَاقْرَاْ (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ، وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا) (آل عمران: 77) ، فَفَعَلْتُ، فَاعْتَرَفَتْ

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: دوخواتین گھر میں اکیلی تھیں گھر میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا ان دونوں میں سے ایک گھر سے باہر نکلی' تو اس کے پیٹ میں نیزہ مارا جا چکا تھا جو اس کی کمر کی طرف سے باہر نکل آیا تھا۔ اس عورت نے یہ بتایا: دوسری عورت نے اسے یہ نیزہ مارا ہے' جبکہ دوسری عورت نے اس کا انکار کیا میں نے یہ مقدمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیج دیا اس عورت نے انہیں اس بارے میں بتایا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم صرف ثبوت پیش کرو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ ''اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ جات کی بنیاد پر دینا شروع کر دیا جائے' تو کچھ لوگ دوسرے لوگوں کے مال اور جانوں کے بارے میں دعویٰ کرنا شروع کر دیں گے جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے اس پر قسم اٹھانا لازم ہے تم اس عورت کو بلاؤ اس کے سامنے قرآن کی تلاوت کرو اور یہ آیت پڑھو:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اس کی قسم کے عوض میں تھوڑی قیمت حاصل کر لیتے ہیں۔''

پھر میں نے ایسا ہی کیا' تو (اس عورت نے) اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ عِنْدَ عَدَمِ بَيِّنَةِ الْمُدَّعِي بِمَا يَدَّعِي

اس بات کا تذکرہ جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہو' اگر دعویٰ کرنے والا اپنے دعویٰ کا ثبوت پیش نہیں کرتا' تو اس پر کیا لازم ہوگا (جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے)

5083 - (سند حدیث): اَخْبَـرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

5083– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب الرملي، وهو ثقة، روى لـه أبو داود، والنسائي، وابن ماجة .وأخرجه مسلم "1" "1711"، وابن ماجه "2321"في الأحكام :باب البينة على المدعي واليمين على المدعى عليه، والدارقطني 4/157، والبيهقي 10/252من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وانظر الحديث السابق .وقال الإمام ابن القيم في إعلام الموقعين :1/90 "البينة في كلام الله ورسوله وكلام الصحابة :اسم لكل ما يبين الحق، فهي أعم من البينة في اصطلاح الفقهاء حيث خصوها بالشاهدين أو الشاهد واليمين، ولايجوز حجر في الأصطلاح مالم يتضمن حمل كلام الله ورسوله عليه، فيقع بذلك الغلط في فهم النصوص، غير مراد المتكلم منها.

(متن حدیث): لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى النَّاسُ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کی بنیاد پر دینا شروع کر دیا جائے' تو لوگ دوسرے لوگوں کی جانوں اور مالوں کے بارے میں دعویٰ کرنے لگ جائیں گے۔ اس لئے جس شخص کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے اس پر قسم اٹھانا لازم ہے''۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِيجَابِ غَضَبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ أَخَذَ مَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِالْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص کے لیے لازم ہو جاتا ہے' جو جھوٹی قسم کے ذریعے اپنے مسلمان بھائی کا مال حاصل کر لیتا ہے

5084 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ وَنَزَلَ تَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ) (آل عمران: 77) الْآيَةَ، فَمَرَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا يَقُولُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ؟ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: صَدَقَ، إِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيَّ وَفِي صَاحِبِي فِي بِئْرٍ ادَّعَيْتُهَا، وَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَّا بَيِّنَةٌ، فَحَلَفَ عَلَيْهَا، فَذَكَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا، عِنْدَ ذٰلِكَ

5084– إسناده قوي. محمد بن وهب بن أبي كريمة صدوق، روى له النسائي، ومن فوقه ثقات على شرط مسلم. أبو عبد الرحيم: هو خالد بن أبي يزيد الحراني، وسليمان: هو ابن مهران الأعمش. وأخرجه أحمد 1/44و5/211، والطيالسي "1050"، والبخاري "2356"و "2357"في الشرب والمساقاة: باب الخصومة في بئر والقضاء فيها، و "2673"في الشهادات: باب يحلف المدعى عليه حيثما وجبت عليه اليمين....، و "2676"و "2677"في الشهادات: باب قول الله: (أَنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيلاً)، "4549"و "4550"في التفسير: باب (أَنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيلاً)، "6659" و "66660"في الأيمان والنذور: باب عهد عزوجل، و "6676"و "6677"باب قول الله تعالى: (إن لِذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ)، و "7183"و "7184"في الأحكام: باب الحكم في البئر ونحوها، ومسلم "220" "138"في الإيمان: باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار، وابن ماجه "2323"في الأحكام: باب من حلف على يمن فاجرة ليقتطع بها مالاً، و الطبري "7279"، والواحدي في "أسباب النزول "ص 72و73، والبغوي "2500"، وفي "معالم التنزيل 1/318 "، والبيهقي 10/44و 178و 253 من طرق عن سليمان الأعمش، بهذا الإسناد.

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی قسم اٹھائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اس کے ذریعے وہ مال ہتھیا لے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔

تو اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ کے نام کے عہد کے عوض میں خریدتے ہیں۔''

اسی دوران حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے وہ لوگ مسجد میں اس حدیث کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے دریافت کیا ابن ام عبد کیا بیان کر رہے ہیں۔ لوگوں نے انہیں اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے یہ آیت میرے اور میرے مقابل فریق کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ہمارا ایک کنوئیں کے بارے میں اختلاف تھا جس کا میں دعویدار تھا ہم میں سے کسی کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا' تو اس شخص نے اس بارے میں قسم اٹھائی تھی' تو اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر کیا تھا۔



بَابُ الْاِسْتِحْلَافِ

حلف لینے کا بیان

ذِكْرُ اِيجَابِ غَضِبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمُقْتَطِعِ شَيْئًا مِنْ مَالِ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِالْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ

اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص کے لیے لازم ہو جانے کا تذکرہ' جو اپنے کسی مسلمان بھائی کا مال جھوٹی قسم کے ذریعے ہڑپ کر لیتا ہے

5085 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ كَاذِبًا لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ اَخِيهِ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: (اِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ (آل عمران: 77).

✿✿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کوئی جھوٹی قسم اٹھاتا ہے' تاکہ اس کے ذریعے اپنے بھائی کا مال ہڑپ کر لے' جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔''

(حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ہوتی ہے۔

''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نام کے عہد اور اس کے نام کی قسم کے عوض میں تھوڑی قیمت حاصل کر لیتے ہیں۔''

5085- إسناده حسن .وهو حديث صحيح .معلى بن مهدي :روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "ثقاته183 - 9/182 "، وقال ابن أبي حاتم :8/335سألت أبي عنه فقال :شيخ موصلي أدركته ولم أسمع منه، يحدث أحياناً بالحديث المنكر .وقال الذهبي في "الميزان :4/151 "هو من العباد الخيرة، صدوق في نفسه، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عطاء بن السائب، فلم يرو عنه سوى البخاري متابعة، ورواية حماد بن زيد عنه قبل الأختلال .أبو الأحوص :هو عوف بن مالك بن نضلة الجشمي. وأخرجه النسائي في "الكبرى "كما في "التحفة "10114" "من طريق حماد بن زيد، كلاهما عن أيوب، عن حميد بن هلال، عن أبي الأحوص، به إلا أن رواية حماد بن زيد موقوفة على ابن مسعود .وانظر ."59084" وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار "343"من طريق سعد بن بكار، عن يزيد بن إبراهيم عن حميد بن هلال، به. وقوله :على يمين إلى صبر "هو بإضافة يمين إلى صبر، ويمين الصبر :هي التي يحبس الحالف نفسه عليها".شرح النووي .160"

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهٖ اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی

5086 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ، فَقَالَ الْاَشْعَثُ: فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ، كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ، فَقَدَّمْتُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَكَ بَيِّنَةٌ؟ ، قُلْتُ: لَا، قَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ: احْلِفْ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِذًا يَحْلِفُ، فَيَذْهَبُ بِمَالِيْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (اِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ، وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ (آل عمران: 77)

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْجَنَّةَ مَعَ اِيجَابِ النَّارِ لِلْفَاعِلِ الْفِعْلَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ وَاِنْ كَانَ الْقَصْدُ فِيْهِ الشَّيْءَ الْيَسِيرَ مِنَ الْاَمْوَالِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے جنت کو حرام قرار دینا اور اس کے ہمراہ جہنم کو لازم قرار دینا'

جو وہ فعل کرتا ہے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اگرچہ اس فعل کو کرتے ہوئے اس کا ارادہ تھوڑے سے مال کو حاصل کرنا ہو

5087 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ:

5086- إسناده صحيح على شرطهما .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب ومحمد بن خازم :هو معاوية الضرير، الأعمش: سليمان بن مهران، وشقيق :هو أبو وائل شقيق بن سلمة .وأخرجه أحمد 1/379و 426و5/211، والبخاري "2416" و "2666"و "2667"في الشهادات :باب سؤال الحاكم المدعي هل لك بينة؟ قبل اليمين، وأبو داود "3243"في الأيمان والنذور :باب ماجاء فيمن حلف يميناً ليقتطع بها مالاً، والترمذي "1269"في البيوع :باب ماجاء في اليمين الفاجرة يقتطع بها مال المسلم، وابن ماجه "2323"في الأحكام :باب من حلف على يمين فاجرة ليقتطع بها مالاً، والبيهقي 180 - 10/179و 180من طرق عن أبي معاوية محمد بن خازم، بهذا الإسناد .وانظر "5084"و."5085"

5087- إسناده جيد .حكيم بن سيف الرقي :روى له أبو داود والنسائي في اليوم والليلة، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير العلاء بن عبد الرحمن فمن رجال مسلم، وأبو أمامة صحابي الحديث :هو إياس بن ثعلبة الحارثي الأنصاري. وأخرجه الطبراني "798"من طريق أبي عبد الرحيم، عن زيد بن أبي أنيسة، بهذا الإسناد. وأخرجه مالك في "الموطأ 2/227في الأقضية :باب ماجاء في الحنث على منبر النبي صلى الله عليه وسلم، وأحمد 5/260، والدارمي 2/266، ومسلم "218" "137" في الإيمان :وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار والنسائي 8/246في آداب القضاة :باب القضاء في قليل المال وكثيرة، والطبراني "796"و"797"، والبغوي في "شرح السنة "2507" "، وفي "معالم التنزيل 1/319 "، والبيهقي 10/179، من طرق عن العلاء بن عبد الرحمن، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد بن 5/260، والطبراني "800"من طريقين، عن معبد، به.

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَخِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاجِرَةٍ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، بِغَيْرِ حَقٍّ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، وَاَوْجَبَ لَهُ النَّارَ، قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا؟، قَالَ: وَاِنْ كَانَ قَضِيبًا، مِنْ اَرَاكٍ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص قسم اٹھائے اور وہ اس میں جھوٹا ہو' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔''

اس پر اشعث نے یہ کہا اللہ کی قسم! یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے اور یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے درمیان زمین کا جھگڑا چل رہا تھا' تو اس نے مجھے وہ دینے سے انکار کیا۔ میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے۔ میں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے فرمایا تم قسم اٹھالو اشعث کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ تو قسم اٹھالے گا اور میرا مال لے جائے گا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''بے شک وہ لوگ جو اللہ کے نام کے عہد اور اس کی نام کی قسموں کے عوض میں تھوڑی قیمت حاصل کر لیتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ فَعَلَ هٰذَا الْفِعْلَ لِيُذْهِبَ بِهِ مَالَ اَخِيهِ يَلْقٰى رَبَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ اَجْذَمُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص یہ فعل اس لیے کرتا ہے' تاکہ وہ اپنے بھائی کا مال حاصل کرلے' تو جب وہ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو وہ جذام کا شکار ہوگا

5088 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرْدُوسٍ التَّغْلِبِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ اَجْذَمَ

❁❁ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر اس کے ذریعے مسلمان کا مال ہڑپ کرنا چاہتا ہے اور وہ شخص اس قسم میں جھوٹا ہو' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو وہ جذام کا شکار ہوگا۔''

5088- إسناده حسن كردوس والتغلبي، ويقال: العثلبي، روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "ثقات 5/343" وقال شيخ، وقد اختلف في اسم أبيه وتعيينه. وانظر ترجمته في "التهذيب432 - 8/431"، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد بن 5/212، والحاكم 4/295 وصححه ووافقه الذهبي، عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/212و213 - 212، وأبو داود "3244" في الأيمان والنذور: باب فيمن حلف يميناً ليقتطع بها مالاً لأحد، والدولابي في "الكنى والأسماء 1/87"، والطبراني "637"، والبيهقي 10/180، وابن الجارود "1005" من طرق عن الحارث بن سليمان، به.

بَابُ عُقُوبَةِ الْمَاطِلِ

(ادائیگی) میں ٹال مٹول کرنے والے کی سزا کا بیان

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ الْمَاطِلِ اِذَا كَانَ غَنِيًّا لِلْعُقُوبَةِ فِي النَّفْسِ وَالْعَرْضِ لِمَطْلِهِ

ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والا شخص جب خوش حال ہو تو اس کے ٹال مٹول کرنے کی وجہ سے (اس کی) جان اور عزت کے حوالے سے سزا کے مستحق ہونے کا تذکرہ

5089 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَبْرُ بْنُ اَبِي دُلَيْلَةَ الطَّائِفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مُسَيْكَةَ - وَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا - عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: الْوَاجِدُ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ

عمرو بن شرید اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

''(قرض کی واپسی کے لئے اپنے پاس گنجائش) پانے والا شخص (ٹال مٹول کر کے) اپنی عزت اور سزا کو حلال کر دیتا ہے''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اسْتَحَقَّ مَنْ وَصَفْنَا مَا ذَكَرْتُ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے وہ شخص اس بات کا مستحق ہوتا ہے، جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

5090 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

5089- إسناده حسن، محمد بن ميمون: هو محمد بن عبد الله بن ميمون بن مسيكة الطائفي، نسبة المؤلف هنا إلى جده، أثنى عليه وبر بن أبي دليلة خيراً كما في سند المؤلف، وقال أبو حاتم: روى عنه الطائفيون، وذكره المؤلف في "الثقات 7/370"، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه النسائي 7/316 - 317 في البيوع: باب مطل الغني، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/222 و388، وابن ماجه "2427" في الصدقات: باب الحبس في الدين والملازمة عن وكيع، به. وأخرجه أحمد 4/389، والطحاوي في "مشكل الآثار 1/413"، والطبراني "7249"، والحاكم 4/102، والبيهقي 6/51 من طريق أبي عاصم الضحاك بن مخلد، وأبو داود "3628" في الأقضية: باب في الحبس في الدين وغيره، والنسائي 7/316، والبيهقي من طريق عبد الله بن المبارك، والطبراني "7250"، والبيهقي 6/51 من طريق سفيان، ثلاثتهم عن وبر بن أبي دليلة، به ورواية سفيان عند البيهقي: "عن وبر بن أبي دليلة عن فلان بن فلان" وسماه البيهقي محمد بن عبد الله بن ميمون بن مسيكة وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خوشحال شخص کا (ادائیگی کرنے میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب کسی شخص کو (اپنے مال کی وصولی کے لئے) کسی دوسرے شخص کے سپرد کیا جائے' تو وہ اسے قبول کر لے۔''



5090- إسناده صحيح على شرطهما .وقد تقديم برقم ."5053"

كِتَابُ الصُّلْحِ

کتاب! صلح کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ الصُّلْحِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ مَا لَمْ يُخَالِفِ الْكِتَابَ أَوِ السُّنَّةَ أَوِ الْإِجْمَاعَ

باب! اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے جب تک وہ کتاب یا سنت یا اجماع کے خلاف نہ ہو

5091 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ السِّمْسَارُ بِسَمَرْقَنْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّاطَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا صُلْحًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمانوں کے درمیان (ہر قسم کی) صلح جائز ہے، ماسوائے اس صلح کے، جو حرام کو حلال قرار دیدے یا حلال کو حرام قرار دیدے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ، آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ مسلمانوں کے

5091- إسناده حسن. كثير بن زيد: هو الأسلمي، مختلف فيه، وهو حسن الحديث لابأس به. وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير الوليد بن رباحن وهو صدوق. والطاطرى: نسبة لمن يبيع الكرابيس والثياب البيض بمصر ودمشق. وأخرجه أبو داود "3594"في الأقضية: باب في الصلح، والبيهقي 6/65 .عن أحمد بن عبد الواحد، عن مروان بن محمد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/366، وأبو داود "3594"، والدارقطني 3/27، والحاكم 2/49، والبيهقي 6/64من طريقين عن سليمان بن بلالن به. وبعضهم يزيد فيه على بعض ولم يذكر فيه الحاكم شيئاً، وقال الذهبي: ولم يصححه، وكثير ضعفه النسائي ومشاة غيره. وأخرجه ابن الجارود "638"، والبيهقي 6/63و79، من طريقين عن كثير بن زيد به. وأخرجه الدارقطني 3/27، والحاكم 2/50من طريق عبد الله بن الحسين المصيصي، عن عفان، عن حماد بن زيد عن ثابت، عن أبي رافع، عن أبي هريرة. وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين وهو معروف بعبد الله بن الحسين المصيصي، وهوثقة، وتعقبه الذهبي بقوله: قلت قال: ابن حبان: يسرق الحديث.

درمیان صلح صفائی کروائے

5092 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلَا اُخْبِرُكُمْ، بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ، وَالْقِيَامِ؟ ، قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ

۞۞ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا ' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں درجے کے اعتبار سے (نفلی) روزے اور قیام سے زیادہ افضل عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان صلح کروانا' اور لوگوں کے درمیان فساد کروانا سر موںڈنے والا ہے (یعنی خرابی پیدا کرنے والی چیز ہے)

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ، اَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ) (الأنفال: 1)

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''اپنے درمیان صلح رکھو''

5093 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَتٰى مَكَانَ كَذَا، وَكَذَا، اَوْ فَعَلَ كَذَا، وَكَذَا، (فَلَهُ كَذَا، وَكَذَا) ، فَتَسَارَعَ اِلَيْهِ الشُّبَّانُ، وَبَقِيَ الشُّيُوْخُ، تَحْتَ الرَّايَاتِ ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، جَاءُوا يَطْلُبُوْنَ، مَا قَدْ جَعَلَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمُ الْاَشْيَاخُ: لَا تَذْهَبُوْنَ بِهِ دُوْنَنَا، فَاِنَّا كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ، هٰذِهِ الْاٰيَةَ (فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ) (الأنفال: 1)

5092– إسناده صحيح على شرطهما .أبو معاوية :هو محمد بن خازم الضرير . وأخرجه أحمد 6/444 - 445، وأبو داود "4919"في الأدب :باب إصلاح ذات البين والترمذي "2509"في صفة الجنة :باب سوء ذات البين هي الحالقة والبخاري في "الأدب المفرد"391" "، والبغوي "3538"من طرق عن أبي معاوية، بهذا الإسناد .وقال الترمذي :حديث صحيح.

5093– إسناده صحيح على شرط مسلم .معتمر :هو ابن سليمان. وأخرجه الطبراني "15650"عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في التفسير من "الكبرى "كما في "التحفة5/132 "، والحاكم 2/326 - 327، والبيهقي 6/315 و 316 - 315من طريقين عن المعتمرين بن سليمان، به .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي وأخرجه ابن أبي شيبة 14/356ن وأبو داود "2737"و "2738"و "2739"في الجهاد :باب في النفل، والطبري "15651"و "15652"، والبيهقي 6/292، وفي "دلائل النبوة3/135 "، والحاكم 2/131 - 132من طرق عن داود بن أبي هند، به .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص فلاں اور فلاں جگہ پر جائے گا اور ایسا اور ایسا کرے گا' تو اسے یہ اور یہ ملے گا' تو نوجوان لوگ تیزی سے وہاں پہنچ گئے جبکہ عمر رسیدہ لوگ باقی رہ گئے۔ وہ جھنڈوں کے نیچے ہی رہے' جب اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا کر دی' تو وہ لوگ اس چیز کو حاصل کرنے کے لئے آئے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے مقرر کی تھی' تو عمر رسیدہ افراد نے ان سے کہا تم ہمیں چھوڑ کر اسے نہیں لے جا سکتے کیونکہ ہم تمہارے پشت پناہ تھے' تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''تم اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو۔''



كِتَابُ الْعَارِيَةِ

کتاب! عاریت (کے طور پر کوئی چیز لینے) کے بارے میں روایات

ذِكْرُ حُكْمِ الْعَارِيَةِ، وَالْمِنْحَةِ

عاریت اور (عارضی استعمال کے لیے) دودھ دینے والا جانور دینے کا تذکرہ

5094 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ الْبَهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ حُرَيْثٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ، وَمَنْ وَجَدَ لِقْحَةً مُصَرَّاةً، فَلَا يَحِلُّ لَهُ صِرَارُهَا حَتَّى يُرِيَهَا

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

5094- إسناده قوى، حاتم بن حريث الطائين روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجه، وقال أبو حاتم :شيخ، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال ابن عدیٌ :لاباس به، وقال ابن سعد :كان معروفاً .وقول يحيى بن معين فيه :لاأعرف رده عليه عثمان بن سعيد الدارمي بقوله :شامي ثقة، وبهذا النقول يتبين لك أن قول الحافظ فيه :مقبولن غير مقبولن وباقي رجاله ثقات . وأبو أمامة :هوصدى بن عجلان الباهلي . وأخرجه النسائي في العارية من "الكبرى "كما في "التحفة 4/161 "عن عمرو بن منصور عن الهيثم بن خارجة، بهذا الإسناد، دون قوله" :ومن وجد لقحه مصراة ."..... وأخرجه كذلك الطبراني "7637"من طريق هشام بن عمار، عن الجراح بن مليح البهراني، به . وأخرجه أحمد 5/267، وعبد الرزاق "14796"و"16308"، والطيالسي "1128"، وأبو داود "3565"في البيوع والإجارات :باب في تضمين العارية، والترمذي "1265"في البيوع :باب ماجاء في أن العارية مؤداة، و "2120"في الوصايا :باب ماجاء لاوصية لوارث، وابن ماجه "2398"في الصدقات :باب العارية، والطبراني "7615" "7621"والبيهقي 6/88، والبغوى "2162"من طرق عن إسماعيل بن عياش، عن شرحبيل بن مسلم، عن أبي أمامة بلفظ : "العارية مؤداة، والمنحة مردودة، والدين مقضي، والزعيم غارم"، وشرحبيل بن مسلم وإن كان فيه لين فقد تابعه صفوان الأصم الطائي عند الطبراني، وحاتم بن حريث في حديث الباب وغيرهما. وأخرجه الطبراني "7647"من طريق خراش، و "7648"من طريق أبي عامر الهوزني، كلاهما عن أبي أمامة. وقال البغوى :واختلف أهل العلم في ضمان العارية، فذهب جماعة من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم إلى أنها مضمونة على المستعير، روى ذلك عن ابن عباس وأبي هريرةن وهوقول عطاء ، وبه قال الشافعي وأحمد "قلت :وقال أحمد في رواية :إن شرط المعير الضمان كانت مضمونة، والإفهي أمانة ."وذهب جماعة إلى أنها أمانة في يد المستعير إلا أن يعتدى فيها فيضمن بالتعدى، يروى ذلك عن على وابن مسعودن وهو قول شريح، والحسن، وإبراهيم النخعي، وبه قال سفيان الثورى، وأصحاب الرأى، وإسحاق بن راهويه، وقال مالك :إن ظهر هلاكه، ولم يضمن وإن خفي هلاكه، ضمن

''عاریت کے طور پر لی ہوئی چیز واپس ادا کی جاتی ہے اور عاریت کے طور پر لیا ہوا (جانور) لوٹایا جائے گا' جو شخص کوئی ایسی تھیلی پاتا ہے' جس کا منہ بندھا ہوا ہو' تو اس کے لئے اسے کھولنا اس وقت تک جائز نہیں ہے' جب تک وہ اس کا اعلان نہیں کر دیتا۔''

ذِكْرُ اِيجَابِ الْجَنَّةِ لِلْمَانِحِ الْمَنِيحَةَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَطَلَبَ الثَّوَابِ

ایسے شخص کے لیے جنت واجب ہونے کا تذکرہ' جو دودھ دینے والا جانور عطیے کے طور پر دیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور ثواب کے حصول کے لیے ایسا کرتا ہے

5095 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَرْبَعُوْنَ حَسَنَةً اَعْلَاهُنَّ مِنْحَةُ الْعَنْزِ، لَا يَعْمَلُ عَبْدٌ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا، وَتَصْدِيقًا بِمَوْعُودِهَا، اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''چالیس نیکیاں ہیں جن میں سب سے بڑی یہ ہے' دودھ دینے والے جانور کو عاریت کے طور پر دے دیا جائے۔''

جو شخص ثواب کی امید رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے ان (چالیس نیکیوں) میں سے جس بھی نیکی پر عمل کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

ذِكْرُ تَفَضُّلِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمَانِحِ الْمَنِيحَةَ وَالْهَادِي الزُّقَاقَ بِكَتْبِهِ اَجْرَ نَسَمَةٍ لَوْ تَصَدَّقَ بِهَا

(عارضی استعمال کے لیے) کسی کو دودھ دینے والا جانور عطیے کے طور پر دینے والے شخص یا راستے کی رہنمائی کرنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل کرنے کا تذکرہ اگر وہ صدقے کے طور پر ایسا کرتا ہے' تو اس کے لیے ایک جان (کو آزاد کرنے) کا ثواب نوٹ کیا جاتا ہے

5095- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي كبشة السلولي، فمن رجال البخاري. الوليد :هو ابن مسلم، وقد صرح بالتحديث، والأوزاعي :هو عبد الرحمن بن عمرو. وأخرجه أحمد 2/160 عن الوليد بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/194و196، والبخاري "2631"في الهبة :باب فضل المنيحة، وأبو داود "1683"في الزكاة :باب في المنيحة، والحاكم 4/234، والبيهقي 184، والبغوي "1664"من طرق عن الأوزاعي، به قال الحاكم :هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي!

5096 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ زُبَيْدًا الْإِيَامِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةً، اَوْ سَقَى لَبَنًا، اَوْ اَهْدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ عِتْقُ رَقَبَةٍ، اَوْ نَسَمَةٍ

❁❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص (کوئی جانور) عاریت کے طور پر دیتا ہے یا دودھ پلاتا ہے یا راستے کی رہنمائی کرتا ہے' تو اسے گردن (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جان کو آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔''



5096- إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير شيبان بن أبي شيبة، فمن رجال مسلم، وعبد الرحمن بن عوسجة، روى له أصحاب السنن وأخرجه أحمد 4/285 و296 و300 و304 والترمذي "1957" والبر والصلة :باب ماجاء في المنحة، والخطابي في "غريب الحديث 1/728 "، والبغوي "1663" من طرق عن طلحة بن مصرف بهذا الأسناد . وقال الترمذي :حسن صحيح. وأخرجه أحمد 4/286 - 287 من طريق قنان بن عبد الله النهمي عن عبد الرحمن بن عوسجة، به . وفي باب من حديث النعمان بن بشير أخرجه أحمد 4/272، وإسناده حسن على شرط مسلم.

كِتَابُ الْهِبَةِ

کتاب! ہبہ کے بارے میں روایات

5097 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ، وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ،

(متن حدیث): أَنَّ بَشِيرَ بْنَ سَعْدٍ، جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا، هٰذَا الْعَبْدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ هٰذَا؟ ، قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْدُدْهُ

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: میں نے اپنے اس بیٹے کو یہ غلام عطیے کے طور پر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو اسی طرح عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تم اسے واپس لے لو۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْأَوْلَادِ فِي النَّحْلِ إِذْ تَرْكُهُ حَيْفٌ

عطیہ دیتے ہوئے اولاد میں برابری کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ ایسا نہ کرنا ظلم ہوگا

5098 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسَدٍ بِفَمِ الصُّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ الْخُرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): انْطَلَقَ بِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ، عَلَى عَطِيَّةٍ يُعْطِينِيهَا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ، وَلَدٌ غَيْرُهُ؟ ، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: سَوِّ بَيْنَهُمْ

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لے گئے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عطیے کے بارے میں گواہ بنالیں جو انہوں نے مجھے دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا

5097– إسناده صحيح على شرطهما .والقعنبي :هو عبد الله بن مسلمة، وحميد بن عبد الرحمن :هو ابن عوف الزهري المدني . وأخرجه مسلم "1623" "11" في الهبات :باب كراهية تفضيل بعض الأولاد في الهبة، من طريقين عن الليث، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/268 و270 - 270، ومسلم "1623" و "10" و "11"، وعبد الرزاق "16491" و "16492" و "16493"، والحميدي "922"، وابن أبي شيبة 11/220، والترمذي "1367" في الأحكام :باب ماجاء في النحل والتسوية بين الولد، والنسائي 6/258 و 259 - 258 في أول كتاب النحل، وابن ماجه "2376" في الهبات :باب الرجل ينحل ولده والدارقطني 3/42، وابن الجارود "991"، والطحاوي 4/84 و87، والبيهقي 6/176 و 178 من طرق عن ابن شهاب، به.

تمہاری اس کے علاوہ اور اولاد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر (عطیہ دینے میں) تم ان کے درمیان برابری رکھو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5099 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، وَهُوَ يَخْطُبُ، يَقُوْلُ: انْطَلَقَ بِيْ اَبِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلٰى عَطِيَّةٍ اَعْطَانِيهَا، فَقَالَ: هَلْ لَكَ بَنُونَ سِوَاهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: سَوِّ بَيْنَهُمْ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی میرے والد مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تاکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عطیے کے بارے میں گواہ بنالیں جو انہوں نے مجھے دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے اس کے علاوہ اور بھی بیٹے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان کے درمیان برابری کرو۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ اَوْهَمَتْ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْاِيثَارَ فِي النَّحْلِ بَيْنَ الْاَوْلَادِ جَائِزٌ

ان الفاظ کا بیان جس نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ اولاد کے درمیان عطیہ میں کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز ہے

5100 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

(متن حدیث): اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا؟، فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَارْجِعْهُ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد انہیں ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے۔

5099– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير فِطرن وهو ابن خليفة، فقد روى له البخاري حديثاً واحداً قرنه بغيره، وروى له أصحاب السنن. عبد الله :هو ابن المبارك. وأخرجه النسائي 6/262عن محمد بن حاتم، عن حبان بن موسى، بهذا الإسناد.

5100– إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ 752 - 2/751 "في الأقضية :باب مالا يجوز من النحل. ومن طريق مالك أخرجه البخاري "2586"في الهبة :باب الهبة للولدن ومسلم "9" "1623"، والنسائي 6/258، والطحاوي 4/84ن والبغوي "2202"، والبيهقي 6/176 .

انہوں نے عرض کی: میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا غلام عطیے کے طور پر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو اسی طرح عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اسے واپس لے لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَارْجِعْهُ اَرَادَ بِهِ لِاَنَّهُ غَيْرُ الْحَقِّ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''تم اسے واپس لو'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: یہ چیز حق کے خلاف ہے

5101 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَتِ امْرَاَةُ بَشِيْرٍ: انْحَلِ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا، وَاَشْهِدْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ - يَعْنِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: اَلَهُ اِخْوَةٌ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَعْطَيْتَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهُ؟ ، فَقَالَ: لَا، فَقَالَ: لَا يَصْلُحُ هٰذَا، وَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلَى الْحَقِّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے کہا: آپ میرے اس بیٹے کو غلام عطیے کے طور پر دیں اور نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں گواہ بنالیں' تو انہوں نے یعنی نبی اکرم ﷺ نے (حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے والد سے) دریافت کیا: کیا اس کے اور بھی بھائی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے ان میں سے ہر ایک کو اسی طرح عطیہ دیا ہے' جس طرح اسے دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے اور میں صرف حق بات پر گواہ بنتا ہوں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِنَفْيِ جَوَازِ الْاِيْثَارِ فِي النَّحْلِ بَيْنَ الْاَوْلَادِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' اولاد کو عطیہ دیتے ہوئے ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز نہیں ہے

5102 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَاهُ اَعْطَاهُ غُلَامًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا الْغُلَامُ؟ ، قَالَ: غُلَامٌ

5101– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابى الزبير، فقد روى له البخارى مقروناً، واحتج به مسلم وغيره .
وأخرجه أبو داود "3545"في البيوع والإجارات :باب فى الرجل يفضل بعض ولده فى النُحل، وعن محمد بن رافع، يحيى بن آدم، بهذا الإسناد، وأخرجه أحمد 3/326، ومسلم "1624"فى الهبات :باب كراهة تفضيل بعض الأولاد فى الهبة، والطحاوى 4/87، والبيهقى 6/177من طرقن عن زهير بن معاوية .به.

اَعْطَانِيهِ اَبِي، قَالَ: فَكُلَّ اِخْوَتِكَ اَعْطَاهُ كَمَا اَعْطَاكَ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْدُدْهُ، وَقَالَ لِاَبِيهِ: لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں غلام عطیے کے طور پر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کس کا غلام ہے۔ انہوں نے جواب دیا: یہ وہ غلام ہے' جو میرے والد نے مجھے عطا کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا انہوں نے تمہارے تمام بھائیوں کو اسی طرح عطا کیا ہے' جس طرح تمہیں عطا کیا ہے؟ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے واپس کردو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد سے فرمایا: تم کسی زیادتی کے کام میں مجھے گواہ نہ بناؤ۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْاِيثَارَ بَيْنَ الْاَوْلَادِ غَيْرُ جَائِزٍ فِي النَّحْلِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' عطیہ دیتے ہوئے اولاد میں سے کسی ایک کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز نہیں ہے

5103 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلَتْ اُمِّي اَبِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَالِهِ فَالْتَوَى بِهِ سَنَةً، ثُمَّ بَدَا لَهُ، فَوَهَبَهَا لِي، وَاَنَّهَا قَالَتْ: لَا اَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ اُمَّ هٰذَا بِنْتَ رَوَاحَةَ، قَاتَلَتْنِي مُنْذُ سَنَةٍ عَلَى بَعْضِ مَوْهِبَةٍ لِابْنِي هٰذَا، وَقَدْ بَدَا لِي، فَوَهَبْتُهَا لَهُ، وَقَدْ اَعْجَبَهَا، اَنْ تُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: يَا بَشِيرُ، اَلَكَ وَلَدٌ سِوَى هٰذَا؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے میرے والد سے یہ گزارش کی کہ وہ اپنے مال میں سے

5102– إسناده صحيح على شرطهما، أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وجرير :هو ابن عبد الحميد الضبي، وعاصم :هو ابن سليمان الأحوال، والشعبي :هو عامر بن شراحيل . وأخرجه مسلم "16" "1623"في الهبات :باب كراهة تفضيل بعض الأولاد في الهبة، والدارقطني 3/42من طريقين عن جرير، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "16494"، والطيالسي "789"، وأحمد 4/270و273، وابن أبي شيبة 220 - 11/219، الحميدي "919"، والبخاري "2587"في الهبة :باب الإشهاد في الهبة، ومسلم "13" "1623"و "18"وأبو داود "3542"في البيوع والإجازات :باب في الرجل يفضل بعض ولده في النحل، والدارقطني 3/42، والطحاوي 4/86، والبيهقي 6/176و 177و 178من طرق عامر الشعبي به.

5103– إسناده صحيح على شرط الشيخين .عبد الله :هو ابن المبارك، وأبو حيان التيمي :اسمه يحيى بن سعيد بن حيان. وأخرجه البخاري "2650"في الشهادات :باب لايشهد على شهادة جور إذا أشهد، البيهقي 6/176، عن عبد الله بن عثمان عبدان، عن عبد الله، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/268، وابن أبي شيبة 11/220، ومسلم "14" "1623"في الهبات :باب كراهية تفضيل بعض الأولاد في الهبة، والنسائي 6/260في أول كتاب النحل، من طرق عن أبي حيان التيمي، به.

کوئی چیز مجھے ہبہ کر دیں۔ وہ ایک سال تک اسے ملتوی کرتے رہے‘ پھر انہیں یہ مناسب لگا انہوں نے وہ چیز مجھے ہبہ کر دی۔ میری والدہ نے یہ کہا میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی‘ جب تک آپ نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں گواہ نہیں بنا لیتے‘ تو حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اس لڑکے کی والدہ جو رواحہ کی صاحب زادی ہے۔ وہ ایک سال سے مجھے یہ کہہ رہی تھیں میں اپنے اس بیٹے کو کوئی چیز ہبہ کروں اب مجھے مناسب لگا‘ تو میں نے اسے ہبہ کر دیا۔ اس عورت کی یہ خواہش ہے‘ یارسول اللہ (ﷺ)! آپ اس کے گواہ بن جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے بشیر کیا تمہاری اس کے علاوہ اور اولاد بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم کسی زیادتی کے کام میں مجھے گواہ نہ بناؤ۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْاِيثَارَ بَيْنَ الْاَوْلَادِ فِي النَّحْلِ حَيْفٌ غَيْرُ جَائِزٍ اسْتِعْمَالُهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ‘ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے‘ عطیہ دیتے ہوئے اولاد کے درمیان کسی ایک کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا زیادتی ہے اور اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے

5104 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): طَلَبَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ، اِلٰى بَشِيْرِ بْنِ سَعْدٍ، اَنْ يَّنْحَلَنِيَ، نَحْلًا مِنْ مَالِهِ، وَاَنَّهُ اَبَى عَلَيْهَا، ثُمَّ بَدَا لَهُ بَعْدَ حَوْلٍ، اَوْ حَوْلَيْنِ، اَنْ يَّنْحَلَنِيهِ، فَقَالَ لَهَا: الَّذِيْ سَاَلْتِ لِابْنِيْ كُنْتُ مَنَعْتُكِ، وَقَدْ بَدَا لِيْ، اَنْ اَنْحَلَهُ اِيَّاهُ، قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ، لَا اَرْضٰى، حَتّٰى تَاْخُذَ بِيَدِهِ، فَتَنْطَلِقَ بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتُشْهِدَهُ، قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِيْ، فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مَعَهُ وَلَدٌ غَيْرُهُ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ آتَيْتَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِثْلَ الَّذِيْ آتَيْتَ هٰذَا؟ ، قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى هٰذَا، هٰذَا جَوْرٌ اَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ، اعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ، فِي النَّحْلِ كَمَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّعْدِلُوْا بَيْنَكُمْ فِي الْبِرِّ، وَاللُّطْفِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ ، اَرَادَ بِهِ الْاِعْلَامَ، بِنَفْيِ جَوَازِ اسْتِعْمَالِ الْفِعْلِ، الْمَاْمُوْرِ بِهِ لَوْ فَعَلَهُ، فَزَجَرَ عَنِ الشَّيْءِ، بِلَفْظِ الْاَمْرِ بِضِدِّهِ، كَمَا قَالَ لِعَائِشَةَ: اشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ ، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

5104- إسناده صحيح على شرطهما . جرير :هو ابن عبد الحميد الضبي ومغيرة :هو ابن مقسم الضبي . وأخرجه البيهقي 6/178عن أبي الربيع عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/270، وأبو داود "3542في البيوع والإجازات :في الرجل يفضل بعض ولده في النحل، عن هشيم، عن مغيرة ,به.

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (میری والدہ) عمرہ بنت رواحہ نے (میرے والد) حضرت بشیر بن سعد سے یہ کہا کہ وہ اپنے مال میں سے مجھے (یعنی حضرت نعمان بن بشیر کو) کوئی عطیہ دیں' لیکن انہوں نے اس خاتون کی بات تسلیم نہیں کی۔ ایک یا دو سال گزرنے کے بعد انہیں یہ مناسب لگا' تو انہوں نے مجھے ایک عطیہ دے دیا۔ انہوں نے اس خاتون سے کہا تم نے جو میرے بیٹے کے بارے میں درخواست کی تھی اسے میں نے پورا نہیں کیا تھا۔ اب مجھے یہ مناسب لگا کہ میں اسے عطیہ دے دوں۔ اس خاتون نے کہا: جی نہیں اللہ کی قسم میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی' جب تک آپ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں جاتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا گواہ نہیں بناتے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کو پورا واقعہ سنایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تمہاری اس کے علاوہ اور اولاد بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: جس طرح تم نے اسے دیا ہے۔ اسی طرح ان میں سے ہر ایک کو بھی دیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں اس بات کا گواہ نہیں بنتا یہ زیادتی ہے' تم میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنالو تم لوگ اپنی اولاد کے درمیان عطیات کے حوالے سے انصاف سے کام لو جس طرح تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ وہ نیکی اور بھلائی کے حوالے سے تمہارے ساتھ انصاف سے کام لے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنالو''۔ اس کے ذریعے اس بات کی اطلاع دینا مراد ہے' اگر وہ یہ فعل کر لیتے ہیں' تو اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کی ممانعت اس کے متضاد کا حکم دینے کے الفاظ کے ذریعے کی ہے' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا: تم (ولاء) کی شرط ان کے لئے رہنے دو کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلَى اَنَّ الْإِيثَارَ فِي النَّحْلِ مِنَ الْاَوْلَادِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' عطیہ دینے میں اولاد کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز نہیں ہے

5105 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، خَتَنُ ابْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ:

5105- حديث صحيح، عمرو بن صالح :ذكره المؤلف في ثقة 8/486وقال :عمرو بن صالح الصائغ المروزي أبو حفص، ويروى عن ابن المبارك، حدثنا عنه الحسن بن سفيان وعبد الله بن محمود وإبراهيم بن المغيرة :ذكره المؤلف في "ثقاته" 6/25وقال :يروي عن الأعمش ومسعر روى عنه عمرو بن صالح المراوزة وأولاده وأورده ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل 2/136 "وقال :ختن علي بن الحسين بن واقد وكلاهما متابع ومن فوقهما ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم "15" "1623"في الهبات :باب كراهية تفضيل بعض الأولاد في الهبة عن ابن نمير عن أبيه عن إسماعيل، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ رَوَاحَةَ اَرَادَتْنِي اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهَا بِصَدَقَةٍ، وَاَمَرَتْنِي اَنْ اُشْهِدَكَ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكُلُّهُمْ اَعْطَيْتَهُمْ، مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَ هٰذَا؟ ، قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (میری بیوی) عمرہ بنت رواحہ نے یہ ارادہ کیا کہ میں اس کے بیٹے کو کوئی چیز عطیے کے طور پر دوں۔ اس نے مجھے کہا ہے' میں آپ کو اس بات پر گواہ بنالوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارے اس کے علاوہ اور بھی بیچے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے ان سب کو عطیہ دیا ہے' جس طرح تم نے اسے عطیہ دیا ہے۔ اس نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم زیادتی کے کام میں مجھے گواہ نہ بناؤ۔

ذِكْرُ خَبَرٍ خَامِسٍ يُصَرِّحُ بِتَرْكِ اسْتِعْمَالِ الْاِيْثَارِ لِلْمَرْءِ فِي النَّحْلِ بَيْنَ وَلَدِهِ

اس پانچویں روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' آدمی اپنی اولاد کو عطیہ دیتے ہوئے کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک نہیں کرے گا

5106 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَبِي نَحَلَنِي كَذَا، وَكَذَا، فَاَتَى بِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيُشْهِدَهُ، فَقَالَ: اَكُلَّ وَلَدِكَ اَعْطَيْتَ، مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَ؟ ، فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهِدْ عَلَى هٰذَا غَيْرِي، هٰذَا جَوْرٌ ثُمَّ قَالَ: اَتُحِبُّوْنَ اَنْ يَكُوْنُوْا فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟ ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا اِذًا

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے فلاں' فلاں چیز عطیے کے طور پر دی وہ مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں گواہ بنالیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو اسی طرح عطیہ دیا ہے' جس طرح اسے دیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بجائے کسی اور کو گواہ بنالو یہ ظلم ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تمہاری تمام اولاد تمہارے ساتھ نیکی

5106- إسناده صحيح على شرط مسلمن رجاله ثقات رجال الشيخين غير داود بن أبي هند، فمن رجال مسلم. إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن علية. وأخرجه مسلم "17" "1623" عن إسحاق بن إبراهيم الحنظلي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/269 و270، ومسلم "17" "1623"، وأبو داود "3542" في البيوع والإجارات: باب في الرجل يفضل بعض ولده في النحلن والنسائي 6/259 و260 في أول كتاب النحل، وابن ماجه "2375" في الهبات: باب الرجل ينحل ولدهن والطحاوي 4/86، وابن الجارود "992" والدارقطني 3/42، والبيهقي 6/177 من طرق عن داود بن أبي هند، به.

کرنے میں برابر ہو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ درست نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ سَادِسٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الْإِيثَارَ فِي النَّحْلِ بَيْنَ الْأَوْلَادِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس چھٹی روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے اولاد کو عطیہ دیتے ہوئے کسی کے ساتھ ترجیحی سلوک کرنا جائز نہیں ہے

5107 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ، عَنْ اَبِيْ حَرِيْزٍ، اَنَّ عَامِرًا، حَدَّثَهُ اَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ وَالِدِیْ بَشِيْرَ بْنَ سَعْدٍ، اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ رَوَاحَةَ نُفِسَتْ بِغُلَامٍ، وَاِنِّیْ سَمَّيْتُهُ نُعْمَانَ، وَاِنَّهَا اَبَتْ اَنْ تُرَبِّيَهُ حَتّٰى جَعَلْتُ لَهُ حَدِيْقَةً لِّیْ اَفْضَلَ مَالِیْ هُوَ، وَاِنَّهَا قَالَتْ: اَشْهِدِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لَا تُشْهِدْنِیْ، اِلَّا عَلٰى عَدْلٍ، فَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تَبَايُنُ الْاَلْفَاظِ فِیْ قِصَّةِ النَّحْلِ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ قَدْ يُوْهِمُ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ اَنَّ الْخَبَرَ فِيْهِ تَضَادٌّ وَّتَهَاتُرٌ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، لِاَنَّ النَّحْلَ مِنْ بَشِيْرٍ لِابْنِهِ كَانَ فِیْ مَوْضِعَيْنِ مُتَبَايِنَيْنِ، وَذَاكَ اَنَّ اَوَّلَ مَا وَلَدُ النُّعْمَانُ اَبَتْ عَمْرَةُ اَنْ تُرَبِّيَهُ حَتّٰى يَجْعَلَ لَهُ بَشِيْرٌ حَدِيْقَةً، فَفَعَلَ ذٰلِكَ، وَاَرَادَ الْاِشْهَادَ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُشْهِدْنِیْ اِلَّا عَلٰى عَدْلٍ، فَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ، عَلٰى مَا فِیْ خَبَرِ اَبِیْ حَرِيْزٍ، تُصَرِّحُ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ، اَنَّ الْحَيْفَ فِی النَّحْلِ بَيْنَ الْاَوْلَادِ غَيْرُ جَائِزٍ، فَلَمَّا اَتٰى عَلَى الصَّبِیِّ مُدَّةٌ، قَالَتْ عَمْرَةُ لِبَشِيْرٍ: انْحَلِ ابْنِیْ هٰذَا فَالْتَوٰى عَلَيْهِ سَنَةً اَوْ سَنَتَيْنِ عَلٰى مَا فِیْ خَبَرِ، اَبِیْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، وَالْمُغِيْرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فَنَحَلَهُ غُلَامًا، فَلَمَّا جَاءَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيُشْهِدَهُ، قَالَ: لَا تُشْهِدْنِیْ عَلٰى جَوْرٍ، وَيُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ النُّعْمَانُ، قَدْ نَسِيَ الْحُكْمَ الْاَوَّلَ، اَوْ تَوَهَّمَ اَنَّهُ قَدْ نُسِخَ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا

5107– أبو حريز بوزن عظيم :-اسمه عبد الله بن الحسين الأزدي، مختلف فيه، وثقه أبو زرعة، وابن معين في رواية ابن أبي خيثمة، والمؤلف، وقال وأبو حاتم :حسن الحديث، ليس بمنكر الحديث، يكتب حديثه، وضعفه النسائي، وابن معين في رواية معاوية بن صالح، وقال ابن عدى :عامة مايرويه لايتابعه عليه احد وقال الجوزجاني :غير محمود في الحديث، وقال الدارقطني : يعتبر به وقال الذهبي في "الكاشف :"مختلف فيه، وقد وثق، وقال الحافظ في "التقريب "صدوق يخطء. قلت :وقد خالف في هذا الحديث من هو أوثق منه في نوع العطية وزمنها، فجعل العطية حديقة، وجعل زمنها الولادقن بينما الروايات المقدمة وكلها صحيحة تنص على أن العطية كانت غلاماً، وأنها حصلت والنعمان بن بشير غلام. والجمع بين الروايتين كما فعل المؤلف وغيره إنما يصار إليه إذا كانتا في الصحة في مرتبة واحدةن وهذا مفقود هنان فالصواب تضعيف هذه الرواية بأبي حريز والاعتماد على الروايات السابقة التي وراها الثقات.

تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ ، فِي الْكَرَّةِ الثَّانِيَةِ زِيَادَةُ تَأْكِيدٍ فِي نَفْيِ جَوَازِهٖ، وَالدَّلِيلُ عَلٰى اَنَّ النَّحْلَ فِي الْغُلَامِ لِلنُّعْمَانِ كَانَ ذٰلِكَ، وَالنُّعْمَانُ مُتَرَعْرِعٌ، اَنَّ فِيْ خَبَرِ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ: مَا هٰذَا الْغُلَامُ؟ ، قَالَ: غُلَامٌ اَعْطَانِيْهِ اَبِيْ، فَدَلَّتْكَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ، عَلٰى اَنَّ هٰذَا النُّحْلَ غَيْرُ النُّحْلِ الَّذِيْ فِيْ خَبَرِ، اَبِيْ حَرِيزٍ، فِي الْحَدِيقَةِ، لِاَنَّ ذٰلِكَ عِنْدَ امْتِنَاعِ عَمْرَةَ، عَنْ تَرْبِيَةِ النُّعْمَانِ عِنْدَمَا وَلَدَتْهُ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ، اَنَّ اَخْبَارَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَتَضَادُّ، وَتَتَهَاتَرُ، وَاَبُوْ حَرِيزٍ، كَانَ قَاضِيَ سِجِسْتَانَ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (میری اہلیہ) عمرہ بنت رواحہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا میں نے اس کا نام نعمان رکھا۔ اس نے اس بچے کو پالنے پوسنے سے انکار کر دیا' جب تک میں اس بچے کو اپنا وہ باغ نہیں دیتا جو سب سے بہترین مال ہے اور اس عورت نے یہ کہا کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں گواہ بنالیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تمہاری اس کے علاوہ اور اولاد بھی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے صرف انصاف کے کام میں گواہ بناؤ۔ میں زیادتی کے کام میں گواہ نہیں بنتا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عطیہ دینے کا یہ جو واقعہ ہم نے ذکر کیا ہے اس کے الفاظ میں اختلاف پایا جاتا ہے' جس نے ایک عالم کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ اس روایت میں شاید اختلاف پایا جاتا ہے' حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عطیہ حضرت بشیر نے اپنے بیٹے کو دیا تھا یہ دو مختلف مقامات پر منقول ہیں۔ وہ یوں کہ جب پہلی مرتبہ حضرت نعمان پیدا ہوئے' تو ان کی والدہ سیّدہ عمرہ نے ان کی تربیت کرنے سے اس وقت تک انکار کر دیا' جب تک حضرت بشیر انہیں کوئی باغ عطیے کے طور پر نہیں دیتے' تو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ انہوں نے اس بارے میں گواہ بنانے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صرف انصاف کے کام پر مجھے گواہ بناؤ کیونکہ میں زیادتی کے کام میں گواہ نہیں بنتا۔ جیسا کہ ابو حریز نامی راوی کی روایت میں یہ بات مذکور ہے اور یہ الفاظ اس بات کی صراحت کرتے ہیں' عطیہ دیتے ہوئے اولاد کے ساتھ امتیازی سلوک کرنا درست نہیں ہے' پھر جب بچہ بڑا ہو گیا' تو عمرہ نے حضرت بشیر سے کہا آپ میرے اس بیٹے کو کوئی عطیہ دیجئے' تو وہ ایک سال یا دو سال تک اس کو ملتوی کرتے رہے۔ جیسا کہ ابوحیان تیمی اور مغیرہ کی شعبی کے حوالے سے نقل کردہ روایت میں یہ بات مذکور ہے پھر انہوں نے اسے غلام عطیہ کر دیا جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ انہیں اس بارے میں گواہ بنائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ظلم کے کام میں مجھے گواہ نہ بناؤ' تو اس بات کا احتمال موجود ہے' حضرت نعمان رضی اللہ عنہ پہلا حکم بھول چکے ہوں' یا انہیں یہ غلط فہمی ہوئی ہو کہ وہ حکم منسوخ ہو گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم ظلم کے کام میں مجھے گواہ نہ بناؤ''۔ یہ دوسری مرتبہ اس کام کے جائز ہونے کی نفی میں زیادہ تاکید پیدا کرنے کے لئے ہوا اور اس بات کی دلیل کہ غلام کی صورت میں دیا جانے والا عطیہ بھی حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو ہی دیا گیا تھا یہ ہے' عاصم نے امام شعبی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اس میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا یہ غلام کہاں سے آیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ وہ غلام ہے' جو میرے والد نے مجھے عطا کیا ہے' تو یہ الفاظ آپ کی رہنمائی اس بات کی طرف کریں گے کہ یہ عطیہ اس

عطیے کے علاوہ تھا جس کا ذکر ابوحریز کی نقل کردہ روایت میں کیا گیا ہے' جو باغ کے بارے میں ہے کیونکہ (حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی والدہ) عمرہ کا ان کی تربیت کرنے سے انکار کرنا اس وقت تھا' جب ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ یہ بات اس شخص کے موقف کے برخلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول روایات متضاد ہیں اور ان میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

ابوحریز نامی راوی بجستان کے قاضی تھے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ قَبُولِ مَا يُهْدِي اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ اِيَّاهُ اِذَا تَعَرَّى عَنْ عِلَّتَيْنِ فِيْهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اس چیز کو قبول کرلے جو اس کے مسلمان بھائی نے اس کو تحفے کے طور پر دی ہو جب کہ اس میں دو علتیں نہ ہوں (جن کا ذکر درج ذیل حدیث میں ہے)

5108 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بِبُسْتَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى بْنِ خَتٍّ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِي اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيِّ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ بَلَغَهُ مَعْرُوْفٌ عَنْ اَخِيْهِ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ، وَلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ، فَلْيَقْبَلْهُ، وَلَا يَرُدَّهُ

حضرت خالد بن زید جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کو اپنے بھائی کی طرف سے مانگے بغیر اور لالچ کے بغیر کوئی بھلائی (یعنی مال و دولت وغیرہ) ملے اسے اس کو قبول کر لینا چاہئے اسے وہ واپس نہیں کرنا چاہئے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ رَدِّ الْمَرْءِ الطِّيْبَ، اِذَا عُرِضَ عَلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی خوشبو (کا تحفہ) قبول نہ کرے جب وہ اس کے سامنے پیش کیا جائے

5109 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ، قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ

5108- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن موسى بن ختن فمن رجال البخاري. المقبرء :هو أبو عبد الرحمن عبد الله بن يزيدن وأبو الأسود :هو محمد بن عبد الرحمن بن نوفل يتيم عروة .وقد تقدم برقم "3404".

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ، فَلَا يَرُدَّهُ، فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ، طَيِّبُ الرَّائِحَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو خوشبو دی جائے وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ اس کا وزن بھی زیادہ نہیں ہوتا اور خوشبو بھی پاکیزہ ہوتی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَرْءَ وَإِنْ كَانَ خَيِّرًا فَاضِلًا إِذَا أُهْدِيَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ كَانَ قَلِيلًا عَلَيْهِ قَبُولُهُ وَالْإِفْضَالُ مِنْهُ عَلَى غَيْرِهِ دُونَ الْإِزْدِرَاءِ بِالشَّيْءِ الْيَسِيرِ، وَالتَّأَمُّلِ لِلشَّيْءِ الْكَثِيرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی اگرچہ نیک اور فضیلت والا ہو اور پھر اسے کوئی چیز تحفے کے طور پر

پیش کی جائے' تو اگرچہ وہ چیز تھوڑی ہو اسے قبول کرنا اس پر لازم ہے اور اس میں سے کچھ چیز دوسروں پر بھی خرچ کرنی چاہیے تاہم آدمی کو اس بارے میں تھوڑی چیز کو لینے میں ہچکچاہٹ نہیں کرنی چاہیے اور زیادہ چیز کے حصول کا خواہش مند نہیں ہونا چاہیے

5110 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِ أَبِي أَيُّوبَ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فِيهِ ثُومٌ، فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ وَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ، فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ أَبُو أَيُّوبَ، إِذْ لَمْ يَرَ فِيهِ أَثَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَتَاهُ، فَسَأَلَهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَرَامٌ هُوَ؟، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ كَرِهْتُهُ مِنْ أَجْلِ الرِّيحِ، فَقَالَ: إِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ

5109– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، وهو ابن يحيى فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/320، ومسلم "2253"في الألفاظ من الأدب وغيرها :باب استعمال المسكن وأبو داود "4272"في الترجل: باب رد الطيب، والنسائي 8/189في الزينة :باب الطيب، والبيهقي 3/245من طرق عن أبي عبد الرحمن المقرء، عن سعيد بن أبي أيوب، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .قال بعضهم في حتديثه " :من عرض عليه ريحان " وفي رواية الأخرين "من عرض عليه طيب "وهو أشهر. والمحمل كمجلس :المراد به الحملن أي خفيف الحمل ليس بثقيل.

5110– إسناده حسن على شرط مسلم .سماك بن حرب وأن كان من رجال مسلم -لا ترتقي حديث إلى الصحة، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني في "الكبير "1889" "عن سليمان بن الحسن العطار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/95، والترمذي "1807"في الأطعمة :باب ماجاء في كراهية أكل الثوم والبصل، والبيهقي 3/77من طريقين عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 5/94و 96 - 95و 103و106، والطبراني "1940"و "1972"و "2047"من طرق عن سماك بن حرب، به .وقال الترمذي :حسن صحيح .وقد تقدم برقم ."2095"

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں موجود تھے۔ آپ کی خدمت میں کھانا لایا گیا جس میں لہسن تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں کھایا۔ آپ نے وہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو بھجوا دیا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بھی اس میں سے نہیں کھایا کیونکہ انہیں اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے استعمال کا نشان نظر نہیں آیا تھا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ حرام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں' لیکن میں نے اس کی بو کی وجہ سے اسے ناپسند کیا ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جسے آپ نے ناپسند کیا ہے اسے میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ قَبُوْلِ الْجَمَاعَةِ الْهِبَةَ الْوَاحِدَةَ الْمُشَاعَةَ مِنَ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ وَاِنْ لَمْ يَعْلَمْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ حِصَّتَهُ مِنْهَا

ایک جماعت کے لیے ''ایک ہبہ'' کو قبول کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ' جو قابل تقسیم ہو

اور ایک شخص کی طرف سے کیا گیا ہو' اگرچہ اس جماعت میں سے ہر شخص اپنے (مخصوص) حصے کے بارے میں علم نہ رکھتا ہو

5111 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنِ الْبَهْزِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُرِيْدُ مَكَّةَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ، اِذَا حِمَارٌ وَحْشِيٌّ عَقِيْرٌ، فَذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعُوْهُ، فَاِنَّهُ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ صَاحِبُهُ، فَجَاءَ الْبَهْزِيُّ، وَهُوَ صَاحِبُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاْنَكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ، فَقَسَمَهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ، ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْاُثَايَةِ بَيْنَ الرُّوَيْثَةِ،

5111- إسناد صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين، وعمر بن سلمة الضمري، والبهزي صحابيان، حديثهما عند النسائي، والبهزي :قيل اسمه زيد بن كعب. قال الزرقاني في "شرح الموطأ :2/278 "هكذا رواه مالك، ولم يختلف عليه في إسناده، وتابعه عليه أبو أياس، عبد الوهاب الثقفي، وحماد بن سلمة وغيرهم عن يحيى، ورواه حماد بن زيد وهشيم، ويزيد بن هارون، وعلي بن مسهر، عن يحيى بن سعيد، فلم يقولوا :عن البهزي .قال موسى بن هارون :الصحيح أن الحديث من مسند عمير بن سلمة، وليس بينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم، وذلك بيّنٌ في رواية يزيد بن الهاد، وعبد ربه بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم، قال :ولم يأت ذلك من مالك، لأن جماعة رووه عن يحيى كما رواه مالك، وإنما جاء ذلك من يحيى كان أحياناً يقول :عن البهزي، وأحياناً لايقولهن وأظن المشيخة الأولى كان ذلك جائزاً عندهم، وليس هو رواية عن فلان، وإنما هو قصة عن فلان .هذا كلام موسى هارون نقله في "التمهيد"، والدارقطني في "العلل." وهو في "الموطأ 1/351 "في الحج :باب مايجوز للمحرم أكله من الصيد، ومن طريقه أخرجه عبد الرزاق "8339"، والنسائي 5/18في الحج :باب ما يجوز للمحرم أكله، والبيهقي 6/171و.9/322 وأخرجه أحمد 3/452، والطبراني "5283"من طريق يزيد بن هارون، عن يحيى بن سعيدن به.

وَالْعَرْجِ، إِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ، فِي ظِلٍّ، وَفِيهِ سَهْمٌ، فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمَرَ رَجُلًا يَقِفُ عِنْدَهُ لَا يَرِيبُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يُجَاوِزَهُ

❁❁ حضرت بہزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مکہ کی طرف روانہ ہونے کے لئے نکلے' یہاں تک کہ جب آپ روحاء کے مقام پر پہنچے' تو وہاں ایک زیبرا تھا جس کا پاؤں کٹا ہوا تھا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے رہنے دو عنقریب اس کا مالک اس تک آجائے گا' پھر حضرت بہزی رضی اللہ عنہ آگئے وہ اس کے مالک تھے وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ اس زیبرے کو استعمال کریں' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ رویثہ اور عرج کے درمیان اثایا کے مقام پر پہنچے' تو وہاں ایک سائے میں ہرن بیٹھا ہوا تھا جس کو تیر لگا ہوا تھا۔

حضرت بہزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اس ہرن کے پاس ٹھہرا رہے' تاکہ کوئی بھی شخص اس کو تنگ نہ کرے' یہاں تک کہ وہ لوگ وہاں سے گزر جائیں۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ قَبُولِ الْمَرْءِ الْهِبَةَ لِلشَّيْءِ الْمَشَاعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ غَيْرِهِ

آدمی کے لیے اس ہبہ کو قبول کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ' جو ایسی چیز کے بارے میں ہو جو اس کے اور دوسرے آدمیوں کے درمیان مشترک ہو

5112 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِبَعْضِ أَثْنَاءِ الرَّوْحَاءِ، وَهُمْ حُرُمٌ، إِذَا حِمَارٌ مَعْقُورٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ، فَيُوشِكُ صَاحِبُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَهْزٍ هُوَ الَّذِي عَقَرَ الْحِمَارَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَأْنَكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَبَا بَكْرٍ، فَقَسَمَهُ بَيْنَ النَّاسِ

❁❁ حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ روحاء کے قریب ہم پہنچے' تو ہم سب حالت احرام میں تھے۔ وہاں ایک زیبرا تھا جو زخمی تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے رہنے دو اس کا

5112- إسناده صحيح على شرطهما غير صحابي الحديث، فقد روى له النسائي. وابن الهاد: يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهاد الليثي. وأخرجه النسائي 7/205 في الصيد والذبائح: باب إباحة أكل لحوم حمر الوحش، عن قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 3/624 عن عبد العزيز بن أبي حازم، عن يزيد بن الهاد، به. وسكت عنه وقال الذهبي: سنده صحيح. وأخرجه أحمد 3/418 عن هشيم، عن يحيى نب سعيد، عن محمد بن إبراهيم، به. وانظر ماقبله.

مالک اس کے پاس آ جائے گا' پھر بہزی قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا یہ وہ شخص تھا جس نے اس زیبرے کو زخمی کیا تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ اس کو استعمال کر سکتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' تو انہوں نے اس کا گوشت لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِهْدَاءِ الْمَرْءِ الْهَدِيَّةَ اِلٰى اَخِيهِ وَاِنْ لَمْ يَحِلَّ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا اسْتِعْمَالُ تِلْكَ الْهَدِيَّةِ بِاَنْفُسِهِمَا

آدمی کے لیے اپنے بھائی کو ایسی چیز تحفے کے طور پر دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ' اگرچہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے لیے بذاتِ خود اس ہدیے کو استعمال کرنا جائز نہ ہو

5113 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يُحَدِّثُ

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فَرَاٰى حُلَّةَ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ، فَاَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْتَرِهَا فَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَحِينَ يَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوُفُودُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ، مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، قَالَ: ثُمَّ اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ حُلَلٍ مِّنْهَا، فَكَسَا عُمَرَ حُلَّةً، وَكَسَا عَلِيًّا حُلَّةً، وَكَسَا اُسَامَةَ حُلَّةً، فَاَتَاهُ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قُلْتَ: فِيهَا مَا قُلْتَ: ثُمَّ بَعَثْتَ بِهَا اِلَيَّ، فَقَالَ: بِعْهَا، فَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ، اَوْ شُقَّهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (بازار) گئے انہوں نے استبرق سے بنا ہوا ایک حلّہ بازار میں فروخت ہوتے ہوئے دیکھا' تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ اسے خرید لیجئے اور جمعہ کے دن اور جب وفد آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس دن اسے زیب تن کرلیا

5113- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الحارث المخزومي، فمن رجال مسلم .وإخرجه النسائي 8/198في الزينة :باب ذكر النهي لبس الإستبرق، من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/39عن إسحاق بن سليمان، وعبد الله بن الحارث، به . وأخرجه أحمد 2/24، والبخاري "948"في العيدين والتجمل فيه، و "2104"في البيوع :باب التجارة فيما يكره لبسه للرجال والنسائي، و "3054"في الجهاد والسير :باب التجمل للوفود، و "6081"في الأدب :وباب من تجمل للوفود، ومسلم "8" "2068"و "9"في اللباس والزينة :باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء، وأبو داود "4041"في اللباس :باب ماجاء في لبس الحرير، والبيهقي 3/280من طرق عن سالم، به . وأخرجه أحمد 2/51و 68و 82و127، ولطيالسي "1937"، والبخاري "2619"في الهبة :باب الهدية للمشركين. و "5981"في الأدب :باب صلة الأخ المشرك، والنسائي 8/201في الزينة :باب التشديد في لبس الحرير من طرق عن ابن عمر وانظر ."5439"

کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے وہ شخص پہنے گا' جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اسی قسم کے تین حلے پیش کئے گئے' تو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان میں سے ایک حلہ عطا کیا۔ ایک عدد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا کیا اور ایک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو عطا کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ نے' تو اس کے بارے میں فلاں بات ارشاد فرمائی تھی اب آپ نے یہ میری طرف بھیج دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے فروخت کرو اور اس کے ذریعے اپنی ضروریات کو پورا کرو یا پھر اسے کاٹ کر اپنی بیویوں کی چادریں بنوا دو۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اَخْذِ الْمُهْدِى هَدِيَّةَ نَفْسِهِ بَعْدَ بَعْثِهِ اِلَى الْمُهْدَى اِلَيْهِ وَمَوْتُ الْمُهْدَى اِلَيْهِ قَبْلَ وُصُولِ الْهَدِيَّةِ اِلَيْهِ

تحفہ دینے والے کے لیے اپنے تحفے کو دوبارہ لینے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ اس نے دوسرے شخص کی طرف اسے بھیجا ہو اور دوسرا شخص اسے وصول کرنے سے پہلے فوت ہو جائے

5114 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ اُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): لَـمَّا تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنِّي قَدْ اَهْدَيْتُ اِلَى النَّجَاشِيِّ حُلَّةً وَاَوَاقِيَّ مِسْكٍ، وَلَا اُرَاهُ اِلَّا قَدْ مَاتَ، وَسَتُرَدُّ الْهَدِيَّةُ، فَاِنْ كَانَ كَذٰلِكَ، فَهِيَ لَكَ، قَالَتْ: فَكَانَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَاتَ النَّجَاشِيُّ، وَرُدَّتِ الْهَدِيَّةُ، فَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلٰى كُلِّ امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهِ اُوقِيَّةَ مِسْكٍ، وَدَفَعَ الْحُلَّةَ، وَسَائِرَ الْمِسْكِ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ شادی کی' تو آپ نے فرمایا میں نے نجاشی کو

5114– إسناده ضعيف .مسلم بن خالد :هو الزنجي سيء الحفظ، وأم موسى بن عقبة :لاتعرف .وأم كلثوم، نسبها المؤلف في "ثقاته5/594 "، فقال :بنت أسماء ، وروى حديثها ابن أبي عاصم في "الوحدان "كما في "الإصابة 4/467 "من طريق مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عن أمه، عن أم كلثوم بنت سملة قال الحافظ :ورواه مسدد، عن مسلم بن خالد، لكن لم ينسبها . أخرجه ابن منده من طريقه، فقال :أم كلثوم غير منسوبة، ورواه هشام بن عمار، عن مسلم بن خالد فقال في روايته :عن أمه، عن أم كلثوم عن أم سلمة .وأخرجه ابن حبان في "صحيحه "من طريقه وهو لمحفوظ . وأخرجه أحمد 6/404، والطبراني "25/"205 و "206"من طريق مسلم بن خالدن عن موسى بن عقبة، عن أمه عن أم كلثوم بنت أبي سلمة، به . وأخرجه ابن سعد 8/95، والبيهقي 6/26من طريق مسلم بن خالد عن موسى بن عقبة، عن أمه، عن أم كلثوم قالت :لـمـا تـزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم ... وأخرجه البيهقي 6/26من طريق ابن وهب ومسدد، كلاهما عن مسلم بن خالد، عن موسى بن عقبة، عن أم كلثوم قال ابن وهب في روايتـه أم كلثوم بنت سلمة قالت :لما تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم .... وأخرجه أحمد 6/404عن يزيد بن هاورن، عن مسلم بن خالد، عن موسى بن عقبةن عن أبيه، عن أم كلثوم.

ایک حلہ اور مشک کے کچھ اوقیہ تحفے کے طور پر بھجوائے تھے۔ میرا خیال ہے اس کا انتقال ہو گیا ہے' تو یہ تحفہ واپس آ جائے گا اگر ایسا ہی ہوا' تو وہ تمہیں ملے گا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر ویسا ہی ہوا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا نجاشی کا انتقال ہو گیا تھا وہ تحفہ واپس آ گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام ازواج کی طرف مشک کا ایک اوقیہ بھجوایا اور وہ حلہ اور باقی تمام مشک سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دے دی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ إِبَاحَةِ أَكْلِ الْمَرْءِ الْهَدِيَّةَ الَّتِي كَانَتْ تُصُدِّقَتْ عَلَى الْمُهْدِي قَبْلَ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے اس ہدیے کو کھا لینا مباح ہے' جو اسے ہدیے کے طور پر ملنے سے پہلے ہدیہ دینے والے کو صدقے کے طور پر دیا گیا ہو

5115 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ، بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ، فَاشْتَرَطُوا، وَلَاءَ هَا، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ، فَقُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ

قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے اسے خریدنے کا ارادہ کیا' تو اس کے مالکان نے اس کے ولاء کی شرط عائد کی۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے خرید کر اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت تحفے کے طور پر دیا گیا' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یہ بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے تحفہ ہے۔

5115- إسناده صحيح على شرط الصحيح .وأبو داود :هو الطيالسي سليمان بن داود بن الجارود البصري، وهو في "مسند "أبي داود والطيالسي "برقم ."1417" وأخرجه البيهقي 7/220من طريق يونس، عن أبي داود، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "2578"في الهبة :باب قبول الهدية، ومسلم "173""1075"في الزكاة :باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم ....، و "1504"و "13"في العتق :باب الولاء لمن أعتق والنسائي - 6/165و 166في الطلاق :باب خيار الأمة تعتق وزوجها مملوك، والبيهقي 10/338من طرق عن شعبة، به. وأخرجه مسلم "11" "1504" "173" "1075"، والنسائي 6/165، والبيهقي 6/185و 7/134و 220و 15/295من طريقين عن زائدة، عن سماك، عن عبد الرحمن به .وقد تقدم ."4269"

عبدالرحمٰن نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون کا شوہر آزاد شخص تھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ: هٰذَا تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيرَةَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی تھی "یہ بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا"

5116 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ اِحْدَى السُّنَنِ الثَّلَاثِ اَنَّهَا اُعْتِقَتْ، فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ، وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ، وَاُدُمٌ مِّنْ اُدُمِ الْبَيْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً، فِيهَا لَحْمٌ، قَالُوا: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ ذَاكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ، وَاَنْتَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بریرہ کے بارے میں تین شرعی احکام سامنے آئے جب وہ آزاد ہوئی' تو اسے اس کے شوہر کے ساتھ رہنے (یا علیحدگی اختیار کرنے) کے بارے میں اختیار دیا گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے' تو ہنڈیا میں گوشت پک رہا تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روٹی اور گھر کا دوسرا سالن پیش کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا میں نے ہنڈیا میں گوشت نہیں دیکھا تھا۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' لیکن یہ وہ گوشت ہے' جو بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا اور آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے تحفہ ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ اَكْلِ الصَّدَقَةِ الَّتِي تُصُدِّقَ بِهَا عَلٰى اِنْسَانٍ، ثُمَّ اَهْدَاهَا الْمُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ لَهُ وَاِنْ كَانَ مِمَّنْ لَا يَحِلُّ لَهُ اَخْذُ الصَّدَقَةِ وَلَا اَكْلُهَا

اس صدقے کو کھانے کے جائز ہونے کا تذکرہ' جو کسی شخص کو صدقے کے طور پر دیا گیا ہو

5116- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/562 "في الطلاق: باب ماجاء في الخيار. ومن طريق مالك أخرجه البخاري "5097" في النكاح: باب الحرة تحت العبد، و "5279" في الطلاق: باب لايكون بيع الأمة طلاقاً، ومسلم "173" "1075" في الزكاة: باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم ...، و "14" "1504" في العتق: باب الولاء لمن أعتق، والنسائي 6/162 في الطلاق: "باب خيار الأمة، والبيهقي 6/161، والبغوي. "1611" وانظر. "4269".

اور پھر جس کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا اس نے وہ آگے تحفے کے طور پر دے دیا ہو، اگرچہ آگے والا شخص ایسا ہو کہ اس کے لیے صدقے کو لینا یا اسے کھانا جائز نہ ہو

5117 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ السَّبَّاقِ، زَعَمَ اَنَّ جُوَيْرِيَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ ، قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ، اِلَّا عَظْمُ شَاةٍ، اُعْطِيَتْ مَوْلَاتِي مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ: قَرِّبِيهِ، فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

❁❁ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: کیا کھانے کے لئے کچھ ہے اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اللہ کی قسم نہیں ہے۔ ہمارے پاس کوئی کھانا نہیں ہے صرف ایک بکری کی ہڈی (والا گوشت) ہے جو میری کنیز کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ہی پیش کردو کیونکہ وہ اپنے مقام تک پہنچ چکا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ، قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ السَّبَّاقِ، لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ جُوَيْرِيَةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے عبید بن سباق نامی راوی نے یہ روایت سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی ہے

5118 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، قَالَ:

(متن حدیث): حَدَّثَتْنِي جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ ، قَالَتْ: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِلَّا طَعَامٌ اُعْطِيَتْهُ مَوْلَاةٌ لَنَا، مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَرِّبِيهِ

5117– إسناده صحيح .يزيد بن موهب :هو يزيد بن موهب، ثقة، روى له أبو داود، والنسائي، والترمذي، من فوقه ثقات على شرطهما . وأخرجه أحمد 6/430، ومسلم "1073"و "169"في الزكاة :باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني "164"/24، والحاكم 4/28من طرق عن الليث، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم على شرط الشيخين . وأخرجه الطبراني "165"/24و "166"و "167"و "169"من طرق عن ابن شهاب، به.

5118– إسناده صحيح على شرطهما .سفيان :هوابن عيينة . وأخرجه أحمد 6/429، والحميدي "169" "317"في الزكاة :باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني "77"/24من طرق عن سفيان بهذا الإسناد .ووقع في الطبراني بدل جويرية" :"ميمونة."

سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا کچھ کھانے کے لئے ہے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جی نہیں صرف وہ کھانا ہے جو ہماری کنیز کو صدقے میں سے دیا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ہی پیش کردو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِبَاحَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کے مباح ہونے کی صراحت کرتی ہے' جس کا ذکر ہم نے کیا ہے

5119 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَائِشَةَ: عِنْدَكِ شَيْءٌ تُطْعِمِينِي؟ ، قَالَتْ: لَا، إِلَّا مِنَ الشَّاةِ، الَّتِي بُعِثَتْ بِهَا إِلَى نُسَيْبَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ: هَاتِيهِ، فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

ام عطیہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے' جو مجھے کھانے کے لئے دو۔ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔ صرف وہ بکری ہے' جو نسیبہ کو صدقے میں سے دی گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ہی پیش کردو وہ اپنے مقام تک پہنچ چکی ہے۔

ذِكْرُ جَوَازِ قَبُولِ الْمَرْءِ الَّذِي لَا يَحِلُّ لَهُ اَخْذُ الصَّدَقَةِ الْهَدِيَّةَ مِمَّنْ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ بِتِلْكَ الْهَدِيَّةِ

آدمی کے لیے اس چیز کو ہدیے کے طور پر قبول کرنے کے جائز ہونے کا تذکرہ

جسے صدقے کے طور پر لینا اس کے لیے جائز نہ ہو اور یہ اس کی طرف سے قبول کیا جائے جسے وہ ہدیہ صدقے کے طور پر دیا گیا ہو

5120 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، قَالَ:

5119- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هوهشام بن عبد الملك الطيالسي، وخالد :هوابن مهران الحذاء، وحفصة :هي بنت سيرين، وأم عطية :اسمها نسيبة بنت كعب، ويقال :بنت الحارث. وأخرجه الطبراني في "الكبير "25/"145" عن أبي خليفة، عن الفضل بن الخطاب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "1494"في الزكاة :باب إذا تحولت الصدقة من طريق علي بن عبد الله، عن يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 408 - 6/407، والبخاري "1446"في الزكاة :باب قدر كم يعطى من الزكاة والصدقة ومن اعطى شاة، و "2579"في الهبة :باب قبول الهدية، ومسلم "174" "1076"في الزكاة :باب إباحة الهدية للنبي صلى الله عليه وسلم، والطبراني "148"/25و "150"من طرق عن خالد، به.

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اشْتَرَتْ عَائِشَةُ بَرِيرَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ لِتُعْتِقَهَا، وَاشْتَرَطُوا عَلَيْهَا، اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ وَلَاءَ هَا فَشَرَطَتْ ذٰلِكَ، فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا، لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ،

وَكَانَ لِبَرِيرَةَ زَوْجٌ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَمْكُثَ مَعَ زَوْجِهَا كَمَا هِيَ، وَاِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ فَفَارَقَتْهُ، وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْبَيْتَ، وَفِيهِ رِجْلُ شَاةٍ، اَوْ يَدٌ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ: اَلَا تَطْبُخُونَ لَنَا هٰذَا اللَّحْمَ، فَقَالَتْ: تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ، فَاَهْدَتْهُ لَنَا، فَقَالَ: اطْبُخُوا، فَهُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو انصار سے خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا' تو اس کے مالکان نے یہ شرط عائد کی کہ اس کی ولاء کا حق ان کے پاس رہے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ شرط تسلیم کر لی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے' وہ ایسی شرط عائد کرتے ہیں جن کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہے۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) بریرہ کا شوہر بھی تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو اس بات کا اختیار دیا کہ وہ چاہے' تو اپنے شوہر کے ساتھ رہے جیسے پہلے رہ رہی تھی اور اگر چاہے' تو اس سے علیحدگی اختیار کرے' تو اس خاتون نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے' تو وہاں ایک بکری کا پایہ یا دستی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کیا تم لوگوں نے یہ گوشت نہیں پکایا۔ انہوں نے عرض کی: یہ' تو بریرہ کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا وہ اس نے ہمیں تحفے کے طور پر دے دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے پکاؤ کیونکہ یہ اس کے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے تحفہ ہے۔

بَابُ الرُّجُوعِ فِي الْهِبَةِ

ہبہ میں رجوع کرنا (یعنی اسے واپس لینا)

5121 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَهَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

5120- حديث صحيح . سماك في روايته عن عكرمة واضطرب، وشريك : هو ابن عبد الله النخعي سيء الحفظ، لكن للحديث طريق آخر يصح بها . إبراهيم إسحاق الأزرق : هو ابن يوسف. وأخرجه البزار "1294"، والطبراني في "الكبير" "11744" عن تميم بن المنتصر، بهذا الإسناد . ورواية البزار بقصة الولاء فقط. وأخرجه بنحوه أحمد 1/281 عن عفان، عن همام، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . وهذا إسناد صحيح على شرطهما . وانظر "4270" و "4273"

(متن حدیث): اَلْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِیْ قَيْئِهٖ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہبہ کو واپس لینے والا شخص ایسے ہی ہے' جس طرح کوئی اپنی قے کو چاٹتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ حُكْمَ الرَّاجِعِ فِیْ صَدَقَتِهٖ حُكْمُ الرَّاجِعِ فِیْ هِبَتِهٖ سَوَاءٌ فِیْ هٰذَا الزَّجْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اپنے صدقے کو واپس لینے والے شخص کا حکم اور اپنے ہبہ کو واپس لینے والے شخص کا حکم اس ممانعت کے حوالے سے برابر ہے

5122 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الَّذِیْ يَتَصَدَّقُ، ثُمَّ يَرْجِعُ فِیْ صَدَقَتِهٖ، مَثَلُ الْكَلْبِ يَقِیْءُ، ثُمَّ يَرْجِعُ، فَيَاْكُلُ قَيْئَهٗ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص صدقہ کر کے پھر اس صدقے کو واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے' جو قے کرتا ہے پھر واپس آ کر اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔''

5121- إسناده صحيح على شرط الشيخين. همام: هو ابن يحيى بن دينار العَوْذي. أخرجه البخاري "2621"في الهبة: باب لايحل لأحد أن يرجع في هبته وأبو داود "3538"في البيوع والإجازات: باب الرجوع في الهبة، والطبراني "10692" والبيهقي 6/180من طريق مسلم بن إبراهيم، بهذا الإسناد. في البخاري والبيهقي" :عن شعبة وهشام والدستوائي"، وفي أبي داود "عن شعبة، وأبان، وهمام "وفي الطبراني" :عن شعبتن وهشام، وأبان وهمام."وأخرجه أحمد 1/280و342، والطيالسي "2649"، ومسلم "7" "1622"في الهبات: باب تحريم الرجوع في الصدقة والهبة بعد القبض إلا ما وهبه لولده وإن سفل، والنسائي 6/266في الهبة: باب ذكر الاختلاف لخبر عبد الله بن عباس فيه، وابن ماجه "2385"في الهبات: باب الرجوع في الهبات، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/77 "، والبغوي "2200"من طرق عن شعبة، به. وفي إحدى روايات أحمد 1/342: "سعيد بن جبير "بدل سعيد بن المسيب ."وأخرجه أحمد /1عن عفان، عن همام، به.

5122- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، وهو الملقب بدحيم، فمن رجال البخاري. والوليد: وهو ابن مسلم، وقد صرح بسماعه من الأوزاعي، وأبو جعفر محمد بن علي: هو الإمام الباقر. وأخرجه أحمد / 349من طريق الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "15""1622"في الهبات: باب تحريم الرجوع في الصدقة والهبة بعد القبض إلا ما وهبه لولگده وان سفلن والنسائي 6/266في الهبة: باب ذكر الاختلاف لخبر عبد الله بن عباس فيه، والطبراني "10694"من طرق عن الأوزاعي، به. وأخرجه مسلم "6" "1622"، والطبراني "10695"و "10696"و "10703" و "10704"و "10705"من طرق عن سعيد، به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ الَّذِیْ اُطْلِقَ بِلَفْظِ الْعُمُوْمِ لَمْ يُرَدْ بِهٖ كُلُّ الْهِبَاتِ وَلَا كُلُّ الصَّدَقَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ ممانعت جسے لفظ کے عموم کے ہمراہ مطلق طور پر نقل کیا گیا ہے اس کے ذریعے ہر قسم کا ہبہ اور ہر قسم کا صدقہ مراد نہیں ہے

5123 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ عُمَرَ، يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُّعْطِيَ عَطِيَّةً اَوْ هِبَةً، ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا، اِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ، وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي عَطِيَّةً، اَوْ هِبَةً، ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا، كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ، حَتّٰى شَبِعَ، ثُمَّ قَاءَ، ثُمَّ عَادَ اِلٰى قَيْئِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' جب وہ کوئی عطیہ دے یا ہبہ کرے' پھر اسے واپس لے' ماسوائے والد کے' اس چیز کے بارے میں' جو اس نے اپنی اولاد کو عطیے کے طور پر دی ہو جو شخص کوئی چیز عطیہ کرے یا ہبہ کرے پھر اسے اس سے واپس لے تو اس کی مثال کتے کی مانند ہے' جو کھاتا ہے' تو سیر ہو جاتا ہے' پھر وہ قے کر دیتا ہے پھر واپس اپنی قے کی طرف آ جاتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّعُوْدَ الْمَرْءُ فِي الشَّيْءِ الَّذِیْ يَتَصَدَّقُ بِهٖ بِالْمِلْكِ بَعْدَ زَوَالِ مِلْكِهٖ عَنْهُ، فِيمَا قَبْلُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کسی ایسی چیز کو دوبارہ اپنی ملکیت میں لے جسے صدقہ کرنے کی وجہ سے وہ (چیز) پہلے اس کی ملکیت سے زائل ہو چکی ہو

5123- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمرو بن شعيب، فقد روى عنه أصحاب السنن. وأخرجه أحمد 2/27، وأبو داود "3539" في البيوع والإجارات: باب الرجوع في الهبة، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4 " 79/، والبيهقي 6/179، والحاكم 2/46 من طرق عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وصححه ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/78، والترمذي "1299" في البيوع: باب ماجاء في الرجوع في الهبة، النسائي 6/265 في الهبة: باب رجوع الوالد فيما يعطي ولده ....و 6/267 و 268 باب ذكر الاختلاف على طاوس في الراجع في هبته، وابن ماجه "2377" في الهبات: باب من أعطى ولده ثم رجع فيه، وابن الجارود "994"، والدارقطني 43 - 3/42، وأبو يعلى "2717" والبيهقي 6/179 و180، ومن طرق عن حسين المعلم، به.

5124 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَاَرَادَ اَنْ يَبْتَاعَهُ، فَسَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: لَا تَبْتَعْهُ، وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے کو اللہ کی راہ میں صدقہ کیا' پھر انہوں نے اس گھوڑے کو فروخت کرتے ہوئے پایا' تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ خریدو اور اپنے صدقے کو واپس نہ لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفَرَسَ قَدْ ضَاعَ عِنْدَ الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ، فَاَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَشْتَرِيَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ گھوڑا اس شخص کے پاس ضائع ہو رہا تھا جس کے پاس وہ موجود تھا' اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا تھا

5125 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ

5124- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "الموطأ 1/282 "في الزكاة :باب اشتراء الصدقة والعود فيها .ومن طريق مالك أخرجه البخاري "2971"في الجهاد والسير :باب الجعائل والحملان في السبيل و "3002"باب إذا حمل على فرس فرآها تباع ومسلم "3" "1621"في الهبات :باب كراهية شراء الإنسان ما تصدق به ممن تصدق عليه، وأبو داود "1593"في الزكاة: باب الرجل يبتاع صدقته، والبغوي ."1699" وأخرجه أحمد 2/55، والبخاري "2775"في الوصايا :باب وقف الدواب والكراع والعروض والصامت، ومسلم "3" "1621"، وابن الجارود "362"من طرق عن نافع، به . وأخرجه أحمد 2/7و34، وعبد الرزاق "16572"، والبخاري "1489"في الزكاة :باب هل تشترى صدقتهن ومسلم "4" "1621"والترمذي "668"في الزكاة :باب ماجاء في كراهية العود في الصدقة، والنسائي 5/109في الزكاة :باب شراء الصدقن والبيهقي 4/151من طريقين عن ابن شهاب، عن سالمن عن ابن عمر.

5125- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ 1/282 "في الزكاة :باب اشتراء الصدقة والعود فيها. وأخرجه من طريق مالك :أحمد 1/40، والحميدي "15"، والبخاري "1490"في الزكاة :باب هل تشترى صدقته، و "2623" في الهبة :باب لايحل لأحد أن يرجع في هبته وصدقته، و "2636"باب إذا حمل رجل على فرس فهو كالعمرى والصدقة، و "2970"في الجهاد والسير :باب والجعائل والحملان في السبيل، و "3003"باب إذا حمل على فرس فرآها تباع ومسلم "1" "1620"في الهبات :باب كراهية شراء الإنسان ما تصدق به ممن تصدق عليه، والنسائي 5/108في الزكاة :باب شراء الصدقة، والبغوي "1700"، والبيهقي .4/151 وأخرجه أحمد 1/25، والطيالسي ص 10، ومسلم "2" "1620"، وابن ماجه "2390"في الصدقات :باب الرجوع في الصدقة، والبيهقي 4/151من طرق عن زيد بن أسلم، به . وأخرجه الحميدي "16"عن سفيان، عن أيوب السختياني، عن ابن سيرين، عن عمر بن الخطاب.

مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ:

(متن حدیث): حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ، فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَبْتَاعَهُ مِنْهُ، وَظَنَنْتُ اَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا تَبْتَعْهُ، وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ، فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا صدقے کے طور پر دیا جس شخص کے پاس وہ گھوڑا تھا اس نے اسے ضائع کر دیا' تو میں نے اس سے اس گھوڑے کو خریدنے کا ارادہ کیا میرا یہ اندازہ تھا کہ میں اسے کم قیمت پر خرید لوں گا میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ خریدو! خواہ وہ تمہیں ایک درہم کے عوض میں دے رہا ہو کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا شخص ایسے کتے کی مانند ہے' جو اپنی قے کو دوبارہ کھا لیتا ہے۔

كِتَابُ الرُّقْبٰى وَالْعُمْرٰى

کتاب! رقبیٰ اور عمریٰ کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَرْقُبَ الْمَرْءُ دَارَهُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنا گھر اپنے کسی مسلمان بھائی کو رقبیٰ کے طور پر دیدے

5126 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِىْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): لَا تُرْقِبُوا اَمْوَالَكُمْ، فَمَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا، فَهُوَ لِمَنْ اَرْقَبَهُ، وَالرُّقْبٰى اَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ هٰذَا لِفُلَانٍ مَا عَاشَ، فَاِذَا مَاتَ فُلَانٌ فَهُوَ لِفُلَانٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اپنے اموال کو رقبیٰ نہ کرو' جو شخص کوئی چیز رقبیٰ کرے' تو وہ اس کی ملکیت ہوگی' جس کو اس نے رقبیٰ کی۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) رقبیٰ سے مراد یہ ہے: کوئی شخص یہ کہے: فلاں شخص' جب تک زندہ رہا یہ اس کے لئے ہے' تو جب وہ فلاں شخص فوت ہوگا' تو وہ فلاں کی ملکیت ہوگی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُعْمِرَ الرَّجُلُ دَارَهُ لِاَخِيهِ الْمُسْلِمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنا گھر اپنے کسی مسلمان بھائی کو عمریٰ کے طور پر دیدے

5127 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): لَا تُرْقِبُوا، وَلَا تُعْمِرُوا، فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا، اَوْ اَرْقَبَ فَهُوَ لَهُ

5126- إسناده قوي. محمد بن وهب بن أبي كريمة: روى له النسائي، وهو صدوق، ومن فوقه على شرط مسلم. وأخرجه النسائي 6/269 في الرقبى: باب ذكر الاختلاف على أبي الزبير، والطبراني في "الكبير" 11000 عن محمد بن موهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/250، والنسائي 6/269 - 270 من طريقين عن حجاج، عن أبي الزبير، به. وأخرجه الطبراني "10971" من طريقين سفيان، عن ليث، عن طاووس، به. وأخرجه موقوفاً على ابن عباس: النسائي 6/270 من طريق أبي الزبير، و 6/269 من طريق ابن أبي نجيح، كلاهما عن طاووس، به.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ (اپنی چیزوں کو) رقبیٰ اور عمریٰ نہ کرو' جو شخص کوئی چیز عمریٰ کرتا ہے یا رقبیٰ کرتا ہے' تو وہ (اس دوسرے شخص) کی ہوگی۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَهُ أَرَادَ بِهِ لِمَنْ أَعْمَرَ وَلِمَنْ أَرْقَبَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''وہ اسی کی ملکیت ہوگا'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: جس شخص کو اس نے عمریٰ کے طور پر دیا تھا اور جسے رقبیٰ کے طور پر دیا تھا

5128 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): الْعُمْرَى لِمَنْ أَعْمَرَهَا، وَالرُّقْبَى لِمَنْ أَرْقَبَهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عمریٰ اس کی ملکیت ہوتی ہے' جسے آدمی نے عمریٰ کے طور پر دی ہو۔ رقبیٰ اس کی ملکیت ہوتی ہے' جسے رقبیٰ کے طور پر دی ہو۔''

ذِكْرُ إِجَازَةِ الْعُمْرَى إِذَا اسْتَعْمَلَهَا الْمَرْءُ مَعَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ

عمریٰ کو برقرار رکھنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب کہ کسی شخص نے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ اس پر عمل کیا ہو

5127– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء، فمن رجال مسلم، وعنعنة ابن جريج تتقى في عطاء. وأخرجه الحميدي "1290"، والشافعي 2/168، والنسائي 6/273 في العمرى :باب ذكر الفاظ الناقلين لخبر جابر في العمرى، وأبو داود "3556" في البيوع والإجارات :باب من قال فيه :ولعقبه، والبيهقي 6/175، والبغوي "2198"، والطحاوي 4/93 من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 176 - 6/175 من طريقين عن ابن جريجن به. وأخرجه الطبراني "1747" من طريق أبي بكر بن عياش، عن يعقوب، عن عطاء، به. وأخرجه من طرق وبألفاظ مختلفة عن جابر: أحمد 3/381، والشافعي 2/165ن والحميدي "1256"، وأبو داود "3557"، والنسائي 275 - 6/274 في العمرى :باب ذكر الاختلاف على الزهري، به. والطحاوي 4/91، وأبو يعلى "1835"، والبيهقي 6/173 "و174.

5128– إسناده على شرط مسلم. ابْنُ فُضَيْلٍ :هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غزوان. وأخرجه النسائي 6/274 في الرقبى :باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر جابر في العمرين وابن ماجه "3383" في الهبات :باب في العمرى، وابن الجارود "989"ن وأبو يعلى "2214"، والبيهقي 6/175 من طرق عن داود بن أبي هند، بهذا الإسناد. وإخرجه أحمد 3/302، وعبد الرزاق "16876"، والطيالسي "1743"ن ومسلم "25" "1625"و "27" في الهبات :باب العمرى، والنسائي 6/274، والطحاوي 4/92و93، والبغوي "2199"والبيهقي 6/173 من طرق عن أبي الزبير، به.

5129 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ، يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عمریٰ جائز ہے۔''

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ

اس شخص کے لیے عمریٰ کے اثبات کا تذکرہ جس کے لیے ہبہ کیا گیا ہو

5130 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عمریٰ اس شخص کی ملکیت ہوتی ہے، جسے ہبہ کی گئی ہو۔''

ذِكْرُ اِثْبَاتِ الْعُمْرٰى لِمَنْ اُعْمِرَتْ لَهُ

اس شخص کے لیے عمریٰ کے اثبات کا تذکرہ جس شخص کو عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو

5129- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 3/297، والطيالسي "1680"، ومسلم "30" "1625"في الهبات :باب العمرى، النسائي 6/273في العمرى :باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر جابر في العمرى، من طرق عن شعبة بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/364، والبخاري بإثر الحديث "2626"في الهبة باب ماقيل في العمرى والرقبى :باب ذكر اختلاف يحيى بن أبي كثير، ومحمد بن عمرو على أبي سلمة فيه، من طريق هشام الدستوائين كلاهما عن قتادة، به. وبعضهم ذكر فيه قصة. وأخرجه أحمد 3/297و 319و392، ومسلم "31" "1625"، وابن الجارود "986"من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به. وفيه" :العمرى جائزة لأهلها "وفي رواية مسلم" :العمرى ميراث لأهلها"

5130- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي 6/277في الرقبى :باب ذكر اختلاف يحيى بن أبي كثير، ومحمد بن عمرو على أبي سلمة فيه، عن محمد بن عبد الأعلى بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "25" "1625"في الهبات :باب العمريين عن عبيد اله بن القواريري، عن خالد بن الحارث، به. وأخرجه أحمد 3/304، ومسلم "25" "1625"والطيالسي "1687"، والطحاوي 4/92، والبيهقي 6/173من طرق عن هشام، به. وأخرجه أحمد3/393، والبخاري "2625"في الهبة :باب ماقيل في العمرى والرقبى، وأبو داود "3550"في البيوع والإجارات :باب في العمرى، والبيهقي 6/173من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به.

5131 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا عُمْرٰی وَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عمریٰ (درست نہیں ہے) جو شخص کوئی چیز عمریٰ کرتا ہے تو وہ اس کی ملکیت ہوگی (جسے عمریٰ کے طور پر دی گئی)''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ وَهِمَ فِيْ تَاْوِيْلِهٖ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ

اس روایت کا تذکرہ جس کے مفہوم میں اس شخص کو غلط فہمی ہوئی جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

5132 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْعُمْرٰی سَبِيْلُهَا سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عمریٰ کا طریقہ وراثت کا طریقہ ہوگا (یعنی اس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے)''۔

5131- إسناده حسن من أجل محمد بن عمرو وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي فقد روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين . وأخرجه النسائي 6/277 في العمرى :باب ذكر اختلاف يحيى بن أبي كثير ومحمد بن عمرو على أبي سلمة، فيه عن علي بن حجر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/347 و429، وابن أبي شيبة 7/143، والطيالسي "2453" والبخاري "2626" في الهبة :باب ما قيل في العمرى، والنسائي 6/277، وأبو داود "3548" في البيوع :باب في العمرى، والطحاوي 4/92، ابن الجارود "985"، والبغوي "2197"، والبيهقي 6/174 من طرق عن قتادة، عن النضر بن أنس، عن بشير بن نهيك، عن أبي هريرة، بلفظ" :العمرى جائزة."

5132- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الله بن بزيع، فمن رجال مسلم، وحجر المدري هو ابن قيس -فقد روى له أبو داود، والنسائي، وابن ماجه، وهو ثقة. وأخرجه الطبراني في "الكبير "4950" عن معاذ بن المثنى، عن محمد بن المنهال، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/189 من طريقين عن روح بن القاسم وابن جريج به. وأخرجه بنحوه أحمد 182 و189، وابن أبي شيبة 7/237، والحميدي "398"، وعبد الرزاق "16873" و"16874"، وأبو داود "3559" في البيوع :باب في الرقبى، وابن ماجه "2381" في الهبات :باب في العمرى، والنسائي 6/271 في الرقبى :باب ذكر الاختلاف على أبي الزبير، 6/271 و272 في أول كتاب العمرى، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/91 "ن والبيهقي 6/174 و175، والطبراني "4941" و "4942" "4943" "4944" "4945" "4946" من طرق عن عمرو بن دينار، به . وأخرجه النسائي 6/270 و271 في الرقبى :باب ذكر الاختلاف على أبي الزبير، من طريقين عن ابن الطاووس، عن أبيه، به . وأخرجه النسائي 6/272 في أول كتاب العمرى، من طريق معقل، عن عمرو بن دينار، عن حجر المدري، عن زيد بن ثابت، به.

ذِكْرُ قَضَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ عَلٰى حَسَبِ مَا جَعَلَ سَبِيْلَهَا سَبِيْلَ الْمِيرَاثِ

نبی اکرم ﷺ کا 'عمریٰ وارث کو ملنے' کا فیصلہ دینے کا تذکرہ' جو اس کے مطابق ہوگا آپ ﷺ نے اس کا حکم بھی وراثت کے (دیگر مال) کی طرح قرار دیا ہے

5133 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ مُعَاذٍ بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ حُجْرِ الْمَدَرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وارث کے لئے عمریٰ کا فیصلہ دیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى سَبِيْلُهَا سَبِيْلُ الْمِيرَاثِ اَرَادَ بِذٰلِكَ لِمَنْ اُعْمَرَ دُوْنَ مَنْ اَعْمَرَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: "عمریٰ کا طریقہ وراثت کا طریقہ ہوگا" اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: جس شخص نے عمریٰ کے طور پر دیا تھا یہ مراد نہیں ہے: جس شخص کو عمریٰ کے طور پر دیا گیا

5134 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى التَّيْمِيُّ، بِالْمَصِيصَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ حُجْرِ الْمَدَرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اُعْمِرَ اَرْضًا فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

5133- إسناده صحيح، وأخرجه الطبراني "4952"من طريق محمد بن عقبة بن علقمة البيروتي، عن أبيه، عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وانظر ما قبله.

5134- إسناده صحيح .محمد نب قدامة :هو ابن أعين المصيصي، وأبو عبيدة الحداد :اسمه عبد الواحد بن واصل . وأخرجه الطبراني "4951"عن محمد بن موسى التيمين بهذا الاسناد .وانظر الحديث رقم "5132"وقد تحرف في المطبوع منه: "سليم بن حيان "إلى "سليمان بن حيان."

''جس شخص کو عمریٰ کے طور پر زمین دی گئی وہ اس کے ورثاء کو ملے گی۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ اَنَّ مِيرَاثَ الْعُمْرٰى يَكُوْنُ لِلْمُعْمَرِ لَهٗ دُوْنَ مَنْ اَعْمَرَهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے' عمریٰ کی وراثت اس شخص کو ملے گی' جسے عمریٰ کے طور پر چیز دی گئی تھی یہ عمریٰ کے طور پر چیز دینے والے کو نہیں ملے گی

5135 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْعُمْرٰى لِمَنْ اُعْمِرَهَا هِيَ لَهٗ، وَلِعَقِبِهٖ يَرِثُهَا مَنْ يَّرِثُهٗ، مِنْ عَقِبِهٖ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عمریٰ اس شخص کی ملکیت ہوگی' جسے عمریٰ کے طور پر دی گئی اور اس کے پس ماندگان کو ملے گی اور اس کے پست ماندگان میں سے جو شخص اس کا وارث بنتا ہے وہ عمریٰ میں بھی وارث بنے گا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الدَّارَ الْمُعْمَرَةَ اِنَّمَا هِيَ لِلْمُعْمَرِ لَهٗ دُوْنَ الْمُعْمِرِ اِيَّاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' عمریٰ کے طور پر دیا جانے والا گھر اس شخص کی ملکیت ہوگا' جسے عمریٰ کے طور دیا گیا تھا یہ اسے عمریٰ کے طور پر دینے والے کی ملکیت نہیں ہوگا

5136 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5135- إسناده صحيح على شرط البخاري رجاله ثقات رجال الشيخين. غير عبد الرحمن بن إبراهيم وهو الملقب بدحيم فمن رجال البخاري. والوليد هو ابن مسلم، وقد صرح بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه. وأخرجه أبو داود "3552" في البيوع: باب في العمرى، والنسائي 6/275 في العمرى: باب الاختلاف على الزهري فيه، من طرق عن الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/360، والطيالسي "1689"، ومسلم "24" "1625" في الهبات: باب العمرى، وأبو داود "3354" في البيوع: باب ما قال فيه ولعقبه، والنسائي 6/276، والطحاوي، 4/94، وأبو يعلى "2092"، و "2093" والبيهقي 6/172 من طرق عن ابن شهاب، به. وأخرجه أبو داود "3551"، والنسائي 275 - 6/274ن والطحاوي 6/173 من طرق عن الأوزاعي، عن الزهري، عن عروة، عن جابر.

5136- إسناده على شرط مسلم إلا أن أبا الزبير لم يصرح بسماعه من جابر. وأخرجه النسائي 6/374 في العمرى: باب ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر جابر في العمرى، عن علي بن حجر، بهذا الإسناد بلفظ ": العمرى جائزة لأهلها، والرقبى جائزة لأهلها." وأخرجه بهذا اللفظ أيضاً: أحمد 3/303، وأبو داود "3558" في البيوع: باب في الرقبى، والترمذي "1351" في الأحكام: باب ماجاء في الرقبى، وابن ماجه "2383": في الهبات: باب العمرين وأبو يعلى "1851" من طرق عن هشيم، به. وانظر ما مضى وما سيأتي.

هُشَيْمٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَنْصَارِ: لَا تُعْمِرُوا اَمْوَالَكُمْ، فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ، وَلِوَرَثَتِهِ اِذَا مَاتَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: تم اپنے اموال کو عمریٰ کے طور پر نہ دو کیونکہ جو چیز کسی کو زندگی میں عمریٰ کے طور پر دی جائے وہ اس کی ملکیت ہوگی اور اس کے مرنے پر اس کے ورثاء کو ملے گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الدَّارَ الَّتِىْ اُعْمِرَتْ لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِىْ اَعْمَرَهَا وَاِنْ مَاتَ الَّذِىْ اُعْمِرَتْ لَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو گھر عمریٰ کے طور پر دیا گیا تھا وہ اس شخص کے پاس واپس نہیں جائے گا جس نے اسے عمریٰ کے طور پر دیا تھا اگرچہ وہ شخص فوت ہو جائے جسے عمریٰ کے طور پر (وہ گھر) دیا گیا تھا

5137 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ، فَاِنَّهَا لِلَّذِىْ اُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِىْ اَعْطَاهَا، لِاَنَّهُ اَعْطَى عَطِيَّةً وَقَعَتْ فِيْهَا الْمَوَارِيْثُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی وہ اس کی ملکیت ہوگی اور اس کے پسماندگان کی ہوگی کیونکہ یہ اس کی ملکیت ہے جسے دی گئی تھی جس نے دی تھی وہ اسے واپس نہیں لے سکتا کیونکہ اس نے ایک ایسا عطیہ دیا ہے جس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ الْعُمْرَى الَّتِىْ زُجِرَ عَنِ اسْتِعْمَالِهَا

عمریٰ کے اس طریقے کا تذکرہ جس پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے

5138 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ

5137– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/656 "في الأقضية :باب القضاء في العمرى، ومن طريقه أخرجه مسلم "20" "1625"في الهبات :باب العمرى، وأبو داود "3553"في البيوع :باب من قال فيه ولعقبه، والترمذي "1350"في الأحكام :باب ماجاء في العمرين والنسائي 6/275في الرقبى :باب ذكر الاختلاف على الزهرى فيه، والطحاوي 4/93، وابن الجاورد "987" البيهقي 6/172ن والبغوي. "2196"

شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ، فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهٗ حَقَّهٗ مِنْهَا وَهِیَ لِمَنْ اُعْمِرَ وَلِعَقِبِهٖ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص عمریٰ کے طور پر کسی کو کوئی چیز دیتا ہے' تو وہ اس دوسرے شخص کی اور اس کے پس ماندگان کی ملکیت ہوگی (دینے والے نے) اپنے قول کے ذریعے اس چیز میں سے اپنے حق کو الگ کر دیا ہے' یہ اس شخص کی ملکیت ہوگی' جسے عمریٰ کے طور پر دی گئی اور اس کے ورثاء کی ملکیت ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِعْمَارَ الْمَرْءِ دَارَهٗ فِیْ حَيَاتِهٖ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ وَرَثَتِهٖ بَعْدَهٗ لَا تَكُوْنُ الْعُمْرٰى لِلْمُعْمَرِ لَهٗ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اپنی زندگی میں اپنے گھر کو عمریٰ کے طور پر دینا جس میں اس کے بعد اس کے ورثاء کا ذکر نہ ہو' تو یہ اس شخص کے لیے عمریٰ نہیں ہوگا' جسے عمریٰ کے طور پر دیا گیا ہے

5139 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا الْعُمْرٰى الَّتِیْ اَجَازَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ يَّقُوْلَ: هِیَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ مِنْ بَعْدِكَ، فَاَمَّا اِذَا قَالَ هِیَ لَكَ مَا عِشْتَ، فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ عمریٰ جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا ہے اس سے مراد یہ کہنا ہے: یہ تمہاری ہوئی اور تمہارے بعد تمہارے پس ماندگان کی ہوئی۔ جہاں تک یہ کہنے کا تعلق ہے: جب تک تم زندہ رہو گے یہ تمہاری ہوئی' تو پھر اس چیز کا مالک اس کو واپس لے سکتا ہے۔

5138- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب الرملين فقد روى له أبو داودن والنسائي، وابن ماجه . وأخرجه مسلم "21" "1625"، وابن ماجه "2380في الهبات :باب العمرى، والنسائي 6/275في الرقبى :باب ذكر الاختلاف على الزهرى فيه، والطحاوى 4/93، والبيهقى 6/172من طرق عن الليث بهذا الإسناد.

5139- إسناده صحيح على شرطهما، وهو في "مصنف عبد الرزاق ."16887" " وأخرجه مسلم "23" "1625"في الهبات :باب العمرى، والبيهقى 6/172من طريق إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "23" "1625"، وأبو داود "3555"في البيوع :باب من قال فيه :ولعقبهن وأحمد 3/294، وابن الجاورد "988"، والبيهقى 6/172من طرق عن عبد الرزاقن به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِعَقِبِهِ اَرَادَ بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اور اس کے پسماندگان کے لیے'' اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: اس کے مرنے کے بعد ایسا ہوگا

5140 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَبَعْدَ مَوْتِهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی ہو وہ اس کی زندگی میں اور اس کے مرنے کے بعد اسی کی ملکیت شمار ہوگی۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْعُمْرٰى

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے عمریٰ پر عمل کرنے سے منع کیا گیا ہے

5141 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ، وَلَا تُعْمِرُوْهَا، فَاِنَّهُ مَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا، فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ، وَلِوَرَثَتِهِ اِذَا مَاتَ

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ حَاتِمٍ: زَجَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَالْعُمْرٰى، وَالرُّقْبٰى كَانَ لِعِلَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ، وَهِىَ اِبْقَاؤُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فِىْ اَمْوَالِهِمْ لَا اَنَّ اسْتِعْمَالَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الثَّلَاثِ غَيْرُ جَائِزٍ، اِذَا كَانَ طَاعَةً لَّا مَعْصِيَةً، وَذَاكَ اَنَّ الصَّحَابَةَ قَطَنُوا الْمَدِيْنَةَ، وَلَا مَالَ لَهُمْ بِهَا فَكَرِهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمُ الرُّقْبٰى وَالْعُمْرٰى اِبْقَاءً عَلٰى اَمْوَالِهِمْ، لِلضَّرُوْرَةِ الْوَاقِعَةِ، الَّتِىْ كَانَتْ بِهِمْ، لَا اَنَّهُمَا لَا يَجُوْزُ اسْتِعْمَالُهُمَا

5140- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فقد روى له البخاري مقروناً، واحتج به مسلم والباقون، وقد صرح ابن جريج، وأبو الزبير بالمساع عند النسائي، فانتفت شبهة تدليسهما . وأخرجه النسائي 6/274 في العمرى :باب اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر جابر في العمرى، عن عمرو بن علي، عن أبي عاصم، بهذا الإسناد.

5141- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير قرنه البخاري واحتج به مسلم، وقد صرح بالتحديث عند النسائي .أيوب :هو ابن أبي تميمة السختياني . وأخرجه مسلم "27" "1625"، والبيهقي 6/173 من طريق عبد الوارث، عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/312 و 374 و 386 و 389، وابن أبي شيبة 139 - 7/138 و 142 ومسلم "26" "1625" و "7"، والنسائي 6/274، والبيهقي 6/173 من طرق عن أبي الزبير، به.

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنے اموال اپنے پاس رکھو انہیں عمریٰ کے طور پر نہ دو کیونکہ جس شخص کو عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دی جائے وہ اس کی زندگی میں اس کی ملکیت ہوگی اور اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثاء کو ملے گی۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے اور عمریٰ اور رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز دینے سے منع کیا ہے جس کی ایک متعین علت ہے اور وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے اموال ان کے پاس رہنے دینا چاہتے تھے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے: ان تین چیزوں پر عمل کرنا جائز نہیں ہے جب کہ وہ فرمانبرداری کے کاموں میں ہو معصیت کے طور پر نہ ہو اس کی وجہ یہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ وہاں ان کے پاس کوئی زمین نہیں تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا کہ وہ رقبیٰ یا عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ ان کے اموال ان کے پاس باقی رہیں کیونکہ انہیں ان کی ضرورت تھی اس سے یہ مراد نہیں ہے: ان دونوں چیزوں پر عمل کرنا جائز ہی نہیں ہے۔



كِتَابُ الْإِجَارَةِ

کتاب! اجارہ کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ قَالَ: مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ بِإِبْطَالِ الْكَسْبِ

اس روایت کا تذکرہ جو بعض صوفیاء کے اس قول کو غلط ثابت کرتی ہے: انہوں نے کمانے کو غلط قرار دیا ہے

5142 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ تَكُنْ تَاْنَفُ مِنَ الْعَمَلِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ الْكَسْبَ وَحَظَرَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ انبیاء نے کام کاج کرنے کی نفی نہیں کی ہے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے کمانے کو ناپسندیدہ اور ممنوع قرار دیا ہے

5143 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْتَنِي الْكَبَاثَ، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ، فَاِنَّهُ اَطْيَبُ، فَقُلْنَا، وَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ، قَالَ: نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ رَعَاهَا

5142– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. ثابت: هو ابن أسلم البناني، وأبو رافع: هو الصائغ، واسمه نفيع. وأخرجه مسلم "2379" في الفضائل: باب من فضائل زكريا عليه السلام عن هداب بن خالد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/296 و405، وابن ماجه "2150" في التجارات: باب الصناعات، والطحاوي في "مشكل الآثار 1/590" من طرق عن حماد بن سلمة، به. وصححه الحاكم على شرط مسلم، وأقره الذهبي.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم پیلو چن رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ سیاہ رنگ کے پیلو چنو کیونکہ وہ زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں۔ ہم نے دریافت کیا: کیا آپ بکریاں چراتے رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْكَبَاثِ الْاَسْوَدِ، اِنَّهُ اَطْيَبُ مِنْ غَيْرِهِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: ''سیاہ پیلو چننا کیونکہ یہ دوسروں سے زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں''

5144 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَجْتَنِي الْكَبَاثَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ، فَاِنَّهُ اَطْيَبُ، وَاِنِّي كُنْتُ آكُلُهُ زَمَنَ كُنْتُ اَرْعَى، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَكُنْتَ تَرْعَى؟، فَقَالَ: وَهَلْ بُعِثَ نَبِيٌّ، اِلَّا وَهُوَ رَاعٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم پیلو چن رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان میں سے سیاہ رنگ کے چنو کیونکہ وہ زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں۔ میں انہیں اس زمانے میں کھایا کرتا تھا' جب میں بکریاں چراتا تھا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ بکریاں چراتے رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بھی نبی کو مبعوث کیا گیا اس نے بکریاں چرائی ہیں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اسْتِخْدَامَ الْاَحْرَارِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاِنْ لَمْ يَكُونُوا بِالْغِينَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ مسلمان اذاوافراد سے

5143- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير حجاج بن الشاعر -وهو حجاج بن أبي يعقوب يوسف بن حجاج الثقفي البغدادي المعروف بابن الشاعر، فمن رجال مسلم .عثمان بن عمر :هو ابن فارس العبدي، وهو في "مسند أبي ليلى ."2062" وأخرجه النسائي في الوليمة كما في "الحفة 2/398 "عن هارون بن عبد الله، وأحمد 3/326 كلاهما أحمد وهارون -بن عمر بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "3406"في الأنبياء :باب (يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَهُمْ) و "5453"في الأطعمة: باب الكباث، وهو ورق الأراك، ومسلم "2050"في الأشربة :باب فضيلة الأسود من البكاث، والبغوي "2899"من طريقين عن يونس، به. وأخرجه الطيالسي "1692"مقتصراً على القسم الثاني منه، عن زمعة عن الزهرين به.

5144- إسناده صحيح على شرطهما .بندار :هو محمد بن بشار العبدي .وانظر ما قبله.

خدمت لے اگرچہ وہ ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں

5145 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدِمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَكُنَّ أُمَّهَاتِي يُحَرِّضْنَنِي عَلَى خِدْمَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَخَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَشْرًا حَيَاتَهُ بِالْمَدِينَةِ، وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً، قَالَ: وَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ، حِينَ أُنْزِلَ، لَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، يَسْأَلُنِي عَنْهُ، قَالَ: وَكَانَ أَوَّلَ مَا أُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا، فَدَعَا الْقَوْمَ، فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ، وَخَرَجُوا، وَبَقِيَ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَطَالُوا الْمُكْثَ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ، لِكَي يخرجو فمشى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَشَيْتُ مَعَهُ، حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ، وَرَجَعْتُ مَعَهُ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ، وَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا، فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَعْتُ مَعَهُ، حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَظَنَّ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ، وَرَجَعْتُ، فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَضَرَبَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ سِتْرًا، وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر دس سال تھی۔ میری والدہ اور خالائیں وغیرہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کی ترغیب دیا کرتی تھیں۔ میں نے دس سال تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی یعنی اس دوران جب آپ مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو میری عمر بیس سال تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجاب کے حکم کے بارے میں مجھے سب سے زیادہ علم ہے' یہ کب نازل ہوا تھا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ جیسے افراد مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی۔ یہ اس وقت نازل ہوا تھا شادی کے اگلے دن صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا۔ ان لوگوں نے کھانا کھایا پھر وہ لوگ چلے گئے۔ ان میں سے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں

5145- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم . وأخرجه البخاري "6238"في الاستئذان :باب آية الحجاب، والطبري 22/37من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "5166"في النكاح :باب الوليمة حق، و "5466"في الأطعمة :باب قول الله تعالى :(فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا) ، ومسلم "1428" "93"في النكاح :باب زواج زينب بنت جحش ونزول الحجاب وإثبات وليمة العرس، والنسائي في "الكبرى "كما في "تحفة الأشراف 1/383 "، والبغوي في معالم التنزيل 3/540 ، والبيهقي 7/87من طرق عن ابن شهاب، به .وسيأتي برقم "5578" "5579".

بیٹھے رہے۔ وہ کافی دیر بیٹھے رہے' پھر نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ میں بھی چلا گیا۔ مقصد یہ تھا وہ لوگ بھی اٹھ کے چلے جائیں پھر نبی اکرم ﷺ چلتے ہوئے تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ میں بھی گیا۔ نبی اکرم ﷺ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چوکھٹ کے پاس پہنچے' تو نبی اکرم ﷺ نے یہ اندازہ لگایا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے۔ آپ واپس آ گئے آپ کے ہمراہ میں بھی واپس آیا۔ نبی اکرم ﷺ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے' تو وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ لوگ اٹھ کر نہیں گئے تھے' تو نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے آئے۔ آپ کے ہمراہ میں بھی واپس آ گیا پھر جب نبی اکرم ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے دروازے کے پاس پہنچے' تو آپ نے یہ گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے۔ آپ واپس تشریف لے گئے۔ میں بھی واپس آیا' تو وہ لوگ جا چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے اور اپنے درمیان پردہ ڈلوا دیا اور اس وقت حجاب کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوئی تھی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ اَخْذِ الْمَرْءِ الْاُجْرَةَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے اللہ کی کتاب (کی تعلیم) کا معاوضہ وصول کرنا مباح ہے

5146 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرُّوْا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ، وَفِيهِمْ لَدِيغٌ - اَوْ سَلِيْمٌ - فَقَالُوْا: هَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَرَقَاهُ عَلٰى شَاءٍ فَبَرَاَ، فَلَمَّا اَتٰى اَصْحَابُهُ كَرِهُوْا ذٰلِكَ، فَقَالُوْا: اَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا، فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرُوْهُ بِذٰلِكَ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الرَّجُلَ، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا مَرَرْنَا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فِيهِمْ لَدِيغٌ - اَوْ سَلِيْمٌ - فَقَالُوْا: هَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ، فَرَقَيْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَحَقَّ، مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کا کسی عرب قبیلے کے پاس سے گزر ہوا

5146- إسناده على شرط الشيخين .عبيد الله بن الأخنس وثقه أحمد وابن معين وأبو داود والنسائي، وقول المؤلف في "ثقاته :7/147 "يخطء كثيراً، ولم يتابع عليه ويرده احتجاجه بحديثه هذا، وإدارجه في "صحيحه ."أبو معشر البراء :هو يوسف بن يزيد البصري، والبراء بالتشديد :-نسبة إلى بري النبل، والقواريري :هو عبد الله بن عمر بن ميسرة. وأخرجه البخاري "5737"في الطب :باب الشروط في الرقية بفاتحة الكتاب، والبغوي "2178"عن سيدان بن مضارب أبو محمد الباهلي، عن أبي معشر، به. أخرجه الدارقطني 3/65عن هارون بن مسلم أبو الحسن العجلي، عن عبيد الله بن الأخنس، به.

'ان میں سانپ یا بچھو کا ڈنگ مارا ہوا کوئی شخص تھا۔ ان لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ کے درمیان کسی کو دم کرنا آتا ہے۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب چلے گئے۔ انہوں نے کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا' تو وہ آدمی ٹھیک ہو گیا۔ جب وہ صاحب اپنے ساتھیوں کے پاس آئے' تو اس کے ساتھیوں نے اس بات کو پسند نہیں کیا۔ انہوں نے کہا: آپ نے اللہ کی کتاب کا معاوضہ وصول کیا ہے۔ جب یہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کو بلوایا اور ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم ایک عرب قبیلے کے پاس سے گزرے جس میں بچھو یا سانپ کا ڈنک مارا ہوا ایک شخص تھا۔ ان لوگوں نے دریافت کیا: کیا آپ میں سے کسی کو دم کرنا آتا ہے' تو میں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کیا' تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جس چیز کا معاوضہ وصول کرتے ہو اس میں زیادہ حق دار اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ وَزَّانًا لِلنَّاسِ بَعْدَ اَنْ يَّلْزَمَ النَّصِيحَةَ فِيْ اُمُوْرِهِ وَاَسْبَابِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ لوگوں کے لیے (سونے یا چاندی وغیرہ

یا دیگر چیزوں کا) وزن کر دیا کرے جب کہ وہ اپنے امور اور اسباب میں خیر خواہی کو لازم پکڑے (یعنی کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرے)

5147 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ، فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيلَ، وَعِنْدَهُ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زِنْ فَاَرْجِحْ اَرَادَ بِهِ مِنْ مَالِهِ، لِيُعْطِيَ ثَمَنَ السَّرَاوِيلِ رَاجِحًا

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اور مخرفہ عبدی نے ''ہجر'' کے مقام سے کپڑا خریدا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

5147- إسناده حسن من أجل سماك بن حرب، باقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابية فقد روى له أصحاب السنن .سفيان :هو الثوري . وأخرجه احمد 4/352، والترمذي "1305"في البيوع :باب ماجاء في الرجحان، وابن ماجه "2220"في التجارات :باب الرجحان في الوزن، وابنالجارود "559"من طرق عن وكيع بهذا الإسناد .وقال الترمذي :حديث حسن صحيح. واخرجه أبو داود "3336"في البيوع :باب في الرجحان في الوزن والوزن بالأجر، والدارمي 2/260، والنسائي 7/284في البيوع :باب الرجحان في الوزن، والحاكم 2/30، والبيهقي 33 - 6/32، والطبراني "6466"من طرق عن سفيان، به. وأخرجه الطيالسي "1192"، والبيهقي 6/33من طريق قيس، عن سماك، به. وأخرجه أحمد 4/352، والطيالسي "1193"، وأبو داود "3337"، والنسائي 7/284، وابن ماجه "2221"، والبيهقي 6/33، والحاكم 31 - 2/30، والطبراني "7402"من طرق عن شعبة، عن سماك، عن أبي صفوان وبعضهم زاد "مالك بن عمرو " قال :بعت....بمثله .قال أبو داود :رواه قيس كما قال سفيان، والقول قول سفيان.

ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ایک شلوار کے بارے میں ہمارے ساتھ سودا طے کیا۔ آپ کے ہمراہ وزن کرنے والا ایک شخص تھا جو معاوضے کا وزن کرتا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا وزن کرو اور زیادہ ادائیگی کرنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کے ذریعے مراد یہ ہے: نبی اکرم ﷺ اپنے مال میں سے شلوار کی زیادہ قیمت ادا کرنا چاہتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ اِجَارَةَ الْاَرْضِ بِالدَّرَاهِمِ غَيْرُ جَائِزَةٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) زمین کو درہم کے عوض میں کرائے پر دینا جائز نہیں ہے

5148 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متنِ حدیث): مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّزْرَعَهَا، فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ، وَلَا يُؤَاجِرْهَا اِيَّاهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا اِيَّاهُ، لَفْظَةُ زَجْرٍ عَنْ فِعْلٍ قُصِدَ بِهَا النَّدْبُ، وَالْاِرْشَادُ، لِاَنَّ الْقَوْمَ كَانَ بِهِمُ الضِّيقُ فِي الْعَيْشِ، وَالْمِنْحَةُ كَانَتْ اَوْقَعَ عِنْدَهُمْ لِلْاَرْضِ، مِنْ اِكْرَائِهَا، فَاَمَّا الْمُسْلِمُوْنَ، فَاِنَّهُمْ مُجْمِعُوْنَ عَلٰى جَوَازِ كَرْيِ الْاَرْضِ، اِلَّا الْجِنْسَ، الَّذِي نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے پاس زمین موجود ہو وہ اس میں کھیتی باڑی کرے اگر وہ کھیتی باڑی نہیں کر سکتا' تو وہ اپنے کسی بھائی کو بلا معاوضہ طور دیدے وہ اس سے اس کا کرایہ نہ لے۔''

5148- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الملك بن أبي سليمان، فمن رجال مسلم. حبان: هو ابن موسى بن سوار المروزي، وعبد الله: هو ابن المبارك، وعطاء: هو ابن أبي رباح المكي. وأخرجه أحمد 3/302 و304و292، ومسلم "91" 3/1176 في البيوع: باب كراء الأرض، والنسائي 7/36 و- 36و 37 في المزارعة: باب ذكر الأحاديث المختلفة في النهي عن كراء الأرض، من طرق عن عبد الملك بن أبي سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه أحمد 3/354 و 363و369، ومسلم "92"/3، والنسائي 7/37و38، وابن ماجه "2454" في الرهون: باب كراء الأرض، وأبو يعلى "2035" من طرق عن عطاء، الإسناد. وأخرجه من طرق عن جابر: أحمد 3/312و373، ومسلم "94"/3و "95"و "96"و "97" و"98"، وأبو يعلى "2142"، والطحاوي في "مشكل الآثار 3/278"، والبيهقي 6/129و 130و131، والبغوي "2181" وانظر "5189"و "5190".

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: وہ اس سے اس کا معاوضہ نہ لے یہاں پر لفظی طور پر فعل سے منع کیا گیا ہے لیکن اس کے ذریعے مراد استحباب کا اظہار کرنا ہے اور رہنمائی کرنا ہے کیونکہ لوگوں کو اپنے معاملات میں تنگی پیش آتی تھی تو عطیے کے طور پر زمین دینا ان کے نزدیک کرائے پر دینے سے زیادہ بہتر تھا ورنہ تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے: زمین کا کرایہ لینا جائز ہے ماسوائے اس جنس کے جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ اَخْذِ الْاُجْرَةِ عَلٰى سُكْنٰى بُيُوْتِ مَكَّةَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: مکہ کے مکانات کی رہائش کا معاوضہ وصول کرنا مباح ہے

5149 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، انْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ، قَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ، اَوْ دُوْرٍ، وَكَانَ عَقِيْلٌ، وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ، وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ، وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا، لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيْلٌ، وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ، فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ، يَقُوْلُ: لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مکہ میں اپنے گھر میں پڑاؤ کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی رہائشی جگہ چھوڑی ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جناب عقیل اور جناب طالب' جناب ابوطالب کے وارث ہوئے تھے۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے وارث نہیں بنے تھے۔ کیونکہ یہ دونوں صاحبان مسلمان تھے جب کہ جناب عقیل اور جناب طالب کفر کے عالم میں فوت ہوئے تھے۔

5149– إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. علي بن الحسين: هو علي بن الحسين بن أبي طالب الهاشمي زين العابدين، وعمرو بن عثمان: هو ابن عفان بن أبي العاص الأموي. وأخرجه مسلم "439" "1351" في الحج: باب النزول بمكة والبيهقي 6/34 و38 عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وتابع حرملة عليه أبو الطاهر عند مسلم. وأخرجه البخاري "1588" في الحج: باب توريث دور مكة وبيعها وشرائها وابن ماجه "2730" في الفرائض: باب ميراث أهل الإسلام من أهل الشرك، والطحاوي في "شرح السمعاني 4/602"، والبيهقي 6/34 و 9/122 من طرق عن ابن وهب، به. وأخرجه عبد الرزاق "9851"، وأحمد 5/201 و202، والبخاري "3058" في الجهاد والسير: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لليهود أسلموا تسلموا و "4282" في المغازي: باب أين ركز النبي صلى الله عليه وسلم الراية يوم الفتح ومسلم "440 "1351"، وأبو داود "2910" في الفرائض: باب هل يرث المسلم الكافر وابن ماجه "2942" في المناسك: باب دخول مكة، والنسائي في الحج كما في "التحفة 1/58"، والطبراني في "الكبير "412" و"413"، والبيهقي 5/160 و6/218 من طرق عن ابن شهاب الزهري، به. وبعضهم يزيد فيه على بعض.

اسی وجہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے: کوئی مومن کسی کافر کا وارث نہیں بنتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ، قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اُجْرَةَ الْحَجَّامِ حَرَامٌ، وَاَنَّ كَسْبَهٗ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے پچھنے لگانے والے کا معاوضہ حرام ہے اور اس کی آمدن جائز نہیں ہے

5150 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَاسْتَعَطَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے آپ نے پچھنے لگانے والے کو معاوضہ ادا کیا اور زیادہ ادائیگی کی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِعْطَاءِ الْحَجَّامِ اَجْرَتَهٗ بِحَجْمِهٖ

پچھنے لگانے والے کو اس کے پچھنے لگانے کا معاوضہ دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5151 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ ابْنَةِ تَمِيمِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ، بِوَاسِطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

5150– أسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير إبراهيم بن الحجاج السامي، وهوثقة، ورى له النسائي. وهيب: هو ابن خالد بن عجلان الباهلي مولاهم، وابن طاووس: اسمه عبد الله. وأخرجه أحمد 1/258 و292 و293، والبخاري "2278" في الإجارة باب خراج الدم، "5691" في الطب: باب السعوط، ومسلم "75" "2577" في المساقاة: باب حل أجرة الحجامة، و "1202" و "76" في السلام: باب لكل داء دواء واستحباب التداوي، والنسائي في الطب كما في "التحفة 12 - 5/11"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/129" و 338 - 130 من طرق عن وهيبن بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/327، وابن ماجه "2162" في الإجارات: باب كسب الحجام، من طريقين عن ابن طاووس، به. وأخرجه عبد الرزاق "19818"، وابن أبي شيبة "1026" /6 و "1029"، وأحمد 1/241 و "250" و "316" و "324" و "333" و "351" و "365"، والبخاري "2103" في البيوع: باب ذكر الحجام، و "2279"، ومسلم "66" "1202"، وأبو داود "3443" في البيوع الإجارات: باب في كسب الحجام والطحاوي 4/130، والطبراني "11869" و "11896" و "11934" و "11954" و "12002" و "12847" "12846" و "12848" و "12849" و "12850" و "12851" و "12852" و "12853" و "12854"، والبيهقي 9/338 من طرق عن ابن عباس بألفاظ متقاربة.

5151– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الحميد بن بيان السكري، فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن ماجه "2164" في الإجارات: باب كسب الحجام، عن عبد الحميد بن بيان بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "في شرح معاني الآثار 4/130"، وأبو يعلى "2835" من طريقين، عن خالد، به.

الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ السُّكَّرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے آپ نے پچھنے لگانے والے کو اس کا معاوضہ ادا کیا۔

5152 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، حَدَّثَهُ عَنْ حَدِيثِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حَدِيثِ، رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پچھنے لگانے والے کی آمدن ناپاک ہے کتے کی قیمت ناپاک ہے اور فاحشہ عورت کی کمائی ناپاک ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ يَحْيَى بْنَ اَبِي كَثِيرٍ لَّمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے یحییٰ بن کثیر نے یہ روایت ابراہیم بن عبداللہ بن قازط سے نہیں سنی ہے

5153 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ

5152- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن عبد الله بن قارظ فمن رجال مسلم أبان: هو يزيد العطار. وأخرجه أحمد 3/464، وابن أبي شيبة 6/246و270ن وأبو داود "3421"في البيوع والإجارات: باب في كسب الحجام، والطبراني في "الكبير"4260" "، والحاكم 2/42من طريقين، عن أبان، بهذا الإسناد وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 3/465و4/141، ومسلم "1568"و "41"في المساقاة: باب تحريم ثمن الكلب وحلوان الكاهن، والترمذي "1275"في البيوع: باب ماجاء في ثمن الكلب، والدارمي 2/272، والطحاوي في "شرح معاني الآثار4/129 "، والطبراني "4258"و "4259"من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به. وأخرجه أحمد 4/140، والطيالسي "966" ومسلم "1568"و"40"، والنسائب بن يزيد، به. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح.

5153- إسناده صحيح على شرط الصحيح وأخرجه مسلم "41" "1568"في المساقاة: باب تحريم ثمن الكلب، ع إسحاق بن إبراهيم، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي 4/129، والبيهقي 337 - 9/336من طريقين ع الأوزاعي، به. وانظر ماقبله.

رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَسْبُ الْحَجَّامِ مُحَرَّمٌ، اِذَا كَانَ عَلٰى شَرْطٍ مَعْلُومٍ، بِاَنْ يَّقُوْلَ: اُخْرِجُ مِنْكَ مِنَ الدَّمِ كَذَا، فَاِذَا عُدِمَ هٰذَا الشَّرْطُ، الَّذِيْ هُوَ الْمُضْمَرُ فِي الْخِطَابِ، جَازَ كَسْبُهُ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَجَازَهُ لِاَبِيْ طَيْبَةَ، وَجَازَاهُ عَلٰى فِعْلِهِ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ مُحَرَّمَانِ جَمِيعًا

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پچھنے لگانے والے کی آمدن خبیث ہے فاحشہ عورت کی آمدن خبیث ہے اور کتے کی قیمت خبیث ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) پچھنے لگانے والے کی کمائی کو اس وقت حرام قرار دیا گیا' جبکہ وہ کسی متعین شرط کے ساتھ ہو یعنی وہ یہ کہے: میں تمہارا اتنا خون اتنے عوض میں نکالوں گا۔ جب یہ شرط معلوم ہو جو خطاب میں پوشیدہ ہے' تو یہ آمدن جائز ہو گی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ کے لئے اسے جائز قرار دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل کے ذریعے اسے جائز قرار دیا ہے۔ جہاں تک کتے کی قیمت اور فاحشہ عورت کی آمدن کا تعلق ہے' تو یہ دونوں حرام ہیں۔

5154 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَاهُ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَرَاجِ الْحَجَّامِ، فَاَبٰى اَنْ يَّاْذَنَ لَهُ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ، حَتّٰى قَالَ: اَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ، وَاَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تَاَبِّي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْاِذْنِ فِيْ خَرَاجِ الْحَجَّامِ فِيْهِ شَرْطٌ مُضْمَرٌ، وَهُوَ اَنْ يُّشَارِطَ الْحَجَّامَ فِيْ حَجْمِهِ، عَلٰى اِخْرَاجِ شَيْءٍ مِّنَ الدَّمِ مَعْلُومٍ، فَلِعَدَمِ قُدْرَتِهِ عَلٰى اِيجَادِ هٰذَا الشَّرْطِ، كَرِهَ اَنْ يَّاْذَنَ لَهُ فِيْ كَسْبِهِ، ثُمَّ قَالَ: اَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ، وَاَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ، وَلَوْ كَانَ كَسْبُ الْحَجَّامِ مَنْهِيًّا عَنْهُ، لَمْ يَاْمُرْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطْعَامَ الْمَرْءِ رَقِيقَهُ مِنْهُ، اِذِ الرَّقِيقُ مُتَعَبَّدُوْنَ، وَمِنَ الْمُحَالِ اَنْ يَّاْمُرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ، بِاِطْعَامِ رَقِيقِهِ حَرَامًا

❀❀ ابن محیصہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کے خراج (معاوضے) کے بارے میں اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مسلسل بات چیت

5154- حديث صحيح، رجاله ثقات كما قال الحافظ في "الفتح 4/536 "، وابن محيصة :هو حرام بن سعد بن محيصة، ويقال :حرام بن ساعدة بن الأنصاري المدني، وقد ينسب إلى جده، وثقه ابن سعد وقال :كان قليل الحديث. وأخرجه أحمد 5/435، 2/166، وأبو داود "3422"في البيوع :باب في كسب الحجام، والترمذي "1277"في كسب الحجام، والبغوي "2034"والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/132"، والبيهقي 9/337 كلهم من طريق مالك، عن الزهري، عن ابن محيصة، عن أبيه .وفي رواية الشافعي" :عن حرام بن سعد بن محيصة، عن أبيه "وقال الترمذي حديث حسن صحيح.

کرتے رہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم (اس کی آمدن کو) اپنے غلام کو کھلا دو یا اپنے اونٹ کو چارہ کھلا دو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگانے کے معاوضے کے بارے میں اجازت دینے سے اس لئے انکار کیا تھا جس میں یہ شرط پوشیدہ ہے پچھنے لگانے والے شخص نے پچھنے لگانے میں اس بات کی شرط عائد کی تھی کہ وہ متعین مقدار میں خون باہر نکالے گا' تو کیونکہ وہ اس شرط کو پوری کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ وہ اس کی آمدن کے بارے میں اجازت دیں پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے اپنے غلام کو کھلا دو یا اپنے اونٹ کو چارے کے طور پر کھلا دو' تو اگر پچھنے لگانے کی آمدن مکمل طور پر منع ہوتی' تو نبی اکرم ﷺ غلام کو اس میں سے کھلانے کی اجازت نہ دیتے کیونکہ غلام بھی عبادت گزار ہوتے ہیں اور یہ بات ناممکن ہے' نبی اکرم ﷺ کسی مسلمان کو اپنے غلام کو کوئی حرام چیز کھلانے کا حکم دیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' اونٹ کو جفتی کے لیے (معاوضے پر دیا جائے)

5155 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اونٹ کو جفتی کے لئے (کرائے پر) دینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ بِاُجْرَةٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس فعل سے اس وقت منع کیا گیا ہے' جب یہ معاوضے کے ساتھ ہو

5156 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ

5155- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزُّبير: محمد بن مسلم بن تَدْرُس، فقد روى له البخاري مقروناً واحتج به مسلم والباقون. محمد بن معمر: هو ابن ربعي القيسي، وأبو عاصم: هو الضحاك بن مخلد. وأخرجه مسلم "35" "1565" في المساقاة: باب تحريم فضل بيع الماء الذي يكون بالفلاة ....، والنسائي 7/310 في البيوع: باب بيع ضراب الجمل، والبيهقي 5/339 من طريقين عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وزاد فيه "وعن بيع الماء والأرض لتحرث."

5156- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد وعلي بن الحكم وهو البناني البصري فمن رجال البخاري. إسماعيل بن إبراهيم: هو ابن مقسم الأسدي مولاهم المعروف بابن علية. وأخرجه البخاري "2284" في الإجازة: باب عسب الفحل، وأبو داود "3429"، في البيوع والإجارات: باب في عسب الفحل، والحاكم 2/42، والبيهقي 5/339، والبغوي "2109" من طريق مسدد، بهذا الإسناد. قرن البخاري والبيهقي مع إسماعيل عبد الوارث. وأخرجه أحمد 2/14 عن إسماعيل، به. وأخرجه الترمذي "1273" في البيوع: باب ما جاء في كراهية عسب الفحل، والنسائي 7/310 في البيوع: باب بيع ضراب الجمل، وابن الجارود "582" من طريقين عن علي بن الحكم، به.

اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو جفتی کیلئے معاوضے پر دینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ كَسْبِ الْبَغِيَّةِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' فاحشہ عورت یا کاہن کی آمدن (کو استعمال کیا جائے)

5157 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

❀❀ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت' فاحشہ عورت کی کمائی اور کاہن کی کمائی سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مُطَالَبَةِ الْمَرْءِ اِمَاءَهُ بِالْكَسْبِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنی کنیزوں سے (جسم فروشی) کی کمائی کا مطالبہ کرے

5158 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْعُصْفُرِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ،

5157- إسناده صحيح على شرطهما .القعنبي :اسمه عبد الله بن مسلمة بن قعنب . وأخرجه أحمد 119 - 4/118، ومسلم "1567"في المساقاة :باب تحريم ثمن الكلب وحلوان الكاهن ...، والترمذي "1133"في النكاح :باب ماجاء في كراهية مهر البغي، و "1276"في البيوع :باب ماجاء في ثمن الكلب، و "2071"في الطب :باب ماجاء في أجر الكاهن، والنسائي 7/309في البيوع :باب بيع الكلب، والدولابي في "الكنى55 - 1/54 "، والطبراني "777"/17و "731"من طرق عن الليث بن سعدن بهذا الإسناد . وأخرجه من طرق عن ابن شهاب، به :أحمد 4/119و120، وابن أبي شيبة 6/243، والشافعي 2/139، والبخاري "2237"في البيوع :باب ثمن الكلب، و "2282"في الإجارة :باب كسب البغي الإماء، و "5346"في الطلاق :باب مهر البغي والنكاح والفاسد، و "5761"في الطب الكهانة، ومسلم "1567"، ومالك في "الموطأ 2/656 "في البيوع :باب ماجاء في ثمن الكلب، وأبو داود "3481"في البيوع :باب في أثمان الكلاب، والترمذي "1276"، وابن ماجه "2159"في التجارات: باب النهي عن ثمن الكلاب ...، والدارمي 2/255، والدولابي 55 - 1/54وابن الجارود "581"، والحميدي "450"، والطحاوي 4/51و52، والبيهقي 6 - 6/5، والبغوي "2037"، والطبراني "726"/17و "728"و "729"و "730"و "731"

5158- إسناده صحيح على شرطهما .محمد بن الوليد :هوابن عبد الحميد القرشي البسري، وأبو حازم :هو سلمان الأشجعي . وأخرجه أحمد 2/382عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/287و 538 - 437و 454و480، والطيالسي "2520"، والبخاري "2283"في الإجارة :باب كسب البغي ولإماء و "5348"في الطلاق :باب مهر البغي والنكاح الفاسد، وأبو داود "3425"في البيوع :باب في كسب الإماء والدارمي 2/272، وابن الجارود "587"، والطحاوي في "مشكل الآثار 1/126 "من طرق عن شعبة، به.

قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ جُحَادَةَ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنْ كَسْبِ الْاِمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیزوں کی کمائی سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5159 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ كَسْبِ الْاِمَاءِ، مَخَافَةَ اَنْ يَّبْغِيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیزوں کی کمائی سے منع کیا ہے۔ اس اندیشے کے تحت کہ وہ کہیں فحاشی کرنا شروع نہ کر دیں۔



5159- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو مكرر ماقبله.

16
16

كِتَابُ الْغَصْبِ

کتاب! غصب کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ رَدِّ حُقُوقِ النَّاسِ عَلَيْهِمْ وَتَرْكِهِ الْإِتِّكَالَ عَلَى هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةِ

اس بات پر اطلاق کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ لوگوں کے حقوق واپس کر دے اور اس فنا ہو جانے والی اور زائل ہو جانے والی دنیا پر تکیہ کرنے کو ترک کر دے

5160 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاهِمُ الْوَجْهِ، قَالَتْ: حَسِبْتُ ذٰلِكَ مِنْ وَجَعٍ، قُلْتُ: مَا لِي اَرَاكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ، سَاهِمَ الْوَجْهِ، قَالَ: مِنْ اَجْلِ الدَّنَانِيرِ السَّبْعَةِ الَّتِي اَتَتْنَا الْاَمْسِ فَلَمْ نَقْسِمْهَا

❁❁ سیدہ سیدہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' تو آپ کے چہرے پہ ناراضگی کے آثار تھے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے یہ اندازہ لگایا کہ یہ کسی تکلیف کی وجہ سے ہے۔ میں نے عرض کی: کیا وجہ ہے مجھے آپ کے چہرے پہ تکلیف کے آثار محسوس ہو رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ان سات دیناروں کی وجہ سے ہے' جو ہمارے پاس گزشتہ شام آئے تھے اور ہم انہیں تقسیم نہیں کر سکے۔

ذِكْرُ وَصْفِ عَذَابِ اللّٰهِ مَنْ ظَلَمَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَلٰى شِبْرٍ مِّنْ اَرْضِهٖ

جو شخص اپنے مسلمان بھائی پر' اس کی زمین کے ایک بالشت کے حوالے سے ظلم کرتا ہے اس پر اللہ کے عذاب (کے نازل ہونے) کی صفت کا تذکرہ

5160- إسناده صحيح على شرطهما .وأبو الوليد :هو الطيالسي هشام بن عبد الملك، وأبو عوانة :هو وضاح اليشكري، وقد عبد الملك بن عمير بالسماع عند أحمد .6/314 وأخرجه أحمد 6/293 عن أبي الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/314، وأبو يعلى 325/2، والطبراني "751"/23 و "752" من طريقين عن عبد الملك بن عمير، به. وأورده الهيثمي في "المجمع 10/238 "وقال :رواه أحمد وأبو يعلى ورجالهما رجال الصحيح.

5161 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ناحق طور پر (کسی کی) ایک بالشت جتنی زمین ہتھیا لے گا (قیامت کے دن) اس کے گلے میں سات زمینوں جتنا طوق ڈالا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَخَذَ شِبْرًا ، اِنَّمَا هُوَ الْاِشَارَةُ اِلٰى نَفْسِ هٰذَا الْفِعْلِ لَا الْاِشَارَةُ اِلَى الشِّبْرِ فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''جس نے ایک بالشت (زمین) حاصل کر لی'' اس کے ذریعے اس فعل کی طرف اشارہ ہے محض ایک بالشت کی طرف اشارہ مراد نہیں ہے

5162 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا، بِغَيْرِ حَقٍّ، طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایک بالشت زمین ناحق طور پر حاصل کرے گا اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْعُقُوْبَةَ تَجِبُ عَلَى الْغَاصِبِ الشِّبْرَ مِنَ الْاَرْضِ فَمَا فَوْقَهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ اَخْذُهُ اِيَّاهَا بِالْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے: یہ سزا اس شخص پر لازم ہوتی ہے'

5161- إسناده صحيح على شرط الصحيح. خالد بن عبد الله: هو الواسطي الطحان. وأخرجه الطيالسي "2410"، وأحمد 2/387، ومسلم "1611" في المساقاة: باب تحريم الظلم وغصب الأرض وغيرها، والبيهقي 6/99 من طريقين عن سهيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/387 عن عفان، عن أبي عوانة، عن عمر بن أبي سلمة، عن أبيه، عن أبي هريرة.

5162- إسناده حسن. ابن عجلان -هو محمد- روى له مسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي السند من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 2/432 عن يحيى، عن محمد بن عجلان، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 6/566 من طريق سليمان بن بلال، عن ابن عجلان، به.

جو زمین کا ایک بالشت یا اس سے زیادہ غصب کر لیتا ہے اگر چہ اس نے وہ زمین جھوٹی قسم کے ذریعے حاصل کی ہو

5163 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

⚘⚘ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص ظلم کے طور پر ایک بالشت زمین ہتھیائے گا قیامت کے دن اسے سات زمینوں (کے وزن) جتنا طوق پہنایا جائے گا"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الظَّالِمَ الشِّبْرَ مِنَ الْاَرْضِ فَمَا فَوْقَهُ يُكَلَّفُ حَفْرَهَا اِلٰى اَسْفَلَ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ بِنَفْسِهٖ، ثُمَّ يُطَوَّقُ اِيَّاهَا ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' زمین کا ایک بالشت یا اس سے زیادہ ظلم کے طور پر لینے والے شخص کو

اس بات کا پابند کیا جائے گا' وہ بذات خود زمین کو ساتویں زمین کی تہہ تک کھودے اور پھر وہ زمینیں اسے طوق کے طور پر پہنا دی جائیں گی

5164 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَيْمَنَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ اَنْ يَحْفِرَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ سَبْعَ اَرَضِينَ، ثُمَّ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَفْصِلَ بَيْنَ النَّاسِ

5163- حديث صحيح، ابن أبي السرى متابع، ومن فوقه على شرط الصحيح وقد تقدم برقم ."3195"

5164- حديث صحيح .الربيع بن عبد الله لم يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 6/299، ولم يَروِ عنه غير زائدة بن قدامة، وتجويز المؤلف بأن يكون هو الربيع بن عبد الله بن خطاف الأحدب المترجم في "التهذيب "استبعده الحافظ في "تعجيل المنفعة " ص .125قلت :لكنه لم ينفرد به، فقد تابعه أبو يعفور عبد الرحمن بن عبيد نسطاس عند ابن أبي شيبة وغيره، وهو ثقة من رجال الستة، وباقي السند على شرط الشيخين غير أيمن بن ثابت، فمن رجال النسائي وهو صدوق .حسن بن علي :هو الجعفي، وزائدة: هو ابن قدامة .وأخرجه أحمد 4/173، والطبراني "692"/22من طريق أبي بكر بن أبي شيبة، بلفظ " :أيما رجل ظلم شبراً من الأرض كلفه الله عزوجل أن يحفره حتى يبلغ سبع أرضيين، ثم يطوقه إلى يوم القيامة حتى يقضى بين الناس "وقد تحرفت في "المسند" :"ثابت "إلى "نايل."وأخرجه أحمد ابن أبي شيبة 6/665، ومن طريقه المؤلف في "الثقات 4/48 "في ترجمة أيمن بن ثابت، والطبراني "691"/22عن يحيى بن زكريا بن أبي زائدة .

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر ہتھیا لے گا اللہ تعالیٰ اسے اس بات کا پابند کرے گا کہ وہ زمین کو کھودے' یہاں تک کہ وہ سات زمینوں تک پہنچ جائے گا پھر اس کے گلے میں قیامت کے دن طوق ڈال دیا جائے گا جو اس وقت تک باقی رہے گا' جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا''۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِمَنْ ظَلَمَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ مَالِهِ اَرْضًا كَانَ اَوْ غَيْرَهَا وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الشَّيْءُ يَسِيْرًا تَافِهًا

ایسے شخص کے جہنم میں داخل ہونے کے واجب ہونے کا تذکرہ' جو کسی مسلمان بھائی کے مال میں کسی بھی قسم کے ظلم کا مرتکب ہو' خواہ وہ مال زمین ہو یا اس کے علاوہ ہو خواہ وہ چیز تھوڑی سی ہو

5165 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الرِّيَاحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْبَرْصَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَهُوَ يَمْشِي بَيْنَ جَمْرَتَيْنِ، مِنَ الْجِمَارِ، وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنْ مَالِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنٍ فَاجِرَةٍ، فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتًا مِنَ النَّارِ، تَفَرَّدَ بِهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ

حضرت حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت دو جمرات کے درمیان چل رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی مسلمان کے مال میں سے ایک بالشت چیز جھوٹی قسم کے ذریعے حاصل کر لے اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔''

اس روایت کو نقل کرنے میں عمر بن عبدالوہاب نامی راوی منفرد ہیں۔

5165- إسناده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه الطبراني "3330"عن علي بن عبد العزيز، عن عمر بن عبد الوهاب الرياحي، بهذا الإسناد .وأخرجه الحاكم 4/ 294 - 295 من طريق سعيد بن سملة، عن إسماعيل بن أمية، به .وصحح إسناده ووافقه الذهبي.وأخرجه الحميدي، ومن طريقه الطبراني "3331"عن سفيان عن إسماعيل بن أمية، عن عمر بن عطاء بن أبي الخوار، قال :سمعت الحارث بن البرصاء وهو في الموسم ينادي في الناس -قال سفيان :لاأعلمه حق امرء مسلم إلا قال :قال النبي صلى الله عليه وسلم " :ما من أحد يحلف على يمن كاذبة لتقتطع بها حق امرء مسلم إلا لقي الله وهو عليه غضبان ."وأخرجه بمثله الطبراني "3332"من طريق سليمان بن سليم عن إسماعيل بن أمية، به.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِرَدِّ الظَّالِمِ عَنْ ظُلْمِهٖ وَنُصْرَةِ الْمَظْلُومِ اِذْ رَدُّ الظَّالِمِ عَنْ ظُلْمِهٖ نُصْرَتُهٗ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' ظالم کو ظلم سے روکا جائے اور مظلوم کی مدد کی جائے کیونکہ ظالم کو ظلم سے روکنا اس کی مدد کرنے کے مترادف ہے

5166 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مَحْفُوظُ بْنُ اَبِي تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُومًا، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا نَصَرْتُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ اَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟، قَالَ: تُمْسِكُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَذَاكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو عرض کی گئی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مظلوم کی مدد تک' تو بات ٹھیک ہے میں ظالم کی مدد کیسے کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ظلم کرنے سے روک دو یہ تمہارا اس کی مدد کرنا ہوگا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5167 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا، اَوْ مَظْلُومًا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ

5166- محفوظ بن أبي تونة :وهو محفوظ بن الفضل بن أبي تونة أبو عبد الله، ذكره المؤلف في "ثقاته9/204 "، وروى عنه جيمع، وقال أحمد فيما نقله عنه الخطيب :13/192 كان معنا باليمن إلا أنه لم يكن يكتب كل ذلك، كان يسمع مع إبراهيم أخي أبان، ولم يكن ينسخ وضعف أمره جداً، وقال الذهبي :لم يترك، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين غير علي بن عياش فمن رجال البخاري .أبو إسحاق الفزاري :هو إبراهيم بن محمد بن الحارث .وانظر مابعده

5167- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب المقابري فمن رجال مسلم .وقد صرح الحميدي بالسماع عند غير واحد ممن خرجه .وأخرجه أحمد 3/201، والبخاري "2443"و "2444"في المظالم :باب أعن أخاك ظالماً أومظلوماً، والترمذي "2255"في الفتن :باب رقم "68"، وأبويعلى "3838"، والطبراني في "الصغير"576" "، والقضاعي في "الشهاب "646" "والبيهقي 6/94و10/90، والبغوي "3516"، وأبو نعيم في "الحلية10/405 "، وفي تاريخ أصبهان 2/14من طرق عن حميد، بهذا الإسناد.وأخرجه البخاري "2443"، و "6952"في الإكراه :باب يمين الرجل لصاحبه أنه أخوه إذا خاف عنيه والقتل أو نحوه، وأحمد 3/99، وأبو نعيم في "الحلية 3/94 "من طريقين عن أنس، به. وفي الباب عن جابر بن عبد الله عند أحمد 324 - 3/323، ومسلم "2584"، وابن الجعد "2735"، والبغوي ."3517"

اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ اَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟، قَالَ: تَكُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مظلوم کی' تو ہم مدد کر دیتے ہیں۔ ظالم کی ہم کیسے مدد کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ظلم سے روک دو۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِنُصْرَةِ الظَّالِمِ وَالْمَظْلُومِ مَعًا، اِذَا قَدَرَ الْمَرْءُ عَلٰى ذٰلِكَ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرے جب کہ آدمی اس کی قدرت رکھتا ہو

5168 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: انْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا، اَوْ مَظْلُومًا، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا يَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ يَنْصُرُهُ ظَالِمًا، قَالَ: يَكُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مظلوم کی' تو مدد کر دیں گے ظالم کی مدد کیسے کی جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ظلم سے روک دیا جائے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ، عَنِ النُّهْبَةِ لِلْاَشْيَاءِ، الَّتِي لَا يَمْلِكُهَا الْمَرْءُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کسی ایسی چیز کو لوٹ لے جس کا آدمی مالک نہیں ہے

5169 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ، وَكَانَ، شَهِدَ حُنَيْنًا، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ حُنَيْنٍ، يَنْهٰى عَنِ النُّهْبَةِ

حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ' بیان کرتے ہیں: یہ غزوہ حنین میں شریک ہوئے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے غزوہ

5168– إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الربيع :وهو سليمان بن داود بن حماد المهرى أبو الربيع المصرى ابن أخي رشدين، وهو يقة، روى له أبو داود والنسائي .وهومكرر ماقبله.

5169– حديث حسن، شريك وهو ابن عبد الله النخعي قد تابعه عليه شعبة وأبو الأحوص وإسرائيل بن يونس وغيرهم، أخرجه عبد الرزاق "18841"، والطيالسي "1195"، وأحمد 5/367، وابن ماجه "3938"في الفتن :باب النهي عن النهبة، والطحاوى 3/49، والطبراني "1371"و "1372"و "1374" "1373"و "1375"و "1376"و "1377"و "1378" و "1379"و"1380"، والحاكم 2/134من طرق عن سماك، بهذا الإسناد .

حنین کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے منادی کو لوٹ مار سے منع کرتے ہوئے سنا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ انْتِهَابِ الْمَرْءِ مَالَ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کا مال لوٹ لے

5170 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص لوٹ مار کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ احْتِلَابِ الْمَرْءِ مَاشِيَةَ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ اِذْنِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر دوہ لے

5171 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ تُحْتَلَبَ مَوَاشِي النَّاسِ، اِلَّا بِاِذْنِ اَرْبَابِهَا، وَقَالَ: اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهُ، فَيُكْسَرَ بَابُهَا، فَيُنْتَثَلَ مَا فِيهَا مِنَ الطَّعَامِ، اِنَّمَا ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ، هُوَ طَعَامُ اَحَدِهِمْ، فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا، حَلَبَ مَاشِيَةَ اَحَدٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے لوگوں کے جانوروں کا دودھ ان کے مالکان کی اجازت کے بغیر دوہ لیا جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے اس کے

5170– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن ماجه "3937"في الفتن :باب النهي عن النهبة، عن حميد بن مسعدة، عن يزيد بن زريع، عن حميد، بهذا الإسناد وانظر الحديث "3237"عند المؤلف. وفي الباب عن أنس بن مالك عند الترمذي "1601"، وقال :حديث حسن صحيح غريب من حديث أنس .وعن رافع بن خديج عنده أيضاً ."1600"وعن جابر عند أبي داود "4391"، وابن ماجه "3935"ن وعن زيد بن خالد عند أحمد .4/117

5171– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه مسلم "1726"في اللقطة :باب تحريم حلب الماشية بغير إذن مالكها، عن ابن نمير، عن أبيه، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/56، والبيهقي 9/358من طريقين عن عبيد الله بن عمر، به . واقتصر أحمد على لفظ النهي فقط. وأخرجه احمد 2/6، ومسلم "1726"، وابن ماجه "2302"في "مشكل الآثار 4/41 "من طرق عن نافع، به .وسيأتي عند المؤلف، برقم "5282"من طريق مالك.

گودام میں کوئی آئے اس کا دروازہ توڑے اور اس میں سے اناج نکال لے۔ ان جانوروں کا تھن لوگوں کی خوراک ہیں۔ میں کسی ایسے شخص کو نہ پاؤں کہ اس نے کسی دوسرے جانور کا دودھ اس شخص کی اجازت کے بغیر دوہ لیا ہو۔

ذِكْرُ نَفْيِ اسْمِ الْإِيمَانِ عَنِ الْمُنْتَهِبِ النُّهْبَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ شَرَفٍ

ایسے شخص سے ایمان کی نفی کا تذکرہ' جو کوئی چیز لوٹ لیتا ہے' جب کہ وہ چیز شرف والی ہو (یعنی قیمتی ہو)

5172 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُوْلَانِ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ، وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، كَانَ يُحَدِّثُهُمْ بِهٰؤُلَاءِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَكَانَ يَلْحَقُ فِيهَا،

(متن حدیث): وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ، يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهَا اَبْصَارَهُمْ، وَهُوَ حِينَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا۔ چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا۔ شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا''۔

ابن شہاب کہتے ہیں: عبدالمالک بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے مجھے یہ بات بتائی کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے ان لوگوں کو یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سنائی تھی۔ وہ اس کے ہمراہ ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے۔

''کسی قیمتی چیز کو لوٹنے والا شخص جس کی طرف لوگ دیکھ رہے ہوں وہ اسے لوٹتے ہوئے مومن نہیں رہتا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ ذِكْرَ النُّهْبَةِ تَفَرَّدَ بِهِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ فِي هٰذَا الْخَبَرِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے یہاں لوٹنے کا ذکر کرنے میں ابوبکر بن عبدالرحمٰن نامی راوی منفرد ہے

5172- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم وقد تقدم برقم ."186"

5173 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَزْنِي الزَّانِي، حِينَ يَزْنِي، وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ، حِينَ يَسْرِقُ، وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ، حِينَ يَشْرَبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً، وَهُوَ حِينَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا' شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا اور لوٹ مار کرنے والا لوٹ مار کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَخْذِ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ مِنْ غَيْرِ حِلِّهَا لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کسی بھی مسلمان کا مال ناجائز طور پر لیا جائے

5174 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ، مَا اَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْ نَبَتِ الْاَرْضِ، وَزَهْرَةِ الدُّنْيَا، فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَهَلْ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟، فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ يُنَزَّلُ عَلَيْهِ، وَكَانَ اِذَا نُزِّلَ عَلَيْهِ، غَشِيَهُ بُهْرٌ وَعَرَقٌ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ؟، فَقَالَ: هَا اَنَا ذَا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَلَمْ اُرِدْ اِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ: اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِي اِلَّا بِالْخَيْرِ، وَلٰكِنْ كُلُّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ، يَقْتُلُ حَبَطًا، اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ، فَاِنَّهَا تَاْكُلُ، حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ، فَاَكَلَتْ، ثُمَّ قَامَتْ، فَاجْتَرَّتْ، فَمَنْ اَخَذَ مَالًا بِحَقِّهِ، بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَنَفَعَهُ، وَمَنْ اَخَذَ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ، وَلَا يَشْبَعُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''تمہارے بارے میں مجھے سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے' اللہ تعالیٰ زمین کی نباتات اور دنیا کی آرائش و زیبائش کو ظاہر کر دے گا۔ ایک صاحب آپ کی خدمت میں کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا بھلائی برائی کو لے کر آئے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' یہاں تک کہ ہمیں یہ اندازہ ہو گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ جب آپ پر وحی نازل ہوتی تھی' تو آپ پر غنودگی طاری ہو جاتی تھی اور آپ کو پسینہ آتا تھا' جب آپ کی

5173– إسناده صحيح على شرط مسلم .وانظر الحديث ."186"

5174– إسناده حسن :ابن عجلان :هو محمد. وأخرجه أحمد 3/7، والحميدي "740"عن سفيان، عن ابن عجلان، بهذا الإسناد .وهو حديث صحيح تقدم عند المؤلف من غير هذا الطريق برقم "3225"و "3226"و ."3227"

یہ کیفیت ختم ہوئی' تو آپ نے دریافت کیا سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں یہاں ہوں۔ میں نے اس کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھلائی صرف بھلائی کو لے کر آتی ہے' لیکن موسم بہار جو کچھ اگاتا ہے وہ بہت سے جانوروں کو مار دیتا ہے اور بہت سے جانوروں کو تکلیف کا شکار کرتا ہے۔ صرف سبزہ کھانے والے جانور کا حکم مختلف ہے کیونکہ وہ کھاتا ہے' یہاں تک کہ جب اس کا پیٹ پھول جاتا ہے' تو وہ دھوپ میں آجاتا ہے وہاں وہ لید کرتا ہے، پیشاب کرتا ہے، پھر واپس جاتا ہے پھر کھاتا ہے پھر کھڑا ہو جاتا ہے پھر چل پڑتا ہے' جو شخص حق کے ہمراہ مال کو حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور وہ مال اسے فائدہ دیتا ہے' جو شخص ناحق طور پر مال کو حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی اور اس کی مثال اس شخص کی مانند ہوتی ہے وہ کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ يُمْهِلُ الظَّلَمَةَ وَالْفُسَّاقَ اِلٰى وَقْتِ قَضَاءِ اَخْذِهِمْ فَاِذَا اَخَذَهُمْ اَخَذَ بِشِدَّةٍ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ ظالم اور فاسق لوگوں کو اس وقت تک مہلت دیتا ہے

جب تک اس نے ان کی پکڑ کا فیصلہ نہیں دیا' لیکن جب وہ انہیں پکڑے گا' تو سختی سے پکڑے گا ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5175 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهُ لَمْ يُنْفِلِتْ، ثُمَّ تَلَا: (وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهُ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ) (هود: **102**)

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ اس کی گرفت کرتا ہے' تو پھر اسے نہیں چھوڑتا''۔

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

5175- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن سعيد الجوهري فمن رجال مسلم. وأخرجه الترمذي بعد الحديث "3110" في تفسير القرآن الكريم :باب ومن سورة هود، عن إبراهيم بن سعيد الجوهري، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "4686" في تفسير باب (وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ) ، ومسلم "2583" في البر والصلة :باب تحريم الظلم، والترمذي "3110"، وفي النسائي في التفسير كما في "التحفة 6/436 "، وابن ماجه "4018" في الفتن :باب العقوبات، والطبري "18559"، والبيهقي في "السنن 6/94 "، وفي "الأسماء والصفات 1/82 "، والبغوي في "شرح السنة "4162 "، وفي "معالم التنزيل 2/401 "من طرق عن أبي معاوية، عن بريد، به. وأورده السيوطي في الدر المنثور" 4/474 وزاد نسبته لابن المنذر وابن أبي الشيخ وابن مردويه.

''اسی طرح تمہارے پروردگار کی پکڑ ہوتی ہے جب اس نے اس بستی کی پکڑ کی جو ظالم تھی بے شک اس کی پکڑ دردناک اور زبردست ہوتی ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الظُّلْمِ وَالْفُحْشِ وَالشُّحِّ

ظلم، فحاشی اور کنجوسی سے ممانعت کا تذکرہ

5176 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِىْ كَثِيْرٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ، وَلَا التَّفَحُّشَ، وَاِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ، فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الشُّحُّ، اَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ، فَقَطَعُوْا اَرْحَامَهُمْ، وَاَمَرَهُمْ بِالْفُجُورِ، فَفَجَرُوا، وَاَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ، فَبَخِلُوْا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْ يَّسْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِكَ، وَيَدِكَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ، قَالَ: اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ، هِجْرَةُ الْحَاضِرِ، وَهِجْرَةُ الْبَادِي، اَمَّا الْبَادِي، فَيُجِيبُ اِذَا دُعِيَ، وَيُطِيعُ اِذَا اُمِرَ، وَاَمَّا الْحَاضِرُ، فَهُوَ اَعْظَمُهُمَا بَلِيَّةً، وَاَعْظَمُهُمَا اَجْرًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ظلم کرنے سے بچو کیونکہ قیامت کے دن ظلم تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور فحش گفتگو سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش گفتگو اور بدزبانی کا مظاہرہ کرنے والے شخص کو پسند نہیں کرتا اور کنجوسی سے بچو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگوں کو کنجوسی نے ہلاکت کا شکار کیا تھا۔ اس نے انہیں رشتہ داری کے حقوق کی پامالی کی ترغیب دی' تو ان لوگوں نے رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا اس نے انہیں گناہ کرنے کی ترغیب دی تو انہوں نے گناہ کیا۔ اس نے انہیں کنجوسی کرنے کی ترغیب دی' تو انہوں نے کنجوسی کی۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کون سا اسلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ کہ) مسلمان تمہاری زبان اور

5176- إسناده صحيح، وأبو كثير الزبيدى وثقه النسائى والعجلى والمؤلف، وروى له أبو داود والترمذى والنسائى والبخارى فى "أفعال العباد"، وباقى رجال السند ثقات رجال الشيخين غير أبى داود هو سليمان بن داود الطيالسى -وعبد الله بن الحارث :وهو الزبيدى، فمن رجال مسلم .بندار :هو محمد بن بشار، وابن عدى :هو محمد بن إبراهيم بن أبى عدى. وأخرجه الطيالسى "2272"، وأحمد 2/195، والحاكم 1/11، والبيهقى 10/243 من طريق شعبة، بهذا الإسناد. وقرن الطيالسى والبيهقى :مع شعبة "المسعودى."وقال الحاكم عن رواية الحديث :إنها صحيحة سليمة من رواية المجروحين .وأخرجه أحمد 2/159 - 160 عن ابن أبى عدي به. وأخرجه أحمد 2/191، والحاكم 1/11 من أبى طريقين عن عمرو بن مرة، به . وأخرجه الدارمى 2/240 عن الوليد، عن شعبة، به، مختصراً بلفظ "إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ."وقد تقدم مختصراً برقم "4863".

ہاتھوں سے محفوظ رہیں۔اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کون سی لاتعلقی زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اس چیز سے لاتعلق ہو جاؤ جسے تمہارا پروردگار نا پسند کرتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہجرت دو طرح کی ہوتی ہے۔شہری کی ہجرت اور دیہاتی کی ہجرت جہاں تک دیہاتی کی ہجرت کا تعلق ہے' تو وہ یہ ہے' جب اسے بلایا جائے' تو وہ آجائے اور جب اسے حکم دیا جائے' تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے۔ جہاں تک شہری کی ہجرت کا تعلق ہے اس میں آزمائش بڑی ہوتی ہے اور اس کا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے''۔

5177 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ، وَالْمُتَفَحِّشَ، وَاِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَاِنَّ الظُّلْمَ هِيَ الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ، فَاِنَّ الشُّحَّ دَعَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَسَفَكُوا دِمَاءَهُمْ، وَقَطَعُوْا اَرْحَامَهُمْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فحش گفتگو سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ فحش گفتگو اور بدزبانی کا مظاہرہ کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔اور کنجوسی سے بچو کیونکہ کنجوسی نے تم سے پہلے لوگوں کو اپنی طرف بلالیا' تو انہوں نے (کنجوسی کی وجہ سے) ایک دوسرے کا خون بہایا اور رشتہ داری کے حقوق کو پامال کیا''۔



5177- إسناده حسن، محمد بن عجلان روى له مسلم متابعة والبخاري، وهو حسن الحديث، وإبراهيم بن بشار الرمادي حافظ روى له أبو داود والترمذي، وباقي السند على شرطهما .سفيان :هو ابن عيينة، وسعيد :هو ابن أبي سعيد المقبري. وأخرجه أحمد 2/431، والحاكم 1/12 من طرق عن ابن عجلان، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم على شرط مسلم! وأخرجه أحمد 2/431 عن ركين بن سعيد، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بن أبي سعيد، عن أبي هريرة، به.

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

کتاب! شفعہ کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّبِيعَ الْمَرْءُ حَائِطَهُ قَبْلَ اَنْ يَّعْرِضَهُ عَلٰى جَارِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے پڑوسی کو پیشکش کرنے سے پہلے اپنی زمین کو فروخت کردے

5178 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلشُّفْعَةُ فِیْ كُلِّ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يَّبِيعَ حَتّٰى يَعْرِضَ عَلٰى صَاحِبِهِ، فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر زمین اور باغ میں شفعہ ہوسکتا ہے اسے اس وقت تک فروخت کرنا درست نہیں ہے' جب تک آدمی اپنے ساتھی کو اس بارے میں پیشکش نہ کردے اگر وہ چاہے' تو اسے حاصل کرلے اور اگر چاہے' تو اسے ترک کردے۔''

5178– إسناده حسن، وهو حديث هشام بن عمار حسن الحديث، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير أبي الزُّبير :محمد بن مسلم بن تَدْرُس، فقد روى له البخاري مقروناً واحتج به مسلم، وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالسماع عند مسلم وغيره . وأخرجه عبد الرزاق "14403"، والشافعي 2/165، وأحمد 3/316، والحميدي "1272"، والدارمي 2/273-274، ومسلم "134" "1608"و "135"في المساقاة :باب الشفعة، وأبو داود "3513"في البيوع والإجارات :باب الشفعة، والنسائي 7/301في البيوع :باب بيع المشاع، و :320باب الشركة في الرباع، وابن الجارود "642"، والطحاوي 4/120، والبيهقي 6/104و 105و109، من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد .وألفاظه عندهم متقاربة . وأخرجه بنحوه عبد الرزاق "14403"، وأحمد 3/307و 310و382، وابن أبي شيبة 7/168، والنسائي 7/319في البيوع :باب الشركة في النخيل، و :321باب ذكر الشفعة وأحكامها، وابن ماجه "2492"في الشفعة :باب من باع رباعاً فيؤذن شريكه، أبو يعلى "1835"، وابن الجارود "641"، والطبراني في "الصغير "25"من طرق عن أبي الزبير، به . وأخرجه أحمد 3/357، والترمذي "1312"في البيوع :باب ماجاء في أرض المشترك يريد بعضهم بيع نصيبه، من طريقين عن سعيد عن قتادة، عن سليمان اليشكري، عن جابر. قال الترمذي :هذا حديث إسناده ليس بمتصل، سمعت محمداً يقول سليمان اليشكري يقال :أنه مات في حياة جابر بن عبد الله، يقال ولم يسمع منه قتادة ولا أبو بشير.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي اَرْضِهِ اِذِ الشُّفْعَةُ لَا تَكُونُ اِلَّا لِلشُّرَكَاءِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس چیز سے منع اس وقت کیا گیا ہے' جب کہ وہ پڑوسی اس کی زمین میں اس کا شراکت دار ہو کیونکہ شفعہ صرف شراکت دار کو حاصل ہوتا ہے

5179 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ، اَوْ نَخْلٍ، فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَبِيعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ، فَاِنْ رَضِيَ اَخَذَ وَاِنْ كَرِهَ تَرَكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کا کسی زمین یا کھجور کے باغ میں کوئی حصہ دار ہو تو اسے اپنے حصے کو فروخت کرنے کا اس وقت تک اختیار نہیں ہوگا' جب تک وہ اپنے شراکت دار کو اطلاع نہ دیدے اگر وہ (شراکت دار) راضی ہو' تو اسے حاصل کرلے اور اگر نہ چاہے' تو چھوڑ دے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاَخْذِ الشُّفْعَةِ لِلْجَارِ فِي الْعُقْدَةِ الْمَبِيعَةِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' پڑوسی اس وقت شفعہ کا حق اختیار کرے گا جب سودا ہو رہا ہو

5180 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5179– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقروناً .أبو الوليد :هو الطيالسي هشم بن عبد الملك . وأخرجه أحمد 3/312 و397، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات "2701" "، ومسلم "133" "1608"، وأبو يعلى "2171"، والبغوي في "شرح السنة "2173" "من طرق عن زهير بن معاوية بهذا الإسناد .وانظر ما قبله.

5180– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم. وأخرجه عبد الرزاق "14382"، والحميدي "552"، وأحمد 6/390، والشافعي 2/165، وابن أبي شيبة 165 - 164، والبخاري "6977"و "6978"في الحيل :باب في الهبة والشفعة، و "6980"و :"6981"باب احتيال العامل ليهدى له، وأبو داود "3516"في البيوع والإجارات :باب في الشفعة، والنسائي 7/320في البيوع :باب الشفعة وأحكامها، وابن ماجه "2498"في الشفعة :باب إذا وقعت الحدود فلاشفعة، والطحاوي 4/123، والدارقطني 223 - 4/222و223، والبيهقي 6/105و 105- 106، والبغوي "2172من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .ومنهم من ذكر فيه قصة لسعد بن أبي وقاص والمسور بن مخرمة، وسيأتي عند المؤلف ابن ماجه وإحدى روايات الدارقطني "الشريك."....

سُفْيَانُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پڑوسی اپنے پڑوس کے بارے میں زیادہ حق دار ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ اَرَادَ بِهِ الْجَارَ الَّذِىْ يَكُوْنُ شَرِيْكًا دُوْنَ الْجَارِ الَّذِىْ لَا يَكُوْنُ بِشَرِيْكٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''پڑوسی اپنے پڑوس کے بارے میں

زیادہ حق دار ہوتا ہے'' اس کے ذریعے وہ پڑوسی مراد ہوتا ہے' جو شراکت دار بھی ہوتا ہے وہ پڑوسی مراد نہیں ہے' جو شراکت دار نہیں ہوتا

5181 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ حَدَّثَنِىْ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، فَجَاءَ اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ: اشْتَرِ مِنِّىْ بَيْتَيَّ اللَّذَيْنِ فِىْ دَارِكَ، فَقَالَ: لَا، اِلَّا بِاَرْبَعَةِ آلَافٍ مُنَجَّمَةٍ، اَوْ قَالَ: مُقَطَّعَةٍ، فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ، لَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ مَا بِعْتُكَهَا، لَقَدْ اُعْطِيْتُ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ

❀❀ عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں: میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ موجود تھا۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجھ سے میرے وہ دو گھر خرید لیں جو آپ کے محلے میں ہیں' تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں میں اس شرط پر خریدوں گا ان کی قیمت چار ہزار (درہم) ہوگی اور وہ بھی قسطوں میں ادا کی جائے گی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)' تو حضرت ابورافع نے فرمایا اللہ کی قسم اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ''پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہوتا ہے'' تو میں وہ گھر آپ کو فروخت نہ کرتا کیونکہ مجھے اس کے پانچ سو دینار مل رہے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ اَوْهَمَ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ اَنَّ الْجَارَ الْمُلَاصِقَ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ شَرِيْكًا لَهُ الشُّفْعَةُ

5181- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاري. وانظر ما قبله.

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث سے ناواقف ہے (اور وہ اس بات کا قائل ہے) جو پڑوسی ساتھ رہتا ہوا گرچہ وہ شراکت دار نہ بھی ہو پھر بھی اسے شفعہ کا حق ہوتا ہے

5182 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ.

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھر کا پڑوسی گھر کا زیادہ حق دار ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ عُمُوْمَ هٰذَا الْخَطَّابِ اَرَادَ بِهٖ بَعْضَ الْجَارِ الَّذِيْ يَكُوْنُ شَرِيْكًا دُوْنَ مَنْ لَمْ يَكُنْ شَرِيْكًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' اس روایت کے الفاظ کے عموم سے مراد بعض قسم کے پڑوسی ہیں جو شراکت دار ہوتے ہیں وہ پڑوسی مراد نہیں ہیں جو شراکت دار نہیں ہوتے

5183 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيْدِ، اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): وَقَفْتُ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، فَجَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى اَحَدِ مَنْكِبَيَّ اِذْ جَاءَ اَبُوْ رَافِعٍ، مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا سَعْدُ ابْتَعْ مِنِّيْ بَيْتَيَّ فِيْ دَارِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ: لَا

5182- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين. سعيد هو ابن أبي عروبة، وعيسى بن يونس قد روى عنه قبل الاختلاط. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/122"، والضياء المقدسي في "الاحاديث المختارة 204/1" من طريقين عن عيسى بن يونس، عَنْ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أنس، سمرة بن جندب. فجعله من حديث سمرة. وأخرجه أيضاً من طريق همام وشعبة كلاهما عن قتادة، عن أنس، عن سمرة ومن حديث سمرة بن جندب أخرجه أحمد 5/12و13، ابن أبي شيبة 7/165، والترمذي "1368" في الأحكام: باب ماجاء في الشفعة، والطبراني "6803"و "6804" من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادةن عن الحسن، عن سمرة. وأخرجه أحمد 5/8و 17و 18و22، وأبو داود "3517" في البيوع: باب الشفعة، والطيالسي "904"، وابن الجارود "6800"و "6801"و "6805 "6802"، والبيهقي 6/106 من طرق عن قتادة، عن الحسن، عن سمرة. وأخرجه الطحاوي 4/123 من طريق شعبة، عن يونس، عن الحسن عن سمرة.

5183- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن سعيد، وهوثقة، ورى له النسائي. وأخرجه البخاري "2258" في الشفعة: باب عرض الشفعة على صاحبها قبل البيع، عن المكي بن إبراهيم، عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأنظر "5180"و. "5181"

وَاللّٰهِ، لَا اَبْتَاعُهُمَا، فَقَالَ الْمِسْوَرُ: وَاللّٰهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا، فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُكَ عَلٰى اَرْبَعَةِ آلَافٍ مُنَجَّمَةٍ، اَوْ مُقَطَّعَةٍ، فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ: وَاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِيتُ بِهَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ، وَلَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَلْمَرْءُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ، مَا اَعْطَيْتُكَهُمَا بِاَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَاَنَا اُعْطٰى بِهِمَا خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ

عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں: میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ اسی دوران حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھا۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے فرمایا: اے حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ مجھ سے اپنے محلے میں موجود میرے گھر خرید لیجئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں اللہ کی قسم میں ان دونوں گھروں کو نہیں خریدوں گا۔ حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم آپ ان دونوں کو خریدیں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں چار ہزار (درہم) سے زیادہ ادائیگی نہیں کروں گا اور وہ بھی قسطوں میں ہوگی، تو حضرت ابورافع نے کہا: اللہ کی قسم مجھے اس کے پانچ سو دینار مل رہے ہیں اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا۔

''آدمی اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہوتا ہے'' تو میں چار ہزار درہم کے عوض میں یہ دونوں گھر آپ کو نہ دیتا جبکہ مجھ کو ان کے پانچ سو دینار دیئے جا رہے ہیں''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ الْجَارَ سَوَاءٌ كَانَ مُتَلَاصِقًا اَوْ مُجَاوِرًا لَا يَكُوْنُ لَهُ الشُّفْعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ شَرِيكًا لِبَائِعِ الدَّارِ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس بات کی صراحت کرتی ہے، پڑوسی اس بارے میں برابر کی حیثیت

رکھتے ہیں خواہ وہ ساتھ رہتے ہوں خواہ وہ قریب رہتے ہوں انہیں شفعہ کا حق اس وقت تک حاصل نہیں ہوگا، جب تک وہ فروخت کرنے والے کے گھر میں شراکت دار نہ ہوں

5184 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّمَا جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ال شُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ، فَاِذَا وَقَعَتِ

5184- إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير نوح بن حبيب، وهو ثقة، روى له أبو داود والنسائي، وهو في "مصنف عبد الرزاق "14391" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/296، والبخاري "2213"في البيوع :باب بيع الشريك من شريكه، والترمذي "1370"في الأحكام :باب ماجاء إذا حدّت الحدود ووقعت السهام فلا شفعة، وأبو داود "3514"وابن ماجه "2499"في الشفعة :باب في الهبة والشفعة، والنسائي 7/321في البيوع :باب ذكر الشفعة، والشافعي 2/165، والبغوي، "2171"من طرق عن معمر به . وأخرجه بنحوه الطيالسي "1691"، وأحمد 3/372، والدولابي في "الكنى والأسماء 2/150 "، والبيهقي 6/103من طريق صالح بن أبي الأخضر، عن الزهري، به . وأخرجه البيهقي 6/103من طريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، به.

الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ہر اس زمین میں دیا ہے' جو تقسیم نہ ہوئی ہو' لیکن جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے مختلف ہو جائیں' تو پھر شفعہ نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ نَفْيِ الشُّفْعَةِ عَنِ الْعَقْدِ إِذَا اشْتَرَاهَا غَيْرُ شَرِيكٍ لِبَائِعِهَا مِنْهَا

عقد سے شفعہ کی نفی کا تذکرہ جب کہ اسے فروخت کرنے والے سے اس شخص نے خریدا ہو جو شراکت دار نہ ہو

5185 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَرُّ بْنُ سُلَيْمَانَ بِاطْرَابُلُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ، وَاَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): الشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: رَفَعَ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ مَالِكٍ اَرْبَعَةُ اَنْفُسٍ الْمَاجِشُوْنُ، وَاَبُوْ عَاصِمٍ، وَيَحْيَى بْنُ اَبِيْ قُتَيْلَةَ، وَاَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَاَرْسَلَهُ عَنْ مَالِكٍ سَائِرُ اَصْحَابِهٖ وَهٰذِهٖ كَانَتْ عَادَةً لِمَالِكٍ، يَرْفَعُ فِي الْاَحَايِيْنِ الْاَخْبَارَ وَيُوْقِفُهَا مِرَارًا وَيُرْسِلُهَا مَرَّةً وَيُسْنِدُهَا اُخْرٰى عَلٰى حَسَبِ نَشَاطِهٖ، فَالْحُكْمُ اَبَدًا لِمَنْ رَفَعَ عَنْهُ وَاَسْنَدَ بَعْدَ اَنْ يَّكُوْنَ ثِقَةً حَافِظًا، مُتْقِنًا عَلَى السَّبِيْلِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ، فِيْ اَوَّلِ الْكِتَابِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شفعہ اس چیز میں ہوتا ہے' جو تقسیم نہ ہوئی ہو جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے مختلف ہو جائیں' تو شفعہ نہیں رہے گا۔''

5185- حديث صحيح، سعد بن عبد الله بن عبد الكريم :روى عن جمع، وروى عنه جمع، وذكره ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل 4/92 "وقال :سمعت منه بمكة وبمصر، وهو صدوق، سئل أبي عنه فقال :مصرى صدوق، وقال ابن يونس : كان رجلاً صالحاً، والماجشون :هو عبد الملك بن عبد العزيز بْنُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سلمة الماجشون، روى له النسائي وابن ماجه، وذكره المؤلف في "ثقاته8/389 "، وهو وإن تكلم فيه -قد تابعه عليه غير واحد، وباقي السند على شرطهما . وأخرجه البيهقي 6/103من طريقين عن ابن الماجشونن به. وأخرجه الطحاوى 4/121، والبيهقي 6/103و104، وابن ماجه "2497"في الشفعة :باب إذا وقعت الحدود فلا شفعة، من طريق أبي عاصم النبيل، وابن قتيلة المدني، كلاهما عن مالك، به .قال أبو عاصم : حديث أبي سلمة عن أبي هريرة مسند، وحديث سعيد مرسل . وأخرجه أبو داود "3515"في البيوع والإجارات :باب في الشفعة والبيهقي 6/104من طريقين عن الزهري، به. وهو في "الموطأ 2/713 "في الشفعة :باب ماتقع فيه الشفعة مرسلاً عن سعيد وأبي سلمة، من طريق مالك أخرجه الشافعي 165 - 2/164، وابن أبي شيبة 7/171، والطحاوى 4/121، والبيهقي 6/103 .وأخرجه الطحاوى 4/122، والبيهقي 6/103من طريقين عن الزهري، عن سعيد مرسلاً بنحوه . وأخرجه النسائي 7/321في البيوع :باب ذكر الشفعة وأحكامها، من طريق معمر، عن الزهري، عن أبي سلمة مرسلاً.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک کے حوالے سے اس روایت کو چار حضرات نے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے ماجشون، ابوعاصم، یحییٰ بن ابوقتیلہ اور اشہب بن عبدالعزیز۔

جب کہ امام مالک کے حوالے سے ان کے دیگر تمام شاگردوں نے اس روایت کو مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام مالک کی یہ عادت تھی کہ وہ بعض اوقات روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کر دیتے تھے اور بعض اوقات موقوف روایت کے طور پر نقل کر دیتے تھے اور کبھی مرسل کے طور پر نقل کر دیتے تھے اور کبھی مسند کے طور پر نقل کر دیتے تھے۔ یہ ان کی مرضی کے مطابق ہوتا تھا' تو جس روایت کو انہوں نے مرفوع حدیث کے طور پر مسند کے طور پر نقل کیا ہو اور ان سے نقل کرنے والا راوی ثقہ اور حافظ ہو اور متقن ہو' تو اس کی وہی صورت حال ہوگی جو ہم کتاب کے آغاز میں بیان کر چکے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے معنی کے بارے میں ہے ''پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہوتا ہے''

5186 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي ال شُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے' یہ ہر اس چیز میں ہوتا ہے' جو تقسیم نہ ہوئی ہو' لیکن جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے مختلف ہو جائیں' تو پھر شفعہ نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5187 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5186- إسناده صحيح، وهو مكرر "5184".

5187- إسنـاده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشير بن معاذ العقدى، فروى له الترمذى والنسائى وابن ماجهن وهوثقة. وأخرجه البخارى "2214"فى البيوع :باب بيع الأرض والدور والعروض مشاعاً غير مقسوم و "2257"فى الشفعة :باب السفعة فيما لم يقسم، فإذا وقعت الحدود فلاشفعة، و "2496"فى الشركة :باب إذا قسم الشركاء الدور أو غيرها فليس لهم رجوع ولاشفعة، وأحمد 3/399، والطحاوى 4/122، والبيهقى 6/102، والبغوى "2171"من طرق عن عبد الواحد، بهذا الإسناد وقد تقدم بأسانيد مختلفة.

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث):قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ، فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے یہ ہر اس زمین میں ہوسکتا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو لیکن جب حدود واقع ہو جائیں اور راستے مختلف ہو جائیں تو پھر شفعہ نہیں رہے گا۔



كِتَابُ الْمُزَارَعَةِ

کتاب! مزارعت کے بارے میں روایات

5188 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَبُو عُمَرَ الْقَزَّازُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ

عبداللہ بن سائب بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن معقل سے موزرعت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا حضرت ثابت بن ضحاک نے مجھے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا ہے۔

5189 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَطَاءٌ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كَانَتْ لِرِجَالٍ مِّنَّا فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ يُؤَاجِرُوْنَهَا عَلَى الثُّلُثِ، وَالرُّبُعِ، وَالنِّصْفِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهٗ فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ، فَلْيَزْرَعْهَا، اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ

5188- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات الشيخين غير عبد الله بن السائب وهو الكندى أو الشيبانى الكوفى - وابن أبى الشوارب، فمن رجال مسلم .سليمان الشيبانى :هو أبو إسحاق سليمان بن أبى سليمان .وأخرجه احمد 4/33، ومسلم "118" "1549"فى البيوع :باب فى المزارعة والمؤاجرة، والدارمى 271 - 2/270، والطحاوى 4/106، والبيهقى 6/128، والطبرانى 1342"من طرق عن عبد الواحد بن زياد بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم "118" "1549"و"119"، والطبرانى "1343"، والطحاوى 4/107من طريقين عن سليمان الشيبانى، به.

5189- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيمن وهو الملقب بدحيم، فمن رجال البخارى .الوليدك هو ابن مسلم الدمشقى، وقد صرح بسماعه هنا وعطاء ك هو ابن أبى رباح. وأخرجه ابن ماجه "2451"فى الرهون :باب المزارعة بالثلث والربع، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/354، والبخارى "2340"فى الحرث والمزارعة :باب ما كان أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم يواسى بعضهم بعضاً فى الزراعة والتمر، و "2632"فى الهبة :باب فضل المنيحةن ومسلم "1536"و "89"فى البيوع :المختلفة فى النهى عن كراء الأرض بالثلث، والربع، والبيهقى 6/130من طرق عن الأوزاعى، به .وقد تقدم عند المؤلف برقم ."5148"

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ، يُرِيْدُ بِهِ، فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ الزِّرَاعَةَ نَفْسَهَا لَمْ يَكُنْ لِقَوْلِهِ، اَوْ لِيُزْرِعْهَا، مَعْنًى لِاَنَّهُمْ كَانُوا يُزَارِعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ، وَالرُّبُعِ، وَالنِّصْفِ عَلٰى مَا فِي الْخَبَرِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے ہم میں سے کچھ لوگوں کے پاس اضافی زمینیں ہوتی تھیں۔ وہ ایک تہائی یا ایک چوتھائی یا نصف پیداوار کے عوض میں ان زمینوں کو کرائے پہ دے دیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس اضافی زمین موجود ہو وہ اس میں خود کھیتی باڑی کرے یا اپنے کسی بھائی کو کھیتی باڑی کے لئے دیدے اگر وہ نہیں مانتا' تو وہ زمین اپنے پاس رکھے۔ (لیکن کرائے پر نہ دے)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''یا وہ اپنے بھائی کو کھیتی باڑی کروادے'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: وہ اپنے بھائی کو بلا معاوضہ طور پر (عارضی استعمال کے لئے) دیدے اگر اس کے ذریعے مزارعت ہی مراد ہوتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اسے چاہئے کہ وہ اس میں زراعت کرے'' اس کا کوئی مطلب نہ ہوتا کیونکہ وہ لوگ پہلے ہی ایک تہائی یا ایک چوتھائی یا نصف پیداوار کے عوض میں مزارعت کیا کرتے تھے جیسا کہ روایت میں یہ بات مذکور ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا اللَّفْظَةَ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہماری ان الفاظ کی بیان کردہ تاویل کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے جن الفاظ کا ذکر پہلے گزر چکا ہے

5190 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ عَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کے پاس زمین ہو' وہ اس میں کھیتی باڑی کرے اگر وہ ایسا نہیں کرسکتا' تو وہ اپنے بھائی کو (بلا معاوضہ طور پر عارضی استعمال کے لئے) دیدے۔

5190- إسناده حسن. مطر الوراق: روى له مسلم في المتابعات، وعلق له البخاري، وروى له أصحاب السنن، وهو صدوق، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين. عطاء: هو ابن أبي رباح. وأخرجه مسلم "88" 3/1176 في البيوع: باب كراء الأرض، والبيهقي، 6/129 من طريقين عن مهدي بن ميمون، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه النسائي 7/37 في المزارعة: باب ذكر الأحاديث المختلفة في النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع، من طريق ابن شوذب، عن مطر الوراق به. وقد تقدم. انظر "5148".

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ لِيُزْرِعْهَا ، اَرَادَ بِهِ الزَّجْرَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ الَّتِي تَكُوْنُ بِشَرَائِطَ مَجْهُوْلَةٍ فَنُدِبَ اِلَى الْمَنِيحَةِ مِنْ اَجْلِهَا

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

''یا وہ اسے زراعت کے لیے دیدے'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد مخابرہ سے منع کرنا ہے' جو مجہول شرائط کے ذریعے ہوتی ہے اور اسی وجہ سے عطیے کے طور پر دینے کو مستحب قرار دیا گیا ہے

5191 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو النَّجَاشِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا مُوَافِقًا، فَقُلْتُ: مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟ ، قُلْنَا: نُؤَاجِرُهَا عَلَى الثُّلُثِ، وَالرُّبُعِ، وَالْاَوْسُقِ مِنَ الْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوْا ازْرَعُوهَا، اَوْ اَزْرِعُوهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُو النَّجَاشِيِّ اسْمُهُ، عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

❀ حضرت ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک ایسی چیز سے منع کر دیا جو ہمیں موافق تھی' تو میں نے سوچا نبی اکرم ﷺ نے جو بات ارشاد فرمائی ہے وہ حق ہے' انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ اپنے کھیت کے بارے میں کیا طریقہ کار اختیار کرتے ہو ہم نے عرض کی: ہم ایک تہائی یا ایک چوتھائی پیداوار یا گندم یا جو کے مخصوص وسق کے عوض میں اسے کرائے پر دے دیتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم خود اس میں کھیتی باڑی کرو یا دوسرے کو کھیتی باڑی کرنے کے لئے دے دو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابونجاشی نامی راوی کا نام عطا بن صہیب ہے اور یہ حضرت رافع بن خدیج کا غلام ہے۔

5191– إسناده صحيح على شرط الشيخين البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن، وهو ابن إبراهيم لقبه دحيم، فمن رجال البخاري. وأخرجه البيهقي 6/ "2339" في الحرث والمزارعة: باب ما كان مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يواسي بعضهم بعضاً في الزراعة والتمر، ومسلم "114" "1548" في البيوع: باب كراء الأرض بالطعام، والنسائي 7/49 في المزارعة: باب ذكر الأحاديث المختلفة في النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع واختلاف ألفاظ الناقلين للخبر، والطبراني "8266"، وأبو داود تعليقاً ضمن حديث "3294" في البيوع: باب في التشديد في ذلك، من طريقين عن الأوزاعي، به. وأخرجه أحمد 4/142، والبخاري "2346" في الحرث والمزارعة: باب كراء الأرض بالذهب والفضة، و "4012" في المغازي، ومسلم "113" "1548"، والنسائي 42 - 7/41و 42و43، وأبو داود "3294"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/105"، وفي "مشكل الآثار 285 - 3/284" و 285و288، والبيهقي 6/129و 131و 132من طرق وبألفاظ مختلفة عن رافع بن خديج، عن عمه، به. وبعض الروايات: عن عميه.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِكْرَاءِ الْمَرْءِ الْأَرْضَ بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا إِذَا كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى شَرْطٍ مَجْهُوْلٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی زمین کو اس کی پیداوار کے کچھ حصے کے عوض کرایے پر دے جب کہ وہ مجہول شرط کے ساتھ ہو

5192 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي الْوَلِيدِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ، وَالْمُخَابَرَةِ، وَاَنْ يُبَاعَ النَّخْلُ حَتّٰى يُشْقِحَ، وَالْاِشْقَاحُ، اَنْ تَحْمَرَّ اَوْ تَصْفَرَّ اَوْ يُطْعَمَ مِنْهُ شَيْءٌ"، قَالَ زَيْدٌ: فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَبُو الْوَلِيدِ هٰذَا اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ الْمَكِّيُّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ' مزابنہ' مخابرہ سے منع کیا ہے' اور اس چیز سے منع کیا ہے' کھجور کے پھل کو فروخت کیا جائے' جب تک وہ شقح نہیں ہو جاتا اور شقح سے مراد یہ ہے: وہ سرخ یا زرد ہو جائے یا کھانے کے قابل ہو جائے۔

زید نامی راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے زبانی خود یہ بات سنی ہے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث ذکر کی ہو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو ولید نامی راوی کا نام سعید بن میناء مکی ہے۔

5192– إسناده حسن. حكيم بن سيف الرقي: صدوق، روى له أبو داود والنسائي في "اليوم والليلة"، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "83" 3/1174 في البيوع: باب النهي عن المحاقلة والمزابنة، والبيهقي 5/301 من طريق عن زكريا بن عدي، عبيد الله بن عمرو، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2196" في البيوع: باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، ومسلم "84" 3/1175، وأبو داود "3370" في البيوع: باب بيع الثمار قبل أن تبدو صلاحها، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/112، وفي "مشكل الآثار 3/290"، والبيهقي 5/301 و304 من طرق عن سعيد بن ميناء، به. وبعضهم يزيد فيه على بعض. وأخرجه بنحوه البخاري "2381" في الشراب والمساقاة: باب الرجل يكون له ممراً شرب في الحائط أو في نخل، "1487" في الزكاة: باب من باع ثماره أو نخله أو أرضه، و "2189" في البيوع: باب بيع الثمار على رؤوس النخل بالذهب أو الفضة، ومسلم "81" "1536"، والترمذي "1290" في البيوع: باب ماجاء في عن الثنايا، وأبو داود "3404" في البيوع: باب في المخابرة، و "3373"، وابن ماجة "2216" في التجارات: باب النهي عن بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، والنسائي 7/37، و 38 في المزارعة: باب ذكر الأحاديث المختلفة في النهي عن كراء الأرض، و 7/263 و 264 في البيوع: باب بيع الثمر قبل أن يبدو صلاحه، والدارقطني 3/48، والطحاوي في شرح المعاني 4/112، وفي "مشكل الآثار 3/290"، والبيهقي 5/301 و304 و307 و 309 من طرق عن عطاء عن جابر.

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُزَارَعَةِ الَّتِي نُهِيَ عَنْهَا

مزارعت کے اس طریقے کا تذکرہ جس سے منع کیا گیا ہے

5193 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ سَلَمَةَ، حَدَّثَهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ عَيَّاشٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ ، قَالَ بُكَيْرٌ: وَحَدَّثَنِیْ نَافِعٌ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: كُنَّا نُكْرِی اَرْضَنَا، تَرَكْنَا ذٰلِكَ حِيْنَ سَمِعْنَا حَدِيْثَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے ہم زمین کرائے پر دیا کرتے تھے پھر جب ہم نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنی' تو ہم نے اسے ترک کر دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ نَافِعًا لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے نافع نے یہ روایت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

5194 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): انْطَلَقَ ابْنُ عُمَرَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، وَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اِنِّیْ نُبِّئْتُ اَنَّكَ تُحَدِّثُ عَنْ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، قَالَ: نَعَمْ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ،

5193– إسناده صحيح على شرط مسلم. بكير: هو ابن عبد الله بن الأشج. وأخرجه مسلم "99" 3/1178 في البيوع: باب "17" كراء الأرض عن هارون بن سعيد، عن ابن وهب، بهذا الإسناد وأخرجه النسائي 7/37 في المزارعة: باب النهي عن كراء الأرض، والبيهقي 6/129 من طريق مطر، عن عطاء عن جابر. وانظر ما مضى. وحديث ابن عمر أخرجه الطبراني "4309" من طريق أحمد بن صالح عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه أحمد 1/234 و2/11 و3/463 و465 و4/142، والطيالسي "965"، ومسلم "106" "1547" و"107" و"108" و"112"، وأبو داود "3389" في البيوع: باب في المزارعة و "3394" باب التشديد في ذلك، والنسائي 7/46 و47 و48، والبيهقي 6/129، والطبراني "4248" "4252" من طرق عن ابن عمر، وانظر الحديث الآتي.

إِذَا سُئِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ

نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لے گئے۔ ان کے ہمراہ ہم بھی روانہ ہو گئے' یہاں تک کہ ہم حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا مجھے یہ بات پتہ چلی ہے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیت کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے۔ حضرت رافع نے جواب دیا: جی ہاں۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب بھی اس بارے میں دریافت کیا جاتا' تو وہ یہ کہتے: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیت کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے کھیت کو کرائے پر دینے سے منع کیا گیا ہے

5195 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ

5194– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه الطبراني "4303"عن معاذ بن جبل، عن مسدد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "109" "1547"في البيوع :باب كراء عن الأرض، عن يحيى بن يحيى، والنسائي 7/46في البيوع باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع، عن محمد بن بزيع، كلاهما عن يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 4/140، والبخاري "2343"و "2344"في الحرث والمزارعة :باب ما كان مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يواسي بعضهم بعضاً في الزراعة والثمر، ومسلم "109" "1547"في البيوع :باب كراء الأرض، والطبراني "4302"، والبيهقي 6/130من طريقين عن أيوب به بألفاظ متقاربة. وأخرجه أحمد 3/465، ومسلم "110" "1547"، والنسائي 7/45 و46في المزارعة :باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع، وابن ماجة "2453"في الرهون :باب كراء الأرض، والبيهقي 6/135والطبراني "4304" "4322"من طريق عن نافع، به.

5195– حديث صحيح .شريك هو ابن عبد الله النخعي وإن كان سيء الحفظ، قد توبع، وباقي السند ثقات على شرطهما. وأخرجه مسلم "121" "1550"في البيوع :باب الأرض تمنح عن علي بن حجر، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي 6/134 والبغوي في "الجعديات"1687" "، والطبراني "1879"من طريقين عن الفضل بن موسى، به . وأخرجه بنحوه أحمد 1/234 و 281و349، ومسلم "120" "1550"و"121"، وعبد الرزاق "14466"، والبخاري "2330"في الحرث والمزارعة :باب رقم "10"، و "2342"باب ما كان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يواسي بعضهم بعضا والثمر، "2634"في الهبة :باب فضل المنحية، وأبو داود "3389"في البيوع :باب المزارعة، والنسائي 7/36في المزارعة :باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع، وابن ماجة "2456"في الرهون :باب الرخصة في كراء الأرض البيضاء بالذهب والفضة، و "2462"و "2464"باب الرخصة في المزارعة بالثلث والربع، والطحاوي في "شرح المعاني4/110 "، وفي "المشكل3/289 "، والبيهقي 6/133 و134، والبغوي "218"، والطبراني "10880" "10885"من طرق عن عمرو بن دينار، به.

عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ يُحَرِّمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت کو حرام قرار نہیں دیا بلکہ آپ نے لوگوں کو یہ حکم دیا ہے وہ ایک دوسرے کے ساتھ اچھائی کریں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْاَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

ان مجمل الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ جو ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں

5196 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ،

(متن حدیث): قَالَ: كُنَّا نُكْرِى الْاَرْضَ، فَيَسْتَثْنِىْ صَاحِبُ الْاَرْضِ، مَا عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ، وَاَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ، فَيَهْلِكُ هٰذَا، وَيَسْلَمُ هٰذَا، فَنَهٰى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ رَافِعٌ: اَمَّا بِشَيْءٍ مَضْمُوْنٍ مَعْلُوْمٍ، فَلَا بَاْسَ بِهِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم زمین کرائے پر دیا کرتے تھے تو زمین کا مالک کھیت کے کسی مخصوص حصے کو اور پانی کی آمد کے آس پاس کی جگہ کو مستثنیٰ کرلیا کرتا تھا' تو بعض اوقات ایک حصے کی پیداوار خراب ہو جاتی تھی اور ایک حصے کی ٹھیک رہتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا۔

5196- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري . الوليد :هو ابن مسلم، قد صرح بالتحديث .وأخرجه الطبراني "4333"عن إبراهيم بن دحيم، عن أبيه، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "116" 3/1183في البيوع :باب كراء الأرض بالذهب والورق، وأبو داود "3392"في البيوع :باب في المزارعة، والنسائي /7في المزارعة :باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع، والبيهقي 6/132، والطبراني "4332" و "4333"من طرق عن الأوزاعي، به. وأخرجه أحمد /4و 140و142، وعبد الرزاق "14452"، والشافعي 2/136، ومسلم "115" "1547"، ومالك 2/711في كراء الأرض :باب ماجاء في كراء الأرض، وأبو داود "3392"و "3393"و "3397"باب في التشديد في ذلك، والنسائي 43 - 7/42و44، والطحاوي في "مشكل الآثار 3/289 "، والبيهقي 6/131و132، والبغوي "2184"والطبراني "4331" "4329"و "4334"من طرق عن ربيعة، به. وأخرجه عبد الرزاق "14453"، والحميدي "406"، والبخاري "2327"في الحرث والمزارعة :باب رقم "7"، و "2332"باب مايكره من الشروط في المزارعة، و "2722"في الشروط :باب الشروط باب الشروط في المزارعة ومسلم "117" "1547"، والنسائي 7/44، وابن ماجه "2458"في الرهون: باب الرخصة في كراء الأرض البيضاء بالذهب والفضة، والطحاوي في "شرح معانيالآثار 3/287و288، والبيهقي 6/132، والطبراني "4336"و "4338"من طرق عن يحيى بن سعيد، عن حنظلة بن قيس، به بألفاظ مختلفة.

حضرت رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: البتہ اگر کسی متعین چیز کے عوض میں (زمین کو ٹھیکے پر دیا جائے) تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ بِشَيْءٍ مَضْمُونٍ أَرَادَ بِهِ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ "ایسی چیز جس کا ضمان ادا کیا جائے" اس کے ذریعے ان کی مراد سونا اور چاندی ہے

5197 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتِ الْأَرْضُ تُكْرَى بِالْمَاذِيَانَاتِ وَشَيْءٍ مِنَ التِّبْنِ يُسْتَثْنَى بِهِ، فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ، قَالَ رَافِعٌ: فَأَمَّا الذَّهَبُ، وَالْوَرِقُ، فَلَا بَأْسَ بِهِ

✿✿ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے زمین پیداوار کے عوض میں اور کچھ اناج کے عوض میں بھی جس کا استثنیٰ کر لیا گیا ہو کرائے پر دی جاتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو زمین کو کرائے پر دینے سے منع کر دیا۔

حضرت رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جہاں تک سونے یا چاندی کے عوض میں (زمین کو کرائے پر دینے کا تعلق ہے) تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِأَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَكِرَاءِ الْأَرْضِ، إِنَّمَا زُجِرَ، إِذَا كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى شَرْطٍ غَيْرِ مَعْلُومٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے مزارعت اور زمین کو کرائے پر دینے کی ممانعت اس صورت میں ہے جب وہ کسی ایسی شرط پر ہو جو غیر متعین ہو

5198 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ، قَالَ:

5197– حديث صحيح .هشام بن عمار :حسن الحديث، وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 3/463 و4/142، الطبراني "4335"من طريقين عن العزيز بن محمد، بهذا الإسناد .وانظر ماقبله.

5198– إسناده صحيح على الشيخين غير صحابيه، فقد روى له أصحاب السنن . وأخرجه البيهقي 6/135من طريق أبي عبيد، عن جريرن بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/464، وعبد الرزاق "14463"، وأبو داود "3398"في البيوع :التشديد في ذلك، والنسائي 7/33و 34في المزارعة :باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع، وابن ماجه "2460"في الرهون :باب مايكره من المزارعة، والبيهقي 6/132والطبراني "4256"و "4361"و "4362"من طرق عن منصور، به وأخرجه أحمد 3/463و464،والطحاوي 4/105، والطبراني "4363"من طريقين عن مجاهد، به.

(متن حدیث): كَانَ اَحَدُنَا اِذَا اسْتَغْنٰى عَنْ اَرْضِهٖ وَافْتَقَرَ اِلَيْهَا غَيْرُهٗ زَارَعَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ، وَكَانَ يَشْتَرِطُ ثَلَاثَ جَدَاوِلَ، وَمَا سَقَى الرَّبِيعِ، وَكُنَّا نُعَالِجُهَا عِلَاجًا شَدِيْدًا بِالْبَقَرِ وَالْحَدِيْدِ وَبِاَشْيَاءَ، وَكُنَّا نُصِيبُ مِنْهَا، فَاَتَانَا رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَاكُمْ عَنْ اَمْرٍ كَانَ يَنْفَعُكُمْ عَنِ الْحَقْلِ - وَالْحَقْلُ: الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ - فَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَاسْتَغْنٰى عَنْهَا، فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ، اَوْ لِيَزْرَعْ، وَنَهَاكُمْ عَنِ الْمُزَابَنَةِ

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم میں سے کسی ایک شخص کو اگر زمین کی ضرورت نہ ہوتی اور کسی دوسرے شخص کو وہاں کھیتی باڑی کی ضرورت ہوتی' تو وہ ایک تہائی یا ایک چوتھائی یا نصف پیداوار کے عوض میں معاہدہ کر لیتا تھا اور وہ تین نالیوں کے (آس پاس کی جگہ) کی شرط عائد کرتا تھا یا بڑی نالی کے آس پاس کی جگہ کی شرط عائد کرتا تھا (یعنی وہاں کی پیداوار میری ہوگی) ہم لوگ گائے لوہے اور دیگر اشیاء کے ذریعے بڑی محنت سے وہاں کام کرتے تھے پھر ہمیں اس میں سے کچھ ملتا تھا۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ایک ایسی چیز سے منع کیا ہے' جو تمہارے لئے حقل کے حوالے سے فائدہ مند تھی حقل سے مراد ایک تہائی یا ایک چوتھائی پیداوار کے عوض میں (زمین ٹھیکے پر دینا ہے)

تو جس شخص کے پاس کوئی زمین ہو اور اسے اس کی ضرورت نہ ہو' تو وہ اپنے بھائی کو (بلا معاوضہ طور پر عارضی استعمال کے لئے) دیدے یا اس میں خود کھیتی باڑی کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَارَعَةِ اللَّتَيْنِ نَهٰى عَنْهُمَا اِنَّمَا زَجَرَ عَنْهُ اِذَا كَانَ عَلٰى شَرْطٍ مَجْهُوْلٍ

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' مخابرہ اور مزارعہ' جن دونوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ان سے ممانعت اس صورت میں ہے' جب کہ وہ مجہول شرط کے ساتھ ہوں

5199 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ اَبُوْ يَزِيدَ الْمُعَدِّلُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فِيمَا يَحْسِبُ اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَاتَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ حَتّٰى اَلْجَاَهُمْ اِلٰى قَصْرِهِمْ فَغَلَبَ عَلَى الْاَرْضِ، وَالزَّرْعِ، وَالنَّخْلِ، فَصَالَحُوْهُ عَلٰى اَنْ يُجْلَوْا مِنْهَا وَلَهُمْ مَا حَمَلَتْ رِكَابُهُمْ، وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفْرَاءُ وَالْبَيْضَاءُ، وَيَخْرُجُوْنَ مِنْهَا، فَاشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَا يَكْتُمُوْا وَلَا يُغَيِّبُوْا شَيْئًا، فَاِنْ فَعَلُوْا، فَلَا ذِمَّةَ لَهُمْ وَلَا عِصْمَةَ، فَغَيَّبُوْا مَسْكًا فِيهِ مَالٌ وَحُلِيٌّ لِحُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ، كَانَ احْتَمَلَهٗ مَعَهٗ اِلٰى خَيْبَرَ، حِيْنَ اُجْلِيَتِ النَّضِيْرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّ حُيَيٍّ: مَا فَعَلَ مَسْكُ حُيَيٍّ الَّذِي جَاءَ بِهٖ مِنَ

النَّضِيرِ؟ ، فَقَالَ: اَذْهَبَتْهُ النَّفَقَاتُ وَالْحُرُوبُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَهْدُ قَرِيبٌ وَالْمَالُ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ، فَدَفَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَمَسَّهُ بِعَذَابٍ، وَقَدْ كَانَ حُيَيٌّ قَبْلَ ذٰلِكَ قَدْ دَخَلَ خَرِبَةً، فَقَالَ: قَدْ رَاَيْتُ حُيَيًّا يَطُوفُ فِيْ خَرِبَةٍ هَاهُنَا، فَذَهَبُوا فَطَافُوا، فَوَجَدُوْا الْمَسْكَ فِيْ خَرِبَةٍ فَقَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَيْ اَبِيْ حَقِيقٍ وَاَحَدُهُمَا زَوْجُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ، وَسَبَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَ هُمْ وَذَرَارِيَّهُمْ، وَقَسَمَ اَمْوَالَهُمْ لِلنَّكْثِ الَّذِيْ نَكَثُوْهُ، وَاَرَادَ اَنْ يُجْلِيَهُمْ مِنْهَا، فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ دَعْنَا نَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاَرْضِ نُصْلِحُهَا، وَنَقُومُ عَلَيْهَا وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا لِاَصْحَابِهِ غِلْمَانٌ يَقُومُوْنَ عَلَيْهَا فَكَانُوا لَا يَتَفَرَّغُونَ اَنْ يَقُوْمُوا، فَاَعْطَاهُمْ خَيْبَرَ عَلٰى اَنَّ لَهُمُ الشَّطْرَ مِنْ كُلِّ زَرْعٍ وَنَخْلٍ وَشَيْءٍ مَا بَدَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَاْتِيهِمْ كُلَّ عَامٍ يَخْرُصُهَا عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يُضَمِّنُهُمُ الشَّطْرَ، قَالَ: فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِدَّةَ خَرْصِهِ، وَاَرَادُوْا اَنْ يَرْشُوهُ، فَقَالَ: يَا اَعْدَاءَ اللّٰهِ اَتُطْعِمُونِي السُّحْتَ، وَاللّٰهِ لَقَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ، وَلَاَنْتُمْ اَبْغَضُ اِلَيَّ مِنْ عِدَّتِكُمْ مِنَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ، وَلَا يَحْمِلُنِيْ بُغْضِي اِيَّاكُمْ وَحُبِّي اِيَّاهُ عَلٰى اَنْ لَا اَعْدِلَ عَلَيْكُمْ ، فَقَالُوا: بِهٰذَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ.

قَالَ: وَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْ صَفِيَّةَ خُضْرَةً، فَقَالَ: يَا صَفِيَّةُ مَا هٰذِهِ الْخُضْرَةُ؟، فَقَالَتْ: كَانَ رَاْسِي فِيْ حِجْرِ بْنِ اَبِيْ حَقِيقٍ وَاَنَا نَائِمَةٌ، فَرَاَيْتُ كَاَنَّ قَمَرًا وَقَعَ فِيْ حِجْرِي، فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ

5199– أسناده صحيح .عبد الواحد بن غياث :ثقة، روى له أبو داود، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . وأخرجه البيهقي في "السنن 6/114، وفي "الدلائل 231 - 4/229 "من طريق يوسف بن يعقوب القاضي، عن عبد الواحد بن غياث، بهذا الإسناد. وأخرجه بنحوه أبو داود "3006"في الخراج والإمارة :باب ماجاء في حكم أرض خيبر، من طريق هارون بن زيد بن أبي الزرقاء ، عن أبيه عن حماد بن سلمة، به . وأخرجه بنحوه مختصراً :أحمد 2/22و37، والبخاري "2328"في الحرث والمزارعة :باب المزارعة بالشطر ونحوه، و "2329"باب إذا لم يشترط السنن في المزارعة، و "2331"باب في المزارعة مع اليهودن ومسلم "1551"و "1"و "2"و "3"في الشرب والمساقاة :باب المساقاة والمعاملة بجزء من الثمر والزرع، وأبو داود "3408"في البيوع والإجارات :باب في المساقات والترمذي "1383"في الأحكام :باب ماذكرفي المزارعة، والدارمي 2/270، وابن ماجه "2467"في الرهون :باب معاملة النخيل والكرم، وابن الجارود "1101"، وابن شبة في "تاريخ المدينة المنورة 1/180 "و186، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/113 "و"مشكل الآثار 3/113 "و 116 - 115من طرق عن عبيد الله بن عمر، به . وأخرجه البخاري "2285"في الإجارة :باب إذا استأجر أرضاً فمات أحدهما، و "2499"في الشركة :باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطي المؤلفة قلوبهمن و "4248"في المغازي :باب معاملة النبي صلى الله عليه وسلم أهل خيبر ,ومسلم "4""1551" و "5"و"6"، وأبوداود "3409"، والنسائي 7/53في المزارعة :باب اختلاف الألفاظ والمأثورة في المزارعةن وابن الجارود 1102"، وابن شيبة 1/178و184، والطحاوي 3/283، والبيهقي و 6/114و 115و116، والبغوي "2177"من طرق عن نافع، به مختصراً . والقصة الأخيرة أخرجها بنحوها البخاري "2338"في الحرث والمزارعة :باب إذا قال رب الأرض أقرك ما أقرك الله، و "2730"في الشروط :باب إذا اشترط في المزارعة :إذا شئت أخرجتك، وأبو داود "3007"، والبيهقي 6/114، وفي "الدلائل 4/234 "، من طرق عن نافع، به.

فَلَطَمَنِي، وَقَالَ: تَمَنَّيْنَ مَلِكَ يَثْرِبَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبْغَضِ النَّاسِ اِلَيَّ قَتَلَ زَوْجِي وَاَبِي وَاَخِي، فَمَا زَالَ يَعْتَذِرُ اِلَيَّ، وَيَقُوْلُ: اِنَّ اَبَاكِ اَلَّبَ عَلَيَّ الْعَرَبَ وَفَعَلَ وَفَعَلَ حَتّٰى ذَهَبَ ذٰلِكَ مِنْ نَفْسِي، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي كُلَّ امْرَاَةٍ مِّنْ نِسَائِهِ ثَمَانِيْنَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ كُلَّ عَامٍ وَعِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ شَعِيْرٍ.

فَلَمَّا كَانَ زَمَنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، غَشُّوا الْمُسْلِمِيْنَ، وَاَلْقَوْا ابْنَ عُمَرَ مِنْ فَوْقِ بَيْتٍ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَنْ كَانَ لَهُ سَهْمٌ مِّنْ خَيْبَرَ، فَلْيَحْضُرْ حَتّٰى نَقْسِمَهَا بَيْنَهُمْ، فَقَسَمَهَا عُمَرُ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ رَئِيْسُهُمْ: لَا تُخْرِجْنَا دَعْنَا نَكُوْنُ فِيْهَا كَمَا اَقَرَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، فَقَالَ عُمَرُ لِرَئِيْسِهِمْ: اَتَرَاهُ سَقَطَ عَنِّيْ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ: كَيْفَ بِكَ اِذَا اَفَضَتْ بِكَ رَاحِلَتُكَ نَحْوَ الشَّامِ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا وَقَسَمَهَا عُمَرُ بَيْنَ مَنْ كَانَ شَهِدَ خَيْبَرَ مِنْ اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کے ساتھ جہاد کیا' یہاں تک کہ جب ان لوگوں نے اپنے قلعے میں پناہ لے لی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زمین کھیتوں اور کھجوروں کے باغات پر غالب آ گئے' تو ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس شرط پر صلح کر لی کہ انہیں وہاں سے جلاوطن کر دیا جائے اور وہ اپنی سواریوں پر جو کچھ لاد کر لے جاسکتے ہیں' اسے لے جاسکیں گے البتہ سونا اور چاندی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملیں گے وہ لوگ وہاں سے نکلنے کے لئے تیار ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر یہ شرط عائد کی تھی کہ وہ کوئی چیز چھپائیں گے نہیں اور کوئی چیز غائب نہیں کریں گے۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں' تو پھر ان کے لئے کوئی ذمہ اور کوئی پناہ نہیں ہوگی۔ انہوں نے اس میں سے ایک تھیلے کو غائب کر دیا جس میں کچھ مال تھا اور زیورات تھے وہ حیی بن اخطب کے تھے وہ اپنے ساتھ اس تھیلے کو اٹھا کر خیبر آیا تھا اس وقت جب بنو نضیر کو جلاوطن کیا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیی کے چچا سے کہا حیی کے اس تھیلے کا کیا بنا جو وہ بنو نضیر سے لے کر آیا تھا' تو اس کے چچا نے کہا: اخراجات اور جنگوں نے سب کچھ خرچ کروا دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی' تو اتنا زیادہ وقت نہیں گزرا وہ مال اس سے زیادہ تھا (کہ ختم ہو جاتا) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے مارا پیٹا حی بن اخطب اس سے پہلے ایک کھنڈر میں داخل ہو چکا تھا' تو اس نے کہا: میں نے حیی کو یہاں کے ایک کھنڈر میں چکر لگاتے ہوئے دیکھا تھا۔ لوگ گئے وہاں چکر لگایا' تو انہیں اس کھنڈر میں سے وہ تھیلا مل گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوحقیق کے دونوں بیٹوں کو قتل کروا دیا ان میں سے ایک حیی بن اخطب کی صاحب زادی سیدہ صفیہ کا شوہر بھی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی خواتین اور بچوں کو قیدی بنا لیا اور ان کے اموال لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ آپ نے ان لوگوں کو وہاں سے جلاوطن کرنے کا ارادہ کیا' تو ان لوگوں نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں ہماری سرزمین پر رہنے دیں۔ ہم یہاں کام کاج کریں گے۔ اس کی دیکھ بھال کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے پاس ایسے لوگ نہیں تھے جو زمین کی دیکھ بھال کرتے اور وہاں کی نگرانی کرتے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی سرزمین ان لوگوں کو اس شرط پر دی کہ وہاں کی زراعت کھجوروں اور دیگر چیزوں میں سے نصف حصہ ان لوگوں کو ملے گا (اور نصف حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا جائے گا)'

جب تک نبی اکرم ﷺ چاہیں گے (یعنی جب نبی اکرم ﷺ چاہیں گے یہ معاہدہ ختم کر دیں گے)

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ہر سال وہاں آیا کرتے تھے ان کی پیداوار کا اندازہ لگاتے تھے پھر وہ ان لوگوں کو نصف ادائیگی کا پابند کرتے تھے راوی کہتے ہیں: ان لوگوں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اندازے کی سختی کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی انہوں نے پہلے انہیں رشوت دینے کی بھی کوشش کی تھی' تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے دشمنو! کیا تم مجھے حرام کھلانا چاہتے ہو۔ اللہ کی قسم میں تمہارے پاس اس ہستی کی طرف سے آیا ہوں۔ جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں اور تم لوگ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو' یہاں تک کہ بندروں اور خنزیروں سے بھی زیادہ ناپسندیدہ ہو' لیکن اس کے باوجود تمہارے ساتھ میری نفرت اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ میری محبت بھی مجھے اس چیز پر آمادہ نہیں کر سکی کہ میں تمہارے ساتھ ناانصافی کروں' تو ان لوگوں نے کہا: اسی (ایمان داری کی وجہ سے) آسمان اور زمین قائم ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی دونوں آنکھوں پر سبز رنگ کا نشان دیکھا' تو دریافت کیا: اے صفیہ! یہ سبز رنگ کا نشان کس وجہ سے ہے' تو انہوں نے بتایا میرا سر ابوحقیق کے صاحب زادے (یعنی میرے سابقہ شوہر) کی گود میں تھا۔ میں اس وقت سوئی ہوئی تھی میں نے خواب میں دیکھا کہ چاند میری گود میں آ گیا ہے۔ (بیدار ہونے کے بعد) میں نے اپنے شوہر کو اس بارے میں بتایا' تو اس نے مجھے ایک طمانچہ لگایا اور بولا تم یثرب کے بادشاہ (یعنی نبی اکرم ﷺ) کی آرزومند ہو۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے نبی اکرم ﷺ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخصیت تھے کیونکہ انہوں نے میرے شوہر میرے والد اور میرے بھائی کو قتل کروایا تھا نبی اکرم ﷺ مسلسل میرے سامنے عذر بیان کرتے رہے۔ آپ یہ فرماتے تھے تمہارے والد نے تمام عربوں کو میرے خلاف کر دیا تھا۔ اس نے یہ کیا تھا اس نے وہ کیا تھا (اس وجہ سے میں اس سے لڑنے پر مجبور ہوا تھا)' یہاں تک کہ میرے دل میں (نبی اکرم ﷺ کے بارے میں جو ناپسندیدگی تھی) وہ ختم ہو گئی۔

نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج میں سے ہر خاتون کو ہر سال کھجور کے اسی (۸۰) وسق اور جو کے بیس (۲۰) وسق دیا کرتے تھے۔

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا اور (خیبر کے یہودیوں نے) مسلمانوں کے ساتھ دھوکا کرنا شروع کیا اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے کو گھر کی چھت سے نیچے گرا دیا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص کا خیبر میں مخصوص حصہ ہے وہ آ جائے تاکہ ہم اسے ان کے درمیان تقسیم کر دیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ان لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ ان کے سردار نے کہا: آپ ہمیں (خیبر سے) نہ نکالیں آپ ہمیں یہاں رہنے دیں' جس طرح نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہاں رہنے دیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے سردار سے کہا: کیا تم اس کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہو کہ میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے قول کے برخلاف کیا ہے۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تمہاری سواری تمہیں لے کر شام کی طرف بڑھ رہی ہو گی۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں کی زمین ان لوگوں کے درمیان تقسیم کر دی جو صلح حدیبیہ میں موجود تھے اور غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے تھے۔

ذِكْرُ التَّغْلِيظِ عَلٰى مَنْ لَمْ يَتْرُكِ الْمُخَابَرَةَ، الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا، بَعْدَ عِلْمِهِ بِالنَّهْيِ عَنْهَا

ایسے شخص پر شدت کا تذکرہ' جو مخابرہ کو ترک نہیں کرتا ہے' جس کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے اور وہ اس کی ممانعت کا علم ہونے کے بعد (بھی اسے ترک نہیں کرتا)

5200 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ لَمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ، فَلْيَاْذَنْ بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

هُوَ اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مخابرہ کو ترک نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) راوی کا نام اسحاق بن ابواسرائیل ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يَنْفِى الرِّيَبَ عَنِ الْخَلَدِ اَنَّ نَهْىَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ كَانَ لِلْعِلَّةِ الَّتِىْ وَصَفْنَاهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس چیز سے شک کی نفی کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع اس علت کی وجہ سے کیا ہے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

5201 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَبِيْبَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، قَالَ:

5200- إسحاق بن إبراهيم :هو إسحاق بن أبي إسرائيل إبراهيم بن كعب كامجر والمروزي .وهوثقة روى له أبو داود والنسائي، ومن فوقه من رجال الصحيح، وأبو الزبير قد عنعن .يحيى بن سليم :وهو الطائف وقد توبع، وابن خثيم :هو عبد الله بن عثمان بن خثيم . وأخرجه الترمذي في "العلل 1/526 "، والطحاوي 4/107من طريقين عن يحيى بن سليم، به .قال الترمذي : سألت محمداً عن هذا الحديث، قلت له :روى هذا الحديث عن ابن خثيم غير يحيى بن سليم؟ قال نعم، ورواه مسلم بن خالد، وداود بن عبد الرحمن العطار، قلت له :ما معنى هذا الحديث؟ قال :إنما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تلك الشروط الفاسدة التي كانوا يشترطون، فقال :من لم ينته عن الذي نهيت عنه فليؤذن بحرب من الله ورسوله . وأخرجه أبو داود "3406"في البيوع :باب في باب في المخابرة، والطحاوي 4/107، والبيهقي 6/128، وأبو نعيم في "الحلية 9/326 "من طريقين عن ابن رجاء المكي، عن ابن خثيم، به .وذكره الحاكم 2/2/285 - 286عن ابن خثيم، وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

(متن حدیث): كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى السَّوَاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَبِمَا سُقِيَ بِالْمَاءِ مِنْهَا، فَنَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، وَرَخَّصَ لَنَا أَنْ نُكْرِيَهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں زمین کو کرائے پر دیتے تھے کہ کھیت کا جو حصہ بارانی پانی یا نالی کے پانی کے قریب ہے (اس کی پیداوار مالک کو ملے گی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔ آپ نے ہمیں اس بات کی اجازت دی کہ ہم سونے یا چاندی کے عوض میں زمین کو کرائے پر دے سکتے ہیں۔



5201- إسناده ضعيف محمد بن عبد الرحمن بن لبينة، بن عكرمة لم يروعنه سوى إبراهيم بن سعد. وأخرجه الدارمي 2/271عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/182، وأبو داود 4/111، وفي "مشكل لآثار 3/286 "، والبيهقي 6/133، والبخاري في "التاريخ الكبير 1/195 "من طريق بن سعد به. وأخرجه أحمد 1/178، والنسائي 7/41في المزارعة: باب النهي عن كراء الأرض بالثلث والربع، من طريقين عن محمد بن عكرمة، به.

كِتَابُ اِحْيَاءِ الْمَوَاتِ

کتاب! بنجر زمین کو آباد کرنے کے بارے میں روایات

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ لِمُحْيِي الْمَوَاتِ مِنْ اَرْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے اجر کو نوٹ کرنے کا تذکرہ جو اللہ کی بنجر زمین کو آباد کرتا ہے

5202 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً، فَلَهُ فِيهَا اَجْرٌ، وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ، فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص بنجر زمین کو آباد کرتا ہے اسے اس کا اجر ملے گا اور اس میں سے جو بھی کچھ کھا لیتا ہے' تو یہ چیز اس آدمی کے لئے صدقہ ہوگی''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ وَلَا يُعْلَمُ لَهُ سَمَاعٌ مِّنْ جَابِرٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' عبداللہ بن عبدالرحمٰن نامی راوی مجہول ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ' سے سماع کے بارے میں بھی کوئی علم نہیں ہے

5202– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الله بن عبد الله بن عبد الرحمن، قال الحافظ :مستور، روى له أبو داود والترمذي والنسائي، وقد تابعه غير واحد. وأخرجه أحمد 3/313و 327و318، وأبو عبيد في "الأموال"1050" "، والدارمي 2/267، والبغوي "1651"، والبيهقي 6/148من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا لإسناد .وسموه :عبيد الله بن عبد الرحمن. وأخرجه يحيى /3بن آدم في "الخراج "259" "من طريق أبي معاوية، عن هشام بن عروة، به . وأخرجه أحمد 3/363عن عفان، عن سعيد بن يزيد، عن ليث، عن أبي وقال عفان مرة :عن أبي بكر بن محمد -عن جابر، عن النبي صلى الله عليه وسلم بلفظ: "من أحيا أرضاً وعرة من المصر أو رمية من مصر، فهي له "وتحرف في المطبوع من "المسند" "وعروة "إلى "دعوة "والمثبت من "مجمع الزوائد 4/157 "، وفيه ليث، وهو ابن أبي سليم، وهو ضعيف . وعلقه الإمام البخاري في "صحيحه 5/23 "بصيغة التمريض في كتاب الحرث والمزارعة :باب من أحيا أرضا مواتاً.

5203 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً، فَلَهُ بِهَا اَجْرٌ، وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ، فَلَهُ بِهَا اَجْرٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بنجر زمین کو آباد کرتا ہے اسے اس کا اجر ملے گا اس میں سے جو بھی جاندار چیز کچھ کھالیتی ہے اسے اس کا اجر ملے گا''۔

ذِكْرُ اِعْطَاءِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْاَجْرَ لِلْمُسْلِمِ اِذَا اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً مَعَ كِتْبَةِ الصَّدَقَةِ لَهُ بِمَا تَاْكُلُ الْعَافِيَةُ مِنْهَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو اجر عطا کرنے کا تذکرہ' جو مسلمان کسی بنجر زمین کو آباد کرتا ہے' اس کے ہمراہ اس شخص کو صدقہ کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے' جب اس زمین میں سے کوئی بھی جاندار چیز کچھ کھاتی ہے

5204 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنَ الْمِنْهَالِ ابْنَ اَخِي الْحَجَّاجِ بْنِ مِنْهَالٍ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَحْيَى اَرْضًا مَيْتَةً، فَلَهُ فِيْهَا اَجْرٌ، وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ، مِنْهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ، عَلٰى اَنَّ الذِّمِّيَّ، اِذَا اَحْيَى اَرْضًا مَيْتَةً لَمْ تَكُنْ لَهُ، لِاَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا لِلْمُسْلِمِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص بنجر زمین کو آباد کرتا ہے اسے اس کا اجر ملے گا اور اس میں سے جو چیز بھی کچھ کھالیتی ہے' تو یہ اس شخص کے حق میں صدقہ شمار ہوگا''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی صحیح دلیل موجود ہے' جب کوئی ذمی شخص کسی بنجر زمین کو آباد کرے' تو وہ اس کی ملکیت نہیں ہوگی کیونکہ صدقہ صرف مسلمان کے لئے ہوتا ہے۔

5203- هو مكرر ماقبله.

5204- إسناده على شرط مسلم، ولاتضر عنعنة أبي الزبير، لأنه متابع. وأخرجه أحمد 3/356، وابن زنجويه في "الأموال" "1049"، وأبو يعلى "1805"، والبغوي "1650"، والبيهقي 6/148 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الذِّمِّيَّ اِذَا اَحْيَى اَرْضًا مَيْتَةً لَّمْ تَكُنْ لَهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جب کوئی ذمی کسی بنجر زمین کو آباد کردے' تو وہ اس کی ملکیت نہیں ہوگی

5205 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَّانَ بِاَذَنَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الزِّمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَحْيَى اَرْضًا مَيْتَةً، فَهِيَ لَهُ، وَمَا اَكَلَتِ الْعَوَافِي مِنْهَا، فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: لَمَّا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ: وَمَا اَكَلَتِ الْعَوَافِي مِنْهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، كَانَ فِيهِ اَبْيَنُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْخِطَابَ وَرَدَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ لِلْمُسْلِمِيْنَ دُوْنَ غَيْرِهِمْ، وَاَنَّ الذِّمِّيَّ لَمْ يَقَعْ خِطَابُ الْخَبَرِ عَلَيْهِ، وَاَنَّهُ اِذَا اَحْيَى الْمَوَاتَ لَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، اِذِ الصَّدَقَةُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا لِلْمُسْلِمِيْنَ.

وَقَدْ سَمِعَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهُمَا طَرِيْقَانِ مَحْفُوْظَانِ.

(توضیح مصنف): وَطُلَّابُ الرِّزْقِ يُسَمَّوْنَ: الْعَافِيَةَ.

قَالَهُ اَبُوْ حَاتِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص بنجر زمین کو آباد کرتا ہے وہ اس کی ملکیت ہوتی ہے اس میں سے جو بھی جانور وغیرہ جو کچھ کھالیتا ہے یہ چیز اس کے لئے صدقہ ہوگی۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں یہ فرمادیا ''اس میں سے جو بھی جانور وغیرہ کچھ کھالیتا ہے' تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہوگا'' اس میں اس بات کا واضح بیان موجود ہے' اس روایت میں موجود حکم مسلمانوں کے لئے ہے دوسروں کے لئے نہیں ہے اور اس روایت کا حکم ذمیوں پر لاگو نہیں ہوگا کہ اگر وہ کسی بنجر زمین کو آباد کرلیتے ہیں' تو وہ ان کی ملکیت نہیں ہوگی کیونکہ صدقہ صرف مسلمانوں کی طرف سے ہوتا ہے۔

5205- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الزماني، وهو محمد نب يحيى بن فياض الزماني، وهو يقة، روى له أبو داود والنسائي في "اليوم والليلة ."عبد الوهاب الثقفي :هو عبد الوهاب بن عبد المجيد بن الصلت الثقفي. وأخرجه أبو يعلى "2195"عن سفيان، عن عبد الوهاب الثقفي :بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/304و338، والترمذي "1379" في الأحكام :باب ماذكرفي إحياء الأرض الموات، من طرق عن هشام بن عروة، به .وقال الترمذي -وقد أخرج الشطر الأول فقط :-حديث حسن صحيح.

ہشام بن عروہ نے یہ روایت وہب بن کیسان سے سنی ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنی ہے اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

رزق کے طلب گاروں کے لئے لفظ ''عافیہ'' استعمال ہوتا ہے (جو اس حدیث میں استعمال ہوا ہے) یہ بات امام ابوحاتم نے بیان کی ہے۔



کِتَابُ الْاَطْعِمَةِ

کتاب! کھانے کے بارے میں روایات

بَابُ آدَابِ الْاَكْلِ

کھانے کے آداب

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ لَا يَخْلُوَ بَيْتُهُ مِنَ التَّمْرِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' اس کے گھر میں ہروقت کھجوریں موجود ہونی چاہئیں

5206 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس کے گھر والے بھوکے ہوتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ تَغْطِيَةَ ثَرِيدِهِ قَبْلَ الْاَكْلِ رَجَاءَ وُجُودِ الْبَرَكَةِ فِيهِ

آدمی کے لیے اس بات کے مستحب ہونے کا تذکرہ' وہ کھانے سے پہلے اپنے ثرید کو ڈھانپ کر رکھے یہ امید رکھتے ہوئے کہ اس طرح اس میں برکت پائی جائے گی

5207 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ

5206–إسناده صحيح. أحمد بن أبي الحواري: هو أحمد بن عبد الله بن ميمون بن العباس بن الحارث التغلبي ابن أبي الحواري. ثقة روى له أبو داود وابن ماجه، ومن فوقه من رجال الشيخين غير مروان بن محمد ـ وهو ابن حسان الأسدي ـ فمن رجال مسلم. وأخرجه بن ماجة 3327 في الأطعمة: باب في التمر، وأبو نعيم في "الحلية" 10/31 من طريق أحمد بن أبي الحواري، بهذا الإسناد. وأخرجه الدرامي 2/104، ومن طريقه مسلم 2046 في الأشربة: باب في إدخال التمر ونحوه من الأقوات للعيال، والترمذي 1815 في الأطعمة: باب ما جاء في استحباب التمر، عن يحيى بن حسان، عن سليمانبن بلال، به.

وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ،

(متن حدیث):اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا ثَرَدَتْ غَطَّتْهُ حَتّٰى يَذْهَبَ فَوْرُهُ، ثُمَّ تَقُوْلُ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' جب وہ ثرید بناتی تھیں' تو اسے ڈھانپ دیتی تھیں' یہاں تک کہ اس کی گرمی رخصت ہو جاتی تھی' پھر وہ یہ فرماتی تھیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ برکت میں اضافے کا باعث ہے''۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمُحْدِثِ الْاَكْلَ قَبْلَ اِحْدَاثِ الْوُضُوْءِ مِنْ حَدَثِهٖ

بے وضو شخص کے لیے حدث لاحق ہونے کے بعد نئے سرے سے وضو کرنے سے پہلے کھانے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5208 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَطَعِمَ، فَقِيْلَ لَهُ: قَبْلَ اَنْ تَتَوَضَّا؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ اُصَلِّيَ فَاَتَوَضَّا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کر کے تشریف لائے آپ کھانا کھانے لگے' تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی آپ وضو کرنے سے پہلے ہی (کھانے لگے ہیں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کیا نماز پڑھنے لگا ہوں جو وضو کروں۔

5207-حديث حسن ,رجاله ثقات رجال الصحيح غير قرة بن عبد الرحمن ,فهو من رواة أصحاب "السنن "وروى له مسلم مقروناً بغيره ,وضعفه ابن معين وأبو زرعة وأبو حاتم والنسائي ,وذكره المؤلف في "الثقات,"وقال ابن عدى :لم أر له حديثاً منكراً جداً ,وأرجو أنه لا بأس به ,وقال الحافظ في "التقريب:"صدوق له مناكير .قلت :وقد تابعه عليه ابن لهيعة عند أحمد ,فيتقوى .أبو الطاهر :هو أحمد بن عمرو بن عبد الله بن عمرو بن السرح. وأخرجه الدارمي ,2/100والطبراني في "الكبير,24/226"والحاكم ,4/118والبيهقي 7/280من طرق عن ابن وهب ,بهذا الإسناد.

5208-إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه مسلم 347في الطهارة :باب جواز أكل المحدث الطعام وأنه لا كراهة في ذلك ,والدارمي 108-2/107و ,108والترمذي في ":الشمائل ,187"والنسائي في الوليمة كما في "التحفة 4/461" من طرق عن عمرو بن دينار ,بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْعَشَاءِ عِنْدَ اِقَامَةِ الصَّلَاةِ لِلْمَغْرِبِ اِذَا اجْتَمَعَا

مغرب کی نماز قائم ہونے کے وقت کھانا کھالینے کے حکم ہونے کا تذکرہ' جب (نماز اور کھانا دونوں) اکٹھے ہوجائیں

5209 - حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَئُوا بِالْعَشَاءِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہوجائے' تو پہلے کھانا کھالو۔''

5210 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، فِيْ عَقِبِهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالتَّسْمِيَةِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الطَّعَامِ لِمَنْ اَرَادَ اَكْلَهُ

جو شخص کھانا کھانے کا ارادہ کرے اسے کھانا کھانے کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنے کے حکم کا تذکرہ

5211 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ الشَّيْخُ الصَّالِحُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِي وَجْزَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ يَا بُنَيَّ وَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ اَكْلَتِيْ بَعْدُ.

5209- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وانظر 2066و ,20069وأبو قلابة :هو عبد الله بن زيد الجرمي.

5210- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو مكرر ما قبله.

5211-إسناده صحيح ,رجاله رجال الصحيح غير أبي وجزة ,فقد روى له أبو داود والنسائي ,وهو ثقة . وأخرجه الطيالسي 1358عن عبد الله بن المبارك ,عن هشام بن عروة ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد ,4/26-27والترمذي1857في الأطعمة :باب ما جاء في التسمية على الطعام ,والنسائي في "الكبرى" ,8/130وفي "اليوم والليلة, 274275"وابن ماجة3265في الأطعمة :باب التسمية عند الطعام ,وابن السني في "اليوم والليلة 464"من طرق عن هشام بن عروة ,عن أبية ,عن عمر بن أبي سلمة ,وليس فيه أبو وجزة .قال الترمذي :وقد روى عن هشام بن عروة ,عن أبي وجزة السعدي ,عن رجل من مزينة ,عن عمر بن أبي سلمة ,وقد اختلف أصحاب هشام بن عروة في رواية هذا الحديث.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ وَجْزَةَ يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ السَّعْدِيُّ

❀❀ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! بیٹھو بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھاؤ۔ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں ہمیشہ اسی طرح کھاتا ہوں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابووجزہ نامی راوی یزید بن عبید سعدی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ وَجْزَةَ وَوَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں ابووجزہ اور وہب بن کیسان نامی راوی منفرد ہیں

5212 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ اِلٰى طَعَامٍ، فَقَالَ: تَعَالَ يَا بُنَيَّ، كُلْ مِمَّا يَلِيكَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

❀❀ عبدالرحمٰن بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانے پر بلایا اور فرمایا: اے میرے بیٹے آگے آجاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام لے لو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ الْمَرْءِ بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ، اِنَّمَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ عِنْدَ ذِكْرِهٖ نِسْيَانَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الطَّعَامِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، آدمی بسم الله فی اوله و اٰخره اس وقت پڑھے گا جب وہ کھانے کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے

5213 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ

5212- حديث صحيح ,وهو مكرر ما قبله .عبد الرحمن بن محمد بن عمر ذكره المؤلف في "الثقات ,7/88 "والبخاري في "التاريخ الكبير 5/346 "وقالا :روى عنه يعقوب بن محمد ,وأبوه محمد بن عمر بن أبي سلمه ذكره المؤلف في"الثقات ,5/263"وترجمه البخاري في "تاريخه الكبير ,1/176 "وقال الحافظ في "التقريب":مقبول. والحديث علقه البخاري في"التاريخ:1/176 "فقال :قال يعقوب بن محمد :حدثنا عبد الرحمن بن محمد بن عمر بن أبي سلمة. . . فذكره .وانظر.5211

بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُوْسَى الْجُهَنِيَّ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ نَّسِيَ اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ فِيْ اَوَّلِ طَعَامِهٖ فَلْيَقُلْ حِينَ يَذْكُرُ: بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ، فَاِنَّهٗ يَسْتَقْبِلُ طَعَامَهٗ جَدِيْدًا، وَيَمْنَعُ الْخَبِيْثَ مَا كَانَ يُصِيْبُ مِنْهُ

قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کھانے کے آغاز میں اللہ کا ذکر کرنا بھول جائے' تو اسے جب یاد آئے' تو وہ اس وقت یہ پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے آغاز میں بھی اور آخر میں بھی۔''

تو وہ گویا اپنے کھانے کو نئے سرے سے شروع کرے گا۔ اس سے پہلے جو خرابی اس تک پہنچی تھی اسے روک دے گا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ مُوْسَى الْجُهَنِيُّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں موسیٰ جہنی نامی راوی منفرد ہے

5214 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَحْمَدَ،

5213- إسناده صحيح, خليفة بن خياط :هو الإمام الحافظ العلامة الإخباري أبو عمرو العصفري البصري, صاحب "التاريخ "و"الطبقات "وهو صدوق أخرج له البخاري في "صحيحه "جملة أحاديث متابعة وتعليقاً ,وذكره المؤلف في "الثقات 8/233 "وقال :كان متقناً عالماً بأيام الناس وأنسابهم .وقال ابن عدي :له حيث كثير ,وتاريخ حسن ,وكتاب في طبقات الرجال ,وهو مستقيم الحديث ,صدوق من متيقظي رواة الحديث ,ومن فوقه ثقات على شرط الصحيح ,وسماع عبد الرحمن من أبيه ثبته سفيان الثوري وشريك بن عبد الله ,وابن معين والبخاري وأبو حاتم .موسى الجهني :هو موسى بن عبد الله , وقيل :ابن عبد الرحمن الجهني .وهو في "مسند خليفة .62" وأخرجه ابن السني في "عمل اليوم والليلة 461 "عن أبي يعلى ,بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 10354عن عبد الله بن الأمام أحمد ,عن خليفة بن خياط ,به .قال الهيثمي في "المجمع:5/23 "رواه الطبراني في "الكبير "و"الأوسط "ورجاله ثقات.

5214- حديث صحيح ,رجاله ثقات رجالالصحيح غير عيسى بن أحمد ,وهو ثقة روى له الترمذي ,إلا أن فيه انقطاعاً, عبد الله بن عبيد بن عمير لم يسمع من عائشة ,ورواه جماعة عن هشام الدستوائي فزادوا فيه بين عبد الله وبين عائشة "أم كلثوم" كما يأتي ,وهو الصواب. وأخرجه أحمد ,6/143والدارمي ,2/94وابن ماجة 3264في الأطعمة :باب في التسمية عند الطعام, من طريق يزيد بن هارون ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد ,6/246والبيهقي 7/276عن روح ,وأحمد 6/265عن عبد الوهاب الخفاف ,والدارمي 2/94عن معاذ بن هشام ,وأبو داود 3767في الأطعمة :باب التسمية على الطعام ,عن إسماعيل ابن علية, وأحمد ,6/207-208والترمذي 1858في الأطعمة :باب ما جاء في التسمية على الطعام ,عن وكيع ,والنسائي في "اليوم والليلة 281 "عن المعتمر بن سليمان ,والطيالسي 1566ومن طريقه الطحاوي في "مشكل الآثار ,2/21 "والبيهقي ,7/276 والحاكم 4/108.

قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةِ نَفَرٍ، فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّهُ لَوْ كَانَ سَمَّى بِاللّٰهِ لَكَفَاكُمْ، فَاِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَاِنْ نَسِيَ فِي اَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھ آدمیوں کے ہمراہ کھانا کھا رہے تھے۔ اسی دوران ایک دیہاتی آیا اس نے دو لقمے لئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے بسم اللہ پڑھ لی ہوتی' تو یہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہوتا جب کوئی شخص کھانا کھائے' تو اسے اللہ کا نام لے لینا چاہئے اور اگر وہ اس کے آغاز میں اللہ کا نام لینا بھول جاتا ہے' تو پھر یہ پڑھنا چاہئے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اس کے آغاز میں بھی اور آخر میں بھی۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ وَاكَلَ غَيْرَهُ اَنْ يَاْكُلَ مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ ابْتِدَاءِ التَّسْمِيَةِ

جو شخص کسی دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے آگے سے کھائے اور آغاز میں بسم اللہ پڑھ لے

5215 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ اَبِي وَجْزَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اُدْنُ بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ.

قَالَ: اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ وَجْزَةَ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ السَّعْدِيُّ

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے میرے بیٹے! آگے آجاؤ اللہ کا نام لو اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھاؤ۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابووجزہ نامی راوی کا نام یزید بن عبید سعدی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَحْمِيدِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّعَامِ عَلٰى مَا اَسْبَغَ وَاَفْضَلَ وَاَنْعَمَ

5215- إسناده صحيح، وقد تقدم برقم 5211و 5212. وأخرجه أحمد 4/27، وأبو داود 3777في الأطعمة: باب الأكل باليمين، عن محمد بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/27من طريقين عن سليمان بن بلال، به.

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے حکم کا تذکرہ' اس بات پر جو اس نے مہربانی کی اور فضل کیا اور انعام کیا

5216 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ بِالْهَاجِرَةِ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، مَا اَخْرَجَكَ هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: مَا اَخْرَجَنِيْ اِلَّا مَا اَجِدُ مِنْ حَاقِ الْجُوْعِ، قَالَ: وَاَنَا وَاللّٰهِ مَا اَخْرَجَنِيْ غَيْرُهُ، فَبَيْنَمَا هُمَا كَذٰلِكَ اِذْ خَرَجَ عَلَيْهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا اَخْرَجَكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ ، قَالَا: وَاللّٰهِ مَا اَخْرَجَنَا اِلَّا مَا نَجِدُ فِيْ بُطُوْنِنَا مِنْ حَاقِ الْجُوْعِ، قَالَ: وَاَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا اَخْرَجَنِيْ غَيْرُهُ، فَقُومَا، فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اَتَوْا بَابَ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، وَكَانَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَدَّخِرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا اَوْ لَبَنًا، فَاَبْطَاَ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ، فَلَمْ يَاْتِ لِحِينِهٖ، فَاَطْعَمَهُ لِاَهْلِهٖ وَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلِهٖ يَعْمَلُ فِيْهِ، فَلَمَّا انْتَهَوْا اِلَى الْبَابِ خَرَجَتِ امْرَاَتُهُ، فَقَالَتْ: مَرْحَبًا بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ، فَقَالَ لَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَيْنَ اَبُوْ اَيُّوْبَ؟ فَسَمِعَهُ وَهُوَ يَعْمَلُ فِيْ نَخْلٍ لَهُ، فَجَاءَ يَشْتَدُّ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ، يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ بِالْحِينِ الَّذِيْ كُنْتَ تَجِيءُ فِيْهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَانْطَلَقَ فَقَطَعَ عِذْقًا مِنَ النَّخْلِ فِيْهِ مِنْ كُلِّ التَّمْرِ وَالرُّطَبِ وَالْبُسْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَرَدْتُ اِلٰى هٰذَا، اَلَا جَنَيْتَ لَنَا مِنْ تَمْرِهٖ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَحْبَبْتُ اَنْ تَاْكُلَ مِنْ تَمْرِهٖ وَرُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ، وَلَاَذْبَحَنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا، قَالَ: اِنْ ذَبَحْتَ فَلَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ ، فَاَخَذَ عَنَاقًا اَوْ جَدْيًا فَذَبَحَهُ، وَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ: اخْبِزِيْ وَاعْجِنِيْ لَنَا، وَاَنْتِ اَعْلَمُ بِالْخَبْزِ، فَاَخَذَ الْجَدْيَ فَطَبَخَهُ وَشَوٰى نِصْفَهُ، فَلَمَّا اَدْرَكَ الطَّعَامُ، وُضِعَ بَيْنَ

5216–وأورده الهيثمي في "المجمع 318-10/317 "وقال :رواه الطبراني في "الصغير "و"الأوسط "وفيه عبد الله بن كيسان المروزي ,وقد وثقه ابن حبان وضعفه غيره ,وبقية رجاله رجال الصحيح . وقال الحافظ في "تخريج الأذكار "فيما نقله عن ابن علان 232-5/231بعد إيراده وتخريجه :هذا حديث حسن ,فيه غرابة من وجهين ,أحدهما ذكر أبي أيوب ,وقصة فاطمة "قلت :قصة فاطمة لم ترد عند المصنف "والمشهور في هذا قصة أبي الهيثم بن التيهان . . . وفي الباب عن أبي هريرة شبيهاأصل القصة عند مسلم ,2038والترمذي ,2369والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة" ,1/467وقال الترمذي :حديث حسن صحيح غريب . وعن عمر عند أبي يعلى ,250والبزار ,3681والبيهقي في "دلائل النبوة ,1/362 "وفي سنده عبد الله بن عيسى أبو خلف وهو ضعيف. وعن أبي بكر عن المروزي في "مسند أبي بكر ,55"وأبي يعلى ,78وفي سنده يحيى بن عبيد الله بن عبد الله بن موهب التيمي وهو متروك. وعن ابن مسعود أخرجه الطبراني في"الكبير ,10496"وفي سنده محمد بن السائب الكلبي متهم بالكذب . وعن ابن عمر عند الطبراني كما في "المجمع ,321-10/319 "قال الهيثمي :فيه بكار بن محمد السيريني وقد ضعفه الجمهور ,ووثقه ابن معين ,وبقية رجاله ثقات. وعن أبي الهيثم بن التيهان عند البيهقي في"الدلائل ,1/360 "وراويه عن أبي الهيثم مجهول.

يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ، فَاَخَذَ مِنَ الْجَدْيِ فَجَعَلَهٗ فِيْ رَغِيفٍ، فَقَالَ: يَا اَبَا اَيُّوْبَ اَبْلِغْ بِهٰذَا فَاطِمَةَ، فَاِنَّهَا لَمْ تُصِبْ مِثْلَ هٰذَا مُنْذُ اَيَّامٍ ، فَذَهَبَ بِهٖ اَبُوْ اَيُّوْبَ اِلٰى فَاطِمَةَ، فَلَمَّا اَكَلُوْا وَشَبِعُوْا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُبْزٌ وَلَحْمٌ وَتَمْرٌ وَبُسْرٌ وَرُطَبٌ وَدَمِعَتْ عَيْنَاهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، اِنَّ هٰذَا لَهُوَ النَّعِيْمُ الَّذِيْ تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا (ثُمَّ لَتُسْاَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ) (التكاثر : 8) فَهٰذَا النَّعِيْمُ الَّذِيْ تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: بَلْ اِذَا اَصَبْتُمْ مِثْلَ هٰذَا، فَضَرَبْتُمْ بِاَيْدِيكُمْ، فَقُوْلُوْا: بِسْمِ اللّٰهِ، وَاِذَا شَبِعْتُمْ فَقُوْلُوْا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ اَشْبَعَنَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا وَاَفْضَلَ، فَاِنَّ هٰذَا كَفَافٌ بِهَا فَلَمَّا نَهَضَ قَالَ لِاَبِيْ اَيُّوْبَ: ائْتِنَا غَدًا وَكَانَ لَا يَاْتِيْ اِلَيْهِ اَحَدٌ مَعْرُوْفًا اِلَّا اَحَبَّ اَنْ يُّجَازِيَهٗ، قَالَ: وَاِنَّ اَبَا اَيُّوْبَ لَمْ يَسْمَعْ ذٰلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَكَ اَنْ تَاْتِيَهٗ غَدًا، فَاَتَاهُ مِنَ الْغَدِ، فَاَعْطَاهُ وَلِيدَتَهٗ، فَقَالَ: يَا اَبَا اَيُّوْبَ اسْتَوْصِ بِهَا خَيْرًا، فَاِنَّا لَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا مَا دَامَتْ عِنْدَنَا فَلَمَّا جَاءَ بِهَا اَبُوْ اَيُّوْبَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا اَجِدُ لِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْ اَنْ اَعْتِقَهَا، فَاَعْتَقَهَا

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دن چڑھنے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد تشریف لائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی آواز سنی' تو بولے: اے ابوبکر آپ اس وقت' تو نہیں آتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا میں شدید بھوک کی وجہ سے اس وقت آیا ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم میں بھی صرف اسی وجہ سے آیا ہوں ابھی یہ دونوں حضرات اسی حالت میں تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے پاس تشریف لے آئے۔ آپ نے دریافت کیا تم دونوں اس وقت کیوں آئے ہو؟ ان دونوں نے عرض کی: اللہ کی قسم ہم شدید ترین بھوک کی وجہ سے اس وقت باہر نکلے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہیں۔ میں بھی صرف اسی وجہ سے باہر آیا ہوں تم دونوں اٹھو پھر یہ دونوں حضرات حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا اور دودھ وغیرہ سنبھال کر رکھتے تھے۔ اس دن تاخیر ہوگئی تھی وہ اس وقت نہیں آئے تھے۔ انہوں نے اپنے گھر والوں کو کھانا کھلایا اور خود کھجور کے باغ میں چلے گئے تاکہ وہاں کام کرتے رہیں۔ جب یہ حضرات حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے' تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ باہر آئیں۔ انہوں نے عرض کی: اللہ کے نبی اور ان کے ساتھیوں کو خوش آمدید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے دریافت کیا: ابوایوب کہاں ہے؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے آپ کی آواز سن لی وہ اس وقت اپنے باغ میں کام کررہے تھے۔ وہ جلدی سے چلتے ہوئے آئے اور عرض کی اللہ کے نبی اور ان کے ساتھیوں کو خوش آمدید اے اللہ کے نبی آپ عام طور پر اس وقت تشریف نہیں لاتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم نے ٹھیک کہا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ گئے اور کھجور کے باغ میں سے ہر قسم کی کھجوریں خشک' تازہ اور تر کھجوریں لے کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ نہیں چاہتا تھا تم نے ہمارے لئے صرف خشک کھجوریں لے آتی تھیں۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی میں یہ چاہتا تھا کہ آپ خشک اور تازہ ہر طرح کی کھجوریں کھائیں۔ میں اس کے ہمراہ آپ کے لئے جانور بھی ذبح کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے ذبح کرنا ہے'

تو دودھ دینے والا جانور ذبح نہ کرنا پھر انہوں نے ایک بکری یا بھیڑ کا بچہ ذبح کیا اور اپنی بیوی سے کہا تم روٹی پکاؤ اور ہمارے لئے آٹا گوندھ لو تمہیں اچھی روٹی پکانی آتی ہے پھر انہوں نے بھیڑ کا بچہ لے کر اس کو پکایا اور اس کا نصف حصہ بھون لیا جب کھانا تیار ہوا' تو وہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے رکھا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے کچھ گوشت لے کر اس کے ساتھ روٹی رکھی اور فرمایا: اے ابوایوب! یہ فاطمہ تک پہنچا دو کیوں کہ اس نے بھی کئی دن سے کھانا نہیں کھایا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ وہ کھانا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تک پہنچانے چلے گئے جب ان حضرات نے کھانا کھا لیا اور سیر ہو گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روٹی اور گوشت خشک تازہ اور تر کھجوریں' پھر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں تم سے دریافت کیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اس دن تم سے ضرور نعمتوں کے بارے میں دریافت کیا جائے گا۔''

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا)' تو یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن تم سے حساب لیا جائے گا۔ یہ بات آپ کے ساتھیوں کو گراں گزری' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں اس طرح کی نعمتیں نصیب ہوں' تو تم اپنے ہاتھ آگے بڑھاؤ اور بسم اللہ پڑھ لو اور جب تم سیر ہو جاؤ' تو یہ پڑھو۔

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے' جس نے ہمیں سیر کیا اور اس نے ہم پر نعمتیں کیں اور فضل کیا۔''

تو یہ ان کے لئے کفایت کر جائے گا۔

جب یہ حضرات اٹھنے لگے' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم کل ہمارے ہاں آنا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جب بھی کوئی اچھائی کی جاتی تھی' تو آپ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ اس کا بدلہ دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں سنی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے آپ کو یہ ہدایت کی ہے' آپ کل ان کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اگلے دن حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی کنیز انہیں عطا کی آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوایوب اس کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو کیونکہ یہ جب تک ہمارے پاس رہی۔ ہم نے اس میں صرف بھلائی دیکھی ہے' جب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اس کنیز کو نبی اکرم ﷺ کے پاس سے لے آئے' تو انہوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں جو بھلائی کی تلقین کی ہے۔ اس کے حوالے سے مجھے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ملتی کہ میں اسے آزاد کر دوں' تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کنیز کو آزاد کر دیا۔

ذِكْرُ مَا يَحْمَدُ الْعَبْدُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا بِهِ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ طَعَامٍ طَعِمَهُ

اس بات کا تذکرہ' بندہ کھانا کھا لینے کے بعد فارغ ہو کر اپنے پروردگار کی حمد کیسے بیان کرے؟

5217 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ جَشِيبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الطَّعَامِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُوَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ

حضرت ابوامامہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ نے کھانے سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھی۔

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو وہ ایسی نہ ہو کہ کفایت نہ کرے اور نہ ہی اسے وداع کیا گیا ہو اور نہ ہی اس سے بے نیازی اختیار کی گئی ہو"۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے خالد بن معدان نامی راوی نے یہ روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

5218 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ:

(متن حدیث): شَهِدْنَا طَعَامًا فِىْ مَنْزِلِ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَمَعَنَا اَبُوْ اُمَامَةَ، فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ عِنْدَ انْقِضَاءِ الطَّعَامِ: مَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ خَطِيْبًا، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الطَّعَامِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ جَشِيبٍ،

5217- إسناده صحيح ,رجاله ثقات رجال الصحيح غير عامر بن جشيب ,فقد روى له النسائي وأبو داود في "المراسيل" وذكره المؤلف في "ثقاته "وروى عنه جماعة ,ونقل الحافظ في "التقريب "توثيقه عن الدارقطني وأخرجه النسائي في"الكبرى" كما في "التحفة 4/163 "عن يونس بن عبد الأعلى ,عن ابن وهب ,بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني في "الكبير7471"من طريقين عن معاوية بن صالح -وهو ابن حدير-به. وأخرجه أحمد ,5/2667والنسائي في":الكبرى ,"وفي"عمل اليوم والليلة ,283"وابن السني في"اليوم والليلة ,469"والطبراني 7472من طرق عن السري بن ينعم الجيزي ,عن عامر بن جشيب ,به. وأخرجه الدارمي ,2/95والبخاري 5458و 5459في الأطعمة :باب ما يقول إذا فرغ من طعامه ,وأبو داود 3849في الأطعمة :باب ما يقول الرجل إذا طعم ,والترمذي 3456في الدعوات :باب ما يقال إذا فرغ من الطعام ,وابن ماجة 3284في الأطعمة :باب ما يقال إذا فرغ من الطعام ,والطبراني 7469و ,7470والحاكم ,4/136والبيهقي ,7/286والبغوي 2827و 2828من طرق عن ثور بن يزيد ,عن خالد بن معدان ,به .وانظر ما بعده.

5218- إسناده صحيح رجاله ثقات .وأخرجه أحمد 5/261عن عبد الرحمن بن مهدي ,والحاكم 4/135-136من طريق يحيى بن أبي طالب ,عن زيد بن الحباب ,كلاهما عن عامر بن جشيب ,عن معاوية بن صالح ,بهذا الإسناد .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

وَبَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

خالد بن معدان بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عبدالاعلیٰ کے گھر کھانے پر مدعو تھے۔ ہمارے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ کھانے سے فارغ ہونے پر حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے میں خطبہ دینا شروع کر دوں لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ ایسی حمد جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو اسے وداع نہ کیا گیا ہو اور اس سے بے نیازی نہ اختیار کی گئی ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت معاویہ بن صالح نے عامر بن جشیب کے حوالے سے اور بحیر بن سعد نے خالد بن معدان کے حوالے سے سنی ہے تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَحْمَدُ الْعَبْدُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا بَعْدَ غَسْلِهِ يَدَهُ مِنَ الْغَمَرِ مِنْ طَعَامٍ أَكَلَهُ

اس بات کا تذکرہ آدمی کھانا کھانے کے بعد اپنے ہاتھ سے (چکنائی وغیرہ کی بو کو) دھونے کے بعد اپنے پروردگار کی حمد کیسے بیان کرے؟

5219 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): دَعَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا طَعِمَ وَغَسَلَ يَدَهُ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَلَا يُطْعَمُ، مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا، وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكُلُّ بَلَاءٍ حَسَنٍ أَبْلَانَا، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ، وَسَقَى مِنَ الشَّرَابِ، وَكَسَا مِنَ الْعُرْيِ، وَهَدَى مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمَى، وَفَضَّلَ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی چلا گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھالیا اور اپنے ہاتھ دھو لئے تو آپ نے یہ پڑھا۔

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو کھلاتا ہے اسے کھلایا نہیں جاتا اس نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں ہدایت نصیب کی اس نے ہمیں کھانے کے لئے دیا۔ ہمیں پلایا اور ہمیں اچھی طرح کی صورت حال میں مبتلا کیا۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جس نے کھانے میں سے کھلایا اور مشروب میں سے پلایا اور بے لباس جسم کو پہنایا اور

5219- إسناده صحيح على شرط مسلم. بشر بن منصور: هو السليمي البصري. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية 6/242" من طريقين عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد، وقال: غريب من حديث سهيل وزهير، تفرد به بشر بن منصور. وأخرجه النسائي في "عمل اليوم والليلة، 301" وابن السني في "اليوم والليلة، 486" والحاكم 1/546 من طرق عن عبد الأعلى ابن حماد. وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي. وأخرجه الحاكم 1/546 من طريق أزهر بن مروان، عن بشر بن منصور، به.

گمراہی سے ہدایت نصیب کی۔ نابینا کو بصارت عطا کی اور اس نے اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر ہمیں فضیلت عطا کی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے"۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الطَّعَامِ اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا سَوَّغَ الطَّعَامَ مِنَ الطُّرُقِ، وَجَعَلَ لِنَفَاذِهِ مَخْرَجًا

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اس بات پر کہ اس نے کھانا عطا کیا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا

5220 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ عَقِيلٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ

(متن حدیث): كَانَ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ عَقِيلٍ هٰذَا هُوَ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، مِنْ سَادَاتِ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ ثِقَةً وَاِتْقَانًا

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ کھا کر یا پی کر فارغ ہوتے تھے' تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے کھلایا اور پلایا اور اس نے اسے خوشگوار کیا اور اس نے اس کے لئے نکلنے کا راستہ بنایا۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعقیل نامی راوی زہری بن معبد ہے یہ فلسطین کے سرداروں میں سے ہیں اور ثقہ اور متقن ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ اَنَّ الْاَكْلَ عَلَى الْمَائِدَةِ مِنَ الْاِسْرَافِ

اس بات کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو صوفیاء کے طبقے سے

5220- إسناده صحيح على شرط الصحيح. أبو عبد الرحمن الحبلي: اسمه عبد الله بن يزيد المعافري, وابن وهب: هو عبد الله بن وهب بن مسلم. وأخرجه ابن السني في "اليوم والليلة 471" عن أبي يعلى, بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود 3851 في الأطعمة: باب ما يقول الرجل إذا طعم, والنسائي في "اليوم والليلة 285," وفي "الكبرى" كما في "التحفة 3/93," والطبراني 4082 من طرق عن ابن وهب, به. وأخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب "الشكر 168," والطبراني 4082, والبغوي 2830 من طرق عن زهرة بن معبد, به.

تعلق رکھتا ہے (اور اس بات کا قائل ہے) دسترخوان پر کھانا اسراف ہے

5221 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ خَالَتَهُ اَهْدَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَاَقِطًا وَاَضُبًّا، فَاَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْاَقِطِ، وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْاَضُبِّ تَقَذُّرًا، قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: اُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُؤْكَلْ عَلَيْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان کی خالہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ پیش کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر کو کھالیا' لیکن آپ نے گوہ کو نہیں کھایا آپ نے اسے پسند نہیں کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اسے کھایا گیا اگر یہ حرام ہوتی' تو آپ کے دسترخوان پر اسے نہ کھایا جاتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاَكْلَ عَلَى الْمَائِدَةِ مِنَ الْاِسْرَافِ

اس بات کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے: دسترخوان پر کھانا اسراف ہے

5222 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5221- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هو الطيالسي هشام بن عبد الملك ,وشعبة :هو ابن الحجاج ,وأبو بشر :هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية. وأخرجه أحمد 1/255, والبخاري 2575في الهبة :باب قبول الهدية ,و 5402في الأطعمة :باب الأقط ,ومسلم 1947في الصيد :باب إباحة الصيد ,وأبو داود 3793في الأطعمة :باب في أكل الضب ,والنسائي 7/198-199في الصيد :باب الضب ,والطحاوي 4/202, وابن الجارود 894, والطبراني 12440, والبغوي 2800من طرق عن شعبة ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/259 و322, والبخاري 5389في الأطعمة :باب الخبز المرقق ,و 7358في الاعتصام :باب الأحكام التي تعرف بالدلائل ,من طرق عن أبي بشر ,به .وانظر 5223و5263و.5267 والأقط :هو اللبن المجمد حتى يستحجر ,ويطبخ.

5222- إسناده صحيح على شرط البخاري ,رجاله رجال الشيخين غير سهل بن بكار فمن رجال البخاري ,وهيب :هو ابن خالد بن عجلان الباهلي ,وأيوب :هو ابن أبي تميمة السختياني :وأبو قلابة :هو عبد الله بن زيد الجرمي. وأخرجه أبو الشيخ في"أخلاق النبي "ص 200عن أبي يعلى ,عن إبراهيم بن الحجاج ,عن وهيب ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/394 و397-398, والدارمي 2/103, والبخاري 4385في المغازي :باب الأشعريين ,و 5517في الذبائح :باب لحم الدجاج ,ومسلم 1649في الأيمان :باب ندب من حلف يميناً فرأى غيرها خيراً منها ,والنسائي 7/206في الصيد :باب إباحة أكل لحوم الدجاج , والترمذي 1827في الأطعمة :باب ما جاء في أكل الدجاج ,وفي"الشمائل 156,"والبيهقي 5/333-334, والبغوي 2807من طرق عن أيوب ,بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم 1649, والترمذي 1826من طريقين عن زهدم ,به.

وُهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَبَيْنَ يَدَيْهِ دَجَاجَةٌ يَاْكُلُ مِنْهَا، قُلْنَا تَاْكُلُ مِنْهَا؟ فَقَالَ: اَكَلْتُهُ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زہدم جرمی بیان کرتے ہیں: ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے سامنے مرغی رکھی ہوئی تھی اور وہ اسے کھا رہے تھے۔ ہم نے دریافت کیا آپ اسے کھا رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر اسے کھایا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ يُدْحِضُ قَوْلَ الْجَهَلَةِ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ اَنَّ الْاَكْلَ عَلَى الْمَائِدَةِ لَيْسَتْ سُنَّةً

اس روایت کا تذکرہ جو اس جاہل صوفی کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جس کے نزدیک دستر خوان پر کھانا سنت نہیں ہے

5223 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَهْدَتْ اُمُّ حُفَيْدٍ خَالَتِيْ بِنْتُ الْحَارِثِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَاَقِطًا وَاَضُبًّا، فَدَعَا بِهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاُكِلَ عَلٰى مَائِدَتِهٖ وَتَرَكَهُنَّ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُنَّ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَتْ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَمَرَ بِاَكْلِهِنَّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میری خالہ سیدہ اُم حفید بنت حارث رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ پیش کئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منگوایا، تو آپ کے دستر خوان پر اسے کھایا گیا، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ناپسند کرتے ہوئے خود اسے نہیں کھایا اگر یہ حرام ہوتی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی اور آپ اسے کھانے کا حکم نہ دیتے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ رَجَاءَ الْبَرَكَةِ فِي الْاِجْتِمَاعِ عَلَيْهِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ، لوگ مل کر کھانا کھائیں کیونکہ ان کے مل کر

5223- إسناده صحيح, المعلى بن مهدى ذكره المؤلف فى "ثقاته 9/182, "فقال: معلى بن مهدى بن رستم الموصلي أبو يعلى يروى عن حماد بن زيد, وجعفر بن سليمان الضبعى, حدثنا عنه إبراهيم بن عبد العزيز العمرى بالموصل وغيره, وقال أبو حاتم فيما نقله عن أبنه :8/335شيخ, أدركته ولم أسمع منه, يحدث أحياناً بالحديث المنكر, ومن فوقه من رجال الشيخين. أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكرى. وأخرجه الطبرانى 12441من طريقين عن أبى عوانة, بهذا الإسناد, وقد تقدم برقم 5221من طريق آخر عن أبي بشر, وانظر 5263و 5267.

کھانے میں برکت کی امید کی جاسکتی ہے

5224 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ وَحْشِيٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّا نَاكُلُ وَلَا نَشْبَعُ، قَالَ: تَجْتَمِعُونَ عَلٰى طَعَامِكُمْ اَوْ تَتَفَرَّقُوْنَ؟ قَالُوا: نَتَفَرَّقُ، قَالَ: اجْتَمِعُوا عَلٰى طَعَامِكُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، يُبَارَكْ لَكُمْ

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم اکٹھے ہو کر کھانا کھاتے ہو یا الگ الگ طور پر؟ انہوں نے عرض کی: ہم الگ الگ کھاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مل کر بیٹھ کر کھانا کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو۔ اس میں تمہارے لئے برکت رکھی جائے گی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَكْلِ الْمَرْءِ بِشِمَالِهِ وَمَشْيِهِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی بائیں ہاتھ کے ذریعے کچھ کھائے یا ایک جوتا پہن کر چلے

5225 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ اَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، وَاَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' کوئی شخص بائیں ہاتھ سے کھائے یا ایک جوتا پہن کر چلے یا اشتمال صماء کے طور پر لباس پہنے یا ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر اس طرح لپیٹ لے کہ اس کی شرم گاہ سے پردہ ہٹا رہے۔

5224- حسن بشواهده ,وإسناده ضعيف ,الوليد بن مسلم مدلس وقد عنعن ,ووحشي بن حرب وأبوه حرب لم يوثقهما إلا المؤلف ,وحرب لم يرويعنه إلا ابنه ,ومع ذلك فقد حسنه الحافظ العراقي في "تخريج الإحياء .2/5" وأخرجه ابن ماجة 3286في الأطعمة :باب الاجتماع على الطعام ,عن داود بن رشيد ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/501, وأبو داود 3764في الأطعمة : باب في الاجتماع على الطعام ,وابن ماجة ,3286والحاكم 2/103من طرق عن الوليد بن مسلم ,به.

5225-إسناده على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم ,وقد عنعن .وهو في"الموطأ 2/922 "في صفة النبي صلى الله عليه وسلم :باب النهي عن الأكل بالشمال . ومن طريق مالك أخرجه مسلم 2099, والترمذي في"الشمائل 78, "والبيهقي .2/224 وأخرجه ابن أبي شيبه 8/294مختصراً ,من طريق عبد الملك بن سلمان ,عن أبي الزبير ,به.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمُخَالَفَةِ الشَّيْطَانِ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کھانے اور پینے میں شیطان کے برخلاف کرے

5226 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَصْحَابُ الزُّهْرِيِّ كُلُّهُمْ قَالُوْا فِي هٰذَا الْخَبَرِ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيهِ وَخَالَفَهُمْ مَعْمَرٌ، فَقَالَ: عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ، فَقِيلَ لِمَعْمَرٍ: خَالَفْتَ النَّاسَ، فَقَالَ: كَانَ الزُّهْرِيُّ يَسْمَعُ مِنْ جَمَاعَةٍ فَيُحَدِّثُ مَرَّةً عَنْ هٰذَا وَمَرَّةً عَنْ هٰذَا

✿✿ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص کچھ کھائے' تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے' اور جب پیئے' تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) زہری کے تمام شاگردوں نے اس روایت کی سند میں یہ بات نقل کی ہے' زہری نے یہ روایت نے ابوبکر بن عبیداللہ سے' ان کے والد کے حوالے سے نقل کی ہے' جبکہ معمر نے ان کے برخلاف روایت نقل کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے منقول ہے' تو معمر سے یہ بات کہی گئی آپ دوسرے لوگوں کے برخلاف نقل کرتے ہیں' تو انہوں نے کہا: زہری نے کئی افراد سے یہ حدیث سنی ہے' تو بعض اوقات وہ کسی ایک کے حوالے سے نقل کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات دوسرے کے حوالے سے نقل کر دیتے ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَجْعَلُ الْمَرْءُ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ لَهُ مِنْ اَسْبَابِهِ

اس بات کی صفت کا تذکرہ' آدمی اپنے کاموں میں کون سے کام دائیں ہاتھ سے

5226--حديث حسن صحيح ,عن أبي السرى -محمد بن المتوكل- متابع ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق ,19541"وقال في آخره :قال سفيان بن عيينة لمعمر :فإن الزهري حدثني به عن أبي بكر بن عبيد الله عن ابن عمر ,فقال له معمر :فإن الزهري كان يذكر هذا الحديث عن النفر جميعا. ومن طريق عبد الرزاق أخرجه النسائي في "الكبرى" كما في "التحفة ,5/400"والبيهقي ,7/277قال البيهقي بعد أن أورد قول عبد الرزاق :هذا محتمل ,فقد رواه عمر بن محمد بن القاسم بن عبيد الله بن عبد الله بن عمر ,بن سالم ,عن أبيه .قلت :وستردهذه الرواية عند المصنف برقم.5229 وأخرجه الترمذي1800في الأطعمة :باب ما جاء في النهي عن الأكل والشرب بالشمال ,والنسائي في "الكبرى "من طريقين عن معمر ,به.

کرے اور کون سے کام بائیں ہاتھ سے کرے

5227 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ، عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاِفْرِیقِیِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِیِّ، حَدَّثَتْنِیْ حَفْصَةُ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَجْعَلُ یَمِیْنَهٗ لِطَعَامِهٖ، وَیَجْعَلُ شِمَالَهٗ لِمَا سِوٰی ذٰلِكَ

اَبُوْ اَیُّوْبَ اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِیِّ الْاِفْرِیقِیُّ

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کو کھانے کے لئے مخصوص رکھا تھا اور بائیں ہاتھ کو دیگر کاموں کے لئے رکھا ہوا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوایوب نامی راوی کا نام عبداللہ بن علی افریقی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِعْطَاءِ الْمَرْءِ بِشِمَالِهٖ شَیْئًا مِنَ الْاَشْیَاءِ، وَكَذٰلِكَ الْاَخْذُ بِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی بائیں کے ذریعے کوئی چیز پکڑائے یا اس کے ذریعے کچھ پکڑے

5228 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ جَرِیرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْهِ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّعْطِیَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ شَیْئًا اَوْ یَاْخُذَ بِهَا،

5227- إسناده حسن ,عاصم-وهو ابن أبي النجود-صدوق صاحب أوهام ,أخرجا له في "الصحيحين "مقرونا .ابن أبي زائدة :هو يحيى بن زكريا .وهو في "مسند أبي يعلى .326/2"وأخرجه أحمد ,6/287والطبراني 23/347من طريق الحسين بن علي الجعفري ,عن زائدة ,عن عاصم ,بهذا الإسناد.وأخرجه أبو يعلى ,327/2والطبراني23/346من طريقين عن أبي زائدة ,عن أبي أيوب عن عاصم ,عن المسيب عن رافع ,ومعبد بن الحارث ,كلاهما عن حارثه ب وهب به . وأخرجه أحمد 6/287عن حماد بن سلمة ,عن عاصم ,عن سواء الخزاعي ,عن حفصة ,قال الهيثمي في "المجمع5/26 "ونسبه لأحمد :رجاله ثقات.

5228- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله رجال الشيخين غير أبيس الطاهر-وهو أحمد بن عمرو بن السرح-فمن رجال مسلم .هشام بن أبي عبد الله :الدستوائي.وأخرج القسم الأخير منه ,وهو النهي عن التنفس في الإناء إذا شرب :ابن أبي شيبة ,8/217-218والبخاري 153في الوضوء :باب النهي عن الاستنجاء باليمين ,ومسلم 26764في الطهارة :باب النهي عن الاستنجاء باليمين ,والترمذي 1889في الأشربة :باب ما جاء في التنفس في الإناء ,والنسائي 1/43في الطهارة :باب النهي عن الاستنجاء باليمين ,والبغوي 3034من طرق عن هشام الدستوائي ,بهذا الإسناد . وأخرجه أيضا عبد الرازق ,19584وأحمد 5/311و ,383والبخاري 154في الوضوء :باب لا يمس ذكره بيمينه ,و5630في الأشربة :باب انهي عن التنفس في الإناء , ومسلم267في الطهارة :باب النهي عن الاستنجاء باليمين ,و267121ص 1602في الأشربة :باب كراهة التنفس في نفس الإناء , والنسائي ,1/43-44والبيهقي 5/283-284من طرق عم يحيى بن أبي كثير ,به .وسيأتي برقم .5328

وَنَهٰى اَنْ يَّتَنَفَّسَ فِيْ اِنَائِهٖ اِذَا شَرِبَ

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی بائیں ہاتھ کے ذریعے کوئی چیز دے یا کوئی چیز پکڑے اور آپ نے پانی پیتے ہوئے برتن میں سانس لینے سے بھی منع کیا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5229 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَاْكُلْ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبْ بِهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِهَا وَيَشْرَبُ بِهَا وَزَادَ فِيْهِ نَافِعٌ: وَلَا يَاْخُذَنَّ بِهَا، وَلَا يُعْطِيَنَّ بِهَا

❀❀ سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ کھائے اور اس کے ذریعے نہ پئے کیونکہ شیطان اس کے ذریعے کھاتا ہے اور اس کے ذریعے پیتا ہے۔''

نافع نے اپنی روایت میں یہ زائد الفاظ نقل کیے ہیں۔

''اس کے ذریعے نہ پکڑے اور اس کے ذریعے نہ دے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ طَيِّبِ الْغَدَاءِ فِيْ اَسْبَابِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنے معمول میں پاکیزہ چیز کو (کھائے)

5230 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيْلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيْعِ بْنِ حُدُسٍ، عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

5229- إسناده على شرط الشيخين ,شجاع بن الوليد :هو ابن قيس الكوني ,وثقة ابن معين ,والعجلي ,وابن نمير ,وابن حبان ,وقال أبو حاتم لين الحديث ,شيخ ليس بالمتقن فلا يحتج بحديثه ,إلا أن لـه عن محمد بن عمرو بن علقمة أحاديث صحاحا, وسئل أبو زرعة عنه ,فقال :لا بأس به .قال الحافظ في "مقدمة الفتح "ص :409ليس لـه عند البخاري سوى حديث واحد في المحصر ,وقد توبع شيخه فيه -وهو عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ الْعُمَرِيِّ-عَنْ نافع ,عن ابن عمر ,وروى له الباقون .وباقي رجال السند ثقات .إسحاق بإبراهيم :هو ابن راوية ,وعمر ابن محمد :هو زيد بن عبد الله بن عمر بن الخطاب .وانظر.5226 وأخرجه مسلم 2020106في الأشربة :باب آداب الطعام والشراب وأحكامها ,من طريقين عن عبد الله بن وهب ,حدثني عمر بن محمد , حدثني القاسم بن عبيد الله بن عبد الله بن عمر ,حدثه عن سالم ,عن أبيه ...فذكره.

5230- إسناده ضعيف .مؤمل بن إسماعيل سيء الحفظ ,ووكيع بن عُدُس لم يوثقه غير المؤلف .وقد تقدم برقم.247

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ، اِنْ اَكَلَتْ اَكَلَتْ طَيِّبًا وَاِنْ وَضَعَتْ وَضَعَتْ طَيِّبًا

❀❀ حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے اگر وہ کھاتا ہے' تو پاکیزہ چیز کھاتا ہے اور اگر رکھتا ہے' تو پاکیزہ چیز رکھتا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْقِرَانِ فِي الْاَكْلِ اِذَا كَانَ الْمَاكُولُ فِيهِ قِلَّةٌ وَحَاجَتُهُمْ اِلَيْهِ شَدِيدَةٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کھاتے ہوئے دو کھجوریں (یا اور کوئی چیز) ایک ساتھ کھائی جائے جب کہ جو چیز کھائی جا رہی ہے اس کی تعداد کم ہو اور لوگوں کو اس کی شدید ضرورت بھی ہو

5231 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، وَالْحَوْضِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ اَخْبَرَنِي قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ: لَا تُقَارِنُوا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ

❀❀ جبلہ بن سحیم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس سے گزرے' تو انہوں نے فرمایا: تم (دو کھجوریں) ملا کر نہ کھاؤ کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دو کھجوریں) ایک ساتھ ملا کر کھانے سے منع کیا ہے البتہ اگر آدمی اپنے بھائی سے اجازت حاصل کر لے (تو حکم مختلف ہے)

5232 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

5231– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. والحوضي: اسمه حفص بن عمر. وأخرجه البخاري 2455 في المظالم: باب إذا أذن إنسان لآخر شيئا جاز، عن حفص بن عمر الحوضي، والدارمي 2/103، والبخاري 2490 في الشركة: باب القران في التمر بين الشركاء، عن أبي الوليد الطيالسي، كلاهما عن شعبة بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/44 و46 و74 و81 و103، وأبو داود الطيالسي 1906، والبخاري 5446 في الأطعمة: باب القران في التمر، ومسلم 2045 في الأشربة: باب نهي الآكل مع الجماعة عن قران تمرتين ونحوهما في لقمة إلا بإذن أصحابه، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة 5/326"، والبيهقي 7/281 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 2/60، والبخاري 2489، ومسلم 2045151، والترمذي 1814، والنسائي في "الكبرى"، وابن ماجة 3331 باب الأطعمة: باب انهي عن قران التمر، والبغوي 2891 من طرق عن سفيان، عن جبلة بن سحيم، به. وأخرجه أحمد 2/7، وابن أبي شيبة 8/305-306، وأبو داود 3834 في الأطعمة: باب الإقران في التمر عند الأكل، من طريق محمد بن فضيل، عن أبي إسحاق الشيباني، عن جبلة بن سحيم، به.

5232– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أيوب بن محمد الوزان، فقد روى له أصحاب السنن وهو ثقة، عبد الله بن جعفر: هو ابن غيلان الرقي، وعبيد الله بن عمر: هو أبو الوليد الرقي، وزيد: هو ابن أبي أنيسة.

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَكَلَ مَعَ قَوْمٍ مِّنْ تَمْرٍ فَلَا يَقْرِنْ، فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يَّفْعَلَ فَلْيَسْتَاْذِنْهُمْ، فَاِنْ اَذِنُوا لَهُ فَلْيَفْعَلْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص لوگوں کے ساتھ کھجوریں کھا رہا ہو وہ دو کھجوریں ایک ساتھ نہ کھائے اگر وہ ایسا کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو اسے ان سے اجازت لینی چاہئے اگر وہ اسے اجازت دے دیں، تو ایسا کرے"۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5233 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ فِيْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ، فَبَعَثَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَجْوَةٍ، فَكُبَّتْ بَيْنَنَا، فَجَعَلْنَا نَاْكُلُ الثِّنْتَيْنِ مِنَ الْجُوْعِ، وَجَعَلَ اَصْحَابُنَا اِذَا قَرَنَ اَحَدُهُمْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ: اِنِّيْ قَدْ قَرَنْتُ فَاقْرِنُوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اصحاب صفہ میں شامل تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عجوہ کھجوریں بھیجیں وہ ہمارے درمیان انڈیل دی گئی، تو ہم بھوک کی شدت کی وجہ سے دو کھجوریں ایک ساتھ کھانے لگے ہم میں سے کوئی ایک شخص جب دو کھجوریں ایک ساتھ کھاتا، تو وہ اپنے ساتھی یہ کہہ دیتا کہ میں دو ایک ساتھ کھا رہا ہوں، تو تم بھی دو، دو ایک ساتھ کھاؤ۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِقْلَالَ فِي الْاَكْلِ مِنْ عَلَامَةِ الْمُؤْمِنِ وَالْاِكْثَارَ فِيْهِ مِنْ اَمَارَةِ اَضْدَادِهِمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، کم کھانا مومن کی علامت ہے اور زیادہ کھانا ان کے متضاد لوگوں (یعنی غیر مسلموں) کی نشانی ہے

5233- إسناده ضعيف ,عطاء بن السائب قد اختلط ,وجرير-وهو ابن عبد الحميد-روى عنه بعد الاختلاط .وأورده الحافظ في "الفتح 9/571"فقال :أخرجه إسحاق في "مسنده ,"ومن طريقه ابن حبان ... وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي صلى الله عليه وسلم "ص ,205ومن طريقه البغوي 2892عن عبد الله بن محمد الرازي ,عن أبي زرعة ,عن يحيى بن عبد الحميد ,عن عبد السلام-هو ابن حرب-عن عطاء بن السائب ,عن ابن جبير ,عن أبي هريرة. وأخرج ابن أبي شيبة 8/306عن ابن فضيل ,عن عطاء بن السائب ,عن أبي جحش ,عن أبي هريرة ,أنه أكل مع أصحابه تمرا ,فقال :إني قد قارنت فقارنوا. قوله "فكبت :"معناه ألقيت ,ولفظ أبي الشيخ والبغوي "فكان ينبذ إلينا التمر."

5234 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی

5235 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَ حِلَابَهَا، حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ، فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک کافر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان کے طور پر آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم

5234- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو أسامة :هو حماد بن أسامة ,وبريد :هو ابن عبد الله بن أبى موسى الأشعرى.وأخرجه مسلم2062فى الأشربة :باب المؤمن يأكل فى معى واحد ,وابن ماجة3258فى الأطعمة :باب المؤمن يأكل فى معى واحد والكافر يأكل فى سبعة أمعاء ,وأبو يعلى ,917والطحاوى فى "مشكل الآثار 2/408"من طريق محمد بن العلاء ,بهذا الإسناد .وفى الباب عن جابر عند ابن أبى شيبة ,8/321والدارمى,2/99وأحمد3/257و ,392ومسلم.2061 وعن ميمونة عند أحمد ,6/335وابن أبى شيبة ,8/321والطحاوى فى "شرح المشكل .2/407 " وعن جهجاه الغفارى عند ابن أبى شيبة ,322-8/321وأبى يعلى ,916والطبرانى.2152 وعن أبى سعيد عند الطحاوى ,2/407وعن نضلة الغفارى عند البيهقى فى "دلائل النبوة .6/116"إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبى صالح فمن رجال مسلم وروى له البخارى مقرونا وتعليقا .وقد تقدم برقم161و.162

5235- حديث صحيح ,صالح بن يحيى بن المقدام ذكره المؤلف فى "الثقات,6/459وكذا أبوه.5/525 وأخرجه البيهقى فى "الآداب701"من طريق محمد بن المتوكل بن أبى السرى ,بهذا الإسناد . وأخرجه النسائى فى "الكبرى"كما فى "التحفة" 8/509عن عمرو بن عثمان ,عن محمد بن حرب الأبرش ,عن سليمان بن سليم ,عن صالح بن يحيى المقدام ,عن جده المقدام. وتقدم عند المؤلف برقم674من طريق حرملة بن يحيى ,عن ابْنُ وَهْبٍ ,عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ ,عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ ,عن المقدام .

وهذا

کے تحت اس کے لئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا۔ اس نے اس کا دودھ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا' تو اس نے وہ بھی پی لیا پھر ایک اور کا دھو لیا گیا۔ اس نے وہ بھی پی لیا' یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔ اگلے دن وہ مسلمان ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس کے لئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا' تو اس نے اسے پی لیا پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت دوسری بکری کا دودھ دوہ لیا گیا' تو وہ اسے مکمل طور پر نہیں پی سکا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بیشک مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے''۔

ذِكْرُ وَصْفِ اَكْلِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِىْ يَجِبُ عَلَيْهِمُ اسْتِعْمَالُهُ رَجَاءَ ثَوَابِ نَوَالِ الْخَيْرِ فِى الدَّارَيْنِ بِهِ

مسلمانوں کے کھانے کی صفت کا تذکرہ جس پر عمل کرنا ان لوگوں پر لازم ہے اس بات کی امید کرتے ہوئے کہ ایسا کرنے سے انہیں دونوں جہانوں میں ثواب ملے گا

5236 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْاَبْرَشُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ الْكِنَانِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِى كَرِبَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ الْمِقْدَامِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَا مَلَاَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، حَسْبُكَ يَا ابْنَ آدَمَ لُقَيْمَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَكَ، فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَثُلُثٌ طَعَامٌ، وَثُلُثٌ شَرَابٌ، وَثُلُثٌ نَفَسٌ

❀❀ حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی پیٹ سے زیادہ برے برتن کو نہیں بھرتا۔ اے ابن آدم تمہارے لئے چند لقمے کافی ہیں جو تمہاری پشت کو قائم رکھیں اگر بہت زیادہ ضروری ہو' تو (معدے کا) ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے' ایک تہائی حصہ پانی کے لئے اور ایک تہائی حصہ سانس لینے کے لئے ہونا چاہئے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمَرْءَ يَجِبُ عَلَيْهِ الْاِقْلَالُ مِنْ غِذَائِهِ وَلَا سِيَّمَا اِذَا كَانَ مَعَهُ غَيْرُهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ تھوڑی غذا استعمال کرے بطور خاص اس وقت جب اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص بھی موجود ہو

5237 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قِلَّةَ الْاَكْلِ مِنْ شِعَارِ الْمُسْلِمِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' تھوڑا کھانا مسلمانوں کا مخصوص علامتی نشان ہے

5238 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُسْلِمُ يَاْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے''۔

5239 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ فِيْلٍ الْبَالِسِيُّ، بِاَنْطَاكِيَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ.

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: هٰذَا الْخَبَرُ خَرَجَ عَلٰى اِنْسَانٍ بِعَيْنِهِ

5237- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم .أبو عاصم :هو الضحاك بنا مخلد النبيل .وأخرجه الدارمي 2/100 عن أبي عاصم ,بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/382, ومسلم 2059 في الأشربة: باب فضيلة المواساة في الطعام القليل ,وابن ماجة 3254 في الأطعمة :باب طعام الواحد يكفي الاثنين ,من طريقين عن ابن جريج , بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 3/301, ومسلم 2059, والترمذي 1820 في الأطعمة:

5238- إسناده صحيح على شرط مسلم .أبو الطاهر :هو أحمد بن عمرو بن عبد الله بن السرح، ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين .وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار 2/406 "عن يونس، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وعلقه البخاري بأثر الحديث 5394 فقال :وقال يحيى بن عبد الله بن بكير :حدثنا مالك، عن نافع ..ووصله الإسماعيلي في "المستخرج "كما في "الفتح 9/573 "، والحافظ ابن حجر في "تغليق التعليق 4/486 "من طريق يحيى بن بكير، عن مالك، به=.

5239- إسناده صحيح على شرط الشيخين ,وهو مكرر 5234.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''
شیخ فرماتے ہیں: یہ روایت انسانوں کی صورت حال کے بالکل عین مطابق ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مُجَانَبَةُ الْاِتِّكَاءِ عِنْدَ اَكْلِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ ٹیک لگا کر کھانے سے اجتناب کرے

5240 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
(متن حدیث): اَمَّا اَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جہاں تک میری بات ہے' تو میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔''

ذِكْرُ اِبَاحَةِ قَطْعِ الْمَرْءِ الْاَشْيَاءَ الَّتِي تُؤْكَلُ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ

آدمی کے لیے کھانے کی چیزوں کو کاٹ لینا مباح ہونے کا تذکرہ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

5241 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى بْنِ خَتٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:
(متن حدیث): اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ مِنْ تَبُوكَ، فَدَعَا بِسِكِّينٍ فَسَمَّى وَقَطَعَ

5240–إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد بن كثير: هو العبدى ,سفيان: هو الثورى. وأخرجه أبو داود 3769 فى الأطعمة: باب ما جاء فى الآكل متكئا ,عن محمد بن كثير ,بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدى 891 ,وأحمد 4/308 و 309 , والدارمى 2/106 ,والترمذى فى "الشمائل 142 ,"وأبو يعلى 888 و 889 ,والطبرانى 22/343 و 344 ,وأبو الشيخ فى "أخلاق النبى "ص 196 ,والبيهقى 7/49 من طرق عن سفيان ,به. وأخرجه أحمد 4/309 ,وابن أبى شيبة 8/314 ,والبخارى 5398 و 5399 فى الأطعمة: باب الآكل متكئا ,والترمذى 1830 فى الأطعمة: باب ما جاء فى كراهية الآكل متكئا ,وابن ماجة 3262 فى الأطعمة: باب الآكل متكئا ,وأبو يعلى 884 ,والطبرانى 22/254 و 340 و 341 و 342 و 345 و 346 و 347 و 348 و 349 و 351 , والبيهقى 7/49 .وفى "الآداب 671 ,"والبغوى 2838 من طرق عن على بن الأقمر ,به.

5241–إسناده حسن. عمرو بن منصور: هو الهمدانى ,وخت لقب ليحيى بن موسى ,وقيل: هو لقب لأبيه. وأخرجه أبو داود 3819 فى الأطعمة: باب فى أكل الجبن ,ومن طريقه البيهقى 10/6 عن يحيى بن موسى ,بهذا الإسناد.

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تبوک سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری منگوائی اور اللہ کا نام لیا اور اسے کاٹ دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْجُبْنَ الَّذِىْ اَكَلَهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ عَمَلِ الْمُسْلِمِيْنَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' وہ پنیر جو نبی نے کھایا تھا وہ مسلمانوں کا بنایا ہوا تھا

5242 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِيْنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحَ، فَقَدَّمَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِيْهَا طَعَامٌ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ، وَقَالَ: اِنَّا لَا نَاْكُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰى اَنْصَابِكُمْ، وَلَا نَاْكُلُ اِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: بلدح کے زیریں حصے میں آپ کی ملاقات حضرت زید بن عمرو بن نفیل سے ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے ایک دستر خوان رکھا جس میں کچھ کھانا موجود تھا۔ انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا: میں وہ گوشت نہیں کھاتا جسے تم لوگ (یعنی اہل مکہ) بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔ ہم صرف وہی چیز کھاتے ہیں' جس پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہو۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ کھڑا ہو کر کچھ کھا یا پی سکتا ہے

5243 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، عَنْ اَبِی الْبَزَرِيِّ يَزِيْدَ بْنِ عُطَارِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَشْرَبُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ قِيَامٌ، وَنَاْكُلُ وَنَحْنُ نَسْعٰى

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے اور

5242- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو راهويه. وأخرجه أحمد 2/68-69, والنسائي في "فضائل الصحابة" 86 من طريق وهيب, والبخاري 5499 في الذبائح: باب ما ذبح على النصب والأصنام, من طريق عبد العزيز بن المختار, وابن سعد 3/380 من طريق زهير بن معاوية ووهيب وعبد العزيز بن المختار, ثلاثتهم عن موسى بن عقبة, بهذا الإسناد, وبلفظ المصنف, وما بين حاصرتين منهم.

بھاگتے ہوئے کچھ کھالیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّاْكُلَ الطَّعَامَ وَهُوَ قَائِمٌ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کھڑا ہو کر کھا سکتا ہے

5244 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِىْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ بِقَدْرٍ لِبَعْضِ اَهْلِهِ فِيْهَا لَحْمٌ يُطْبَخُ، فَنَاوَلَهُ بَعْضُهُمْ مِنْهَا كَتِفًا، فَاَكَلَهَا وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی اہلیہ محترمہ کے ہاں سے گزرے جہاں ہنڈیا میں گوشت پکا ہوا تھا۔ ان میں سے کسی نے اس گوشت میں سے دستی کا گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر اسے کھالیا پھر آپ نے نماز ادا کی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِبْتِدَاءِ فِى الْاَكْلِ مِنْ جَوَانِبِ الطَّعَامِ اِذِ الْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَهُ

کھانے کا آغاز کھانے کے اطراف کی طرف سے کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ' کیونکہ اس کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے

5245 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ

5244–شرحبيل بن سعد المدني مولى الأنصار لم يوثقه غير المؤلف، وقد ضعفه مالك والنسائي والدارقطني وغيرهم، وقال الحافظ في "التقريب:"صدوق اختلط بأخرة، وباقي رجاله ثقات .محمد بن سلمة :هو الباهلي الحرّاني، وأبو عبد الرحيم :هو خالد بن يزيد بن سماك الأموري .وقد تقدم تخريجه برقم .1150

5245–حديث صحيح رجاله ثقات، خالد -هو ابن عبد الله الواسطي الطحان -روايته عن عطاء بن السائب بعد الاختلاط، لكن تابعه عليه شعبة عند الدرامي وابن الجعد والبغوي، والبيهقي في "الآداب "وسفيان عند الحميدي، وأحمد والحاكم، وهما ممن رويا عن عطاء قبل الاختلاط. وأخرجه الحميدي 529، وأحمد 1/270و 345و364، والدارمي 2/100، وابن الجعد 860، والترمذي 1805في الأطعمة :باب ما جاء في كراهية الأكل من وسط الطعام، وابن ماجة 3277في الأطعمة :باب النهي عن الأكل من ذروة الثريد، والحاكم 4/116، والبيهقي في "الآداب632 "، والبغوي 3772من طريق عن عطاء بن السائب، بهذا الإسناد .قال الترمذي :حديث حسن صحيح، وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .وقال أبو داود 3772في الأطعمة :باب ما جاء في الأكل من أعلى الصحفة :حدثنا مسلم بن إبراهيم، حدثنا شعبة، عن عطاء بن السائب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ":إذا أكل أحدكم طعاما، فلا يأكل من أعلى الصحفة، ولكن ليأكل من أسفلها، فإن البركة تنزل من أعلاها "قلت :وهذا إسناد صحيح.

عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: دُعِينَا اِلٰى طَعَامٍ وَمَعَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَزَاذَانُ وَاَبُو الْبَخْتَرِيِّ وَمِقْسَمٌ، فَاُتِيْنَا بِالطَّعَامِ، فَقَالَ: سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے اس لئے تم اس کے کناروں کی طرف سے کھایا کرو۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّجْمَعَ فِيْ اَكْلِهٖ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ مِنَ الْمَاْكُوْلِ

آدمی کے لیے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' وہ کھائی جانے والی چیزوں میں سے دو چیزیں ایک ساتھ کھالے

5246 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خربوزے اور کھجور کو ملا کر کھالیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ، اَرَادَتْ بِهٖ اَنَّهٗ كَانَ يَاْكُلُهُمَا مَعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خربوزہ کھجور کے ساتھ ملا کر کھاتے تھے'' اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونوں چیزیں ایک ساتھ کھاتے تھے

5247 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، بِمَنْبِجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5246- إسناده حسن، معاوية بن هشام -وإن خرج له مسلم -وصفه الحافظ في "التقريب "بقوله :صدوق له أوهام، وباقي رجاله ثقات من رجاله الشيخينغير عبدة بن عبد الله فمن رجال البخاري، وسفيان :هو الثوري. وأخرجه الترمذي 1843في الأطعمة :باب ما جاء في أكل البطيخ بالرطب، وفي "الشمائل199 "، ومن طريقه البغوي 2894عن عبدة بن عبد الله الخزاعي، بهذا الإسناد .قال الترمذي :هذا حديث حسن غريب. وأخرجه الحميدي 255عن سفيان به . وأخرجه أبو داود 3836في الأطعمة :باب في الجمع بين لونين في الأكل، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص203، والبيهقي 7/281، وأبو نعيم في"الحلية 7/367"من طرق عن هشام بن عروة، به .زاد أبو داود"ويقول :نكسر حر هذا ببرد هذا، وبرد هذا بحر هذا " وأخرجه الترمذي في"الشمائل 201"من طريق يزيد بن رومان، عن عروة به .وانظر ما بعده.

عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ *

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ہمراہ خربوزہ کھا لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5248 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ الطَّبِيخَ اَوِ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ، الشَّكُّ مِنْ اَحْمَدَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ہمراہ خربوزہ کھا لیتے تھے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

یہ شک احمد بن حنبل کو ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاَكْلِ اللُّقْمَةِ اِذَا سَقَطَتْ مِنْ يَدَيِ الْاٰكِلِ لِئَلَّا يَتْرُكَهَا لِلشَّيْطَانِ

جب کوئی لقمہ کھانے والے کے ہاتھ سے گر جائے تو اسے کھانے کے حکم ہونے کا تذکرہ تاکہ آدمی اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑ دے

5249 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ، فَلْيُمِطِ الْاَذَى عَنْهَا وَلْيَاْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَاَسْلِتُوا الصَّحْفَةَ، فَاِنَّهُ لَا يُدْرَى فِي اَيِّ طَعَامِكُمْ تَكُونُ الْبَرَكَةُ

5247- إسناده حسن، هشام بن عمار وإن روى له البخاري، لا يرقى إلى رتبة الصحيح، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. عيسى بن يونس :هو ابن إسحاق السبيعي .وهو مكرر ما قبله.

5248- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مسند أحمد 3/142 "و 143 وأخرجه الترمذي في "الشمائل 200" عن إبراهيم بن يعقوب، عن وهب بن جرير بهذا الإسناد. وعند أحمد والترمذي "كان يأكل الرطب بالخربز "قال الحافظ في "الفتح" 9/573: الخربز :هو بكسر الخاء المعجمة وسكون الراء وكسر الموحدة بعدها زاي :نوع من البطيخ الأصفر. وأخرج البخاري 5440 و5447 و5449، ومسلم 2043، وأبو داود 3835، والترمذي 1844 عن عبد الله بن جعفر قال :رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يأكل القثاء بالرطب.

حضرت انس رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے' تو اسے اس سے گندگی صاف کر کے اسے کھا لینا چاہئے۔ اسے شیطان کے لئے نہیں چھوڑنا چاہئے اور تم پیالے کو پونچھ لیا کرو کیونکہ یہ بات معلوم نہیں ہے' تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِغَمْسِ الذُّبَابِ فِي الْمَرَقَةِ اِذَا وَقَعَ فِيهَا، ثُمَّ الْاِخْرَاجِ وَالْاِنْتِفَاعِ بِتِلْكَ الْمَرَقَةِ

مکھی کو شوربے میں ڈبونے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب مکھی اس میں گر جائے اور پھر اسے نکالنے کا اور شوربے کو استعمال کرنے (کا حکم ہونے کا تذکرہ)

5250 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ، فَاِنَّ فِي اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً، وَاِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: الْعَرَبُ تُسَوِّغُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ فِي الْاِتِّقَاءِ اَنَّهُ يُسْتَعْمَلُ فِي الْغَمْسِ وَالرَّفْعِ مَعًا، فَاِنَّ الْاِتِّقَاءَ يَقَعُ عَلَى الْمَعْنَيَيْنِ جَمِيعًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے' تو وہ اسے ڈبو دے کیونکہ اس کے دو پروں میں سے ایک میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے وہ اپنے اس پر کے ذریعے بچنے کی کوشش کرتی ہے' جس میں بیماری ہوتی ہے' تو آدمی' تو اسے مکمل ڈبو کر پھر باہر نکالنا چاہئے''۔

5249- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم . وأخرجه الدرامى ,2/96وابن أبى شيبة ,8/294وأحمد ;3/177وعلى بن الجعد ,3476ومسلم2034 , فى الأشربة :باب استحباب لعق الأصابع والقصعة ,والترمذى 1803فى الأطعمة :بـاب ما جاء فى اللقمة تسقط , وأبو داود 3845فى الأطعمة :باب فى اللقمة تسقط، ومن طريقه البيهقى 7/278من طرق عن حماد بن سلمه، بهذا الإسناد . قال الترمذى :حديث حسن غريب صحيح. وأخرجه أحمد مختصراً 3/100من طريق حميد عن أنس.

5250- إسناده حسن ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمذ بن عجلان ,فقد روى له البخارى تعليقاً ومسلم متابعة .وقد تقدم تخريجه برقم.1247

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عرب یہ لفظ ڈبونے اور اٹھانے دونوں کے لئے استعمال کرتے ہیں کیونکہ لفظ اتقاء ان دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ اَكْلُهُ بِاَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ تین انگلیوں کے ذریعے کھائے

5251 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ، ثُمَّ يَلْعَقُهُنَّ

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ کھایا کرتے تھے اور انہیں چاٹ لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لَعْقُ الْاُصْبُعِ عِنْدَ الْاَكْلِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ تَقْذِرَةً

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے اسے گندا سمجھتے ہوئے مکروہ قرار دیا ہے

5252 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5251- إسناده قوی ,مالك بن سعير :لا بأس به ,روى له البخاری فی "صحيحه "متابعة ,وحديثه عند أهل السنن ,وباقی السند ثقات من رجال الصحيح .عبد الرحمن بن سعد :هو المدنی مولى الأسود ,وابن كعب بن مالك :هو عبد الله أو عبد الرحمن كما جاء مصرحاً به عند مسلم والدارمی وغيرهما ,وابنا كعب هذان ثقتان روى لهما الشيخان .وجاء فی رواية لأحمد 6/386 والدارمی "2/97أبی بن كعب بن مالك "بزيادة"أبی "وهو خطأ ,والصواب حذفها ,فليس لكعب بن مالك ولد يسمى"أُبياً" وأخرجه أحمد 3/454و ,6/386والدارمی 2/97ومسلم 2033فی الأشربة :باب استحباب لعق الأصابع والقصعة ,وأبو داود 3848فی الأطعمة :باب فی المنديل ,والطبرانی19/195و ,196والبيهقی ,7/278وفی"الآداب ,"633والبغوی 2874من طرق عن هشام بن عروه ,بهذا الإسناد .وأخرجه الترمذی فی "الشمائل ,143"والطبرانی19/187و 188من طرق عن هشام ,عن ابن كعب بن مالك ,ولم يذكرا عبد الرحمن بن سعد . وأخرجه ابن أبی شيبة ,8/295ومسلم ,2032131والترمذی فی "الشمائل ,140"والطبرانی 19/182من طريق عبد الرحمن بن مهدی ,عن سفيان ,عن سعد بن إبراهيم ,عن ابن كعب بن مالك ,به.

5252- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم . وأخرجه الترمذی فی "الشمائل ,141"وعلی بن الجعد ,3475وأبو الشيخ فی "أخلاق النبی "ص ,194والبغوی 2873من طريق حماد بن سلمة, بهذا الإسناد وانظر تخريج الحديث.5249

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کھانا کھاتے تھے تو آپ اپنی تین انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ لِلْاَكْلِ قَبْلَ مَسْحِهَا بِالْمِنْدِيلِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ تَقَذَّرَهُ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ کھانے کے بعد ہاتھوں کو رومال کے ذریعے پونچھنے سے پہلے انگلیوں کو چاٹ لے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے گندا قرار دیا ہے

5253 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى الْجَوَالِيقِيُّ، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِذَا طَعِمَ اَحَدُكُمْ فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ مِنْ يَدِهِ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا، وَلْيُطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَ يَدَهُ، فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَدْرِي فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ، وَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَرْصُدُ النَّاسَ اَوِ الْاِنْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى عِنْدَ مَطْعَمِهِ اَوْ طَعَامِهِ، وَلَا يَرْفَعُ الصَّحْفَةَ حَتّٰى يَلْعَقَهَا، اَوْ يُلْعِقَهَا فَاِنَّ فِيْ اٰخِرِ الطَّعَامِ الْبَرَكَةَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''جب کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ اس کے ہاتھ سے گر جائے تو اس پر جو چیز لگی ہوئی ہو اسے صاف کر کے آدمی کو اسے کھا لینا چاہئے اور اس لقمے کو شیطان کے لئے نہیں چھوڑنا چاہئے اور آدمی کو اپنے ہاتھ رومال سے اس وقت تک نہیں پونچھنے چاہئے جب تک وہ اپنے ہاتھ کو چاٹ نہیں لیتا کیونکہ آدمی یہ بات نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کون سے حصے میں اس کے لئے برکت رکھی گئی ہے اور شیطان انسان کی گھات میں رہتا ہے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) ہر چیز کے حوالے سے رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کے حوالے سے بھی رہتا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) آدمی کو پیالہ اس وقت تک نہیں اٹھانا چاہئے جب تک وہ اسے چاٹ نہیں لیتا یا کسی دوسرے کو چاٹنے کے لئے نہیں دے دیتا کیونکہ کھانے کے آخری حصے میں برکت ہوتی ہے۔''

5253- حديث صحيح ,إسناده على شرط مسلم ,رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم ,وقد تابعه أبو سفيان طلحة بن نافع عند مسلم وغيره .أبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد النبيل. وأخرجه النسائي في الوليمة كما في "التحفة" 2/330من طريق حجاج بن محمد ,عن ابن جريج ,بهذا الإسناد. وأخرجه مختصراً ومطولاً ;أحمد 3/301و331و337و ,366-365ومسلم 2033في الأشربة :باب استحباب لعق الأصابع والقصعة ,من طريق سفيان , والترمذي 1802في الأطعمة :باب ما جاء في اللقمة تسقط ,من طريق ابن لهيعة ,كلاهما عن أبي الزبير ,به. وأخرجه كذلك أحمد 3/315,وابن أبي شيبة ,8/297ومسلم ,2033135وابن ماجة 3279في الأطعمة :باب اللقمة إذا سقطت ,

بَابُ مَا يَجُوزُ اَكْلُهُ وَمَا لَا يَجُوزُ

باب! کون سی چیز کھانا جائز ہے اور کون سی چیز کھانا جائز نہیں ہے

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ كَرِهَ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ اَكْلَ الْعَسَلِ وَالْحَلْوٰى مَخَافَةَ اَنْ لَا يَقُومَ بِشُكْرِهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس کا تعلق صوفیاء سے ہے

اور جس نے شہد اور حلوے (یعنی میٹھی چیز) کو کھانا مکروہ قرار دیا ہے اس اندیشے کے تحت کہ آدمی اس کا شکر ادا نہیں کر سکے گا

5254 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حلوے اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَكْلَ لُحُومِ الدَّجَاجِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْاِسْرَافِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ مرغی کا گوشت کھا سکتا ہے یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے' یہ عمل اسراف ہے

5255 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ، قَالَ: اَيُّوبُ: وَاَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ اَحْفَظُ مِنِّي لِحَدِيثِ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَ:

5254- إسناده صحيح على شرط الشيخين ,أبو أسامة :هو حماد بن أسامة , وأخرجه أحمد ,6/59 والبخاري 5431 في الأطعمة :باب الحلواء والعسل ,و 5599 في الأشربة :باب الباذق وما نهى عن كل مسكر من الأشربة ,و :5614 باب شراب الحلواء والعسل ,و 5682 في الطب :باب الدواء بالعسل ,و 6972 في الحيل :باب ما يكره من احتيال المرأة مع الزوج والضرائر ,ومسلم 147421 في الطلاق :باب وجوب الكفارة على من حرم امرأته ,وأبو داود 3715 في الأشربة :باب في شراب العسل ,والترمذي 1831 في الأطعمة :باب ما جاء في حب النبي صلى الله عليه وسلم الحلواء والعسل ,وفي "الشمائل ,164" وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص ,203 والبغوي 2865 من طرق عن حماد بن أسامة ,بهذا الإسناد.=

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، فَدَعَا بِمَائِدَةٍ وَعَلَيْهَا لَحْمُ دَجَاجٍ، وَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْهُ

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے دسترخوان منگوایا اس پر مرغی کا گوشت تھا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اَكْلِ الْمَرْءِ لُحُومَ الطُّيُوْرِ الَّتِي قَدِ اصْطِيدَتْ

آدمی کے لیے پرندوں کا گوشت کھانے کے مباح ہونے کا تذکرہ، جنہیں شکار کیا گیا ہو

5256 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ، فَاُهْدِيَ لَنَا طَيْرٌ، وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ، فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ، وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ اَكَلَهُ، وَقَالَ: اَكَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معاذ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ہم لوگ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ہم نے احرام باندھا ہوا تھا۔ ہمیں ایک پرندے (کا گوشت) تحفے کے طور پر دیا گیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت سو رہے تھے ہم میں سے کچھ لوگوں نے اسے کھا لیا اور کچھ نے پرہیز کیا۔ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے، تو انہوں نے ان لوگوں کا ساتھ دیا جنہوں نے اس کا گوشت کھا لیا تھا۔ انہوں نے یہ بات بیان کی کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ اس (پرندے کا گوشت) کھایا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّاْكُلَ الْجَرَادَ اِذَا لَمْ يَتَقَذَّرْهُ

آدمی کے لیے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ، وہ ٹڈی کھا سکتا ہے، جب کہ وہ اسے گندا نہ سمجھے

5255- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الربيع الزهراني: هو سليمان بن داود العتكي, وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي. وقد تقدم برقم 5222. وأخرجه مسلم 16499 في الأيمان: باب ندب من حلف يميناً فرأى غيرها خيراً منها, عن أبي الربيع الزهراني, بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/406, والبخاري 3133 في الجهاد: باب ومن الدليل على أن الخمس لنوائب المسلمين ما سأل هوازن النبي صلى الله عليه وسلم ,. . . . ومن طريقين, عن حماد بن زيد, به. وأخرجه البخاري 6649 في الأيمان والنذور: باب لا تحلفوا بآبائكم, 7555 في التوحيد: باب قول الله تعالى: (وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ), ومسلم 1649 من طريقين عن أيوب, عن أبي قلابة والقاسم, به. وأخرجه أحمد 4/401 و406, والدارمي 2/102, والبخاري 5518 في الذبائح: باب لحم الدجاج, و6721 في الأيمان والنذور: باب الكفارة قبل الحنث وبعده, ومسلم 1649, والنسائي 7/106 في الصيد باب إباحة أكل لحوم الدجاج, من طريقين عن أيوب, عن القاسم, به.

5256- إسناده صحيح على شرط مسلم ورجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن التيمي فمن رجال مسلم. وقد تقدم تخريجه برقم 3973.

5257 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِى يَعْفُوْرَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِى اَوْفَى، قَالَ:

(متن حدیث):غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَوْ سِتَّ غَزَوَاتٍ - شَكَّ شُعْبَةُ - فَكُنَّا نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) چھ ایسے غزوات میں شرکت کی ہے جس میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ٹڈی کھاتے رہے ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ مَنْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ مِنَ الْمَيْتَةِ اَوْ مَا اصْطِيدَ مِنْهُ مِمَّا لَا يَعِيشُ اِلَّا فِيهِ مَيْتَةٌ حَلَالٌ اَكْلُهُ وَاِنْ بَايَنَتْ خِلْقَهَا خِلْقَةَ الْحُوتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر وہ چیز جسے سمندر مردار کی شکل میں باہر پھینک دے یا جسے سمندر میں سے شکار کیا جاتا ہے وہ مردار ہوتی ہے لیکن اس چیز کی گزر بسر سمندر میں ہی ہوتی ہے تو اسے کھانا حلال ہوتا ہے اگرچہ اس کی ظاہری جسامت مچھلی سے کچھ مختلف ہو

5258 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ، مِنْ آلِ ابْنِ الْاَزْرَقِ اَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ اَبِى بُرْدَةَ مِنْ بَنِى عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ

(متن حدیث):سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ، فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهِ عَطِشْنَا، اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم۔

5257- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو يعفور :هو العبدى ,وأسمه وقدان ,قيل :واقد. وأخرجه البيهقى 9/256-257من طريقين عن أبى بكر الإسماعيلى ,عن أبى خليفة الفضل بن الحباب ,بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسى ,818واحمد ,4/357والبخارى 5495فى الصيد :باب أكل الجراد ,ومسلم 1952فى الصيد :باب إباحة الجراد , وأبو داود 3812فى الأطعمة :باب فى أكل الجراد ,والترمذى 1822فى الأطعمة :باب ما جاء فى أكل الجراد ,والنسائى 7/210 فى الصيد :باب الجراد ,والبهقى 9/257من طريقين عن شعبة ,به. وأخرجه الحميدى ,713وعبد الرزاق ,8762وابن أبى شيبة 8/325وأحمد 4/353و 380والدرامى ,2/91ومسلم ,1952والترمذى1821و ,1822والنسائى ,7/210وابن الجارود ,880والبيهقى ,9/257والبغوى2802من طرق عن سفيان بن عيينة ,به.

5258- إسناده صحيح رجاله ثقات ,وقد تقدم تخريجه برقم.1244

سمندری سفر کرتے ہیں۔ ہم اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں۔ اگر ہم اس کے ذریعے وضو کریں' تو خود پیاسے رہ جائیں کیا ہم سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرلیا کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

5259 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ مِائَةِ رَاكِبٍ، وَاَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نَرْصُدُ عِيْرًا لِقُرَيْشٍ، فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ، فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ، حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ، قَالَ: فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ، ثُمَّ اَلْقَى الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا: الْعَنْبَرُ، فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ حَتّٰى ثَابَتْ اَجْسَامُنَا وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهٖ، فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ، وَنَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ جَمَلٍ فِي الْجَيْشِ وَاَطْوَلِ رَجُلٍ، فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ: سُفْيَانُ: قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ: اَعْطَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ، فَلَمَّا نَفِدَ، وَجَدْنَا فَقْدَهُ، فَجَعَلَ يَجِيْءُ الرَّجُلُ بِالشَّيْءِ، قَالَ: وَاَخْرَجْنَا مِنْ عَيْنَيْهِ كَذَا وَكَذَا حُبًّا مِنْ وَدَكٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَنَا: هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہم تین سو سواروں کو (ایک مہم پر) روانہ کیا ہمارے امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے ہم قریش کے قافلے کی گھات میں تھے ہم نے پندرہ دن تک ساحل پر قیام کیا' ہمیں شدید بھوک لاحق ہوگئی' یہاں تک کہ ہم پتے کھانے لگے۔ اسی وجہ سے اس لشکر کا نام پتوں والا لشکر رکھا گیا تھا' پھر سمندر نے ایک بڑے سے جانور کو باہر پھینک دیا جس کا نام عنبر تھا۔ ہم نے پندرہ دن تک اس کا گوشت کھایا' یہاں تک کہ ہمارے جسم مضبوط ہوگئے۔ ہم نے اس کی چربی کو تیل کے طور پر استعمال کیا پھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی کو لیا۔ انہوں نے لشکر میں موجود سب سے اونچے اونٹ اور سب سے لمبے آدمی کا انتخاب کیا۔ اسے اس اونٹ پر سوار کیا' تو وہ آدمی اس پسلی کے نیچے سے گزر گیا۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ منقول ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک تھیلا دیا تھا۔ جس میں کھجوریں موجود تھیں جب وہ ختم ہوگئی' تو ہمیں ان کی غیر موجودگی محسوس ہوئی پھر کوئی آدمی کوئی چیز لے آیا کرتا تھا۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ہم نے اس (سمندری جانور) کی آنکھوں سے اتنی اتنی چربی نکالی جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ نے ہم سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اس کا کچھ (گوشت) ہے۔

5259– إسناده صحيح على شرط الشيخين .سفيان :هو ابن عيينة .وهو في "مسند أبي يعلى 1955 "و .1956وأخرجه عبد الرزاق ,8667والحميدي ,1242وأحمد ,3/308-309والدارمي ,2/91-92والبخاري 4361في المغازي :باب غزوة سيف البحر ,ومسلم 193518في الصيد :باب إباحة ميتات البحر ,والنسائي 7/207-208في الصيد :باب ميتة البحر , والبيهقي 9/251من طرق عن سفيان ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد ,3/311والبخاري 5493في الصيد :باب قول الله تعالى (أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ) , والبيهقي ,9/251 والبغوي 2804من طريقين عن عمرو بن دينار ,به .وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ مِمَّا حَمَلَهُ اَهْلُ ذٰلِكَ الْجَيْشِ مِنَ الْعَنْبَرِ الَّذِيْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ لَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے اس جانور کا گوشت کھایا تھا جسے اس لشکر والے لوگ اٹھا کر لائے تھے جو عنبر کا گوشت تھا جسے سمندر نے باہر پھینکا تھا

5260 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّرَ عَلَيْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ يَتَلَقّٰى عِيْرًا لِقُرَيْشٍ، وَزَوَّدَنَا جِرَابَ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ، فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يُطْعِمُنَا تَمْرَةً تَمْرَةً، قُلْتُ: فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا؟ قَالَ: نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ، ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، فَيَكْفِينَا يَوْمَنَا اِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَاْكُلُهُ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا، فَرُفِعَ لَنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ، فَاَتَيْنَاهُ فَاِذَا هُوَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ، فَقَالَ: اَبُوْ عُبَيْدَةَ: مَيْتَةٌ، ثُمَّ قَالَ: لَا، نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوا، قَالَ: فَاَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا، وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتّٰى سَمِنَّا، وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنَيْهِ بِالْقِلَالِ، وَنَقْطَعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ اَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ، وَلَقَدْ اَخَذَ مِنَّا اَبُوْ عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَاَقْعَدَهُمْ فِيْ وَقْبِ عَيْنِهِ، وَاَخَذَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهِ فَاَقَامَهَا، ثُمَّ اَرْحَلَ اَعْظَمَ بَعِيْرٍ مِّنَّا فَمَرَّ تَحْتَهَا، قَالَ: وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ، اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ، فَهَلْ مِنْ لَحْمِهِ مَعَكُمْ شَيْءٌ تُطْعِمُوْنَا؟ فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهِ مِنْهُ فَاَكَلَهُ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا۔ آپ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا۔ ہمارا ارادہ قریش کے قافلے کو روکنے کا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے زادراہ کے طور پر کھجوروں کا ایک تھیلا ہمیں دے دیا۔ ہمیں اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ملی۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اس میں سے ایک' ایک کھجور ہمیں کھانے کے لئے دیا کرتے تھے۔

5260- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله رجال الشيخين غير أبي الزبير ,فمن رجال مسلم ,وقد صرح بالتحديث في رواية عند أحمد . وأخرجه أحمد ,3/311-312 ومسلم 193517 في الصيد :باب إباحة ميتات البحر ,وأبو داود 3840 في الأطعمة :باب في دواب البحر, والبيهقي 9/251 من طرق عن أبي الزبير ,بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي ,1744 وعبد الرزاق ,8668 وابن أبي شيبة ,5/381 وأحمد 3/303 و ,311 والنسائي 7/208 و209-208 في الصيد :باب ميتة البحر ,وأبو يعلى 1920 و ,1954 وابن الجارود 878 من طرق عن أبي الزبير ,به. والوشائق جمع وشيقة :وهو لحم يغلى في ماء وملح ,ثم يخرج فيصير في "الجبجبة -"وهو البعير يقور -ثم يجعل ذلك اللحم فيه ,فيكون زاداً لهم في أسفارهم.

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے دریافت کیا آپ لوگ اس کا کیا' کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم اسے یوں چوستے تھے جس طرح کوئی بچہ چوستا ہے' پھر اس کے بعد ہم پانی پی لیا کرتے تھے' تو وہ ہمارے لئے پورے دن کے لئے کافی ہوتی تھی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ اپنے عصا کے ذریعے پتے اتارا کرتے تھے۔ انہیں پانی میں بھگویا کرتے تھے اور پھر انہیں کھالیا کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ چلتے رہے' یہاں تک کہ ساحل سمندر پر ہمارے سامنے بڑی چٹان جیسی کوئی چیز آگئی ہم اس کے پاس آئے' تو وہ ایک جانور تھا جسے عنبر کہا جاتا تھا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مردار ہے پھر انہوں نے فرمایا: جی نہیں۔ ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے لوگ ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں ہیں تم لوگ اضطراری حالت میں ہو' تو تم لوگ اسے کھالو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم ایک ماہ وہاں مقیم رہے۔ ہم تین سو افراد تھے' یہاں تک کہ ہم (اسے کھا کر) موٹے تازے ہوگئے۔ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' ہم نے اس کی آنکھوں سے چربی کے کئی مٹکے نکالے تھے اور ہم نے اس سے خشک گوشت کاٹ لیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا' تو وہ اس کی آنکھ کے سوراخ میں بیٹھ گئے' پھر حضرت ابوعبیدہ نے اس کی ایک پسلی کو لے کر کھڑا کیا اور سب سے اونچے اونٹ پر آدمی کو سوار کیا' تو وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم نے اس کے گوشت کو زاد راہ کے طور پر ساتھ رکھ لیا جب ہم مدینہ منورہ آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نکالا تھا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کوئی چیز ہے' جو تم ہمیں بھی کھلاؤ' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا گوشت بھجوایا' تو آپ نے اسے کھالیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ مَا قَذَفَهُ الْبَحْرُ مِمَّا لَا يَعِيشُ اِلَّا فِيهِ حُوتٌ كُلُّهُ وَاِنْ كَانَتْ خِلْقَتُهَا مُتَبَايِنَةً لِخِلْقَةِ الْحُوتِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' ایسا جانور جو سمندر میں ہی رہتا ہو اور اسے سمندر باہر پھینک دے وہ تمام جانور مچھلی شمار ہوں گے اگرچہ ان کی ظاہری ہیئت مچھلی سے مختلف ہو

5261 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا اِلٰى اَرْضِ جُهَيْنَةَ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا، فَلَمَّا نَفِدَتْ اَزْوَادُهُمْ اَمَرَ اَمِيرُهُمْ بِمَا بَقِيَ مِنْ اَزْوَادِهِمْ فَجُمِعَتْ، فَجَعَلَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةً تَمْرَةً، قَالَ:

5261- إسناده صحيح على شرط الصحيح .عثمان بن عمر :هو ابن فارس العبدى ,وداود بن قيس :هو الفراء الدباغ . وأخرجه مسلم 1935في الصيد :باب إباحة ميتات البحر ,عن حجاج بن الشاعر ,عن عثمان بن عمر ,بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1935عن محمد بن رافع ,عن أبى المنذر -وهو إسماعيل بن عمر _عن داود بن قيس ,به.

قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، مَا كَانَتْ تُغْنِيْ عَنْكُمْ تَمْرَةٌ؟ قَالَ: وَاللّٰهِ اِنَّهَا فُقِدَتْ، فَوَجَدْنَا فَقْدَهَا، كَانَ اَحَدُنَا يَضَعُهَا بَيْنَ اَسْنَانِهِ وَحَنَكِهِ فَيَمُصُّهَا، وَنُصِيبُ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ وَنَبَاتِ الْاَرْضِ مَعَ ذٰلِكَ، حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَاَخْرَجَ اللّٰهُ لَنَا حُوتًا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا وَقَدَدْنَا، فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَرْتَحِلَ اَمَرَ اَمِيْرُنَا بِضِلَعٍ مِّنْ ضُلُوعِهِ فَنُكِبَ طَرَفَاهُ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ اَمَرَ بِبَعِيْرٍ فَرُحِّلَ، فَمَرَّ تَحْتَهُ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ کی سرزمین کی طرف ایک مہم روانہ کی۔ آپ نے ایک شخص کو ان لوگوں کا امیر مقرر کیا جب ان لوگوں کا زادِراہ ختم ہو گیا' تو ان کے امیر نے حکم دیا کہ باقی بچ جانے والے زادِراہ کو جمع کیا جائے۔ وہ جمع کر دیا گیا' تو امیر ہمیں روزانہ ایک ایک کھجور دیا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا ایک کھجور سے آپ کا کیا بنتا تھا۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم جب وہ بھی ختم ہو گئی' تو ہمیں اس کے ختم ہونے کا شدید احساس ہوا۔ ہم میں سے کوئی ایک شخص اسے اپنے دانتوں کے درمیان رکھ کر چوس لیا کرتا تھا ہمیں درختوں کے پتے ملتے اور زمین کے نباتات اس کے ساتھ مل جاتے تھے' یہاں تک کہ ہم سمندر کے ساحل تک آئے' تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک مچھلی کو نکالا جسے سمندر نے باہر پھینک دیا تھا۔ ہم نے اسے کھایا اور اس کی چربی استعمال کی جب ہم وہاں سے روانہ ہونے لگے' تو ہمارے امیر نے حکم دیا کہ اس کی ایک پسلی کو زمین پر کھڑا کیا جائے پھر ان کے حکم کے تحت ایک اونٹ پر سامان رکھا گیا' تو وہ اونٹ اس کے نیچے سے گزر گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْعَرَبَ كَانَتْ تُسَمِّيْ مَا قَذَفَهُ الْبَحْرُ حُوتًا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ يُّشْبِهُ خِلْقَتُهُ خِلْقَةَ الْحُوتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سمندر جس چیز کو نکال کر باہر پھینک دیتا ہے عرب اسے حوت کہتے ہیں' اگرچہ وہ ظاہری شکل وصورت کے اعتبار سے مچھلی سے مشابہت نہیں رکھتی

5262 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ، وَاَمَّرَ عَلَيْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ

5262– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ 2/930"في صفة النبي صلى الله عليه وسلم :باب جامع ما جاء في الطعام والشراب. ومن طريق مالك أخرجه البخاري 2483في الشركة :باب الشركة في الطعام والنهد والعروض ,و 4360 في المغازي :باب غزوة سيف البحر ,ومسلم 193521في الصيد :باب إباحة ميتات البحر ,والبيهقي ,9/252والبغوي.2806 وأخرجه مختصراً ومطولاً عبد الرزاق ,8666والبخاري 2983في الجهاد :باب حمل الزاد على الرقاب ,ومسلم ,193520 والترمذي 2475في صفة القيامة :باب رقم ,34والنسائي ,7/207في الصيد :باب ميتة البحر ,والبيهقي ,9/252والبغوي 2805 من طريقين عن وهب بن كيسان ,به .والترمذي :حديث صحيح.

الْجَرَّاحِ، وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ، وَاَنَا فِيهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ، فَاَمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِاَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ، فَجُمِعَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَ تَمْرٍ، فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا، حَتّٰى فَنِيَ وَلَمْ يُصِبْنَا اِلَّا تَمْرَةً تَمْرَةً، فَقُلْتُ: وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ، قَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حَيْثُ فَنِيَتْ، قَالَ: ثُمَّ انْتَهٰى اِلَى الْبَحْرِ، فَاِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ، فَاَكَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ اِحْدٰى عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ اَمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِضِلْعَيْنِ مِنْ اَضْلَاعِهِ، ثُمَّ اَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ، ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا وَلَمْ تُصِبْهُمَا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحل کی سمت ایک مہم روانہ کی۔ آپ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا۔ ہم تین سو افراد تھے۔ میں بھی ان میں شامل تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ روانہ ہوئے راستے میں ہمارا زادِ سفر ختم ہو گیا' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کے تمام زادِ راہ کے بارے میں حکم دیا ان سب کو جمع کیا گیا' تو وہ ایک کھجوروں کا تھیلا بنا' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اس میں سے روزانہ تھوڑی تھوڑی سی کھجوریں ہمیں دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ بھی ختم ہو گئیں' تو ہمیں ایک کھجور ملا کرتی تھی۔

(راوی کہتے ہیں:) ایک کھجور سے۔ آپ کا کیا بنتا تھا۔ انہوں نے فرمایا: جب وہ بھی ختم ہو گئی' تو پھر ہمیں اس کی غیر موجودگی محسوس ہوئی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر ہم لوگ سمندر تک پہنچ گئے' تو وہاں چھوٹے ٹیلے کی طرح ایک مچھلی تھی اس لشکر نے گیارہ دن تک اس کا گوشت کھایا' پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اس کی دو پسلیوں کو کھڑا کیا گیا پھر ایک اونٹ تیار کیا گیا' تو وہ اونٹ ان پسلیوں کے نیچے سے گزر گیا۔ اس نے انہیں چھوا نہیں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَكْلَ الضِّبَابِ مَا لَمْ يَتَقَذَّرْهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ گوہ کھا سکتا ہے' جب کہ وہ اسے ناپسند نہ کرتا ہو

5263 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ

5263- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ" 2/968 6 "في الاستئذان :باب ما جاء في أكل الضب .لكن هو عنده :عن عبد الله بن عباس ,عن خالد بن الوليد. . . قال الحافظ في "الفتح :9/663 "هذا الحديث مما اختلف فيه على الزهري :هل هو من مسند ابن عباس ,أومن مسند خالد؟ وكذا اختلف فيه على مالك ,فقال الأكثر :عن ابن عباس عن خالد . . . وذكر روايات ,ثم قال :والجمع بين هذه الروايات أن ابن عباس كان حاضراً للقصة في بيت خالته ميمونة كما صرح به في إحدى الروايات ,وكأنه استثبت خالد بن الوليد في شيء منه ,لكونه باشر السؤال عن حكم الضب وباشر أكله أيضا فكان ابن عباس ربما رواه عنه ,ويؤيد ذلك أن محمد بن المنكدر حدث به عن وعنده خالد بن الوليد بلحم ضب . . .الحديث أخرجه مسلم ,1945 والطبراني في"الكبير.3822" والحديث أخرجه الشافعي ,2/174 ومسلم 1945 في الصيد :باب إباحة الضب ,والبيهقي ,9/323 والبغوي ,2799 من طريق مالك ,بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 5537 في الذبائح :باب الضب ,وأبو داود 3794 في الأطعمة: باب في أكل الضب ,والطبراني ,3816 والبيهقي 9/323 من طريق مالك عن الزهري ,عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف ,عن ابن عباس ,عن خالد بن الوليد. وأخرجه الدارمي ,2/93 والبخاري 5391 في الأطعمة :باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يأكل حتى يسمى له فيعلم ما هو ,و :5400 باب الشواء ,ومسلم ,1946 والنسائي 198-7/197 و 198 في الصيد :باب الضب , والطبراني 3815 و 3817 و 3821 من طرق عن الزهري ,به.

مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِی اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَاُتِیَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ، فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِی فِیْ بَيْتِ مَيْمُونَةَ: اَخْبِرُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ اَنْ يَّاْكُلَ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُهُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُهُ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کے پاس آئے (جو میری اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی خالہ بھی تھیں) بھنی ہوئی گوہ لائی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کی طرف بڑھایا' تو گھر میں موجود خواتین میں سے کسی نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات' تو بتادو کہ آپ کیا کھانے لگے ہیں (جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی کہ یہ گوہ کا گوشت ہے)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچ لیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا یہ حرام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں' لیکن یہ میرے علاقے کی خوراک نہیں ہے۔ اس لئے میں اس سے بچتا ہوں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور میں نے کھا لیا' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَكْلَ الضِّبَابِ اِذَا لَمْ يَتَقَذَّرْهَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ گوہ کھا سکتا ہے' جب کہ وہ اسے ناپسند نہ کرتا ہو

5264 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِیِّ، سَمِعَ الشَّعْبِیَّ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيهِمْ سَعْدٌ، فَاُتِیَ بِلَحْمِ ضَبٍّ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ نِسَاءِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوْا فَاِنَّهٗ حَلَالٌ، وَلٰكِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ طَعَامِیْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کچھ اصحاب بھی تھے جن میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ گوہ کا گوشت پیش کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک خاتون نے عرض کی: یہ گوہ کا گوشت ہے' تو

5264– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 1944في الصيد :باب إباحة الضب ,عن عبيد الله بن معاذ , بهذا الإسناد. وأخرجه احمد 2/137, والبخاری 7267خبر الواحد :باب خبر المرأة الواحدة ,ومسلم 1944, والطحاوی 4/200, والبيهقی 9/323من طرق عن شعبة ,به.

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے کھالو یہ حلال ہے لیکن یہ میری خوراک نہیں ہے۔

5265 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں اسے کھاتا بھی نہیں ہوں اور اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔

5266 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ الْمَهْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلْنَا اَرْضًا كَثِيْرَةَ الضِّبَابِ وَنَحْنُ مُرْمِلُوْنَ، فَاَصَبْنَاهَا، فَكَانَتِ الْقُدُوْرُ تَغْلِيْ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْنَا: ضِبَابًا اَصَبْنَاهَا، فَقَالَ: اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ، وَاَنَا اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ هٰذِهِ فَاَمَرَنَا فَاَكْفَاْنَا وَاِنَّا لَجِيَاعٌ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْاَمْرُ بِاِكْفَاءِ الْقُدُوْرِ الَّتِيْ فِيْهَا الضِّبَابُ اَمْرٌ قُصِدَ بِهِ الزَّجْرُ عَنْ اَكْلِ الضِّبَابِ، وَالْعِلَّةُ الْمُضْمَرَةُ هِيَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعَافُهَا لَا اَنَّ اَكْلَهَا مُحَرَّمٌ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ مہری ؓ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں شرکت کی۔ ہم نے ایک ایسی جگہ پر پڑاؤ کیا جہاں گوہ بہت زیادہ تھیں ہم لوگ ضرورت مند تھے' ہم نے انہیں پکڑا' تو ہنڈیا میں وہ پکنے لگی

5265– إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله رجال الشيخين غير يحيى المقابرى فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم 1943في الصيد :باب إباحة الضب ,عن يحيى بن أيوب المقابرى ,بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم 1943من طرق عن إسماعيل بن جعفر ,به. وأخرجه مالك 2/968في الاستئذان :باب ما جاء في أكل الضب ,والطيالسى ,1877وأحمد 2/62و 74, والدارمي ,2/92والبخارى 5536في الصيد :باب الضب ,والترمذى 1790في الأطعمة :باب ما جاء في أكل الضب ,والنسائى 7/197في الصيد :باب الضب ,وابن ماجة 3242في الصيد :باب الضب ,والطحاوى ,4/200والبيهقى ,9/322-323, والبغوى 2797و 2798من طرق عن عبد الله بن دينار ,به .قال الترمذى :حسن صحيح . وأخرجه الشافعى ,2/174وعبد الرزاق ,8672وأحمد ,2/33ومسلم194340و ,41والنسائى ,7/197والطحاوى ,4/200والبيهقى ,9/322, والبغوى2796و 2898من طرق عن نافع ,عن ابن عمر.

5266– إسناده صحيح ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير أن صحابيه لم يخرجا له ,وحديثه عند أصحاب "السنن ."وهو في"مسند أبى يعلى ,931"ومن طريقه أخرجه ابن الأثير في "أسد الغابة.3/436 " وأخرجه أحمد ,4/196وابن أبى شيبة 8/266 عن وكيع ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد ,4/196والطحاوى في "معانى الآثار ,4/197 "وفى "مشكل الآثار ,4/278" والبزار 1217من طرق عن الأعمش ,به .وذكره الهيثمى في "المجمع4/36-37"وقال :رواه أحمد والطبرانى في "الكبير "وأبو يعلى والبزار ,ورجال الجميع رجال الصحيح.

نبی اکرم ﷺ نے یہ دریافت کیا: یہ کیا چیز ہے؟ ہم نے عرض کی: یہ گوہ ہے‘ جو ہم نے پکڑی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو مسخ کر دیا گیا تھا۔ مجھے یہ اندیشہ ہے؟ شاید یہ وہی نہ ہوں پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا‘ تو ہم نے ہنڈیاؤں کو اُلٹ دیا‘ حالانکہ ہم بھوکے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ان ہنڈیاؤں کو الٹانے کا حکم دینا جن میں گوہ پک رہی تھی۔ یہ ایک ایسا حکم ہے‘ جس کے ذریعے گوہ کھانے کی ممانعت مقصود ہے اور اس میں علت یہ ہے‘ نبی اکرم ﷺ اس سے بچتے تھے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے‘ اسے کھانا حرام دیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي هِيَ مُضْمَرَةٌ فِي نَفْسِ الْخِطَابِ

اس علت کا تذکرہ‘ جو روایت کے الفاظ میں پوشیدہ ہے

5267 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَاِذَا بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ، فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ، فَقَالَتِ النِّسْوَةُ اللَّاتِيْ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ: اَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّاْكُلَ، فَاَخْبَرُوْهُ، فَرَفَعَ يَدَهٗ، قَالَ: قُلْتُ: اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کے گھر میں داخل ہوئے‘ تو وہاں گوہ بھنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کی طرف بڑھایا‘ تو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود خواتین نے کہا: نبی اکرم ﷺ کو یہ تو بتا دو کہ آپ کیا کھانے لگے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا‘ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا یہ حرام ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں‘ لیکن یہ میرے علاقے کی خوراک نہیں ہے اس لئے میں اس سے پرہیز کرتا ہوں۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا (اور کھانا شروع کیا) جب کہ نبی اکرم ﷺ ملاحظہ فرما رہے تھے۔

5267– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو مكرر.5263

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ كَرِهَ أَكْلَ لُحُومِ الْخَيْلِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے گھوڑے کا گوشت کھانا مکروہ ہے

5268 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْخَبَرَ عَنْ جَابِرٍ، لِأَنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ، رَوَاهُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ عَمْرٌو سَمِعَ جَابِرًا وَسَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا ہے اور آپ نے ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے' عمرو بن دینار نے یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نہ سنی ہو کیونکہ حماد بن زید نے یہ روایت عمرو کے حوالے سے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' تو اس بات کا احتمال موجود ہے' عمرو نے یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنی ہو اور یہ روایت امام باقر کے حوالے سے حضرت جابر سے سنی ہو۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِأَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ

گھوڑے کا گوشت کھانے کا حکم ہونے کا تذکرہ: یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

5269 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا الطُّفَاوِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُحُومِ الْخَيْلِ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

5268- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه الترمذي 1793 في الأطعمة :باب ما جاء في أكل لحوم الخيل ,عن نصر بن علي ,بهذا الإسناد. 2)) وأخرجه الحميدي ,1254 والشافعي ,2/172 وابن أبي شيبة ,8/256 وعبد الرزاق ,8734 والترمذي ,1793 والطحاوي 4/204 من طريق سفيان بن عيينة ,به. وأخرجه الدارقطني 4/289 و 290-289 من طريقين عن عمرو بن دينار ,به. وقال الترمذي :هذا حديث حسن صحيح ,ورواه حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ,عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ,عن محمد بن علي ,عن جابر ,ورواية ابن عيينة أصح ,وسمعت محمداً "يعني البخاري "يقول :سفيان بن عيينة أحفظ من حماد بن زيد . وانظر 5272.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کا حکم دیا (یعنی اجازت دی) اور آپ نے ہمیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اَكْلِ الْمَرْءِ لُحُومَ الْخَيْلِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ

آدمی کے لیے گھوڑے کا گوشت کھانے کے مباح ہونے کا تذکرہ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے، جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

5270 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الطُّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے اور آپ نے ہمیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَكْلَ لُحُومِ الْخَيْلِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ گھوڑے کا گوشت کھائے

5271 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَاءَ اَنَّهَا قَالَتْ:

5269- إسناده قوى, الطفاوى _ واسمه محمد بن عبد الرحمن _ إن روى له البخارى, لا يرتقى إلى درجة الصحة, وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح, وأبو الزبير صرح بالتحديث عند غير المؤلف. أيوب: وهو ابن أبى تميمة السختيانى. وأخرجه عبد الرازق, 8737 وابن أبى شيبة, 8/256 ومسلم 1941 فى الصيد: باب فى أكل لحوم الخيل, وابن ماجة 3191 فى الذبائح: باب لحوم الخيل, من طريق ابْنِ جُرَيْجٍ, أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ, أَنَّهُ سَمِعَ جابر بن عبد الله... وأخرجه النسائى 7/201 من طريق الحسين بن واقد, عن أبى الزبير, به.

5270- حديث صحيح, وهو مكرر ما قبله.

5271- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سفيان: هو الثورى. وأخرجه عبد الرازق, 8731 والشافعى, 2/172, والبخارى 5519 فى الصيد: باب النحر والذبح, والدارقطنى, 4/290 والبيهقى 9/327 من طريق سفيان, بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرازق, 8731 والدارمى, 2/87 وأحمد 6/345 و346 و353, وابن أبى شيبة, 8/255-256 ومسلم 1942 فى الصيد: باب فى أكل لحوم الخيل, وابن ماجة 3190 فى الذبائح: باب لحوم الخيل, والطحاوى, 4/211 وابن الجارود, 886 والدارقطنى, 4/290 والبيهقى 9/327 من طرق عن هشام بن عروة, به. وأخرجه الدارقطنى 4/290 من طريق هشام بن عروة, عن أبيه, عن أسماء.

(متن حدیث): نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلْنَاهُ

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم نے گھوڑا قربان کیا اور اس کا (گوشت) کھا لیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْبِغَالِ

خچر کا گوشت کھانے کی ممانعت کا تذکرہ

5272 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ، فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الْخَيْلِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خیبر کے موقع پر ان لوگوں نے گھوڑے خچر اور گدھے ذبح کیے تو نبی اکرم ﷺ نے خچروں اور گدھوں سے منع کر دیا البتہ آپ نے گھوڑوں سے منع نہیں کیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت کا تذکرہ

5273 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ السَّيَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

5272- حديث صحيح. غسان بن الربيع ذكره المؤلف في "الثقات" 9/2, وروى عن أحمد بن حنبل ويحيى بن معين وأبو يعلى وخلق, وقال الذهبي: وكان صالحاً ورعاً, وليس بحجة في الحديث, واختلف فيه قول الدارقطني فيما نقله الخطيب في "تاريخه" 12/329 فضعفه مرة, وقال مرة: صالح, وقد توبع, ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح, وقد صرح أبو الزبير بالتحديث عن عبد الرزاق وغيره. وأخرجه أحمد 3/356, وأبو داود 3789 في الأطعمة: في أكل لحوم الخيل, والدارقطني 4/289, والبيهقي 9/327 من طرق عن حماد بن سلمة بهذا الإسناد, وصححه الحاكم 4/235, ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق 8733, والنسائي 7/201 في الصيد والذبائح: باب الأذن في أكل لحوم الخيل, والطحاوي 4/211, والدارقطني 4/288, والبيهقي 9/327, والبغوي 2811 من طريقين عن عطاء عن جابر بنحوه.

5273- إسناده صحيح, عمر بن يزيد من رجال أبي داود, روى عنه جماعة, وذكره المؤلف في "الثقات" 8/446 "وقال: مستقيم الحديث, وقال الدارقطني: لا بأس به, ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. محمد بن علي: هو ابن الحسين بن علي بن أبي طالب أبو جعفر الباقر. أخرجه أحمد 3/361, والدارمي 2/87, والبخاري 4219 في المغازي: باب غزوة خيبر, و 5520 في الذبائح: باب لحوم الخيل, و 5524: باب لحوم الحمر الإنسية, ومسلم 1941 في الصيد: باب في أكل لحوم الخيل, وأبو داود 3788 في الأطعمة: باب في أكل لحوم الخيل, والنسائي 7/201 في الصيد: باب الإذن في أكل لحوم الخيل, والطحاوي 4/204, وابن الجارود 885, والبيهقي 9/326-327, والبغوي 2810 من طرق عن حماد بن زيد, بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَاَذِنَ فِيْ لُحُومِ الْخَيْلِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا البتہ آپ نے گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی تھی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا ہے

5274 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادٰى: اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، فَاِنَّهَا رِجْسٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ بیشک اللہ اور اس کا رسول تم لوگوں کو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں کیونکہ یہ ناپاک ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَوْمَ كَانُوْا مُحْتَاجِيْنَ اِلٰى اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ لَمَّا نَهَاهُمُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ لوگ اس وقت پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کے محتاج تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانے سے منع کر دیا تھا

5275 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ وَمَعْنُ بْنُ عِيْسٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَكَانَ النَّاسُ

5274– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرازق .8719"ومن طريق عبد الرازق أخرجه أحمد 3/164,وابن ماجة 3196في الذبائح :باب لحوم الحمر الأهلية . وأخرجه الحميدى 1200, وأحمد 3/111, والدارمى 2/86, والبخارى 2991في الجهاد :باب التكبير عند الحرب , و 4199في المغازى :باب غزوة خيبر ,و 5528في الذبائح :باب لحوم الحمر الإنسية ,ومسلم 1940في الصيد :باب تحريم أكل لحم الحمر الإنسية ,والنسائى 7/204في الصيد :باب تحريم أكل لحوم الأهلية ,والبيهقى 9/331من طريقين عن أيوب ,به. وأخرجه أحمد 3/121, وابن أبى شيبة 8/262,ومسلم 194035, والطحاوى 4/206من طريقين عن هشام بن حسان ,عن محمد بن سيرين ,به.

احْتَاجُوا اِلَيْهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا' حالانکہ لوگوں کو اس کی (شدید ترین) ضرورت تھی۔

5276 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَیْ عَامِرُ لَوْ مَتَّعْتَنَا مِنْ هَنَاتِكَ، فَنَزَلَ يَحْدُو لَهُمْ، فَذَكَرَ اللّٰهَ، وَذَكَرَ شِعْرًا لَمْ اَحْفَظْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟ قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الْاَكْوَعِ، قَالَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوْ مَتَّعْتَنَا بِهِ، فَلَمَّا اَصَابُوا الْقَوْمَ قَاتَلُوهُمْ وَاُصِيبَ عَامِرٌ، فَلَمَّا اَمْسَوْا اَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذِهِ النَّارُ؟ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوقَدُ؟ قَالُوا: عَلَى الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ، فَقَالَ: اَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَا نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ فَقَالَ: فَذَاكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيقُوا مَا فِيهَا اَمْرُ حَتْمٍ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَسِّرُوهَا: اَمْرُ تَشْدِيدٍ وَتَغْلِيظٍ دُونَ الْحُكْمِ، اَلَا تَرَى الرَّجُلَ مِمَّنْ اَمَرَهُمْ بِكَسْرِهَا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَا نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: فَذَاكَ

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: اے عامر! اگر آپ اپنے نغمے کے ذریعے ہمیں لطف اٹھانے کا موقع دیں (تو یہ مناسب ہوگا)' تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ لوگوں کو حُدی سنانے کے لئے سواری سے نیچے اُتر آئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا پھر ایک شعر ذکر کیا جو مجھے یاد نہیں رہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا جانور کو لے کر چلنے والا یہ شخص کون ہے لوگوں نے بتایا یہ عامر بن اکوع ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

5275- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن أبي عمر: اسمه محمد بن يحيى. وأخرجه مسلم 56125ص 1538في الصيد: باب تحريم أكل لحم الحمر الإنسية، من طريق محمد بن يحيى بن أبي عمر، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 56125من طريق ابن جريج، أخبرني نافع، به.

5276- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه البخاري 6331في الدعوات: باب قول الله تعالى (وَصَلِّ عَلَيْهِم)، عن مسدد بن مسرهد، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصرا ومطولا: أحمد 4/47-48، والبخاري 2477في المظالم: باب هل تكسر الدنان التي فيها الخمر أو تخرق الزقاق، و 4196في المغازي: باب غزوة خيبر، و 5497في الصيد: باب آنية المجوس والميتة، و 6148في الأدب: باب ما يجوز من الشعر والرجز، و 6891في الديات: باب إذا قتل نفسه خطأ فلا دية له، ومسلم 1802في الجهاد: باب غزوة خيبر، وابن ماجة 3195في الذبائح: باب لحوم الحمر الوحشية، والطبراني 6294و 6301، والبيهقي 9/330، والبغوي 3805من طرق عن يزيد بن أبي عبيد، به.

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اگر آپ ہمیں اس سے (لطف اندوز ہونے کا موقع دیں' تو عنایت ہوگی)

جب ان لوگوں نے دشمنوں پر حملہ کیا' اور ان کے ساتھ لڑائی کی' تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے جب شام کا وقت ہوا' تو انہوں نے ڈھیر ساری آگ جلائی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا یہ آگ کس وجہ سے ہے اور یہ کیا چیز پکائی جارہی ہے۔ لوگوں نے بتایا گدھے کا گوشت پکایا جارہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہنڈیوں میں موجود چیزوں کو انڈیل دو اور انہیں توڑ دو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا ہم ایسا نہ کریں کہ ان میں موجود چیز کو انڈیل کر ان کو دھولیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا کرلو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''اس میں جو کچھ موجود ہے اسے بہادو'' یہ ایک لازمی حکم ہے اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''تم اسے توڑ دو'' یہ شدت اور سختی ظاہر کرنے کا حکم ہے۔ لازمی حکم نہیں ہے۔ کیا آپ ﷺ نے یہ بات ملاحظہ نہیں کی کہ جسے نبی اکرم ﷺ نے ہنڈیا توڑنے کا حکم دیا تھا۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا ہم اس موجود چیز کو بہا کر انہیں دھو نہ لیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا ہی کرلو۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِمُجَانَبَةِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ عِنْدَ الْأَكْلِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' آدمی کھانا کھاتے ہوئے' پالتو گدھوں کے گوشت سے اجتناب کرے

5277 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَصَابُوا حُمُرًا فَذَبَحُوهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْفِئُوا الْقُدُورَ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے انہیں کچھ گدھے ملے انہوں نے انہیں ذبح کرلیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہنڈیاؤں کو الٹ دو۔

5277- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هو الطيالسي هشام بن عبد الملك . وأخرجه أحمد ,4/291 والبخاري 5525في الذبائح :باب لحوم الحمر الإنسية ,والبيهقي 9/329من طرق عن شعبة ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 4/291و ,356والبخاري 4221و4223و 4225في المغازي :باب غزوة خيبر ,ومسلم 193828في الصيد والذبائح :باب تحريم أكل لحم الحمر الإنسية ,والطحاوي 4/205من طرق عن شعبة ,عن عدي بن ثابت ,عن البراء بن عازب ,وعبد اله بن أوفى. وأخرجه أحمد ,4/291ومسلم ,193829والطحاوي ,4/205والبيهقي 9/329من طريق أبي إسحاق ,عن البراء نحوه. وأخرج عبد الرزاق ,8724والبخاري ,4226ومسلم ,193831والنسائي 7/230في الصيد :باب تحريم أكل لحوم الحمر الأهلية ,وابن ماجة 3194في الذبائح :باب الحمر الوحشية ,والبيهقي

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَكْلِ ذِي الْأَنْيَابِ مِنَ السِّبَاعِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ نوکیلے دانتوں والے درندوں (کا گوشت) کھایا جائے

5278 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر نوکیلے دانت والے درندے (کا گوشت کھانا) حرام ہے۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ أَبَاحَ أَكْلَ بَعْضِ ذِي الْأَنْيَابِ مِنَ السِّبَاعِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جس نے نوکیلے دانتوں والے بعض جانوروں کا گوشت کھانے کو مباح قرار دیا ہے

5279 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

5278–إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو في "الموطأ 2/496 "في الصيد :باب تحريم أكل كل ذي ناب وذي مخلب. ومن طريق مالك أخرجه الشافعي في "الرسالة "فقرة ,562ومسلم 1933في الصيد :باب تحريم أكل كل ذي ناب من السباع , والنسائي 7/200في الصيد :باب تحريم أكل السباع ,وابن ماجة 3233في الصيد :باب أكل كل ذي ناب من السباع ,والبيهقي 9/315,والبغوي.2794 وأخرجه الترمذي 1479في الصيد :باب ما جاء في كراهية كل ذي ناب وذي مخلب ,عن قتيبة ,عن عبد العزيز بن محمد ,عن محمد بن عمرو ,عن أبي سلمة ,عن أبي هريرة ,أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حرم كل ذي ناب من السباع .قال الترمذي :حديث حسن.

5279– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ 2/496 "في الصيد :باب تحريم أكل كل ذي ناب من السباع . ومن طريق مالك أخرجه الدارمي ,2/84-85والبخاري 5530في الصيد :باب أكل كل ذي ناب من السباع , ومسلم 1932في الصيد :باب تحريم أكل كل ذي ناب من السباع ,وأبو داود 3802في الأطعمة :باب النهي عن أكل السباع, والترمذي 1477في الصيد :باب ما جاء في كراهية كل ذي ناب وذي مخلب ,والطبراني ,22/549 والبغوي.2793 وأخرجه عبد الرزاق ,8704وأحمد ,4/194والدارمي ,2/85والبخاري5780و 5781في الطب :باب ألبان الأتن ,ومسلم ,1932 والترمذي 1477والنسائي 7/200-201في الصيد :باب تحريم أكل السباع ,وابن ماجة 3232في الصيد :باب أكل كل ذي ناب من السباع ,والطبراني 22/548و 550و 551و 552و 553و 554و 555و 557و 558و 559 و 560 و 561,562 و 563 و 564 و 565و ,566والبيهقي 9/315و 316-315من طرق عن الأزهري ,به. وأخرجه الطيالسي ,1016وأحمد 4/193 و194-193و ,195-194والطبراني 22/556من طرق عن أبي إدريس الخولاني ,به.

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانت والے درندے (کا گوشت کھانے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ وَنَابٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ نوکیلے پنجوں والے پرندوں یا نوکیلے دانتوں والے درندوں (کا گوشت کھایا جائے)

5280 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النِّيلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ.

(توضیح مصنف): النِّيلُ قَرْيَةٌ بِوَاسِطَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانت والے درندے اور نوکیلے پنجوں والے پرندے (کا گوشت کھانے) سے منع کیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نیل، واسط میں ایک بستی ہے۔



5280- إسناده صحيح ,إبراهيم بن الحجاج النيلي ثقة ,روى له النسائي ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير ميمون بن مهران فمن رجال مسلم .أبو بشر :هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية. وأخرجه أحمد 1/244 و302 و ,327 والدارمي ,2/85 والطيالسي ,2745 ومسلم 1934 في الصيد :باب تحريم أكل كل ذي ناب من السباع ,والطبراني ,12995 والبيهقي 9/315 من طرق عن أبي عوانة وضاح اليشكري ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد ,1/302 ومسلم ,1934 والبيهقي 9/315 من طريقين عن الحكم بن عتيبة ,عن أبي بشر بن أبي وحشية ,به. وأخرجه أحمد ,1/289 ومسلم ,1934 والطبراني ,12994 والبغوي 2795 من طريقين عن الحكم بن عتيبة ,عن ميمون بن مهران ,به.

بَابُ الضِّيَافَةِ

باب! مہمان نوازی کا بیان

5281 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى رَاعِي اِبِلٍ فَلْيُنَادِي: يَا رَاعِيَ الْاِبِلِ ثَلَاثًا، فَاِنْ اَجَابَهُ وَاِلَّا فَلْيَحْلِبْ وَلْيَشْرَبْ، وَلَا يَحْمِلَنَّ، وَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى حَائِطٍ فَلْيُنَادِ، ثَلَاثًا: يَا اَصْحَابَ الْحَائِطِ فَاِنْ اَجَابَهُ وَاِلَّا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَحْمِلَنَّ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ فَمَا زَادَ فَصَدَقَةٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اُضْمِرَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ عِلَّةُ الْاَمْرِ، وَهِيَ اضْطِرَارُ الْمَرْءِ وَحَاجَتُهُ اِلَيْهِ دُوْنَ تَلَفِ النَّفْسِ دُوْنَ الْقُدْرَةِ وَالسَّعَةِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اونٹوں کے چرواہے (یعنی چرنے والے اونٹوں) کے پاس آئے تو بلند آواز میں تین مرتبہ پکارے: اے اونٹوں کے چرواہے! اگر وہ اسے جواب دیدے تو ٹھیک ہے' ورنہ ان کا دودھ دوہ کر پی لے' اور جب کوئی شخص کسی باغ کے پاس آئے تو تین مرتبہ بلند آواز میں پکارے: اے باغ والو! اگر وہ اس کا جواب دیں تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ (اس باغ میں سے کھجوریں) کھالے' لیکن وہ اٹھا کے ہرگز نہ لے جائے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''مہمان نوازی تین دن ہوتی ہے' جو اس سے زیادہ ہو' وہ صدقہ ہوتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اس روایت میں اس حکم کی علت پوشیدہ ہے' اور وہ آدمی کا اضطراری حالت میں مبتلا ہونا اور

5281– حديث صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح إلا أن سعيداً الجريري قد اختلط بآخره ,ويزيد بن هارون روى عنه بعد الاختلاط ,لكن أخرج له مسلم في "صحيحه ,1161200"من طريق يزيد بن هارون ,عن الجرجيري ,وقد تابع يزيد حماد بن سلمة عند أحمد 3/807وهو ممن روى عنه قبل الاختلاط وهو في "مسند أبي يعلى1244"و.1287 وأخرجه أحمد 3/21عن يزيد بن هارون. ,بهذا الإسناد .أخرج القسم الأول منه ابن ماجة 2300في التجارات :باب من مر على ماشية قوم أو حائط هل يصيب منه؟ والحاكم ,4/132,والبيهقي 9/359من طرق عن يزيد بن هارون ,به .وصححه الحاكم على شرط مسلم وأقره الذهبي. وأخرجه أحمد ,3/85-86,والطحاوي 4/240من طريق علي بن عاصم ,عن الجريري ,به. وأخرج القسم الأخير منه البزار في "مسنده 1932"من طريق حماد بن سلمة ,عن الجريري . . . وأخرجه أيضاً 1931من طريقين عن حماد بن سلمة ,عن قتادة , عن أبي نضرة ,عن أبي سعيد.

ان چیزوں کا حاجت مند ہوتا ہے' تا کہ اس کی جان ضائع نہ ہو' اگر آدمی کے پاس قدرت اور گنجائش ہو (تو پھر وہ مالکان کی اجازت کے بغیر ان چیزوں کو حاصل نہیں کر سکتا)۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ لَيْسَ بِاِبَاحَةٍ عَلَى الْعُمُوْمِ، بَلْ اِذَا كَانَ الْمَرْءُ مُضْطَرًّا يَخَافُ عَلٰى نَفْسِهِ التَّلَفَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ حکم عمومی طور پر مباح قرار دینے کے لیے نہیں ہے بلکہ اس صورت میں ہے' جب آدمی انتہائی مجبور ہو اور اسے اپنی جان کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو

5282 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهِ، اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرَبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَثَلُ طَعَامُهُ، اِنَّمَا ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ وَاَطْعِمَتُهُمْ، فَلَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے جانور کو اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہ لے' کیا کوئی شخص یہ بات پسند کرے گا کہ اس کے گودام کے پاس کوئی آئے اس کا خزانہ توڑ کر اس کا اناج منتقل کر لے؟ لوگوں کے جانوروں کے تھن اور ان کی خوراک (ایک ہی طرح قابل احترام ہے)' تو کوئی شخص کسی دوسرے کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہ لے''۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْحَالِبِ اِذَا حَلَبَ اَنْ يَّتْرُكَ دَاعِيَ اللَّبَنِ

دودھ دوہنے والے کے لیے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ' جب وہ دودھ دوہ رہا ہو' تو دودھ کے داعی (یعنی جانور کے بچے) کے لیے بھی اسے چھوڑ دے

5283 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ بَحِيْرٍ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ الْاَزْوَرِ، قَالَ:

5282- إسناده صحيح على شرط الشيخين ,وقد تقدم برقم 5171 من غير هذا الطريق .وهو في "الموطأ" 2/971 في الاستئذان :باب ما جاء في أمر الغنم . ومن طريق مالك أخرجه البخاري 2435 في اللقطة :باب لا تحتلب ماشية أحد بغير إذنه , مسلم 1726 في اللقطة :باب تحريم حلب الماشية بغير إذن مالكها ,وأبو داود 2623 في الجهاد :باب فيمن قال :لا يحلب , والطحاوي في "شرح معاني الآثار" ,4/241 وفي "شرح مشكل الآثار ,4/41" والبيهقي ,9/358 والبغوي 2168.

بَعَثَنِي اَهْلِي بِلَقُوحٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاَتَيْتُهُ بِهَا، فَاَمَرَنِي اَنْ اَحْلُبَهَا فَحَلَبْتُهَا، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْ دَاعِيَ اللَّبَنِ

حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے اہل خانہ نے ایک حاملہ اونٹنی کے ہمراہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں اسے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کا دودھ دوہ لوں۔ میں نے اس کا دودھ دوہ لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: دودھ کے داعی کے لئے (تھوڑا سا دودھ) چھوڑ دو۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ حَدِّ الضِّيَافَةِ الَّذِي يَجِبُ عَلَى الضَّيْفِ اَنْ لَا يَتَعَدَّاهُ حَذَرَ دُخُولِهِ فِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ عَلَيْهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو مہمان نوازی کی حد کے بارے میں ہے جو مہمان پر لازم ہوتی ہے' وہ اس سے آگے نہ بڑھے' اس بات سے بچتے ہوئے کہ اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا' جنہیں صدقہ دیا گیا ہو

5284 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا

5283- يعقوب بن بحير ذكره المؤلف في "الثقات 5/553, "فقال :يروى عن ضرار بن الأزور ,روى عنه الأعمش وقد اختلف على الأعمش فيه ,وقال الذهبي في "الميزان :4/449 "لا يعرف ,تفرد عنه الأعمش ,لم اخرج حديثه هذا بإسناده ,وقال بإثره :غريب فرد ,والأعمش فمدلس ,وما ذكر سماعا ,ولا يعقوب ذكر سماعه من ضرار ,ولا أعرف لضرار سواه . وضرار بن الأوزر ,قال البخاري وأبو حاتم والمؤلف :له صحبة ,كان فارسا شجاعا شاعرا ,شهد قتال مسيلمة باليمامة ,فأبلى فيه بلاء عظيما حتى قطعت ساقاه جميعا ,فجعل يحبو على ركبتيه ويقاتل ,وتطؤه الخيل حتى غلبه الموت ,قاله الواقدي ,وقيل :قتل بأجنادين من الشام ,قاله موسى بن عقبة ,وقيل :شهد فتح دمشق ,ثم نزل حران ,وقيل :توفي بالكوفة زمن عمر بن الخطاب ,ويقال :توفي بدمشق ,ودفن بظاهر الباب الشرقي .وانظر"أسد الغابة 3/52-53, "و"الإصابة" .2/200-201 والحديث عند وكيع في "الزهد 495, "ومن طريقه أخرجه أحمد 4/339, والطبراني.8128 وأخرجه أحمد 4/76و322و 339,والدارمي 2/88, والبخاري في"التاريخ الكبير 4/338-339 "و339وهناد في"الزهد" 795,والفسوي في "المعرفة والتاريخ 2/654, "والطبراني 8129,والحاكم 3/237, والبيهقي 8/16,وابن الأثير في "أسد الغابة 3/53, "والذهبي في ":الميزان 4/449 "من طرق عن الأعمش ,بهذا الإسناد .قال الحاكم :صحيح الإسناد ,ولا يحفظ لضرار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير هذا. وأخرجه أحمد4/311و 339,والبخاري في"التاريخ الكبير 4/339,"والطبراني 8127,والحاكم 3/620م.

5284- إسناده صحيح على شرط الصحيح .عبد الرحمن بن إسحاق :هو ابن عبد الله بن الحارث بن كنانة المدني. وأخرجه أحمد 2/288و 354,وأبو داود 3749في الأطعمة :باب ما جاء في الضيافة ,والبيهقي 9/197من طريقين عن أبي هريرة ,به. وله شاهد من حديث ابن عمر عند البزار .1929 وآخر من حديث ابن عباس عند الطبراني في "الأوسط ,"قال الهيثمي 8/176:فيه رشدين بن كريب وهو ضعيف . وثالث من حديث زيد بن خالد عند الطبراني 5186و 5187,والبزار 1925قال الهيثمي :ورجال الصحيح . ورابع من حديث ابن مسعود عند البزار 1928,وقال الهيثمي :رجاله ثقات . وخامس عن أبي سعيد الخدري ,وقد تقدم ضمن حديث مطول.5281

ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَا وَرَاءَ هَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مہمان نوازی تین دن تک ہوتی ہے' جو اس سے زیادہ ہو وہ صدقہ ہوگی۔''

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ تَقْدِيمَ مَا حَضَرَ لِلْاَضْيَافِ وَاِنْ لَمْ يُشْبِعْهُمْ فِى الظَّاهِرِ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' جو کچھ موجود ہو وہ مہمان کے سامنے پیش کر دے اگرچہ بظاہر وہ انہیں سیر نہ کر سکتا ہو

5285 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث):اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ، رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاوِيًا، فَاَتٰى اُمَّ سُلَيْمٍ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكِ شَىْءٌ؟ فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا اِلَّا نَحْوُ مُدٍّ مِّنْ دَقِيقِ شَعِيرٍ، قَالَ: فَاعْجِنِيهِ وَاَصْلِحِيهِ، عَسٰى اَنْ نَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْكُلَ عِنْدَنَا، قَالَ: فَعَجَنَتْهُ وَخَبَزَتْهُ، فَجَاءَ قُرْصًا، فَقَالَ: ادْعُ لِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَاسٌ، قَالَ مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ: اَحْسِبُهُ بِضْعَةً وَثَمَانِينَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اَبُوْ طَلْحَةَ يَدْعُوكَ، فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: اَجِيبُوا اَبَا طَلْحَةَ فَجِئْتُ مُسْرِعًا حَتّٰى اَخْبَرْتُهُ اَنَّهُ قَدْ جَاءَ وَاَصْحَابُهُ، قَالَ بَكْرٌ: فَقَفَدَنِىْ قَفْدًا، وَقَالَ ثَابِتٌ: قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمُ بِمَا فِىْ بَيْتِىْ مِنِّى، وَقَالَا جَمِيعًا عَنْ اَنَسٍ: فَاسْتَقْبَلَهُ اَبُوْ طَلْحَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عِنْدَنَا شَىْءٌ اِلَّا قُرْصٌ، رَاَيْتُكَ طَاوِيًا، فَاَمَرْتُ اُمَّ سُلَيْمٍ، فَجَعَلَتْ ذٰلِكَ قُرْصًا، قَالَ: فَدَعَا بِالْقُرْصِ، وَدَعَا بِجَفْنَةٍ فَوَضَعَهُ فِيهَا، وَقَالَ: هَلْ مِنْ سَمْنٍ؟ قَالَ: اَبُوْ طَلْحَةَ: وَكَانَ فِى الْعُكَّةِ شَىْءٌ، فَجَاءَ بِهَا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ يَعْصِرَانِهَا حَتّٰى خَرَجَ شَىْءٌ، فَمَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ سَبَّابَتَهُ، ثُمَّ مَسَحَ الْقُرْصَ فَانْتَفَخَ، وَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ فَانْتَفَخَ الْقُرْصُ، فَلَمْ يَزَلْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَالْقُرْصُ يَنْتَفِخُ حَتّٰى رَاَيْتُ الْقُرْصَ فِى الْجَفْنَةِ يَتَمَيَّعُ، فَقَالَ: ادْعُ عَشَرَةً مِنْ اَصْحَابِىْ فَدَعَوْتُ لَهُ عَشَرَةً، قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِى

5285- إسناده حسن ,رجاله رجال الشيخين غير مبارك بن فضالة فقد روى له البخاري تعليقا وأصحاب السنن وهو صدوق ,وقد صرح بالتحديث ,فانتفت شبهة تدليسه ,وأبو طلحة :هو زيد بن سهل الأنصاري زوج أم سليم والدة أنس .وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة ,195/1 وأخرجه الفيريابي في "دلائل النبوة 11" عن هدبة بن خالد ,بهذا الإسناد ,وأورده الحافظ ابن كثير في "شمائل الرسول "ص 199-200 عن أبي يعلى .

وَسَطِ الْقُرْصِ، وَقَالَ: كُلُوْا بِسْمِ اللهِ فَاكَلُوْا حَوَالَي الْقُرْصِ حَتّٰى شَبِعُوا، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِيْ عَشَرَةً فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً، يَأْكُلُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْقُرْصِ حَتّٰى اَكَلَ مِنْهُ بَضْعَةٌ وَثَمَانُوْنَ مِنْ حَوَالَي الْقُرْصِ حَتّٰى شَبِعُوا، وَاَنَّ وَسَطَ الْقُرْصِ حَيْثُ وَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ كَمَا هُوَ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کے عالم میں دیکھا' تو وہ سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بولے: تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے۔ انہوں نے عرض کی: میرے پاس' تو صرف جو کے آٹے کا ایک مد ہے حضرت ابوطلحہ نے کہا: تم اسے گوندھ لو اور اسے تیار کرلو' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرتے ہیں تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس کھانا کھائیں حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس خاتون نے آٹا گوندھ لیا اور روٹی پکالی پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ روٹیوں کے پاس آئے اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے ہاں بلالاؤ راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے ہمراہ کچھ لوگ بھی تھے۔ یہاں مبارک بن فضالہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: میرا خیال ہے وہ 80 سے زیادہ لوگ تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو بلایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کہا ابوطلحہ کی دعوت کو قبول کرو (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں تیزی سے چلتا ہوا آیا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب تشریف لا رہے ہیں۔

یہاں بکر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں تیزی سے چلتا ہوا آیا اور ثابت نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں جو کچھ میرے گھر میں ہے پھر اس کے بعد دونوں راویوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ انہوں نے عرض کی: ہمارے پاس' تو صرف ایک تھال (جتنا) کھانا ہے میں نے آپ کو بھوکا دیکھا تھا' تو میں نے اُمّ سلیم سے کہا اس نے یہ کھانا تیار کردیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تھال منگوایا اور آپ نے ایک پیالہ منگوا کر وہ روٹی اس میں رکھی۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس گھی ہے حضرت ابوطلحہ نے عرض کی: ایک کپی میں تھوڑا سا ہے وہ اسے لے کر آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اسے نچوڑنے لگے' یہاں تک کہ تھوڑا سا گھی نکل آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے لگایا اور اسے روٹی پر لگادیا' تو وہ پھول گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ پڑھا' تو روٹی اور پھول گئی۔ اس کے بعد مسلسل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے رہے' یہاں تک کہ وہ روٹی پھولتی ہوئی اس پوری پرات کے اوپر غالب آ گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اصحاب میں سے دس آدمیوں کو بلاؤ میں نے دس آدمیوں کو بلوایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک روٹی کے درمیان میں رکھا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے کھانا شروع کرو۔ انہوں نے اطراف سے روٹی کھانا شروع کی' یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس دس آدمیوں کو بلا کر لاؤ اس کے بعد حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دس دس کر کے آدمیوں کو بلاتے رہے' یہاں تک کہ ان سب لوگوں نے وہ روٹی 80 سے زیادہ افراد نے روٹی کے اطراف میں سے کھالیا' یہاں تک کہ وہ سب سیر ہو گئے اور روٹی کا درمیان کا وہ حصہ جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا ہوا تھا۔ وہ اسی طرح تھا

جیسے پہلے تھا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اِيْثَارُ الْاَضْيَافِ عَلٰى اِشْبَاعِ عِيَالِهٖ اِذَا عَلِمَ اَنَّ ذٰلِكَ لَا يَضُرُّهُمْ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ مہمانوں کے لیے ایثار کرتے ہوئے اپنے گھروالوں کو بھوکا رکھے جبکہ اسے اس بات کا علم ہو کہ یہ چیز انہیں نقصان نہیں پہنچائے گی

5286 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّيْ مَجْهُوْدٌ، فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ، فَقَالَتْ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا، مَا عِنْدِيْ اِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَنْ يُضِيْفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ، فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا، اِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِيْ، قَالَ: فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ، فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَطْفِئِي السِّرَاجَ وَاَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ، فَاِذَا اَهْوٰى لِيَاْكُلَ فَقُوْمِيْ اِلَى السِّرَاجِ حَتّٰى تُطْفِئِيْهِ، قَالَ: فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّيْفُ، فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا اللَّيْلَةَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: میں ضرورت مند ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی کسی زوجہ محترمہ کی طرف پیغام بھجوایا' تو اس خاتون نے عرض کی۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میرے پاس صرف پانی ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے دوسری زوجہ محترمہ کی طرف پیغام بھجوایا۔ انہوں نے بھی یہ جواب دیا' یہاں تک کہ تمام ازواج نے اسی طرح کا جواب دیا: تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا آج رات کون اسے مہمان بنائے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے' تو ایک انصاری کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں بناؤں گا وہ اسے ساتھ لے کر اپنے گھر چلا گیا۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے۔ اس نے جواب دیا: جی نہیں

5286- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة: هو زهير بن حرب, وأبو حازم: هو سلمان الأشجعي. وهو في "مسند أبي يعلى" ورقة 285/1. وأخرجه مسلم 2054 في الأشربة: باب إكرام الضيف وفضل إثارة, عن زهير بن حرب, بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 3798 في مناقب الأنصار: (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ), و 4889 في تفسير سورة الحشر: باب (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِم), والواحدي في "أسباب النزول" ص 281, والبيهقي "السنن" 4/185, وفي "الأسماء والصفات" 2/217 "من طرق عن فضيل بن غزوان, به. وأخرجه بنحوه أبو يعلى ورقة 286 من طريقين عن يزيد بن كيسان, عن أبي حازم, به.

صرف بچوں کی خوراک ہے۔ اس انصاری نے کہا: تم انہیں کسی چیز کے ذریعے بہلا دینا جب ہمارا مہمان اندر آئے تو تم چراغ روشن کرنا اور یوں ظاہر کرنا جیسے ہم کھانا کھانے لگے ہیں جب وہ کھانے کے لئے ہاتھ بڑھائے تو تم چراغ کی طرف جا کر اسے بجھا دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں تو وہ سب لوگ بیٹھ گئے اور کھانا صرف مہمان نے کھایا۔ اگلے دن صبح وہ انصاری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو گزشتہ رات تم دونوں (میاں بیوی) کا کیا ہوا طرز عمل بہت پسند آیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّثْوِىَ الضَّيْفُ عِنْدَ مَنْ يُّضَيِّفُهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مہمان میزبان کے ہاں اتنا طویل قیام کرے کہ اسے حرج میں مبتلا کر دے

5287 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَّثْوِىَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ

(توضیح مصنف): اَبُوْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيُّ اسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو مِنْ جِلَّةِ الصَّحَابَةِ، عِدَادُهُ فِىْ اَهْلِ الْحِجَازِ، مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّيْنَ

❀❀ حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہئے جو شخص اللہ تعالیٰ

5287– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/929 "في صفة النبي صلى الله عليه وسلم: باب جامع ما جاء في الطعام والشراب. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 6/385, والبخاري 6135 في الأدب: باب إكرام الضيف وخدمته, وفي "الأدب المفرد" 743, "وأبو داود 3748 في الأطعمة: باب ما جاء في الضيافة, والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة" 9/224, والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 4/22, "والطبراني في "الكبير" 22/475. " وأخرجه أيضا من طريق مالك الحاكم 4/164, وجزم بأن الشيخين لم يخرجاه! وقال: والذي عندي أن الشيخين رضي الله عنهما أهملا حديث أبي شريح! الرواية عبد الرحمن بن إسحاق عن سعيد المقبري, عن أبي هريرة رضي الله عنه, ثم ذكره الحديث المتقدم برقم 506 و516. وأخرجه أحمد 4/31 و386-385/6, والبخاري 6019 في الأدب: باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره, و 6476 في الرقاق: باب حفظ اللسان, وفي "الأدب المفرد" 741, "ومسلم 4814 ص 1352 في اللقطة: باب الضيافة وغاية الضيافة إلى كم هي, وابن ماجة 3675 في الأدب: باب حق الضيف, والنسائي في "الكبرى", "والطحاوي في "مشكل الآثار" 4/22, "والبيهقي 9/196-197 والطبراني 22/476 و477 و478 من طرق عن سعيد المقبري, به. وأخرجه أحمد 4/31 و6/384, ومسلم 48 في الإيمان: باب الحث على إكرام الجار والضيف, والبخاري في "الأدب" 102, "والطحاوي في "المشكل" 4/21, "والبيهقي 5/86 من طريقين عن نافع بن جبير بن مطعم, عن أبي شريح, بنحوه.

اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے بھلائی کی بات کہنی چاہیے ورنہ خاموش رہنا چاہیے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہیے۔ اہتمام کے ساتھ اس کی دعوت ایک دن اور ایک رات ہوگی عام مہمان نوازی تین دن ہوگی اور جو اس کے بعد ہو وہ صدقہ شمار ہوگا۔ البتہ مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ اتنے دن وہاں قیام کرے کہ میزبان کو حرج میں مبتلا کردے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوشریح کعبی کا نام خویلد بن عمرو ہے یہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے ان کا انتقال **68** ہجری میں ہوا۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ لِلضَّيْفِ مُطَالَبَةَ حَقِّهِ عَمَّنْ يَّنْزِلُ بِهٖ اِذَا لَمْ يَقُمْ بِهٖ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' مہمان کو اپنے حق کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے اس شخص سے' جس کے ہاں وہ پڑاؤ کرتا ہے اور وہ اس کا حق ادا نہیں کرتا

5288 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يُضَيِّفُوْنَا، فَكَيْفَ تَرَى فِيْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا، وَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهٗ

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم کسی قوم کے ہاں پڑاؤ کرتے ہیں۔ وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے' تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم کسی قوم کے ہاں پڑاؤ کرو' تو اگر وہ تمہارے لئے اس چیز کا حکم دیں جو مہمان کے لئے مناسب ہوتی ہے' تو اسے قبول کرلو اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے' تو تم ان سے مہمان کا وہ حق حاصل کرو جو مہمان کے لئے ہونا چاہیے۔

5288- إسناده صحيح على شرط الشيخان أبو الوليد هوا الطيالسي هشام بن عبد الملك وليث :هو ابن سعد ,وأبو الخير: اسمه مرثد بن عبد الله. وأخرجه احمد , 4/149والبخارى 2461في المظالم :باب قصاص المظلوم إذا وجد مال ظالمه , 6137في الأدب :باب إكرام الضيف وخدمة إياه نفسه ,وفي الأدب , 745ومسلم 1727في اللقطة باب وابن ماجه 3676في الأدب باب حق الضيف ,والبيهقي 9/179و .270-10والبغوى 3003من طرق الليث بن سعد بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذى 1589في السير :باب ما يحل أموال أهل الذمة ,عن قتيبة ,عن ابن لهيعة ,عن يزيد بن أبي حبيب ,عن أبي الخير ,عن عقبه بن عامر ,قال :قلت يا رسول إنا نمر بقوم فلا هم يضيفونا ولا يؤدون مالنا عليهم من حق ولا نحن نأخذ منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم" :إن أبو ألا إن تأخذوا كرها فخذوا "وقال :هذا الحديث حسن ,وقد رواه الليث بن سعد عن يزيد بن أبي حبيب أيضا.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ اِذَا دُعِيَ الْمَرْءُ اِلَيْهَا

جب آدمی کو دعوت دی جائے‘ تو دعوت کو قبول کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5289 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيتُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تمہیں دعوت دی جائے‘ تو تم دعوت میں جاؤ۔"

5290 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْاَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيِّ، اَنَّ نَافِعًا، حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ،

(متن حدیث): كَانَ اِذَا دُعِيَ ذَهَبَ اِلَى الدَّاعِي، فَاِنْ كَانَ صَائِمًا دَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ، وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا جَلَسَ فَاَكَلَ، قَالَ نَافِعٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دُعِيتُمْ اِلٰى كُرَاعٍ فَاَجِيبُوا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب انہیں دعوت دی جاتی تھی‘ تو وہ دعوت میں چلے جاتے تھے۔ اگر انہوں نے روزہ رکھا ہوتا تھا‘ تو برکت کی دعا کر کے واپس تشریف لے آتے تھے اور اگر روزہ نہیں ہوتا تھا‘ تو وہاں تشریف فرما ہوتے تھے اور کھانا کھالیا کرتے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تمہاری پائے (کھانے) کی دعوت کی جائے‘ تو تم اسے قبول کرلو۔"

5289- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أيوب :هو ابن أبي تميمة السختياني.وأخرجه احمد 2/68 و 127 ومسلم 99 1429 في النكاح باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوه من طريق حماد بن زيد بهذا الإسناد وانظر ما بعده والحديث 5270

5290- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير هارون بن سعيد الايلي فمن رجال مسلم ابن وهب:أبو عبد الله. واخرج القسم الأول منه أبو عوانة في صحيحه فيما ذكره الحافظ في "الفتح 9/247 "من طريق عمر بن محمد العمري بهذا الإسناد واخرج القسم الثاني منه مسلم 104 1429 في النكاح باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوه والبيهقي 7/262 من طريق حرملة بن يحيى عن ابن وهب بهذا الإسناد واخرج البخاري 5179 والبيهقي 2/262 من طرق عن حجاج محمد قال : قال ابن جريج :اخبرني موسى بن عقبه ,عن نافع :قال سمعت عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم"أجيبوا هذه الدعوة إذا دعيت لها "قال :وكان عبد الله بن عمر يأتي الدعوة في العرس وغير العرس ,ويأتيها وهو صائم .لفظ مسلم وأخرجه احمد 2-101 عن عفان ,عن وهيب ,عن أيوب ,عن نافع بنحوه واخرج ابن أبي شيبه 3/64 عن مجاهد قال :كان ابن عمر إذا دعي إلى طعام وهو صائم فأجاب ,فإذا جاؤوا بالمائدة وعليها الطعام مد يده ثم قال :خذوا باسم الله ,فإذا أهوى القوم كف يده.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ وَقَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَلَوْ كَانَ الشَّيْءُ تَافِهًا

دعوت قبول کرنے اور تحفہ قبول کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ خواہ وہ کوئی معمولی سی چیز ہو

5291 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُهُ، وَلَوْ دُعِيتُ اِلَيْهِ لَاَجَبْتُهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر مجھے پایہ تحفے کے طور پر دیا جائے' تو میں اسے قبول کرلوں گا اور اگر اس کے لئے میری دعوت کی جائے' تو میں اسے قبول کرلوں گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ اِجَابَةَ الدَّعْوَةِ وَاِنْ كَانَ الْمَدْعُوُّ اِلَيْهِ تَافِهًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی دعوت کو قبول نہ کرے اگرچہ جس چیز کی طرف دعوت دی گئی ہے وہ کوئی معمولی سی چیز ہو

5292 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ دُعِيتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ، وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ لَقَبِلْتُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر مجھے پائے کی دعوت دی جائے' تو میں اسے قبول کرلوں گا اور اگر وہ مجھے تحفے کے طور پر دیا جائے' تو میں اسے قبول کرلوں گا۔''

5291- إسناده صحيح على شرط البخاري رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحسن بن محمد فثقة روا ه له البخاري .أبو حازم :هو سليمان الاشجعي. أسباط بن محمد بهذا الإسناد. وأخرجه احمد 2/424و 479و 481و 512. والبخاري 2568في الهبة :باب القليل من الهبة ,و 5178في النكاح :باب من أجاب إلى كراع .والنسائي في الوليمة كما في التحفه 10/83 والبيهقي 6/169من طرق عن الأعمش ,به.

5292- إسناده صحيح على شرط الشيخين وسماع يزيد بن زريع من سعيد بن أبي عروبة قبل الاختلاط. وأخرجه الترمذي في السنن 1338في الأحكام :باب ما جاء في قبول الهدية وإجابة الدعوة وفي "الشمائل 330 "عن محمد بن عبد الله بن بزيع عن بشر بن المفضل عن سعيد بن أبي عروبة بهذا الإسناد. وقال حسن :صحيح وأخرجه البيهقي 6/169من طريق سعيد بن بشير , عن قتادة ,به.

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِجَابَةِ الْمَرْءِ اِذَا دُعِيَ عَلَى الشَّيْءِ الطَّفِيفِ

آدمی کے لیے دعوت قبول کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب اسے کسی معمولی سی چیز کی دعوت دی جائے

5293 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ خَيَّاطًا بِالْمَدِيْنَةِ دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَكَانَ فِيْهَا قَرْعٌ، قَالَ اَنَسٌ: فَكُنْتُ اَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْقَرْعُ، قَالَ: فَكُنْتُ اُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمْ يَزَلِ الْقَرْعُ يُعْجِبُنِيْ مُنْذُ رَاَيْتُهُ يُعْجِبُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک درزی تھا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی جس میں جو کی روٹی تھی اور بھنا ہوا گوشت تھی جس میں کدو ملے ہوئے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کو کدو پسند آئے، تو میں کدو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کرنے لگا جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں پسند کرتے ہوئے دیکھا ہے اس کے بعد میں بھی ہمیشہ کدو کو پسند کرتا ہوں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِجَابَةِ اِلَى الْوَلَائِمِ اِذَا دُعِيَ الْمَرْءُ اِلَيْهَا

ولیمے کی دعوت قبول کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب آدمی کو اس کی دعوت دی جائے

5293- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وقد تقدم برقم 4539من غير هذا الطريق وأخرجه احمد 3/180و 252و 289من طريق همام بن يحيى ,بهذا الإسناد وأخرجه مختصرا احمد 3/210-211 و270من طريق أبان ,عن قتادة وفي لفظه عنده "يهوديا" بدل "خياطا."

5294- إسناده صحيح على شرط الشيخين وهو في "الموطأ 2/564 "في النكاح .باب جاء في الوليمة .ومن طريق مالك أخرجه البخاري 5173في النكاح :باب حق إجابة الوليمة والدعوة ,ومسلم 142996في النكاح :باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوه ,وأبو داود 3736في الأطعمة :باب ما جاء في أجابة الدعوة ,والبغوي.2314 وأخرجه احمد ,2/37 ومسلم 142997, والترمذي 1098في النكاح :باب ما جاء في إجابة الداعي ,وأبو داود 3737من طريقين عن نافع ,به .قال الترمذي :حسن صحيح . زاد أبو داود "فان كان مفطرا أكلها ,وان كان صائما فليدع" إسناده صحيح ,سويد بن نصر ثقة روى له الترمذي والنسائي ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير عبد الحميد بن المنذر بن الجارود فمن رجال ابن ماجه ,وهو ثقة .ابن عون: هو عبد الله بن عون أرطبان ,وابن سيرين :هو انس بن سيرين . وأخرجه احمد 3/112و , 129-128وأبو عبيد في "غريب الحديث , 3/419 "وابن ماجه 756في المساجد والجماعات : باب المساجد في الدور ,من طرق عن عبد الله بن عون ,بهذا الإسناد . ونسبه البوبصي في "مصباح الزجاجة "ورقة 51/2إلى احمد وحسن إسناده ,وقال :وله أصل في الصحيح من حديث إسحاق بن أبي طلحة عن أنس بن مالك.

5294 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَاْتِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو ولیمے کی دعوت دی جائے' تو اسے اس میں جانا چاہیے۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلتَّقِيِّ الْفَاضِلِ اَنْ يَاْكُلَ فِي بَيْتِ مَنْ هُوَ دُونَهُ فِي التُّقَى وَالْفَضْلِ

متقی اور فاضل شخص کے لیے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اس شخص کے ہاں کھانا کھائے جو پرہیز گاری اور فضیلت میں اس سے کم درجے کا ہو

5295 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِبُسْتَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْجَارُودِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): قَالَ: صَنَعَ بَعْضُ عُمُومَتِي لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا، وَقَالَ: اِنِّي اُحِبُّ اَنْ تَاْكُلَ فِي بَيْتِي، وَتُصَلِّيَ فِيهِ، فَاَتَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا فِي الْبَيْتِ فَحْلٌ مِنْ تِلْكَ الْفُحُولِ، فَاَمَرَ بِجَانِبٍ مِنْهُ فَكُنِسَ، ثُمَّ رُشَّ فَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ایک چچا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کر لیا۔ انہوں نے گزارش کی کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر میں کھانا کھائیں اور وہاں نماز ادا کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں آئے گھر میں ایک نر جانور تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے ایک طرف جھاڑو دی گئی پھر وہاں پانی چھڑکا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا کی۔ ہم نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ دُعَاءِ الضَّيْفِ لِلْمُضِيفِ بِغَيْرِ مَا وَصَفْنَا عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الطَّعَامِ

مہمان کا میزبان کے لیے دعا کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب وہ کھانا کھا کر فارغ ہو' یہ اس کے علاوہ ہے' جو ہم نے پہلے بیان کیا ہے

5296 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَفْطَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ سَعْدٍ، فَقَالَ: اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ،

وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہاں افطاری کی' تو ارشاد فرمایا: تمہارے ہاں روزہ داروں نے افطاری کی ہے اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے رحمت کی اور نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا ہے۔

ذِكْرُ مَا يَدْعُو الضَّيْفُ لِمَنْ اَكَلَ مِنْ طَعَامِهِمْ

اس بات کا تذکرہ' مہمان نے جن لوگوں کا کھانا کھایا ہو وہ انہیں کیا دعا دے

5297 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ السُّلَمِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِي فَنَزَلَ عَلَيْهِ، فَاَتَاهُ بِطَعَامٍ وَحَيْسٍ وَسَوِيقٍ وَتَمْرٍ، ثُمَّ اَتَاهُ بِشَرَابٍ فَنَاوَلَ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ، قَالَ: وَكَانَ يَاْكُلُ التَّمْرَ وَيَضَعُ النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ اُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى، ثُمَّ يَرْمِي بِهِ، ثُمَّ دَعَا لَهُمْ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن بسر سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ہمراہ تشریف لائے۔ آپ نے وہاں قیام کیا۔ آپ کی خدمت میں کھانا، حیس، ستو اور کھجور پیش کیے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا' تو آپ نے اپنے دائیں طرف والے شخص کی طرف بڑھا دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کھاتے تھے اور گٹھلی کو اپنی شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کے درمیان رکھ دیتے تھے پھر آپ اسے پھینک دیتے تھے پھر آپ نے ان لوگوں کے لئے دعائے رحمت کی اور یہ دعا کی۔

''اے اللہ! جو رزق' تو نے انہیں عطا کیا ہے اس میں ان کے لئے برکت رکھ دے ان کی مغفرت کر اور ان پر رحم کر دے۔''

5296- صحيح بشاهده وهذا سند ضعيف ,مصعب بن ثابت ,هو ابن عبد الله بن الزبير ,ضعفه أحمد وابن معين ,وأبو حاتم والنسائي وغيرهم ,وذكره المؤلف في "الثقات "وقال :قد أدخلته في "الضعفاء "وهو ممن استخير الله تعالى فيه .سعيد بن يحيى :هو اللخمي . وأخرجه ابن ماجه 1747في الصيام باب :ثواب في فطر صائما عن هشام بن عمار في هذا الإسناد وضعف البوصيري "مصباح الزجاجة"ورقه 114/2إسناده بمصعب بن ثابت

5297- إسناد صحيح على شرط مسلم رجاله الشيخين غير يزيد بن خمير فمن رجال مسلم وأخرجه احمد 4/188و 189و 190ومسلم 2042في الأشربة :باب استحباب وضع النوى خارج التمرة وأبو داود 3729وفي الأشربة :في النفخ في الشرب والتنفس فيه والترمذي 3576وفي الدعوات باب ما جاء في دعاء الضيف والنسائي في "اليوم والليلة 292"و 293وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 205والبيهقي 7/274من طريق عن شعبه وبهذا الإسناد قال الترمذي :حسن صحيح وأخرجه احمد 4/187 188والنسائي في"اليوم والليلة 294 "من طريق هشيم عن هاشم بن يوسف عن عبد الله بن بسر به

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَ دَارَ بُسْرٍ كَانَ رَاكِبًا بَغْلَتَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب نبی اکرم ﷺ حضرت بسر رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے تھے تو آپ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے

5298 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ، فَأَخَذَ بِلِجَامِهَا، فَقَالَ: انْزِلْ عِنْدِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَنَزَلَ عِنْدَهُ، قَالَ: فَجَاءَهُمْ بِحَيْسٍ فَأَكَلُوهُ، ثُمَّ جَاءَهُمْ بِتَمْرٍ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَيَقُولُ بِالنَّوَى هٰكَذَا وَيُقَلِّبُهُ، وَضَمَّ شُعْبَةُ أُصْبُعَيْهِ، ثُمَّ جَاءُوهُ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

✿✿ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے والد کے پاس سے گزرے آپ اس وقت سفید خچر پر سوار تھے۔ میرے والد نے اس کی لگام پکڑ لی، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ میرے ہاں قیام کریں، تو نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں ٹھہر گئے راوی بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حیس لے کر آئے ان لوگوں نے اسے کھالیا پھر وہ کھجوریں لے کر آئے، تو نبی اکرم ﷺ کھجوریں کھانے لگے اور اس کی گٹھلیوں کو یوں الٹنے لگے۔ یہاں شعبہ نامی راوی نے دو انگلیوں کو ملا کر یہ دکھایا، پھر ان کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا پھر آپ نے اپنے دائیں طرف موجود شخص کی طرف اسے بڑھا دیا پھر آپ نے دعا کی۔

"اے اللہ! جو رزق تو نے انہیں عطا کیا ہے اس میں ان کے لئے برکت رکھ دے ان کی مغفرت کر دے اور ان پر رحم کر دے۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں یزید بن خمیر نامی راوی منفرد ہے

5299 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا

5298- إسناده صحيح على شرط مسلم وهو مكرر ما قبله ابن أبي عدى هو محمد بن إبراهيم. وأخرجه مسلم " 2042" في الأشربة: باب استحباب وضع النواه خارج الثمرة عن حمد بن بشار بهذا الإسناد.

عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، وَسَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ اَبِي لِاُمِّي: لَوْ صَنَعْتِ طَعَامًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَنَعَتْ ثَرِيْدَةً، وَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا يُقَلِّلُهَا، فَانْطَلَقَ اَبِي فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى ذِرْوَتِهَا، ثُمَّ قَالَ: خُذُوا بِاسْمِ اللّٰهِ فَاَخَذُوا مِنْ نَوَاحِيهَا، فَلَمَّا طَعِمُوا، دَعَا لَهُمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي رِزْقِهِمْ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے میری والدہ سے کہا اگر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کرو (تو یہ مناسب ہوگا) اس خاتون نے ثرید تیار کیا۔ راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا: وہ تھوڑا سا تھا۔ میرے والد گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک برتن کے اوپر رکھا پھر آپ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر اسے حاصل کرو لوگوں نے اطراف سے اسے حاصل کرنا شروع کیا جب ان لوگوں نے کھانا کھالیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے اللہ! ان کی مغفرت کر دے ان پر رحم کر اور ان کے رزق میں برکت عطا کر۔"

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اِذَا دُعِيَ اِلٰى دَعْوَةٍ وَجَاءَ مَعَهُ بِغَيْرِهٖ اَنْ يَّسْتَاْذِنَ صَاحِبَ الْبَيْتِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' جب اسے کسی دعوت پر بلایا جائے اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص بھی آجائے' تو وہ اس کے بارے میں صاحب خانہ سے اجازت لے

5300 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ،

5299– إسناده صحيح على شرط مسلم ,وهو مكرر ما قبله. عيسى بن يونس :هو ابن أبي إسحاق السبيعي ,وصفوان بن عمرو :هو ابن هرم السكسكي أبو عمرو الحمصي. وأخرجه الدارمي ,95-2/94و النسائي في الوليمة كما في "التحفة 4/294" من طريقين عن عيسى بن يونس ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/188عن أبي المغيرة ,عن صفوان بن أمية ,عن صفوان بن عمرو , به.

5300– إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو خيثمة :هو زهير بن حرب ,وجرير :هو ابن عبد الحميد ,وأبو معاوية : هو محمد بن خازم الضرير. وأخرجه مسلم 2036في الأشربة :باب ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام ,والبيهقي 7/265من طريقين عن زهير بن حرب ,عن أبي معاوية ,بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم ,2036والطبراني في "الكبير 17/530 "من طريقين عن جرير ,عن الأعمش ,به. وأخرجه مسلم ,2036والترمذي 1099في النكاح :باب ما جاء في من يجيء إلى الوليمة من غير دعوة ,والطبراني 17/531من طرق عن أبي معاوية ,عن الأعمش ,به. وأخرجه أحمد ,4/120والدارمي ,2/105-106 والبخاري 2081في البيوع :باب ما قيل في اللحام والجزار ,و 2456في المظالم :باب إذا أذن إنسان لآخر شيئا جاز ,و 5434 في الأطعمة :باب الرجل يدعى إلى طعام فيقول :وهذا معي ,و :5461باب الرجل يتكلف الطعام لإخوانه ,ومسلم ,2036 والطبراني 17/524و525و526و527و528و ,529والبيهقي 265-7/264من طرق عن الأعمش ,به. وانظر.5302

وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ شُعَيْبٍ، وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ، فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ فِیْ وَجْهِهِ الْجُوْعَ، فَقَالَ لِغُلَامِهِ: اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةٍ، فَاِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اَدْعُوَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ، قَالَ: فَصَنَعَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا تَبِعَنَا، فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ: بَلْ آذَنُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

❀❀ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کا نام ابو شعیب تھا۔ اس کا ایک غلام تھا جو گوشت بنایا کرتا تھا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' تو اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر بھوک محسوس ہوئی۔ اس نے اپنے غلام سے کہا تم ہمارے پانچ آدمیوں کے لئے کھانا تیار کرو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص نے کھانا تیار کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ آدمیوں سمیت تشریف لائے۔ ایک اور شخص بھی آپ کے پیچھے آگیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص ہمارے پیچھے آگیا ہے اگر تم چاہو' تو تم اسے اجازت دو اور اگر چاہو' تو یہ واپس چلا جائے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اِذَا دُعِیَ اِلٰى ضِيَافَةٍ اَنْ يَّسْتَدْعِیَ مِنَ الْمُضِيْفِ ذَهَابَ غَيْرِهٖ مَعَهٗ اِذَا عَلِمَ عَدَمَ كَرَاهِيَةِ الْمُضِيْفِ لِذٰلِكَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' جب اسے کسی دعوت میں بلایا جائے'

تو وہ میزبان سے یہ گزارش کرے کہ وہ اپنے ساتھ کسی دوسرے کو بھی لے جائے جب کہ اسے اس بات کا پتہ ہو کہ میزبان اس چیز کو ناپسند نہیں کرے گا

5301 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا فَارِسِيًّا كَانَ جَارًا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرَقَتُهٗ اَطْيَبَ شَیْءٍ رِيْحًا، فَصَنَعَ طَعَامًا، ثُمَّ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ اَنْ تَعَالَ، وَعَائِشَةُ اِلٰى جَنْبِهٖ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهٰذِهٖ مَعِیْ وَاَشَارَ اِلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَ: لَا، قَالَ: ثُمَّ اَشَارَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: وَهٰذِهٖ مَعِیْ قَالَ: لَا، ثُمَّ

5301- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أبو يعلى 3354عن عبد الرحمن بن سلام الجمحي، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/123و 272، ومسلم 2037في الأشربة: باب ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه، والنسائي 6/158في الطلاق: باب الطلاق بالإشارة المفهومة، من طرق عن حماد بن سلمة، به. وأخرجه الدارمي 2/105من طريق سليمان بن المغيرة، عن ثابت، به.

اَشَارَ اِلَيْهِ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: وَهٰذِهٖ مَعِي وَاَشَارَ اِلٰى عَائِشَةَ، قَالَ: نَعَمْ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک فارسی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا۔ اس کا شوربا انتہائی خوشبودار ہوتا تھا۔ اس نے کھانا تیار کیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اشارہ کیا کہ آپ تشریف لے آئیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ بھی میرے ساتھ آئے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کیا' تو اس نے جواب دیا: جی نہیں پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے ساتھ ہے اس نے پھر عرض کی جی نہیں پھر اس نے تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اشارہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے ساتھ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کیا تھا' تو اس نے کہا: ٹھیک ہے (یعنی یہ بھی تشریف لے آئیں)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَّسْتَعْمِلُ هٰذَا الْفِعْلَ بِعَائِشَةَ وَحْدَهَا دُوْنَ غَيْرِهَا مِنْ اُمَّتِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے نہیں کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں سے کسی اور کے لیے یہ کیا ہی نہ ہو

5302 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): صَنَعَ رَجُلٌ طَعَامًا، فَبَعَثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ائْتِنِيْ اَنْتَ وَخَمْسَةٌ، قَالَ: فَبَعَثَ اِلَيْهِ: اَتَاْذَنُ لِيْ فِيْ سَادِسٍ

❀❀ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کھانا تیار کیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوایا اور عرض کی آپ سمیت پانچ آدمی میرے ہاں تشریف لے آئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیغام بھجوایا کیا تم میرے ساتھ چھٹے آدمی کو بھی شریک ہونے کی اجازت دو گے۔

5302- إسناده صحيح على شرط الشيخين. بندار: هو لقب محمد بن بشار، وسليمان: هو امش، وابن عدى: هو محمد بن إبراهيم. وقد تقدم مطولا برقم 5300. وأخرجه مسلم 2036 في الأشربة: باب ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام، والنسائي في الوليمة كما في "التحفة 7/331" من طريقين عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي عن أحمد بن عبد الله بن الحكم، عن عثمان بن عمر بن فارس، عن شعبة، عن الحكم، عن أبي وائل، به. وقال بإثره: هذا خطأ، والصواب الذى قبله.

ذِكْرُ تَخْيِيرِ الْمَدْعُوِّ اِلَى الدَّعْوَةِ بَعْدَ الْاِجَابَةِ بَيْنَ الْاَكْلِ وَالتَّرْكِ

دعوت میں بلائے جانے والے کو اس بات کے اختیار ہونے کا تذکرہ' وہ دعوت میں آنے کے بعد کھائے یا نہ کھائے

5303 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا دُعِىَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَاِنْ شَاءَ اَكَلَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کسی شخص کو دعوت میں بلایا جائے' تو اسے دعوت کو قبول کرنا چاہئے اگر وہ چاہے تو کھائے اور اگر چاہے' تو نہ کھائے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَمْرَ بِاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ اِذَا دُعِىَ الْمَرْءُ اِلَيْهَا اَمْرُ حَتْمٍ لَا نَدْبٍ

اس بات کے بیان کرنے کا تذکرہ' دعوت کو قبول کرنے کا حکم لازمی طور پر نہیں ہے بلکہ استحباب کے طور پر ہے' جب آدمی کو اس میں بلایا گیا ہو

5304 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ:

5303- إسناده صحيح على شرط مسلم رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى الزبير فمن رجال مسلم ,وقد صرح هو وابن جريج بالتحديث عند الطحاوى ,فانتفت شبهه تدليسها أبو عاصم هو الضحاك بن مخلد النبيل . وأخرجه مسلم 1430فى النكاح: باب الأمر بإجابة الداعى إلى الدعوة وابن ماجه 1751فى الصيام باب من دعى إلى طعام وهو صائم ,والطحاوى فى "مشكل الآثار" 4/148من طرق عن أبى عاصم بهذا الإسناد . وأخرجه احمد 3/392ومسلم 1430وأبو داورد 3740فى الأطعمة :باب ما جاء فى أجابه الدعوة والطحاوى فى "المشكل 4/148 "والبغوى 2316من طرق عن سفيان عن أبى الزبير ,به.

5304- حديث صحيح ابن أبى السرى متابع ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين وهو فى مصنف عبد الرزاق 19662 ومن طريق عبد الرزاق أخرجه احمد 2/267ومسلم 1432109فى النكاح :باب الأمر بإجابة الداعى إلى دعوة والبيهقى .7/263 وأخرجه مالك 2/546فى النكاح :باب ما جاء فى الوليمة وسعيد بن منصور 24والحميدى 1171واحمد 2/241والدرامى 2/105والبخارى 5177فى النكاح :باب من ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله ومسلم 1432وأبو داود 3742فى الأطعمة: باب ما جاء فى الدعوة وابن ماجه 1931فى النكاح :باباجابه الداعيوالطحاوى فى "مشكل الآثار 4/143 "والبيهقى 7/261 والبغوى 2315من طرق عن الزهرى ,عن الأعرج ,به موقوفا.

(متن حدیث): شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعٰى اِلَيْهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ، فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ لَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا قَصَّرْتُ بِهِ، لِاَنَّ اَصْحَابَ الزُّهْرِيِّ كُلَّهُمْ كَذَا قَالُوْا مَوْقُوْفًا وَالْمُسْنَدُ هُوَ اٰخِرُ الْحَدِيْثِ: وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب سے برا کھانا ولیمے کا ہوتا ہے جس میں خوشحال لوگوں کو بلا لیا جاتا ہے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور جو شخص دعوت قبول نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابن قتیبہ نے ہمیں یہ بات بیان کی کہ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ میں نے اس کو مختصر طور پر ذکر کر دیا ہے کیونکہ زہری کے تمام شاگردوں نے اس روایت کو اسی طرح موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ مسند روایت دوسری ہے۔ "جو شخص دعوت قبول نہیں کرتا۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5305 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِينٍ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُدْعٰى الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ، فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے برا کھانا ولیمے کا کھانا ہے جس میں خوشحال لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے جو شخص دعوت قبول نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْاَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

ان مجمل الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ جو (مجمل الفاظ) ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5305– إسناده قوي ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الرحمن الطفاوي فمن رجال البخاري ,وفيه كلام ينزله عن رتبة الصحة ,وهو مكرر ما قبله. وأخرجه احمد 2/405 406عن النعمان بن راشد ,عن الزهري ,بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2303عن زمعة ,عن الزهري ,عن سعيد أو غيره ,به. قال النووي في "شرح مسلم :9/237 "معنى هذا الحديث : الإخبار بما يقع من الناس بعده صلى الله عليه وسلم من مراعاة الأغنياء في الولائم ونحوها ,وتخصيصهم بالدعوة ,وإيثارهم بطيب الطعام ,ورفع مجالسهم وتقديمهم ,وغير ذلك مما هو الغالب في الولائم ,والله المستعان.

5306 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يُرِيْدُ بِهِ: فَلْيَدْعُ، لِاَنَّ الصَّلَاةَ دُعَاءٌ، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِصَفِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ) (التوبة: 103) اَرَادَ بِهِ، وَادْعُ لَهُمْ فَاَمَّا الْمُجْمَلُ مِنَ الْاَخْبَارِ فَهُوَ الْخَبَرُ الَّذِيْ يَرْوِيهِ صَحَابِيٌّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَفْظَةٍ مُسْتَقِلَّةٍ يَتَهَيَّاُ اسْتِعْمَالُهَا عَلٰى عُمُومِ الْخِطَابِ.

وَالْمُفَسَّرُ هُوَ رِوَايَةُ صَحَابِيٍّ اٰخَرَ ذٰلِكَ الْخَبَرَ بِعَيْنِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزِيَادَةِ بَيَانٍ لَيْسَ فِيْ خَبَرِ ذٰلِكَ الصَّحَابِيِّ الْاَوَّلِ ذٰلِكَ الْبَيَانُ حَتّٰى لَا يَتَهَيَّاَ اسْتِعْمَالُ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ هِيَ مُسْتَقِلَّةٌ بِنَفْسِهَا اِلَّا بِاسْتِعْمَالِ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ الَّتِيْ هِيَ الْبَيَانُ لِتِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ فِيْ خَبَرِ ذٰلِكَ الصَّحَابِيِّ، قَدْ ذَكَرْنَا كُلَّ خَبَرٍ مُجْمَلٍ وَمُفَسَّرٍ لَهُ فِي السُّنَنِ فِيْ كِتَابِ: فُصُولِ السُّنَنِ، فَاَغْنٰى ذٰلِكَ عَنِ الْاِسْتِقْصَاءِ فِيْ هٰذَا النَّوْعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ، لِاَنَّ فِيمَا اَوْمَاْنَا اِلَيْهِ مِنْهُ غُنْيَةً لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ وَتَدَبَّرَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کسی شخص کو دعوت میں بلایا جائے' تو اسے قبول کرنا چاہئے اور اگر وہ روزہ دار ہو' تو دعائے رحمت کر دے اور اگر روزہ دار نہ ہو' تو کھانا کھالے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اگر وہ روزہ دار ہو' تو دعائے رحمت کر دے۔'' اس کے ذریعے مراد یہ ہے: وہ دعا کر دے کیونکہ الصلوٰۃ کا مطلب دعا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے یہ فرمایا ہے۔

''تم ان کے اموال میں سے صدقہ وصول کر کے انہیں پاک کر دو اور ان کا تزکیہ اس کے ذریعے کر دو اور ان کے لئے دعائے رحمت کرو بیشک تمہاری دعا ان کے لئے سکون کا باعث ہے۔''

تو اس کے ذریعے مراد یہی ہے' تم ان کے لئے دعا کر دو۔

جہاں تک مجمل روایت کا تعلق ہے' تو یہ وہ روایت ہے' جو ایک صحابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مستقل لفظ کے طور پر نقل کی ہے' جس میں روایت کے الفاظ عمومی ہیں البتہ وضاحتی روایت وہ ہے' جو دوسرے صحابی نے انہی الفاظ کے ساتھ

5306- إسناده صحيح على شرط الشيخين .هشام :أبو حسان . وأخرجه مسلم 1431في النكاح :باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة ,عن أبي بكر بن أبي شيبه ,بهذا الإسناد. وأخرجه احمد 2/279و 507,وأبو داود 2640في الصوم :باب في الصائم يدعى إلي وليمه ,والترمذي 780في الصوم :باب ما جاء في إجابة الصائم الدعوة ,والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة 10/350, "والطحاوي في "مشكل الآثار 4/148" ,149,والبيهقي ,7/263,والبغوى ,1816,والخطيب في "تاريخه" من طرق هشام ,به.

نبی اکرم ﷺ سے اضافی بیان کے ہمراہ نقل کی ہے' جو پہلے والے صحابی کی نقل کردہ روایت میں نہیں ہے' یہاں تک کہ اس مجمل الفاظ والی روایت پر عمل کرنا اس وقت تک ممکن نہیں ہوگا' جب تک ان اضافی الفاظ والی روایت پر عمل نہ کیا جائے جو ان الفاظ کی وضاحت کرتی ہے' جو اس صحابی کی روایت میں نہیں ہے ہم نے سنن میں مجمل اور مفصل دونوں روایتیں کتاب ''فصول سنن'' میں نقل کر دی ہیں۔ اس لئے اس نوعیت کی تمام روایات کو اس کتاب میں جمع کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے' جو اس شخص کے لئے کافی ہوگی۔ جسے اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے اور جو غور وفکر کرے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ اجْتِمَاعِ الْإِخْوَانِ لِلطَّعَامِ فِي يَوْمٍ بِعَيْنِهِ مِنَ الْجُمُعَةِ

ہفتے کے کسی بھی متعین دن میں کچھ بھائیوں کے کھانے کے لیے اکٹھے ہونے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

5307 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ، وَكَانَتْ فِينَا امْرَاَةٌ، فَكَانَتْ تَجْعَلُ فِي مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا، فَكَانَتْ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ اُصُولَ السِّلْقِ، فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ، ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ فَتَطْحَنُهَا فَيَكُونُ ذٰلِكَ السِّلْقُ عُرَاقَةً قَالَ سَهْلٌ: فَكُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَيْهَا مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ اِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ قَالَ: فَكُنَّا نَتَمَنَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تھے۔ اس کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے۔ ہمارے ایک خاتون تھی۔ وہ اپنی کھیت میں چقندر بویا کرتی تھی' جب جمعہ کا دن آتا تھا' تو وہ چقندر کی جڑیں اتار لیتی تھی اسے ہنڈیا میں پکاتی تھی۔ اس میں مٹھی بھر جو ڈال کر انہیں بھون لیتی تھی' تو اس کا سالن بن جایا کرتا تھا۔ حضرت سہل کہتے ہیں: ہم جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد اس خاتون کے پاس واپس جاتے تھے۔ اسے سلام کرتے تھے' تو وہ کھانا ہمارے آگے کر دیتی تھی' تو ہم اسے کھایا کرتے تھے۔ اس کے اس کھانے کی وجہ سے ہم جمعہ کا دن (جلدی آنے کے) آرزومند ہوتے تھے۔

5307- إسناده صحيح على شرط البخاري ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن حماد الأملي فمن رجال البخاري. ابن أبي مريم :هو سعيد بن الحكم بن محمد بن أبي مريم ,وأبو غسان :هو محمد بن مطرف بن رواد الليثي ,وأبو حازم :هو سلمه بن دينار. وأخرجه البخاري 938في الجمعة :باب قال الله تعالى (فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ) , والطبراني 5788من طريق سعيد بن أبي مريم ,بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 939في الجمعة ,و 2349في الحرث والمزارعة: باب ما جاء في الغرس ,و 5403في الأطعمة :باب السلق والشعير ,وفي الاستئذان :باب تسليم الرجال على النساء والنساء على الرجال ,والبيهقي 3/241من طريقين عن أبي حازم ,به. وأخرجه احمد 5/336وابن أبي شيبة 2/106, والبخاري 941في الجمعة :باب القائلة بعد الجمعة ,ومسلم 859في الجمعة :باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس وأبو داود 1086في الجمعة: باب وقت الجمعة ,والترمذي 525في الصلاة :باب ما جاء في القائلة يوم الجمعة ,وابن ماجه 1099

بَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کا بیان

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ عَقَّ عَنْ وَلَدِهِ اَنْ يُّخَلِّقَ رَاْسَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ بَعْدَ الْحَلْقِ

اس بات کے مستحب ہونے کا بیان کہ جو شخص اپنے بچے کا عقیقہ کرتا ہے وہ اس دن سر مونڈنے کے بعد بچے کے سر پر خوشبو لگائے

5308 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا عَقُّوْا عَنِ الصَّبِيِّ خَضَبُوْا قُطْنَةً بِدَمِ الْعَقِيقَةِ، فَاِذَا حَلَقُوْا رَاْسَ الصَّبِيِّ وَضَعُوْهَا عَلٰى رَاْسِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوْا مَكَانَ الدَّمِ خَلُوْقًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: زمانہ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ جب لوگ بچے کا عقیقہ کرتے تھے تو عقیقے کے خون کے ہمراہ روئی کو گیلا کرتے تھے اور جب وہ بچے کا سر مونڈتے تھے تو روئی کو بچے کے سر پر رکھ دیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم خون کی جگہ خلوق (مخصوص قسم کی خوشبو) لگایا کرو۔

ذِكْرُ عَقِيقَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنَيِ ابْنَتِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنْ اُمِّهِمَا وَعَنْ اَبِيْهِمَا وَقَدْ فَعَلَ

نبی اکرم ﷺ کا اپنے دونواسوں کا عقیقہ کرنے کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان دونوں (نواسوں) ان دونوں کی والدہ اوران دونوں کے والد سے راضی ہو اور اس نے ایسا کرلیا ہے (یعنی وہ ان سے راضی ہے)

5308– إسناده صحيح ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن سعيد ,فقد روى له النسائي ,وهو ثقة .حجاج :هو ابن محمد الأعور ,ويحيى بن سعيد :هو الأنصاري ,وقد صرح ابن جريج بالتحديث فانتفت شبهة تدليسه .وأخرجه أبو يعلى 4521, والبزار 1239, والبيهقي 9/303 من طرق عن ابن جريج ,بهذا الإسناد . وأخرج عبد الرزاق 7963 عن ابن جريج قال :حدثت حديثا رفع إلى عائشة أنها قالت. . .فذكره.

5309 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ بِكَبْشَيْنِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے عقیقے پر دو دنبے ذبح کیے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ اَنَسٍ بِكَبْشَيْنِ اَرَادَ بِهِ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا*

اس بات کا تذکرہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ''دو دنبوں'' اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے:

(حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما) دونوں میں ہر ایک (کے عقیقے میں دو دنبے قربان کیے تھے)

5310 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْنَا عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَسَاَلْنَاهَا عَنِ الْعَقِيقَةِ فَاَخْبَرَتْنَا اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ

❁❁ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: ہم سیدہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے عقیقے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (عقیقے میں قربان کی جائے گی)

ذِكْرُ الْيَوْمِ الَّذِیْ يُعَقُّ فِيهِ عَنِ الصَّبِیِّ

اس دن کا تذکرہ جس دن بچے کا عقیقہ کیا جائے گا

5309- حديث صحيح ,إبراهيم بن المنذر الحزامي اعتمده البخاري وانتقى من حديثه ,ووثقه ابن معين وابن وضاح والنسائي وأبو حاتم والدارقطني ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين ,إلّا أن رواية جرير بن حازم عن قتادة ضعفا . وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار 1/456 ,"وأبو يعلى 2945 ,والبزار 1235 ,والبيهقي 9/299 من طرق عن ابن وهب ,بهذا الإسناد. قال البزار :لا نعلم أحدا تابع جريرا عليه ,وقال الهيثمي 4/57 ونسبه لأبي يعلى والبزار :رجاله ثقات.

5310-إسناده صحيح ,بكر بن خلف وثقه أبو حاتم والمؤلف ومسلمة بن قاسم وابن خلفون ,وقال ابن معين :صدوق, روى له أبو داود وابن ماجه وعلق له البخاري ,ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح . وأخرجه أحمد 6/31 ,-والترمذي 1513 في الأضاحي :باب ما جاء في العقيقة ,من طريق بشر بن المفضل ,بهذا الإسناد .قال الترمذي :حسن الصحيح . وأخرجه أحمد 6/158 ,وابن أبي شيبة 8/239 ,وابن ماجة 3163 في الذبائح :باب العقيقة ,من طريق عفان ,عن حماد ,عن ابن خثيم ,به .وهذا سند صحيح على شرط مسلم: وأخرجه عبد الرازق 7956 أخبرنا ابن جريج ,أخبرنا يوسف ابن ماهك ,عن حفصة بنت عبد الرحمن ,قالت :كانت عمتي عائشة تقول :على الغلام شاتان ,وعلى الجارية شاة.

5311 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: وَهُوَ الْيَافِعِيُّ شَيْخٌ ثِقَةٌ مِصْرِيٌّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ يَوْمَ السَّابِعِ وَسَمَّاهُمَا، وَاَمَرَ اَنْ يُمَاطَ عَنْ رَاْسِهِ الْاَذٰى

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے ساتویں دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا عقیقہ کیا تھا اور ان کا نام رکھا تھا۔ آپ نے یہ حکم دیا تھا کہ ان کے سر پہ تکلیف دہ چیز (یعنی بالوں کو) صاف کر دیا جائے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَقِيقَةِ عَنِ الذُّكُورِ وَالْاِنَاثِ

لڑکے اور لڑکی کے عقیقے کے طریقے کا تذکرہ

5312 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اُمِّ كُرْزٍ،

(متن حدیث): اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقِيقَةِ قَالَ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ، لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا

5311-إسناده حسن ,محمد بن عمرو اليافعي وثقه المؤلف هنا وفي "الثقات ,"وله في "صحيح مسلم "حديث واحد متابعة ,وقال ابن أبي حاتم :سألت أبي وأبا زرعة عنه فقالا :هو شيخ لابن وهب ,وذكره الساجي في "الضعفاء "ونقل عن يحيى بن معين أنه قال :غيره أقوى منه ,وقال الذهبي في "الميزان :"قد روى له مسلم ,وما علمت أحد ضعفه ,وقال الحافظ في "التقريب :" صدوق له أوهام ,ثم هو متابع ,وبقية رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبي الربيع _وهو سليمان بن داود المهري _فقد روى له أبو داود والنسائي ,وهو ثقة. وأخرجه الحاكم ,4/237والبيهقي 300 _ 9/299من طريقين عن ابن وهب ,بهذا الإسناد .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه أبو يعلى 4521عن إسحاق ,عن عبد المجيد بن عبد العزيز بن أبي داود ,عن ابن جريج ,به.

5312-حديث صحيح ,أبو يزيد المكي لم يرو عنه غير ابنه عبيد الله وذكره المؤلف "الثقات ,"والصواب إسقاطه من السند كما سيأتي ,وباقي رجاله ثقات .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب. وأخرجه الشافعي 414و 597ورواية الطحاوي ,الحميدي 345,وأحمد 6/381,وابن أبي شيبة 8/237,وأبو داود 2835في الأضاحي :باب في العقيقة ,وابن ماجة 3162في الذبائح : باب العقيقة ,والطحاوي في "مشكل الآثار "1/457 ,والطبراني 25/406,والبيهقي 9/300,والبغوي 2818من طريق سفيان , بهذا الإسناد. وقد خولف سفيان في هذا ,فرواه حماد بن يزيد وابن جريج عن عبيد الله بن أبي يزيد عن سباع ,بإسقاط أبي يزيد : أخرجه أحمد 6/381و 422,والدارمي 2/81,وأبو داود 2836,والنسائي 7/165,وهو الصواب ,قال الإمام أحمد بإثر أحاديث رواها عن عبيد الله بن أبي يزيد عن أبيه ,عن سباع :سفيان يهم في هذه الأحاديث ,عبيد الله سمعها من سباع بن ثابت , وقال أبو داود :حديث سفيان وهم ,وفي "أطراف المزي :"قال أبو داود :هذا الحديث هو الصحيح ,يعني بإسقاط والد عبيد الله , وحديث سفيان خطأ.

سیدہ اُمّ کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عقیقہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی۔ تمہیں کوئی نقصان نہیں خواہ وہ بکرا ہو یا بکری ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الشَّاتَيْنِ اِذَا عُقَّ بِهِمَا عَنِ الصَّبِيِّ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَا مِثْلَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جب دو بکریاں بچے کے عقیقے میں (ذبح کی جائیں) تو یہ بات ضروری ہے وہ دونوں ایک جیسی ہوں

5313 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ بْنِ اَبِيْ خُثَيْمٍ، عَنْ اُمِّ بَنِيْ كُرْزٍ الْكَعْبِيِّيْنَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْعَقِيقَةِ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ فَقُلْتُ لَهُ، يَعْنِيْ عَطَاءً: مَا الْمُكَافِئَتَانِ؟ قَالَ: مِثْلَانِ ذُكْرَانُهُمَا اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اِنَاثِهِمَا

سیدہ اُمّ بنوکرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عقیقہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: لڑکے کی طرف سے برابر کی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے یعنی عطا سے دریافت کیا برابر کی ہونے سے مراد کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے: وہ دونوں ایک جیسی ہوں تاہم وہ بکرے ہوں تو یہ میرے نزدیک بکریوں کے مقابلے میں زیادہ پسندیدہ ہوں گے۔

5313- صحيح .حبيبة بنت ميسرة ذكرها المؤلف في "الثقات 4/194, "والراوي عنها عطاء وهو ابن أبي رباح ,وهو مولاها ,وباقي السند رجاله ثقات ,ويتقوى بالطريق الذي قبله. وهو في "مصنف عبد الرزاق 7953, "ومن طريقه أخرجه أحمد 6/422, والطبراني في "الكبيرة 25/400, "والبيهقي 9/301. وأخرجه أحمد 6/422, والدارمي 2/81 من طريقين عن ابن جريج به . وأخرجه الحميدي 346, وأحمد 6/381, وابن أبي شيبة 8/238, وأبو داود 2834 في الأضاحي :باب في العقيقة, والنسائي 7/165 في العقيقة :باب كم يعق عن الجارية ,والطحاوي في "مشكل الآثار 1/458, "والطبراني 25/401, والبيهقي 9/301 من طريق سفيان ,والطبراني 25/402 من طريق إسحاق ,و 25/403 من طريق قيس بن سعد ,ثلاثتهم عن عطاء ,به. وأخرجه أحمد 6/422, والطبراني 25/399 و 404 من طرق عطاء ,وعن أم كرز ,لم يذكر حبيبة بنت ميسرة.

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

کتاب! مشروبات کے بارے میں روایات

بَابُ آدَابِ الشُّرْبِ

باب! پینے کے آداب

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الشُّرْبِ فِي الْاَقْدَاحِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ

پیالے میں پینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

یہ بات ان صوفیاء کے موقف کے خلاف ہے جنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

5314 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

(متنِ حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ، فَرَدَّ الرَّجُلُ وَقَالَ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فِيْ سَاعَةٍ حَارَّةٍ، فَقَالَ لَهُ: اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِيْ شَنَّةٍ فَاسْقِنَاهُ، وَاِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِيْ حَائِطِهٖ، فَقَالَ: عِنْدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاءٌ بَائِتٌ، فَانْطَلِقْ اِلَى الْعَرِيْشِ، وَانْطَلَقَ بِهِمَا اِلٰى عَرِيْشَةٍ، فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ مَاءً، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5314– إسناده على شرط الصحيح .أبو الطاهر :هو أحمد بن عمرو بن السرح ,وأبو يحيى :هو فليح بن سليمان الخزاعي ويقال :الأسلمي ,احتج به البخاري وأصحاب السنن ,وروى له مسلم حديثا واحدا وهو حديث الإفك ,وضعفه ابن معين والنسائي وأبو داود ,وقال الساجي :هو من أهل الصدق ,وكان يهم ,وقال الدارقطني :مختلف فيه ,ولا بأس به ,وقال ابن عدي :له أحاديث صالحة مستقيمة وغرائب ,وهو عندي لا بأس به. وأخرجه أحمد 3/343 و344 و355 ,وابن أبي شيبة 8/228_229, والدارمي 2/120, والبخاري 5613 في الأشربة :باب شرب الماء باللبن ,و 5621 باب الكرع في الحوض ,وأبو داود 3724 في الأشربة :باب في الكرع ,وابن ماجة 3432 في الأشربة :باب الشرب في الأكف والكرع ,والبيهقي 7/284 من طرق عن فليح بن سليمان ,بهذا الإسناد. قوله "في شن :"هو القربة العتيقة ,والكرع :الشرب من النهر أو الساقية بالفم من غير إناء ولا باليد .قاله ابن الأثير.

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ ایک صاحب بھی تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے ساتھی نے سلام کیا۔ اس شخص نے جواب دیا: اس شخص نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں گرمی شدید ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اگر تمہارے پاس ایسا پانی ہو جو گزشتہ رات سے مشکیزے میں پڑا ہوا ہو تو وہ ہمیں پلاؤ ورنہ ہم (کھیت کو پانی دینے والا) پانی پی لیتے ہیں۔ وہ شخص اس وقت اپنے باغ کو سیراب کر رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے پاس ایسا پانی ہے جو رات سے پڑا ہوا ہے پھر وہ چھپر کے پاس گیا وہ ان دونوں کو لے کر اس چھپر کے نیچے آ گیا۔ اس نے ایک مشکیزے میں پانی انڈیلا پھر اپنی بکری کا دودھ دوہ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا پھر اس نے دوبارہ دوہ لیا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشریف لانے والے صاحب نے بھی اسے پی لیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الشُّرْبِ فِي الثَّلْمِ الَّذِي يَكُونُ فِي الْاَقْدَاحِ وَالْاَوَانِي

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ایسے پیالے یا برتن میں پئے جو ٹوٹا ہوا ہو

5315 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَاَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹے ہوئے کنارے والے پیالے اور مشروب میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ اَفْوَاهِ الْاَسْقِيَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی مشکیزے کے منہ سے (منہ لگا کر) پئے

5316 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ،

5315– حديث حسن ,قرة بن عبد الرحمن مختلف فيه ,ضعفه أحمد وابن معين وأبو حاتم وأبو زرعة والنسائي وأبو داود , ووثقه المؤلف ,وقال ابن عدي :لا بأس به وروى له مسلم مقرونا بغيره ,وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح .وأخرجه أبو داود 3722في الأشربة :باب في الشرب من ثلمة القدح ,عن أحمد بن صالح ,عن ابن وهب ,بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد وابنه عبد الله 3/80عن هارون ,عن وهب ,عن قرة ,به.وللقسم الأول من الحديث شاهد من حديث سهل بن سعد عنه الطبراني في "الكبير" 5722.قال الهيثمي في "المجتمع :5/78 "فيه عبد المهيمن بن عباس بن سهل ,وهو ضعيف .وآخر من حديث أبي هريرة عند الطبراني في "الأوسط ."قال الهيثمي :رجاله ثقات رجال الصحيح .وثالث من حديث ابن عباس وابن عمر ,قالا :يكره أن يشرب من ثلمة القدح وأذن القدح .رواه الطبراني ,11055قال الهيثمي :رجاله رجال الصحيح.وأما النهي عن النفخ في الشراب ,فله أكثر من شاهد ,ومنها الحديث الآتي.

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ مِنْ فِي السِّقَاءِ وَاَنْ يَّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی مشکیزے کو منہ لگا کر پیئے یا برتن میں سانس لے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5317 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ: اَنْ يُّشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کو منہ لگا کر پینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ شُرْبِ الْمَاءِ اِذَا كَانَ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پانی پینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5316- إسناده صحيح على شرط الصحيح. خالد الحذاء: هو خالد بن مهران. وأخرجه مقطعا ابن ماجة 3421 في الأشربة: باب الشرب من في السقاء, و: 03428 باب التنفس في الإناء, عن أبي بشر بكر بن خلف, عن يزيد بن زريع, بهذا الإسناد. وأخرج القسم الأول منه أحمد 1/226 و241 و293 و321 و339, وابن أبي شيبة 8/207-208, والدارمي 2/118-119, والبخاري 5628 في الأشربة: باب الشرب من فم السقاء, وأبو داود 3819 في الشربة: باب الشرب من في السقاء, والطبراني 11819 و11820 و11821, والبغوي 3040 من طرق عن عكرمة, به. وأخرج القسم الثاني منه الحميدي 525, واحمد 1/220, وابن أبي شيبة 8/217 و220-221, وأبو داود 3728 في الأشربة: باب في النفخ في الشراب والتنفس فيه, والترمذي 1888 في الأشربة: باب ما جاء في كراهية النفخ في الشراب, والبيهقي 7/284, والبغوي 3035 من طريق سفيان بن عيينة, عن عبد الكريم الجزري, عن عكرمة, به. قال الترمذي: حسن صحيح.

5317- إسناده صحيح على شرط مسلم, رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم. يونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم 2023 في الأشربة: باب في آداب الطعام والشراب وأحكامهما, عن حرملة بن يحيى, بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 3418 في الأشربة: باب اختناث الأسقية, من طريق أبي الطاهر بن السرح, عن ابن وهب, به. وأخرجه أحمد 3/69 من طريق عبد الله بن عتاب, عن يونس, به. وأخرجه عبد الرزاق 19599, وأحمد 3/6 و67 و93, والدارمي 2/119, والبخاري 56258 و5626 في الأشربة: باب اختناث الأسقية, ومسلم 2023, وأبو داود 3720 في الأشربة: باب في اختناث الأسقية, والترمذي 1890 في الأشربة: باب ما جاء في النهي عن اختناث الأسقية, والبيهقي 7/285, والبغوي 3041 من طرق عن الزهري, به.

5318 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ، عَنْ جَدَّةٍ لَهٗ يُقَالُ لَهَا كَبْشَةُ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَشَرِبَ مِنْ فَمِ قِرْبَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ، فَقَامَتْ اِلَيْهِ فَقَطَعَتْهُ فَاَمْسَكَتْهُ

سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو آپ نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر کھڑے ہو کر پانی پیا پھر وہ خاتون اٹھ کر اس مشکیزے کے پاس گئیں۔ اس نے اس کے کنارے کو کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً فَقَطْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ فعل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ہی مرتبہ نہیں کیا

5319 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَعَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، وَمُغِيرَةُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر آبِ زم زم پیا تھا۔

5320 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِزَمْزَمَ، فَاسْتَسْقٰى فَاَتَيْتُهُ بِالدَّلْوِ فَشَرِبَ، وَهُوَ

5318- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله رجال الشيخين غير يزيد بن يزيد بن جابر الأزدى الدمشقى ,فمن رجال مسلم.وأخرجه الحميدى ,354وأحمد ,6/434والترمذى 1892في الأشربة :باب ما جاء في الرخصة في ذلك ,وفي"الشمائل" ,213وابن ماجة 3423في الأشربة :باب الشرب قائما ,والطبراني ,25/8والبغوى 3042من طرق عن سفيان ,بهذا الإسناد . زاد ابن ماجة"تبتغي بركة موضع في رسول الله صلى الله عليه وسلم ,"وعند الطبراني"فقطعت القربة ألتمس البركة بذلك."

5319- إسناده صحيح على شرط الشيخين من طريق أحمد بن منيع وعمرو بن زراره ,وعلى شرط البخارى من طريق زياد بن أيوب .عاصم :هو ابن سليمان الأحول ,ومغيرة :هو ابن مقسم الضبي .وقد تقدم الحديث برقم .3849 وأخرجه الترمذى 1882في الأشربة :باب ما جاء في الرخصة في الشرب قائما ,وفي"الشمائل207"عن أحمد بن منيع ,بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد ,1/214ومسلم2027119في الأشربة :باب في الشرب من زمزم قائما ,والنسائى 5/237في الحج :باب الشرب من ماء زمزم ,من طريق هشيم ,به .وانظر ما بعده.

5320- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه مسلم 2027في الأشربة :باب :في الشرب من ماء زمزم قائما ,عن محمد بن المثنى ,بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقى 5/86و7/282من طريق إبراهيم بن مرزوق ,عن وهب بن جرير ,به. وأخرجه أحمد 1/243و ,249ومسلم ,2027والبيهقى 5/86من طرق عن شعبة ,به.

قَائِمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زم زم کے پاس سے گزرے آپ نے پانی مانگا' میں ڈول میں پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے کھڑے ہو کر اسے پی لیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِي يُبِيحُهُ الْفِعْلُ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جس کو وہ فعل مباح قرار دیتا ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5321 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ تَرْكِ اِنْكَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَاعِلِ الْفِعْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس فعل کو کرنے والے پر انکار نہ کرنے کا تذکرہ جس فعل کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

5322 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ بْنِ وَابِلِ بْنِ الْوَضَّاحِ اللُّؤْلُؤِيُّ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ الْكُوفِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِي، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم چلتے ہوئے کھا لیا کرتے تھے اور

5321- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مسند أبي يعلى /286" وأخرجه مسلم 2024في الأشربة: باب كراهية الشرب قائما, والبيهقي 282-7/281من طريق هدبة بن خالد, بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 121-2/120, والطحاوي 4/272من طرق عن همام بن يحيى, به. وأخرجه الطيالسي 2000, وأحمد 3/118و182و214و247, وابن أبي شيبة 8/206, ومسلم 2024, وأبو داود3717في الأشربة: باب الشرب قائما, والترمذي1879في الأشربة: باب ما جاء في النهي عن الشرب قائما, وابن ماجة 3424في الأشربة: باب الشرب قائما, والطحاوي 4/272, وأبو يعلى 2973و3165و3195, والبيهقي 282-7/281من طرق عن قتادة, به.

5322- إسناده صحيح. هشام بن يونس روى له الترمذي, وسلم بن جنادة روى له الترمذي وابن ماجة, وكلاهما ثقة, ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين. وقد تقدم الحديث برقم 5243. وأخرجه الترمذي1880في الأشربة: باب النهي عن الشرب قائما, وابن ماجة3301في الأطعمة: باب الأكل قائما, عن سلم بن جنادة, بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/205-206, وعن أحمد 2/108, والدارمي2/120عن حفص بن غياث, به. وانظر.5325.

کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّشْرَبَ الْمَرْءُ وَهُوَ غَيْرُ قَاعِدٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی آدمی ایسی حالت میں پیئے جب کہ وہ بیٹھا ہوا نہ ہو

5323 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا نُهِيَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5324 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْ يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ مَا فِيْ بَطْنِهِ لَاسْتَقَاءَ،

اَخْبَرَنَا السَّامِيُّ فِيْ عَقِبِهِ قَالَ:

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کھڑے ہو کر پینے والے شخص کو اگر پتہ چل جائے کہ اس میں کیا نقصان ہے تو وہ اسے قے کر دے"۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ذِكْرُ تَرْكِ الْاِنْكَارِ عَلٰى مُرْتَكِبِ هٰذَا الْفِعْلِ

اس فعل کے مرتکب پر انکار نہ کرنے کا تذکرہ

5323- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو مكرر 5321.

5324- حديث صحيح ,إسناده ضعيف لجهالة الراوي عن أبي هريرة ,وهو عند أحمد في "المسند 2/283 " وأخرجه عبد الرزاق ,19588 ومن طريقه البيهقي 7/282 عن معمر ,عن الزهري ,عن أبي هريرة. . .فذكره .وهذا سند منقطع ,فإن الزهري لم يسمع من أبي هريرة. لكن أخرج البزار 2897 عن زهير بن محمد البغدادي ,عن عبد الرازق ,عَنْ مَعْمَرٍ ,عَنِ الزُّهْرِيِّ ,عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عتبة ,عن أبي هريرة . . .

5325 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الرَّبَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا نَاْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِي، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے ہم لوگ چلتے ہوئے کھالیا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کی بات ہے۔

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْفِعْلَ الْمَزْجُوْرَ عَنْهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس ممنوعہ فعل پر عمل کرنے کا تذکرہ

5326 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي النَّزَّالُ بْنُ سَبْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَلَّيْنَا مَعَ عَلِيٍّ الظُّهْرَ، ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الرَّحْبَةِ، قَالَ: فَدَعَا بِاِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ، فَاَخَذَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهُ وَقَدَمَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَشْرَبُوْا وَهُمْ قِيَامٌ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ، وَقَالَ: هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ

نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی پھر ہم کھلے میدان میں آ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے برتن منگوایا جس میں پانی موجود تھا۔ انہوں نے اسے لیا کلی کی ناک میں پانی ڈالا اپنے چہرے اور دونوں بازو اپنے سر اور دونوں پاؤں پر ہاتھ پھیرا پھر انہوں نے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پی لیا پھر انہوں نے یہ بات بتائی: کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو ناپسند کرتے ہیں' حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا: یہ اس شخص کا وضو ہے' جو بے وضو نہ ہوا ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ لِمَنْ اَرَادَ الشُّرْبَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' اس مشروب میں پھونک ماری جائے جسے پینے کا ارادہ ہو

5327 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

5325- إسناده صحيح ,وهو مكرر 5322.

5326- إسناده صحيح على شرط البخاري ,رجاله رجال الشيخين غير النزال بن سبرة فمن رجال البخاري .حسين بن علي :هو ابن الوليد الجعفي ,وزائدة :هو ابن قدامة الثقفي ,ومنصور :هو ابن المعتمر .وقد تقدم الحديث برقم 1057و 1058.

اَيُّوْبَ بْنِ حَبِيبٍ، مَوْلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِى الْمُثَنَّى الْجُهَنِيِّ، اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ: سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّفْخِ فِى الشَّرَابِ؟ قَالَ: اَبُوْ سَعِيْدٍ: نَعَمْ، قَالَ لَهٗ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ قَالَ: فَاِنِّىْ اَرَى الْقَذَاةَ فِيْهِ، قَالَ: فَاَهْرِقْهَا

ابوثنیٰ جہنی بیان کرتے ہیں: میں مروان بن حکم کے پاس موجود تھا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لائے۔ مروان نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو برتن میں پھونک مارنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ایک ہی سانس کے ذریعے سیراب نہیں ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پیالے کو اپنے سے دور کرو پھر سانس لو اس نے عرض کی: میں اس میں کوئی گندگی پاتا ہوں (تو میں کیا کروں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے گرادو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّنَفُّسِ فِى الْاِنَاءِ عِنْدَ الشُّرْبِ لِلشَّارِبِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' پینے والا پیتے ہوئے برتن میں سانس لے

5328 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِى الْاِنَاءِ

عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کچھ پئے' تو برتن میں سانس نہ لے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ التَّنَفُّسُ عِنْدَ شُرْبِهٖ لِيَكُوْنَ فَرْقًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَهَائِمِ فِيْهِ

5327- إسناده صحيح. أبو المثنى روى عنه اثنان، ووثقه ابن معين في رواية إسحاق بن منصور، وذكره المؤلف في "الثقات." وهو في "الموطأ" 2/925 "في صفة النبي صلى الله عليه وسلم: باب النهي عن الشراب في آنية الفضة والنفخ في الشراب. ومن طريق مالك أخرجه ابن أبي شيبة 8/220 وأحمد 3/26 و32، والدارمي 2/119، والترمذي 1887 في الأشربة: باب ما جاء في كراهية النفخ في الشراب، والبغوي 3036. وصححه الحاكم 4/139 ووافقه الذهبي، وقال الترمذي: حسن صحيح. وأخرجه الدارمي 2/122 من طريق مالك، إلى قوله "نعم." وأخرجه أحمد 3/68-69 عن يونس وسريج، عن فليح، عن أيوب، به.

5328- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاري. هشام: هو الدستوائي. وقد تقدم 5228. والنهي عن التنفس في الشرب كالنهي عن النفخ في الطعام والشراب من أجل أنه قد يقع فيه شيء من الريق ويتقذره، إذ كان التقذر في مثل ذلك عادة غالبة على طباع أكثر الناس.

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ پیتے ہوئے (درمیان میں) سانس لے تا کہ اس کے اور جانوروں کے پینے کے طریقے میں فرق ہو

5329 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِى الْاِنَاءِ ثَلَاثًا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِى مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يَتَنَفَّسُ فِى الْاِنَاءِ ثَلَاثًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیتے تھے

5330 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِىْ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِىْ عَزَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِىْ عِصَامٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَقَالَ: هُوَ اَهْنَاُ وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چیز پیتے تھے' تو تین مرتبہ سانس لیتے تھے آپ یہ فرماتے تھے: یہ زیادہ آسان زیادہ سہولت والا زیادہ سیر کرنے والا (طریقہ ہے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَكْلِ الْمَرْءِ وَشُرْبِهِ بِشِمَالِهِ قَصْدًا لِمُخَالَفَةِ الشَّيْطَانِ فِيهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی جان بوجھ کر بائیں ہاتھ کے ذریعے کچھ کھائے یا پیئے 5329- إسناده صحيح على شرط الشيخين .ثمامة :هو ابن عبد الله بن أنس بن مالك .وهو في "مصنف ابن أبي شيبة 8/219. " وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 223عن أبي يعلى ,بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2028في الأشربة :باب كراهة التنفس في الإناء ,عن ابن أبي شيبة , به . وأخرجه أحمد ,3/119ومسلم ,2028122والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة ,1/156 "وأبو الشيخ ص 223من طريق وكيع ,به. وأخرجه أحمد ,1/114والبخاري 5631في الأشربة :باب الشرب بنفسين أو ثلاثة ,والترمذي 1884في الأشربة :باب ما جاء في التنفس في الإناء ,وفي "الشمائل ,214"وابن ماجة 3416في الأشربة :باب الشرب بثلاثة أنفاس ,وأبو الشيخ ص 222والبيهقي 7/284من طرق عن عروة بن ثابت ,به .وانظر ما بعده.

5330- حديث صحيح ,الحسين بن أبي زيد :هو أبو علي الدباغ ,ذكره المؤلف في "الثقات 8/191 "وأرخ وفاته سنة ,254وروى عنه جمع كما في "تاريخ بغداد ,8/110 "والحسن بن الحكم بن أبي عزة :هو ابن الطهمان النخاعي ,وإن كان فيه لين ما قد توبع ,ومن فوقهما ثقات. وأخرجه الخطيب في "التاريخ 8/110 "من طريقين عن الحسين بن أبي زيد ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/118-119و185و211و ,251ومسلم 2028في الأشربة :باب كراهة التنفس في الإناء ,وأبو داود 3727في الأشربة:

کیونکہ (ممانعت) اس میں شیطان کی مخالفت پائی جاتی ہے

5331 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَأْكُلْ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ فَقَالَ: ابْنُ عُيَيْنَةَ: يَا اَبَا عُرْوَةَ اِنَّ الزُّهْرِيَّ رَوٰى هٰذَا عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ،

فَقَالَ مَعْمَرٌ: اِنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ عَنِ النَّفَرِ، فَلَعَلَّ هٰذَا مِنْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ کھائے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ پئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ کے ذریعے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے پیتا ہے۔

سفیان بن عیینہ نے کہا: اے ابوعروہ! زہری نے یہ روایت ابوبکر بن عبیداللہ کے حوالے سے نقل کی ہے' تو معمر نے کہا: زہری کئی آدمیوں کے حوالے سے روایت بیان کرتے ہیں' تو شاید یہ بھی ان روایات میں سے ایک ہو۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اسْتِعْذَابِ الْمَرْءِ الْمَاءَ لِيَشْرَبَهُ اِذَا كَانَ فِيْ مَوْضِعٍ فِيْهِ الْمِيَاهُ غَيْرُ عَذْبَةٍ

آدمی کا پینے کے لیے میٹھا پانی طلب کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ وہ کسی ایسی جگہ موجود ہو جہاں ایسے پانی پائے جاتے ہوں جو میٹھے نہ ہوں

5332 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، بِفَمِ الصِّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوْتِ السُّقْيَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کنویں والے گھروں سے میٹھا پانی منگوایا جاتا تھا۔

5331- إسناده صحيح ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب ,وهو ثقة روى له أبو داود والنسائی ,أبو عروة: كنية معمر ,وقد تقدم برقم.5226

5332- إسناده قوى ,محمد بن الصباح الجرجرائی روى له أبو داود وابن ماجه ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير الدراوردى -وهو عبد العزيز بن محمد -فقد روى له البخارى مقرونا وتعليقا ,وقد توبع. وأخرجه أحمد ,6/108وأبو داود 3735 فى الأشربة :باب إيكاء الآنية ,وعمر بن شبة فى "تاريخ المدينة ,1/158 "وأبو الشيخ فى "أخلاق النبى "ص ,227وأبو نعيم فى "أخبار أصبهان ,2/125 "والحاكم ,4/183والبغوى 3049من طرق عن الدراوردى ,بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مسلم وأقره الذهبى ,وجود الحافظ إسناده فى "الفتح."10/74

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ وَهُوَ فِي جَمَاعَةٍ وَأَرَادَ مُنَاوَلَتَهُمْ أَنْ يَبْدَأَ بِالَّذِي عَنْ يَمِينِهِ

جس شخص کے پاس مشروب لایا گیا ہو اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ

جب وہ اسے پی لے اور اس کے آس پاس لوگ موجود ہوں اور وہ اس مشروب کو دوسروں کو دینا چاہتا ہو تو وہ اپنے دائیں طرف موجود شخص سے آغاز کرے

5333 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملا ہوا تھا آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا پھر آپ نے (باقی رہ جانے والا دودھ) دیہاتی کو دیا اور ارشاد فرمایا: دائیں طرف والے کا حق پہلے ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنْ أُتِيَ بِالْمَاءِ لِيَشْرَبَهُ أَنْ يُنَاوِلَ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَإِنْ كَانَ عَنْ يَسَارِهِ الْأَفْضَلُ وَالْأَجَلُّ

جس شخص کے پاس پینے کے لیے پانی لایا گیا ہو اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ

وہ (پینے کے بعد اس پانی کو) اپنے دائیں طرف موجود شخص کی طرف بڑھائے اگرچہ اس کے بائیں طرف زیادہ فضیلت والا اور زیادہ جلیل القدر شخص موجود ہو

5334 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

5333- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ 2/926 "في صفة النبي صلى الله عليه وسلم :باب السنة في الشراب ومناولته عن اليمين. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 3/113, والبخاري 5619 في الأشربة :باب الأيمن فالأيمن ,ومسلم 2029 في الأشربة :باب استحباب إدارة الماء باللبن ,وأبو داود 3726 في الشربة :باب في الساقي متى يشرب ,والترمذي 1893 في الأشربة :باب ما جاء في أن الأيمنين أحق بالشراب ,وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 225, والبغوي 3051. وأخرجه كذلك وبأطول منه أحمد 3/110 و231, والبخاري 5612 في الأشربة :باب شرب الماء باللبن ,ومسلم 2029125,

5334-إسناده حسن من أجل هشام بن عمار ,ومتنه صحيح ,وهو مكرر ما قبله. وأخرجه ابن ماجة 3425 في الأشربة :باب إذا شرب أعطى الأيمن فالأيمن ,عن هشام بن عمار ,بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ وَقَدْ شِيبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَّمِيْنِهِ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَّسَارِهِ اَبُوْ بَكْرٍ، فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا۔ آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا اور پھر دیہاتی کو دیتے ہوئے ارشاد فرمایا دائیں طرف والے کا حق پہلے ہوتا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يَعْمَلُ الْمَرْءُ اِذَا اُتِيَ بِشَرَابٍ وَعِنْدَهُ جَمَاعَةٌ اَرَادَ شُرْبَهُ وَسَقْيَهُمْ مِنْهُ

اس طریقے کا تذکرہ جس پر آدمی اس وقت عمل کرے گا جب اس کے پاس مشروب لایا جائے اور اس کے پاس کچھ لوگ موجود ہوں آدمی اس مشروب کو خود بھی پینا چاہتا ہو اور دوسروں کو بھی پلانا چاہتا ہو

5335 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَّمِيْنِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَّسَارِهِ الْاَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: اَتَاْذَنُ لِي اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ؟ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا اُوْثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ اَحَدًا، قَالَ: فَتَلَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف بڑی عمر کے افراد تھے۔ آپ نے لڑکے سے کہا: کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دو گے کہ یہ میں پہلے ان لوگوں کو دے دوں۔ اس نے عرض کی: جی نہیں اللہ کی قسم یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کی طرف سے آنے والے اپنے حصے میں، میں کسی کے لئے ایثار نہیں کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ برتن اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

5335- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو حازم بن دينار :اسمه سلمة .وهو في "الموطأ" 2/926-927. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 5/333و ,338 والبخاري 5620في الأشربة :باب هل يستأذن الرجل من عن يمينه في الشرب ,ومسلم 2030 في الأشربة :باب استحباب إدارة الماء باللبن ,والطبراني ,5769 والبيهقي ,7/286 والبغوي 3054. وأخرجه الطبراني 5780و 5815و 5891و 5948و 5957و 5989و 6007 من طريق عن أبي حازم ,به. وقوله "فتله في يده "أي :دفعه إليه , وأصل التل :الإلقاء والصرع ,ومنه قوله تعالى :(وتله للجبين) أي :ألقاه وصرعه ,وقوله صلى الله عليه وسلم في حديث أبي هريرة عند أحمد "2/502 أتيت بمفاتيح خزائن الأرض فتلت في يدي."

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

(اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے برخلاف ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5336 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا عَنْ يَمِينِهِ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ اَبُوْ بَكْرٍ، فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ، وَقَالَ: الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچا ہوا دودھ پہلے دیہاتی کو دیا اور ارشاد فرمایا: دائیں طرف والے کا حق پہلے ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا اللَّبَنَ كَانَ مَشُوبًا بِالْمَاءِ حَيْثُ سَقَى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس دودھ میں پانی ملایا گیا تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دودھ پلایا گیا تھا

5337 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، وَعِدَّةٌ قَالُوا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ وَقَدْ شِيبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ اَبُوْ بَكْرٍ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ

5336- إسناده صحيح على شرط البخاري .عبد الرحمن بن إبراهيم من شيوخ البخاري ,ومن فوقه من رجال الشيخين. وقد تقدم برقم 5333و.5334 وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص ,224ومن طريق البغوي 3052من طريق مسكين بن بكير ,عن الأوزاعي ,بهذا الإسناد .وفيه عنده

5337-صحيح ,وهو مكرر.5337.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَانِ الْفِعْلَانِ كَانَا فِیْ مَوْضِعَیْنِ، وَالدَّلِیْلُ عَلٰی ذٰلِكَ اَنَّ فِیْ خَبَرِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: اُتِیَ بِشَرَابٍ، وَعَنْ یَمِیْنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُلَامٌ، وَاسْتَاْذَنَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَقْیِهِمْ دُوْنَهُ، وَفِیْ خَبَرِ اَنَسٍ اُتِیَ بِلَبَنٍ وَقَدْ شِیْبَ بِالْمَاءِ، وَعَنْ یَمِیْنِهٖ اَعْرَابِیٌّ وَلَمْ یَسْتَاْذِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَاْذَنَ فِیْ خَبَرِ سَهْلٍ، فَذٰلِكَ مَا وَصَفْتُ عَلٰی اَنَّهُمَا فِعْلَانِ مُتَبَایِنَانِ فِیْ مَوْضِعَیْنِ لَا فِیْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا پھر آپ نے دیہاتی کو دیتے ہوئے ارشاد فرمایا دائیں طرف والے کا حق پہلے ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ دونوں فعل دو مختلف موقعوں کے ہیں اور اس بات کی دلیل کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں مذکور ہے۔ آپ کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا اور آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اجازت لی کہ آپ اپنے بچے ہوئے حصے کو اس کی بجائے دوسرے کو دیں جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے' دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملا ہوا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف دیہاتی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اجازت نہیں مانگی' جس طرح اس روایت میں اجازت مانگنے کا ذکر ہے' جو حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تو یہ چیز آپ کی رہنمائی اس بات کی طرف کرے گی کہ یہ دو مختلف فعل ہیں جو دو مختلف موقع پر پیش آئے تھے یہ ایک ہی موقع کا واقعہ نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْقَوْمِ اِذَا اجْتَمَعُوْا عَلٰی مَاءٍ وَاَرَادَ اَحَدُهُمْ اَنْ یَّسْقِیَهُمْ اَنْ یَّبْدَاَ بِهِمْ حَتّٰی یَكُوْنَ هُوَ اٰخِرَهُمْ شُرْبًا

لوگوں کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' جب وہ پانی پینے کے لیے اکٹھے ہوں اور ان میں سے کوئی ایک شخص انہیں پانی پلانا چاہتا ہو' تو وہ پہلے ان لوگوں کو پانی پلائے اور آخر میں خود پانی پیے

5338 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِیُّ،

5338- إسناده صحيح ,رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامي ,فقد روى له النسائي ,وهو ثقة. وأخرجه أبو الشيخ في "الأمثال 183"عن أبي يعلى ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 5/298, والدارمي 2/122من طريقين عن حماد بن سلمة ,به. وأخرجه أحمد 5/303,والترمذي 1894في الأشربة :باب ساقي القوم آخرهم شربا ,والنسائي في "الكبرى "كما في"التحفة 9/245, "وابن ماجة 3434في الأشربة :باب ساقي القوم آخرهم شربا ,وأبو الشيخ 184من طرق عن حماد بن زيد , به .قال الترمذي :حسن صحيح. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/231-232, والدارمي 2/122, ومسلم 681في المساجد :باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيلها ,من طريق عن سليمان بن المغيرة ,عن ثابت ,به. وأخرجه أحمد 5/298-299و 305,وأبو الشيخ182و186و 187من طرق عن عبد الله بن رباح ,به. وأخرجه الطبراني في "المعجم الصغير 871"من طريق قتيبة ,عن حماد بن زيد ,عن أيوب ,عن عبد الله بن أبي قتادة ,عن أبيه .وقال :لم يروه عن أيوب إلا حماد ,تفرد به قتيبة.

قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَمَّادَانِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَاقِي الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو پلانے والا آخر میں (خود پیتا ہے)''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الشُّرْبِ فِيْ اَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لِمَنْ يَّاْمُلُ الشُّرْبَ مِنْهُمَا فِي الْجِنَانِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ پیا جائے یہ حکم اس شخص کے لیے ہے' جو جنت میں ان دونوں (یعنی سونے اور چاندی کے برتن میں پینے) کا امیدوار ہو

5339 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي فَرْوَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اِسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ مِنْ دِهْقَانٍ بِالْمَدَائِنِ، فَاَتَاهُ بِشَرَابٍ فِيْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ، فَحَذَفَهُ بِهَا، فَهِبْنَا حُذَيْفَةَ اَنْ نُكَلِّمَهُ، فَلَمَّا سَكَنَ الْغَضَبُ عَنْهُ، قَالَ: اَعْتَذِرُ اِلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا، اِنِّيْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ اِلَيْهِ اَنْ لَا يَسْقِيَنِيْ فِيْ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْنَا خَطِيْبًا، قَالَ: لَا تَشْرَبُوْا فِيْ اِنَاءِ الْفِضَّةِ وَلَا الذَّهَبِ، وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ، فَاِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ حَدَّثَنَا بِهِ اَوَّلًا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِيْ فَرْوَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُكَيْمٍ قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا اَظُنُّ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى سَمِعَهُ اِلَّا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ؛ لِاَنَّهُ قَدْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ

عبداللہ بن عکیم بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں ایک کسان سے پانی مانگا' تو وہ چاندی کے بنے ہوئے برتن میں پانی لے کر ان کے پاس آیا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا۔ ہم نے ہیبت کی وجہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی جب ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا' تو انہوں نے فرمایا: میں تمہارے سامنے اس کا عذر بیان کرتا ہوں۔ میں اس سے پہلے اسے یہ ہدایت کر چکا ہوں کہ اس طرح کے برتن میں مجھے پینے کے لئے نہ دے پھر انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے

5339- إسناده صحيح ,إبراهيم بن بشار الرمادي روى له أبو داود والترمذي وهو ضابط متقن صحب سفيان بن عيينة سنين كثيرة وسمع أحاديثه مرارا ,وقد توبع عليه ,ومن فوقه من رجال الشيخين غير عبد الله بن عكيم -وله صحبة -فمن رجال مسلم .أبو فروة :اسمه مسلم بن سالم. وأخرجه الحميدي ,440مسلم 2067في اللباس والزينة :باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة ,والخطيب في"تاريخه 10/3 "من طريق سفيان ,بهذا الإسناد.

درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: چاندی اور سونے کے برتنوں میں نہ پیو حریر اور دیباج نہ پہنو کیونکہ یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہوں گے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: یہ روایت ابن ابونجیح نے مجاہد کے حوالے سے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہمیں بیان کی تھی، پھر میں نے انہیں یزید بن ابوزیاد کے حوالے سے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اسے بیان کرتے ہوئے سنا پھر میں نے اسے ابوفروہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عکیم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

سفیان یہ کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے، ابن ابولیلیٰ نے بھی یہ روایت عبداللہ بن عکیم سے سنی ہوگی کیونکہ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا ہے۔

5340 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ: عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الدِّيبَاجِ وَالْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ

❀❀ معاویہ بن سوید بن مقرن بیان کرتے ہیں: میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں سے منع کیا ہے سونے کی انگوٹھیوں میاثر اور قسی (مخصوص قسم

5340–وأخرجه النسائي 199-8/198 في الزينة: باب النهي لبس الديباج, وابن الجارود 865 عن ابن المقرء, عن سفيان, حدثنا ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ, عَنْ مُجَاهِدٍ, عَنْ أبي ليلة, ويزيد بن أبي زياد, عن ابن أبي ليلة, وأبو فروة, عن عبد الله بن عكيم, كلاهما ابن أبي ليلة وعبد الله بن عكيم عن حذيفة . . . وقال الحميدي بأثر الحديث: 440 قال سفيان: حدثنا ابن أبي نجيح, عن مجاهد, عن عبد الرحمن بن أبي ليلة, قال: كنا مع حذيفة. فذكر مثله سواء. وأخرجه البخاري 5837 في اللباس: باب افتراش الحرير, والبيهقي 1/28 من طريقين عن وهب بن جرير بن أبي حازم, عن أبيه, عن ابن أبي نجيح, عن مجاهد, عن عبد الرحمن بن أبي ليلة, به. وأخرجه أحمد 5/397, والدارمي 2/121, والبخاري 5426 في الأطعمة: باب الأكل في إناء مفضض, و 5633 في الأشربة: باب آنية الفضة, ومسلم 2067, وابن ماجة 3414 في الأشربة: باب الشرب في آنية الفضة, والبغوي 3031 من طريق عن مجاهد, عن ابن أبي ليلة, به. إسناده صحيح على شرط البخاري, علي بن الجعد من رجال البخاري, ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم 2066 في اللباس: باب تحريم استعمال أواني الذهب, من طريقين عن زهير بن معاوية, بهذا الإسناد وأخرجه أحمد 4/284 و 287 و 299, وابن أبي شيبة 8/210-21, والبخاري 1239 في الجنائز: باب الأمر باتباع الجنائز, و 5175 في النكاح: باب حق إجابة الوليمة, و 5635 في الأشربة: باب آنية الفضة, و 5650 في المرضى: باب وجوب عيادة المرضى, و 5838 في اللباس: باب لبس القسي, و 5849: باب المثيرة الحمراء, و 5863: باب خواتيم الذهب, و 6222 في الأدب: باب تشميت العاطس إذا حمد الله, ومسلم 2066, والترمذي 2809 في الأدب: باب ما جاء في كراهية لبس المعصفر, والنسائي 8/201 في الزينة: باب النهي عن الثياب القسية, والبيهقي 1/27, والبغوي 1406 من رق عن أشعث بن سليم, به. قال الترمذي: حسن صحيح.

کے ریشمی کپڑے پر بیٹھنے) دیباج، حریر اور استبرق (مخصوص قسم کے ریشمی کپڑے) پہننے اور چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِلشَّارِبِ فِي اَوَانِي الْفِضَّةِ اِذَا كَانَ عَالِمًا بِنَهْيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چاندی کے برتن میں پینے والے کے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ جبکہ وہ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کی ممانعت سے واقف ہو

5341 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الَّذِي يَشْرَبُ فِي اِنَاءِ الْفِضَّةِ، فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ

✿✿ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے۔''

5342 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي جَوْفِهِ نَارَ جَهَنَّمَ

5341- إسناده صحيح ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن حبيب ,وهو ثقة روى له أبو داود والنسائي . وأخرجه أحمد ,6/306ومسلم 2065في اللباس :باب تحريم استعمال أواني الذهب والفضة في الشرب ,من طريق يحيى القطان ,بهذا الإسناد.وأخرجه ابن أبي شيبة ,8/209وعنه مسلم 2065عن عَلِيِّ بْنُ مُسْهِرٍ ,عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر ,به.وأخرجه أحمد: 6/300-301و302و ,304والطيالسي ,1601والدارمي ,2/121وابن الجعد ,3137ومسلم ,2065وابن ماجة 3413في الأشربة :باب الشرب في آنية الفضة ,والطبراني 23/633و634و 635من طرق عن نافع ,به .ولفظ مسلم "إن الذي يأكل أو يشرب في آنية الفضة والذهب ," ...وقال بعد إن رواه من طرق عن نافع :وليس في حديث أحد منهم ذكر الأكل والذهب إلا في حديث ابن مسهر.

5342- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ 925-2/924"في صفة النبي صلى اله عليه وسلم :باب النهي عن الشراب في آنية الفضة والنفخ في الشراب .ومن طريق مالك أخرجه علي بن الجعد ,3144والبخاري 5634في الأشربة: باب آنية الفضة ,ومسلم 2065في اللباس :باب تحريم استعمال أواني الذهب والفضة في الشرب ,والطبراني ,23/927 والبيهقي ,1/27والبغوي 3030.

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5343 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى، فَاَتَاهُ الْخَادِمُ بِقَدَحٍ مُفَضَّضٍ فَرَدَّهُ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هُوَ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا وَلَنَا فِی الْاٰخِرَةِ

ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا خادم ان کے لئے ایسے پیالے میں پانی لے کر آیا جس پہ چاندی کا کام ہوا تھا' تو انہوں نے اسے واپس کر دیا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہوں گے۔''



5343- إسناده صحيح ,رجاله ثقات رجال الصحيح غير الجراح بن مخلد ,فقد روى له الترمذی وهو ثقة .أبو قتيبة :هو سلم بن قتيبة ,وأبو وائل :هو شقيق بن سلمة ,وقد تقدم مطولا .5339وأخرجه أبو نعيم فی "الحلية ,5/58 "والخطيب فی "تاريخه" 11/421-422من طريقين عن محمد بن طلحة ... ,عن الأعمش ,بهذا الإسناد.

فَصْلٌ فِي الْاَشْرِبَةِ

فصل: مختلف طرح کے مشروبات

5344 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ ، اَبُو كَثِيرٍ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اُذَيْنَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شراب ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے کھجور اور انگور''

ابوکثیر نامی راوی کا نام یزید بن عبدالرحمٰن بن اذینہ ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَيْنِ الْعَدَدَيْنِ الْمَذْكُورَيْنِ مِنَ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ لَمْ يُرِدْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبَاحَةَ مَا وَرَاءَ هُمَا مِنْ سَائِرِ الْاَشْرِبَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ دونوں عدد جو کھجور اور انگور کے بارے میں ذکر کیے گئے ہیں اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد نہیں ہے: ان دونوں کے علاوہ دیگر مشروبات کو مباح قرار دے دیا جائے

5345 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ، قَالَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ حَرَامٌ

5344- حديث صحيح ,إسناده حسن على شرط مسلم .عكرمة بن عمار صدوق يغلط ,وقد توبع وأخرجه أحمد ,2/526, وفي الأشربة :باب بيان أن جميع ما ينبذ مما يتخذ من النخل والعنب يسمى خمرا ,والترمذي 1875في الشربة :باب ما جاء في الحبوب التي يتخذ منها الخمر ,وابن ماجة 3378في الأشربة :باب ما يكون منه الخمر ,والطحاوي 4/211من طرق عن عكرمة بن عمار ,بهذا الإسناد .قال الترمذي :حديث حسن صحيح. وأخرجه أحمد2/279و408و409و474و496و517-518و ,518, وفي "الأشربة137"و155و ,215وعبد الرزاق ,17053وابن أبي شيبة ,8/109ومسلم198513و14و ,15والترمذي ,1875, وأبو داود 3678في الأشربة :باب الخمر مما هي ,والنسائي 8/294في الشربة :باب تأويل قول الله تعالى :(وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَراً وَرِزْقاً حَسَناً) , والدارمي ,2/113والطحاوي ,4/211والبيهقي 8/289-290و 290من طرق عن أبي كثير ,به.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تبع (مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ کردے وہ حرام ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَسْقِي مُدْمِنَ الْخَمْرِ مِنْ نَهْرِ الْغُوطَةِ فِي النَّارِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ (دنیا میں) باقاعدگی سے شراب پینے والے کو نہر غوطہ میں سے پلائے گا ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5346 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنَّهُ قَرَاَ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَبِي حَرِيزٍ، اَنَّ اَبَا بُرْدَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي مُوسٰى،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَقَاطِعُ الرَّحِمِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ، وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ سَقَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ نَهْرِ الْغُوطَةِ قِيلَ: وَمَا نَهْرُ

5345- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ 2/845 "في الأشربة :باب تحريم الخمر . ومن طريق مالك اخرجه أحمد ,6/190وفي "الأشربة 2, "والبخاري 5585في الأشربة :باب الخمر من العسل وهو البتع ,ومسلم 200167في الأشربة :باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام ,وأبو داود 3682في الأشربة :باب النهي عن المسكر , والترمذي 1863في الشربة :باب ما جاء كل مسكر خمر ,والنسائي 8/298في الشربة :باب تحريم كل شراب أسكر , والدارمي ,2/113والدارقطني ,4/251والطحاوي ,4/216والبيهقي ,8/291والبغوي .3008وأخرجه أحمد 6/36و 96-97و ,226-225وفي "الأشربة 1"و ,42والطيالسي ,1478وعبد الرزاق 17002والشافعي ,2/92وابن أبي شيبة ,8/100-101والبخاري 242في الوضوء :باب لا يجوز الوضوء بالنبيذ ولا المسكر ,و 5586في الأشربة ,ومسلم ,200169 وأبو داود ,3682والنسائي 8/297و 298في الأشربة :باب تحريم كل شراب أسكر ,وابن ماجة 3386في الأشربة :باب كل مسكر حرام ,وابن الجارود ,855والدارقطني ,4/251والطحاوي ,4/216والبيهقي 9-8-1/8و8/219و ,293والبغوي 3009 من طرق عن الزهري ,به .وسيرد عند المصنف برقم5371و 5372و.5393

5346- إسناده ضعيف ,أبو حريز -واسمه عبد الله بن الحسين الأزدي -مختلف فيه ,ضعفه أحمد ويحيى بن سعيد والنسائي ,وابن معين في رواية معاوية بن صالح ,وقال أبو داود وسعيد بن أبي مريم :ليس حديثه بشيء ,وقال أبو حاتم :حسن الحديث ,ليس بمنكر الحديث ,يكتب حديثه ,وقال الدارقطني :يعتبر به ,وقال ابن عدي بعد أن أورد له جملة أحاديث من طريق معتمر عن فضيل عن أبي حريز :عامتها مما لا يتابع عليه ,وللفضيل بن ميسرة عن أبي حريز غير ما ذكرت أحاديث أيضا يرويها عن الفضيل معتمر .ثم ذكر له خمسة أحاديث مما أنكرت عليه ,وقال :ولأبي حريز هذا من الحديث غير ما ذكرته ,وعامة ما يرويه لا يتابعه أحد عليه .ووثقه المؤلف ,وأبو زرعة ,وابن معين في رواية ابن أبي خيثمة ,وقال الحافظ في "التقريب :"صدوق يخطء . وأخرجه أحمد 4/399عن علي بن عبد الله ,بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/146من طريق مسدد ,عن معتمر بن سليمان ,به, وصححه ووافقه الذهبي .! وأورده الهيثمي في "المجمع 5/74 "وزاد نسبته إلى أبي يعلى والطبراني ,ورجال أحمد وأبي يعلى ثقات!

الْغُوطَةِ؟ قَالَ: نَهْرٌ يَجْرِي مِنْ فُرُوجِ الْمُومِسَاتِ يُؤْذِي اَهْلَ النَّارِ رِيحُ فُرُوجِهِنَّ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ باقاعدگی سے شراب پینے والا، رشتہ داری کے حقوق پامال کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا، جو شخص باقاعدگی سے شراب پیتے ہوئے مرجائے اللہ تعالیٰ اسے نہر غوطہ میں سے پلائے گا عرض کی گئی: نہر غوطہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ نہر ہے' جس میں عذاب پانے والی عورتوں کی شرم گاہوں سے نکلنے والا مواد بہتا ہوگا اوران کی شرم گاہوں کی بو اہل جہنم کو بھی اذیت پہنچاتی ہوگی''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مُدْمِنَ الْخَمْرِ قَدْ يَلْقَى اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ بِاِثْمِ عَابِدِ الْوَثَنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو وہ بتوں کی عبادت کرنے والے جتنا گناہ گار ہوگا

5347 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خِرَاشِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ مُدْمِنَ خَمْرٍ لَقِيَهُ كَعَابِدِ وَثَنٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ مَعْنَى هٰذَا الْخَبَرِ: مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ مُدْمِنَ خَمْرٍ مُسْتَحِلًّا لِشُرْبِهِ لَقِيَهُ كَعَابِدِ وَثَنٍ لِاسْتِوَائِهِمَا فِي حَالَةِ الْكُفْرِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص باقاعدگی سے شراب پیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے وہ بتوں کے عبادت گار کے طور پر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے۔''

5347- إسناده ضعيف ,عبد الله بن خراش :هو الشيباني الحوشبي ,ضعفه أبو زرعة والبخاري والنسائي والدارقطني وأبو حاتم والساجي ,وقال ابن عدي :عامة ما يرويه غير محفوظ ,ومع أن المؤلف ذكره في "الثقات ,341-8/340" قال :ربما أخطأ, وباقي رجاله ثقات.وأخرجه ابن عدي في "الكامل ,4/1525 "وابن الجوزي في "العلل المتناهية 1118"من طريق صدقة بن منصور ,عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ,عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خراش ,بهذا الإسناد.وأخرجه البزار ,2934والطبراني ,12428وأبو نعيم في"الحلية ,9/253 "وابن الجوزي 1119من طريق ثوير بن أبي فاختة ,وحكيم بن جبير ,عن سعيد بن جبير ,به .وثوير ضعيف, وكذا حكيم.وأخرجه أحمد 1/272عن أسود بن عامر ,حدثنا الحسن بن صالح ,عن محمد بن المنكدر ,قال :حدثت عن ابن عباس أنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ":مدمن الخمر إن مات لقي الله كعابد وثن "وهذا سند رجاله ثقات إلا أن راوية عن ابن عباس مجهول .وأخرجه عبد الرزاق ,17070وابن الجوزي في "العلل المتناهية ,1116"عن ابن المنكدر ,عن ابن عباس.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے' اس روایت کا مطلب یہ ہو کہ جو شخص باقاعدگی سے شراب پیتے ہوئے اور اس کے پینے کو حلال سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے' تو وہ ایسی حالت میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے جیسے وہ بتوں کا عبادت گزار ہو کیونکہ یہ دونوں صورتیں کفر کی حالت ہونے میں برابر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُّجَانَبَةِ الْخَمْرِ عَلَى الْاَحْوَالِ؛ لِاَنَّهَا رَاْسُ الْخَبَائِثِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' ہر حال میں شراب سے اجتناب کرے کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے

5348 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَطِيْبًا، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِجْتَنِبُوا اُمَّ الْخَبَائِثِ، فَاِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِّمَّنْ قَبْلَكُمْ يَتَعَبَّدُ وَيَعْتَزِلُ النَّاسَ، فَعَلِقَتْهُ امْرَاَةٌ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ خَادِمًا، فَقَالَتْ: اِنَّا نَدْعُوكَ لِشَهَادَةٍ، فَدَخَلَ فَطَفِقَتْ كُلَّمَا يَدْخُلُ بَابًا اَغْلَقَتْهُ دُوْنَهُ حَتّٰى اَفْضَى اِلَى امْرَاَةٍ وَضِيئَةٍ جَالِسَةٍ، وَعِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِيَةٌ فِيْهَا خَمْرٌ، فَقَالَتْ: اِنَّا لَمْ نَدْعُكَ لِشَهَادَةٍ، وَلٰكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقْتُلَ هٰذَا الْغُلَامَ اَوْ تَقَعَ عَلَيَّ، اَوْ تَشْرَبَ كَاْسًا مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ، فَاِنْ اَبَيْتَ صِحْتُ بِكَ وَفَضَحْتُكَ قَالَ: فَلَمَّا رَاٰى اَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: اسْقِيْنِيْ كَاْسًا مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ، فَسَقَتْهُ كَاْسًا مِنَ الْخَمْرِ، فَقَالَ: زِيْدِيْنِيْ، فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى وَقَعَ عَلَيْهَا، وَقَتَلَ النَّفْسَ، فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ الْاِيْمَانُ وَاِدْمَانُ الْخَمْرِ فِيْ صَدْرِ رَجُلٍ اَبَدًا، لَيُوْشِكَنَّ اَحَدُهُمَا يُخْرِجُ صَاحِبَهُ

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سُرَيْجٍ هٰذَا هُوَ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ رَوٰى عَنْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ الْمَدَنِيُّ

✿✿ عبدالرحمٰن بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تمام برائیوں کی جڑ سے اجتناب کرو کیونکہ تم سے پہلے زمانے میں

5348– إسناده ضعيف ,والصواب وقفه كما قال الدارقطني .عمر بن سعيد :هو ابن سريج ,ويقال له :ابن سرحه ,لينة الذهبي ,وقال ابن عدي :أحاديثه عن الزهري ليست مستقيمة ,وذكره المؤلف في "الثقات 7/175 "وقال :يعتبر بحديثه من غير الضعفاء عنه.وأخرجه ابن أبي الدنيا في "ذم المسكر ,"ومن طريق ابن الجوزي في "العلل المتناهية 1122 "وابن كثير في "تفسيره" 3/180 عن محمد بن عبد الله بن بزيع ,بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق 17060 عن معمر ,والنسائي 8/315-316 في الأشربة :باب ذكر الآثار المتولدة عن شرب الخمر من ترك الصلوات , ...والبيهقي 8/287-288 عن يونس ,كلاهما عن الزهري ,به موقوفا على عثمان.وأخرج بنحوه البيهقي 8/288 من طريق يحيى بن جعده ,عن عثمان موقوفا.

ایک شخص تھا جو عبادت کیا کرتا تھا اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ ایک عورت کو اس سے محبت ہوگئی۔ اس نے اپنے خادم کو اس کے پاس بھیجا اور بولی: ہم ایک گواہی کے سلسلے میں تمہیں بلا رہے ہیں وہ جیسے ہی اس کے گھر میں داخل ہوا اس پر یہ دروازے بند کردیئے گئے' یہاں تک کہ وہ شخص ایک عورت کے پاس پہنچ گیا جو انتہائی خوبصورت تھی اور بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے پاس ایک لڑکا بھی تھا اور ایک صراحی بھی تھی جس میں شراب موجود تھی۔ اس عورت نے کہا: ہم نے تمہیں کسی گواہی کے سلسلے میں نہیں بلایا بلکہ میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے' تاکہ تم یا' تو اس لڑکے کو قتل کردو یا میرے ساتھ زنا کرلو یا پھر اس شراب کا ایک پیالہ پی لو اگر تم نے میری بات نہیں مانی' تو میں بلند آواز میں چلاؤں گی اور تمہیں رسوا کردوں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب اس شخص نے یہ دیکھا کہ اس کے علاوہ اور کوئی چارا نہیں ہے' تو اس نے کہا: تم مجھے شراب کا پیالہ پلادو۔ اس عورت نے اسے شراب کا پیالہ پلا دیا۔ اس نے کہا: تھوڑی سی اور دو اس کے بعد وہ مسلسل شراب پیتا رہا' یہاں تک کہ اس نے اس عورت کے ساتھ زنا بھی کرلیا اور اس لڑکے کو قتل بھی کردیا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں)' تو تم لوگ شراب سے اجتناب کرو کیونکہ اللہ کی قسم کسی بھی شخص کے سینے میں ایمان اور شراب نوشی اکٹھے نہیں ہوسکتے۔ ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو باہر نکال دیتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمر بن سعید سریج نامی راوی اہل مدینہ کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں' جس کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن اسحاق مدنی نے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جو اس سبب کے بارے میں ہے' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت کا حکم نازل کیا ہے

5349 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): فِيَّ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، شَرِبْتُ مَعَ قَوْمٍ، ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ، فَضَرَبَنِي رَجُلٌ مِّنْهُمْ عَلٰى اَنْفِي بِلَحْيِ جَمَلٍ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ، قَالَ: وَاَصَبْتُ سَيْفًا يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ (يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ) (الأنفال: 1)

مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میرے بارے میں شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا میں کچھ لوگوں کے ساتھ شراب پی رہا تھا یہ شراب کو حرام قرار دیئے جانے سے پہلے کی بات ہے۔ ان میں سے ایک آدمی نے میری ناک پر اونٹ کی ہڈی ماردی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا' تو اللہ تعالیٰ نے

شراب کی حرمت سے متعلق حکم نازل کر دیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر مجھے ایک تلوار ملی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''لوگ تم سے مال غنیمت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ تم یہ فرما دو! انفال اللہ اور اس کے رسول کے لئے مخصوص ہے۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ مَاتَ مِنْ شَرَابِ الْخَمْرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَبْلَ نُزُولِ تَحْرِيمِهَا

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کی مغفرت کرنے کا تذکرہ' جو مسلمان شراب کی حرمت کے حکم نازل ہونے سے پہلے شراب پیتے رہے تھے

5350 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

5349- إسناده حسن ,إسحاق بن إسماعيل وهو الطالقاني -روى له أبو داود ,وهو ثقة ,ومن فوقه من رجال الشيخين غير سماك-وهو ابن حرب -فإنه من رجال مسلم ,ثم هو صدوق حسن الحديث .وأخرج القسم الأول من الحديث الطبرى 12520من طريق ابن أبي زائدة عن إسرائيل ,بهذا الإسناد. وأخرجه أيضا 12518و ,12519والبيهقي 8/285من طرق عن سماك ,به. وأخرجه الطبراني 331من طريق سلمة بن الفضل ,عن محمد بن إسحاق ,عن أبي إسحاق الهمداني ,عن مصعب بن سعد ,عن سعد.وأخرج القسم الثاني الطبرى 15658و 15663من طريقين عن إسرائيل ,به. وأخرجه الطبرى ,15662 ومسلم 174833و ,34في الجهاد والسير :باب الأنفال ,والبيهقي 6/291من طريقين عن سماك ,به. وأخرجه أحمد ,1/178 والترمذى 3079في تفسير القرآن :باب ومن سورة الأنفال ,وأبو داود 2740في الجهاد :باب في النفل , والطبرى 15656و 15657والحاكم ,2/132والبيهقي 6/291من طريقين عن عاصم ,عن مصعب ,به .وقال الترمذى :هذا حديث حسن صحيح ,وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 1/181و ,185والطيالسي ,208ومسلم174843و 44 في فضائل الصحابة :باب فضل سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه ,من طريقين عن سماك ,به .وفيه أنه أنزلت في سعد أربع آيات . وأورده السيوطي في"الدر المنثور 3/158 "وزاد نسبته لابن المنذر وابن أبي حاتم وأبي الشيخ وابن مردوية والنحاس في"ناسخه."

5350-إسناده صحيح على شرط الشيخين ,لكن جاء عند أبي يعلى بإثر الحديث :قال شعبة :قلت :أسمعته من البراء ؟ قال :لا .محمد :هو ابن جعفر ,وسماع شعبة من أبي إسحاق قديم.وأخرجه الترمذى 3051في التفسير :باب ومن سورة المائدة, وأبو يعلى 1719عن محمد بن بشار ,بهذا الإسناد .قال الترمذى :حسن صحيح.وأخرجه الطبرى 12529عن محمد بن المثنى , عن محمد بن جعفر ,به.وأخرجه الطيالسي ,715وأبو يعلى 1720عن شعبة ,به.وأخرجه الترمذى ,3050والطبرى 12528من طريقين عن إسرائيل ,عن أبي إسحاق ,به قال الترمذى :حسن صحيح.وأورده السيوطي في"الدر المنثور 2/320 "وزاد نسبته إلى عبد بن حميد وابن المنذر وابن حاتم وأبي الشيخ وابن مردويه .وانظر الحديث الآتي.

(متن حدیث): مَاتَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ، فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُهَا، قَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ بِاَصْحَابِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَهَا؟ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) (المائدة: 93)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ ایسی حالت میں فوت ہو گئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے عرض کی۔ ہمارے ان ساتھیوں کا کیا بنے گا' جو ایسی حالت میں فوت ہو گئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ایسے لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اس چیز کے بارے میں' جو وہ کھاتے پیتے رہے' جبکہ انہوں نے پرہیز گاری اختیار کی اور وہ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے۔''

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْخَمْرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ بَعْدَ اَنْ كَانَ مُبَاحًا لَهُمْ شُرْبُهُ

اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کے لیے شراب کو حرام قرار دینے کا تذکرہ اگرچہ پہلے اس کا پینا ان لوگوں کے لیے مباح تھا

5351 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَاتَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ، فَلَمَّا حُرِّمَتْ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بِاَصْحَابِنَا مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُوْنَهَا؟ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا) (المائدة: 93)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب ایسے عالم میں فوت ہوئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے جب شراب کو حرام قرار دیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے عرض کی: ہمارے ان ساتھیوں کا کیا بنے گا' جو ایسی حالت میں فوت ہوئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان پر اس حوالے سے کوئی گناہ نہیں ہوگا' جو وہ کھاتے پیتے رہے۔''

5351– إسناده صحيح على شرطهما . أبو الوليد : هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه الواحدي في "أسباب النزول "ص 140 من طريق أبي عمر بن مطر , عن أبي خليفة , بهذا الإسناد . وانظر الحديث الذي قبله.

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْخَمْرَ بَعْدَ اِبَاحَتِهِ الَّتِي اَبَاحَهَا لَهُمْ

اللہ تعالیٰ کا شراب کو حرام قرار دینے کا تذکرہ‘ حالانکہ پہلے اس نے شراب کو مسلمانوں کے لیے مباح قرار دیا تھا

5352 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُمْ، قَالَ:

(متنِ حدیث): بَيْنَمَا اَنَا قَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ سِنًّا عَلٰى عُمُومَتِي، اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّهَا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَاَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمْ اَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ، فَقَالُوا: اكْفَاهَا، فَكَفَاْتُهَا فَقُلْتُ لِاَنَسٍ: مَا هُوَ؟ قَالَ: الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ، وَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَنَسٍ: كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے محلے میں اپنے چچاؤں کو (شراب پلا رہا تھا) میں وہاں سب سے کم سن تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا اور بولا شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ میں وہاں کھڑا ہوا ان لوگوں کو فضیخ (نامی شراب) پلا رہا تھا۔ ان حضرات نے کہا: اسے گرا دو میں نے اسے گرا دیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا وہ کس چیز کی شراب ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا: خشک اور تازہ کھجوروں سے بنی ہوئی۔

ابوبکر بن انس بیان کرتے ہیں: اس زمانے میں ان لوگوں کی شراب اسی چیز کی ہوتی تھی‘ تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان کی اس بات کا انکار نہیں کیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَمْرِ الَّذِي نَزَلَ تَحْرِيمُهُ وَكَانَ الْقَوْمُ يَشْرَبُوْنَهَا

خمر کی اس صفت کا تذکرہ جس کے بارے میں حرمت کا حکم نازل ہوا تھا اور اس وقت وہ لوگ اسے پیا کرتے تھے

5353 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

5352- إسناده صحيح على شرط الشيخين. حبان: هو ابن موسى المروزى, وعبد الله: هو ابن المبارك. وأخرجه أحمد في "المسند" 3/183 و 189-190, وفي كتاب "الأشربة" 18, والحميدى 1210, والبخارى 5583 في الأشربة: باب نزول تحريم الخمر وهي من البسر والتمر, و 5622: باب خدمة الصغار الكبار, ومسلم 1980 و 6 في الأشربة: باب تحريم الخمر .., والنسائى 8/287 في الأشربة: باب ذكر الشراب الذى أهريق بتحريم الخمر, والبيهقى 8/290 من طرق عن سليمان التيمى, بهذا الإسناد. وقد تقدم من طريق أخرى عند المؤلف برقم 4925. وانظر 5362 و 5363 و 5364.

(متن حدیث): سَمِعْتُ عُمَرَ، عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ، يَقُوْلُ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّمَا نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ، وَمَا خَامَرَ الْعَقْلَ فَهُوَ خَمْرٌ، ثَلَاثٌ وَدِدْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا نَنْتَهِيْ اِلَيْهِ: اَلْجَدُّ، وَالْكَلَالَةُ، وَاَبْوَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے لوگو! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا اس وقت یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی انگور، شہد، گندم اور جو، جو بھی چیز عقل کو ڈھانپ لے وہ خمر ہے تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں میری یہ خواہش تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بارے میں زیادہ واضح طور پر بتا دیتے۔ (وراثت میں) دادا (کی وراثت کا مسئلہ) کلالہ کا مسئلہ اور سود کی کچھ صورتیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَمْرِ الَّذِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا شُرْبَهَا وَبَيْعَهَا وَشِرَاءَ هَا

خمر کی اس صفت کا تذکرہ جس کے پینے یا فروخت کرنے اور اسے خریدنے کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے

5354 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5353- إسناده صحيح ,سلم بن جنادة روى له الترمذى وابن ماجه وهو ثقة ,من فوقه ثقات من رجال الشيخين .ابن إدريس :وهو عبد الله بن إدريس الأودى ,وأبو حيان :هو يحيى بن سعيد بن حيان.وأخرجه مسلم 33 3032في التفسير :باب نزول تحريم الخمر ,والترمذى 1874في الأشربة :باب ما جاء في الحبوب التي يتخذ منها الخمر ,والنسائى 8/295في الأشربة :باب ذكر أنواع الأشياء التي كانت منها الخمر حين نزل تحريمها ,وفي "الكبرى "كما في "التحفة ,8/62 "والطحاوى ,4/213والدارقطنى 4/248و 252من طرق عن ابن إدريس ,بهذا الإسناد .وتابع أبا حيان زكريا بن أبي زائدة عن النسائى والدارقطنى .وأخرجه أحمد في "الأشربة ,185 "وعبد الرزاق ,17049وابن أبي شيبة ,8/106والبخارى 5581في الأشربة: باب الخمر من العنب وغيره ,و :5588باب ما جاء في أن الخمر ما خامر العقل من الشراب ,ومسلم 32 3032و ,33وأبو داود 3669في الأشربة :باب في تحريم الخمر ,والنسائى ,8/295وفي "الكبرى "كما في "التحفة ,8/62 "وابن الجارود ,852 والبيهقى ,289 _ 8/288والبغوى 3011من طرق عن أبي حيان ,به.

5354- حديث صحيح ,وإسناده حسن ,هشام بن عمار وإن روى له البخارى لا يرقى حديثه إلى الصحيح ,وقد توبع ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه أحمد في "المسند ,2/16 "وفي "الأشربة ,195 "ومسلم 75 2003في الأشربة :باب بيان أن كل مسكر خمر ,وأن كل خمر حرام ,وابن الجارود ,857والدارقطنى ,4/294والطبرانى في "الصغير ,143 "والبيهقى 8/293من طرق عن عبيد الله بن عمر ,بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/29و ,134وفي "الأشربة 75 "و ,189وابن أبي شيبة ,8/101ومسلم ,74 2003والطبرانى 546و ,922والدارقطنى 4/248و 249و ,250والبيهقى 8/294و 296من طرق عن نافع ,به.وأخرجه أحمد في "الأشربة ,74 "والنسائى 8/324في الأشربة :باب الأخبار التي اعتل بها من أباح شراب المسكر, وابن ماجة 3877في الأشربة :باب كل مسكر حرام ,و :3392باب ما أسكر كثيره فقليله حرام ,والبيهقى 8/296من طريقين عن ابن عمر .وانظر 5366و 5368و 5369و .5375

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے''۔

ذِكْرُ نَفْيِ قَبُولِ صَلَاةِ مَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ إِلَى أَنْ يَصْحُوَ مِنْ سُكْرِهِ

نشے کے شکار شخص کی نماز کے قبول ہونے کی نفی کا تذکرہ' جب تک اس کا نشہ ختم ہوتا

5355 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، وَعِدَّةٌ قَالُوا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لَهُمْ صَلَاةً، وَلَا يَرْفَعُ لَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ حَسَنَةً: الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوَالِيهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا حَتَّى يَرْضَى، وَالسَّكْرَانُ حَتَّى يَصْحُوَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا اور ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف بلند نہیں ہوگی۔ وہ مفرور غلام' جب تک وہ اپنے آقا کے پاس واپس نہیں آجاتا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں نہیں دے دیتا۔ وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو' جب تک اس کا شوہر راضی نہیں ہوجاتا اور نشے کا شکار شخص' جب تک اس کا نشہ ختم نہیں ہوتا''۔

ذِكْرُ اسْتِحْقَاقِ لَعْنِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ أَعَانَ فِي الْخَمْرِ لِتُشْرَبَ

جو شخص شراب پینے میں مدد کرتا ہے اس کا اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مستحق ہونے کا تذکرہ

5356 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ خَيْرٍ الزَّبَادِيُّ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ سَعِيدٍ التُّجِيبِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْخَمْرَ وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ، وَشَارِبَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَسَاقِيَهَا وَمُسْقَاهَا

5355- إسناده ضعيف ,هشام بن عمار كبر فصار يتلقن ,وزهير بن محمد _وهو التميمي الخراساني _رواية أهل الشام عنه غير مستقيمة ,فضعف بسببها ,وهذا منها .وأخرجه ابن خزيمة ,940وابن عدي في "الكامل 3/1074, "والبيهقي 1/389من طريق هشام بن عمار ,بهذا الإسناد.قال البيهقي :تفرد به زهير ,وقال الذهبي في "المهذب :"قلت :هذا من مناكير زهير .وذكره السيوطي في "الجامع الكبير "وزاد نسبته إلى البيهقي في "الشعب "والطبراني في "الأوسط."

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب پر' اسے نچوڑنے والے پر' اسے نچڑوانے والے پر' اسے اٹھانے والے پر' جس کے لئے اٹھا کر لے جائی جارہی ہے اس پر' اسے پینے والے پر' اسے فروخت کرنے والے پر' اسے خریدنے والے پر' اسے پلانے والے پر اور جسے وہ پلائی جارہی ہے' اس پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ قَبُولِ صَلَاةِ شَارِبِ الْخَمْرِ بَعْدَ شُرْبِهِ، وَإِنْ كَانَ صَاحِيًا أَيَّامًا مَعْلُومَةً قَبْلَ أَنْ يَتُوبَ

شراب پینے والے کے شراب پینے کے بعد اس کی نماز قبول ہونے کی نفی کا تذکرہ اگرچہ توبہ کرنے سے پہلے وہ کئی دن تک چیخ و پکار کرتا رہے

5357 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ

5356- إسناده جيد ,مالك بن خير الزبادي مصري يكنى أبا الخير روى عنه جمع ,وذكره المؤلف في "الثقات "7/460, وقال الذهبي في "الميزان :3/426 "محله الصدق ,وقال ابن قطان :هو ممن لم تثبت عدالته ,يريد أنه ما نص أحد على أنه ثقة , قال الإمام الذهبي معقبا عليه :وفي رواة "الصحيحين "عدد كثير ما علمنا أن أحدا نص على توثيقهم ,والجمهور على أنه من كان من المشايخ قد روى عنه ,جماعة ولم يأت بما ينكر عليه أن حديثه صحيح ,وشيخه مالك بن سعد ,قال أبو زرعة :مصري لا بأس به ,وذكره المؤلف في "الثقات 5/385. "وأخرجه أحمد ,1/316 والطبراني 12976 من طريق المقرء ,عن حيوة ,بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/145 من طريق محمد بن عبد الله ,عن ابن وهب ,عن مالك بن خير الزبادي وقد تحرف في المطبوع إلى :بن حسين الزيادي ,عن مالك بن سعد التجيبي ,به .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .وله شاهد صحيح بطرقة من حديث ابن عمر عند أحمد 2/25 و 71 ,والطيالسي 1957 ,وأبي داود 3674 ,وابن ماجة 3380 ,والطحاوي في "مشكل الآثار 4/305 _ 306 " والحاكم 4/144 _ 145 ,والبيهقي 8/287 ,وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .

5357- إسناده صحيح ,رجاله ثقات رجال الصحيح غير عبد الله بن الديلمي ,وهو عبد الله بن فيروز الديلمي ,فقد روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه ,وهو شامي ثقة من كبار التابعين.وأخرجه ابن ماجة 3377 في الأشربة :باب من شرب الخمر لم تقبل له صلاة ,عن عبد الرحمن بن إبراهيم ,بهذا الإسناد.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص شراب پئے اور نشے میں آجائے چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ (اسی دوران) مر جائے' تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر وہ توبہ کر لے' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔ اگر وہ دوبارہ ایسا کرے اور شراب پی کر نشے میں آجائے' تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ (اسی عالم میں) مرگیا' تو (جہنم میں داخل ہوگا) اگر پھر اس نے توبہ کر لی' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا اور اگر پھر وہ ایسا کرے اور شراب پی کر نشے میں آجائے' تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ (اسی عالم میں) مرگیا' تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر اس نے توبہ کر لی' تو اللہ تعالیٰ اس کو توبہ کو قبول کرے گا اور اگر وہ چوتھی مرتبہ ایسا کرے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے' قیامت کے دن اسے ''طینۃ الخبال'' پلائے۔ لوگوں نے عرض کی: طینۃ الخبال سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم (کے خون اور پیپ وغیرہ) کا نچوڑ''۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَمْرِ الَّذِىْ كَانَ النَّاسُ يَشْرَبُوْنَهَا قَبْلَ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهَا عَلَيْهِمْ

خمر کی اس صفت کا تذکرہ جسے لوگ اس سے پہلے پیا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے اسے ان لوگوں کے لیے حرام قرار دیا

5358 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَبُوْ جَابِرٍ، بِالْمَوْصِلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَسْقَلَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِى حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ، وَهِىَ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر یہ بات بیان کی: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا' تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو، ویسے خمر ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے' جو عقل کو ڈھانپ لے۔

5358--حديث صحيح ,عيسى بن عبد الله العسقلاني ,قال الخطيب فى "تاريخه :11/165 "نزل بغداد وحدث بها عند أبيه ,وعن الوليد بن مسلم ,وضمرة بن ربيعة ,ورواد بن الجراح ,وآدم بن أبي إياس ,روى عنه محمد بن غالب التمتام ,وأبو عمارة محمد بن أحمد بن المهدى ,محمد بن منير بن صغير ,ومحمد بن مخلد ,وقال ابن عدى فى "الكامل :5/1897 "ضعيف يسرق الحديث ,ونقله عن الذهبى فى "الميزان ,3/317 "وقال الحافظ فى "اللسان:4/401 "وقال الحاكم عن الدارقطنى :ثقة ,وذكره ابن حبان فى "الثقات ,"وخرج حديثه فى "صحيحه ."وقد تقدم عند المؤلف برقم ,5353وانظر الحديث الآتى ,وسيأتى برقم 5388.

ذِكْرُ الْأَشْيَاءِ الَّتِي كَانُوا يَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْخَمْرَ قَبْلَ نُزُولِ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

ان اشیاء کا تذکرہ جن کے ذریعے لوگ شراب کی حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے خمر بنایا کرتے تھے

5359 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَابْنُ اِدْرِيسَ وَيَحْيَى بْنُ اَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ عُمَرَ، عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَمَّا بَعْدُ، اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ، ثَلَاثٌ اَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتّٰى يَعْهَدَ اِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي اِلَيْهِ: الْكَلَالَةُ وَالْجَدُّ، وَاَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

''اما بعد اے لوگو! جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا' تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی، انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو' ویسے خمر ہر وہ چیز ہے' جو عقل کو ڈھانپ لے۔ اے لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں میری یہ خواہش تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہونے سے پہلے ہمیں ان کے بارے میں زیادہ وضاحت سے بتا دیتے کلالہ، (وراثت میں) دادا کا مسئلہ اور سود کی کچھ صورتیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا يُعَاقِبُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يَتُوبَ فِي جَهَنَّمَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس سزا کی صفت کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ جہنم میں اس شخص کو دے گا' جو نشہ آور چیز پیئے گا اور توبہ کرنے سے پہلے مر جائے گا ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5359- إسناده صحيح على شرط الشيخين .ابن إدريس :هو عبد الله ,ويحيى بن أبي غنية :هو يحيى بن عبد الملك بن حميد بن أبي غنية. وأخرجه البخاري 4619في التفسير :باب (إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ) و 7337في الاعتصام :باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق أهل العلم ,..ومسلم 33 3032في التفسير : باب نزول تحريم الخمر ,عن إسحاق بن إبراهيم ,بهذا الإسناد .وقد تقدم برقم 5353و ,5358وسيأتي برقم 5388.

5360 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے' جو شخص نشہ آور چیز کو پیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ''طینۃ الخبال'' پلائے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَمْرِ الَّتِيْ كَانَتِ الْاَنْصَارُ تَشْرَبُهَا، قَبْلَ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِيَّاهَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

خمر کی اس صفت کا تذکرہ' جو اللہ تعالیٰ کے اسے مسلمانوں کے لیے حرام قرار دینے سے پہلے انصار پیا کرتے تھے

5361 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَسُهَيْلُ بْنُ بَيْضَاءَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، عِنْدَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاَنَا اَسْقِيهِمْ مِنْ شَرَابٍ حَتّٰى كَادَ يَاْخُذُ فِيهِمْ، فَمَرَّ بِنَا مَارٌّ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَنَادَى اَلَا هَلْ شَعَرْتُمْ اَنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا انْتَظَرُوا اَنْ اَمَرُوْنِيْ اَنِ اكْفَأْ مَا فِيْ آنِيَتِكَ، فَفَعَلْتُ، فَمَا عَادُوا فِيْ شَيْءٍ مِّنْهَا حَتّٰى لَقُوا اللّٰهَ، وَاِنَّهَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ، وَاِنَّهَا لَخَمْرُنَا يَوْمَئِذٍ

5360- يعقوب بن محمد الزهري _وإن كان كثير الوهم _قد تابعه قتيبة بن سعيد كما يأتي ,وباقي رجاله على شرط الصحيح. وأخرجه البزار 2927عن محمد بن معمر ,عن يعقوب بن محمد ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد ,3/361ومسلم 2002 في الأشربة :باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام , النسائي و 8/327في الأشربة :باب ذكر ما أعد الله عز وجل لشارب المسكر من الذل والهوان وأليم العذاب ,وفي "الكبرى "كما في "التحفة ,2/334 "والبيهقي ,8/291_292 والبغوي 3015عن قتيبة بن سعيد ,عن عبد العزيز بن محمد ,به.

5361- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب فمن رجال مسلم. وأخرجه الطحاوي 4/213من طريق علي بن معبد ,عن إسماعيل بن جعفر ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "الأشربة ,136 "والطحاوي 4/213من طريقين عن حميد ,به. وقد تقدم برقم 5352.

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں موجود تھے۔ میں ان حضرات کو شراب پلا رہا تھا۔ وہ حضرات اسے پی ہی رہے تھے اسی دوران وہاں سے ایک مسلمان گزرا اور اس نے اعلان کیا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم انہوں نے اس بات کا انتظار نہیں کیا (اور فوراً) مجھے یہ ہدایت کی کہ تم اپنے برتن میں موجود شراب کو انڈیل دو، تو میں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک انہوں نے کبھی شراب نہیں پی۔ اس زمانے میں شراب تازہ اور خشک کھجوروں سے بنائی جاتی تھی۔ ان دنوں ہماری شراب یہی تھی۔

5362 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ عُمُومَتِيْ اَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ وَكُنْتُ اَصْغَرَهُمْ سِنًّا، فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: اِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، قَالُوْا: يَا اَنَسُ اكْفَأْهَا، قَالَ: فَكَفَأْتُهَا قَالَ سُلَيْمَانُ: فَقُلْتُ: مَا كَانَتْ؟ قَالَ: بُسْرًا وَرُطَبًا، قَالَ: وَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَنَسٍ: كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے چچاؤں کو فضیخ پلا رہا تھا کیونکہ میں عمر میں ان میں سب سے کم سن تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا اور بولا شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے، تو انہوں نے کہا: اے انس! اسے گرا دو، تو میں نے اسے گرا دیا۔

سلیمان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا وہ شراب کس چیز کی بنائی جاتی تھی۔ حضرت انس نے جواب دیا: خشک اور تازہ کھجوروں کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن انس نے یہ بات بیان کی ان دنوں شراب اسی چیز سے بنائی جاتی تھی۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْخَمْرِ الَّتِيْ كَانَتِ الْاَنْصَارُ تَشْرَبُهَا قَبْلَ تَحْرِيمِهَا

خمر کی اس صفت کا تذکرہ جسے انصار اس کی حرمت (کا حکم نازل ہونے سے) پہلے پیا کرتے تھے

5363 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ

5362– إسناده صحيح على شرط البخاري ,مسدد من رجال البخاري ,ومن فوقه من رجال الشيخين .ابن أبي عدى :هو محمد بن إبراهيم .وقد تقدم برقم 5352.

5363– إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم . وأخرجه الطحاوى 4/213 _ 214 من طريق عفان ,عن حماد بن سلمة ,بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 5580 في الأشربة :باب الخمر من العنب وغيره ,والبغوى في "مسند ابن جعد 3317 "من طريقين عن ثابت ,به.وأخرجه البخاري 5584 :باب نزل تحريم الخمر وهي من البسر والتمر ,من طريق بكر بن عبد الله ,عن أنس ,به .مختصرا .وقد تقدم عند المؤلف برقم 5352 و 5362 و 5363.

بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، وَثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَسْقِي اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا عُبَيْدَةَ وَكَعْبًا وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ نَبِيذَ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ حَتّٰى اَسْرَعَتْ فِيهِمْ، فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِي: اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا انْتَظَرُوا اَنْ يَّعْلَمُوا اَحَقًّا قَالَ اَمْ بَاطِلًا، فَقَالُوا: اكْفَاْ يَا اَنَسُ، قَالَ: فَكَفَاْتُهُ، فَوَاللّٰهِ مَا رَجَعَتْ اِلٰى رُءُوسِهِمْ حَتّٰى لَقُوا اللّٰهَ وَكَانَ خَمْرَهُمُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کو خشک اور تازہ کھجور سے بنی ہوئی نبض پلا رہا تھا۔ اسی دوران ایک منادی نے یہ اعلان کیا خبردار شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم انہوں نے اس بات کا انتظار نہیں کیا کہ وہ پہلے اس بات کی تحقیق کر لیں کہ یہ بات درست ہے یا غلط ہے۔ ان لوگوں نے کہا: اے انس! اسے بہا دو' تو میں نے اسے بہا دیا۔ اللہ کی قسم اس کے بعد یہ حضرات مرتے دم تک دوبارہ کبھی شراب کی طرف نہیں گئے۔ ان دنوں شراب خشک اور تازہ کھجوروں سے بنائی جاتی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَنْصَارَ لَمَّا اُخْبِرُوا بِتَحْرِيمِ الْخَمْرِ كَسَّرُوا الْجِرَارَ الَّتِي كَانَتْ خَمْرُهُمْ فِيهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جب انصار کو شراب کی حرمت کے بارے میں بتایا گیا' تو انہوں نے اپنے وہ مٹکے توڑ دیئے جن میں ان کی شراب موجود تھی

5364 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَسْقِي اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَاَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ، فَجَاءَهُمْ آتٍ، فَقَالَ: اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ: قُمْ يَا اَنَسُ اِلٰى هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا، قَالَ: فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهِ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو فضیخ نامی شراب پلا رہا تھا۔ اس دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے' تو حضرت ابوطلحہ نے فرمایا: اے انس تم اس مٹکے کے پاس جاؤ اور اسے توڑ دو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اٹھ کر اپنے بیلچے کے پاس آیا میں نے وہ اس مٹکے کے نیچے مارا اور اسے توڑ دیا۔

5364- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/846 _ 847 في الأشربة: باب جامع تحريم الخمر. ومن طريق مالك أخرجه البخاري 5582 في الأشربة: باب نزل تحريم الخمر وهي من البسر والتمر، و 7253 في أول كتاب أخبار الآحاد، ومسلم 1980 9 في الأشربة: باب تحريم الخمر...، والبيهقي 2/286، والبغوي 2043.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّبِيذَ اِذَا اشْتَدَّ كَانَ خَمْرًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جب نبیذ میں شدت آجائے' تو وہ خمر بن جاتی ہے

5365 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ، وَالْجَرِّ الْاَبْيَضِ، وَالْجَرِّ الْاَحْمَرِ، فَقَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَقَالَ: لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي الْجَرِّ، وَاشْرَبُوا فِي الْاَسْقِيَةِ قَالُوا: فَاِنِ اشْتَدَّ فِي الْاَسْقِيَةِ؟ قَالَ: وَاِنِ اشْتَدَّ فِي الْاَسْقِيَةِ فَصُبُّوا عَلَيْهَا الْمَاءَ قَالُوا: فَاِنِ اشْتَدَّ؟ قَالَ: فَاَهْرِيقُوهُ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَيَّ، اَوْ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

قَالَ سُفْيَانُ: قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ: مَا الْكُوبَةُ؟ قَالَ: الطَّبْلُ

قیس بن حبتر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سبز گھڑے سفید گھڑے اور سرخ گھڑے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس بارے میں سب سے پہلے عبدالقیس قبیلے کے وفد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ دباء، مزفت اور حنتم (نامی برتنوں) میں نہ پیو اور تم مٹکے میں نہ پیو تم مشکیزوں میں پی لیا کرو۔ لوگوں نے عرض کی: اگر مشکیزے میں موجود (نبیذ میں) شدت آجائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مشکیزے میں موجود مشروب میں شدت آجاتی ہے' تو تم اس پر پانی ڈال لو۔ انہوں نے عرض کی: اگر پھر بھی شدت رہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے بہا دو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حرام قرار دیا ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ تعالیٰ نے شراب جوے اور کوبہ کو حرام قرار دیا ہے اور ہر نشہ آور چیز بھی حرام ہے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے علی بن بذیمہ سے کہا کوبہ سے مراد کیا ہے انہوں نے کہا: ڈھول۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ نَبِيذَ الزَّبِيبِ، وَاِنْ كَانَ مَطْبُوخًا، خَمْرٌ لَا يَحِلُّ شُرْبُهُ

5365– إسناده جيد .محمد بن عبد الأسدي _وإن كان كثير الخطأ في حديث سفيان _وقد توبع عليه ,وهو في "مسند أبو يعلى .2729 " وأخرجه أحمد في "المسند ,1/274 "وفي الأشربة 192و 193و ,194وأبو داود 3696في الأشربة :باب في الأوعية ,والطحاوي ,4/223والبيهقي 10/221من طرق عن محمد بن عبد الله الأسدي ,بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني 12598و ,12599والبيهقي 8/303من طريق عثمان بن عمر الضبي ,عن عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاء ,عَنْ إِسْرَائِيلَ ,عَنْ علي بن بذيمة , به. وأخرجه أحمد ,1/289وفي "الأشربة ,14 "والبيهقي 10/221من طرق عن عبيد الله بن عمرو ,عن عبد الكريم ,عن قيس بن حبتر ,به.

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' کشمش کی نبیذ اگرچہ پکالی گئی ہو پھر بھی وہ خمر ہے جس کو پینا جائز نہیں ہے

5366 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَاَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَلَّافُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَفْظُ الْخَبَرِ لِاَبِي كَامِلٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے' جو شخص دنیا میں خمر پئے گا اور مر جائے گا' جبکہ وہ اسے باقاعدگی سے پیتا ہو اور اس نے اس سے توبہ نہ کی ہو' تو وہ آخرت میں اسے نہیں پی سکے گا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے الفاظ ابوکامل کے نقل کردہ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَبِيذَ الْحِنْطَةِ خَمْرٌ اِذَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ شَارِبَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' گندم کی نبیذ خمر شمار ہوگی جب اس کی زیادہ مقدار پینے والے کو نشہ کردے

5367 - حَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا السَّمْحِ، حَدَّثَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْحَكَمِ، حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5366- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الربيع الزهراني :هو سليمان بن داود العتكي ,وأبو كامل الجحدري :هو فضيل بن حسين بن طلحة ثقة احتج به مسلم ,وإبراهيم بن الحسن العلاف له ترجمة في "تعجيل المنفعة "ص ,15وذكره المؤلف في "الثقات"ووثقه أبو زرعة. وأخرجه مسلم 2003 73في الأشربة :باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام , عن أبي كامل وأبي الربيع ,عن حماد بن زيد ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد في "الأشربة ,26 "وأبو داود 3679في الأشربة :باب النهي عن المسكر ,والطحاوي ,4/216والدارقطني ,2/248والبيهقي ,8/288والبغوي 3013عن أبي الربيع ,عن حماد بن زيد ,به. وأخرجه البيهقي 8/293من طريق أبي كامل الجحدري ,عن حماد بن زيد ,به. وأخرجه أحمد في "الأشربة 26 "و ,102والترمذي 1861في الأشربة :باب ما جاء في شارب الخمر ,والنسائي 8/296و 297في الأشربة :باب إثبات اسم الخمر لكل مسكر من الأشربة ,والطحاوي ,4/216والدارقطني 4/248من طرق عن حماد بن زيد ,به _بعضهم اختصره. وأخرجه ابن أبي شيبة ,8/104_105والنسائي ,8/297والطحاوي 4/216من طريقين عن أيوب ,به مختصرا. وأخرج الشطر الثاني منه :النسائي 8/318في الأشربة :باب الرواية في المدمنين في الخمر ,من طريقين عن حماد بن زيد ,به.

(متن حدیث): اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ وَالسُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا شَرَابًا نَصْنَعُهُ مِنَ الْقَمْحِ وَالشَّعِيْرِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْغُبَيْرَاءُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: لَا تَطْعَمُوْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ يَوْمَيْنِ ذَكَرُوْهُمَا لَهُ اَيْضًا، فَقَالَ: الْغُبَيْرَاءُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: لَا تَطْعَمُوْهُ فَلَمَّا اَرَادُوْا اَنْ يَّنْطَلِقُوْا سَاَلُوْهُ عَنْهُ، فَقَالَ: الْغُبَيْرَاءُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ؟ قَالَ: فَلَا تَطْعَمُوْهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: عُمَرُ بْنُ الْحَكَمِ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ حَلِيْفُ الْاَوْسِ مِنْ جِلَّةِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَاَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّ حَبِيْبَةَ

❀❀ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز سنتوں اور فرائض کی تعلیم دی۔ ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ہمارے ہاں ایک مشروب ہے جسے ہم گندم اور جو سے بناتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا غبیراء (کے بارے میں تم پوچھنا چاہتے ہو) ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ دو دن کے بعد پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غبیراء (کے بارے میں تم دریافت کرنا چاہتے ہو) انہوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ۔ جب ان لوگوں نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا' تو انہوں نے پھر نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم (غبیراء کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو) ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمر بن حکم نامی راوی عمر بن حکم بن ثوبان ہیں جو اوس قبیلے کے حلیف ہیں اور اہل مدینہ کے جلیل القدر افراد میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ شَرَابٍ يُسْكِرُ اِذَا اُكْثِرَ مِنْهُ فَهُوَ خَمْرٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہر وہ مشروب جو زیادہ مقدار میں پینے کی وجہ سے نشہ کر دے وہ خمر شمار ہوگا

5368 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

5367- إسناده حسن ,أبو السمح _واسمه دراج بن سمعان السهمي مولاهم المصري _صدوق ,وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير يزيد بن موهب :وهو يزيد بن خالد بن موهب ,فقد روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه ,وهو ثقة. وأخرجه أحمد 6/472,وفي "الأشربة 29, "وأبو يعلى ورقة 331/2, والطبراني 23/483 و495من طريق ابن لهيعة ,عن أبي السمح ,بهذا الإسناد .زاد في آخره "قالوا :فإنهم لا يدعونها ,قال :من لم يتركها فاضربوا عنقه ,"وابن لهيعة سيء الحفظ.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الشَّرَابَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اتُّخِذَ كَانَ خَمْرًا اِذَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' شراب جس بھی چیز کے ذریعے بنائی جائے وہ اس وقت خمر شمار ہوگی جب اس کی زیادہ مقدار نشہ کردے

5369 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَشْرِبَةَ الَّتِيْ يُسْكِرُ كَثِيْرُهَا حَرَامٌ شُرْبُ الْقَلِيلِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ مشروبات جن کی زیادہ مقدار نشہ کردے ان کی تھوڑی مقدار کو پینا بھی حرام ہے

5370 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ

5368- إسناده حسن ,ابن عجلان صدوق ,وباقي رجاله ثقات.وأخرجه أحمد 2/137, والنسائي 8/297 في الأشربة: باب إثبات اسم الخمر لكل مسكر من الأشربة ,والدارقطني 4/249 من طرق عن عبد الله المبارك ,بهذا الإسناد.وأخرجه الطحاوي 4/216 من طريقين يحيى بن أيوب ,عن ابن عجلان ,به .وانظر 5354 و5366 و5369 و5375.

5369- إسناده حسن ,محمد بن عمرو :هو ابن علقمة بن وقاص الليثي ,روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة ,وهو صدوق ,وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين.وأخرجه أحمد 2/31 عن يزيد بن زريع ,بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 2/16 و29 و105,وفي "الأشربة 7 "و ,103 والنسائي 8/297 في الأشربة :باب تحريم كل شراب أسكر ,و 325:باب الأخبار التي اعتل بها من أباح شراب المسكر ,وابن ماجة 3390 في الأشربة :باب كل مسكر حرام ,وابن الجارود 859, والطحاوي 4/215 و216 من طرق عن محمد بن عمرو ,به.

اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِیْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ قَلِیْلِ مَا اَسْكَرَ كَثِیْرُهٗ

❁❁ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کے تھوڑے استعمال سے بھی منع کیا ہے جس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰی اَنَّ نَبِیْذَ الزَّبِیْبِ مِنَ الْمَطْبُوْخِ حَرَامٌ شُرْبُهٗ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کشمش کی پکی ہوئی نبیذ پینا حرام ہے

5371 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَیْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ، وَیُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ:

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ، فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ حَرَامٌ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع (نامی مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ کر دے وہ حرام ہے۔

ذِكْرُ الْبَیَانِ بِاَنَّ كُلَّ نَبِیْذٍ كَانَ مِنَ الْخَلِیْطَیْنِ اَوْ مِنْ غَیْرِهِمْ اِذَا اَسْكَرَ كَثِیْرُهٗ حَرَامٌ شُرْبُ قَلِیْلِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ ہر وہ نبیذ جو دو مختلف چیزوں سے بنائی گئی ہو یا جو اس کے علاوہ ہو جب اس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے تو اس کی تھوڑی مقدار پینا بھی حرام ہے

5372 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

5370- حديث حسن ,أحمد بن أبان ذكره المؤلف في "الثقات 8/32 "فقال :من أهل البصرة ,حدثنا عنه ابن قحطبة وغيره ,وقد توبع ,ومن فوقه رجال الصحيح .وأخرجه ابن أبي شيبة 110 _ 8/109عن زيد بن الحباب ,عن الضحاك بن عثمان , بهذا الإسناد.وأخرجه النسائي 8/301في الأشربة :باب تحريم كل شراب أسكر كثيره ,وابن جارود 862,الطحاوي 4/216, والدارقطني 4/251,والبيهقي 8/296من طريق عن الضحاك بن عثمان ,به.وفي الباب عن جابر وعائشة ,وسيردان عند المصنف برقم 5382و .5383

5371- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه الطحاوي 4/216عن يونس بن عبد الأعلى ,عن ابن وهب ,بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم 68 2001في الأشربة :باب بيان أن كل مسكر خمر ,وأن كل خمر حرام ,عن حرملة ,عن ابن وهب ,عن يونس ,عن ابن شهاب ,به .وقد تقدم عند المؤلف برقم .5345

5372- إسناده صحيح على شرطهما .وقد تقدم برقم 5345و .5371

(متن حدیث): سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ، فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ حَرَامٌ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع (مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ کردے وہ حرام ہے۔

ذِكْرُ السُّكْرِ الَّذِىْ اِذَا تَوَلَّدَ مِنَ الشَّرَابِ الْكَثِيْرِ حَرُمَ شُرْبُ قَلِيْلِهٖ

اس نشہ کا تذکرہ' جو زیادہ شراب کے نتیجے میں ہوتا ہے' تو اسے تھوڑی مقدار میں پینا بھی حرام قرار دیا گیا ہے

5373 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، سَمِعَهُ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُمَا: بَشِّرَا وَيَسِّرَا، وَعَلِّمَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا فَلَمَّا وَلّٰى مُعَاذٌ رَجَعَ اَبُوْ مُوْسٰى، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لَهُمْ شَرَابًا مِنَ الْعِنَبِ يُطْبَخُ حَتّٰى يَعْقِدَ، وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيْرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَا اَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهُوَ حَرَامٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: غَرِيْبٌ غَرِيْبٌ

❁❁ سعید بن بردہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا۔ آپ نے ان دونوں حضرات سے فرمایا تم دونوں خوشخبری سنانا اور آسانی فراہم کرنا تم دونوں تعلیم دینا اور متنفر کرنے کی کوشش نہ کرنا اور تم ایک دوسرے کے ساتھ رہنا جب حضرت معاذ مڑ کر چلے گئے' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری واپس آئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ وہاں انگور سے ایک شراب بنائی جاتی ہے' جسے پکا لیا جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ پختہ ہو جاتی ہے

5373- إسناده صحيح على شرطهما .وهو في "صحيح مسلم "ص 70 1586في الأشربة :باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام ,عن محمد بن عباد ,بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد ,4/417والبخاري 6124في الأدب :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم "يسروا ولا تعسروا "و 7172في الأحكام :باب أمر الوالي إذا وجه أميرين إلى موضع أن يتطاوعا ولا يتعاصيا ,من طرق عن شعبة ,عن سعيد بن أبي بردة.وأخرج القسم الأول منه مسلم 1733في الجهاد :باب في الأمر بالتيسير وترك التنفير ,عن محمد بن عباد ,به. وأخرجه كذلك الطيالسي ,496والبخاري 3038في الجهاد :باب ما يكره من التنازع والاختلاف في الحرب ,..ومسلم 1733في الجهاد ,من طريقين عن سعيد ,به.وأخرج القسم الثاني أحمد ,4/410وفي "الأشربة 8 "و 224, والطيالسي ,497ومسلم ص 1586في الأشربة ,والطحاوي ,4/217والبيهقي 8/291من طرق عن شعبة ,عن سعيد ,به. وأخرجه أحمد ,4/407وفي "الأشربة ,238 "وأبو داود 3684في الأشربة :باب النهي عن المسكر ,وابن جارود ,856 والبيهقي 8/291من طريقين عن أبي بردة ,به.وأخرجه أحمد ,4/402والنسائي 8/299في الأشربة :باب تفسير البتع والمرز , من طريق أبي بكر بن أبي موسى ,عن أبيه.

اور مزر ہے' جسے جو سے بنایا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جو نماز سے نشہ کر دے' وہ حرام ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت غریب غریب (یعنی انتہائی زیادہ غریب) ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاَشْرِبَةَ الَّتِيْ يُسْكِرُ كَثِيْرُهَا حَرَامٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ شُرْبُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ مشروبات جن کی زیادہ مقدار نشہ کرتی ہے مومن پر اس کو پینا حرام ہے

5374 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ حَرَامٌ

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر نشہ آور چیز ہر مومن پر حرام ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ كُلَّ شَرَابٍ حُكْمُهُ اَنْ يُّسْكِرَ حَرَامٌ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ شُرْبُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ہر وہ مشروب جس کا حکم یہ ہو کہ وہ نشہ کرتا ہے اسے پینا مسلمانوں کے لیے حرام ہے

5375 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ السَّعْدِيُّ، بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى السُّلَمِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا كُلَّ شَرَابٍ يُسْكِرُ عَنِ الصَّلَاةِ كَثِيْرُهُ

5374–سنده حسن ,سليمان بن عبد الله الزبرقان ذكره المؤلف في "الثقات ,6/382 "وقال :روى عنه أهل الجزيرة خالد بن حيان وغيره.

5375– إسناده حسن .وانظر 5354و 5366و 5368و 5369.

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایسے مشروب کو حرام قرار دیا ہے جس کی زیادہ مقدار نماز کے وقت نشہ کر دے

5376 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِیْمِ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَی الْیَمَنِ، اَمَرَنَا اَنْ یَّنْزِلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا قَرِیْبًا مِنْ صَاحِبِهٖ، فَقَالَ لَنَا: یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا فَلَمَّا قُمْنَا قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفْتِنَا فِیْ شَرَابَیْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا: الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ یُنْبَذُ حَتّٰی یَشْتَدَّ، وَالْمِزْرُ مِنَ الشَّعِیْرِ وَالذُّرَةِ یُنْبَذُ حَتّٰی یَشْتَدَّ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُوْتِیَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهٗ، فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: حَرَامٌ عَلَیْكُمْ كُلُّ مُسْكِرٍ یُسْكِرُ عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ: وَاَتَانِیْ مُعَاذٌ یَوْمًا وَعِنْدِیْ رَجُلٌ كَانَ یَهُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، فَسَاَلَنِیْ مَا شَاْنُهٗ؟ فَاَخْبَرْتُهٗ، فَقُلْتُ لِمُعَاذٍ: اجْلِسْ فَقَالَ: مَا اَنَا بِالَّذِیْ اَجْلِسُ حَتّٰی اَعْرِضَ عَلَیْهِ الْاِسْلَامَ، فَاِنْ قَبِلَ وَاِلَّا ضَرَبْتُ عُنُقَهٗ، فَعَرَضَ عَلَیْهِ الْاِسْلَامَ فَاَبٰی اَنْ یُّسْلِمَ، فَضَرَبَ عُنُقَهٗ، فَسَاَلَنِیْ مُعَاذٌ یَوْمًا: كَیْفَ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ؟ فَقُلْتُ: اَقْرَؤُهٗ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلٰی فِرَاشِیْ اَتَفَوَّقُهٗ تَفَوُّقًا قَالَ: وَسَاَلْتُ مُعَاذًا: كَیْفَ تَقْرَاُ اَنْتَ؟ قَالَ: اَقْرَاُ وَاَنَامُ ثُمَّ اَقُوْمُ فَاَتَقَوّٰی بِنَوْمَتِیْ عَلٰی قَوْمَتِیْ، ثُمَّ اَحْتَسِبُ نَوْمَتِیْ بِمَا اَحْتَسِبُ بِهٖ قَوْمَتِیْ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن

5376–إسناده صحيح ,محمد بن صباح :هو الجرجرائي ,صدوق روى له أبو داود وابن ماجه ,ومن فوقه ثقات رجال الصحيح ,محمد بن سلمة :هو محمد بن سلمة الباهلي مولاهم الحرّاني ,وأبو عبد الرحيم :هو خالد بن يزيد ,ويقال :ابن يزيد الحراني .وأخرجه بأخصر مما هنا مسلم ص 1587 71 في الأشربة :باب بيان أن كل مسكر خمر حرام ,والبيهقي 8/291 من طريق عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ,عَنْ زَيْدِ بْنِ أبي أنيسة ,بهذا الإسناد .وأخرجه مختصرا أيضا البخاري 4344 و4345 في المغازي :باب بعث أبي موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع ,من طريق شعبة ,عن سعيد بن أبي بردة ,به.وأخرجه البخاري 4341 و4342 من طريق عبد الملك ,عن أبي بردة ,به.وأخرجه أحمد 4/409 من طريق حميد بن هلال ,عن أبي بردة ,به .وقد تقدم برقم 5373. إسناده قوي ,علي بن المنذر روى له الترمذي والنسائي وابن ماجه وهو ثقة ,ومن فوقه من رجال الشيخين ,إلا أن ابن فضيل فيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح .الشيباني :هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان. وأخرجه النسائي 8/300 في الأشربة :باب تفسير البتع والمزر ,عن محمد بن آدم ,عن ابن فضيل ,بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/100, والبخاري 4343 في المغازي :باب بعث أبي موسى ومعاذ إلى اليمن قبل حجة الوداع , النسائي و8/298 في الأشربة :باب تحريم كل شراب اسكر ,والطحاوي 4/220 من طرق عن أبي إسحاق ,به .وأخرج قوله "كل مسكر حرام" النسائي ,8/298 وابن ماجة 3391 في الأشربة :باب كل مسكر حرام ,من طريق شعبة ,عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ,عَنْ أَبِيهِ ,به. وأخرجه أحمد في "الأشربة ,11 "والطيالسي ,498 والنسائي 8/298 و ,299 والطحاوي 4/217 من طريق طلحة بن مصرف ,عن أبي بردة ,به .وانظر 5373 و.5376

بھیجا' تو آپ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے قریب رہے۔ آپ نے ہم سے فرمایا تم دونوں آسانی فراہم کرنا تنگی کا شکار نہ کرنا خوشخبری سنانا متنفر نہ کرنا جب ہم اٹھنے لگے' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ہمیں دو طرح کے مشروبات کے بارے میں حکم بیان کر دیجئے' جو ہم تیار کرتے ہیں۔ ایک تبع ہے' جو شہد سے بنایا جاتا ہے۔ اس کی نبیذ تیار کی جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ پختہ ہو جاتی ہے اور مزر ہے جسے جو اور مکئی سے بنایا جاتا ہے' اس کی نبیذ ہوتی ہے' یہاں تک کہ اس میں شدت آجاتی ہے' تو نبی اکرم ﷺ کو کیونکہ جامع اور مانع کلمات عطا کئے گئے تھے اس لئے آپ نے ارشاد فرمایا: تم پر ہر وہ چیز حرام ہے' جو نشہ آور ہو جو نماز سے روک دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اس وقت میرے پاس ایک شخص موجود تھا جو پہلے یہودی تھا' پھر اس نے اسلام قبول کیا پھر یہودی ہو گیا۔ انہوں نے مجھ سے اس معاملے کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے انہیں اس بارے میں بتایا' تو میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ تشریف رکھیں۔ انہوں نے فرمایا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا' جب تک میں اسے اسلام کی پیشکش نہیں کرتا اگر یہ اسے قبول کر لے گا' تو ٹھیک ہے ورنہ میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے اسلام کی پیشکش کی۔ اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن اڑا دی ایک دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا تم قرآن کیسے پڑھتے ہو۔ میں نے جواب دیا: میں قیام کی حالت میں بیٹھ کر اور بستر پر لیٹ کر بھی اسے پڑھ لیتا ہوں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ کیسے پڑھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں اس کی تلاوت کرتا ہوں پھر سو جاتا ہوں پھر قیام کی حالت میں پڑھتا ہوں' تو میں اپنی نیند کے ذریعے اپنے قیام کے بارے میں قوت حاصل کرتا ہوں اور مجھے اپنی نیند سے بھی اسی ثواب کی امید ہے' جو اپنے قیام کرنے کے حوالے سے ثواب کی امید ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِاَنَّ نَبِيذَ الْعَسَلِ وَالشَّعِيرِ اِذَا اَسْكَرَا كَانَا حَرَامًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے

شہد اور جو کی نبیذ جب نشہ کر دے' تو وہ حرام ہو گی

5377 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ بِهَا اَشْرِبَةً لَبِتْعِ وَالْمِزْرِ، قَالَ: وَمَا الْبِتْعُ؟ فَقُلْتُ: شَرَابٌ يَكُونُ مِنَ الْعَسَلِ، وَالْمِزْرُ شَرَابٌ يَكُونُ مِنَ الشَّعِيرِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا' تو میں نے عرض کی: یارسول

اللہ (ﷺ)! وہاں بتع اور مزر نامی شراب استعمال ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: بتع کیا ہے میں نے عرض کی: یہ شراب ہے' جو شہد سے بنائی جاتی ہے اور مزر ایک شراب ہے' جو جَو سے بنائی جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ نَبِيذِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُّنْبَذَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کشمش اور کھجوروں (کو ملا کر) ان کی نبیذ تیار کی جائے

5378 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ اَنْ يُّخْلَطَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ نَبِيذِ الْبُسْرِ وَالرُّطَبِ اَنْ يُّنْبَذَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' خشک اور تر کھجور (کو ملا کر) ان کی نبیذ تیار کی جائے

5379 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5378- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي نضرة -واسمه المنذر بن مالك بن قطعة العبدي -فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد في "المسند3/3 "و ,9وفي"الأشربة ,50 "ومسلم 198720في الأشربة :باب كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين ,والترمذي 1877في الأشربة :باب ما جاء في خليط البسر والتمر ,والنسائي في الوليمة كما في "التحفة ,3/464 "وأبو يعلى 1177من طرق عن سليمان التيمي ,بهذا الإسناد .وأخرجه احمد 3/49و71و ,90 ومسلم 198721من طريقين عن أبي نضرة ,به.وأخرجه أحمد 3/34و ,90وفي"الأشربة ,80 "ومسلم22 1987و ,23 والنسائي 8/289في الشربة :باب خليط البلح والزهو ,و :290باب خليط الزهو والبسر ,و :293باب الترخص في انتباذ التمر وحده ,و :294باب الرخصة في انتباذ البسر وحده ,وفي الوليمة كما في"التحفة ,3/430 "وأبو يعلى 1176من طرق عن أبي سعيد.

5379- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن رمح فمن رجال مسلم . وأخرجه ابن ماجة 3395في الأشربة :باب النهي عن الخليطين ,عن محمد بن رمح بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 198617و 19في الأشربة: باب كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين ,وأبو داود 3703في الأشربة :باب في الخليطين ,والترمذي 1876في الأشربة :باب ما جاء في خليط البسر والتمر ,والنسائي 8/290في الأشربة :باب خليط البسر والرطب ,والبيهقي 8/306من طرق عن الليث بن سعد ,به. وأخرجه أحمد 3/294و300و302و317و363و ,369وعبد الرزاق ,16966والبخاري 5601في الأشربة :باب من رأى أن لا يخلط البسر والتمر إذا كان مسكرا ,ومسلم198616و ,17والنسائي ,8/290وأبو يعلى 1768و1872 و2238و ,2325والبيهقي 8/306من طرق عن عطاء ,به. أخرجه أحمد ,3/389وفي"الأشربة ,147 "وعبد الرزاق 16967و16968و ,16969والطيالسي ,1705ومسلم ,198619والنسائي 8/291في الأشربة :باب خليط التمر والزبيب ,وباب خليط البسر والزبيب ,وابن ماجة 3395من طرق عن جابر.

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ يُّنْبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا، وَاَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کی جائے یا تازہ اور خشک کھجور کو ملا کر نبیذ تیار کی جائے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5380 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ، حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ يُّخْلَطَ التَّمْرُ بِالزَّهْوِ، ثُمَّ يُشْرَبَ، وَاِنَّ ذٰلِكَ عَامَّةُ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' خشک کھجور کو تازہ کے ساتھ ملا کر (نبیذ تیار کی جائے) اور پھر اسے پیا جائے کیونکہ جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا' تو زیادہ تر شراب اسی طرح بنائی جاتی تھی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ انْتِبَاذِ كُلِّ شَیْءٍ مِّنْ هٰذَيْنِ الشَّيْئَيْنِ الْمَنْهِیِّ عَنْهُمَا عَلٰی حِدَةٍ

اس بات کا تذکرہ' ان دونوں ممنوعہ چیزوں میں سے ہر ایک کی الگ سے نبیذ تیار کرنا مباح ہے

5381 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ كَثِيرٍ السُّحَيْمِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَنْبِذُوا التَّمْرَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا، وَلَا الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا، وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

5380- إسناده صحيح على شرط مسلم ,حرملة من رجال مسلم ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه مسلم 1981في الأشربة :بباب تحريم الخمر وبيان أنها تكون من عصير العنب ,. والبيهقي 8/308من طريقين عن ابن وهب, بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 3/134و ,251وأبو يعلى2891و3102و 3103من طريقين عن قتادة ,به. وأخرجه أحمد 3/140و ,157-156وال‍نسائي 292-8/291في الأشربة :بباب ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِی مِنْ أَجْلِهَا نَهَی عَنِ الخليطين وهي ليقوى أحدهما على صاحبه ,والبيهقي 8/307من طرق عن أنس.

5381- إسناده حسن على شرط مسلم .أبو كثير السحيمي ,قيل :هو يزيد بن عبد الرحمن ,وقيل :يزيد بن عبد الله بن أذينة ,أو ابن غفيلة. وأخرجه أحمد ,2/526ومسلم 1989في الأشربة :بباب كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين ,والنسائي 8/293في الأشربة :بباب انتباذ الزبيب وحده ,وابن ماجة 3396في الأشربة :بباب النهي عن الخليطين ,من طرق عن عكرمة بهذا الإسناد.

عَلٰى حِدَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ تیار نہ کرو تازہ اور خشک کھجور کو ملا کر نبیذ تیار نہ کرو۔ ان میں سے ہر ایک کی نبیذ علیحدہ تیار کرو۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ اَبَاحَ شُرْبَ الْقَلِيلِ مِنَ الْمُسْكِرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جس نے نشہ آور چیز کی تھوڑی مقدار کے پینے کو مباح قرار دیا ہے' جبکہ وہ نشہ پیدا نہ کرے

5382 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِينَ الْحَافِظُ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَلِيلُ مَا اَسْكَرَ كَثِيرُهُ حَرَامٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کردے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُسْكِرَ هُوَ الشَّرْبَةُ الْاٰخِيرَةُ الَّتِي تُسْكِرُ دُوْنَ مَا تَقَدَّمَهَا مِنْهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے

نشہ آور سے مراد وہ آخری مشروب ہے' جو نشہ کرے اس کا ابتدائی حصہ (نشہ آور شمار نہیں ہوگا' جس کے نتیجے میں نشہ نہیں ہوتا)

5383 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

5382- إسناده قوى ,رزق الله بن موسى :هو الناجى ,ذكره المؤلف فى "الثقات ,"ووثقه ابن شاهين والخطيب ,وذكره النسائى فى مشيخته ,قال :بصرى صالح ,ومن فوقه ثقات ,من رجال الشيخين .وأخرجه أحمد ,3/343وفى"الأشربة 148," وأبو داود3681فى الأشربة :باب النهى عن المسكر ,والترمذى1865فى الأشربة :باب ما جاء ما أسكر كثيره فقليله حرام ,وابن ماجة 3393فى الأشربة :باب ما أسكر كثيره فقليله حرام ,وابن الجارود ,860والطحاوى,4/217والبيهقى 8/296من طرق عن داود بن بكر بن أبى الفرات ,عن محمد بن المنكدر ,بهذا الإسناد.

(متن حدیث): كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَا اَسْكَرَ الْفَرْقُ مِنْهُ، فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَبُوْ عُثْمَانَ هٰذَا اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ الْاَنْصَارِيُّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کا پیالہ نشہ کردے اس کو مٹھی بھر پینا بھی حرام ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوعثمان نامی راوی کا نام عمرو بن سالم انصاری ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْاَنْبِذَةِ الَّتِيْ يَحِلُّ شَرَابُهَا لِمَنْ اَرَادَهَا

نبیذوں کی اس صفت کا تذکرہ، جنہیں پینا اس شخص کے لیے حلال ہے، جو اس کا ارادہ کرتا ہے

5384 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيْمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ النَّخَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَاهُ قَوْمٌ فَسَاَلُوْهُ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهِ وَالتِّجَارَةِ فِيْهِ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: اَمُسْلِمُوْنَ اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهُ وَلَا شِرَاؤُهُ وَلَا التِّجَارَةُ فِيْهِ لِمُسْلِمٍ، وَاِنَّمَا مَثَلُ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ مَثَلُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَلَمْ يَاْكُلُوْهَا فَبَاعُوْهَا، وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا ثُمَّ سَاَلُوْهُ عَنِ الطِّلَاءِ، قَالَ ابْنُ

5383- إسناده صحيح ,أبو عثمان :هو الأنصاري المدني قاضي مرور ,روى عنه جمع ,وذكره المؤلف في "الثقات", ووثقه أبو داود ,وأثنى عليه مهدي بن ميمون راوي هذا الحديث عنه ,وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير شيبان بن أبي شيبة فمن رجال مسلم.وأخرجه أحمد 6/72و ,131وفي"الأشربة ,97"وأبو داود 3687في الأشربة :باب النهي عن المسكر , والترمذي 1866في الأشربة :باب ما جاء ما أسكر كثيره فقليله حرام ,وابن الجارود ,861والطحاوي ,4/216والدارقطني ,4/255والبيهقي 8/269من طرق عن مهدي بن ميمون ,بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد ,6/71وفي"الأشربة 6 ,"والدارقطني 4/254و ,255والبيهقي 8/296من طريقين عن عثمان ,به.وأخرجه الدارقطني 4/255من طريق عبيد الله بن عمر ,عن القاسم, به .وفيه"فالأوقية منه حرام."وأخرجه الدارقطني 4/255و 256من طرق عن عائشة بلفظ"فالحسوه منه حرام"و"فالجرعة."

5384- إسناده صحيح ,حكيم بن سيف الرقي ذكره المؤلف في "الثقات ,"وروى عنه جماعة ,وقال أبو حاتم :شيخ صدوق ,لا بأس به .يكتب حديثه ولا يحتج به .وقد توبع ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير يحيى بن عبيد فمن رجال مسلم: وهو يحيى بن عبيد أبو عمر البهراني الكوفي ,والبهراني نسبة إلى بهراء ,وهي قبيلة من قضاعة .وأخرجه مسلم 200483في الأشربة :باب إباحة النبيذ الذي لم يشتد ولم يصر مسكرا ,والبيهقي 8/294و 300من طريقين عن عبيد الله ,بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 1/224و232و233و ,240والطيالسي 2714و ,2715ومسلم200479و80و81و ,82وأبو داود 3713في الأشربة :باب في صفة النبيذ , النسائي و 8/333في الأشربة :باب ذكر ما يجوز شربه من الأنبذة ومالا يجوز , وفي"الكبرى "كما في "التحفة ,5/268 "وابن ماجة 3399في الأشربة :باب صفة النبيذ وشربه , والطبراني 12623و12624و12625و12626و12627و12628و12629و12630و ,12631والبيهقي 8/294و 300من طرق عن يحيى بن عبيد ,به.وأخرجه النسائي 8/333من طريق أبي عثمان ,عن ابن عباس ,به .وانظر.5362

عَبَّاسٍ: وَمَا طِلَاؤُكُمْ هٰذَا الَّذِي تَسْاَلُوْنَ عَنْهُ؟ قَالُوا: هٰذَا الْعِنَبُ يُطْبَخُ ثُمَّ يُجْعَلُ فِي الدِّنَانِ، قَالَ: وَمَا الدِّنَانُ؟ قَالُوا: دِنَانٌ مُقَيَّرَةٌ، قَالَ: اَيُسْكِرُ؟ قَالُوا: اِذَا اُكْثِرَ مِنْهُ اَسْكَرَ، قَالَ: فَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ثُمَّ سَاَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ، قَالَ: خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَرَجَعَ وَنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ قَدِ انْتَبَذُوا نَبِيذًا فِي نَقِيرٍ وَحَنَاتِمَ وَدُبَّاءٍ، فَاَمَرَ بِهَا فَاُهْرِيقَتْ، وَاَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ، فَكَانَ يُنْبَذُ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصْبِحُ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَلَيْلَتَهُ الَّتِي يَسْتَقْبِلُ، وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى يُمْسِيَ، فَاِذَا اَمْسٰى فَشَرِبَ وَسَقٰى، فَاِذَا اَصْبَحَ مِنْهُ شَيْءٌ اَهْرَاقَهُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کچھ لوگ ان کے پاس آئے اوران سے شراب کی خرید وفروخت اوراس کی تجارت کرنے کے بارے میں دریافت کیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم لوگ مسلمان ہو۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسے فروخت کرنا اوراس کی تجارت کرنا کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔ مسلمانوں میں سے جو شخص ایسا کرے گا اس کی مثال بنی اسرائیل کی طرح ہوگی جن کے لئے چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو انہوں نے اسے کھایا' تو نہیں' لیکن اسے فروخت کرنا شروع کر دیا اوراس کی قیمت کھانے لگے پھران لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے طلاء کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاء کیا چیز ہے؟ جس کے بارے میں تم لوگ دریافت کررہے ہو؟ انہوں نے بتایا: یہ انگور کو پکایا جاتا ہے پھراسے مٹکے میں رکھ دیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا دنان سے مراد کیا ہے۔ لوگوں نے کہا: اس سے مراد مخصوص قسم کا مٹکا ہے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہ مشروب نشہ کردیتا ہے۔ لوگوں نے بتایا جب اسے زیادہ پی لیا جائے' تو نشہ کردیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے' پھران لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر گئے ہوئے تھے جب آپ واپس تشریف لائے' تو آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے نقیر، حنتم دباء (یعنی مخصوص قسم کے برتنوں) میں نبیذ تیار کی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے بہادیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مشکیزے میں کشمش اور پانی ڈال کر (نبیذ تیار کی گئی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کے وقت نبیذ تیار کی گئی' تو اس سے اگلے دن صبح آپ نے اسے پی لیا۔ اس کے بعد اگلی رات آئی اس کے بعد اگلے دن کی شام آئی جب شام آئی' تو آپ نے اسے پی لیا اور پلایا بھی جب اس سے اگلے دن کی صبح آئی' تو آپ نے اسے بہادیا۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ شُرْبَ النَّبِيذِ مَا لَمْ يُمَازِجْهُ حَالَةُ السُّكْرِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ نبیذ کو پی سکتا ہے' جبکہ اس کی حالت نشے کی حالت کی طرح نہ ہو

5385 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالْاُبُلَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اُمِّهٖ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوكَى اَعْلَاهُ، نَنْبِذُهُ غُدْوَةً، فَيَشْرَبُهُ عَشِيًّا، وَنَنْبِذُهُ عَشِيًّا فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزے میں نبیذ تیار کیا کرتے تھے جس کے منہ کو بند کردیا جاتا تھا۔ ہم صبح کے وقت نبیذ تیار کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت اسے پی لیتے تھے اور اگر ہم شام کے وقت تیار کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت اسے پی لیتے تھے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيذَ الَّذِي وَصَفْنَا كَانَ اِذَا اُتِيَ عَلَيْهِ نِهَايَةٌ مَعْلُومَةٌ اُهَرِيقَ وَلَمْ يَشْرَبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ نبیذ جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے

جب اس کی متعین مدت گزر جاتی تو پھر اس کو بہا دیا جاتا تھا (وہ متعین وقت گزرنے کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہیں پیتے تھے (کیونکہ اس میں جوش آچکا ہوتا تھا)

5386 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ النَّخَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَهُ قَوْمٌ فَسَاَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ، قَالَ: خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَرَجَعَ مِنْ سَفَرِهٖ وَنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قَدِ انْتَبَذُوا نَبِيذًا فِي حَنَاتِمَ وَنَقِيرٍ وَدُبَّاءٍ، فَاَمَرَ بِهَا فَاُهْرِيقَتْ، ثُمَّ اَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ، فَكَانَ يُنْبَذُ لَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصْبِحُ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَلَيْلَتَهُ الَّتِي تُسْتَقْبَلُ، وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى يُمْسِيَ، فَاِذَا اَمْسٰى شَرِبَ وَسَقٰى، فَاِذَا اَصْبَحَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمَرَ بِهٖ فَاُهْرِيقَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کچھ لوگ ان کے پاس آئے ان سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ جب آپ واپس تشریف لائے، تو آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے حنتم نقیر اور دباء نامی مخصوص قسم کے برتنوں میں نبیذ تیار کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے بہا دیا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مشکیزے میں کشمش اور پانی ڈالا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

5385- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير أم الحسن :واسمها خيرة ,وهي مولاة أم سلمة, فمن رواة مسلم .وأخرجه مسلم 200585في الأشربة :باب إباحة النبيذ الذي لم يشتد ولم يصر مسكرا ,والترمذي 1871في الأشربة :باب ما جاء في الانتباذ في السقاء ,وأبو داود 3711في الأشربة :باب في صفة النبيذ ,وأبو الشيخ في"أخلاق النبي "ص 209,والبيهقي ,8/299البغوي3021و 3024من طريق محمد بن المثنى ,بهذا الإسناد .وأخرجه أبو يعلى ,4396والبيهقي 1/12من طريقين عن عبد الوهاب ,به.

5386- إسناده صحيح ,وقد تقدم برقم.5384

کے لئے رات کے وقت نبیذ تیار کی گئی اگلے دن کی صبح آپ نے اسے پی لیا اس کے بعد اگلی رات آئی۔ اس کے بعد اگلا دن آیا‘ یہاں تک کہ جب اس کی شام آئی‘ تو آپ نے اسے پیا اور لوگوں کو بھی پلایا اس کے اگلے دن آپ کے حکم کے تحت صبح کے وقت اس نبیذ کو بہا دیا گیا۔

ذِكْرُ وَصْفِ مَا كَانَ يُنْبَذُ فِيهِ لِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس (برتن) کی صفت کا تذکرہ جس میں نبی اکرم ﷺ کے لیے نبیذ تیار کی جاتی تھی

5387 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْبَذُ لَهُ فِيهِ نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب نبیذ تیار کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملتی تھی‘ تو آپ کے لئے پتھر سے بنے ہوئے پیالے میں نبیذ تیار کر لی جاتی تھی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا النَّبِيذَ لَمْ يَكُنْ بِمُسْكِرٍ يُسْكِرُ كَثِيرُهُ الَّذِي هُوَ خَمْرٌ

اس روایت کا تذکرہ‘ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے‘ یہ نبیذ نشہ آور نہیں ہوتی تھی کہ اس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے اور اسے خمر قرار دیا جائے

5388 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَابْنُ اِدْرِيسَ وَابْنُ اَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

5387- إسناده صحيح ,يزيد بن موهب -وهو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب -روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير أبي الزبير فمن رجال مسلم ,وقد صرح ابن جريج وأبو الزبير بالسماع عند عبد الرزاق وأحمد والنسائي ,فانتفت شبهة تدليسهما .وأخرجه النسائي 8/309في الأشربة :باب الإذن في ما كان في الأسقية منها ,عن سويد ,عن عبد الله بن المبارك ,بهذا الإسناد .زاد في أوله"نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجر والمزفت والدباء والنقير ." وأخرجه عبد الرزاق 16935عن ابن جريج ,به. وأخرجه أحمد 3/304و326و379و ,384وفي "الأشربة ,37 "وابن أبي شيبة ,8/140 والطيالسي ,1751والدرامي ,2/116ومسلم199961و 62في الأشربة :باب النهي عن الانتباذ في المزفت والدباء والحنتم والنقير ,وابن ماجة 3400في الأشربة :باب صفة النبيذ وشربه ,وأبو داود 3702في الأشربة :باب في الأوعية ,وأبو يعلى ,1769 وأبو الشيخ "أخلاق النبي "ص ,210والبيهقي 8/309من طرق عن أبي الزبير ,به .ولفظ الطيالسي "كان ينبذ له في سقاء ". وسيرد الحديث أيضا برقم5396و5412و 5413.

5388- إسناده صحيح على شرط الشيخين ,وهو مكرر .5359وانظر5353و5358

(متن حدیث): سَمِعَ عُمَرَ عَلَى الْمِنبَرِ، مِنبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَمَّا بَعْدُ، اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''اما بعد! اے لوگو جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا' تو یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی۔ انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو اور ویسے خمر ہر اس چیز کو کہتے ہیں: جو عقل کو ڈھانپ لے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ شُرْبَ الشَّرَابَيْنِ اِذَا مُزِجَ بَعْضُهُمَا بِبَعْضٍ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ دو مشروبات پیئے جبکہ انہیں ایک دوسرے میں ملا دیا گیا ہو

5389 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى جَانِبِهِ مَاءٌ فِيْ رَكِيٍّ، فَقَالَ: اَعِنْدَكُمْ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ، وَاِلَّا كَرَعْنَا فِيْ هٰذَا فَاَتِيَ بِمَاءٍ وَحُلِبَ لَهُ عَلَيْهِ فَشَرِبَ،

ثُمَّ قَالَ لِيْ اِسْمَاعِيْلُ: هُنَاكَ فُلَيْحٌ اذْهَبْ فَاسْمَعْهُ مِنْهُ، فَلَقِيْتُ فُلَيْحًا، فَسَاَلْتُهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ، كَمَا حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِسْمَاعِيْلُ هٰذَا هُوَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، لَمْ نَذْكُرْهُ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ احْتِجَاجًا مِنَّا بِهِ، وَاعْتِمَادُنَا فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ عَلٰى مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِيْ مُزَاحِمٍ؛ لِاَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ فُلَيْحٍ وَاِسْمَاعِيْلَ، قَدْ ذَكَرْنَا السَّبَبَ فِيْ تَرْكِهِ فِيْ كِتَابِ الْمَجْرُوْحِيْنَ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری شخص کو بلایا جس کے پہلو میں پانی کا مشکیزہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس ایسا پانی ہے' جو رات سے مشکیزے میں رہا ہو ورنہ ہم (اس بہتے ہوئے

5389- حديث حسن ,رجاله الصحيح ,لكن في فليح بن سليمان كلام ينزله عن رتبة الصحيح. وأخرجه أحمد 3/328و343و344و355, والبخاري 5613في الأشربة :باب شرب اللبن بالماء ,و :5621باب الكرع في الحوض ,وأبو داود 3724في الأشربة :باب في الكرع ,والدارمي 2/120, وأبو يعلى 2097من طرق عن فليح بن سليمان ,بهذا الإسناد. 2- 1/125, ونص كلامه فيه :كان إسماعيل بن عياش من الحفاظ المتقنين في حداثته ,فلما كبر تغير حفظه ,فما حفظ في صباه وحداثته أتى به على جهته ,وما حفظ على الكبر من حديث الغرباء خلط فيه وأدخل الإسناد في الإسناد ,أنزق المتن بالمتن ,وهو لا يعلم ,ومن كان هذا نعته حتى صار الخطأ في حديثه يكثر ,خرج عن الاحتجاج به فيما لم يخلط فيه.

پانی میں سے) پی لیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا جس میں دودھ ملایا گیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے پی لیا۔

منصور نامی راوی کہتے ہیں: اس کے بعد اسماعیل نامی راوی نے مجھ سے کہا فلیح نامی راوی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ تم جا کر ان سے یہ حدیث سن لو منصور کہتے ہیں' تو میری ملاقات فلیح سے ہوئی۔ میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بھی یہ حدیث اسی طرح سنائی جس طرح اسماعیل نے سنائی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اسماعیل نامی راوی اسماعیل بن عیاش ہیں۔ ہم نے اپنی کتاب میں صرف اس جگہ ذکر کیا ہے' تا کہ اس کے ذریعے استدلال کیا جائے ورنہ اس روایت میں ہمارا اعتماد منصور بن ابومزاحم نامی راوی پر ہے کیونکہ انہوں نے اس حدیث کو فلیح اور اسماعیل دونوں سے سنا ہے اور ہم نے اسماعیل کو متروک قرار دینے کی وجہ کتاب المجروحین میں بیان کر دی ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اِبَاحَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّرْبَ فِي الظُّرُوْفِ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ خَلَا الشَّيْءَ الَّذِيْ يُسْكِرُ كَثِيْرُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے مختلف طرح کے برتنوں میں پینے کو مباح قرار دیا ہے جبکہ وہ کوئی ایسی چیز نہ ہو' جس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے

5390 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ*، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ الْاِيَامِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَنَزَلَ بِنَا وَنَحْنُ قَرِيْبٌ مِّنْ اَلْفِ رَاكِبٍ، فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ، فَقَامَ اِلَيْهِ عُمَرُ فَفَدَّاهُ بِالْاَبِ وَالْاُمِّ، وَقَالَ: مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ اسْتَاْذَنْتُ فِي الْاِسْتِغْفَارِ لِاُمِّيْ فَلَمْ يَاْذَنْ لِيْ فَدَمَعَتْ عَيْنِيْ رَحْمَةً لَّهَا مِنَ النَّارِ، وَاِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، وَلْتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا، وَاِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوْا وَاَمْسِكُوْا مَا شِئْتُمْ، وَاِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِي الْاَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوْا فِيْ اَيِّ وِعَاءٍ شِئْتُمْ، وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا

❁❁ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ آپ نے ہمارے

5390– حديث صحيح ,عبد الرحمن بن عمرو البجلي ترجمه المؤلف في "ثقاته ,8/380 "فقال :عبد الرحمن بن عمرو بن البجلي من أهل حران ,كنيته أبو عثمان ,يروى عن زهير بن معاوية وموسى بن أعين ,حدثنا عنه أبو عروبة ,مات بحران سنة ست وثلاثين ومائتين ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه أحمد ,5/355 ومسلم 977 في الجنائز :باب استئذان النبي صلى الله عليه وسلم ربه عز وجل في زيارة قبر أمه ,والنسائي 8/311 في الأشربة :باب الإذن في شيء منها ,والطحاوي 4/228 من طرق عن زهير بن معاوية ,بهذا الإسناد .وقد تقدم برقم ,3168 وسيأتي برقم 5391 و 5400.

ساتھ ایک جگہ پڑاؤ کیا، ہم ایک ہزار کے قریب سوار تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے' تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے کھڑے ہوئے انہوں نے اپنے ماں باپ کو آپ پر قربان کیا۔ عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ کو کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنی والدہ کے لئے دعائے مغفرت کی اجازت مانگی۔ مجھے اجازت نہیں ملی' تو ان کے ساتھ رحمت کی وجہ سے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ان کے جہنم میں ہونے کی وجہ سے' میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا۔ قبروں کی زیارت کرنے سے اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ قبروں کی زیارت بھلائی میں اضافہ کرے گی۔ میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا۔ اب تم' جب تک چاہو اسے روک کے رکھو میں نے تمہیں مخصوص قسم کے برتنوں میں مشروب پینے سے منع کیا تھا اب تم جس طرح کے برتن میں چاہو مشروب پیو۔ البتہ کوئی نشہ آور چیز نہ پینا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5391 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کرو اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا اب تمہیں جتنا مناسب لگے اسے اپنے پاس روک کے رکھو اور میں نے تمہیں صرف مشکیزے میں نبیذ پینے کی اجازت دی تھی اب تم ہر طرح کے مشکیزے میں پی سکتے ہو البتہ نشہ آور چیز کو نہ پینا۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّشْرَبَ مِنْ نَبِيْذِ سِقَايَةِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِذَا لَمْ يَكُنْ مُّسْكِرًا

5391- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله رجال الشيخين غير ضرار بن مرة ,فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 5/350, ومسلم 977في الجنائز :باب استئذان النبي صلى الله عليه وسلم ربه عز وجل في زيارة قبر أمه ,و 3/158463في الأشربة :باب النهي عن الانتباذ في المزفت والدباء والحنتم والنقير ,وبيان أنه منسوخ ,وأنه اليوم حلال ما لم يصر مسكرا , والنسائي 311-8/310في الأشربة :باب الإذن في شيء منها ,من طرق عن محمد بن فضيل ,بهذا الإسناد.

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے سقایہ کی نبیذ پی سکتا ہے جبکہ وہ نشہ آور نہ ہو

5392 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلَى السِّقَايَةِ وَاسْتَسْقَى، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ، اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِنِيْ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْتَقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا، فَقَالَ: اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهِ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی پلانے والے کے پاس آئے آپ نے پانی طلب کیا، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (اپنے صاحب زادے سے) فرمایا: اے فضل تم اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور ان کے پاس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی مشروب لے کر آؤ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کچھ پینے کے لئے دو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان لوگوں نے اپنے ہاتھ اس میں ڈالے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کچھ پینے کے لئے دو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا پھر آپ زم زم کے پاس تشریف لائے لوگ پانی حاصل کر رہے تھے اور وہاں کام کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کام کرتے رہو تم ایک نیک کام کر رہے ہو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ ہجوم زیادہ ہو جائے گا، تو میں بھی نیچے اترتا، یہاں تک کہ میں (پانی نکالنے والے ڈول کی) رسی کو یہاں رکھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ نَبِيذَ السِّقَايَةِ الَّذِيْ يَحِلُّ شُرْبُهُ هُوَ اِذَا لَمْ يُسْكِرْ كَثِيْرُهُ شَارِبَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، سقایہ کی وہ نبیذ جسے پینا حلال ہے یہ وہ مشروب ہے

5392- إسناده صحيح على شرط الصحيح. خالد الأول: هو خالد بن عبد الله الواسطي، والثاني: خالد بن مهران الحذاء. وأخرجه الطبراني 11963 عن الحسين بن إسحاق، عن وهب بن بقية، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 1635 في الحج: باب سقاية الحاج، والحاكم 1/475، والبيهقي 5/147 من طريقين عن خالد الواسطي، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط البخاري، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 1/215 من طريق يزيد بن أبي زياد، عن عكرمة، عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم طاف بالبيت وهو على بعيره، واستلم الحجر بمحجن كان معه، قال: وأتى السقاية، فقال: "اسقوني" فقالوا: إن هذه يخوضه الناس ولكنا نأتيك به من البيت، فقال: "لا حاجة لي فيه، اسقوني مما يشرب منه الناس." وأخرجه أحمد 1/248 و 372 من طريقين عن ابن عباس، بنحوه. وأخرج أحمد 1/320 و 336 من طريق ابن جريج، عن حسين بن عبد الله بن عبيد الله بن عباس، وداود بن علي بن عبد الله بن عباس بمعناه.

جس کی زیادہ مقدار پینے والے پر نشہ طاری نہیں کرتی

5393 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ، فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تبع (مخصوص قسم کی شراب) کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ کردے حرام ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ شُرْبَ الْاَشْرِبَةِ وَاِنْ كَانَ فِيهَا نَبِيذٌ

آدمی کے لیے مختلف طرح کے مشروبات پینے کے مباح ہونے کا تذکرہ' اگرچہ ان میں نبیذ ہو

5394 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقَدْ سَقَيْتُ بِقَدَحِي هٰذَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّبَنَ وَالْمَاءَ وَالْعَسَلَ وَالنَّبِيذَ

❁❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے اس پیالے کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ اور پانی اور شہد اور نبیذ پلائی ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ النَّبِيذِ الَّذِي كَانَ يُنْبَذُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبیذ کی اس صفت کا تذکرہ' جو تیار کی جاتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پی لیتے تھے

5395 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا عَرَّسَ اَبُو اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ، ثُمَّ صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، وَمَا قَرَّبَهُ اِلَيْهِمْ اِلَّا امْرَاَتُهُ اُمُّ اُسَيْدٍ، وَبَلَّتْ تُمَيْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَتْهُ بِهِ، فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِذٰلِكَ

5393- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وقد تقدم عند المؤلف برقم5345و 5371و 5372.

5394- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أحمد 3/247, ومسلم 2008في الأشربة: باب إباحة النبيذ الذي لم يشتد ولم يصر مسكرا, والترمذي في "الشمائل 197, "وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 211, وأبو يعلى 3503 و 3513 و 3788 و 3868, والحاكم 4/105, والبيهقي 8/299, والبغوي 3020, وأبو نعيم في "حلية الأولياء 6/261 "من طرق عن حماد بن سلمة, بهذا الإسناد. وصححه الحاكم على شرط مُسلم, ووافقه الذهبي. وقد قرن بعضهم مع ثابت حميدا. وأخرجه البخاري 5638في الأشربة: باب الشرب من قدح النبي صلى الله عليه وسلم وآنيته, والبيهقي 1/30

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی دعوت کی پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کروایا۔ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ ام اسید رضی اللہ عنہا نے لوگوں کے سامنے کھانا پیش کیا انہوں نے پتھر کے برتن میں رات سے ہی کچھ کھجوریں بھگوئی ہوئی تھیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کھانا کھا کر) فارغ ہوئے' تو وہ خاتون اس مشروب کو لے کر آئی اور بطور خاص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مشروب پلایا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيذَ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ النَّبِيذُ الَّذِي لَا يُسْكِرُ كَثِيرُهُ شَارِبَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ نبیذ جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے یہ وہ نبیذ ہے جس کی زیادہ مقدار پینے والے پر نشہ طاری نہیں کرتی

5396 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْحَاقَ التَّاجِرُ، بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّنْجِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَقِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ عَمْرِو بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فَيَشْرَبُهُ اَوَّلَ يَوْمٍ وَالثَّانِي وَالثَّالِثَ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پتھر کے پیالے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔ آپ پہلے دن دوسرے دن اور تیسرے دن دوپہر تک اسے پیتے تھے (اس کے بعد ضائع کر دیتے تھے کیونکہ اس میں جوش آ جاتا تھا)

5395- إسناده صحيح على شرط البخارى, محمد بن يحيى: هو الذهلى من رجال البخارى, ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. ابن أبى مريم: هو سعيد بن الحكم المصرى, وأبو حازم: هو سلمة بن دينار الأعرج. وأخرجه البخارى 5182فى النكاح: باب قيام المرأة على الرجال فى العرس وخدمتهم بالنفس, ومسلم 200687فى الأشربة: باب إباحة النبيذ الذى لم يشتد ولم يصر مسكرا, والطبرانى 5794,والبيهقى 8/300من طريق سعيد بن أبى مريم, بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/498, والبخارى 5176فى النكاح: باب حق إجابة الوليمة والدعوة, و 5183:باب النقيع والشراب الذى لا يسكر فى العرس, و 5591 فى الأشربة: باب الانتباذ فى الأوعية والتور, و 5597:باب نقيع التمر ما لم يسكر, و 6685فى الإيمان والنذور: باب إذا حلف أن لا يشرب نبيذا, وفى "الأدب المفرد" 746, ومسلم 200686,وابن ماجة 1912فى النكاح: باب الوليمة, والطبرانى 5863و 5925والبغوى 3019من طرق عن أبى حازم, به.

5396- حديث صحيح, رجاله ثقات. أبو عمرو بن العلاء: اسمه زبان, أو العريان, أو يحيى, أو جزء, والأول أشهر, والثانى أصح عند الصولى: ثقة من علماء العربية. وأخرجه أبو الشيخ فى "أخلاق النبى" ص 209, والبغوى 3023من طريق محمد بن مرزوق, عن عبيد بن عقيل, بهذا الإسناد, وقد تقدم برقم 5387,وانظر 5412و 5413.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ النَّبِيذَ الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيذًا يُسْكِرُ الْكَثِيْرُ مِنْهُ، اِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مِنَ الْاَشْرِبَةِ مَا وَصَفْنَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ نبیذ جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے یہ کوئی ایسی نبیذ نہیں تھی

جس کی زیادہ مقدار نشہ کردے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے تمام ایسے مشروبات کو حرام قرار دیا ہے جن کی صفت ہم نے بیان کی ہے

5397 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر وہ مشروب جو نشہ کردے وہ حرام ہے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ النَّبِيذَ الَّذِىْ كَانَ يَشْرَبُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بِالَّذِىْ يُسْكِرُ كَثِيْرُهُ شَارِبَهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے وہ نبیذ جسے نبی اکرم ﷺ پیا کرتے تھے وہ کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کی زیادہ مقدار پینے والے پر نشہ کردے

5398 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُجَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى،

5397—حديث صحيح ,رجاله ثقات .أبو عمرو بن العلاء :اسمه زبان أو العريان ,أو يحيى ,أو جزء ,والأول أشهر, والثاني أصح عند الصولي :ثقة من علماء العربية. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص ,209والبغوي 3023من طريق محمد بن مرزوق ,عن عبيد بن عقيل ,بهذا الإسناد ,وقد تقدم برقم ,5387وانظر5412و.5413

5398— إسناده حسن ,وهو حديث صحيح ,الفضيل :هو ابن ميسرة ,وأبو حريز :هو عبد الله بن حسين الأزدي قاضي سجستان ,قال الحافظ في "التقريب :"صدوق يخطء ,وعامر :هو الشعبي. وأخرجه أبو داود 3677في الأشربة :باب الخمر مما هي؟ والبيهقي 8/289من طريق مالك بن عبد الواحد ,عن معتمر بن سليمان ,بهذا الإسناد. وأخرجه الدر قطني 4/252من طريق أصرم بن حوشب ,عن فضيل ,به. وأخرجه الدر قطني 4/253من طريق عثمان بن مطر ,عن أبي حريز ,به. وأخرجه أحمد 4/267و ,273وفي"الأشربة ,72"وابن أبي شيبة ,8/113والترمذي 1872في الأشربة :باب ما جاء في الحبوب التي يتخذ منها الخمر ,وأبو داود ,3676وابن ماجة 3379في الأشربة :باب ما يكون منه الخمر ,والطحاوي ,4/213والحاكم ,4/148 والدارقطني ,4/253والبيهقي 8/289من طرق عن عامر الشعبي ,به وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. ولفظه"إن من العنب خمرا ,وإن من التمر خمرا ,وإن من العسل خمرا ,وإن من البر خمرا ,وإن من الشعير خمرا."""

قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ، عَنْ اَبِيْ حَرِيزٍ، اَنَّ عَامِرًا، حَدَّثَهُ

(متن حدیث):اَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ خَطَبَ النَّاسَ بِالْكُوفَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالذُّرَةِ، وَاِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک خمر انگور، کشمش، کھجور، گندم اور جو اور مکئی سے بنائی جاتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ شُرْبِ اَلْبَانِ الْجَلَّالَاتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ جلالہ (گندگی کھانے والے) جانوروں کا دودھ پیا جائے

5399 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ، وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ، وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْجَلَّالَةُ مَا كَانَ الْغَالِبُ عَلٰى عَلَفِهَا الْقَذَارَةَ، فَاِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلٰى عَلَفِهَا الْاَشْيَاءَ الطَّاهِرَةَ الطَّيِّبَةَ لَمْ تَكُنْ بِجَلَّالَةٍ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ (گندگی کھانے والے) جانوروں کا دودھ پینے اور مجثمہ اور مشکیزے سے منہ لگا کر پینے سے منع کیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جلالہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جس کی زیادہ تر خوراک گندگی ہو لیکن اگر اس کے چارے میں زیادہ تر چیزیں پاک ہوں پھر وہ جلالہ شمار نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنَاتِمِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے حنتم (نامی برتن) میں پینے سے منع کیا گیا ہے

5399– حديث صحيح ,رجاله ثقات رجال الصحيح . وأخرجه أحمد 1/241و ,339والترمذى 1825فى الأطعمة :باب ما جاء فى أكل لحوم الجلالة وألبانها ,والحاكم ,2/34والبيهقى 9/334من طرق عن سعيد ,بهذا الإسناد .وقال الترمذى: حديث حسن صحيح ,وصححه الحاكم على شرط البخارى ووافقه الذهبى . وأخرجه أحمد 1/226و293و321و ,339وأبو داود 3719فى الأشربة :باب الشراب من فى السقاء ,والترمذى ,1825والنسائى 7/240فى الضحايا :باب النهى عن لبن الجلالة ,وابن الجارود,887والطبرانى11819و11820و ,11821والبيهقى 5/254و 9/333من طرق عن قتادة ,به .وعند بعضهم"ركوب الجلالة "بدل"لبن الجلالة."

5400 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ اَبُوْ يَعْلَى، بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ اَنْ تُمْسِكُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَامْسِكُوْهَا مَا بَدَا لَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا، وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا

ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کرو۔ میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا اب جتنا تمہیں مناسب لگے تم اسے اپنے پاس رکھو اور میں نے تمہیں صرف مشکیزے میں نبیذ پینے کی اجازت دی تھی اب تم (جس برتن میں چاہو) پیو البتہ نشہ آور چیز نہ پینا''۔

5401 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ النَّبِيْذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوْبَةِ، وَقَالَ: انْبِذْ فِيْ سِقَائِكَ وَاَوْكِهِ وَاشْرَبْهُ حُلْوًا طَيِّبًا فَقَالَ: رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْ مِثْلِ هٰذِهِ، وَاَشَارَ النَّضْرُ بِكَفِّهِ، فَقَالَ: اِذًا تَجْعَلُهَا مِثْلَ هٰذِهِ وَاَشَارَ النَّضْرُ بِبَاعِهِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُ السَّائِلِ: ائْذَنْ لِيْ فِيْ مِثْلِ هٰذَا اَرَادَ بِهٖ اِبَاحَةَ الْيَسِيْرِ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَمَا اَشْبَهَهَا، فَلَمْ يَاْذَنْ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ اَنْ يَتَعَدّٰى ذٰلِكَ بَاعًا، فَيَرْتَقِيَ اِلَى الْمُسْكِرِ فَيَشْرَبَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عبدقیس قبیلے کے وفد کو دباء، حنتم، مزفت، نقیر اور مشکیزے میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تم اپنے مشکیزے میں نبیذ تیار کرو اور ان کا منہ بند کر دو اور اسے اس وقت پیو

5400- إسناده صحيح على شرط مسلم. ابن فضيل: هو محمد, وابن بريدة: هو عبد الله. وأخرجه مسلم 977في الجنائز: باب استئذان النبي صلى الله عليه وسلم ربه عز وجل في زيارة قبر أمه, و 3/158463في الأشربة: باب النهي عن الانتباذ في المزفت, . . . والبيهقي 8/298عن محمد بن المثنى, بهذا الإسناد. وانظر 5390و 5391.

5401- إسناده صحيح على شرط الشيخين: هشام: هو ابن حسان الأزدي القردوسي. وأخرجه النسائي 8/309في الأشربة: باب الإذن في الانتباذ التي خصها بعض الروايات, والطحاوي 4/226من طريقين عن هشام, بهذا الإسناد. وأخرجه مالك في"الموطأ 2/843-844 "في الأشربة: باب ما ينهى أن ينبذ فيه, ومسلم 199332في الأشربة: باب النهي عن الانتباذ في المزفت, . . . والنسائي 8/305في الشربة: باب النهي عن نبيذ الدباء والمزفت, و :8/306-307باب النهي عن نبيذ الدباء والحنتم, والطحاوي 4/227من طرق عن أبي هريرة. وسيأتي عند المؤلف برقم 5404و5405و 5408. والمزادة المجبوبة: القربة التي قطع رأسها, وليس لها عزلاء في أسفلها يتنفس منها الشراب, فيصير شرابها مسكرا ولا يدرى به. وقوله"وأوكه": أي: شد فم السقاء بالوكاء وهو الخيط.

جب وہ میٹھی اور پاکیزہ ہو۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے اتنی سی کی اجازت دیں گے۔ یہاں نضر نامی راوی نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم اسے اتنا کرلو گے۔ یہاں نضر نامی راوی نے اپنی بالشت کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سائل کا یہ کہنا آپ مجھے اتنی کی اجازت دیجئے۔ اس کے ذریعے اس کی مراد یہ تھی کہ دباء اور حنتم اور اس جیسے دیگر برتنوں میں تھوڑی سی نبیذ تیار کرنے کی اجازت دیجئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت نہیں دی کیونکہ یہ اندیشہ تھا کہ وہ اس میں اضافہ کر کے اسے ایک بالشت جتنا اختیار کر لے گا اور پھر وہ نشہ آور چیز تک چلا جائے گا اور اسے پی لے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْجِرَارِ الْخُضْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' سبز گھڑے میں نبیذ تیار کی جائے

5402 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ، وَعَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ

⚘⚘ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ زَجْرُ تَحْرِيْمٍ لَا زَجْرُ تَاْدِيْبٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ ممانعت حرام قرار دینے کے حوالے سے ہے آداب سکھانے کے حوالے سے نہیں ہے

5403 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ اِذْ سَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ، فَقَالَ: ذٰلِكَ مِمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهٗ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ، فَقَالَ: ذٰلِكَ مِمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: صَدَقَ، فَقُلْتُ: وَمَا الْجَرُّ؟ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ مَدَرٍ

5402- إسناده صحيح على شرط الشيخين .شيبان بن فروخ من رجال مسلم ,وعبد الأعلى متابعه من رجالهما .أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري ,وسليمان الشيباني :هو سليمان بن أبي سليمان أبو إسحاق الشيباني. وأخرجه أحمد 4/353و 380,والشافعي 2/94,والطيالسي 814,وعبد الرازق 16928,وابن أبي شيبة 8/124,والبخاري 5596في الأشربة: باب ترخيص النبي صلى الله عليه وسلم في الأوعية والظروف بعد النهي ,والنسائي 8/304في الشربة :باب الجر الأخضر , والطحاوي 4/226,والبيهقي 8/309من طرق عن سليمان الشيباني ,بهذا الإسناد .زاد بعضهم "قلت :والأبيض؟ قال :لا أدري ," وزاد آخرون "الجر الأخضر والأبيض والأحمر."

❁❁ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا۔ ایک شخص نے ان سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے' جسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور میں نے انہیں بتایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے' جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا انہوں نے ٹھیک کہا ہے میں نے دریافت کیا گھڑے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہر وہ چیز جو مٹی سے بنائی گئی ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْاَوَانِي الْمُزَفَّتَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ مزفت (تارکول سے رنگے ہوئے مخصوص قسم کے) برتنوں میں نبیذ تیار کی جائے

5404 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ

5403- إسناده صحيح على شرط مسلم ,شيبان من رجال مسلم ,ومن فوقهما من رجالهما .وأخرجه النسائي 8/303في الأشربة :باب النهي عن نبيذ الدباء ,والطحاوي 4/223من طريق هشام الدستوائي ,عن أيوب ,بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 8/304:باب النهي عن نبيذ الجر ,من طريق إسماعيل ابن علية ,والطحاوي 4/223من طريق وهيب ,كلاهما عن أيوب ,عن رجل ,عن سعيد بن جبير ,به. وأخرجه مسلم 199747في الأشربة :باب النهي عن الانتباذ في المزفت ,وأبو داود 3691في الأشربة :باب الأوعية ,والطحاوي 4/223,والبيهقي 8/308من طريق يعلى بن حكيم ,عن سعيد ,به. وأخرجه مسلم 199746, وأبو داود 3690,والنسائي 8/308في الأشربة :باب ذكر الدلالة على النهي للموصوف من الأوعية ,وابن أبي شيبة 8/115, والبيهقي 8/308من طريق منصور بن حيان ,عن سعيد بن جبير قال :أشهد على ابن عمر وابن عباس أنهما شهدا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والحنتم والمزفت والنقير. وأخرجه أحمد 2/35,وابن أبي شيبة 8/126و 141 ومسلم 199750و54و55و56و57و 58و ,199860ومالك في "الموطأ 2/843 "في الأشربة :باب ما ينهى أن ينبذ فيه, والترمذي 1868في الأشربة :باب ما جاء في كراهية أن ينبذ في الدباء والحنتم والنقير ,والنسائي 8/303و 305في الأشربة : باب النهي عن نبيذ الدباء ,و :306باب ذكر النهي عن نبيذ الدباء , . .و :308باب تفسير الأوعية ,وابن ماجة 3402في الأشربة :باب النهي عن نبيذ الأوعية ,من طرق عن ابن عمر.

5404- إسناده صحيح على شرط البخاري ,رجاله رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم ,فمن رجال البخاري. وأخرجه الطحاوي 4/227من طريق محمد بن عبد الله بن ميمون ,عن الوليد ,بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/120, والنسائي 8/306في الأشربة :باب النهي عن نبيذ الدباء ولحنتم والمزفت ,والطحاوي 4/226,من طرق عن الأوزاعي ,به. وأخرجه عبد الرازق 16926,وأحمد 2/241و 279,ومسلم 1993في الأشربة :باب النهي عن الانتباذ في المزفت , . . والطحاوي 4/226,والبيهقي 8/309من طريق الزهري ,عن أبي سلمة ,به .وانظر.5401

ﷺﷺ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گھڑے، دباء اور مزفت والے برتنوں (کو استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِي النَّقِيرِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ نقیر اور مخصوص قسم کے مشکیزوں میں نبیذ تیار کی جائے

5405 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الْعَابِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ: اَنْهَاكُمْ عَنِ النَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ، وَاشْرَبْ فِيْ سِقَائِكَ وَاَوْكِهِ

ﷺﷺ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عبدالقیس قبیلے کے وفد سے ارشاد فرمایا میں تمہیں نقیت، مقیر، حنتم، دباء اور مخصوص قسم کے مشکیزے سے منع کرتا ہوں تم اپنے مشکیزوں میں پیا کرو اور اس کا منہ بند کر دیا کرو۔

5406 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ حَفْصٌ اللَّيْثِيُّ، قَالَ:

(متن حدیث): اَشْهَدُ عَلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ، وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنَاتِمِ *

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الشُّرْبُ فِي الْحَنَاتِمِ اَرَادَ بِهِ الْاِنْتِبَاذَ فِيْهَا

ﷺﷺ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ریشم پہننے سے، سونے کی انگوٹھی اور حنتم میں پینے سے منع کیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حنتم میں پینے سے مراد اس میں نبیذ تیار کرنا ہے۔

5405- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير نوح بن قيس فمن رجال مسلم .وأخرجه مسلم 199333في الأشربة :باب النهي عن الانتباذ في المزفت , . . .والبيهقي 8/309عن نصربن علي ,بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود 3693في الأشربة :باب في الأوعية ,والدارقطني 4/258من طريقين عن نوح بن قيس ,به.

5406- حفص الليثي :هو حفص بن عبد الله الليثي ,ذكره المؤلف في"الثقات ,4/151 "ولم يرو عنه غير أبي التياح يزيد بن حميد ,وحسن الترمذي حديثه هذا ,وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه الترمذي 1738في اللباس :باب ما جاء في كراهية خاتم الذهب ,والنسائي 8/170في الزينة :باب حديث أبي هريرة والاختلاف على قتادة ,عن يوسف بن حماد المعني ,عن عبد الوارث ,بهذا الإسناد. واقتصر الترمذي في روايته على التختم بالذهب فقط ,وقال :حديث عمران حديث حسن. وأخرجه الطيالسي ,843وأحمد 428 -4/427و ,443وابن أبي شيبة ,8/123والطحاوي 4/226من طريقين عن أبي التياح ,به.

ذِكْرُ وَصْفِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ الَّذِي نُهِيَ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِيهَا

دباء، حنتم، نقیر، مزفت کی صفت کا تذکرہ جن میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا گیا ہے

5407 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ، فَاَمَّا الدُّبَّاءُ، فَكَانَتْ تُخْرَطُ عَنَاقِيدُ الْعِنَبِ، فَنَجْعَلُهُ فِي الدُّبَّاءِ، ثُمَّ نَدْفِنُهَا حَتّٰى تَمُوتَ، وَاَمَّا الْحَنْتَمُ فَجِرَارٌ كُنَّا نُؤْتٰى فِيهَا بِالْخَمْرِ مِنَ الشَّامِ، وَاَمَّا النَّقِيرُ فَاِنَّ اَهْلَ الْمَدِينَةِ كَانُوا يَعْمِدُونَ اِلٰى اُصُولِ النَّخْلَةِ فَيَنْقُرُونَهَا وَيَجْعَلُونَ فِيهَا الرُّطَبَ وَالْبُسْرَ فَيَدْفِنُونَهَا فِي الْاَرْضِ حَتّٰى تَمُوتَ، وَاَمَّا الْمُزَفَّتُ فَهٰذِهِ الزِّقَاقُ الَّتِي فِيهَا الزِّفْتُ

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دباء، حنتم، نقیر اور مزفت سے منع کیا ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) جہاں تک دباء کا تعلق ہے تو انگور کی بیلوں کو توڑ کر ہم اسے دباء (نامی برتن میں) رکھ دیتے، پھر اسے دفن کر دیتے، یہاں تک کہ وہ مر جاتی ہے۔

جہاں تک حنتم کا تعلق ہے تو یہ ایک گھڑا ہے، جس میں ہم شام سے شراب لاتے تھے۔ جہاں تک نقیر کا تعلق ہے تو اہل مدینہ یہ کرتے تھے کھجور کی جڑ لے کر اسے کھوکھلا کرتے تھے اس میں تازہ اور خشک کھجوریں ڈالتے تھے اسے زمین میں دفن کر دیتے تھے، یہاں تک کہ وہ مر جاتی تھی۔

جہاں تک مزفت کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ برتن ہے، جس میں زفت ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِنْتِبَاذَ الَّذِي زُجِرَ عَنْهُ فِي هٰذِهِ الْاَوَانِي لَيْسَ بِدَالٍّ عَلٰى اِبَاحَةِ شُرْبِ مَا انْتُبِذَ فِي غَيْرِهَا اِذَا كَانَ مُسْكِرًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، وہ نبیذ جسے ان برتنوں میں تیار کرنے سے منع کیا گیا ہے یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے، جب وہ نشہ آور ہو، تو ان کے علاوہ دیگر برتنوں میں تیار کی گئی نبیذ پینا مباح ہوگا

5408 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمَةِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ،

5407– إسناده صحيح ,وأخرجه الطيالسي ,882ومن طريقه البيهقي 8/309-310عن عيينة بن عبد الرحمن بن جوشن , بهذا الإسناد.وأورده الهيثمي في"مجمع الزوائد 5/62"وقال :رواه الطبراني من طريقين رجال أحدهما ثقات.

وَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزفت، مقیر، حنتم، دباء اور نقیر سے منع کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاحَ لَهُمُ الْاِنْتِبَاذَ فِيْ هٰذِهِ الْاَوَانِي الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا بَعْدَ اَنْ لَا يَكُوْنَ مُسْكِرًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان برتنوں میں نبیذ تیار کرنے کو لوگوں کے لیے مباح قرار دیا تھا' حالانکہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تھا' جبکہ وہ چیز نشہ آور نہ ہو

5409 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، (متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّيْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيْذِ الْاَوْعِيَةِ، اَلَا وَاِنَّ وِعَاءً لَّا يُحَرِّمُ شَيْئًا، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے تمہیں مخصوص برتنوں کی نبیذ سے منع کیا تھا خبردار برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے''۔

5410 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5408- إسناده حسن ,محمد بن عمرو صدوق حسن الحديث ,روى له البخارى مقرونا ومسلم متابعة ,وباقى السند على شرط الشيخين .وأخرجه أحمد فى "الأشربة 197 "عن يزيد ,عن محمد بن عمرو ,بهذا الإسناد .وأخرجه ابن أبى شيبة ,8/115 والنسائى 8/297فى الأشربة :باب تحريم كل شراب أسكر ,وابن ماجة 3401فى الأشربة :باب النهى عن نبيذ الأوعية ,وابن الجارود ,858والطحاوى 216 -4/215من طرق عن محمد بن عمرو ,به.وأخرجه أحمد فى "الأشربة116 "و ,196وابن أبى شيبة 8/103من طريقين عن محمد بن عمرو ,به مختصرا بلفظ "كل مسكر حرام."

5409-أيوب بن هانىء الكوفى مختلف فيه ,ذكره المؤلف فى "الثقات ,6/55-56 "وقال أبو حاتم :شيخ صالح ,وقال الدارقطنى :يعتبر به ,وقال ابن معين :ضعيف ,وقال ابن عدى :لا أعرفه ,وباقى السند رجاله ثقات.وأخرجه ابن ماجة 3388فى الأشربة :باب كل مسكر حرام ,والطبرانى ,10304والبيهقى 8/311من طرق عن ابن وهب ,بهذا الإسناد .وحسن إسناده البوصيرى فى "مصباح الزجاجة "ورقة ,210وذكر له شاهدا من حديث ابن عمر عند النسائى والترمذى.وأخرجه أحمد ,1/452 وفى"الأشربة ,12 "وابن أبى شيبة ,7/161وأبو يعلى ورقة ,249/2والدارقطنى 4/259من طريق حماد بن زيد.

5410- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبى الزبير ,فمن رجال مسلم ,وقد صرح بالتحديث هو وابن جريج عند النسائى وغيره .وأخرجه عبد الرازق ,16935ومسلم,199860فى الأشربة :باب النهى عن الانتباذ فى المزفت , . .والنسائى 8/309فى الأشربة :باب الإذن فى الانتباذ التى خصها بعض الروايات ,والطحاوى 4/225من طرق عن ابن جريج ,بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد فى "الأشربة ,36 "وابن أبى شيبة ,8/116ومسلم ,199859والنسائى ,8/310

اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور نقیر سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِى الْجِرَارِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' گھڑوں میں نبیذ تیار کی جائے

5411 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَاَلَهُ عَنِ ال نَّبِيذِ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّنْتَبَذَ لَهُ فِىْ اَوَانِى الْحِجَارَةِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' اس کے لیے پتھر کے برتنوں میں نبیذ تیار کی جائے

5412 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُوجَدْ لَهُ شَىْءٌ نُبِذَ لَهُ فِىْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ تیار کرنے کے لئے جب کوئی چیز نہیں ملتی تھی' تو آپ کے لئے پتھر کے پیالے میں نبیذ تیار کرلی جاتی تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْاِنْتِبَاذَ فِى التَّوْرِ الَّذِىْ وَصَفْنَاهُ اِنَّمَا كَانَ يُنْبَذُ فِيْهِ عِنْدَ عَدَمِ الْاَسْقِيَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ پیالہ جس میں نبیذ تیار کی گئی جس کی ہم نے صفت

5411- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هشام بن عبد الملك ,وسليمان التيمي :هو سليمان بن طرخان . وأخرجه النسائي 8/303في الأشربة :باب النهي عن نبيذ الجر مفردا ,عن هارون بن يزيد بن أبي الزرقاء ,قال :حدثني أبي ,عن شعبة ,بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/29 ,وابن شيبة 8/127ومسلم 199750 ,والترمذي 1867في الأشربة :باب ما جاء في نبيذ الجر ,والنسائي 8/302من طرق عن سليمان التيمي ,به.وأخرجه أحمد 2/35 ,ومسلم199751و52و 53 ,والنسائي 8/304- 305في الأشربة :باب النهي عن نبيذ الدباء ,من طريقين عن طاووس ,به .وانظر 5403.

5412- إسناده صحيح على شرط مسلم ,وقد تقدم برقم5387و 5396.

بیان کی ہے اس میں نبیذ اس وقت تیار کی جاتی تھی' جب مشکیزہ دستیاب نہیں ہوتا تھا

5413 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ قُرَيْشٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمْعَةَ الْاَصَمُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ، فَاِذَا لَمْ يُوجَدْ لَهُ سِقَاءٌ فَفِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی' جب مشکیزہ نہیں ملتا تھا' تو پتھر کے پیالے میں تیار کی جاتی تھی۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُنْتَبَذَ لَهُ فِي السِّقَاءِ الْمَدْبُوغِ وَاِنْ كَانَتِ الشَّاةُ مَيْتَةً قَبْلَ ذٰلِكَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' اس کے لیے دباغت شدہ (کھال والے) مشکیزے میں نبیذ تیار کی جائے اگرچہ اس سے پہلے وہ کھال کسی مردار بکری کی ہو

5414 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): اَنَّ شَاةً لِسَوْدَةَ مَاتَتْ فَدَبَغْنَا جِلْدَهَا، فَكُنَّا نَنْتَبِذُ فِيهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا بَالِيًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی بکری مرگئی ہم نے اس کی جلد کی دباغت کی ہم اس میں نبیذ تیار کیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ مشکیزہ پرانا ہوگیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاحَ لَهُمْ ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لیے یہ چیز مباح قرار دی ہے

5415 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَاتَتْ شَاةٌ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَتْ فُلَانَةُ، تَعْنِي الشَّاةَ، قَالَ: فَهَلَّا

5413– مؤمل بن إسماعيل سيء الحفظ ,لكنه متابع كما تقدم ,وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 3/307, والشافعي 2/95, والبغوي 3029 عن سفيان ,بهذا الإسناد .وانظر 5387 و5396 و5412.

5414– إسناده صحيح على شرط البخاري ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة ,فإنه من رجال البخاري .وقد تقدم برقم 1281 و1282 و1283.

اَخَذْتُمْ مَسْكَهَا فَقَالَتْ: نَاْخُذُ مَسْكَ شَاةٍ قَدْ مَاتَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا قَالَ: (قُلْ لَا اَجِدُ فِيْ مَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَسْفُوحًا) (الأنعام: **145**)، لَا بَاْسَ اَنْ تَدْبُغُوهُ تَنْتَفِعُوْنَ بِهٖ قَالَتْ: فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا فَسَلَخَتْ مَسْكَهَا، فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ قِرْبَةً حَتّٰى تَخَرَّقَتْ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی بکری مرگئی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فلاں مرگئی ہے۔ ان کی مراد بکری تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کو حاصل کیوں نہیں کیا۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا ہم ایسی بکری کی کھال حاصل کریں جو مر چکی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم یہ فرمادو جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے اس میں، میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جو کھانے والے کے لئے حرام قرار دی گئی ہو ماسوائے اس کے جو مردار ہو یا بہا ہوا خون ہو۔"

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اس میں کوئی حرج نہیں ہے تم اس کی دباغت کر کے اس سے فائدہ حاصل کرو۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، تو ہم نے اس کو بھجوایا اور اس کی کھال کی دباغت کرلی گئی پھر ہم نے اس کے ذریعے مشکیزہ بنالیا، یہاں تک کہ اس میں سوراخ ہوگیا۔



5415- سماك بن حرب حسن الحديث ,لكن في روايته عن عكرمه اضطراب ,وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح . وانظر 1281و1282و1283.

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَآدَابِهِ

کتاب! لباس اور اس کے آداب کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اِذَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَنْ يُّرَى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلَيْهِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' جب اللہ تعالیٰ نے اسے نعمت عطا کی ہو' تو اس پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر نظر آنا چاہئے

5416 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَشِفُ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ اَيِّ مَالٍ؟ قُلْتُ: مِنْ كُلٍّ قَدْ آتَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالرَّقِيقِ وَالْغَنَمِ، قَالَ: اِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا نَزَلْتُ بِهٖ فَلَمْ يُكْرِمْنِي، وَلَمْ يَقْرِنِي، فَنَزَلَ بِي اَجْزِيهِ بِمَا صَنَعَ؟ قَالَ: لَا، بَلْ اَقْرِهٖ اَبُو الْاَحْوَصِ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ، اَبُوْهُ مِنَ الصَّحَابَةِ

✿✿ ابواحوص عوف بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری حالت بکھری ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر طرح کا مال عطا کیا ہے۔ اونٹ بھی غلام بھی اور بکریاں بھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال عطا کیا ہو' تو اس کا نشان تم پر نظر آنا چاہئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جس کے ہاں میں مہمان بنتا ہوں۔ وہ میری عزت افزائی نہیں کرتا۔ میری مہمان نوازی نہیں کرتا' پھر ایک مرتبہ وہ میرے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرتا ہے' تو کیا میں اس کے

5416- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأحوص فمن رجال مسلم, وأخرجه الطيالسي1303و ,1304ومن طريقه الطبراني 19/608عن شعبة ,بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد ,3/473وابن سعد ,6/28, والحاكم 4/181من طرق عن شعبة ,به .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي .وأخرجه أحمد 3/473و ,4/137وأبو داود 4063 في اللباس :باب في غسل الثوب ,والنسائي 8/180و 181في الزينة :باب الجلاجل ,و :196باب ذكر ما يستحب من لبس الثياب وما يكره منها ,والطبراني 19/607و609و610و . .و ,621والبيهقي ,10/10والبغوي 3118من طرق عن أبي إسحاق , به.وأخرجه أحمد ,4/136-137والحميدي ,883والطبراني 19/622من طريق أبي الزعراء عمرو بن عمرو ,عن عمه أبي الأحوص ,به.وقد تقدم برقم 3410من غير هذا الطريق ,وانظر ما بعده.

طرزِ عمل کا بدلہ دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں بلکہ تم اس کی مہمان نوازی کرو۔

ابواحوص عوف بن مالک بن نضلہ کے والد صحابی تھے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ إِظْهَارِ نِعْمَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا، وَانْتِفَاعِهِ بِهَا فِي دَارَيْهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار کرے

اور دونوں جہانوں میں اس کے ذریعے نفع حاصل کرے (یعنی صرف آخرت میں ہی نہ کرے بلکہ دنیا میں بھی اس سے نفع حاصل کرے)

5417 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ فِي هَيْئَةِ اَعْرَابِيٍّ، فَقَالَ: مَا لَكَ مِنَ الْمَالِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ آتَانِيَ اللّٰهُ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَنْعَمَ عَلَى الْعَبْدِ نِعْمَةً اَحَبَّ اَنْ تُرَى بِهِ

❁❁ ابواحوص اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں والے دیہاتی کی شکل میں ملاحظہ کیا' تو دریافت کیا: کیا تمہارے پاس مال ہے۔ انہوں نے عرض کی: ہر طرح کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بندے کو نعمت عطا کرے' تو وہ اس بات کو پسند کرتا ہے' وہ نعمت اس بندے پر نظر آئے۔

ذِكْرُ الْاِسْتِحْبَابِ لِلْمَرْءِ اَنْ تُرَى عَلَيْهِ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَتْ تِلْكَ النِّعْمَةُ فِي رَأْيِ الْعَيْنِ قَلِيلَةً؛ اِذِ الْقَلِيلُ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ كَثِيرٌ

آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر اس پر دکھائی دینا چاہئے اگرچہ وہ نعمت آنکھ کے دیکھنے کے اعتبار سے تھوڑی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تھوڑی نعمت بھی زیادہ ہوتی ہے

5418 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ ،

5417- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الطبراني 19/623 عن سليمان ابن الحسن ,بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/473 عن بهز بن أسد ,عن حماد بن سلمة ,به. وأخرجه الطبراني 19/624 من طريق يحيى بن سلمة بن كهيل ,عن أبيه, وعبد الملك ن عمير ,به. وقد تقدم برقم 3410 و 5416.

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ اَنْمَارٍ، قَالَ: فَبَيْنَمَا اَنَا نَازِلٌ تَحْتَ شَجَرَةٍ اِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلُمَّ اِلَى الظِّلِّ، قَالَ: فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: جَابِرٌ: فَقُمْتُ اِلٰى غِرَارَةٍ لَنَا فَالْتَمَسْتُ فِيْهَا، فَوَجَدْتُ فِيْهَا جِرْوَ قِثَّاءٍ فَكَسَرْتُهُ، ثُمَّ قَرَّبْتُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: خَرَجْنَا بِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: جَابِرٌ: وَعِنْدَنَا صَاحِبٌ لَنَا نُجَهِّزُهُ لِيَذْهَبَ يَرْعٰى ظَهْرَنَا، قَالَ: فَجَهَّزْتُهُ ثُمَّ اَدْبَرَ يَذْهَبُ فِي الظَّهْرِ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ لَهُ قَدْ خَلُقَا، قَالَ: فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَمَا لَهُ ثَوْبَانِ غَيْرُ هٰذَيْنِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُ ثَوْبَانِ فِي الْعَيْبَةِ كَسَوْتُهُ اِيَّاهُمَا، قَالَ: فَادْعُهُ فَمُرْهُ فَلْيَلْبَسْهُمَا قَالَ: فَدَعَوْتُهُ فَلَبِسَهُمَا، ثُمَّ وَلّٰى يَذْهَبُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَهُ ضَرَبَ اللّٰهُ عُنُقَهُ، اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقُتِلَ الرَّجُلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

(توضیح مصنف): قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰكَذَا كَانَتْ نِيَّةُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبِدَايَةِ، وَزَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ؛ لِاَنَّ جَابِرًا مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِيْنَ، وَمَاتَ اَسْلَمُ مَوْلٰى عُمَرَ فِيْ اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ سَنَةَ بِضْعٍ وَخَمْسِيْنَ، وَصَلّٰى عَلَيْهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، وَكَانَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ اِذْ ذَاكَ، فَهٰذَا يَدُلُّكَ عَلٰى اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، وَهُوَ كَبِيْرٌ، وَمَاتَ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ سَنَةَ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ، وَقَدْ عُمِّرَ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ انمار کے موقع پر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ایک مرتبہ ہم نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا ہوا تھا۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! سائے کی طرف آجائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سواری سے) نیچے اتر آئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اٹھ کر اپنے توشہ دان کی طرف آیا میں نے اس میں تلاش کیا' تو مجھے اس میں ککڑی ملی۔ میں نے اسے توڑا اور پھر اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ تمہیں کہاں سے ملی ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم اسے ساتھ لے کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارا ایک ساتھی تھا جسے ہم سامان تیار کر کے دے دیتے تھے اور وہ ہمارے سواری کے جانوروں کو چرنے کے لئے لے جایا کرتا تھا' حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس کا سامان تیار کیا پھر وہ اس کو اپنی پشت پر لاد کر چل پڑا۔ اس کے جسم پر دو چادریں تھیں جو پرانی ہو چکی تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا' تو دریافت کیا اس کے پاس ان دو چادروں کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کے پاس سامان میں دو اور کپڑے ہیں جو میں نے اسے پہننے کے لئے دیئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے

بلاؤ اور اسے یہ ہدایت کرو کہ وہ ان کپڑوں کو پہن لے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے بلایا اس نے وہ دو کپڑے پہن لئے' پھر وہ جانے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی گردن پر مارے کیا یہ زیادہ بہتر نہیں ہے۔ اس شخص نے یہ بات سن لی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ کی راہ میں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں' پھر وہ شخص اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آغاز میں یہی نیت تھی۔ زید بن اسلم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے احادیث کا سماع کیا ہے کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا انتقال **79** ہجری میں ہوا تھا اور اسلم کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں **50** ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔ مروان بن حکم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی تھی جو اس وقت مدینہ منورہ کا گورنر تھا' تو یہ بات آپ کی رہنمائی اس چیز کی طرف کرے گی۔ انہوں نے حضرت جابر سے احادیث کا سماع کیا ہے وہ بڑی عمر کے آدمی تھے جب کہ زید بن اسلم کا انتقال **136** ہجری میں ہوا۔ ان کی عمر کافی زیادہ تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَثَرَ النِّعْمَةِ يَجِبُ اَنْ تُرَى عَلَى الْمُنْعِمِ عَلَيْهِ فِيْ نَفْسِهِ وَمُوَاسَاتِهِ عَمَّا فَضَلَ اِخْوَانَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نعمت کے اثر کے لیے یہ بات ضروری ہے' جس شخص کو نعمت عطا کی گئی

ہے اس کی ذات پر اس کا اثر نظر آئے اور اس کے پاس جو چیز اضافی ہو وہ اس کے حوالے سے اپنے بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کا رویہ بھی اختیار کرے (یعنی ان کی مدد کرے)

5419 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، قَالَ: فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهٗ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَا زَادَ لَهٗ فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنْ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِيْ فَضْلٍ

5418- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ 911-2/910 "في اللباس :باب ما جاء في لبس الثياب للجمال بها .ومن طريقه أخرجه البزار ,2963والحاكم .4/183وأخرجه البزار 2964من طريق مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ,عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ,عن جابر.وأورده الهيثمي في"مجمع الزوائد 5/134 "وقال :رواه البزار بأسانيد ورجال أحدها رجال الصحيح.

5419- إسناده صحيح على شرط مسلم .أبو الأشهب :هو جعفر بن حيان السعدي ,وأبو نضرة :هو المنذر بن مالك بن قطعة العبدي .وهو في"مسند أبي يعلى.1064"وأخرجه مسلم 1728في اللقطة :باب استحباب المواساة بفضول المال ,والبيهقي ,4/182والبغوي 2685من طريق شيبان بن أبي شيبة ,بهذا الإسناد .أخرجه أحمد 3/34وأبو داود 1663في الزكاة :باب في حقوق المال من طرق عن أبي الأشهب ,به.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس اضافی بوجھ ہو اس کو دیدے جس کے پاس بوجھ نہ ہو اور جس شخص کے پاس اضافی زادِراہ ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس زادراہ نہ ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی مختلف اصناف کا ذکر کیا' یہاں تک کہ ہمیں یوں محسوس ہونے لگا کہ ہم میں سے کسی کو بھی' کوئی اضافی چیز رکھنے کا حق نہیں ہے۔

ذِكْرُ مَا يَقُولُ الْمَرْءُ عِنْدَ كِسْوَتِهِ ثَوْبًا اسْتَجَدَّهُ

اس بات کا تذکرہ' آدمی جب نیا کپڑا پہنے' تو کیا پڑھے

5420 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ كَسَوْتَنِي هٰذَا الْقَمِيصَ اَوِ الرِّدَاءَ اَوِ الْعِمَامَةَ، اَسْاَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تھے' تو آپ بسم اللہ پڑھتے تھے اور یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو نے مجھے یہ قمیص یا چادر یا عمامہ پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَّبْتَدِءَ بِحَمْدِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ سُؤَالِهِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا مَا ذَكَرْنَاهُ

اس بات کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' جب وہ اپنے پروردگار سے وہ چیز مانگے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے' تو اس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے ذریعے کرے

5421 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

5420- حديث صحيح ,رجاله ثقات رجال الصحيح .خالد :وهو ابن عبد الله بن عبد الرحمن الواسطي ,وقد روى البخاري 784ومسلم 1853للجريري من روايته .وهو في مسند أبي يعلى.1079وأخرجه أحمد 3/30و ,50وأبو داود 4020في أول كتاب اللباس ,والترمذي 1767في اللباس :باب ما يقول إذا لبس ثوبا جديدا ,وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 104من طريق عبد الله بن المبارك والترمذي في "الشمائل 59"من طريق ابن المبارك .

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ كَسَوْتَنِي هٰذَا فَلَكَ الْحَمْدُ، اَسَاَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تھے' تو آپ اس کپڑے کا نام لے کر یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو نے مجھے یہ (چادر یا قمیص) پہنائی ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اور جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ عِنْدَ لُبْسِهِ الثِّيَابَ اَنْ يَّبْدَاَ بِالْمَيَامِنِ مِنْ بَدَنِهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' جب وہ کپڑا پہننے لگے' تو وہ اپنے جسم کے دائیں طرف سے آغاز کرے

5422 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَاَ بِمَيَامِنِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قمیص پہنتے تھے' تو دائیں طرف سے آغاز کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِلُبْسِ الْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ اِذِ الْبِيضُ مِنْهَا خَيْرُ الثِّيَابِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' سفید لباس پہنا جائے کیونکہ لباس میں سفید رنگ والا کپڑا بہتر کپڑا ہوتا ہے

5423 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ وَكَفِّنُوا فِيهَا

5421- رجاله ثقات رجال الصحيح ,إلا إن عيسى بن يونس -وهو ابن أبي إسحاق السبيعي -روى عن الجريري ,بعد الاختلاط ,كما تقدم في الحديث الذي قبله. وأخرجه أبو داود 4021في أول اللباس ,عن مسدد ,والنسائي في "عمل اليوم والليلة 309"عن عبد الله بن يوسف ,كلاهما عن عيسى بن يونس بهذا الإسناد.

5422- إسناده صحيح على شرط الشيخين وأخرجه الترمذي 1766في اللباس :باب ما جاء في القمص ,عن نصر بن علي ,بهذا الإسناد .وقد تقدم برقم.1092

مَوْتَاكُمْ، فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَإِنَّ مِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدَ، يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سفید کپڑے پہنو اور سفید کپڑے میں اپنے مردوں کو کفن دو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے سرموں میں سب سے بہترین اثمد ہے وہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ لُبْسَ الثِّيَابِ الَّتِي لَهَا أَعْلَامٌ إِذَا كَانَتْ يَسِيرَةً لَا تُلْهِيهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ ایسے کپڑے پہن لے جس پر نقش ونگار بنے ہوں جبکہ وہ (نقش ونگار) تھوڑے سے ہوں جو اسے غافل نہ کریں

5424 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا شَبَابُ بْنُ صَالِحٍ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَلَمِ فِي إِصْبَعَيْنِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں جتنے نشان (یعنی کپڑے پر ریشمی پٹی) لگانے کی اجازت دی ہے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ لُبْسِ الْمَرْءِ الْعَمَائِمَ السُّودَ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ

آدمی کے لیے سیاہ عمامہ پہننے کے مباح ہونے کا تذکرہ یہ بات ان صوفیاء کے موقف کے برخلاف ہے جنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے

5423- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن خثيم -وهو عبد الله بن عثمان -فمن رجال مسلم وهيب :وهو ابن خالد .وأخرجه أحمد 1/328عن عفان ,عن وهيب ,بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 1/247و274و355و 363,وعبد الرزاق 6200و 6201,وأبو داود 3878,في الطب :باب في الأمر بالكحل , والترمذي 994في الجنائز :باب ما يستحب من الأكفان ,وابن ماجة 1472في الجنائز :باب ما جاء فيما يستحب من الكفن , و 3566في اللباس :باب البياض من الثياب ,وأبو القاسم ,والطبراني12485و 12486و 12487 و 12488و 12489 و 12490 و 12491و 12492و ,12493والحاكم ,1/354والبيهقي 3/245 و 5/33,والبغوي 1477من طرق عن ابن خثيم ,به. واختصره بعضهم وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي ,وقال الترمذي :حديث حسن صحيح ,وهو الذي يستحبه أهل العلم .وأخرجه الطبراني 12427من طريق حكيم بن جبير ,عن سعيد بن جبير ,به .وسيأتي الشطر الثاني منه برقم 6040 و.6041

5424- إسناده صحيح على شرط مسلم ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير وهب بن بقية فمن رجال مسلم .خالد الأول : هو خالد بن عبد الله الواسطي ,والثاني :هو خالد بن مهران الحذاء . وأخرجه أحمد 1/36عن خلف بن الوليد ,عن خالد الواسطي, بهذا الإسناد وانظر 5441و.5454

5425 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حَمَّادِ ابْنِ اُخْتِ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث):دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الِاحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ایک ہی کپڑے کو اشتمال صماء یا احتباء کے طور پر اوڑھ لیا جائے

5426 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):اَنَّهُ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء اور احتباء کے طور پر ایک کپڑا پہننے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ اللَّذَيْنِ نُهِيَ عَنْهُمَا

ایک ہی کپڑے کو اشتمال صماء یا احتباء کے طور پر لپیٹنے کے طریقے کا تذکرہ ان دونوں سے منع کیا گیا ہے

5427 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث):نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسَتَيْنِ: اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَهُوَ اَنْ يَشْتَمِلَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يَضَعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلٰى عَاتِقِهِ وَيَبْدُو شِقُّهُ، وَالْاٰخَرُ اَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ

5425- إسناده على شرط مسلم .أبو الطاهر :هو أحمد بن عمرو بن عبد الله بن السرح .وقد تقدم برقم.3722

5426- أسناده حسن .وقد تقدم برقم.2290

5427- حديث صحيح ,ابن السرى متابع ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وهو فى "مصنف عبد الرزاق .14987" وقد تقدم برقم.4976

يُفْضِي بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوطرح کالباس پہننے سے منع کیا ہے۔ اشتمال صماء سے اس سے مراد یہ ہے: آدمی ایک کپڑے کواس طرح سے لپیٹ لے کہ اس کے دونوں کنارے اس کے کندھے پر ہوں اور اس کا پہلو ظاہر ہورہا ہواور دوسرا یہ ہے: آدمی ایک کپڑے کواحتبا کے طور پر اس طرح لپیٹ لے کہ اس کپڑے کا کوئی بھی حصہ اس کی شرمگاہ پر نہ ہو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ لُبْسِ الْمَرْءِ ثِيَابَ الدِّيبَاجِ مَعَ الْإِخْبَارِ بِإِبَاحَةِ الْإِنْتِفَاعِ بِثَمَنِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی دیباج (ریشم کی مخصوص قسم) کے کپڑے پہنے' نیز اس کے ہمراہ ایسی روایات منقول ہیں' جو اس کی قیمت کے ذریعے نفع حاصل کرنے کو مباح قرار دیتے ہیں

5428 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قُبَاءَ دِيبَاجٍ اُهْدِيَ لَهُ، ثُمَّ نَزَعَهُ، فَاَرْسَلَ بِهِ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ نَزَعْتَهُ؟ فَقَالَ: جَاءَنِيْ جِبْرِيلُ فَنَهَانِيْ عَنْهُ قَالَ: فَجَاءَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْكِي، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَكْرَهُهُ وَتُعْطِينِيهِ، قَالَ: اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَ لِتَلْبَسَهُ، وَاِنَّمَا اَعْطَيْتُكَ لِتَبِيعَهُ فَبَاعَهُ بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ریشم کی بنی ہوئی قبا زیب تن کی جو آپ کو تحفے کے طور پر پیش کی گئی تھی' پھر آپ نے اسے اتار دیا۔ آپ نے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھجوا دیا۔ عرض کی گئی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے اسے اتار کیوں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے۔ انہوں نے مجھے اس سے منع کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے خود اسے ناپسند کیا ہے اور پھر یہ مجھے عطا کر دی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میں نے تمہیں اس لئے عطا نہیں کی ہے' تم اسے پہن لو یہ میں نے تمہیں اس لئے عطا کی ہے' تم اسے فروخت کرو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم کے عوض میں اسے فروخت کیا۔

5428- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم 2070 في اللباس والزينة: باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة، ... عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وتابع إسحاق عليه عنده محمد بن عبد الله بن نمير ويحيى بن حبيب وحجاج بن الشاعر. وأخرجه النسائي 8/200 في الزينة: باب ذكر نسخ ذلك، من طريق حجاج، عن ابن جريج، به.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مِنَ الرِّجَالِ وَهُوَ عَالِمٌ بِنَهْيِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ حُرِمَ لُبْسَهُ فِي الْاٰخِرَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جو مرد دنیا میں ریشم پہن لے اور وہ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کی ممانعت سے واقف ہو تو وہ آخرت میں اسے پہننے سے محروم رہے گا

5429 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيرِ، قَالَ: مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ریشم کے بارے میں یہ فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا میں اسے پہن لے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔''

ذِكْرُ الْوَقْتِ الَّذِيْ اُبِيحَ هٰذَا الْفِعْلُ الْمَزْجُورُ عَنْهُ فِيهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں اس ممنوعہ فعل (کے ارتکاب) کو مباح قرار دیا گیا ہے

5430 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

5429– إسناده صحيح على شرطهما . محمد: هو ابن جعفر الملقب بغندر. وأخرجه أحمد 3/281 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 5832 في اللباس: باب في لبس الحرير للرجال وقدر ما يجوز منه، وأبو يعلى 3930، والطحاوي 4/247، والبيهقي 2/422 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 3/101، وابن أبي شيبة 8/345، ومسلم 2073 في اللباس: باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة . . .، وابن ماجة 3588 في اللباس: باب كراهية لبس الحرير، والطحاوي 4/246-247 من طريقين عن عبد العزيز بن صهيب، به. وأخرجه الطحاوي 4/247 من طريق اسود، عن شعبة، عن حميد الطويل، عن أنس، وسيأتي برقم 5435.

5430– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم 207625 في اللباس والزينة: باب إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكة أو نحوها، عن محمد بن المثنى ومحمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/255 و 272 عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه احمد 3/180 و 272، والطيالسي 1972، والبخاري 2921 و 2922 في الجهاد: باب الحرير في الحرب، و 5839 في اللباس: باب ما يرخص للرجال من الحرير للحكة، ومسلم 207625، وأبو يعلى 3148 و 3250، والبيهقي 3/268 من طرق عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 3/215، وابن أبي شيبة 8/355، والبخاري 2919، ومسلم 207624، وأبو داود 4056 في اللباس: باب في لبس الحرير لعذر، والنسائي 8/202 في الزينة: باب الرخصة في لبس الحرير، وابن ماجة 3592 في اللباس: باب من رخص له في لبس الحرير، والبيهقي 3/268-269، والبغوي 3105 من طريق سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، به. وسيأتي برقم 5431 و 5432.

جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ مِنْ حَكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت عطا کی تھی۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِبَعْضِ النَّاسِ مِنْ اَجْلِ عِلَّةٍ مَعْلُومَةٍ

بعض لوگوں کے لیے متعین علت کی وجہ سے ریشم پہننے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5431 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ فَيَّاضٍ، بِدِمَشْقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ مِنْ حَكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ریشم پہننے کی اجازت دی تھی کیونکہ انہیں خارش لاحق تھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرَ كَانَا فِي غَزَاةٍ حَيْثُ رُخِّصَ لَهُمَا فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ایک جنگ میں شریک تھے جب ان دونوں کو ریشمی لباس پہننے کی اجازت دی گئی

5432 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ

(متن حدیث): اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، شَكَيَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمْلَ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ، فَرَاَيْتُ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا قَمِيصَ حَرِيرٍ

5431–المسيب بن واضح :هو التلمنسي الحمصي ,ذكره المؤلف في "الثقات 9/204 "وقال :وكان يخطء ,وقال :أبو حاتم :صدوق يخطء كثيرا ,فإذا قيل له لم يقبل ,وقال ابن عدى :كان النسائي حسن الرأى فيه ,ويقول :الناس يؤذوننا فيه ,وساق له ابن عدى عدة أحاديث تستنكر ,ثم قال :أرجو ان باقي حديثه مستقيم ,وهو ممن يكتب حديثه .قلت :وقد توبع عليه ,ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه أحمد ,3/273وأبو يعلى 3249عن حجاج ,بهذا الإسناد .وانظر الحديث السالف ,و.5432

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جوؤں کی شکایت کی یہ ایک جنگ کے دوران کی بات ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دے دی' تو میں نے ان دونوں صاحبان کو ریشمی قمیص پہنے ہوئے دیکھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لُبْسَ الْحَرِيرِ لَيْسَ مِنْ لِبَاسِ الْمُتَّقِينَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ریشم پہننا پرہیز گار لوگوں کا لباس نہیں ہے

5433 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ اُهْدِيَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ، ثُمَّ صَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ، وَقَالَ: لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: فَرُّوجُ الْحَرِيرِ: هُوَ الثَّوْبُ الَّذِي يَكُونُ عَلٰى دُرُوزِهِ حَرِيرٌ دُونَ اَنْ يَكُونَ الْكُلُّ مِنَ الْحَرِيرِ، وَلَوْ كَانَ الْكُلُّ حَرِيرًا مَا لَبِسَهُ وَلَا صَلَّى فِيهِ، وَهٰذَا مَعْنَى خَبَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلَّا مَوْضِعَ اُصْبُعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی جبہ پیش کیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہن لیا پھر آپ نے اس میں نماز ادا کی۔ آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے اسے ناپسند کرتے ہوئے سختی سے اتار دیا اور فرمایا: یہ پرہیز گاروں کے لئے مناسب نہیں ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) فروج حریر سے مراد وہ کپڑا ہے' جس کا تانا ریشم کا ہوتا ہے وہ سارے کا سارا ریشم نہیں ہوتا' اگر وہ سارے کا سارا ریشم کا ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ اسے پہنتے اور نہ ہی اسے پہن کر نماز ادا کرتے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا بھی یہی مطلب ہے' صرف دو یا تین یا چار انگلیوں جتنی (ریشم کی پٹی لگانے) کی اجازت ہے۔

5434 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ اَبِي الصَّعْبَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ،

5432- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه أبو يعلى 2880عن هدبة بن خالد ,بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي 1973وأحمد 3/122 ,و192والبخاري 2920في الجهاد :باب الحرير في الحرب ,ومسلم 207626في اللباس والزينة :باب إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكة أو نحوها ,والترمذي 1722في اللباس :باب ما جاء في الرخصة في لبس الحرير في الحرب ,وأبو يعلى ,3251والبيهقي ,268 -3/267والبغوي 3106من طرق عن همام ,به.

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِی يَمِينِهِ، وَذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِی شِمَالِهِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ، وَقَالَ: هٰذَانِ حَرَامٌ عَلٰی ذُكُورِ اُمَّتِي

توضیح مصنف:قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: خَبَرُ سَعِيدِ بْنِ اَبِی هِنْدٍ عَنْ اَبِی مُوسٰی فِی هٰذَا الْبَابِ مَعْلُولٌ لَا يَصِحُّ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم لیا۔ آپ نے اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونا لیا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھا پھر آپ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور فرمایا: یہ دونوں میری اُمت کے مردوں کے لئے حرام ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعید بن ابو ہند نے ابوموسیٰ کے حوالے سے اس بارے میں جو روایت نقل کی ہے وہ معلول ہے اور مستند نہیں ہے۔

ذِكْرُ نَفْيِ لُبْسِ الْحَرِيرِ فِی الْاٰخِرَةِ عَنْ لَابِسِهِ فِی الدُّنْيَا غَيْرَ مَنْ وَصَفْنَا

آخرت میں اس شخص کے ریشم پہننے کی نفی کا تذکرہ' جو دنیا میں اسے پہن لیتا ہے

اور یہ اس کے علاوہ ہو' جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے (یعنی جس نے کسی عذر کی وجہ سے اسے پہنا ہو وہ اس میں شامل نہیں ہوگا)

5435 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَی بْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِیِّ قَالَ:

(متن حدیث):مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِی الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں ریشم پہن لے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔''

ذِكْرُ تَحْرِيمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لُبْسَ الْحَرِيرِ فِی الْجَنَّةِ عَلٰی مَنْ لَبِسَهُ فِی الدُّنْيَا مِنَ الرِّجَالِ

اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کے لیے جنت میں ریشم کے پہننے کو حرام قرار دینے کا تذکرہ' جس مرد نے دنیا میں اسے پہنا ہو

5436 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا

5435- إسناده صحيح على شرط مسلم ,علي بن خشرم من رجال مسلم ,ومن فوقه من رجال الشيخين .وقد تقدم برقم 5429.

ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ هِشَامَ بْنَ اَبِیْ رُقَيَّةَ، حَدَّثَهٗ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَيُّهَا النَّاسُ، اَمَا لَكُمْ فِي الْعَصْبِ وَالْكَتَّانِ مَا يُغْنِيكُمْ عَنِ الْحَرِيرِ، وَهٰذَا رَجُلٌ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُمْ يَا عُقْبَةُ، فَقَامَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، وَاَنَا اَسْمَعُ، فَقَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَاَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ حُرِمَهٗ اَنْ يَّلْبَسَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

ہشام بن ابورقیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کو منبر پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اے لوگو! کیا تمہارے لئے عصب اور کتان میں وہ چیز نہیں ہے' جو تمہیں ریشم سے بے نیاز کر دے ان صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے: اے عقبہ! آپ کھڑے ہو جائیں' تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے (راوی کہتے ہیں:) میں سن رہا تھا انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔''

اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ریشم پہنے گا اس کے لئے یہ بات حرام قرار دی گئی ہے' وہ آخرت میں اسے پہنے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لَابِسَ الْحَرِيرِ فِي الدُّنْيَا فِي كُلِّ وَقْتٍ مُحَرَّمٌ لُبْسُهٗ فِي الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلَهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' کسی بھی وقت میں دنیا میں ریشمی لباس پہننے والا شخص جنت میں داخل ہونے کے بعد اسے پہننے سے محروم رہے گا

5437 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ دَاوُدَ السَّرَّاجِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ،

5436– إسناده قوى ,هشام بن أبى رقية ذكره المؤلف فى "الثقات ,5/501 "وروى عنه جمع ,وباقى رجاله ثقات رجال الصحيح غير مسلمة بن مخلد فمن رجال أبى داود ,وهو صحابى صغير ,سكن مصر ووليها مرة ,مات سنة 62هـ وأخرجه أحمد 4/156,وأبو يعلى ,1751 والطحاوى ,4/247 والطبرانى 17/904 من طرق عن ابن وهب ,بهذا الإسناد .وأخرجه الطبرانى 17/905 من طريقين عن ابن ثوبان ,عن يزيد بن أبى مريم ,عن هشام بن أبى رقية ,به.وأورده الهيثمى فى "مجمع الزوائد " 1/144 و 5/142 ونسبه فى المكان الأول إلى أحمد والطبرانى فى "الكبير "وأبى يعلى ,وفى الثانى زاد نسبته إلى البزار ,والطبرانى فى "الأوسط ,"وقال :ورجالهم ثقات.

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ، وَاِنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَبِسَهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَمْ يَلْبَسْهُ هُوَ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔ اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (دوسرے) اہل جنت اسے پہنیں گے لیکن وہ نہیں پہن سکے گا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ لُبْسِ السِّيَرَاءِ مِنَ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ

قسی اور میسرہ میں سے سیراء (مخصوص قسم کا کپڑا) پہننے کی ممانعت کا تذکرہ

5438 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث):نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی قسی اور میثرہ (مخصوص قسم کے کپڑے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لُبْسَ مَا وَصَفْنَا اِنَّمَا هُوَ لُبْسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس کو پہننا' جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے' یہ اس شخص کا لباس ہے' جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا

5437- رجاله ثقات رجال الصحيح غير داود السراج ,فمن رجال النسائي ,ولم يوثقه غير المؤلف ,وما روى عنه غير قتادة ,وقال ابن المديني :مجهول لا أعرفه.وأخرجه الحاكم 4/191من طريق إسحاق بن إبراهيم ,عن معاذ ,بهذا الإسناد , وصححه ووافقه الذهبي.وأخرجه الطيالسي ,2217وأحمد ,3/23والطحاوى 4/246عن هشام ,به. وأخرجه على بن الجعد ,1010ومن طريقه البغوى 3101عن شعبة عن قتادة ,به.

5438- إسناده قوى ,رجاله ثقات رجال الشيخين غير هبيرة بن يريم ,فقد روى له أصحاب السنن . وأخرجه أحمد 1/93-94و 104و ,137وعبد الله بن أحمد فى "الزوائد ,1/133"وأبو داود 4051فى اللباس :باب من كرهه ,من طرق عن شعبة ,بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد ,1/127والترمذى 2808فى الأدب :باب ما جاء فى كراهية لبس المعصفر للرجل والقسى , والنسائى 8/165و 166-165فى الزينة :باب خاتم الذهب ,وابن ماجة 3654فى اللباس :باب الميائر الحمر ,والطحاوى 4/260من طرق عن أبى إسحاق ,به .وأخرجه عبد الرزاق ,2836والنسائى 2/187فى التطبيق :باب النهى عن القراءة فى الركوع ,و8/166و167و 168فى الزينة :باب خاتم الذهب ,و :169باب الاختلاف على يحيى بن أبى كثير فيه ,و169و :170 باب حديث عبيدة ,والطحاوى ,4/260والبغوى 3130من طرق عن على ,به .قال الترمذى :حسن صحيح , وانظر5440و.5502

5439 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاَى حُلَّةَ سِيَرَاءٍ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ، وَاَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ: عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا، وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک سیرانی حلہ فروخت ہوتے ہوئے دیکھا' تو عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور وفود سے ملاقات کے دن اسے پہن لیا کریں (تو یہ مناسب ہوگا) جب وہ وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے وہ شخص پہنے گا' جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس قسم کے حلے آئے' تو آپ نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی عطا کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے مجھے پہننے کے لئے یہ دے دیا ہے' حالانکہ آپ نے عطارد (نامی شخص) کے حلہ کے بارے میں فلاں بات ارشاد فرمائی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ تمہیں اس لئے نہیں دیا تا کہ تم اسے پہن لو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ مکہ میں موجود اپنے مشرک بھائی کو پہننے کے لئے دے دیا۔

5440 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

5439- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/917-918 "في اللباس: باب ما جاء في لبس الثياب. ومن طريق مالك أخرجه البخاري 886في الجمعة: باب يلبس أحسن ما يجد 2612,في الهبة: باب هدية ما يكره لبسها, مسلم 20686في اللباس والزينة: باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء, وأبو داود 4040في اللباس: باب ما جاء في لبس الحرير, والبيهقي 2/422و ,9/129والبغوي.3099 وأخرجه عبد الرزاق ,19929وأحمد 2/20و 146, والبخاري 5841في اللباس: باب الحرير للنساء, ومسلم 6 2068و ,7وابن ماجة 3591في اللباس: باب كراهية لبس الحرير, والبيهقي 2/422و 3/275من طرق عن نافع, عن ابن عمر. وقد تقدم برقم.5113

5440- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ 1/80 "في الصلاة: باب العمل في القراءة. ومن طريق مالك أخرجه أحمد ,1/126ومسلم 480213في الصلاة: باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود, و 207829في اللباس والزينة: باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر, وأبو داود 4044في اللباس: باب من كرهه, والترمذي 264في الصلاة: باب ما جاء في النهي عن القراءة في الركوع والسجود, و 1725في اللباس: باب ما جاء في كراهية المعصفر للرجال, والنسائي 2/189في التطبيق: باب النهي عن القراءة في الركوع, والطحاوي ,4/260والبغوي.3094 وأخرجه أحمد ,1/126وأبو يعلى413و 601من طريقين عن أيوب, عن نافع, به. وإحدى طريقي أبي يعلى "إبراهيم بن حنين عن علي."

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ، وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی اور معصفر پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع کے دوران قرأت کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ بَعْضِ الْوَقْتِ الَّذِي أُبِيحَ لُبْسُ الْحَرِيرِ لِلرِّجَالِ فِيهِ

اس وقت کا تذکرہ جس میں ریشم پہننا مردوں کے لیے مباح قرار دیا گیا ہے

5441 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ، فَقَالَ: نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ أُصْبُعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے البتہ دو انگلیوں' یا تین انگلیوں' یا چار انگلیوں (جتنی پٹی استعمال کرنے کی) اجازت دی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ إِسْبَالِ الْمَرْءِ إِزَارَهُ إِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لَا يَنْظُرُ إِلٰى فَاعِلِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے ازار (یعنی تہبند یا شلوار کو) لٹکا کر رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا

5442 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ أَبُو الْمُطَرِّفِ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:

5441– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "صحيح مسلم 15 2069 "في اللباس والزينة :باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة , . .عن عبيد الله بن عمر القواريري ,بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم ,206915والترمذي 1721في اللباس : بـاب ما جاء في الحرير والذهب ,والطحاوي ,4/244والبيهقي 3/269من طرق عن معاذ بن هشام ,به. وأخرجه أحمد ,1/51 مسلم ,206915والبيهقي 2/423من طريين عن سعيد ,عن قتادة ,به.وأخرجه الطحاوي 4/248من طريق وبرة بن عبد الرحمن, عن عامر الشعبي ,به .وقد تقدم برقم .5424وأخرجه أبو داود 4042في اللباس :باب ما جاء في لبس الحرير ,وابن ماجة 3593 في اللباس :بـاب الرخصة في العلم في الثوب ,والطحاوي 4/244من طريقين عن أبي عثمان النهدي ,عن عمر. وأخرجه موقوفا على عمر :ابن أبي شيبة ,8/357والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 8/28 "من طرق عن الشعبي. في الأصل :محمد بن موسى ,وهو خطأ ,والتصحيح من"ثقات المؤلف ,9/161 "و"الجرح والتعديل ,8/161 "وله ترجمة في"تاريخ بغداد .13/41 " كذا الأصل و"التقاسيم/2 "لوحة :103سهيل ,وعند غير المؤلف :سهل.

(متن حدیث): رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِحُجْزَةِ سُفْيَانَ بْنِ اَبِیْ سُهَيْلٍ، فَقَالَ: يَا سُفْيَانُ لَا تُسْبِلْ اِزَارَكَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى الْمُسْبِلِيْنَ*

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت سفیان بن ابوسہیل رضی اللہ عنہ کے پہلو کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: اے سفیان! اپنے تہبند کو (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے والوں کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5443 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَالْحَوْضِیُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ جَرَّ ثِيَابَهُ مِنْ مَخِيلَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِیْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس روایت کے مجمل الفاظ کی وضاحت کرتی ہے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5444 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ

5442– حديث حسن لغيره شريك -وهو ابن عبد الله القاضي -سيء الحفظ ,وباقي رجاله ثقات .محمد بن أبي الوزير :هو محمد بن عمر بن مطرف .وأخرجه أحمد 4/246و ,253وابن ماجة 3574في اللباس :باب موضع الإزار أين هو ,والنسائي في"الكبرى "كما في "التحفة ,8/473 "والطبراني 20/1024من طرق عن شريك ,بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني 20/1023 من طريقين عن شريك ,عن

5443– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هشام بن عبد الملك ,والحوضي :هو حفص بن عمر .وأخرجه أحمد 2/44و46و81و ,103ومسلم 208543في اللباس والزينة :باب تحريم جر الثوب خيلاء ,من طرق عن شعبة ,بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد ,2/131وابن أبي شيبة ,8/387ومسلم 208542من طريقين عن جبلة بن سحيم ,به. وأخرجه عبد الرزاق ,19980ومالك ,2/914في اللباس :باب ما جاء في إسبال الرجل ثوبه ,وأحمد 2/33و42و46و65و 69و= 131

الْقِيَامَةِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَحَدَ شِقَّيْ اِزَارِي يَسْتَرْخِي اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ

سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو (ٹخنوں سے نیچے) لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔"

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میرا تہبند ایک طرف سے لٹک جاتا ہے۔ مجھے اس کا بہت خیال رکھنا پڑے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ مَوْضِعِ الْاِزَارِ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' مسلمان آدمی کے ازار کا مقام کیا ہے

5445 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِي، فَقَالَ: هَاهُنَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَهَاهُنَا، وَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے میری پنڈلی کو درمیان سے پکڑ کر ارشاد فرمایا: یہ جگہ تہبند کے

5444- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/136, والنسائي 8/208 في الزينة: باب إسبال الإزار, والبغوي 3077 من طريقين عن إسماعيل بن جعفر, بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/67 و104 و136, والبخاري 3665 في فضائل الصحابة: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم "لو كنت متخذا خليلا", و5784 في اللباس: باب من جر إزاره من غير خيلاء, و6062 في الأدب: باب منأثنى على أخيه بما يعلم, وأبو داود 4085 في اللباس: باب ما جاء في إسبال الإزار, والبيهقي 2/243 من طرق عن موسى بن عقبة, به.

5445- إسناده قوي, مسلم بن نذير روى عنه جمع, وذكره المؤلف في "الثقات", وقال أبو حاتم: لا بأس به, وباقي رجاله ثقات. سفيان: هو الثوري. وأخرجه أحمد 5/382 و401-400, وابن ماجة 3572 في اللباس: باب موضع الإزار أين هو, عن سفيان, بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/396 و398, وابن أبي شيبة 8/390-391, والترمذي 1783 في اللباس: باب في مبلغ الإزار, والنسائي 8/206-207 في الزينة: باب موضع الإزار, وابن ماجة 3572, وعلي بن الجعد 2652, والبغوي 3078 من طرق عن أبي إسحاق, به. وانظر 5448 5446- إسناده صحيح. إبراهيم بن بشار روى له أبو داود والترمذي, وهو حافظ له أوهام, وقد توبع, ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 3/6 وابن ماجة 3573 في اللباس: باب موضع الإزار أين هو, والبيهقي 2/244 عن سفيان, بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي 2228, وأحمد 3/5 و31-30 و44 و52 و97, وابن أبي شيبة 8/391 وأبو داود 4093 في اللباس: باب في قدر موضع الإزار, من طريقين عن العلاء بن عبد الرحمن, به. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/387-388 من طريق عطية, عن أبي سعيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم": من جر إزاره من الخيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة." وانظر 5447 و5450.

لئے ہے اگر تم نہیں مانتے' تو یہاں تک' لیکن ٹخنوں میں تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔

5446 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقُلْتُ: اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْإِزَارِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، وَمَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا

❀❀ علی بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تہبند کے بارے میں کوئی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے جواب دیا: جی ہاں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مومن کا تہبند اس کی نصف پنڈلی تک ہونا چاہئے۔ نصف پنڈلی سے لے کر ٹخنوں تک کے درمیان میں جہاں بھی ہو' تو کوئی حرج نہیں ہے' لیکن جو اس سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' جو تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکائے گا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لَابِسَ الْإِزَارِ مِنْ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ يُخَافُ عَلَيْهِ النَّارُ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' ٹخنوں کے نیچے تہہ بند پہننے والے شخص کے بارے میں جہنم کا اندیشہ ہے' ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5447 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْإِزَارِ، فَقَالَ: اَنَا اُخْبِرُكَ بِعِلْمٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، وَمَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا

❀❀ علی بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے تہبند کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس بارے میں علم کی بات بتاتا ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے

5447-- إسناده صحيح .إبراهيم بن بشار روى له أبو داود والترمذي ,وهو حافظ له أوهام ,وقد توبع ,ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 3/6وابن ماجة 3573في اللباس :باب موضع الإزار أين هو ,والبيهقي 2/244عن سفيان ,بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي ,2228وأحمد 3/5و31-30و44و52و ,97وابن أبي شيبة 8/391وأبو داود 4093في اللباس: باب في قدر موضع الإزار ,من طريقين عن العلاء بن عبد الرحمن ,به. وأخرجه ابن أبي شيبة 388-8/387من طريق عطية ,عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم" :من جر إزاره من الخيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة ."وانظر 5447و5450.

سنا ہے: مومن کا تہبند نصف پنڈلی تک ہونا چاہئے۔ نصف پنڈلی سے لے کر ٹخنوں تک کے درمیان میں جہاں بھی ہو اس کوئی حرج نہیں ہے لیکن جو اس سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔

یہ بات نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا) اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' جو تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکائے گا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمَوْضِعِ الَّذِیْ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ مَبْلَغُ اِزَارِ الْمَرْءِ مِنْ بَدَنِهٖ

اس مقام کی صفت کا تذکرہ' آدمی کے جسم پر تہہ بند اس مقام تک ہونا ضروری ہے (اس کے نیچے نہیں ہوسکتا)

5448 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ اَبِیْ مُسْلِمٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهٗ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى عَضَلَةِ سَاقِهٖ، فَقَالَ: هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِی الْكَعْبَيْنِ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنی (یا ان کی) پنڈلی کے نصف حصے پر رکھا اور ارشاد فرمایا: یہ تہبند کی جگہ ہے اگر تم نہیں مانتے' تو نیچے کرلو اگر نہیں مانتے' تو ٹخنوں میں تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔ (یعنی اسے ٹخنوں سے اونچا ہونا چاہئے)

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِیْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ اَنَّ خَبَرَ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ وَهْمٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) زید بن ابوانیسہ نامی راوی کی روایت میں وہم پایا جاتا ہے

5449 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِیُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

5448- إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو في "الموطأ" 2/914-915 "في اللباس :باب ما جاء في إسبال الرجل ثوبه. ومن طريق مالك أخرجه البيهقي 2/244، والبغوي 3080)) . وانظر الحديث السالف، وسيأتي برقم 5450)).

5449- إسناده قوي، محمد بن وهب بن أبي كريمة روى له النسائي، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .أبو عبد الرحيم :هو خالد بن أبي يزيد الحراني، وقد تابع زيد بن أبي أنيسة سفيان الثوري، وهو ممن سمع من أبي إسحاق قديماً .وقد تقدم برقم 5445)).

(متن حدیث):اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِي، فَقَالَ: هَاهُنَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ، فَإِنْ اَبَيْتَ فَهَاهُنَا، وَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ اَبُو اِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ وَالْاَغَرِّ اَبِي مُسْلِمٍ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ اِلَّا اَنَّ خَبَرَ الْاَغَرِّ اَغْرَبُ وَخَبَرَ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ اَشْهَرُ

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی کو درمیان سے پکڑا اور ارشاد فرمایا: یہ جگہ تہبند کے لئے ہے اگر تم نہیں مانتے' تو یہ ہے' تاہم ٹخنوں میں تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابواسحاق نے یہ روایت مسلم بن نذیر اور اغر ابومسلم سے سنی ہے' تو اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں البتہ اغر کی نقل کردہ روایت زیادہ غریب ہے اور مسلم بن نذیر کی نقل کردہ روایت زیادہ مشہور ہے۔

5450 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، بِالْفُسْطَاطِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ اَبِي خَيْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث):قَالَ: ذُكِرَ الْإِزَارُ، فَاَتَيْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِي عَنِ الْإِزَارِ، فَقَالَ: اَجَلْ بِعِلْمٍ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلَى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، وَمَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ، مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ

❁❁ علی بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تہبند کا معاملہ ذکر کیا گیا' تو میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کہا: آپ مجھے تہبند کے بارے میں بتائیں انہوں نے فرمایا: جی ہاں علم کی بات (میں تمہیں بتاتا ہوں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مومن کا تہبند اس کی نصف پنڈلی تک ہوتا ہے نصف پنڈلی سے لے کر ٹخنوں کے درمیان جہاں بھی ہو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا' لیکن جو اس سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا اور جو شخص اپنے تہبند کو تکبر کے طور پر لٹکائے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تُسْبِلَ الْمَرْاَةُ اِزَارَهَا اَكْثَرَ مِنْ ذِرَاعٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی عورت ایک ذراع سے زیادہ اپنے تہہ بند کو لٹکائے

5451 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

5450– إسناده قوي، وهو مكرر 554)).

5451– إسناده صحيح .محمد بن هشام بن أبي خيرة روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الصحيح وقد تقدم برقم 5446)) و 5447)).

اَبِیْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَيْدٍ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ حِيْنَ ذُكِرَ الْاِزَارُ: فَالْمَرْاَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تُرْخِيْ شِبْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: اِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا، قَالَ: فَذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ

❀❀ صفیہ بنت ابوعبید بیان کرتی ہیں: جب تہبند کا ذکر ہوا' تو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! عورت کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایک بالشت لٹکائے سیدہ ام سلمہ نے عرض کی: اس صورت میں' تو وہ بے پردہ ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر ایک ذراع (یعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنی) لٹکا لے اس سے زیادہ نہ لٹکائے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ مُطْلَقَ الْاِزَارِ فِي الْاَحْوَالِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ بعض اوقات میں اپنے بٹن کھلے رکھ سکتا ہے

5452 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُشَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ، فَبَايَعْنَاهُ، وَاِنَّهُ لَمُطْلَقُ الْاَزْرَارِ، فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جَيْبِ قَمِيْصِهٖ، فَمَسَسْتُ الْخَاتَمَ، فَمَا رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا اَبَاهُ قَطُّ فِيْ شِتَاءٍ وَّلَا حَرٍّ اِلَّا تَنْطَلِقُ اُزْرُهُمَا لَا يُزِرَّانِ اَبَدًا

❀❀ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں مزینہ قبیلے کے کچھ لوگوں کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے آپ کی دست اقدس پر بیعت کی۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ کا گریبان کھلا ہوا تھا' تو میں نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا اور مہر نبوت کو چھولیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے معاویہ بن قرہ اور ان کے والد کو دیکھا کہ وہ گرمی اور سردی ہر موسم میں گریبان کھلا رکھتے تھے۔ وہ بٹن کبھی بند نہیں کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5452- إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو في "الموطأ" 2/915 "في اللباس :باب ما جاء في إسبال المرأة ثوبها. ومن طريق مالك أخرجه أبو داود (4117) في اللباس :باب في قدر الذيل، والبغوي (3082)، وأخرجه احمد 6/295-296 و309، والنسائي 8/209 في اللباس :باب ذيول النساء، والطبراني 23/ (840) و (1007) و (1008) من طريقين عن نافع، به. وأخرجه النسائي 8/209 من طريق يحيى بن ابي كثير، عن نافع، عن ام سلمة، به. وأخرجه احمد 6/293 و315، وابن ابي شيبة 8/408، وأبو داود (4118)، والنسائي 8/209، والطبراني 23/ (916) من طريق سليمان بن يسار، عن أم سلمة، به.

5453 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي مَحْلُولًا اَزْرَارُهُ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي كَذٰلِكَ

❀❀ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ بٹن کھول کر نماز ادا کر رہے تھے۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5454 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ: اَمَّا بَعْدُ، فَاتَّزِرُوا وَارْتَدُوْا وَانْتَعِلُوْا وَارْمُوْا بِالْخِفَافِ وَاقْطَعُوا السَّرَاوِيلَاتِ، وَعَلَيْكُمْ بِلِبَاسِ اَبِيكُمْ اِسْمَاعِيلَ، وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ الْعَجَمِ، وَعَلَيْكُمْ بِالشَّمْسِ فَاِنَّهَا حَمَّامُ الْعَرَبِ، وَاخْشَوْشِنُوا وَاخْلَوْلِقُوْا وَارْمُوْا الْاَغْرَاضَ، وَانْزُوْا نَزْوًا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ اِلَّا هٰكَذَا: اُصْبُعَيْهِ وَالْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ قَالَ: فَمَا عَلِمْنَا اَنَّهُ يَعْنِي اِلَّا الْاَعْلَامَ

❀❀ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب ہمارے پاس آیا ہم اس وقت عتبہ بن فرقد کے ہمراہ آذر بائیجان میں موجود تھے (اس میں یہ تحریر تھا) امابعد! بٹن بند رکھو جوتے پہن کے رکھو کم وزنی تیر چلاؤ اور شلواروں کو (ٹخنوں سے کچھ اوپر) کاٹ دو تم پر لازم ہے' تم اپنے جد امجد حضرت اسماعیل علیہ السلام کا سا لباس پہنو اور تم لوگ مہنگی اور فضول) آرائش و زیبائش والی نعمتوں اور عجمیوں کے طور طریقوں سے بچو اور تم پر لازم ہے' دھوپ میں بھی رہو کیونکہ یہ عربوں کا حمام ہے۔ کھردرے اور پرانے کپڑے پہنو اور گھوڑے کی ننگی پیٹ پر سواری کرو' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم پہننے سے منع کیا ہے البتہ اتنے کی اجازت ہے یعنی دو انگلیوں کی' درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی۔

5453– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عروة بن عبد الله بن قشير، فقد روى له أبو داود وابن ماجة، وهو ثقة .وهو في "مسند علي بن الجعد (2775) "). وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 103عن أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه البغوي 3084)) من طريق أبي القاسم عبد الله بن محمد البغوي، عن علي بن الجعد، به. وأخرجه أحمد 3/434و 4/19 و5/35، وابن أبي شيبة 386-8/385، والطيالسي 1072)) ، وأبو داود 4082)) في اللباس :باب حل الأزرار، والترمذي في " الشمائل 57) ") ، وابن ماجه 3578)) في اللباس .باب حل الأزرار، والطبراني 41) 19/) من طرق عن زهير بن معاوية، به. وأخرجه الطيالسي 1071)) ، وأحمد 3/434و5/35، وأبو الشيخ ص 103، والطبراني 49) 19/) و 50) و 64)) من طرق عن معاوية بن قرة، به. إسناده ضعيف، رجاله ثقات إلا أن زهيراً -وهو ابن محمد التميمي الخراساني -رواية أهل الشام عنه غير مستقيمة فضعف بسببها. وأخرجه الحاكم 1/250، والبيهقي 2/240من طريق أبي بكر محمد بن محمد بن رجاء، عن صفوان بن صالح، بهذا الإسناد وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي!

راوی کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق اس سے مراد نشانی (یعنی پٹی کے طور پر ریشم استعمال کرنا ہے)

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ اَرَادَ الْاِنْتِعَالَ اَنْ يَّبْدَاَ بِالْيُمْنٰى وَعِنْدَ النَّزْعِ بِالشِّمَالِ

جو شخص جوتا پہننا چاہتا ہو اسے اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ ' وہ دایاں پاؤں پہلے پہنے اور بایاں پہلے اتارے

5455 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيَمِيْنِ، وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ، فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا بِفَعْلٍ، وَاٰخِرَهُمَا بِنَزْعٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص جوتا پہنے' تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب اتارے' تو پہلے دائیں پاؤں سے اتارے دایاں پاؤں پہننے میں پہلے ہونا چاہئے اور بایاں اتارنے میں پہلے ہونا چاہئے''۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ التَّيَامُنِ لِلْاِنْسَانِ فِىْ اَسْبَابِهٖ اقْتِدَاءً بِالْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آدمی کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے تمام کاموں میں دائیں طرف سے آغاز کرنے کے مستحب ہونے کا تذکرہ

5454- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن خشرم فمن رجال مسلم. وعتبة بن فرقد صحابي مشهور سمي أبوه باسم النجم، واسم جده يربوع بن حبيب بن مالك السلمي، ويقال: إن يربوع هو فرقد، وأنه لقب له، وكان عتبة أميراً لعمر في فتوح بلاد الجزيرة. والأعلام بفتح الهمزة، جمع علم: وهو ما يكون في الثياب من تطريف وتطريز ونحوهما. وأخرجه أبو القاسم البغوي في "الجعديات 1030) ") عن علي بن الجعد، ومن طريقه الإسماعيلي كما في "الفتح" 10/298عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البغوي أيضاً 1031)) عن علي بن الجعد، والبيهقي 10/14عن آدم بن أبي إياس، كلاهما عن شعبة، عن عاصم الأحول، عن أبي عثمان النهدي، به.

5455- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الزناد :هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج :هو عبد الرحمن بن هرمز .وهو في "الموطأ 2/916 "في اللباس :باب ما جاء في الانتعال. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/465، والبخاري 5856)) في اللباس :باب ينزع نعله اليسرى، وأبو داود 4139)) في اللباس :باب في الانتعال، والترمذي 1779)) في اللباس :باب ما جاء بأي رجل يبدأ إذا انتعل، وفي "الشمائل 79) ") ، والبيهقي 2/432، والبغوي 3155)). وأخرجه أحمد 2/245عن سفيان، عن أبي الزناد به .وانظر 5461)).

5456 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِى الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي التَّرَجُّلِ وَالِانْتِعَالِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر معاملے میں دائیں طرف سے آغاز کرنے کو پسند کرتے تھے یہاں تک کہ کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں بھی (دائیں طرف سے آغاز کو پسند کرتے تھے)

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِدَوَامِ الْاِنْتِعَالِ لِلْمَرْءِ وَتَرْكِ الْحَفَاءِ

آدمی کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ وہ ہمیشہ جوتا پہن کر رکھے اور ننگے پاؤں نہ رہے

5457 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى الْجَوَالِيْقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اکثر جوتا پہن کے رکھا کرو کیونکہ آدمی' جب تک جوتا پہنے رہتا ہے سوار کی طرح ہوتا ہے۔''

5456- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن رجاء فمن رجال البخارى .واسم أبى الشعثاء :سُليم بن أسود بن حنظلة . وأخرجه أبو الشيخ فى "أخلاق النبى "ص 261عن أبى خليفة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسى 1410)) ، وأحمد 6/94و 130و 147و 188-187و 202و210، والبخارى 168)) فى الوضوء :باب التيمن فى الوضوء والغسل، و 426)) فى الصلاة :باب التيمن فى دخول المسجد وغيره و 5380)) فى الأطعمة :باب التيمن فى الأكل وغيره، و 5854)) فى اللباس :باب يبدأ بالنعل اليمنى، و 5926)) فى اللباس :باب الترجيل والتيمن فيه، ومسلم 268))66)) و 67)) فى الطهارة :باب التيمن فى الطهور وغيره، وأبو داود 4140)) فى اللباس :باب فى الانتعال، والترمذى فى "السنن " 608)) فى الصلاة :باب ما يستحب من التيمن فى الطهارة، وفى "الشمائل 80) ") ، والنسائى 1/78فى الطهارة :باب بأى الرجلين يبدأ بالغسل، وابن ماجة 401)) فى الطهارة :باب التيمن فى الوضوء ، وأبو عوانة 1/222، وأبو الشيخ ص 261من طرق عن أشعث بن أبى الشعثاء ، به.

5457- حديث صحيح، يحيى بن عثمان بن صالح صدوق روى له ابن ماجة، ومن فوقه على شرط الصحيح إلّا أن ابن جريج وأبا الزبير لم يصرحا بالتحديث . وأخرجه أحمد 3/337و360، وأبو داود 4133)) فى اللباس :باب فى الانتعال، من طريقين عن أبى الزبير، بهذا الإسناد . وأخرجه البخارى فى "التاريخ الكبير 8/44 "من طريق مجّاعة بن الزبير، عن الحسن، عن جابر. وفى الباب عن عمران بن حصين، أخرجه الخطيب فى "تاريخه 9/404-405 "، والعقيلى فى "الضعفاء 4/255 "، وابن عدى فى " الكامل " والطبرانى 375) /18) من طريق الحسن بن على الحلوانى، عن عبد الصمد بن عبد الوارث، عن مجاعة بن الزبير، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ...

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اِنَّمَا اَمَرَ بِهٖ فِي الْمَغَازِي وَحَاجَةِ النَّاسِ اِلَيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ حکم ان لوگوں کو دیا گیا ہے جو غزوات میں شریک ہوتے ہیں اور ویسے بھی لوگوں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے

5458 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا: اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک غزوے کے دوران میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اکثر جوتا پہن کے رکھا کرو کیونکہ آدمی جب تک جوتا پہنے رکھتا ہے سوار کی طرح ہوتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَصْدِ الْمَرْءِ الْمَشْيَ فِي الْخُفِّ الْوَاحِدِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص جان بوجھ کر ایک موزا پہن کر چلے

5459 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ، وَفِي الْخُفِّ الْوَاحِدِ، لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيعًا اَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے اسے یا تو دونوں پہننے چاہئیں یا دونوں کو اتار دینا چاہیے۔"

5458- إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار روى له أبو داود والترمذي، وهو حافظ، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق (20216) ، وأحمد 2/424، و 443و 477و 480و528، وابن أبي شيبة 8/415-416و416، ومسلم (2098) في اللباس :باب استحباب لبس النعل في اليمنى أولا، والنسائي 8/217و 218في الزينة :باب ذكر النهي عن المشي في نعل واحدة، وابن ماجة (3617) في اللباس :باب المشي في النعل الواحدة، والبغوي (3158) من طرق عن أبي هريرة.

5459- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ 2/916 "في اللباس :باب ما جاء في الانتعال .ومن طريق مالك أخرجه البخاري (5855) في اللباس :باب لا يمشي في نعل واحدة، ومسلم (2097)(68)) في اللباس :باب استحباب لبس النعل في اليمنى أولاً، وأبو داود (4136) في اللباس :باب في الانتعال، والترمذي (1774) في اللباس باب ما جاء في كراهية المشي في النعل الواحدة، وفي "الشمائل (77) " ، والبيهقي 2/432، والبغوي (3157) . وانظر ما سلف.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ مَشْيِ الْمَرْءِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُهُ أَوْ عَامِدًا لَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ایک جوتا پہن کر چلے اس وقت جب اس کا تسمہ ٹوٹ جائے (تو وہ دوسرا جوتا نہ پہنے) یا وہ جان بوجھ کر ایسا کرے

5460 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے' یا دونوں جوتے پہن لے یا دونوں جوتے اتار دے۔''

5461 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْمَسَاحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: احْفِهِمَا جَمِيعًا أَوِ انْعَلْهُمَا جَمِيعًا، وَإِذَا لَبِسْتَ فَابْدَأْ بِالْيُمْنَى، وَإِذَا خَلَعْتَ فَابْدَأْ بِالْيُسْرَى

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِهِمَا جَمِيعًا أَوِ انْعَلْهُمَا جَمِيعًا أَمْرُ نَدْبٍ وَإِرْشَادٍ، قَصَدَ بِهِمَا الزَّجْرَ عَنِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ أَوْ خُفٍّ وَاحِدَةٍ

5460- حديث صحيح، شريك وإن كان سيىء الحفظ قد توبع، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين .محمد بن زياد :هو الجمحي مولاهم أبو الحارث المدني. وأخرجه أحمد 2/409و 430و 497و498، وابن أبي شيبة 415-8/414، وابن ماجة 3616)) في اللباس .باب لبس النعال وخلعها، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/233و 283و430، وعبد الرزاق 20215)) ، ومسلم 2097))67)) في اللباس :باب استحباب لبس النعل في اليمنى أولاً، من طريقين عن محمد بن زياد، به.

5461- إسناده حسن، عبد الرحمن بن طرفة روى عنه اثنان، وذكره المؤلف في "الثقات 5/92 "، ووثقه العجلي، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين .أبو الأشهب :هو جعفر بن حيان السعدي. وأخرجه أحمد 5/23، وابن أبي شيبة 8/499، وأبو داود 4232)) و 4233)) و 4234)) في الخاتم :باب ما جاء في ربط الأسنان بالذهب والترمذي 1770)) في اللباس :باب ما جاء في شد الأسنان بالذهب والنسائي 8/164في الزينة :باب من أصيب أنفه هل يتخذ أنفاً من ذهب، وأبو يعلى 1501)) و 1502)) ، والطحاوي 4/257و258، والطبراني 369) /17) و 370)) ، والبيهقي 2/425و 426من طرق عن أبي الأشهب، بهذا الإسناد .قال الترمذي :هذا حديث حسن غريب إنما نعرفه من حديث عبد الرحمن بن طرفة، وقد روى عن جماعة من السلف أنهم شدوا أسنانهم بالذهب، وفي هذا الحديث حجة لهم .وقال يزيد بن هارون في رواية أبي داود 4233)) : قلت لأبي الأشهب: أدرك عبد الرحمن بن طرفة جده عرفجة؟ قال :نعم. وأخرجه أحمد 5/23، والنسائي 164-8/163، والطبراني 371) /7) من طريق سلم بن زرير، عن عبد الرحمن بن طرفة، به.

ﷺﷺ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یا' تو ان دونوں کو اتار دو یا ان دونوں کو پہن لو اور جب تم جوتا پہنو' تو پہلے دائیں طرف والا پہنو اور جب اتارو' تو پہلے بائیں طرف والا اتارو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''تم ان دونوں کو اتار دو یا ان دونوں کو پہن لو''۔ یہ امر استحاب ورر ہنمائی کے طور پر ہے اور اس کے ذریعے مراد یہ ہے: ایک جوتا یا ایک موزہ پہن کر چلنے سے منع کیا جائے۔



كِتَابُ الزِّينَةِ وَالتَّطْيِيبِ

کتاب! زیب وزینت اور خوشبولگانے کے بارے میں روایات

5462 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ جَدِّهِ

(متن حدیث): اَنَّهُ اُصِيبَ اَنْفُهُ يَوْمَ الْكِلَابِ، فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ

عرفجہ بن اسعد اپنے دادا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جنگ کلاب کے دن ان کی ناک ضائع ہوگئی تو انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی۔ اس میں سے بو آنے لگی تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی کہ وہ سونے کی ناک بنوالیں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ التَّطَيُّبِ لِلْمَرْءِ بِالْعُودِ النِّيْءِ وَالْكَافُورِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ خالص عود اور کافور کو خوشبو کے طور پر لگائے

5463 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ، وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْاَلُوَّةِ، ثُمَّ

5463– أحمد بن سعيد روى له أبو داود وهو صدوق ومن فوقه ثقات على شرط مسلم، إلا أن مخرمة لم يسمع من أبيه، قاله أحمد عن حماد بن خالد عن مخرمة نفسه، وكذا قال سعيد بن أبي مريم، عن موسى بن سلمة، عن مخرمة، وزاد: إنما هي كتب كانت عندنا، وقال علي بن المديني: لم أسمع أحداً من أهل المدينة يقول عن مخرمة: إنه قال في شيء من حديثه: سمعت أبي، وقال المؤلف في "ثقاته" 7/510: "يحتج بروايته من غير روايته عن أبيه، لأنه لم يسمع من أبيه ما يروى عنه، قال أحمد بن حنبل عن حماد بن خالد الخياط قال: أخرج إليَّ مخرمة بن بكير كتباً، فقال: هذه كتب أبي، لم أسمع من أبي شيئاً، ثم روى المؤلف عن ابن أبي أويس، قال: رأيت في كتاب مالك بخطه، قلت لمخرمة بن بكير: ما حدثتني سمعته من أبيك؟ فحلف لسمعه من أبيه، وقال أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه في "الجرح والتعديل 8/364" بعد أن أورد خبر ابن أبي أويس: إن كان سمعها من أبيه، فكل حديثه عن أبيه إلا حديثاً يحدث به عن عامر بن عبد الله بن الزبير. وأخرجه مسلم 2254)) في الألفاظ: باب استعمال المسك ..، والنسائي 8/156في الزينة: باب البخور، وفي "الكبرى" كما في "التحفة 6/85"، والبيهقي 3/244والبغوي 3168)) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 3/244من طريق أحمد بن عبد الرحمن الدمشقي، حدثنا الوليد بن مسلم، عن ابن لهيعة، عن بكير به.

قَالَ: هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب انگیٹھی سلگاتے تھے تو اُلوہ (مخصوص قسم کی لکڑی) ذریعے سلگاتے تھے اور کافور کو بھی اس کے ساتھ ملا دیتے تھے پھر یہ بتاتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح انگیٹھی سلگاتے تھے

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الزَّعْفَرَانِ اَوْ طِيبٍ فِيهِ الزَّعْفَرَانُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ زعفران استعمال کیا جائے یا ایسی خوشبو استعمال کی جائے جس میں زعفران ملا ہوا ہو

5464 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع کیا ہے (یا زعفرانی رنگ پہننے سے منع کیا ہے)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُسْتَقْصِي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

اس روایت کا تذکرہ جو ان مختصر الفاظ کی تفصیل بیان کرتی ہے جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے

5465 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسٍ

5464– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري. إسماعيل بن إبراهيم :هو ابن مقسم الأسدي مولاهم أبو بشر البصري المعروف بابن عُلية، ورواية شعبة عنه من رواية الأكابر عن الأصاغر. وأخرجه الترمذي 2815)) في الأدب :باب ما جاء في كراهية التزعفر والخلوق للرجال، من طريق آدم بن أبي إياس، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الشافعي 1/314وأحمد 3/101، ومسلم 2101)) في اللباس والزينة :باب نهي الرجل عن التزعفر، وأبو داود 4179)) في الترجل :باب الخلوق للرجال، والنسائي 8/189في الزينة :باب التزعفر، وأبو يعلى 3888)) ، والبيهقي 5/36، والبغوي 3160)) من طريق إسماعيل بن علية، به. وأخرجه الطيالسي 2063)) ، والبخاري 5846)) في اللباس :باب النهي عن التزعفر للرجال، والنسائي 8/189، وأبو يعلى 3925)) ، والبيهقي 5/36من طريقين عن عبد العزيز بن صهيب، به. وقال الترمذي :معنى كراهية التزعفر للرجل أن يتطيب به .وانظر "شرح السنة 12/79-81 "، و "الفتح .10/317 "

5465– إسناده صحيح، إبراهيم بن محمد الشافعي :هو ابن عم الإمام، روى له النسائي وابن ماجة، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين . وأخرجه أحمد 3/187، ومسلم 2101)) في اللباس والزينة :باب نهي الرجل عن التزعفر، وأبو داود 4179)) في الترجل :باب الخلوق للرجال، والترمذي 281)) في الأدب :باب ما جاء في كراهية التزعفر والخلوق للرجال، وأبو يعلى 3889)) و 3934)) من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آدمی زعفران لگائے (یا زعفرانی رنگ پہنے)

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ تَحْسِينُ ثِيَابِهِ وَعَمَلِهِ اِذَا قَصَدَ بِهِ غَيْرَ الدُّنْيَا

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اچھا لباس پہنے اور اچھا عمل کرے جبکہ اس کا مقصد دنیاوی (فائدے کا حصول یا بڑائی کا اظہار) نہ ہو

5466 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ ابْنِ بِنْتِ تَمِيمِ بْنِ الْمُنْتَصِرِ، بِوَاسِطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيمَانٍ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں ذرّے کے وزن جتنا ایمان ہوگا۔ ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں ذرّے کے وزن جتنا تکبر ہوگا۔ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے' اس کے کپڑے اچھے ہونے چاہئیں۔ اس کا جوتا اچھا ہونا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے تکبر یہ ہے' آدمی حق کو قبول نہ کرے اور لوگوں کو کم تر سمجھے''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ تَحْسِينِ الْمَرْءِ ثِيَابَهُ وَلِبَاسَهُ اِذَا كَانَ مُتَعَرِّيًا عَنْ غَمْصِ النَّاسِ فِيهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی کا اپنے کپڑے اور لباس کو عمدہ کرنا جائز ہے' جبکہ اس میں لوگوں کو حقیر سمجھنے کا جذبہ نہ ہو

5467 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي سَمِينَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5466- إسناده صحيح، جابر بن الكردي روى له النسائي وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وقد تقدم برقم (224).

عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ حُبِّبَ اِلَیَّ الْجَمَالُ، فَمَا اُحِبُّ اَنْ يَّفُوْقَنِیْ اَحَدٌ فِيْهِ بِشِرَاكٍ، اَفَمِنَ الْكِبْرِ هُوَ؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا الْكِبْرُ مَنْ سَفِهَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! مجھے خوبصورتی متاثر کرتی ہے۔ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے اس حوالے سے کوئی شخص ایک تسمے جتنا مجھ سے آگے ہو تو کیا یہ چیز تکبر ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں تکبر یہ ہے آدمی حق کو قبول نہ کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ تَرْكُ كِسْوَةِ الْحِيطَانِ بِالْاَشْيَاءِ الَّتِیْ يُرِيْدُ بِهَا التَّجَمُّلَ دُوْنَ الْاِرْتِفَاقِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ دیواروں پر ایسی چیزیں نہ لگائے جن کا مقصد صرف زیب وزینت ہو کوئی اور سہولت حاصل کرنا مراد نہ ہو

5468 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَبِی الْحُبَابِ، مَوْلٰی بَنِی النَّجَّارِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ، عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ اَوْ تِمْثَالٌ فَقُلْتُ: اَنْطَلِقُ اِلٰی عَائِشَةَ فَاَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ، فَاَتَيْتُهَا فَقُلْتُ: يَا اُمَّهْ، اِنَّ هٰذَا حَدَّثَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تِمْثَالٌ اَوْ كَلْبٌ فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ ذٰلِكَ؟ قَالَتْ: لَا، وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا رَاَيْتُهُ فَعَلَ: خَرَجَ فِیْ بَعْضِ غَزَوَاتِهٖ فَكُنْتُ اَتَحَيَّنُ قُفُوْلَهُ، فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْمَعْرِضِ، فَلَمَّا جَاءَ اسْتَقْبَلْتُهُ عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَزَّكَ وَنَصَرَكَ وَاَكْرَمَكَ، فَنَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ فَرَاٰی فِيْهِ النَّمَطَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ شَيْئًا، وَرَاَيْتُ

5467- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسماعيل بن أبي سمينة، فمن رجال البخاري. وأخرجه أبو داود (4092) في اللباس: باب ما جاء في الكبر، عن محمد بن المثنى، عن عبد الوهاب، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم 4/181-182 من طريق أبي بحر عبد الرحمن بن عثمان البكراوي، عن هشام، به.

5468- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبي صالح فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (2106) (87) و (2107) في اللباس: باب تحريم صورة الحيوان، وأبو داود (4154) في اللباس: باب في الصور، من طريق عثمان بن أبي شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البيهقي 7/271-272 من طريق إسحاق بن إبراهيم، عن جرير، به. وأخرجه أبو داود (4153)، وأبو يعلى (1/32)، والطحاوي 4/282 من طرق عن سهيل بن أبي صالح، به. ولم يذكر في "مسند أبي يعلى": زيد بن خالد الجهني، وأخرجه أحمد 4/30 مختصراً كذلك. وانظر (5813) و (5820) و (5825) و (5830).

الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِهِ، فَجَذَبَهُ حَتَّى هَتَكَهُ اَوْ قَطَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا فِيمَا رَزَقَنَا اَنْ نَكْسُوَ الطِّينَ وَالْحِجَارَةَ قَالَتْ: فَقَطَعْتُهُ قِطْعَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا، فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر موجود ہو۔''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سوچا میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر ان سے اس بارے میں دریافت کروں گا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: اے امی جان ایک صاحب نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا موجود ہو۔''

کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں ذکر کرتے ہوئے سنا ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جی نہیں' لیکن میں تمہیں وہ بات بتاتی ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوے میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے جب آپ کے واپس آنے کا وقت ہوا' تو میں نے ایک کپڑا لیا اور اسے پردے کے طور پر لٹکا دیا۔ جب آپ تشریف لائے' تو میں نے دروازے پر آپ کا استقبال کیا۔ میں نے عرض کی: آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے آپ کو عزت عطا کی۔ آپ کی مدد کی اور آپ کی عزت افزائی کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کی طرف دیکھا' تو آپ کو وہ پردہ نظر آیا آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے آپ کے چہرے پہ ناپسندیدگی کے آثار محسوس ہوگئے۔ میں نے وہ پردہ اتار کر اسے پھاڑ دیا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے کاٹ دیا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو رزق عطا کیا ہے اس کے بارے میں ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ ہم مٹی اور پتھروں کو لباس پہنائیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کپڑے کے دو حصے کئے اور ان میں پتے بھر دیئے۔ (یعنی ان کے تکیے بنا لئے)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ تَغْيِيرَ شَيْبِهِ بِبَعْضِ مَا يُغَيِّرُهُ مِنَ الْاَشْيَاءِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ سفید بالوں کی رنگت کسی ایسی چیز کے ذریعے تبدیل کردے جس کے ذریعے ان کی رنگت کو تبدیل کیا جاتا ہے

5469 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،

(متن حدیث): قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَكَانَ اَسَنَّ اَصْحَابِهِ اَبُو بَكْرٍ، فَغَلَّفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتّٰى قَنَا لَوْنُهَا سَوَادًا، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ، فَقُلْتُ: قَنَا لَوْنُهَا سَوَادًا، قَالَ: لَمْ اَقُلْ

سَوَادًا

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے آپ کے ساتھیوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ عمر رسیدہ تھے وہ مہندی اور کتم (نامی بوٹی) ملا کر خضاب لگاتے تھے یہاں تک کہ (ان کے بالوں کا رنگ) سیاہ ہو چکا تھا۔

راوی کہتے ہیں: اگلی مرتبہ جب میں ان کے پاس گیا تو میں نے کہا: (روایت میں یہ الفاظ ہیں:) ان کا رنگ سیاہ ہونے کے قریب تھا' تو (راوی استاد) نے کہا: میں نے یہ نہیں کہا: سیاہ۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَخْضِيبِ اللِّحٰى لِمَنْ تَعَرّٰى عَنِ الْعِلَلِ فِيْهِ

داڑھی کو خضاب لگانے کا حکم ہونے کا تذکرہ' جو شخص اس بارے میں علتوں سے پاک ہو

5470 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبِغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک یہودی اور عیسائی (بالوں کو) رنگتے نہیں ہیں' تو تم لوگ ان کے برخلاف کرو۔''

5469- إسناده صحيح على شرط الصحيح .أبو عبيد :هو المَذْحِجيُّ صاحب سليمان بن عبد الملك مختلف في اسمه، علق له البخاري، واحتج به مسلم . وعلقة البخاري في "صحيحه (3920) " في مناقب الأنصار :باب هجرة النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأصحابه إلى المدينة، عن عبد الرحمن بن إبراهيم، بهذا الإسناد، ولفظه "قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فكان أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَغَلَّفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حتى قنأ لونها ." ووصله الإسماعيلي كما في "تغليق التعليق 4/97 "عن الحسن، هو ابن سفيان، وابن أبي حسان، قالا :حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم دحيم، به . وأخرجه ابن سعد 3/191، والبخاري 3919)) ، وأبو نعيم في "الحلية 5/248 "من طريق إبراهيم بن أبي عبلة عن عقبة بن وسّاج، عن أنس، قال :قدم النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وليس في أصحابه أشمط غير أبي بكر، فغلّفها بالحناء والكتم.

5470- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم . وأخرجه أحمد 2/401، والنسائي 18/37في الزينة :باب الإذن بالخضاب، والبغوي 3174)) من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق 20175)) ، وأحمد 2/240، وابن أبي شيبة 8/431، والبخاري 3462)) في أحاديث الأنبياء :باب ما ذكر عن بني إسرائيل، و 5899)) في اللباس :باب الخضاب، ومسلم 2103)) في اللباس والزينة :باب في مخالفة اليهود في الصبغ، وأبو داود 4203)) في الترجل :باب في الخضاب، والنسائي 8/137في الزينة :باب الإذن بالخضاب، والبيهقي 7/309من طرق عن ابن شهاب، به .وأخرجه بنحوه الترمذي 1752)) في اللباس :باب ما جاء في الخضاب، من طريق عمر بن أبي سلمة، عن أبيه، به . وقال :حسن صحيح .وأخرجه ابن أبي شيبة 8/431، والبخاري 5899)) ، ومسلم 2103)) ، وأبو داود 4203)) ، والنسائي 8/137، والبيهقي 7/309و 311من طريقين عن أبي هريرة، به .وانظر 5473)).

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اخْتِضَابِ الْمَرْءِ السَّوَادَ

آدمی کو سیاہ خضاب لگانے کی ممانعت کا تذکرہ

5471 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَثُغَامَةٍ بَيْضَاءَ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوا رَاْسَهُ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ کو (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) لایا گیا۔ ان کے سر اور داڑھی (کے بال) ثغامہ پھول کی طرح سفید تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کے سر (کے بالوں کی رنگت) تبدیل کردو البتہ سیاہ رنگ استعمال کرنے سے بچنا۔

5472 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ بِاَبِي قُحَافَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي بَكْرٍ: لَوْ اَقْرَرْتَ الشَّيْخَ فِي بَيْتِهِ لَاَتَيْنَاهُ تَكْرِمَةً لِاَبِي بَكْرٍ قَالَ: فَاَسْلَمَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيْضَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوْهُمَا وَجَنِّبُوْهُ السَّوَادَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوْهُمَا لَفْظَةُ اَمْرٍ بِشَيْءٍ، وَالْمَاْمُوْرُ فِيْ وَصْفِهِ مُخَيَّرٌ اَنْ يُغَيِّرَهُمَا بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَشْيَاءِ، ثُمَّ اسْتَثْنَى السَّوَادَ مِنْ بَيْنِهَا، فَنَهٰى عَنْهُ، وَبَقِيَ سَائِرُ الْاَشْيَاءِ عَلٰى حَالَتِهَا

5471– إسناده على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (2102)(79) في اللباس: باب استحباب خضاب الشيب بصفرة أو حمرة وتحريمه بالسواد، وأبو داود (4204) في الترجل: باب في الخضاب، والبيهقي 7/310 عن أبي الطاهر بن السرح، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود (4204) في الترجل: باب في الخضاب، والنسائي 8/138 في الزينة: باب النهي عن الخضاب بالسواد والحاكم 3/244، والبيهقي 7/310 من طرق عن ابن وهب، به. وأخرجه عبد الرزاق (20179)، وأحمد 3/316 و322 و338، ومسلم (2102)(78)، وابن ماجة (3624) في اللباس: باب الخضاب بالسواد وأبو يعلى (1819)، والبغوي (3179) من طرق عن أبي الزبير، به. وفيه عند الجميع عنعنة أبي الزبير.

5472– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه أبو يعلى (2831) عن الحسن بن أحمد بن أبي شعيب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/160، والحاكم 3/244 من طريق محمد بن سلمة، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي على شرط البخاري، والصواب أنه على شرط مسلم، فإن محمد بن سلمة لم يخرج له البخاري، وقد تحرف في المطبوع من " المستدرك "إلى محمد بن أبي سلمة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر آئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے فرمایا: اگر تم ان بزرگ کو گھر میں رہنے دیتے اور میں خود ان کے پاس چلا جاتا (تو یہ ٹھیک تھا)

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عزت افزائی کے لئے یہ بات ارشاد فرمائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ پھول کی طرح سفید تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی رنگت تبدیل کردو البتہ سیاہ رنگ استعمال کرنے سے بچنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: "ان کی رنگت تبدیل کردو"۔ یہ لفظی طور پر امر کا صیغہ ہے لیکن اس کی صفت کے بارے میں جو حکم ہے اس میں اختیار دیا گیا ہے۔ آدمی جس چیز کے ذریعے چاہے تبدیل کردے پھر اس میں سے سیاہ رنگ کا استثناء کر لیا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا، تو باقی تمام چیزیں اپنی اصل حالت پر برقرار رہیں گی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَغْيِيرِ الشَّيْبِ اِذَا كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ لَا يُغَيِّرُونَهُ

سفید بالوں کی رنگت تبدیل کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ اہل کتاب اس کو تبدیل نہیں کرتے ہیں

5473 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سفید بالوں کی رنگت تبدیل کردو اور یہودیوں و عیسائیوں سے مشابہت اختیار نہ کرو۔ (کیونکہ وہ بالوں کو خضاب نہیں لگاتے)"

ذِكْرُ اَحْسَنِ مَا يُغَيَّرُ بِهِ الشَّيْبُ

اس سب سے بہترین چیز کا تذکرہ جس کے ذریعے سفید بالوں کی رنگت تبدیل کی جاتی ہے

5474 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِىْ

5473– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو، فقد روى له البخاري ومسلم متابعة، وهو صدوق. ابن إدريس: هو عبد الله الأودي. وأخرجه البغوي 3175)) من طريق أبي يعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/261عن ابن نمير، عن محمد بن عمرو، به. وأخرجه أيضاً 2/261و 499عن يزيد، عن محمد بن عمرو، به. وقد تقدم برقم (5470)).

ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس چیز کے ذریعے تم سفید بالوں کی رنگت تبدیل کرتے ہو ان سب سے بہترین چیز مہندی اور کتم ہے۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَصِّ الشَّوَارِبِ وَتَرْكِ اللِّحَى

مونچھیں چھوٹی کروانے اور داڑھی چھوٹی نہ کروانے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5475 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحَى

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا رَوَى مَالِكٌ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَاسْمُ اَبِي بَكْرٍ: عُمَرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں چھوٹی رکھنے اور داڑھی بڑی رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) امام مالک نے ابوبکر بن نافع کے حوالے سے اس روایت کے علاوہ کوئی اور حدیث نقل نہیں کی اور ابوبکر بن نافع کا نام عمر ہے۔

5474- إسناده صحيح، محمد بن عبد الملك روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين، ومعمر بن راشد سمع من الجريري قبل الاختلاط .أبو الأسود :هو الدؤلي ظالم بن عمرو .وهو في "مصنف عبد الرزاق" 20174)). ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 5/147و150، وأبو داود 4205)) في الترجل :باب في الخضاب، والطبراني 1638)). وأخرجه أحمد 5/150و 154و 156و169، والترمذي 1753)) في اللباس :باب ما جاء في الخضاب، والنسائي 8/139في الزينة :باب الخضاب بالحناء والكتم، وابن ماجة 3622)) في اللباس :باب الخضاب بالحناء، من طريق الأجلح، عن عبد الله بن بريدة، به .وقال الترمذي :هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه النسائي 8/139، والخطيب في "تاريخ بغداد 8/35" من طريقين عن أبي ذر.

5475- إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو في "الموطأ 2/947 "في الشعر :باب السنة في الشعر . ومن طريق مالك أخرجه أحمد :2/156ومسلم 259))(53)) في الطهارة :باب خصال الفطرة، وأبو داود 4199)) في الترجل :باب في أخذ الشارب، والترمذي 2764)) في الأدب :باب ما جاء في إعفاء اللحية، وأبو عوانة 1/189، والبيهقي 1/151، والبغوي 3193)). وأخرجه أحمد 2/16، وابن أبي شيبة 8/564، والبخاري 5892)) في اللباس :باب تقليم الأظفار، و 5893)) : باب إعفاء اللحى، ومسلم 259))(52)) و 54)) ، والترمذي 2763)) ، والنسائي 1/16في الصلاة :باب إحفاء الشارب وإعفاء اللحى، و 8/181في الزينة :باب إحفاء الشوارب إعفاء اللحية، وأبو عوانة 1/189، والبيهقي 17/49و150، والبغوي 3194)) من طريقين عن نافع، به.

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

5476 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجُوسَ، فَقَالَ: اِنَّهُمْ يُوفُونَ سِبَالَهُمْ، وَيَحْلِقُونَ لِحَاهُمْ، فَخَالِفُوهُمْ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجُزُّ سِبَالَهُ، كَمَا تُجَزُّ الشَّاةُ اَوِ الْبَعِيرُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مجوسیوں کا ذکر کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ مونچھیں بڑی رکھتے ہیں اور داڑھیاں منڈوا دیتے ہیں' تو تم لوگ ان کے برخلاف کرو۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی مونچھیں یوں صاف کروا دیتے تھے جس طرح بکری یا اونٹ کے بال صاف کئے جاتے ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ قَصِّ الشَّوَارِبِ مُخَالَفَةً لِلْمُشْرِكِينَ فِيهِ

مونچھیں چھوٹی نہ کروانے کی ممانعت کا تذکرہ کیونکہ ان کے بارے میں مشرکین کے برخلاف کیا جائے گا

5477 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

5476– إسناده حسن، معقل بن عبيد الله :هو الجزرى الحرانى، روى له مسلم، ووثقه أحمد، وقال النسائى :صالح، ولابن معين فيه ثلاثة أقوال :ثقة، لا بأس به، ضعيف، وذكره المؤلف فى "ثقاته "وقال .كان يخطء، ولم يفحش خطؤه فيستحق الترك، وقال ابن عدى بعد أن سرد له جملة أحاديث :هو حسن الحديث لم أجد فى حديثه حديثاً منكراً .قلت :وباقى السند رجاله ثقات . وأخرجه البيهقى 1/151 من طريق معقل بن عبيد الله، بهذا الإسناد . وأخرخ ابن أبى شيبة 8/566 عن وكيع، عن معقل، عن ميمون قال :كان ابن عمر يعترض شاربه فيجزه كما تُجز الغنم.

5477– إسناده صحيح .وأخرجه الترمذى (2761) فى الأدب :باب ما جاء فى قص الشارب، والنسائى 1/15 فى الطهارة :باب قص الشارب، والشهاب القضاعى فى "مسنده (358) " من طريقين عن عبيدة بن حميد، بهذا الإسناد .قال الترمذى :حديث حسن صحيح . وأخرجه أحمد 4/366 و368، وابن أبى شيبة 8/564، والنسائى 8/129-130 فى الزينة :باب إحفاء الشارب، والطبرانى (5033) و(5034) و(5036) ، والقضاعى (356) و (357) من طرق عن يوسف بن صهيب، به . وأخرجه الطبرانى فى "الكبير (5035) " ، وفى "الصغير (278) " من طريق الزِّبرقان السرّاج، عن حبيب بن يسار، به . وأخرجه الطحاوى فى "مشكل الآثار 2/138 "من طريق يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ، عن أبى رملة واسمه عبد الله بن أبى أمامة، عن زيد بن أرقم ...فهو من المزيد فى متصل الأسانيد.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص مونچھیں چھوٹی نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي هِيَ مِنَ الْفِطْرَةِ

ان اشیاء کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو فطرت کا حصہ ہیں

5478 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ خَلِيلٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْفِطْرَةُ قَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مونچھیں چھوٹی کرنا' ناخن تراشنا اور زیر ناف بال صاف کرنا فطرت کا حصہ ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَوْصُوفَ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس روایت میں جو عدد نقل کیا گیا ہے اس کے ذریعے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں ہے

5479 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5478– حديث صحيح، هشام بن عمار روى له البخارى متابعة وتعليقاً، ومن فوقه على شرطهما. وأخرجه أحمد 2/118، والبخارى 5888)) فى اللباس :باب قص الشارب، و 5890)) باب تقليم الأظفار، والنسائى 1/15 فى الطهارة :باب حلق العانة، والبيهقى 1/149 و 244-243/3 من طرق عن حنظلة بن أبى سفيان، بهذا الإسناد.

5479– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد ابن عبد الأعلى فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائى 1/14 فى الطهارة :باب تقليم الأظفار، و 8/181 فى الزينة :باب ذكر الفطرة، عن محمد بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/229 عن معتمر، به. وأخرجه أحمد 2/283 و 410 و 489، والترمذى 2756)) فى الأدب :باب ما جاء فى تقليم الأظفار، من طريقين عن معمر، به. وأخرجه البخارى 5891)) فى اللباس :باب تقليم الأظفار، و 6297)) فى الاستئذان :باب الختان ونتف الإبط وأبو عوانة 1/190 من طريق إبراهيم بن سعد، عن ابن شهاب، به.

(متن حدیث): خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظَافِرِ، وَالِاسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پانچ چیزیں فطرت میں شامل ہیں مونچھیں چھوٹی کرنا بغلوں کے بال صاف کرنا ناخن تراشنا زیر ناف بال صاف کرنا اور ختنہ کرنا۔''

5480 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْاِخْتِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظَافِرِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فطرت پانچ چیزیں ہیں ختنہ کروانا زیر ناف بال صاف کرنا مونچھیں چھوٹی کرنا، ناخن تراشنا بغلوں کے بال صاف کرنا۔''

5481 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: تَقْلِيمُ الْاَظَافِرِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَالْخِتَانُ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فطرت پانچ چیزیں ہیں ناخن تراشنا مونچھیں چھوٹی کرنا زیر ناف بال صاف کرنا ختنہ کرنا اور بغلوں کے بال صاف کرنا۔''

5480- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. وهو في " صحيحه 257 ")50) في الطهارة: باب خصال الفطرة، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 257))50)) ، والنسائي 14-1/13في الطهارة: باب ذكر الفطرة، وأبو عوانة 1/190، والبيهقي 3/244و 8/323من طرق عن ابن وهب، به.

5481- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/239، والبخاري 5889)) في اللباس: باب قص الشارب، ومسلم 257))49)) في الطهارة: باب خصال الفطرة وأبو داود 4198)) في الترجل: باب في أخذ الشارب، والنسائي 1/15في الطهارة: باب نتف الإبط، وفي "الكبرى "كما في "التحفة 10/12 "، وابن ماجة 292)) في الطهارة: باب الفطرة وأبو عوانة 1/190، والبيهقي 1/149، والبغوي 3195)) من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد " 1257)) ، والنسائي 8/128في الزينة: باب من السنن: الفطرة، من طريقين عن أبي هريرة. ووقفه من قول أبي هريرة مالك في " الموطأ 2/921 "في صفة النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: باب ما جاء في السنة في الفطرة والنسائي 8/129في الزينة: باب من السنن، من طريقين عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اسْتِعْمَالَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ مِنَ الْفِطْرَةِ، لَا اَنَّهَا كُلَّهَا الْفِطْرَةُ نَفْسُهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ فطرت سے تعلق رکھنے والی ان اشیاء پر عمل کیا جائے گا اس سے یہ مراد نہیں ہے یہ چیزیں اپنی ذات کے اعتبار سے فطرت کا حصہ ہیں

5482 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَالاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْاِبِطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پانچ چیزیں فطرت ہیں ختنہ کرنا زیر ناف بال صاف کرنا بغلوں کے بال صاف کرنا مونچھیں چھوٹی کرنا ناخن تراشنا''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِحْسَانِ اِلَى الشَّعْرِ لِمُرَبِّيهِ، وَتَنْظِيفِ الثِّيَابِ، اِذِ النَّظَافَةُ مِنَ الدِّينِ

بالوں والے شخص کو بال سنوارنے اور کپڑے صاف رکھنے کے حکم ہونے کا تذکرہ' کیونکہ صفائی دین (کے احکام) کا حصہ ہے

5483 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فِي مَنْزِلِنَا، فَرَاٰى رَجُلًا شَعِثًا، فَقَالَ: اَمَا كَانَ هٰذَا يَجِدُ مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ وَرَاٰى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ، فَقَالَ: اَمَا كَانَ هٰذَا يَجِدُ مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر ہم سے ملنے کے لئے آئے آپ نے ایک شخص کو بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ دیکھا' تو آپ نے دریافت کیا: کیا یہ کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس کے ذریعے یہ اپنے بالوں کو سنوارے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت کیا: کیا یہ کوئی ایسی چیز

5482- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وقد تقدم برقم 5479)) و 5480)) و 5481)).

5483- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 3/357، وأبو داود 4062)) في اللباس :باب في غسل الثوب وفي الخلقان، والنسائي 184-8/183في الزينة : باب تسكين الشعر، وأبو يعلى 2026)) ، والحاكم 4/186، وأبو نعيم 6/78من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.

نہیں پاتا جس کے ذریعے اپنے کپڑوں کو دھولے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّرَجُّلِ فِي كُلِّ يَوْمٍ لِمَنْ بِهِ الشَّعْرُ

جس شخص کے بال ہوں اسے روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

5484 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْقَطَّانِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (روزانہ) کنگھی کرنے سے منع کیا ہے البتہ ایک دن کے وقفے کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔

5485 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ، فَفَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اپنے بال پیچھے کی طرف لے جایا کرتے تھے جب کہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ اہل کتاب بھی اپنے بال پیچھے کی طرف لے جایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اس چیز کے بارے میں اہل کتاب کی موافقت کرنا پسند تھا جس کے بارے میں آپ پر کوئی حکم نازل ہوا ہو اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

5484- رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهل بن صالح -وهو ابن حكيم الأنطاكي -فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة .هشام :هو ابن حسان، والحسن :هو ابن أبي الحسن البصري. وأخرجه أحمد 4/86، وأبو داود 4159)) في أول الترجل، والترمذي 1756)) في اللباس :باب ما جاء في النهي عن الترجل إلا غباً، وفي "الشمائل 34) "، والبغوي 3165)) عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد .قال الترمذي :حديث حسن صحيح. وأخرجه الترمذي 1756)) ، والنسائي 8/132في الزينة :باب الترجل غباً، وأبو نعيم في "الحلية 6/276 "من طريقين عن هشام، به.

5485- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مسند أبي يعلى 2554) ". وقوله " :ففرق رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أي :بعد السدل، ولفظ البخاري وغيره :ثم فرق بعد. وأخرجه أحمد 2/320عن عثمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/287، والبخاري 3558)) في المناقب :باب صفة النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، و 3944)) في مناقب الأنصار :باب إتيان اليهود النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حين قدم المدينة، ومسلم 2336)) في الفضائل :باب في سدل النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شعره وفرقه، والترمذي في "الشمائل 29) "، والنسائي 8/184في الزينة :باب فرق الشعر، من طرق عن يونس، به. وأخرجه أحمد 1/246و 261، والبخاري 5917)) في اللباس :باب الفرق، ومسلم 2336)) ، وأبو داود 4188)) في الترجل :باب ما جاء في الفرق، وابن ماجة 3632)) في اللباس :باب اتخاذ الجمّة والذوائب وأبو يعلى 2377)) من طرق عن الزهري، به.

مانگ نکالنا شروع کردی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ إِكْثَارِ الْمَرْءِ فِي الْحُلِيِّ وَالْحَرِيرِ عَلَى أَهْلِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنی بیوی کو زیادہ زیورات اور زیادہ ریشم پہنائے

5486 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيرَ، وَيَقُولُ: إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: أَبُوْ عُشَّانَةَ اسْمُهُ حَيُّ بْنُ يُؤْمِنَ

✿✿ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو زیور اور ریشم استعمال کرنے سے منع کیا تھا۔ آپ یہ فرماتے تھے: اگر تم جنت کے زیور کو اور اس کے ریشم کو پسند کرتے ہو' تو اسے دنیا میں نہ پہنو۔

شیخ (یعنی امام ابن حبان) فرماتے ہیں ابوعشانہ نامی راوی کا حی بن یومن ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ إِذِ اسْتِعْمَالُهُ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِمْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' سونے کی انگوٹھی پہنی جائے کیونکہ اسے پہننا مردوں کے لیے حرام ہے

5487 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی (پہننے سے) منع کیا ہے۔''

5486- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير أبي عشانة، فقد روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه وهو ثقة . وأخرجه النسائي 8/156في الزينة :باب الكراهية للنساء في إظهار الحلي والذهب، والطبراني 17/ (835) ، والحاكم 4/191 من طريق عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي ! وأخرجه أحمد 4/145من طريق رشدين بن سعد، عن عمرو بن الحارث، به.

5487-إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه الطيالسي (2452) ، وأحمد 2/468، والبخاري (5864) في اللباس :باب خواتيم الذهب، ومسلم (2089) في اللباس والزينة :باب تحريم الذهب على الرجال والنسائي 8/192في الزينة: باب النهي عن لبس خاتم الذهب، والطحاوي 4/261، والبيهقي 4/145، والبغوي (3129) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد . وقرن أحمد في روايته حجاجاً بشعبة. وأخرجه النسائي 8/170في الزينة :باب حديث أبي هريرة والاختلاف على قتادة، و 8/192 من طريق عبد الملك بن عبيد، عن بشير بن نهيك، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّتَخَتَّمَ الْمَرْءُ بِخَاتَمِ الْحَدِيْدِ اَوِ الشَّبَهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی لوہے یا اس جیسی کسی اور (دھات کی بنی ہوئی) انگوٹھی پہنے

5488 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ اَبُوْ طَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِيْدٍ، فَقَالَ: مَا لِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ، ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ شَبَهٍ، فَقَالَ: مَا لِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهُ؟ قَالَ: مِنْ وَّرِقٍ، وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا

❁❁ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے' میں تم پر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ اس شخص نے اسے اتار دیا پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو اس نے شبہ کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے' مجھے تم سے بتوں کی بو آ رہی ہے۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں کس چیز کی انگوٹھی پہنوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چاندی کی اور تم اس کی ایک مثقال پوری نہ کرنا (یعنی اس سے کم وزن کی ہو)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّلْبَسَ الْمَرْءُ خَاتَمَ الذَّهَبِ، اِذْ لُبْسُهُ فِي الدُّنْيَا لِلنِّسَاءِ دُوْنَ الرِّجَالِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی سونے کی انگوٹھی پہنے کیونکہ دنیا میں اس کو پہننے کی اجازت خواتین کے لیے ہے مردوں کے لیے نہیں ہے

5489 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، اَنَّ اَبَا النَّجِيبِ، مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ

5488- إسناده ضيف، عبد الله بن مسلم أبو طيبة، قد انفرد به عن عبد الله بن بريدة وقال المؤلف في "ثقاته :7/49" يخطء ويخالف، وقال أبو حاتم :يكتب حديثه ولا يحتج به. وأخرجه الترمذي 1785)) في اللباس :باب ما جاء في الخاتم الحديد، وأبو داود 4223)) في الخاتم :باب ما جاء في خاتم الحديد، والنسائي 8/172في الزينة :باب مقدار ما يجعل في الخاتم من الفضة، من طرق عن زيد بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي 1785)) من طريق يحيى بن واضح، عن عبد الله بن مسلم، به .وقال الترمذي :هذا حديث غريب.

5489- حديث صحيح، إسناده قوي، بشر بن الوليد :هو أبو الوليد الكندي الفقيه، صاحب أبي يوسف القاضي، ومن المقدمين عنده، سمع عبد الرحمن الغسيل، ومالك بن أنس، وغيرهما، وروى عنه أبو القاسم البغوي، وأبو يعلى، وحامد بن محمد بن شعيب البلخي وغيرهم .

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْاَلْهُ عَنْ شَىْءٍ، فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى امْرَاَتِهٖ، فَحَدَّثَهَا، فَقَالَتْ: اِنَّ لَكَ شَاْنًا، فَارْجِعْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَلْقِ الْخَاتَمَ، فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ اُذِنَ لَهٗ، وَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْرَضْتَ عَنِّىْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ جِئْتَنِىْ وَفِىْ يَدِكَ جَمْرَةٌ مِّنْ نَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ جِئْتُ اِذًا بِجَمْرٍ كَثِيْرٍ، وَكَانَ قَدْ قَدِمَ بِحُلِيٍّ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جِئْتَ بِهٖ غَيْرُ مُغْنٍ عَنَّا شَيْئًا، اِلَّا مَا اَغْنَتْ عَنَّا حِجَارَةُ الْحَرَّةِ، وَلٰكِنَّهٗ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقَالَ الرَّجُلُ: اعْذُرْنِىْ فِىْ اَصْحَابِكَ لَا يَظُنُّوْنَ اَنَّكَ سَخِطْتَ عَلَىَّ بِشَىْءٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَذَرَهٗ، وَاَخْبَرَ اَنَّ الَّذِىْ كَانَ مِنْهُ اِنَّمَا كَانَ لِخَاتَمِهٖ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نجران سے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ آپ نے اس شخص سے کوئی سوال نہیں کیا۔ وہ شخص اپنی بیوی کے پاس واپس گیا۔ اسے اس بارے میں بتایا تو اس نے کہا: تمہارے ساتھ ضرور کوئی معاملہ ہے۔ تم واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ۔ انگوٹھی اتار دو جب اس شخص نے اندر آنے کی اجازت مانگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب بھی دیا۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پہلے آپ نے مجھ سے کیوں منہ پھیر لیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میرے پاس آئے تھے' تو تمہارے ہاتھ میں آگ کا انگارہ تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر' تو میں بہت سے انگارے لے کر آیا ہوں۔ وہ شخص بحرین سے کئی زیورات لے کر آیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کوئی ایسی چیز نہیں لے کر آئے جس کے بغیر ہمارا گزارا نہ ہو سکتا ہو' تاہم یہ دنیاوی زندگی کا ساز وسامان ہے۔ اس شخص نے عرض کی: آپ میری معذرت قبول کریں۔ آپ کے اصحاب یہ نہ سمجھیں کہ آپ کسی حوالے سے مجھ پر ناراض ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ آپ نے اس کی معذرت قبول کرنے کا اعلان کیا اور یہ بات بتائی کہ آپ کی ناراضگی صرف اس کی انگوٹھی کی وجہ سے تھی۔

ذِكْرُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ الْخَاتَمَ مِنَ الْوَرِقِ يُرِيْدُ بِهٖ لُبْسَهٗ

آدمی کے لیے چاندی کی انگوٹھی کے پہننے کے جائز ہونے کا تذکرہ

5490 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ اَبْصَرَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا، فَصَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوْهَا، فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندی کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا' تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار دی' تو لوگوں نے بھی انگوٹھیاں اتار دیں۔

ذِكْرُ اِخْبَارِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَا يَلْبَسُ الْخَاتَمَ الذَّهَبَ الَّذِىْ رَمٰى بِهٖ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات کی اطلاع دینے کا تذکرہ' اب آپ وہ سونے کی انگوٹھی نہیں پہنیں گے جس کو آپ نے اتار دیا ہے

5491 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَلَبِسَهُ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّىْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ، وَاِنِّىْ لَنْ اَلْبَسَهُ اَبَدًا فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے اسے پہنا' تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ انگوٹھی پہنی تھی۔ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا' پھر آپ نے اسے اتار دیا' تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوْهِمُ مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ مِنْ مَظَانِّهٖ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِخَبَرِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جس نے علم (حدیث) کو

اس کے اصل ماخذ سے حاصل نہیں کیا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) کہ یہ روایت ابراہیم بن سعد کی نقل کردہ اس روایت کے برخلاف ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5491- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب فمن رجال مسلم. وأخرجه النسائي 8/165 في الزينة :باب خاتم الذهب، و :192باب صفة خاتم النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ونقشه، عن علي بن حجر، عن إسماعيل، بهذا الإسناد . وأخرجه مالك 2/936 في صفة النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :باب ما جاء في لبس الخاتم، والبخاري 5867)) في اللباس :باب رقم 47)) ،و 7298)) في الاعتصام :باب الاقتداء بأفعال النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريقين عن عبد الله بن دينار، به .وانظر 5494)) و 3495)) و 5499)) ، و 5500)).

5492 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ يَوْمًا خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاضْطَرَبَ النَّاسُ الْخَوَاتِيمَ، فَرَمَى بِهِ، وَقَالَ: لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک دن سونے کی انگوٹھی دیکھی، تو لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوالیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں اسے اب کبھی نہیں پہنوں گا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا رَمَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ ذٰلِكَ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وہ انگوٹھی اتار دی تھی

5493 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ الرَّيَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ، وَقَالَ: شَغَلَنِي هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ ثُمَّ رَمَى بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی اور آپ نے اسے پہنا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: آج اس نے مجھے تمہاری طرف سے مشغول کر دیا۔ پھر آپ نے اسے اتار دیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْفَاصِلِ لِهٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا

اس روایت کا تذکرہ' جو ان دونوں روایات کے درمیان فصل پیدا کرتی ہے'

5492- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الحارث المخزومي فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/206 عن عبد الله بن الحارث، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/206، ومسلم 2093 (60) في اللباس والزينة: باب طرح الخواتيم، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 131 من طرق عن ابن جريج، به. وقد سلف برقم 5490.
وقوله "فاضطرب الناس الخواتيم" أي: أمروا أن يضرب لهم ويصاغ، وهو "افتعل" من الضرب الصياغة والطاء بدل من التاء.

5493- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عثمان بن عمر: هو العبدي. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 131، عن القاسم بن محمد، عن يعقوب الدورقي، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 8/194 في الزينة: باب طرح الخاتم وترك لبسه، عن محمد بن علي بن حرب، عن عثمان بن عمر، به.

جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5494 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ، فَاَلْقَاهُ مِنْ يَدِهِ، وَقَالَ: لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، فَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ہاتھ سے اتار دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا' پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس کا نگینہ ہتھیلی کی سمت میں رکھتے تھے۔ آپ نے اس میں لفظ "محمد رسول اللہ" نقش کروایا تھا۔ یہ انگوٹھی آپ کے دست اقدس میں رہی' یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي يَدِ الْخَلِيفَةِ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کے ہاتھ میں وہ انگوٹھی رہی تھی

5495 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ الْخَوَاتِيمَ، فَاَلْقَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ

5494– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الوليد بن شجاع، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/18، والبخارى 5865)) فى اللباس :باب خواتيم الذهب، و 5866)) : باب خاتم الفضة، و 5873)) : باب نقش الخاتم، ومسلم 2091))53)) و 54)) فى اللباس والزينة :باب تحريم خاتم الذهب على الرجال، وباب لبس النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ نقشه محمد رسول الله، وأبو داود 4218)) فى الخاتم :باب ما جاء فى اتخاذ الخاتم، والنسائى 8/178 وفى الزينة :باب نزع الخاتم عند دخول الخلاء ، من طرق عن عبيد الله، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى 5876)) فى اللباس :باب من جعل فص الخاتم فى بطن كفه و 6651)) فى الأيمان والنذور :باب من حلف على الشىء وإن لم يحلف، ومسلم 2091))53)) و 56)) ، وأبو داود 4219)) و 4220)) ، والترمذى 1741)) فى اللباس :باب ما جاء فى لبس الخاتم فى اليمين، وفى "الشمائل" 98)) ، والنسائى 8/178، و :194باب موضع الفص، و :195

خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ، وَكَانَ فِي يَدِهِ، ثُمَّ فِي يَدِ اَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ فِي يَدِ عُمَرَ، ثُمَّ فِي يَدِ عُثْمَانَ، حَتّٰى هَلَكَ مِنْهُ فِي بِئْرِ اَرِيْسٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس کا نگینہ ہتھیلی کی سمت میں رکھتے تھے۔ لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوالیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا' پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ وہ آپ کے دست اقدس میں رہی' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی' یہاں تک کہ وہ ان سے بئر اریس میں گر گئی۔

ذِكْرُ مَا كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی میں کیا نقش تھا

5496 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا عَرْعَرَةُ بْنُ الْبِرِنْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ، وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ، وَاللّٰهُ سَطْرٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا۔ لفظ محمد ایک سطر میں تھا۔ لفظ رسول ایک سطر میں تھا اور لفظ اللہ ایک سطر میں تھا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُنْقَشَ فِي الْخَوَاتِيمِ بِمَا نَقَشَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاتَمِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' انگوٹھی پر وہ چیز نقش کروائی جائے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

5495- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه مسلم 2091 ((53)) في اللباس والزينة :باب تحريم خاتم الذهب على الرجال، والنسائي 8/192في الزينة :باب صفة خاتم النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ونقشه، و :195باب طرح الخاتم وترك لبسه، من طريقين عن محمد بن بشر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/22، وابن أبي شيبة 8/463، والترمذي في "الشمائل " 89)) ، والبيهقي 4/142، والبغوي 3134)) من طريق عبد الله بن نمير، عن عبيد الله، به . وأخرجه الترمذي في "الشمائل " 95)) ، والبغوي 3133)) من طريق أيوب، عن نافع، به.

5496- حديث صحيح، إسناده حسن، والد أبي خليفة :اسمه الحباب بن محمد بن صخر بن عبد الرحمن الجمحي، ذكره المصنف في "ثقاته 8/217 "، فقال :من أهل البصرة، يروي عن يزيد بن هارون والبصريين، حدثنا عنه ابنه الفضل بن الحباب، وعرعرة بن البِرِنْدِ :قال يحيى في "تاريخه "ص :399ثقة، وقال علي بن المديني في رواية محمد بن عثمان بن أبي شيبة.ص :51 كان عرعرة ثقة ثبتاً، وقال في رواية عباس السندي :ضعيف، وذكره المؤلف في "الثقات "، وقال أحمد في "العلل :1/351 "كنا بالبصرة وعرعرة حي، فلم نقدر نكتب عنه شيئاً، وقصر صاحب "تهذيب الكمال "فلم ينقل توثيق ابن معين ولا توثيق ابن المديني، وتابعه مهذبه على ذلك، وباقي رجال السند ثقات .وقد تقادم من طريق آخر برقم 1415)) ، وسيأتي برقم 6359)).

نے اپنی انگوٹھی پر نقش کروائی تھی

5497 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّيْ اصْطَنَعْتُ خَاتَمًا، فَلَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے انگوٹھی بنوائی ہے۔ کوئی شخص اس کے نقش کے مطابق نقش نہ بنوائے۔

ذِكْرُ زَجْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ اَنْ يَّنْقُشُوا نَقْشَ خَاتَمِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو اس بات سے منع کرنا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کے نقش کے مطابق نقش بنوائیں

5498 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اصْطَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا، وَقَالَ: اِنَّا صَنَعْنَا حِلَقًا وَنَقَشْنَا فِيْهِ نَقْشًا، فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہم نے انگوٹھی

5497– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مسند أبي يعلى (3943) ". وأخرجه أحمد 3/290 عن عفان، عن همام، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/187، والبخاري 5874)) في اللبس :باب الخاتم في الخنصر، و 5877)) في اللباس :باب قول النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا ينقش على نقش خاتمه، ومسلم 2092)) في اللباس والزينة :باب لبس النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خاتمًا مِنْ وَرِقٍ نقشه محمد رسول الله، والنسائي 8/176 في الزينة :باب لبس خاتم الصفر، و 193 :باب موضع الخاتم، وأبو يعلى 3896)) و 3936))، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي 131) "، والبيهقي 10/128 من طرق عن عبد العزيز بن صهيب، به . وأخرجه عبد الرزاق 19465)) ومن طريقه أحمد 3/161، والترمذي 1745)) في اللباس :باب ما جاء في لبس الخاتم، وأبو الشيخ ص 131، والبيهقي 10/128، والبغوي 3137)) عن معمر، عن ثابت، عن أنس بنحوه .وقال الترمذي :هذا حديث صحيح حسن.

5498– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الحسن بن محمد بن الصباح، فمن رجال البخاري .وأخرجه ابن أبي شيبة 8/456، ومسلم 2093)) في اللباس والزينة :باب لبس النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خاتمًا مِنْ وَرِقٍ نقشه محمد رسول الله، والنسائي 8/193 في الزينة :باب صفة خاتم النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وابن ماجة 3640)) في اللباس :باب نقش الخاتم، من طرق عن إسماعيل بن علية، بهذا الإسناد.

بنوائی ہے اور اس میں ایک نقش بنوایا ہے کوئی شخص اس نقش کے مطابق نقش نہ بنوائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ تَخَتُّمَ الْمَرْءِ فِي يَسَارِهِ مِنَ السُّنَّةِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے'

جو اس بات کا قائل ہے' بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا سنت ہے

5499 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَلَبِسَهُ فِي يَمِينِهِ، وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ، ثُمَّ رَمَى بِهِ، وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پہنا۔ آپ اس کا نگینے والا رخ ہتھیلی کی سمت میں رکھتے تھے۔ پھر آپ نے اسے اتار دیا اور آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوالی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ

اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِيهِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے علم حدیث میں مہارت نہ رکھنے والے شخص کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ

یہ روایت ان روایات کے برخلاف ہے' جو ہم اس بارے میں پہلے ذکر کر چکے ہیں

5500 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ

5499- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهل بن عثمان العسكري، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم (2091) (53) في اللباس والزينة: باب تحريم خاتم الذهب على الرجال، والبيهقي 4/142 عن سهل بن عثمان، بهذا الإسناد وانظر (5494) و (5495).

5500- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكري، وأبو بشر: هو جعفر بن إياس بن أبي وحشية. وأخرجه النسائي 8/179 في الزينة: باب نزع الخاتم عند دخول الخلاء، و 195: باب طرح الخاتم وترك لبسه، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 130، والبغوي (3135) من طريق أحمد بن عبدة، عن أبي عوانة، به.

كَـفِّـهِ، فَـاتَّـخَـذَ الـنَّـاسُ خَـوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ، وَلَا يَلْبَسُهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی سمت میں رکھا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اسے اتار دیا۔ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس کے ذریعے مہر لگاتے تھے۔ آپ اسے پہنتے نہیں تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّكُوْنَ لُبْسُهُ خَاتَمَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ اِذَا اَمِنَ ثَلْبَ النَّاسِ اِيَّاهُ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ اپنی انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنے جبکہ اسے اس حوالے سے امن ہو کہ لوگ اسے تکالیف پہنچائیں گے

5501 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ اَبِيْ نَمِرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ لُبْسِ الْمَرْءِ خَاتَمَهُ فِي السَّبَّابَةِ اَوِ الْوُسْطٰى

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنی انگوٹھی شہادت والی انگلی میں' یا درمیانی انگلی میں پہنے

5502 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ:

5501– إسناده صحيح على شرط الصحيح .وأخرجه أبو داود 4226)) في الخاتم :باب ما جاء في التختم في اليمين أو اليسار، والترمذي في "الشمائل 90) " ، والنسائي 8/174في الزينة :باب موضع الخاتم من اليد، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 126من طريقين عن ابن وهب بهذا الإسناد.وأخرجه الترمذي في "الشمائل 90) " ، وأبو الشيخ ص 126من طريق يحيى بن حسان، عن سليمان بن بلال، به.

5502– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين، غير عاصم بن كليب فمن رجال مسلم .بندار :لقب محمد بن بشار، ومحمد :هو ابن جعفر، وأبو بردة :هو ابن أبي موسى الأشعري، قيل :اسمه عامر، وقيل :الحارث. وأخرجه النسائي 8/194في الزينة :باب موضع الخاتم، عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/138عن محمد بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 1/109عن هاشم، عن شعبة، به . وأخرجه أحمد 1/134و154، والنسائي 8/177في الزينة :باب النهي عن الخاتم في السبابة، و 194، و :220-219باب النهي عن الجلوس على المياثر مع الأرجوان، وابن ماجة 3648)) في اللباس :باب التختم في الإبهام، وأبو يعلى 281)) و 418)) و 419)) و 606)) من طرق عن عاصم، به .بعضهم اختصره. وأخرجه أحمد 1/78عن محمد بن فضيل، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنْ علي .وقد تقدم برقم 5438)) و 5440)).

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نَهَانِي نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ، وَعَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسی اور میثرہ (یعنی مخصوص قسم کے کپڑے استعمال کرنے) اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْوَشْمِ اِذِ الْفَاعِلُ وَالْمَفْعُوْلُ بِهٖ ذٰلِكَ مَلْعُوْنَانِ

(جسم کو) گدوانے کی ممانعت کا تذکرہ کیونکہ ایسا کرنے والا شخص اور جس کے ساتھ ایسا کیا گیا ہے وہ دونوں ملعون ہیں

5503 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"نظر لگنا حق ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جسم کو) گودنے سے منع کیا ہے۔"

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْوَاشِمَاتِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5504 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَتْ: اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَقُوْلُ: لُعِنَتِ الْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ، وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ، وَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ مَا تَقُوْلُ، قَالَ: بَلٰى وَجَدْتِ، وَلٰكِنَّكِ لَا تَعْلَمِيْنَ، قَالَتْ: وَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: اَمَا قَرَاْتِ (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا) (الحشر: 7)، قَالَتْ: بَلٰى، قَالَ: هُوَ ذَاكَ، قَالَتْ: اَمَا اِنِّيْ لَاَرٰى عَلٰى اَهْلِكَ بَعْضَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَادْخُلِيْ فَانْظُرِيْ،

5503- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "صحيفة همام 131)" ، بتحقيق الدكتور رفعت فوزي، و" مصنف عبد الرزاق 19778) ". ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/319، والبخاري 5740)) في الطب: باب العين حق، و 5944)) في اللباس: باب الواشمة، ومسلم 2187)) في السلام: باب الطب والمرضى والرقى، والبغوي 3190)).

فَدَخَلَتْ فَنَظَرَتْ، فَلَمْ تَرَ شَيْئًا، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ: هَلْ رَاَيْتِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ: اَمَا اِنَّكِ لَوْ رَاَيْتِ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ مَا صَحِبْتِنِي

علقمہ بیان کرتے ہیں: بنو اسد سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آئی وہ بولی مجھے یہ پتہ چلا ہے‘ آپ یہ کہتے ہیں: کہ گودنے والی اور گدوانے والی بال نوچنے والی اور بال نچوانے والی عورت پر لعنت کی گئی ہے‘ حالانکہ میں نے پورا قرآن پڑھا ہے۔ مجھے اس میں وہ چیز نہیں ملی جو آپ بیان کرتے ہیں‘ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں وہ بات مل جانی تھی‘ لیکن تمہارے پاس علم نہیں ہے اس نے دریافت کیا: وہ کیا ہے‘ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی۔

''رسول تمہیں جو (حکم) دیں اسے حاصل کرلو اور جس چیز سے وہ تمہیں منع کرتے ہیں باز آجاؤ''۔

اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں‘ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد یہی ہے اس عورت نے کہا: میرا یہ خیال ہے‘ آپ کی ایک زوجہ محترمہ بھی اس طرح کا کوئی کام کرتی ہیں‘ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم گھر کے اندر جاؤ اور اسے دیکھ لو‘ وہ عورت گھر کے اندر گئی۔ اس نے جائزہ لیا‘ تو اسے ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ حضرت عبداللہ نے اس عورت سے دریافت کیا تم نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم اس میں سے کوئی چیز دیکھ لیتی‘ تو وہ (یعنی ایسا کام کرنے والی بیوی) میرے ساتھ نہ رہتی۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنے والی اور حسن کے لیے (دانتوں) کو باریک کرنے والی عورتوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5505 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

5504- إسناده صحيح، إبراهيم بن بشار الرمادي، حافظ روى له أبو داود والترمذي وهو متابع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .منصور :هو ابن المعتمر، وابراهيم :هو ابن يزيد النخعي . وأخرجه أحمد 1/433-434و443، والحميدي 97)) ، والدارمي 2/279، والبخاري 4886)) و 4887)) في التفسير :باب (وما آتاكم الرسول فخذوه) ، و 5943)) في اللباس :باب الموصوله، و 5948)) : باب المستوشمة، ومسلم 2125)) في اللباس والزينة :باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة ..، والنسائي 8/146في الزينة :باب المتنمصات، وابن ماجه 1989)) في النكاح :باب الواصلة والواشمة، والبغوي في "شرح السنة 3191) ") ، وفي "معالم التنزيل 4/318 "من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/465، ومسلم 2125)) ، والترمذي 2782)) في الأدب :باب ما جاء في الواصلة والمستوصلة..، والنسائي 8/188في الزينة :باب لعن المتنمصات والمتفلجات، من طرق عن منصور، به . وأخرجه أحمد 1/454، ومسلم 2125)) ، النسائي 8/188من طريق الأعمش، عن إبراهيم، به. وأخرجه أحمد 1/462و448، والنسائي 6/149في الطلاق :باب إحلال المطلقة ثلاثاً وما فيه من التغليظ، و 8/146 في الزينة :باب المستوصلة، والبيهقي 7/208من طريقين عن عبد الله بن مسعود به.

إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

(متن حدیث): لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوبَ، كَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ، فَاَتَتْهُ، فَقَالَتْ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ، فَقَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ: وَمَا لِيَ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، قَالَتِ الْمَرْاَةُ: لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ، قَالَ: وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ ثُمَّ قَالَ: (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) (الحشر: 7)، قَالَ: قَالَتِ الْمَرْاَةُ: فَاِنِّي اَرَى شَيْئًا مِنْ هٰذَا الْآنَ عَلٰى امْرَاَتِكَ، قَالَ: فَاذْهَبِي، فَانْظُرِي قَالَ: فَدَخَلَتْ عَلٰى امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا، فَجَاءَتْ اِلَيْهِ، فَقَالَتْ: مَا رَاَيْتُ شَيْئًا، فَقَالَ: اَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا

❁❁ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت اور بال باریک کرنے والی عورت اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں خلا پیدا کرنے والی عورتوں جو اللہ کی تخلیق کو تبدیل کر دیتی ہیں ان پر لعنت کی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس بات کی اطلاع بنو اسد سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون اُمّ یعقوب کو ملی وہ قرآن کی عالمہ تھیں وہ حضرت عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس نے کہا: مجھے یہ پتہ چلا ہے آپ جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں اور بال اکھیڑنے والی عورتوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں خلا پیدا کرنے والی عورتوں پر لعنت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تغیر پیدا کر دیتی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور یہ حکم اللہ کی کتاب میں بھی ہے۔ وہ عورت بولی میں نے پورا قرآن پڑھ لیا ہے۔ مجھے اس میں یہ حکم نہیں ملا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر تم نے واقعی اسے پڑھا ہوتا تو تمہیں اس میں مل جاتا پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

''رسول تمہیں (جو حکم) دیں اسے حاصل کر لو اور جس چیز سے تمہیں منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔''

وہ عورت بولی میں نے آپ کی ایک اہلیہ میں ان میں سے کچھ چیزیں دیکھی ہیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جاؤ اور جا کر جائزہ لے لو وہ عورت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر چلی گئی اسے ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی پھر وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ اس نے بتایا میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی تو حضرت عبداللہ نے فرمایا اگر ایسا ہوتا (یعنی میری بیوی نے اس طرح کا کام کیا ہوتا) تو میں اس کے ساتھ نہ رہتا۔

5505– إسناده صحيح على شرط الشيخين. جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه البخاري (5939) في اللباس: باب المتنمصات، ومسلم (2125) في اللباس والزينة: باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة..، والبيهقي 7/312 عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (5931) في اللباس: باب المتفلجات للحسن، ومسلم (2125)، وأبو داود (4169) في الترجل: باب صلة الشعر، من طريقين عن جرير، به.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْقَزَعِ اَنْ يُّعْمَلَ فِيْ رُئُوسِ الصِّبْيَانِ وَالرِّجَالِ مَعًا

قزع کی ممانعت کا تذکرہ' وہ بچوں' یا مردوں کے سر پر کیا جائے (یعنی سر کو مونڈ دیا جائے اور اس کے کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں)

5506 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْجَنَدِيُّ، بِمَكَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زِيَادِ اللَّحْجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ، اَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ فَقُلْتُ: وَمَا الْقَزَعُ؟ فَاَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ: اِذَا حَلَقَ الصَّبِيُّ وَتَرَكَ هَاهُنَا شَعْرًا وَهَاهُنَا شَعْرًا فَاَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ اِلٰى نَاصِيَتِهٖ وَجَانِبَيْ رَاْسِهٖ، فَقِيْلَ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ: الْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ، فَقَالَ: لَا اَدْرِيْ، هٰكَذَا قَالَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قزع سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا قزع سے مراد کیا ہے' تو عبیداللہ نامی راوی نے بتایا: جب بچے کا سر مونڈ دیا جائے' تو یہاں کچھ بال رہنے دیئے جائیں یہاں کچھ بال رہنے دیئے جائیں۔ عبیداللہ نامی راوی نے اپنی پیشانی اور سر کے ایک طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی۔ عبیداللہ سے دریافت کیا اس بارے میں لڑکی اور لڑکے دونوں کا حکم برابر ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔ انہوں نے (یعنی میرے استاد نے) یہ روایت اسی طرح بیان کی تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّحْلَقَ وَسَطُ رَاْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ حَوَالَيْهِ عَلَيْهَا الشَّعْرُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' بچے کے سر کو درمیان میں سے مونڈ دیا جائے اور اس کے آس پاس کے بالوں کو چھوڑ دیا جائے

5507 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5506– إسناده صحيح، علي بن زياد اللحجي :ذكره المؤلف في "الثقات 8/470 "، فقال :من أهل المدينة، سمع ابن عيينة، وكان راويا لأبي قُرَّة حدثنا عنه المفضَّل بن محمد الجندي، مستقيم الحديث، مات يوم عرفة سنة ثمان وأربعين ومئتين، وأبو قرة :هو موسى بن طارق روى له النسائي وهو ثقة، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين وأخرجه البخاري (5920) في اللباس : باب القزع، عن محمد بن سلام، عن مخلد بن يزيد، عن ابن جريج، بهذا الإسناد وزاد فيه :قال عبيد الله :وعاودته فقال :أما القصة والقفا للغلام، فلا بأس بهما، ولكن القزع أن يُترَكَ بناصيته شَعَرٌ وليس في رأسه غيره وكذلك شق رأسه هذا وهذا.

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ اَنْ يُّحْلَقَ رَاْسُ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ بَعْضُ شَعْرِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع کیا ہے (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے: سر مونڈ دیا جائے اور اس کے کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَزَعَ مُبَاحٌ اسْتِعْمَالُ ضِدَّيْهِ الْحَلْقِ وَالْاِرْسَالِ مَعًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اقزع کی متضاد دونوں صورتیں ہیں

یعنی سر مکمل مونڈ دینا یا بالوں کو مکمل طور پر چھوڑ دینا دونوں مباح ہیں

5508 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى صَبِيًّا حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِهٖ وَتُرِكَ بَعْضُهُ، فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: احْلِقُوْهُ كُلَّهُ اَوِ اتْرُكُوْهُ كُلَّهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کے کچھ بال مونڈ دیئے گئے تھے اور کچھ چھوڑ دیئے گئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا اور فرمایا: تو اس کے پورے سر کو مونڈ دو یا پورے سر کو رہنے دو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تَسْتَوْصِلَ الْمَرْاَةُ بِشَعْرِهَا شَعْرَ غَيْرِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' عورت اپنے بالوں میں نقلی بال لگا لے

5509 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ

5507- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه مسلم 2120)) في اللباس: باب كراهية القزع، عن أمية بن بسطام، عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/39، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات (2777) "، ومسلم 2120))، وأبو داود 4193)) في الترجل: باب الذؤابة، من طريقين عن عمر بن نافع، به. وأخرجه أحمد 2/101، وأبو داود 4194)) من طريقين عن حماد بن سلمة، عن أيوب، عن نافع، به. وأخرجه دون تفسير القزع أحمد 2/67و 82و 83و118، والبخاري 5921)) في اللباس: باب القزع، وابن ماجة 3638)) في اللباس: باب النهي عن القزع، والبيهقي 9/305، والبغوي في "شرح السنة" 3185)) من طرق عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عمر.

5508- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه. وهو في "مصنف عبد الرزاق" 19564)). وأخرجه النسائي 8/130في الزينة: باب الرخصة في حلق الرأس، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وعن عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/88، وعنه أبو داود 4195)) في الترجل: باب الذؤابة. وأخرجه مسلم 2120))، والبغوي 3186)) من طرق عن عبد الرزاق. ولم يسق مسلم لفظه.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ دینے (یعنی نقلی بال لگانے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الزُّوْرَ الَّذِیْ نَهٰی عَنْهُ هُوَ اَنْ تَسْتَوْصِلَ الْمَرْاَةُ بِشَعْرِهَا شَعْرَ غَيْرِهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ دھوکہ جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے وہ یہ ہے' عورت اپنے بالوں میں نقلی بال لگالے

5510 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَفِیْ يَدِهٖ قُصَّةٌ مِّنْ شَعْرٍ يَقُوْلُ: مَا بَالُ نِسَاءٍ يَجْعَلْنَ فِیْ رُءُوْسِهِنَّ مِثْلَ هٰذَا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنِ امْرَاَةٍ تَجْعَلُ فِیْ رَاْسِهَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ غَيْرِهَا، اِلَّا كَانَ زُوْرًا

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: الرِّوَايَةُ كُلُّهَا زُوْرٌ، وَالصَّوَابُ زُوْرٌ اَنْ تُضَمَّ الزَّایُ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات بیان کی ان کے ہاتھ میں نقلی بالوں کا گچھا تھا۔ آپ نے فرمایا خواتین کو کیا ہے' وہ اپنے سر میں یہ استعمال کرتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی عورت اپنے سر میں دوسری کے بال استعمال کرتی ہے یہ چیز فریب ہوگی۔''

5509- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامي ثقة روى له النسائي، ومن فوقه من رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم .هشام بن أبي عبد الله :هو الدستوائي. وأخرجه الطبراني (725 /19) عن عبد الله بن أحمد، وجعفر بن محمد الفريابي، كلاهما عن إبراهيم بن الحجاج، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 8/187في الزينة :باب وصل الشعر بالخرق، من طريق أسد بن موسى، عن حماد بن سلمة، به . وأخرجه أحمد 4/93، ومسلم (2127)(124) في اللباس :باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، والنسائي 8/144في الزينة :باب وصل الشعر بالخرق، والطبراني (726 /19) من طرق عن هشام، به . وأخرجه النسائي 8/187، والطبراني (727 /19) من طريقين عن ابن المبارك، عن يعقوب بن القعقاع، عن قتادة، به.

5510- حديث صحيح، إسناده على شرط مسلم، محمد بن بكار -وهو ابن الريان الهاشمي -من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين، وفليح بن سليمان وإن تكلم فيه، قد توبع .وهو في "مسند أبي يعلى "ورقة 344/2. وأخرجه الطبراني /19 (798) عن عبد الله بن أحمد بن حنبل، عن محمد بن بكار، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو يعلى ورقة 344/2، والطبراني (799 /19) من طريق محمد بن بكار، عن إسماعيل بن عياش، عن زيد بن أسلم، عن سعيد المقبري، به .وأخرجه النسائي 8/144-145في الزينة :باب وصل الشعر بالخرق، والطبراني (800 /19) من طريقين عن ابن وهب، عن مخرمة بن بكير، عن أبيه، عن سعيد المقبري، قال :رأيت معاوية بن أبي سفيان على المنبر ..وذكر الحديث. وانظر تحقيق مسألة وصل الشعر في "رسائل أبي علي اليوسي "الرسالة الثانية والثلاثون .2/524-527.

شیخ بیان کرتے ہیں: تمام روایات میں لفظ زور (یعنی دھوکہ) ہے لیکن درست یہ ہے یہ لفظ زور ہے جس میں زیر پیش پڑھی جائے گی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاِسْمَ سَمَّاهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ یہ نام نبی اکرم ﷺ نے تجویز کیا ہے

5511 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا، وَاَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ، وَقَالَ: مَا كُنْتُ اَرَى اَحَدًا يَفْعَلُهُ اِلَّا الْيَهُودَ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ، فَسَمَّاهُ الزُّورُ

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے ہمیں خطبہ دیا۔ انہوں نے نقلی بالوں کا گچھا نکالا اور بولے: میرا یہ خیال ہے یہ عمل صرف یہودی کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں اطلاع ملی تھی تو آپ نے اسے دھوکہ دہی کا نام دیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ بَنِي اِسْرَائِيلَ اِنَّمَا هَلَكَتْ لَمَّا اسْتَوْصَلَتْ نِسَاؤُهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے تھے جب ان کی عورتوں نے نقلی بال لگانا شروع کیے تھے

5512 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ

5511- إسناده صحيح على شرط الشيخين. بندار: هو لقب محمد بن بشار شيخ البخاري، ومحمد: هو ابن جعفر. وأخرجه مسلم 2127)) (123) في اللباس: باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، والنسائي 187-8/186 في الزينة: باب الوصل في الشعر، وأبو يعلى ورقة 346/1 عن محمد بن بشار، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/91، وابن أبي شيبة 8/490، والنسائي 187-8/186 من طريق غندر محمد بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 4/101، والبخاري 3488)) في الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، و 5938)) في اللباس: باب الوصل في الشعر، والطبراني 828) /19) من طرق عن شعبة، به.

5512- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وهو في "الموطأ" 2/947 في الشعر: باب السنة في الشعر. ومن طريق مالك أخرجه البخاري 3468)) في الأنبياء: باب ما ذكر عن بني إسرائيل، و 5932)) في اللباس: باب الوصل في الشعر، ومسلم 2127)) في اللباس: باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، وأبو داود 4167)) في الترجل: باب في صلة الشعر، والطبراني 742) /19)، والبيهقي 2/426، والبغوي 3192)). وأخرجه الحميدي 600))، وأحمد 88-4/87، ومسلم 2127))، والترمذي 2781)) في الأدب: باب ما جاء في كراهية اتخاذ القصة، والنسائي 8/186 في الزينة: باب الوصل في الشعر، والطبراني 740) /19) و 741)) و 743)) و 744)) و 746)) و 747)) من طرق عن الزهري، به. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح.

مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ،

(متن حدیث):اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ تَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ، يَقُولُ: يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُولُ: اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ حَيْثُ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَاؤُهُمْ

❀❀ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: انہوں نے حج کے موقع پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر سنا۔ انہوں نے ایک سپاہی کے ہاتھ سے بالوں کا گچھا لیا اور بولے: اے اہل مدینہ تمہارے عالم کہاں ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مثل (کو استعمال کرنے) سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہوئے تھے جب ان کی خواتین نے اسے استعمال کرنا شروع کیا تھا۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ مَعًا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی (دونوں طرح کی) عورتوں پر ایک ساتھ لعنت ہونے کا تذکرہ

5513 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

(متن حدیث):اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقلی بال لگانے والی اور نقلی بال لگوانے والی جسم گودنے والی اور جسم گدوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ عَلٰى دَائِمِ الْاَوْقَاتِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نقلی بال لگوانے والی عورتوں پر تمام اوقات میں لعنت کرنے کا تذکرہ

5514 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ، قَالَ:

5513– إسناده صحيح على شرط الشيخين. يحيى بن سعيد: هو القطان. وأخرجه البخاري (5947) في اللباس: باب المستوشمة، ومسلم (2124) في اللباس: باب تحريم فعل الواصلة، وأبو داود (4168) في الترجل: باب صلة الشعر، والترمذي (2783) في الأدب: باب ما جاء في كراهية اتخاذ القصة، من طرق عن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/21، وابن أبي شيبة 8/487، والبخاري (5937): باب وصل الشعر، و (5940) باب الموصولة، والترمذي (2783)، والنسائي 8/145 في الزينة: باب المستوصلة، و 8/188: باب لعن الواشمة والموتشمة، وابن ماجه (1987) في النكاح: باب الواصلة والواشمة، والبغوي (3189) من طرق عن عبيد الله، به. وأخرجه البخاري (5942)، ومسلم (2124) من طريقين عن صخر بن جويرية، عن نافع، به.

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ صَفِيَّةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ:

(متن حدیث):إِنَّ جَارِيَةً زَوَّجُوهَا فَمَرِضَتْ، فَتَمَعَّطَ شَعْرُهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوا فِي شَعْرِهَا، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْمُوَاصَلَةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک لڑکی کی شادی ہوگئی۔ وہ بیمار ہوگئی۔ اس کے بال جھڑ گئے۔ اس کے خاندان والوں نے اس کے نقلی بال لگوانے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نقلی بال لگانے والی اور نقلی بال لگوانے والی اور نقلی بال لگوانے پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ تَسْتَوْصِلَ الْمَرْأَةُ بِشَعْرِهَا شَيْئًا يُشْبِهُ الشَّعْرَ يُرِيدُ بِهِ الزُّورَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی عورت اپنے بالوں میں ایسی چیز لگائے جو اس کے بالوں سے مشابہت رکھتی ہو اور وہ اس کے ذریعے دھوکہ دینے کا ارادہ کرے

5515 - (سند حدیث):أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

(متن حدیث):زَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' عورت اپنے سر میں نقلی بال لگوائے۔

5514- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله رجال الشيخين غير أبي داود: وهو الطيالسي، فمن رجال مسلم. عمرو بن مرة: هو الجَمَلي، وصفية: هي بنت شيبة بن عثمان بن أبي طلحة. وهو في "مسند الطيالسي 1564)". وأخرجه مسلم 2123)) في اللباس: باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، عن محمد بن بشار بندار، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم 2123)) والبيهقي 2/426من طريقين عن أبي داود الطيالسي، به. وأخرجه أحمد 6/111، والبخاري 5934)) في اللباس: باب وصل الشعر، والنسائي 8/146في الزينة: باب المتوصلة، والطحاوي في "مشكل الآثار 2/41" من طرق عن شعبة، به.

5515- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وقد صرح هو وابن جريج بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسهما. وهو في "مسند أحمد 3/296" وأخرجه مسلم 2126)) في اللباس: باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، والبيهقي 2/426من طرق عن عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار 2/42" من طريق ابن معين، عن حجاج، عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد 3/387من طريق ابن لهيعة، عن أبي الزُّبير، عن جابر.

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَوْصِلَاتِ وَالْوَاصِلَاتِ

نبی اکرم ﷺ کا نقلی بال لگانے اور لگوانے والی عورتوں پر لعنت کا تذکرہ

5516 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَاَنَّهَا مَرِضَتْ، فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا، فَاَرَادُوْا اَنْ يَصِلُوْهَا، فَسَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی کی شادی ہوئی۔ وہ بیمار ہوئی' تو اس کے بال جھڑ گئے۔ ان لوگوں نے اسے نقلی بال لگانے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت کی۔



5516- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو مكرر (5514)). وأخرجه ابن أبي شيبة 8/489، وعنه مسلم 2123)) في اللباس :باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة، عن يحيى بن أبي بكير، بهذا الإسناد.

بَابُ آدَابِ النَّوْمِ

باب! سونے کے آداب

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَرْكِ الْإِنْتِشَارِ لِلْمَرْءِ إِذَا هَدَأَتِ الرِّجْلُ

آدمی کو اس بات کے حکم ہونے کا تذکرہ ' جب لوگ سو جائیں ' تو وہ گھر سے باہر نہ نکلیں

5517 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسٰى عَبْدَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ كِلَابٍ اَوْ نُهَاقَ حُمُرٍ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ، فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ، وَاَقِلُّوا الْخُرُوجَ إِذَا هَدَأَتِ الرِّجْلُ، فَإِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا يَبُثُّ مِنْ خَلْقِهِ فِي لَيْلِهِ مَا شَاءَ، وَاَجِيفُوا الْاَبْوَابَ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا اُجِيفَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَغَطُّوا الْجِرَارَ، وَاكْفَئُوا الْآنِيَةَ، وَاَوْكُوا الْقِرَبَ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

" جب تم رات کے وقت کتے کے بھونکنے یا گدھے کے ریکنے کی آواز سنو ' تو اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ اس چیز کو دیکھتے ہیں ' جسے تم نہیں دیکھتے اور جب لوگ سو جائیں ' تو تم گھر سے باہر کم نکلا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے تم دروازے بند کرو اور ان پر اللہ کا نام لے لو کیونکہ شیطان ایسا دروازہ نہیں کھولتا جسے بند کر دیا گیا ہو اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور تم گھڑوں کو ڈھانپ دیا کرو اور برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو اور مشکیزوں کے منہ بند کر لیا کرو۔ "

5517- إسناده قوي، محمد بن عثمان العقيلي روى عنه جمع، وذكره المؤلف في "الثقات 9/98 "، وقال الحافظ في " التقريب :"صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين غير ابن إسحاق، فقد روى له أهل السنن، وقرنه مسلم بغيره، وقد صرح بالتحديث في الإسناد الآتي، فانتفت شبهة تدليسه .عبد الأعلى :هو ابن عبد الأعلى البصري السامي، ومحمد بن إبراهيم :هو ابن الحارث التيمي .وأخرجه مطولاً ومختصراً أحمد 3/306، والبغوي في "الأدب المفرد 1234) ") ، وأبو داود 5103)) في الأدب :باب ما جاء في الديك والبهائم، والحاكم 284-4/283، والبغوي 3060)) من طرق عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد . وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي. وأخرجه مختصراً أحمد 356-3/355، وأبو داود 5104)) والبخاري في " الأدب المفرد 1233) ") و 1235)) من طريقين عن أبي داود، به .وانظر الأحاديث من 1272)) إلى 1277)).

5518 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، نَحْوَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ بِاَمْرِ الشَّيْطَانِ اِيَّاهَا ذٰلِكَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ چوہا بعض اوقات گھر والوں سمیت گھر کو آگ لگا دیتا ہے کیونکہ شیطان نے اس کو اس بات کا حکم دیا ہوتا ہے

5519 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ آدَمَ الْجُرْجَانِيُّ غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَتْ فَارَةٌ، فَاَخَذَتْ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ، فَذَهَبَتِ الْجَارِيَةُ تَزْجُرُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعِيهَا قَالَ: فَجَاءَتْ بِهَا فَاَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا قَاعِدًا، فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلٰى هٰذَا فَتُحْرِقُكُمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک چوہیا آئی۔ اس نے (چراغ کی) بتی کو کھینچنا شروع کیا۔ ایک کنیز اسے بھگانے کی کوشش کرنے لگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کرنے دو وہ چوہیا اس بتی کو لے کر آئی اور اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چٹائی پر رکھ دیا جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ اس کے ذریعے اس چٹائی کا ایک درہم جتنا حصہ جل گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سونے لگو' تو چراغوں کو بجھا دو کیونکہ شیطان اس طرح کے (جانوروں کی) رہنمائی اس طرح کے کاموں پر کرتا ہے' تو وہ تمہیں جلا دیتے ہیں۔

5518- إسناده قوى رجاله رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، وهو صدوق، وهو مكرر ما قبله. القواريرى: هو عبيد الله بن عمر. وهو فى "مسند أبى يعلى (2327)". وأخرجه أبو يعلى أيضاً (2221) عن أبى خيثمة، عن يزيد بن زريع بهذا الإسناد.

5519- حديث صحيح لغيره، وإسناده ضعيف، أسباط: هو ابن نصر الهمدانى، روى له البخارى تعليقاً، واحتج به الباقون، وقد ضُعّف، وانكر ابو زرعة على الإمام مسلم إخراج حديث أسباط، وقال الساجى: روى أحاديث لا يتابع عليها عن سماك بن حرب. قلت: رواية سماك عن عكرمة فيها اضطراب. وأخرجه البخارى فى "الأدب المفرد (1222)"، وأبو داود (5247) فى الأدب: باب فى إطفاء النار بالليل، والحاكم 4/284-285 من طرق عن عمرو بن حماد بهذا الإسناد وصحح الحاكم إسناده ووافقه الذهبى! وفى الباب عن جابر رفعه "خمروا الآنية، وأجيفوا الأبواب، وأطفئوا المصابيح، فإن الفويسقة ربما جرّت الفتيلة، فأحرقت أهل البيت" أخرجه البخارى (6295)، ومسلم (2012).

ذِكْرُ إِطْلَاقِ اسْمِ الْعَدُوِّ عَلَى النَّارِ لِلْعِلَّةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

آگ پر لفظ ''دشمن'' کے اطلاق کا تذکرہ اس علت کی وجہ سے جسے ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5520 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، قَالَ:

(متن حدیث): احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاْنِهِمْ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِىَ عَدُوٌّ لَّكُمْ، فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں رات کے وقت ایک گھر اپنے گھر والوں سمیت جل گیا۔ جب ان کے معاملے کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے' جب تم سونے لگو' تو اسے بجھا دیا کرو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ إِزَالَةِ الْغَمَرِ مِنْ يَدِهِ عِنْدَ إِرَادَتِهِ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ رات کو سوتے وقت اپنے ہاتھ سے بو کو زائل کر دے

5521 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ بَاتَ وَفِىْ يَدِهٖ غَمَرٌ، فَعَرَضَ لَهٗ عَارِضٌ، فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ

5520- إسناده صحيح على شرط الشيخين أبو كريب :هو محمد بن العلاء بن كريب، وأبو أسامة :هو حماد بن أسامة، وبريد :هو ابن عبد الله بن أبي بردة بن أبي موسى الأشعري .وهو في "مسند أبي يعلى "ورقة 340/2. وأخرجه مسلم 2016)) في الأشربة :باب الأمر بتغطية الإناء وإيكاء السقاء ، عن أبي كريب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد وابنه عبد الله في "المسند " 4/399، والبخاري 6294)) في الاستئذان :باب لا تترك النار في البيت عند النوم، ومسلم 2016)) ، وابن ماجة 3770)) في الأدب :باب إطفاء النار عند المبيت، من طرق عن أبي أسامة، به.

5521-إسناده صحيح .خالد بن عبد الله :هو الواسطي . وأخرجه الدارمي 2/104عن عمرو بن عون، عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/263و537، والبغوي في "الجعديات 2768) ") ، والبخاري في "الأدب المفرد " 1220)) ، وأبو داود 3852)) في الأطعمة :باب في غسل اليد من الطعام، وابن ماجة 3297)) في الأطعمة :باب من بات وفي يده ريح غمر، والبيهقي 7/276، والبغوي 2878)) من طرق عن سهيل بن أبي صالح، به .وقال الحافظ في "الفتح 11/512: " وسنده صحيح على شرط مسلم .وأخرجه الترمذي 1860)) في الأطعمة :باب ما جاء في كراهة البيتوتة وفي يده ريح غمر؛ والحاكم 4/137من طريق محمد بن إسحاق الصغاني، عن محمد بن جعفر المدائني، عن منصور بن أبي الأسود عن الأعمش، عن أبي صالح، به.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص سونے لگے' اور اس کے ہاتھ میں کسی چیز کی بو ہو اور پھر اسے کوئی نقصان لاحق ہو' تو وہ اسے اپنے آپ کو ملامت کرے''۔

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ إِذَا اَوٰى اِلٰى مَضْجَعِهِ يُرِيْدُ النَّوْمَ

اس بات کا تذکرہ' آدمی جب اپنے بستر پر سونے کے لیے جائے' تو کیا پڑھے

5522 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تھے' تو آپ اپنا دایاں دست مبارک اپنے دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے تھے اور یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ' تو اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا جب' تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعْهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے'

5522– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير منصور بن أبي مزاحم، فمن رجال مسلم .أبو الأحوص :هو سلام بن سليم الحنفي، وأبو إسحاق .هو السبيعي الهمداني، وأخرج البخاري ومسلم لأبي أسحاق من رواية أبي الأحوص، انظر البخاري 7488)) ومسلماً 30))49)). وأخرجه الطيالسي 709)) عن شعبة، وابن أبي شيبة 9/76عن زكريا، وأحمد 4/290و 298و301، والبخاري في "الأدب المفرد 1215) " عن سفيان وإسرائيل، والنسائي في "عمل اليوم والليلة 752) " و 753)) عن زهير وسفيان، كلهم عن أبي إسحاق، بهذا الإسناد .وصححه الحافظ في "الفتح 11/115. " وأخرجه أحمد 4/300و301، والترمذي في "الشمائل 252) " ، والنسائي 755)) ، والبغوي 1310)) من طرق عن إسرائيل، عن أبي إسحاق السبيعي، عن عبد الله بن يزيد، عن البراء .وأخرجه الترمذي 3399)) في الدعوات :باب رقم 18)) من طريقين عن إسحاق بن منصور السلولي، عن إبراهيم بن يوسف بن أبي إسحاق، عن أبيه، عن أبي إسحاق، عن أبي بردة بن أبي موسى الأشعري، عن البراء .وقال :هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.وأخرجه النسائي 757)) من طريق إبراهيم بن طهمان، عن أبي إسحاق عن أبي عبيدة بن أبي موسى الأشعري، عن البراء .وأخرجه أحمد 4/281، والترمذي في "الشمائل 252) " ، والنسائي 754)) ، وأبو يعلى 1711)) من طرق عن أبي إسحاق، عن أبي عبيدة ورجل آخر عن البراء .

یہ روایت ابواسحاق نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے

5523 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يُونُسُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ اَبِيْ وَحَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث):اَنَّهُ كَانَ اِذَا اضْطَجَعَ لِيَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جب آپ سونے کے لئے لیٹتے تھے تو آپ اپنا دایاں دست مبارک اپنے دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا۔''

ذِكْرُ مَا يَقُوْلُ الْمَرْءُ اِذَا اَتٰى مَضْجَعَهُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ

اس بات کا تذکرہ آدمی جب اپنے بستر پر آئے تو وہ تسبیح تکبیر اور تحمید میں سے کیا پڑھے

5524 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ،

(متن حدیث):اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَيْهِ اَثَرَ الرَّحٰى، وَبَلَغَهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِسَبْيٍ، فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا، فَلَمْ تَلْقَهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ، فَحَدَّثَتْهَا الْحَدِيْثَ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ، فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ، فَقَالَ: مَكَانَكُمَا وَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلٰى صَدْرِيْ، فَقَالَ: اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَانِيْ، تُكَبِّرَانِ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتُسَبِّحَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، فَاِنَّهُ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

5523– إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو مكرر ما قبله، وهو في "مسند أبي يعلى (1682) ".

5524– إسناد صحيح، الرمادي :هو إبراهيم بن بشار، روى له أبو داود والترمذي، وهو حافظ وقد توبع، ومن فوقه من رجال الشيخين .الحكم :هو ابن عتيبة.وأخرجه أحمد 1/96، والبخاري (3113) في فرض الخمس :باب الدليل على أن الخمس لنوائب رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والمساكين، و (5361) في النفقات باب عمل المرأة في بيت زوجها، و (6318) في الدعوات :باب التكبير والتسبيح عند المنام، ومسلم (2727) في الذكر والدعاء :باب التسبيح أول النهار وعند النوم، وأبو داود (5062) في الأدب :باب في التسبيح عند النوم، والبغوي (1322) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه بأطول مما هنا ابن السني في "عمل اليوم والليلة (744) " من طريق زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عتيبة، به.

ہوئیں تا کہ چکی پیسنے کی وجہ سے ہونے والی مشقت کی شکایت آپ سے کریں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کا پتہ چلا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی آئے ہیں' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خادم مانگنے کے لئے تشریف لائی تھیں۔ ان کی ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہوئی۔ ان کی ملاقات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساری بات بتا دی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتا دی۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رات کے وقت) اس وقت ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم اپنے بستر میں لیٹ چکے تھے ہم اٹھنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنی جگہ پر رہو۔ آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے' یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدم مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم دونوں نے مجھ سے جو چیز مانگی ہے کیا میں اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں۔ تم **34** مرتبہ اللہ اکبر **33** مرتبہ سبحان اللہ اور **33** مرتبہ الحمد للہ اس وقت پڑھ لیا کرو جب تم اپنے بستر پر لیٹو' یہ تم دونوں کے لئے خادم (کے ملنے) سے زیادہ بہتر ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقِرَاءَةِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونُ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ مَضْجَعَهُ

جو شخص اپنے بستر پر آئے اسے سورۃ کافرون کی تلاوت کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5525 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهُ اِذَا اَوَيْتُ اِلَى فِرَاشِي، قَالَ: اقْرَاْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ

✿✿ فروہ بن نوفل اشجعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جسے میں اس وقت پڑھ لیا کروں جب میں اپنے بستر پر (سونے کے لئے) آتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سورہ الکافرون پڑھ لیا کرو۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ فعل کرنے کا حکم دیا گیا ہے

5526 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ اَبِيهِ،

5525- حديث صحيح، رجاله ثقات .أبو عبد الرحيم :اسمه خالد بن يزيد، ويقال :ابن أبي يزيد الحراني .وقد تقدم برقم (790)، وانظر ما بعده.

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي رَبِيبَةٍ لَنَا، فَتَكْفُلُهَا زَيْنَبُ؟ قَالَ: ثُمَّ جَاءَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَرَكْتُهَا عِنْدَ أُمِّهَا، قَالَ: فَمَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنَامِي، قَالَ: اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا، فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

فروہ بن نوفل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں ہماری سوتیلی صاحب زادی (کی تعلیم وتربیت) میں دلچسپی ہے' تاکہ زینب اس کی کفالت کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے (اس بچی کے بارے میں) دریافت کیا' تو انہوں نے عرض کی: میں اسے اس کی ماں کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا پھر تم کس کام سے آئے ہو۔ انہوں نے عرض کی: میں اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جسے میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سورت الکافرون کی تلاوت کیا کرو اور ان اختتامی کلمات کے ہمراہ سو جایا کرو یہ سورت شرک سے بری ذمہ ہونے کا اظہار ہے۔

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الرُّقَادِ، ثُمَّ أَدْرَكَتْهُ الْمَنِيَّةُ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ

اس چیز کا تذکرہ' جب آدمی سوتے وقت اسے پڑھ لے اور پھر اسی رات اسے موت آجائے' تو وہ فطرت پر مرے گا

5527 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

5526– إسناد صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح، وقد أخرج البخاري ومسلم لزهير بن معاوية من روايته عن أبي إسحاق. وهو في "مسند علي بن الجعد "رقم 2654)) ، ونوفل :هو ابن فروة الأشجعي، يكنى أبا فروة، وليس له في الكتب الستة غير هذا الحديث، وقد تقدم مع تخريجه برقم 791)) ، ونزيد هنا :أخرجه الدارمي 2/459، وابن أبي شيبة 9/74و 10/249عن أبي نعيم الفضل بن دكين، حدثنا زهير، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة 802) "

5527– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هو الطيالسي هشام ابن عبد الملك، ومحمد بن كثير :هو العبدي، وأبو إسحاق :هو عمرو ابن عبد الله السبيعي، وسماع شعبة منه قديم .وأخرجه الدارمي 2/288عن أبي الوليد الطيالسي، عن شعبة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 4/285و300، والبخاري 6313)) في الدعوات :باب ما يقول إذا نام، ومسلم 2711)) في الذكر والدعاء :باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، والنسائي في "عمل اليوم والليلة 775) "، وأبو يعلى 1721)) من طرق عن شعبة، به .وأخرجه عبد الرزاق 19829)) ، والطيالسي 708)) ، والحميدي 723)) ، وابن أبي شيبة 9/71و 75 و 10/245و246، وأحمد 4/299و302 -301، والبخاري 7488)) في التوحيد :باب قول الله تعالى (أنزله بعلمه والملائكة يشهدون) ، ومسلم 2710))58) ، والترمذي 3394)) في الدعوات :باب ما جاء في الدعاء إذا أوى إلى فراشه، والنسائي في "اليوم والليلة 773) " و 774)) و 776)) و 777)) و 778)) و 779)) ، وابن ماجة 3876)) في الدعاء :باب ما يدعو به إذا أوى إلى فراشه، وأبو يعلى 1668)) ، والبغوي 1317)) من طرق عن أبي إسحاق، به .وأخرج البخاري 6315)) في الدعوات . باب النوم على الشق الأيمن، وفي "الأدب المفرد 1211) " و 1213)) ، ومن طريقه البغوي 1316)) من طريقين عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ البراء بن عازب قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا أوى إلى فراشه، قال ...وذكره .وانظر 5536)) و 5542)).

قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ:

(متنِ حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: اَوْصَى رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ، فَاِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب وہ بستر پر جائے۔ یہاں ابن کثیر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ تلقین کی کہ وہ یہ پڑھے۔

"اے اللہ! میں اپنا آپ تیرے سپرد کرتا ہوں میں نے اپنا رخ تیری طرف کیا میں نے اپنی پشت کو تیرے سہارے کر دیا۔ میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا۔ تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے بھی اور تیری (بے نیازی سے) ڈرتے ہوئے بھی تیرے علاوہ اور کوئی پناہ گاہ اور نجات کی جگہ نہیں ہے۔ تیرے مقابلے میں صرف تیری طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔ میں تیری اس کتاب پہ ایمان لایا جسے' تو نے نازل کیا اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے' تو نے مبعوث کیا ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کلمات کو پڑھنے والا شخص اگر اسی رات میں) فوت ہو جاتا ہے' تو وہ فطرت (یعنی دین اسلام) پر مرے گا۔"

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِيْ يَغْفِرُ اللّٰهُ ذُنُوْبَ قَائِلِهِ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ

اس چیز کا تذکرہ جسے بستر پر جاتے وقت پڑھنے والے کے گناہوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت کر دے گا

5528 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، بِتُسْتَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ الْاَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْكُوْفِيُّ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهُ اَوْ خَطَايَاهُ - شَكَّ مِسْعَرٌ - وَاِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی ذات عیب سے پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔"

تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی خطاؤں کی مغفرت کر دیتا ہے یہ شک مسعر نامی راوی کو ہے (آگے روایت میں یہ الفاظ ہیں) "خواہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔"

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ الرُّقَادِ يَكُونُ خَيْرًا لَهُ مِنْ خَادِمٍ يَخْدُمُهُ

اس چیز کا تذکرہ جسے آدمی سوتے وقت پڑھ لے تو یہ اس کے لیے ایسے خادم سے زیادہ بہتر ہے جو اس کی خدمت کرے

5529 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ،

(متن حدیث): اَنَّ فَاطِمَةَ، اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَخْدِمُهُ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَدُلُّكِ اَوْ اُعَلِّمُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ ذٰلِكَ، اِذَا اَوَيْتِ اِلٰى فِرَاشِكِ فَسَبِّحِي وَكَبِّرِي وَهَلِّلِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَلَمْ اَدَعْهَا مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خادم مانگنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی نہ کروں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کیا میں تمہیں اس چیز کی تعلیم نہ دوں جو تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہو۔ جب تم اپنے بستر پر (سونے کے لئے) جاؤ' تو **33,33** مرتبہ سبحان اللہ، اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے میں نے اس عمل کو کبھی ترک نہیں کیا۔ لوگوں نے دریافت کیا جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جنگ صفین کی رات بھی (میں نے اس عمل کو ترک نہیں کیا)

5529- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وقد تقدم برقم (5499). وأخرجه الحميدي (43) ، وأحمد 1/80، والبخاري (5362) في النفقات :باب خادم المرأة ومسلم (2727) في الذكر والدعاء :باب التسبيح أول النهار وعند النوم، والنسائي في "اليوم والليلة (814) " ، وأبو يعلى (578) ، وابن السني في "اليوم والليلة (745) " من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (2727) من طريق عطاء ، عن مجاهد، به .وأخرجه أحمد 1/144، والدارمي 2/289، والنسائي (815) ، وأبو يعلى (274) و (345) و (552) من طريق يزيد بن هارون، عن العوام ابن حوشب، عن ابن أبي ليلى، به.

ذِكْرُ مَا يُهَلِّلُ الْمَرْءُ بِهِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ

اس بات کا تذکرہ جب آدمی رات کو بیدار ہو تو اپنے پروردگار کی معبودیت کا اعتراف کیسے کرے

5530 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَضَوَّرَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ ایک ہے وہ غلبے والا ہے وہ آسمان و زمین اور اس کے درمیان موجود تمام چیزوں کا پروردگار ہے۔ وہ غالب ہے اور مغفرت کرنے والا ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يُعْقِبَ التَّهْلِيلَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ بِسُؤَالِ الْمَغْفِرَةِ وَالزِّيَادَةِ فِي الْعِلْمِ وَنَفْيِ الزَّيْغِ عَنِ الْخَلَدِ

اس بات کا تذکرہ ہم نے تہلیل کے جو کلمات ذکر کیے ہیں ان کے بعد آدمی کے لیے کیا کرنا

مستحب ہے جس کا تعلق مغفرت طلب کرنے، علم میں اضافے کا سوال کرنے اور ہدایت حاصل ہونے کے بعد ٹیڑھے پن سے بچنے (کی دعا کرنے سے ہے)

5531 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متنِ حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَكَ

5530- إسناده صحيح، أحمد بن سيار روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح .وأخرجه النسائي في النعوت كما في "التحفة 12/183 "، وفي "اليوم والليلة 864) ") ، وابن السني 762)) ، والحاكم 1/540، والبيهقي في " الأسماء والصفات 1/42 "

5531- عبد الله بن الوليد :هو ابن قيس بن الأخرم التجيبي المصري روى له أبو داود والنسائي في "اليوم والليلة "، هذا الحديث، وروى عنه جمع، وذكره المصنف في "الثقات "، وقال الدارقطني :لا يعتبر بحديثه، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح . وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة 865) ") ، وابن السني 761)) من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داود 5061)) في الأدب :باب ما يقال عند النوم، والمزي في ترجمة عبد الله بن الوليد من "تهذيب الكمال "، من طريق سعيد بن أبي أيوب، به وصححه الحاكم 1/450، ووافقه الذهبي!

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِی، وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ، اللّٰهُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اَنْ هَدَيْتَنِیْ، وَهَبْ لِیْ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت بیدار ہوتے تھے' تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اے اللہ' تو پاک ہے میں اپنے ذنب کی مغفرت تجھ سے طلب کرتا ہوں۔ میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ کر اور میرے دل کو' تو نے ہدایت نصیب کی ہے' اس کے بعد اسے ٹیڑھا نہ کرنا اور محض اپنے فضل کے تحت مجھے رحمت عطا کر بے شک' تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔''

ذِكْرُ مَا يَحْمَدُ الْمَرْءُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مَا اَحْيَاهُ بَعْدَ اِمَاتَتِهِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کو اپنے پروردگار کی کیسے حمد بیان کرنی چاہئے جب وہ اسے موت (یعنی نیند) دینے کے بعد زندگی (یعنی بیداری) عطا کرے

5532 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ: اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا، وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے زندہ ہوتا ہوں (یعنی بیدار ہوتا ہوں) اور تیرے نام سے

5532- إسناده صحيح على شرط البخاري، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. سفيان: هو الثوري. وأخرجه أحمد 5/397 و399 و407، وابن أبي شيبة 9/71 و10/247، والبخاري (6312) في الدعوات: باب ما يقول إذا نام، و (6324) : باب ما يقول إذا أصبح، وفي "الأدب المفرد (1205) "، وأبو داود (5049) في الأدب: باب ما يقال عند النوم، والنسائي في "اليوم والليلة (747) " و (856) و (857) ، وابن ماجه (3880) في الدعاء: باب ما يدعو إذا انتبه من الليل، من طرق عن سفيان "بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي (748) و (858) من طريق أبي خالد، عن سفيان، عن عبد الملك بن عمير، عن الشعبي، عن ربعي بن حراش. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/247، والبخاري (6314) في الدعوات: باب وضع اليد اليمنى تحت الخد والترمذي (3417) في الدعوات: باب ما يدعو به عند النوم، وفي "الشمائل (253) "، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 167، والبغوي (1311) و (1312) من طرق عن عبد الملك بن عمير، عن ربعي، به. وانظر (5514). وأخرجه النسائي (749) و (750) و (860) من طريقين عن منصور، عن ربعي، به. وفي الباب عن أبي ذر عند البخاري (6325) و (7395) ، وعن البراء عند أحمد 4/302 و294 ومسلم (2711) ، وأبي الشيخ ص 166.

برکت حاصل کرتے ہوئے مرتا ہوں (یعنی سوتا ہوں)۔"

جب نبی اکرم ﷺ بیدار ہوتے تھے' تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

"ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ہمیں موت (یعنی نیند) دینے کے بعد زندگی (یعنی بیداری) دی اور اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔"

ذِكْرُ الشَّيْءِ الَّذِي إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ عِنْدَ اسْتِيقَاظِهِ مِنَ النَّوْمِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِقَوْلِهِ ذٰلِكَ إِنْ أَدْرَكَتْهُ مَنِيَّتُهُ

اس چیز کا تذکرہ جب آدمی نیند سے بیدار ہونے پر اسے پڑھ لے' تو وہ اسے پڑھنے کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا اگر اسے اسی دن موت آجائے

5533 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَوَى الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، فَيَقُولُ الْمَلَكُ: اخْتِمْ بِخَيْرٍ، وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ: اخْتِمْ بِشَرٍّ، فَإِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ، ثُمَّ نَامَ بَاتَتِ الْمَلَائِكَةُ تَكْلَؤُهُ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ قَالَ الْمَلَكُ: افْتَحْ بِخَيْرٍ، وَقَالَ الشَّيْطَانُ: افْتَحْ بِشَرٍّ، فَإِنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ عَلَيَّ نَفْسِي، وَلَمْ يُمِتْهَا فِي مَنَامِهَا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَإِنْ وَقَعَ مِنْ سَرِيرِهِ فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص اپنے بستر پر جاتا ہے' تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے پاس آتے ہیں' فرشتہ یہ کہتا ہے: بھلائی کے ذریعے (اپنے دن بھر کے کاموں کا) اختتام کرو۔ شیطان کہتا ہے: برائی کے ذریعے (اپنے دن بھر کے کاموں کا) اختتام کرو۔"

5533- إبراهيم بن الحجاج السامي، روى له النسائي وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح، إلا أن فيه عنعنة أبي الزبير .وهو في "مسند أبي يعلى (1791) ". وأخرجه عن أبي يعلى مختصراً ابن السني في "عمل اليوم والليلة 750) " ، ونسبه المنذري في "الترغيب والترهيب 1/416 "إلى أبي يعلى، وصحح إسناده. وذكره الهيثمي في "المجمع " 10/120-121 ونسبه إلى أبي يعلى، وقال :رجاله رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج السامي، وهو ثقة .وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة 854) " عن الحسن بن أحمد، عن إبراهيم بن الحجاج، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 853)) ، وأبو يعلى، وابن السني 12)) من طريق المغيرة بن مسلم، وأخرجه الحاكم 1/548 من طريق هشام الدستوائي، كلاهما عن أبي الزبير، به .قال الحاكم :صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي! وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد 1214) " ، والنسائي 855)) من طريقين عن حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قال.

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) اگر وہ شخص اللہ کا ذکر کر کے سوتا ہے تو فرشتے رات بھر اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں جب وہ بیدار ہو جائے تو فرشتہ کہتا ہے بھلائی کے ذریعے (اپنے دن کے کاموں) کا آغاز کرو اور شیطان کہتا ہے: برائی کے ذریعے آغاز کرو اگر وہ شخص یہ پڑھ لے۔

''ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے میری جان مجھے واپس کر دی اور اسے سونے کے دوران ہی موت نہیں دی ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اس بات سے روکا ہوا ہے وہ برباد ہو جائیں۔ (یہ آیت کے آخر تک پڑھنا ہے) ہر طرح کی حمد اس کے لئے مخصوص ہے جس نے آسمان کو اس بات سے روکا ہوا ہے وہ زمین پر گر جائے البتہ اس کی اجازت سے ایسا ہو سکتا ہے۔''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) اگر وہ شخص اس چارپائی سے گر کر مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمَسْاَلَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْغُفْرَانَ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ مَضْجَعَهُ اِنْ اَمْسَكَ نَفْسَهُ وَحِفْظَهَا اِنْ اَرْسَلَهَا

اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ اس شخص کے لیے جو اپنے بستر پر آتا ہے

(ان الفاظ میں) اگر اللہ تعالیٰ نے اس کی جان کو روک لیا (تو اس کی مغفرت کر دے) اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت کرے

5534 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَاْخُذْ دَاخِلَةَ اِزَارِهِ، فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ، وَيُسَمِّي اللّٰهَ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ عَلٰى فِرَاشِهِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، وَلْيَقُلْ: سُبْحَانَكَ رَبِّي، بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5534- حديث صحيح، أحمد بن أبان القرشي ذكره المؤلف في "الثقات 8/32 "فقال :من ولد خالد بن أسيد، من أهل البصرة، يروي عن سفيان بن عيينة، حدثنا عنه ابن قحطبة وغيره، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد 1217) "(، ومسلم 2714)) في الذكر والدعاء :باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، من طريقين عن أنس بن عياض، بهذا الإسناد .وعندهما "وليُسَمِّ الله ." وأخرجه البخاري (6320)) في الدعوات :باب رقم 13)) ، وفي "الأدب المفرد 1210) "(، ومسلم 2714)) ، وأبو داود 5050)) في الدعوات :باب ما يقال عند النوم، والنسائي في "اليوم والليلة " 791)) من طرق عن عبد الله بن عمر، به.

''جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے' تو وہ اپنے تہبند کے اندرونی حصے کے ذریعے اسے جھاڑ لے اور بسم اللہ پڑھ لے کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا اس کے بعد اس کے بستر پر کیا چیز آئی تھی' پھر جب وہ لیٹنے کا ارادہ کرے' تو دائیں پہلو پر لیٹے اور یہ پڑھے۔

''تو پاک ہے اے میرے پروردگار میں تیری مدد کے ذریعے اپنا پہلو (بستر پر) رکھتا ہوں اور تیری مدد کے ذریعے اسے اٹھاؤں گا اگر' تو نے میری جان کو روک لیا (یعنی مجھے موت دے دی)' تو اس کی مغفرت کرنا اگر' تو نے اسے چھوڑ دیا (یعنی میں دوبارہ بیدار ہو گیا)' تو اس چیز کے ہمراہ اس کی حفاظت کرنا جس کے ہمراہ' تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اِنَّمَا اُمِرَ لِمَنْ اَتٰى مَضْجَعَهُ وَوَسَّدَ يَمِينَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ حکم اس شخص کو دیا گیا ہے' جو بستر پر (سونے کے لیے) آتا ہے اور دائیں طرف کو تکیہ بناتا ہے

5535 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْزِعْ اِزَارَهُ، وَلْيَنْفُضْ بِدَاخِلَتِهَا فِرَاشَهُ، ثُمَّ لِيَتَوَسَّدْ يَمِينَهُ، وَيَقُوْلُ: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَضَعُ جَنْبِي، وَبِكَ اَرْفَعُهُ، اللّٰهُمَّ اِنْ اَمْسَكْتَهَا فَارْحَمْهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَسَمِعَهُ مِنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے' تو اپنے تہبند کا (ایک سرا) باہر نکال کر اس کے اندرونی حصے کے ذریعے اپنے بستر کو جھاڑ لے پھر وہ دائیں پہلو کے بل تکیے (پر سر رکھے) اور یہ پڑھے۔

5535– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو مكرر ما قبله. وأخرجه أحمد 2/422، والنسائي في "اليوم والليلة" 792)) ، والبيهقي في "الأسماء والصفات 126-1/125 "من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد . وأخرجه عبد الرزاق 19830)) ، وابن أبي شيبة 9/73و 10/248، والدارمي 2/288، وأحمد 2/283و 295و432، والنسائي 793)) من طرق عن عبيد الله بن عمر، به. وأخرجه البخاري 7393)) في التوحيد :باب السؤال بأسماء الله تعالى، من طريق مالك، والترمذي 3401)) في الدعوات :باب رقم 20)) ، من طريق ابن عجلان، كلاهما عن سعيد المقبري، به .قال الترمذي :حديث حسن . وأخرجه النسائي 794)) من طريق ابن المبارك، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أبي هريرة موقوفاً.

''اے اللہ! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اپنا پہلو (بستر پر) رکھتا ہوں اور تیری مدد سے ہی اسے اٹھاؤں گا: اے اللہ! اگر تو نے اسے روک لیا تو اس پر رحم کرنا اور اگر اسے چھوڑ دیا' تو اس کی اس چیز کے ہمراہ حفاظت کرنا جس کے ذریعے' تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سعید مقبری نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اِنَّمَا اُمِرَ لِلْاٰخِذِ مَضْجَعَهُ وَهُوَ مُتَوَضِّءٌ لِلصَّلَاةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس دعا کا حکم اس شخص کو ہے' جو اپنے بستر پر آتا ہے اور نماز کے لیے وضو کی طرح (وضو کرتا ہے)

5536 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِى الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ قُلِ: اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِى اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِى اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِى اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِى اَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِى اَرْسَلْتَ، وَاجْعَلْهُ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ، فَاِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقُلْتُ: اَسْتَذْكِرُهُنَّ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِى اَرْسَلْتَ؟ فَقَالَ: وَبِنَبِيِّكَ الَّذِى اَرْسَلْتَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بستر پر جانے لگو' تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لو پھر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاؤ پھر یہ پڑھو۔

5536– حديث صحيح، ابن أبى السرى -وهو محمد بن المتوكل -متابع، وباقى رجاله ثقات رجال الشيخين .معمر :هو ابن سليمان .وقد تقدم برقم 5527)) وسيأتى برقم 5542)). وأخرجه البخارى 6311)) فى الدعوات :باب إذا بات طاهرًا، وأبو داود 5046)) فى الأدب :باب ما يقال عند النوم، والنسائى فى "اليوم والليلة 782) " ، والبغوى 1315)) من طريقين عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 293-4/292، ومسلم 2710)(56)) فى الذكر والدعاء :باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، أبو داود 5048)) من طرق عن منصور بن المعتمر، به. وأخرجه أحمد 4/290و296، ومسلم 2710)) ، وأبو داود 5047)) و 5048)) والنسائى 780)) و 783)) و 784)) و 785)) من طرق عن سعد بن عبيدة، به . وأخرجه النسائى 781)) عن أبى بكر بن إسحاق، عن محمد بن سابق، عن إبراهيم بن طهمان، عن منصور بن المعتمر، عن الحكم بن عتيبة، عن سعد بن عبيدة، عن البراء بن عازب قال ...فذكره. وقال الحافظ فى "الفتح 11/109 "بعد أن أورد كلام ابن أبى حاتم هذا :قلت :فهو من المزيد فى متصل للأسانيد .

''اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے سامنے جھکا دیا میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا۔ میں نے رغبت رکھتے ہوئے اور ڈر رکھتے ہوئے اپنی پشت تیرے ساتھ لگا دی (یعنی تجھ پر آسرا کر لیا) تیرے مقابلے میں تیرے علاوہ اور کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں ہے۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے' تو نے نازل کیا ہے اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے' تو نے مبعوث کیا ہے۔''

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:) تم ان کلمات کو اپنی آخری گفتگو بناؤ اگر تم (اسی رات میں) فوت ہو جاتے ہو تو تم فطرت (یعنی دین اسلام) پہ فوت ہو گے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں' یاد کرتے ہوئے لفظ ''تیرے نبی پر ایمان لایا'' کی بجائے ''تیرے رسول پر ایمان لایا'' پڑھ دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (یہ پڑھو) تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے' تو نے مبعوث کیا ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ قَضَاءَ دَيْنِهِ وَغِنَاهُ مِنَ الْفَقْرِ عِنْدَ مَنَامِهِ

بندے کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ سوتے وقت اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے: وہ اس کا قرض ادا کر دے اور اسے غربت سے بے نیاز کر دے

5537 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَبُوْ صَالِحٍ، يَاْمُرُنَا اِذَا اَرَادَ اَحَدُنَا اَنْ يَّنَامَ اَنْ يَّضْطَجِعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرْوِيْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✿✿ سہیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابوصالح ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی شخص سونے لگے' تو وہ اپنے دائیں پہلو کے بل (بستر پر) لیٹ جائے اور پھر یہ پڑھے۔

''اے اللہ! اے تمام آسمانوں کے پروردگار اور زمین کے پروردگار اور عظیم عرش کے پروردگار اے ہمارے پروردگار اور اے ہر چیز کے پروردگار! اے دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے! اے تورات انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے!

5537- إسناده صحيح على شرط مسلم، سهل بن أبي صالح من رجال مسلم، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وجرير :هو ابن عبد الحميد. وأخرجه مسلم 2713)) في الذكر والدعاء :باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد . وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة 790) " ، وعنه ابن السني 720)) عن إسحاق بن راهويه، عن جرير، به. وأخرجه مسلم 2713))62)) ، والترمذي 3400)) في الدعوات :باب رقم 19)) من طريقين عن خالد الطحان

میں ہر اس چیز کی شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، جس کی پیشانی کو تو نے پکڑا ہوا ہے، تو ہی سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں ہے، تو ہی سب کے بعد ہے تیرے بعد کچھ نہیں ہے، تو ایسا ظاہر ہے، تیرے اوپر کوئی نہیں ہے، تو ہماری طرف سے قرض کو ادا کر دے اور ہمیں غربت سے محفوظ کر دے۔''

سہیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابو صالح نے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَزَّ عَلٰى مَا كَفَاهُ وَآوَاهُ عِنْدَ اِرَادَتِهِ النَّوْمَ

آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہونے کا تذکرہ، جب وہ سونے کا ارادہ کرے، تو اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے جو اس نے بندے کی کفایت کی ہے اور اس بندے کو پناہ عطا کی ہے

5538 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا تَبَوَّاَ مَضْجَعَهُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَسَقَانِي، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَعْطَانِي فَاَجْزَلَ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، اللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، وَمَالِكَ كُلِّ شَيْءٍ، وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ، لَكَ كُلُّ شَيْءٍ، اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تھے، تو یہ پڑھتے تھے: ''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جس نے میری ضروریات کی کفایت کی مجھے پناہ دی اور مجھے سیراب کیا ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے، جس نے مجھ پر احسان کرتے ہوئے اپنا فضل کیا ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے، جس نے مجھے عطا کرتے ہوئے بہترین عطا کیا ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جو ہر حالت میں ہو اے اللہ! اے ہر چیز کے پروردگار اے ہر چیز کے مالک اے ہر چیز کے معبود ہر چیز تیری ملکیت ہے میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّسَمِّيَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ اِرَادَتِهِ النَّوْمَ

اس بات کا تذکرہ، آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے، وہ سونے کے ارادے کے

5538- إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن بريدة: هو عبد الله بن بريدة بن الحصيب. وأخرجه أحمد 2/117، وأبو داود 5058)) في الأدب: باب ما يقال عند النوم، والنسائي في "اليوم والليلة 798) ")، وفي النعوت كما في "التحفة" 5/443، وابن السني 728))، والبغوي 1319)) من طرق عن عبد الصمد ابن عبد الوارث، بهذا الإسناد.

وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے

5539 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ، قَالَ: اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

"اے اللہ! میں تیرے اسم سے برکت حاصل کرتے ہوئے مرتا ہوں (یعنی سوتا ہوں) اور زندہ ہوں گا (یعنی بیدار ہوں گا)"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

"ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمیں موت (یعنی نیند) دینے کے بعد زندگی (یعنی بیداری) دی اور اسی کی بارگاہ میں دوبارہ زندہ ہونا ہے۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عَلٰى مَا اَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ وَكَفَاهُ عِنْدَ اِرَادَتِهِ النَّوْمَ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ سونے کے ارادے کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اس بات پر کہ اس نے اس کو کھلایا ہے اسے پلایا ہے اور اس کی کفایت کی ہے

5540 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمیں کھلایا ہمیں پلایا اور ہماری کفایت کی تو کتنے ہی لوگ ایسے

5539– إسناده صحيح على شرط الشيخين. يحيى بن سعيد: هو القطان، وسفيان: هو الثورى. وهو مكرر (5532).

5540– إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج السامى روى له النسائى، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 3/153 و167 و253 ومسلم (2715) فى الذكر والدعاء: باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، وأبو داود (5053) فى الأدب: باب ما يقال عند النوم، والترمذى (3396) فى الدعوات: باب ما جاء فى الدعاء إذا أوى إلى فراشه، وفى "الشمائل (256)"، والنسائى فى "عمل اليوم والليلة (799)" من طرق عن حماد بن سلمة بهذا الإسناد. وقال الترمذى: حسن صحيح غريب.

ہے جن کا کفایت کرنے والا کوئی نہیں ہے جنہیں پناہ دینے والا کوئی نہیں ہے۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ عِنْدَ اِرَادَتِهِ النَّوْمَ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ سونے کے ارادے کے وقت اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کرے

5541 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِي وَاَنْتَ تَتَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، اللّٰهُمَّ اِنْ تَوَفَّيْتَهَا فَاغْفِرْ لَهَا، وَاِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِهِ: اَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: بَلْ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُهُ، فَظَنَنَّا اَنَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ بستر پر لیٹتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! تو نے میری جان کو پیدا کیا ہے' تو ہی اسے موت دے گا اس کی موت اور زندگی تیرے ہاتھ میں ہے اے اللہ! اگر' تو نے اسے موت دے دی' تو اس کی مغفرت کرنا اور اگر اسے زندہ رکھا' تو اس کی حفاظت کرنا اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔“

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے ایک صاحب نے دریافت کیا: کیا حضرت عمران رضی اللہ عنہ کلمات کو پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا: جی نہیں بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہتر شخصیت ان کلمات کو پڑھتی تھیں:

راوی بیان کرتے ہیں: ہمارا یہ خیال ہے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے“۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ تَفْوِيضُ النَّفْسِ اِلَى الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ اِرَادَتِهِ النَّوْمَ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ سونے کے ارادے کے وقت اپنے آپ کو اپنے خالق کے سپرد کر دے

5542 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الْحَسَنِ عُبَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5541– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وإسماعيل بن إبراهيم :هو ابن علية، وعبد الله بن الحارث :هو أبو الوليد البصري . وأخرجه مسلم 2712)) في الذكر والدعاء :باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، والنسائي في "عمل اليوم والليلة 796) ") و 797)) ، وابن السني في "عمل اليوم والليلة 726) ") من طريقين عن خالد الحذاء ، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ نَفْسِی اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِی اِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِی اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں جب آپ بستر پر لیٹتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا۔ میں نے اپنا رخ تیری طرف کر لیا۔ میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا۔ رغبت رکھتے ہوئے بھی اور ڈرتے ہوئے بھی تیرے مقابلے میں تیری ذات کے علاوہ اور کوئی جائے پناہ اور کوئی جائے نجات نہیں ہے۔''

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ قِرَاءَةُ سُورَةٍ مَعْلُومَةٍ عِنْدَ اِرَادَتِهِ النَّوْمَ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ سونے کے ارادے کے وقت کچھ متعین سورتوں کی تلاوت کرلے

5543 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِی اَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِی عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ النَّوْمَ جَمَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، ثُمَّ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَرَاْسَهُ وَسَائِرَ جَسَدِهِ

قَالَ عُقَيْلٌ: وَرَاَيْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تھے تو دونوں ہاتھ ملا کر ان پر پھونک مارتے تھے پھر آپ سورہ اخلاص سورہ فلق اور سورہ الناس کی تلاوت کرتے تھے پھر وہ دونوں ہاتھ اپنے چہرے اپنے سر اور اپنے پورے جسم پر پھیر لیتے تھے۔

عقیل بیان کرتے ہیں: میں نے ابن شہاب زہری کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5542– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبيد بن الحسن، فمن رجال مسلم .أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي، وقد تقدم برقم 5527)) و 5536)). وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة 787) ") من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد.

5543– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخاري 5748)) في الطب :باب النفث في الرقية من طريق سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عن الزهري، بهذا الإسناد .وفيه :قال يونس :كنت أرى ابن شهاب يصنع ذلك إذا أتى إلى فراشه. وانظر ما بعده.

ذِكْرُ الْعَدَدِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ اسْتِعْمَالُ هَذَا الْفِعْلِ بِهِ

اس تعداد کا تذکرہ جس تعداد کے مطابق اس فعل پر عمل کرنا مستحب ہے

5544 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اَوَى إِلَى فِرَاشِهِ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، وَقَرَاَ فِيهِمَا بِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تھے تو آپ اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان پر پھونک مارتے تھے۔ ان میں سورہ اخلاص سورہ فلق اور سورہ الناس پڑھ کر دم کرتے تھے پھر آپ ان دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ہوسکتا تھا پھیر لیتے تھے۔ ایسا آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقِرَاءَةِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ مَضْجَعَهُ

جو شخص بستر پر آتا ہے اسے سورۃ کافرون کی تلاوت کرنے کے حکم ہونے کا تذکرہ

5545 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا اَقُولُهُ اِذَا اَوَيْتُ اِلَى فِرَاشِي، قَالَ: اقْرَاْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ

فروہ بن نوفل اشجعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں تعلیم دیجئے جسے میں اس وقت پڑھ لیا کروں جب میں اپنے بستر پر جاتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سورہ الکافرون پڑھ لیا کرو۔

5544- إسناده صحيح .يزيد بن موهب :هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب، روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .وهو مكرر ما قبله . وأخرجه أبو داود 5056)) في الأدب :باب ما يقال عند النوم، عن يزيد بن موهب، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 5017)) في فضائل القرآن :باب فضل المعوذات، وأبو داود 5056)) ، والترمذي 3402)) في الدعوات :باب ما جاء فيمن يقرأ من القرآن عند المنام، والنسائي في "عمل اليوم والليلة 788) "، وفي التفسير من "الكبرى" كما في "التحفة 12/60 "، أربعتهم عن قتيبة بن سعيد، عن المفضل بن فضالة، به.

5545- إسناده صحيح .وهو مكرر ما قبله، وقد تقدم برقم 791)) و 5526)).

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل کا حکم دیا گیا ہے

5546 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي رَبِيبَةٍ لَنَا فَتَكْفُلُهَا زَيْنَبُ؟ قَالَ: ثُمَّ جَاءَ، فَسَاَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَرَكْتُهَا عِنْدَ اُمِّهَا، قَالَ: فَمَجِيءُ مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي شَيْئًا اَقُولُهُ عِنْدَ مَنَامِي، قَالَ: اقْرَاْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ، ثُمَّ نَمْ عَلٰى خَاتِمَتِهَا، فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ

❁❁ فروہ بن نوفل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں ہماری سوتیلی بیٹی میں دلچسپی ہے' زینب اس کا خیال رکھا جائے راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا میں اسے اس کی والدہ کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا پھر تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں تعلیم دیں' جسے میں رات کے وقت پڑھ لیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سورہ الکافرون پڑھ لیا کرو اور پھر اسے پڑھنے کے بعد سو جایا کرو یہ سورۃ شرک سے بری ذمہ ہونے کا اظہار ہے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُؤْمِنِ مُجَانَبَةَ النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

اس بات کا تذکرہ' مومن کے لیے یہ بات لازم ہے' وہ عشاء کی نماز سے پہلے سونے سے اجتناب کرے

5547 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعَتْنِي عَائِشَةُ وَاَنَا اَتَكَلَّمُ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَقَالَتْ: يَا عُرَيُّ اَلَا تُرِيحُ كَاتِبَكَ، فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَنَامُ قَبْلَهَا وَلَا يَتَحَدَّثُ بَعْدَهَا *

❁❁ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے عشاء کی نماز کے بعد بات کرتے ہوئے سنا' تو انہوں نے فرمایا: اے عروہ کیا تم اپنے کاتب (یعنی نیکیاں لکھنے والے فرشتے) کو آرام نہیں کرنے دو گے؟ نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز سے پہلے سوتے نہیں تھے اور اس کے بعد بات چیت نہیں کرتے تھے۔

5546– إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرج مالك في "الموطا 2/987 "في الكلام :باب ما يكره من الكلام بغير ذكر الله، أنه بلغه أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن كنت ترسل إلى بعض أهلها بعد العتمة فتقول :ألا تُرِيحون الكُتَّاب؟

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' عشاء کی نماز سے پہلے سویا جائے' یا اس کے بعد بات چیت کی جائے

5548 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِى الْمِنْهَالِ، عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا، وَالْحَدِيْثِ بَعْدَهَا، يَعْنِىْ عِشَاءَ الْاٰخِرَةِ

❀❀ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (عشاء کی نماز) سے پہلے سونے اور اس کے بعد بات چیت کرنے سے منع کیا ہے۔ راوی کی مراد عشاء کی نماز تھی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ نَوْمِ الْاِنْسَانِ عَلٰى بَطْنِهِ اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لَا يُحِبُّ تِلْكَ النَّوْمَةَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی پیٹ کے بل (الٹا ہو کر) سوئے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس طرح کے سونے کو پسند نہیں کرتا

5549 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى بَطْنِهِ، فَغَمَزَهُ بِرِجْلِهِ، وَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے پیٹ کے بل (الٹا)

5548- إسناده صحيح على شرطهما. عوف: هو ابن أبي جميلة الأعرابي، وأبو المنهال: هو سيّار بن سلامة الرياحي، وأبو برزة: اسمه نضلة بن عبيد وهو في "مصنف ابن أبي شيبة 2/280"، وقد تحرف فيه "عوف" "إلى": عون"، و "أبو برزة" "إلى" أبو بردة." وأخرجه أحمد 4/423، وعبد الرزاق 2131))، والبخاري 547)) في مواقيت الصلاة: باب وقت العصر، و 599)) باب ما يُكره من السمر بعد العشاء والنسائي 2/262 في المواقيت: باب كراهة النوم بعد صلاة المغرب، و 2/265 باب ما يستحب من تأخير العشاء، وابن ماجة 701)) في الصلاة: باب النهي عن النوم قبل صلاة العشاء، وعن الحديث بعدها والبيهقي 1/450 و 451 من طُرق عن عوف الأعرابي، بهذا الإسناد وانظر الحديث 1504)).

5549- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عمرو: وهو ابن علقمة بن وقاص الليثي، فقد أخرج له البخاري مقروناً، ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث. إسحاق بن إبراهيم: هو ابن راهويه الحنظلي. وأخرجه الحاكم 4/271 من طريق محمد بن عبد السلام، عن إسحاق ابن إبراهيم، بهذا الإسناد وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم! وأقره الذهبي. وأخرجه أحمد 2/287 و 304، والترمذي 2768)) في الأدب: باب ما جاء في كراهية الاضطجاع على البطن، من طرق عن محمد بن عمرو، به.

لیٹا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاؤں کے ذریعے اسے ٹھوکا دیا اور ارشاد فرمایا: یہ لیٹنے کا ایسا طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

ذِكْرُ بُغْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا النَّائِمِينَ عَلٰى بُطُونِهِمْ

اللہ تعالیٰ کا پیٹ کے بل سونے والوں کو ناپسند کرنے کا تذکرہ

5550 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ قَيْسِ بْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ انْطَلِقْ مَعَ فُلَانٍ، وَيَا فُلَانُ انْطَلِقْ مَعَ فُلَانٍ حَتّٰى بَعَثَ خَمْسَةً اَنَا خَامِسُهُمْ، فَقَالَ: قُومُوا مَعِي فَفَعَلْنَا، فَدَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ اَطْعِمِينَا فَقَرَّبَتْ جَشِيشَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اَطْعِمِينَا فَقَرَّبَتْ حَيْسًا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَ تْ بِعُسٍّ، فَشَرِبَ ثُمَّ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَ تْ بِعُسٍّ دُونَهُ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ نِمْتُمْ عِنْدَنَا، وَاِنْ شِئْتُمْ اَتَيْتُمُ الْمَسْجِدَ فَنِمْتُمْ فِيهِ قَالَ: فَنِمْنَا فِي الْمَسْجِدِ، فَاَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ، فَاَصَابَنِيْ نَائِمًا عَلٰى بَطْنِيْ، فَرَكَضَنِيْ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِهٰذِهِ النَّوْمَةِ، هٰذِهِ نَوْمَةٌ يَكْرَهُهَا اللّٰهُ، اَوْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ

5550– إسناده ضعيف لجهالة ابن قيس بن طغفة ويقال :ابن طخفة، لكنه يتقوى بما قبله، وقد سماه المؤلف في "ثقاته" 5/59:عبد الله، وهو في عداد المجهولين، وجاء في "التهذيب :12/308 "ابن قيس بن طخفة، عن أبيه في النهي عن النوم على البطن، وعنه يحيى بن أبي كثير، وفيه خلاف .وأخرجه النسائي في الوليمة من "الكبرى "كما في "التحفة 4/210 "عن محمود بن خالد، عن الوليد بن مسلم، بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي في الوليمة من "الكبرى "والحاكم 4/270-271عن العباس بن الوليد بن مزيد، عن أبيه، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ محمد بن إبراهيم قال النسائي :حدثني ابن ليعيش بن طخفة، وقال الحاكم :عن قيس الغفاري، عن أبيه .وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد 1187) ") من طريق موسى بن خلف، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ ابن طخفة الغفاري، عن أبيه . وأخرجه أحمد 3/429و 5/426-427والطبراني 8227)) و 8228)) من طريق هشام الدستوائي، وأحمد 3/430و 5/427، والطبراني 7232)) من طريق شيبان، كلاهما عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة عن يعيش بن طخفة بن قيس الغفاري، عن أبيه. وأخرجه الطبراني 8229)) من طريق أبي إسماعيل القناد، عن يحيى، عن أبي سلمة، عن يعيش بن طهفة أو طخفة، عن أبيه. وأخرجه 8230)) من طريق الأوزاعي، عن يحيى، عن أبي سلمة، عن يعيش بن طهفة الغفاري، عن أبيه . وأخرجه 8231)) من طريق يحيى بن عبد العزيز، عن يحيى، عن أبي سلمة، عن يعيش الغفاري، عن أبيه. وأخرجه أحمد 3/430و 5/426، والطبراني 8226)) من طريق محمد بن عمرو بن طلحة، عن نعيم بن عبد الله عن أبي طخفة الغفاري، عن أبيه . وأخرجه أحمد 5/426من طريق ابن إسحاق، عن محمد بن عمرو بن عطاء ، عن يعيش بن طهفة، عن أبيه. وأخرجه 5/426من طريق ابن أبي ذئب، عن الحارث بن عبد الرحمن، عن ابن لعبد الله بن طهفة، عن أبيه . وأخرجه عبد الرزاق 19802)) عن معمر، عن يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن رجلاً من أهل الصفة ..وانظر "تحفة الأشراف 4/209-210 "، و "التاريخ الكبير "للبخاري 367 -4/365و "الإصابة 2/227. "

حضرت قیس بن طغفہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت صفہ (کے چبوترے) پر موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: اے فلاں تم فلاں کے ہمراہ روانہ ہو جاؤ اے فلاں تم فلاں کے ہمراہ روانہ ہو جاؤ' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ افراد کو بھیجا جن میں' میں بھی شامل تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ہمارے ساتھ چلو ہم نے ایسا ہی کیا ہم لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے یہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! ہمیں کھانے کے لئے کچھ دو' تو انہوں نے جشیشہ (مخصوص قسم کا کھانا) آگے کر دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! ہمیں (مزید کچھ) کھانے کے لئے دو' تو انہوں نے حیس (مخصوص قسم کا کھانا) پیش کر دیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! ہمیں پینے کے لئے دو' تو انہوں نے عس (مخصوص قسم کا مشروب) پیش کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا پھر آپ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! ہمیں پینے کے لئے کچھ اور دو' تو وہ مزید عس لے آئیں جو پہلے سے کچھ کم تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) فرمایا اگر تم لوگ چاہو' تو تم ہمارے ہاں سو جاؤ اور اگر تم چاہو تو مسجد جا کر وہاں سو جاؤ۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو ہم لوگ مسجد میں سو گئے رات کے آخری حصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے مجھے پیٹ کے بل سوئے ہوئے پایا' تو آپ نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے ٹھوکا دے کر ارشاد فرمایا کیا وجہ ہے' تم اس طرح سو رہے ہو یہ سونے کا ایسا طریقہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) جس سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے۔

5551 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَسْتَلْقِ الْاِنْسَانُ عَلٰى قَفَاهُ وَيَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: هٰذَا الْفِعْلُ الَّذِي زَجَرَ عَنْهُ هُوَ اَنْ يَّسْتَلْقِيَ الْمَرْءُ عَلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يَشِيلَ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ وَيَضَعَهَا عَلَى الْاُخْرٰى، وَذَاكَ اَنَّ الْقَوْمَ كَانُوا اَصْحَابَ مَيَازِرَ، وَاِذَا اسْتَعْمَلَ مَا وَصَفْتُ مَنْ عَلَيْهِ الْمِئْزَرُ دُونَ السَّرَاوِيلِ رُبَّمَا تُكْشَفُ عَوْرَتُهُ، فَمِنْ اَجْلِهِ مَا نَهٰى عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی انسان اپنی گدی کے بل اس طرح نہ لیٹے کہ اس کا ایک پاؤں دوسرے پر ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ فعل جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے مراد یہ ہے: آدمی گدی کے بل

5551– حديث صحيح. هشام بن عمار قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 3/297-298 من طريق حجاج وروح، و 3/322، ومسلم 2099)) 73)) في اللباس والزينة: باب في منع الاستلقاء على الظهر ووضع إحدى الرجلين على الأخرى، من طريق محمد بن بكر، ثلاثتهم عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يحدث. فذكر حديثاً أطول مما هنا، وفيه: ولا تضع إحدى رجليك على الأخرى إذا استلقيت." وأخرجه أحمد 3/299-300، ومسلم 2099)) 74)) ، وأبو داود 4865)) في الأدب: باب في الرجل يضع إحدى رجليه على الأخرى، والترمذي 2766)) في الأدب: باب ما جاء في الكراهية في ذلك، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/277 "، وأبو يعلى 2031)) من طرق عن أبي الزبير، به. وانظر الحديث الآتي برقم 5553)).

یوں لیٹے کہ اس کا ایک پاؤں اوپر ہو اور اسے اس نے دوسرے پر رکھ لیا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے' وہ لوگ تہبند باندھا کرتے تھے اور جس شخص نے تہبند باندھا ہوا ہو شلوار نہ پہنی ہوئی ہو اگر وہ اس طریقے پر عمل کرے' تو ایسا کرنے کے نتیجے میں اس کی شرم گاہ سے پردہ ہٹ سکتا ہے۔ اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِعْلَ الَّذِىْ يُضَادُّ فِى الظَّاهِرِ الْخَبَرَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ

نبی اکرم ﷺ کا اس فعل پر عمل کرنے کا تذکرہ' جو بظاہر اس فعل کے برخلاف ہے' جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5552 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ،

(متن حدیث): اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِى الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذَا الْفِعْلُ الَّذِىْ اسْتَعْمَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَدُّ الرِّجْلَيْنِ جَمِيعًا، وَوَضْعُ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى دُوْنَ ذٰلِكَ الْفِعْلِ الَّذِىْ نَهٰى عَنْهُ، وَهُوَ ضِدُّ قَوْلِ مَنْ جَهِلَ صِنَاعَةَ الْحَدِيْثِ، فَزَعَمَ اَنَّ اَخْبَارَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَضَادُّ وَتَتَهَاتَرُ

✿✿ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ فعل جس پر نبی اکرم ﷺ نے عمل کیا ہے اس سے مراد یہ ہے: آپ نے اپنے

5552– إسناده صحيح على شرطهما .عمُّ عباد بن تميم :هـو عبد الله بن زيد بن عاصم بن كعب الأنصارى المازنى، كنيته أبـو محـمـد، صحابى شهير، وأمه أم عمارة نسيبة بنت كعب، شهد أحداً وغيرها، واختُلِفَ فى شهوده بدراً، وكان مسيلمة الكذاب قتـل أخاه حبيبَ بن زيد، فلمّا غزا الناس اليمامة شارك عبدُ الله بن زيد ووحشيُّ بن حرب فى قتل مسيلمة، واستشهد عبد الله بن زيد بالحرة سنة ثلاث وستين وهو فى "الموطأ 1/172 "فى قصر الصلاة فى السفر :باب جامع الصلاة. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 4/38، والبخارى 475)) فى الصلاة :باب الاستلقاء فى المسجد ومد الرجل، ومسلم 2100))75)) فى اللباس والزينة :باب فى إبـاحة الاستـلـقـاء ووضع إحدى الرجلين على الأخرى، وأبو داود 4866)) فى الأدب :بـاب فـى الـرجل يضع إحدى رجليه على الأخرى، والنسائى 2/50فى المساجد :بـاب الاسـتلقاء فى المسجد، والطحاوى 4/278، والبغوى 486)) . زاد البخارى وأبو داود :وعـن ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب قال :كان عمر وعثمان يفعلان ذلك . وأخرجه عبد الرزاق 20221)) ، والحميدى 414)) ، والـدارمى 2/282، وأحـمد 4/38و 39و40، والبـخارى 5969)) فى الأدب :بـاب الاسـتـلـقـاء ووضـع الرجل على الأخرى، و 6487)) فى الاستئذان .باب الاستلقاء ، ومسلم 2100))76)) ، والترمذى 2765)) فى الأدب

دونوں پاؤں سیدھے کیے ہوئے تھے اور ان میں سے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔ یہ وہ فعل نہیں ہے جس سے نبی اکرم ﷺ نے منع کیا ہے اور یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس گمان کا قائل ہے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول روایات میں تضاد اور اختلاف پایا جاتا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْفِعْلَ الْمَجْزُوْرَ عَنْهُ اِنَّمَا اُرِيْدَ بِذٰلِكَ رَفْعُ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى لَا وَضْعُهَا عَلَيْهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ ممنوعہ فعل اس کے ذریعے مراد یہ ہے: ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے بلند کیا جائے اس پر رکھنا مراد نہیں ہے

5553 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَاَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اشتمال صماء اور ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر لپیٹنے سے منع کیا ہے اور (اس بات سے بھی منع کیا ہے) کہ آدمی ایک پاؤں دوسرے پر رکھے جب کہ وہ پشت کے بل چت لیٹا ہوا ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ فِيْهِ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا الْخَبَرَ الَّذِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ

اس روایت کا تذکرہ جس میں اس بات کی دلیل پائی جاتی ہے جو ہماری اس روایت کی بیان کردہ تاویل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے جو روایت ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5554 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سُمَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

5553– إسناده صحيح يزيد بن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهَب، وهو ثقة، روى له أبو داود والنسائي، وابن ماجة، وأبو الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرس- ثقة، روى له البخاري مقروناً، واحتج به مسلم، ورواية أبي الزبير عن جابر فيما حدث به عنه الليث محمولةٌ على السماع. وأخرجه أحمد 3/349، ومسلم 2099)) (72) في اللباس: باب في منع الاستلقاء على الظهر ووضع إحدى الرجلين على الأخرى، وأبو داود 4865)) في الأدب: باب في الرجل يضع إحدى رجليه على الأخرى، والترمذي 2767)) في الأدب: باب ما جاء في الكراهية في ذلك، والنسائي 8/210 في الزينة: باب النهي عن الاحتباء في ثوب واحد، والبيهقي 2/224 من طريقين عن الليث، بهذا الإسناد ولم يذكر أبو داود في روايته " :نهى عن اشتمال الصماء والاحتباء في ثوب واحد "، ولم يذكر النسائي في روايته " :وأن يرفع الرجل " ...وانظر (5551)).

دِینَارٍ، عَنْ اَبِی بَکْرِ بْنِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهٰی اَنْ یَّسْتَلْقِیَ الرَّجُلُ وَیَثْنِیَ اِحْدَی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے آدمی کے اس طرح چت لیٹنے سے منع کیا ہے اس نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا ہو۔



5554- إسناده حسن. محمد بن عیسی، وهارون بن محمد: من رجال السنن، و کلاهما صدوق ومن فوقهما ثقات علی شرط الشیخین. أبو بکر بن حفص: اسمه عبد الله. وأخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار 4/277" من طریق أمیة بن بسطام، عَنْ یَزِیدَ بْنِ زُرَیْعٍ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، بهذا الإسناد. ولفظه: أنه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نهی أن یثنی الرجل إحدی رجلیه علی الأخری.

كِتَابُ الْحَظْرِ وَالْإِبَاحَةِ

کتاب! حظر واباحت کے بارے میں روایت

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ تَحْرِيمِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا خِصَالًا مَعْلُومَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' اللہ تعالیٰ نے کچھ متعین عادتیں مسلمانوں کے لیے حرام قرار دی ہیں

5555 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ، مَوْلَى الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْاُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنَعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ

❁❁ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی' بیٹیوں کو زندہ گاڑنے' دوسروں کا حق ادا نہ کرنے اور ان کا حق مارنے کو تمہارے لئے حرام قرار دیا ہے اور اس نے تین چیزوں کو تمہارے لئے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ (فضول) بحث کرنا' بکثرت (غیر ضروری) سوال کرنا (یا ضرورت کے بغیر) مانگنا اور مال کو ضائع کرنا''۔

5555- إسناده صحيح على شرطهما .جرير :هو ابن عبد الحميد الضبي، ومنصور :هو ابن المعتمر، والشعبي :هو عامر بن شراحيل.وأخرجه مسلم 593) 3/1341)12) في الأقضية :باب النهي عن كثرة المسائل من غير حاجة ...، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه البخاري 2408)) في الاستقراض :باب ما ينهى عن إضاعة المال، والنسائي في الرقائق كما في " التحفة 8/497 "، والطبراني 901) /20) ، والبغوي 3426)) من طرق عن جرير، به .أخرجه أحمد 4/246، ومسلم 3/1341 593))12)) ، والطحاوي في " مشكل الآثار 4/233-234 "، والطبراني 903) /20) من طريق شيبان، عن منصور، به .وأخرجه أحمد 4/250-251و255، والطبراني 897) /20) و 904)) من طرق عن الشعبي، به . وأخرجه أحمد 4/250، والدارمي 2/310-311، والبخاري في "الصحيح 5975) ") في الأدب :باب عقوق الوالدين من الكبائر، وفي "الأدب المفرد " 460)) ، ومسلم 14) 3/1341) ، والطحاوي في "المشكل 4/233 "، والطبراني 909) /20) و 910)) و 913)) و 919)) و 920)) و 930)) و 942)) و 943)) ، والبيهقي في "الآداب 105) ") من طرق عن ورّاد، به .وبعضهم يزيد في الحديث على بعض .وانظر الحديث 5719)).

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ خِصَالٍ مَعْلُومَةٍ مِنْ اَجْلِ عِلَلٍ مَعْدُوْدَةٍ

کچھ متعین عادات سے ممانعت کا تذکرہ' جو کچھ متعین علتوں کی وجہ سے ہے

5556 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامِ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ مُعَاوِيَةَ، كَتَبَ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا غُلَامَهُ وَرَّادًا، فَقَالَ: اكْتُبْ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ وَاْدِ الْبَنَاتِ، وَعُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ، وَعَنْ مَنْعٍ وَهَاتِ، وَعَنْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةِ الْمَالِ سَمِعَ الشَّعْبِيُّ هٰذَا عَنْ وَرَّادٍ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَهُ الشَّيْخُ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا' کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث تحریر کر کے بھیج دیں' جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو' تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے نوجوان (سیکرٹری) وراد کو بلایا اور بولے: تم یہ لکھو کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے ماؤں کی نافرمانی کرنے' دوسروں کا حق ادا نہ کرنے اور ان کا حق مارنے' فضول بحث تمحیص اور بکثرت سوالات (یعنی غیر ضروری سوالات یا ضرورت کے بغیر مانگنے) اور مال کو ضائع کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام شعبی نے یہ روایت وراد کے حوالے سے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيْهِ اسْتَحَقَّ بُغْضَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ

ان خصلتوں کا تذکرہ' جو کسی شخص میں پائی جائیں تو وہ اپنے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا مستحق ہوگا

5557 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ فِي الْاٰخِرَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا، وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّيْ فِي الْاٰخِرَةِ اَسْوَؤُكُمْ اَخْلَاقًا، الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ الثَّرْثَارُوْنَ .

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"آخرت میں تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اور میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے

5557- حديث صحيح، رجاله ثقات على شرط مسلم إلّا أن مكحولاً -وهو الشامي -لم يسمع من أبي ثعلبة الخشني .
المقدمي :هو محمد بن أبي بكر بن علي بن عطاء بن مقدّم .وقد تقدم الحديث برقم(482) ، وذكرت فيه شواهده التي يصح بها.

جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے' اور آخرت میں میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق زیادہ برے ہوں گے وہ لوگ جو تکلف کے ساتھ خود کو فصیح ظاہر کرتے ہیں' پھیلا کر گفتگو کرتے ہیں' واہی تباہی بولتے ہیں''۔

ذِكْرُ وَصْفِ اَقْوَامٍ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ اَجْلِ اَعْمَالٍ ارْتَكَبُوْهَا

کچھ لوگوں کی صفت کا تذکرہ جن کے کچھ اعمال کے ارتکاب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں ناپسند کرتا ہے

5558 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ، وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ، وَالشَّيْخُ الزَّانِيْ، وَالْاِمَامُ الْجَائِرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار لوگوں کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے قسمیں اٹھا کر (مال) فروخت کرنے والے کو' غریب متکبر کو' بوڑھے زانی کو اور ظالم حکمران کو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّمْكُرَ الْمَرْءُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ اَوْ يُخَادِعَهُ فِيْ اَسْبَابِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ کسی معاملے میں مکر کرے یا اس کو دھوکہ دے

5559 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ الْجَهْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5558- إسناده صحيح .إبراهيم بن الحجاج السامي :ثقة، روى له النسائي، ومن فوقه على شرطهما غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم.وأخرجه النسائي 5/86في الزكاة :باب الفقير المختال، والقضاعي في "مسند الشهاب 324) ")، والخطيب في "تاريخه 9/358 "من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

5559- إسناده حسن .الهيثم بن جهم :روى عنه جمع وذكره المؤلف في "الثقات 9/235 "، وابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل 9/83 "وقال :سألت أبي عنه، فقال :لم أر في حديثه مكروهاً .عاصم :هو ابن بهدلة ابن أبي النجود وأخرجه الطبراني في "الكبير 10234) ")، وفي "الصغير 838) ")، والقضاعي في "الشهاب 253) ") و254)) و354))، وأبو نعيم في "الحلية 4/188-189 "من طريق الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد .وقال الهيثمي 4/79: رجاله ثقات، وفي عاصم ابن بهدلة كلام لسوء حفظه .وقال المنذري في "الترغيب 2/572: "إسناده جيد.

(متن حدیث): مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا، وَالْمَكْرُ وَالْخِدَاعُ فِي النَّارِ *

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ہمیں دھوکہ دے (یا ملاوٹ کرے) وہ ہم میں سے نہیں ہے دھوکہ اور فریب جہنم میں ہوں گے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّفْسِدَ الْمَرْءُ امْرَاَةَ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ اَوْ يُخَبِّبَ عُبَيْدَهُ عَلَيْهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی بیوی کو خراب کرے یا اس کے غلام کو اس کے خلاف کرے

5560 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ خَبَّبَ عَبْدًا عَلٰى اَهْلِهِ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ اَفْسَدَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی بندے کو اس کی بیوی کے حوالے سے دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں اور جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف اکسائے وہ ہم میں سے نہیں''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْكَبَائِرِ السَّبْعِ اِذْ هُنَّ الْمُوبِقَاتُ

سات کبیرہ گناہوں سے ممانعت کا تذکرہ کیونکہ یہ ہلاکت کا شکار کرنے والے ہیں

5561 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْغَيْثِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

5560- إسناده صحيح على شرط الصحيح، معاوية وعمار من رجال مسلم، وعكرمة -وهو مولى ابن عباس -روى له مسلم مقروناً واحتج به البخاري، وباقي السند على شرطهما. وأخرجه النسائي في "سننه الكبرى/3 "لوحة 220في عشرة النساء :باب من أفسد امرأة على زوجها، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد2/397، والحاكم2/196، والبيهقي في "سننه" 8/13، وفي "الآداب 80) ") من طريق أبي الجواب الأحوص بن جوّاب، والبخاري في "التاريخ الكبير 1/396 "، وأبو داود 2175)) في الطلاق :باب فيمن خبّب امرأة على زوجها، و 5170)) في الأدب :باب فيمن خبب مملوكاً على مولاه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہلاکت کا شکار کرنے والی سات چیزوں سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ وہ کون سی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا جادو کرنا۔ ایسی جان کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے قابل احترام قرار دیا ہو۔ البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے۔ سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے پیٹھ پھیر لینا، پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام عائد کرنا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا دُوْنَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس مذکورہ عدد سے اس کے علاوہ کی نفی مراد نہیں ہے

5562 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ قُلْتُ لِعَامِرٍ: مَا الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ؟ قَالَ: الَّذِيْ يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنٍ صَبْرٍ، وَهُوَ فِيْهَا كَاذِبٌ

5561- إسناده صحيح .محمد بن إسماعيل الجعفي :هو أبو عبد الله البخاري، جبل الحفظ وإمام الدنيا في فقه الحديث، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين غير عبد العزيز الأويسي فمن رجال البخاري .أبو الغيث :هو سالم أبو الغيث المدني مولى عبد الله بن مطيع بن الأسود .وهو في "صحيح البخاري 2766) ") في الوصايا :باب قول الله تعالى (إن الذين يأكلون أموال اليتامى ظُلْمًا..) ، و5764)) في الطب :باب الشرك والسحر من الموبقات، و 6857)) في الحدود :باب رمي المحصنات، وروايته في كتاب الطب مختصرة، ومن طريقه أخرجه البغوي 45)). وأخرجه البيهقي 8/249من طريق الحسن بن علي بن زياد، عن عبد العزيز بن عبد الله الأويسي، بهذا الإسناد.وأخرجه مسلم 89)) في الإيمان :باب بيان الكبائر وأكبرها، وأبو داود 2874)) في الوصايا :باب ما جاء في التشديد في أكل مال اليتيم، والنسائي 6/257في الوصايا :باب اجتناب أكل مال اليتيم، وفي التفسير كما في "التحفة9/458 "، وأبو عوانة في "صحيحه55-1/54 "، والطحاوي في "مشكل الآثار 1/382 "من طرق عن ابن وهب، عن سليمان بن بلال، به.وأخرجه أبو عوانة1/55، والطحاوي 1/382من طريقين عن سليمان بن بلال، به.

5562- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان بن كرامة العجلي، فمن رجال البخاري .شيبان :هو ابن عبد الرحمن النحوي، وفراس :هو ابن يحيى الهمداني الكوفي .وأخرجه البخاري6920)) في استتابة المرتدين :باب إثم من أشرك بالله وعقوبته في الدنيا والآخرة عن محمد بن الحسين بن إبراهيم، والطبري في "جامع البيان 9223) ") عن أبي هشام الرفاعي، والبيهقي 10/35من طريق سعيد بن مسعود، ثلاثتهم عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد . وأخرجه البيهقي 10/35من طريق محمد بن سابق، عن شيبان، به . وأخرجه بنحوه أحمد 2/201، والدارمي 2/191، والبخاري 6675)) في الأيمان والنذور :باب اليمين الغموس، و 6870)) في الديات :باب قول الله تعالى :(وَمَنْ أَحْيَاهَا ...) ، والترمذي 3021)) في تفسير القرآن :باب ومن سورة النساء ، والنسائي 7/89في تحريم الدم :باب ذكر الكبائر و 8/63في القسامة : باب تأويل قول الله عز وجل (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا) وفي التفسير كما في "التحفة6/346 "، والطبري في "جامع البيان9222) ") ، وأبو نعيم في "الحلية7/202 "، والبغوي 44)) من طرق عن شعبة، عن فراس، به.

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ کبیرہ گناہ کون سا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا اس نے دریافت کیا پھر کون سا ہے۔ آپ نے فرمایا پھر والدین کی نافرمانی کرنا اس نے دریافت کیا پھر کون سا ہے آپ نے فرمایا پھر جھوٹی قسم اٹھانا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد عامر سے دریافت کیا یمین غموس سے مراد کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ کہ آدمی جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر لے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْيَمِيْنَ الْغَمُوْسَ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ مِنَ الْكَبَائِرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ، وہ جھوٹی قسم جس کی ہم نے صفت بیان کی ہے وہ کبیرہ گناہوں سے تعلق رکھتی ہے

5563 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اُمَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَحْلِفُ الرَّجُلُ عَلٰى مِثْلِ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا كَانَتْ كَيَّةً * فِيْ قَلْبِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کبیرہ گناہوں میں یہ شامل ہیں کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی کرنا جھوٹی قسم اٹھانا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ آدمی مچھر کے پر جتنی کسی چیز کے بارے میں جو بھی قسم اٹھائے گا، تو قیامت کے دن وہ قسم اس کے دل میں بوجھ (یا داغ) کی صورت میں ہوگی۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَكْلِ مَالِ الْيَتِيْمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، یتیم کا مال کھایا جائے

5564 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

5564– إسناده صحيح على شرط مسلم .أبو عبد الرحمن المقرء :هو عبد الله بن يزيد، وأبو سالم الجيشاني :هو سفيان بن هانىء المصرى .وأخرجه ابن سعد 4/231، ويعقوب بن سفيان الفسوى فى "تاريخه 2/463 "(وقد سقط منه اسم شيخه، وهو أبو عبد الرحمن المقرء) ، ومسلم1826)) فى الإمارة :باب كراهة الإمارة بغير ضرورة، وأبو داود 2868)) فى الوصايا :باب ما جاء فى الدخول فى الوصايا، والنسائى 6/255فى الوصايا :باب النهى عن الولاية على مال اليتيم، والطحاوى فى "مشكل الآثار " 56)) بتحقيقى، والبيهقى 3/129و 6/283من طرق عن أبى عبد الرحمن المقرء، بهذا الإسناد .قال النووى فى "شرح مسلم " :12/210هذا الحديث صحيح إسناداً ومتناً.

الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، اِنِّي اَرَاكَ ضَعِيفًا، وَاِنِّي اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِي، لَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ، وَلَا تَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے ابوذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں میں تمہارے لئے بھی وہی بات پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ تم یتیم کے مال کے نگران ہرگز نہ بننا اور دو آدمیوں کے بھی امیر نہ بننا۔

5565 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: اُحَرِّجُ مَالَ الضَّعِيفَيْنِ: الْيَتِيمِ وَالْمَرْاَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر یہ ارشاد فرماتے تھے۔

''میں دو کمزور لوگوں یعنی یتیم اور عورت کے مال کے بارے میں (تمہیں بچتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں)''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَا يُعَذَّبُ بِهِ فِي الْقِيَامَةِ اَكَلَةُ اَمْوَالِ الْيَتَامَى

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' یتیموں کا مال کھانے والوں کو قیامت کے دن کس نوعیت کا عذاب دیا جائے گا

5566 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي بَرْزَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَوْمٌ مِنْ قُبُورِهِمْ تَاَجَّجُ

5565- إسناده حسن .ابن عجلان :اسمه محمد، وهو صدوق روى له البخاري تعليقاً ومسلم في الشواهد، وباقي السند ثقات رجال الشيخين غير عيسى بن حماد فمن رجال مسلم= .

5566- إسناده ضعيف جداً .زياد بن المنذر :مجمع على ضعفه، ونسبه ابن معين إلى الكذب، وذكره المؤلف في كتابه "المجروحين 1/306 "، وقال :كان رافضياً يضع الحديث في مثالب أصحاب النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ويروي في فضائل أهل البيت أشياء ما لها أصول، لا تحل كتابة حديثه، ثم أعاد ذكره في "الثقات .6/326-327 "قال ابن حجر في "التهذيب " 3/387بعد أن ساق ترجمتي ابن حبان له :فهو هو، غفَلَ عنه ابن حبان .ونافع بن الحارث :قال البخاري فيما نقله عنه ابن عدي في "الكامل 7/2515 "والعقيلي في "الضعفاء :4/86 "لم يصح حديثه، وذكره المؤلف في "ثقاته .5/471 "وهو في "مسند أبي يعلى "ورقة.348/2 وأورده الهيثمي في "المجمع 7/2 "وعزاه إلى أبي يعلى والطبراني، وقال :وفيه زياد بن المنذر، وهو كذاب. وذكره السيوطي في "الدر المنثور2/443 "، وزاد نسبته إلى ابن أبي شيبة في "مسنده "وابن أبي حاتم.

اَفْـوَاهُهُـمْ نَارًا فَقِيلَ: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلَمْ تَرَ اللّٰهَ يَقُوْلُ (اِنَّ الَّذِينَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا) الْاٰيَةَ (النساء : 10).

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن کچھ لوگوں کو ان کی قبروں سے زندہ کیا جائے گا۔ ان کے منہ سے آگ نکل رہی ہوگی۔ عرض کی گئی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کون لوگ ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے غور نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے طور پر کھالیتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاِيجَابِ النَّارِ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا، لِمَنْ كَانَ غِذَاؤُهُ حَرَامًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' جہنم اس شخص کے لیے لازم ہو جائے گی' جس کی غذا حرام ہو' ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5567 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِيْ جَمِيلَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ، اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ وَدَمٌ نَبَتَا عَلٰى سُحْتٍ اَلنَّارُ اَوْلٰى بِهِ، يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ، النَّاسُ غَادِيَانِ: فَغَادٍ فِيْ فِكَاكِ نَفْسِهِ فَمُعْتِقُهَا، وَغَادٍ مُوبِقُهَا، يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ، الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يَذْهَبُ الْجَلِيدُ عَلَى الصَّفَا

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے کعب بن عجرہ! ایسا گوشت اور خون جنت میں داخل نہیں ہوں گے جن کی نشو ونما حرام پر ہوئی ہو آگ ان کے زیادہ لائق ہے۔ اے کعب بن عجرہ! لوگ دو طرح کی حالت میں نکلتے ہیں۔ ایک شخص اپنے آپ کو رہا کروا کے خود کو آزاد کروالیتا ہے اور ایک خود کو غلام بنوالیتا ہے''۔

اے کعب بن عجرہ! نماز قربت کے حصول کا باعث ہے صدقہ برہان ہے روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہ کو یوں ختم کر دیتا ہے' جس طرح کوئی قوت والا شخص صفا پر جاتا ہے۔

5567- حديث صحيح .عبد الملك بن أبي جميلة :ذكره المؤلف في "الثقات 7/103 "، وروى له الترمذي حديثاً واحداً في القضاء ، وشيخه فيه أبو بكر بن بشير، ذكره في "ثقاته 5/586 "، وابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل 9/342. "وقد تقدم عند المؤلف من غير هذه الطريق .انظر الحديث 1724)). وأخرجه الطبراني في "الكبير 361) /19 ") عن إبراهيم بن هاشم البغوي، عن أمية بن بسطام، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الْمَعَاصِي الَّتِي يَكْرَهُهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

حقیر محسوس ہونے والے گناہوں سے ممانعت کا تذکرہ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے

5568 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ بَانَكَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الطُّفَيْلِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متنِ حدیث): قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ اِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الْاَعْمَالِ، فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! بظاہر چھوٹے نظر آنے والے (گناہوں سے) بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے حوالے سے بھی باز پرس ہوگی۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمُجَانَبَةِ الشُّبُهَاتِ سُتْرَةً بَيْنَ الْمَرْءِ وَبَيْنَ الْوُقُوعِ فِي الْحَرَامِ الْمَحْضِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ

مشتبہ چیزوں سے لاتعلق رہنے کا تذکرہ تاکہ یہ چیز آدمی اور (اس کے) حرام میں واقع ہونے کے درمیان رکاوٹ بن جائے ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5569 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ الْقِتْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْعُكْلِيِّ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

5568- إسناده صحيح على شرط البخارى، رجاله رجال الشيخين غير عوف بن الحارث فمن رجال البخارى . وخالد بن مخلد قد توبع . وأخرجه ابن ماجة (4243) فى الزهد : باب ذكر الذنوب، عن أبى بكر بن أبى شيبة، عن خالد بن مخلد، بهذا الإسناد . قال البوصيرى فى "مصباح الزجاجة" ورقة 269 . هذا إسناد صحيح رجاله ثقات، رواه أبو بكر بن أبى شيبة فى "مسنده" هكذا . وأخرجه أحمد 6/70 عن منصور بن سلمة الخزاعى وأبى سعيد مولى بنى هاشم، و 151 عن أبى عامر العقدى، والقضاعى فى "مسند الشهاب (955)" من طريق القعنبى، أربعتهم عن سعيد بن مسلم، به.

5569- إسناده حسن . عبد الله بن عياش، وابن عجلان : صدوقان، روى لهما مسلم فى الشواهد، وباقى السند رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو ثقة، روى له أبو داود، والنسائى، وابن ماجة . المفضل بن فضالة : هو ابن عبيد بن ثمامة القتبانى المصرى أبو معاوية القاضى . وأورده الهيثمى فى "المجمع 10/293" وعزاه إلى الطبرانى، وقال : رجاله رجال الصحيح غير شيخ الطبرانى المقدام بن داود، وقد وُثّق على ضعف فيه . قلت : إسناد المصنف هنا خلو منه . وانظر الحديث رقم (721) عند المؤلف.

(متن حدیث): اِجْعَلُوْا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْحَرَامِ سُتْرَةً مِنَ الْحَلَالِ، مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اسْتَبْرَأَ لِعِرْضِهِ وَدِيْنِهِ، وَمَنْ اَرْتَعَ فِيْهِ كَانَ كَالْمُرْتِعِ اِلٰى جَنْبِ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَقَعَ فِيْهِ، وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ مَحَارِمُهُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''اپنے اور حرام کے درمیان حلال کے ذریعے رکاوٹ بنالو جو شخص ایسا کرلے گا وہ اپنی عزت اور دین کو محفوظ کرلے گا اور جو شخص اس میں چرنے کی کوشش کرے گا' تو وہ چراگاہ کے پہلو میں چرنے والا ہوگا اور اس بات کا احتمال موجود ہے' وہ چراگاہ کے اندر داخل ہوجائے ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے۔ زمین میں اللہ تعالیٰ کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّبَاعِ الْمَرْءِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، اِذِ اسْتِعْمَالُهَا يَزْرَعُ فِى الْقَلْبِ الْاَمَانِيَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی (اجنبی عورت کی طرف) پہلی کے بعد دوسری بھی نظر ڈالے' کیونکہ اس پر عمل کرنا' دل میں خواہشات پیدا کرتا ہے

5570 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، عَبْدَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَبِى الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا عَلِيُّ اِنَّ لَكَ كَنْزًا، وَاِنَّكَ ذُو قَرْنَيْهَا، فَلَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! تمہارا ایک خزانہ ہے اور تم دو قرنوں والے ہو۔ ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ اٹھاؤ کیونکہ تمہیں پہلی کا حق حاصل ہے' لیکن دوسری کا حق حاصل نہیں ہے۔

5570- سلمة بن أبي الطفيل -وأبوه هو الصحابي عامر بن واثلة -ذكره المؤلف في "الثقات 4/318 "، والبخاري في " التاريخ الكبير 4/77 "وابن أبي حاتم 4/166ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلاً، وروى عنه محمد بن إبراهيم التيمي، وفطر بن خليفة وقول ابن خراش فيه :مجهول، رده الحافظ في "تعجيل المنفعة "ص 160، وباقي السند على شرط الصحيح غير محمد بن إسحاق، فروى له البخاري تعليقاً ومسلم متابعة، وهو حسن الحديث، ولكن رواه بالعنعنة، وهو مدلس .وقال الهيثمي في "المجمع 8/63: "رواه أحمد، وفيه ابن إسحاق وهو مدلس، وبقية رجاله ثقات . وأخرجه أحمد 1/159، والدارمي 2/298، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 3/14-15 "وفي "شرح المشكل 2/350 "، والحاكم 3/123من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد .وفي "المستدرك "قال " :عن سلمة بن أبي الطفيل أظنه عن أبيه ."قلت :ويغلب على ظني أن الشك من الراوي عن حماد بن سلمة عنده، وهو سليمان بن حرب، فإن هذه الزيادة ليست عند أحد غيره .وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي ! وذكره البخاري في "تاريخه 4/77 "عن حماد بن سلمة، به.

5571 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِي الزَّرْقَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ، فَاَمَرَنِي اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِي

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْاَمْرُ بِصَرْفِ الْبَصَرِ اَمْرُ حَتْمٍ عَمَّا لَا يَحِلُّ، وَهُوَ مَقْرُونٌ بِالزَّجْرِ عَنْ ضِدِّهِ وَهُوَ النَّظَرُ اِلٰى مَا حَرُمَ

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک پڑ جانے والی نظر کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اپنی نگاہ کو پھیر لوں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نظر کو پھیرنے کا حکم لازمی طور پر ہے' جو اس چیز کے بارے میں ہے' جو جائز نہیں ہے اور یہ اس کی متضاد سے ممانعت کے ہمراہ ملا ہوا ہے اور وہ چیز یہ ہے' جسے حرام قرار دیا گیا ہو اس کی طرف (دیکھنا منع ہے)

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِمَنْ رَاٰى امْرَاَةً اَعْجَبَتْهُ اَنْ يَّاْتِيَ امْرَاَتَهُ حِيْنَئِذٍ

جو شخص کسی (اجنبی) عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ اس وقت اپنی بیوی کے پاس آکر (اس کے ساتھ صحبت کر لے)

5572 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى امْرَاَةً، فَدَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ وَخَرَجَ، وَقَالَ: اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ، اَقْبَلَتْ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ امْرَاَةً اَعْجَبَتْهُ فَلْيَاْتِ اَهْلَهُ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو دیکھا (وہ آپ کو اچھی لگی) آپ سیدہ زینب

5571- إسناده صحيح .هشام بن خالد الأزرق :صدوق، روى له أبو داود، وابن ماجة، وشيخه فيه ثقة، روى له أبو داود، والنسائي، ومن فوقهما ثقات من رجال الشيخين غير عمرو بن سعيد :هو القرشي أبو سعيد البصري، فمن رجال مسلم . وأخرجه الدارمي 2/278، ومسلم 2159)) في الآداب :باب نظر الفجأة، وأبو داود 2148)) في النكاح :باب ما يؤمر به من غض البصر، والطبراني 2404))، والخطابي في "معالم السنن 3/222 "، والحاكم 2/396، والبيهقي في "السنن 7/89-90 "، وفي "الآداب 887)) "من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وقال الحاكم :هذا حديث صحيح الإسناد وقد أخرجه مسلم.

5572- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرس -فقد روى له البخاري مقروناً واحتج به مسلم، وقد صرح بالسماع عند أحمد 3/348 من رواية ابن لهيعة عنه. وأخرجه الترمذي 1158)) في الرضاع: باب ما جاء في الرجل يرى المرأة تعجبه، عن محمد بشار، بهذا الإسناد .وقال :حديث جابر حديث صحيح حسن غريب. وأخرجه مسلم 1403)) في النكاح :باب ندب من رأى امرأة.. ، عن عمرو بن علي، عن عبد الأعلى بن عبد الأعلى

رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے آپ نے اپنی خواہش کو پورا کیا پھر آپ (گھر سے باہر) تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: عورت جب آتی ہے تو شیطان کی شکل میں آتی ہے۔ جب کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے اسے اچھی لگی تو اسے اپنی بیوی کے پاس جانا چاہئے کیونکہ اس کی بیوی کے پاس بھی وہی کچھ ہوتا ہے جو اس عورت کے پاس ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِمُوَاقَعَةِ امْرَاَتِهٖ لِمَنْ رَاٰى امْرَاَةً اَعْجَبَتْهُ

جو شخص کسی اجنبی (عورت) کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی لگے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلے

5573 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْجُبْلَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الْمَرْاَةَ الَّتِي تُعْجِبُهُ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى اَهْلِهٖ حَتّٰى يَقَعَ بِهِمْ، فَاِنَّ ذٰلِكَ مَعَهُمْ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص کسی ایسی عورت کو دیکھے جو اسے اچھی لگے تو اس شخص کو اپنی بیوی کے پاس جانا چاہئے اور اس کے ساتھ صحبت کرنی چاہئے کیونکہ اس کے پاس بھی وہی (لطف اور قربت ہوگی)''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ نَظَرِ الرَّجُلِ اِلٰى عَوْرَةِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِلٰى عَوْرَتِهِنَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، مرد دوسرے مردوں کی شرم گاہ کی طرف دیکھے اور خواتین دوسری عورتوں کی شرم گاہ کی طرف دیکھیں

5574 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا

5573– رجاله ثقات، وهو بمعنى ما قبله.

5574– إسناده صحيح على شرط مسلم . ابن أبي فديك : هو مُحَمَّدُ بنُ إِسمَاعِيل بن مسلم بن أبي فديك، والضحاك بن عثمان : هو ابن عبد الله بن خالد بن حزام الأسدي المدني القرشي، وثقة أحمد، وأبو داود، وعلي بن المديني، وابن معين، وابن سعد، وابن بكير، والمؤلف، واحتج به مسلم، وقال أبو زرعة : ليس بقوي، وقال أبو حاتم : يكتب حديثه ولا يحتج به، وهو صدوق، وقال ابن نمير : لا بأس به جائز الحديث . وهو في "صحيح ابن خزيمة 72) ") . وفي المطبوع منه " : عورة "بدل "عرية ." وأخرجه مسلم 338)) في الحيض : باب تحريم النظر إلى العورات، والبيهقي 7/98 عن محمد بن رافع، بهذا الإسناد . وقد تابع محمد ابن رافع عليه هارون بن عبد الله عند مسلم . وأخرجه أحمد 3/63، وأبو داود 4018)) في الحمام : باب ما جاء في التعري، والنسائي في عشرة النساء كما في "التحفة 3/383 "، والطحاوي في "مشكل الآثار 4/268 "، وأبو عوانة 1/283، والطبراني 5438)) ، وأبو يعلى 1136)) من طرق عن ابن أبي فديك، به.

الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عُرْيَةِ الرَّجُلِ، وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْاَةُ اِلٰى عُرْيَةِ الْمَرْاَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِي الثَّوْبِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ (برہنہ ہوکر) ایک ہی کپڑے میں نہ لیٹے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ (برہنہ ہوکر) ایک ہی کپڑے میں نہ لیٹے۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تَنْظُرَ الْمَرْاَةُ اِلَى الرَّجُلِ الَّذِي لَا يُبْصِرُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی عورت کسی ایسے مرد کی طرف دیکھے جو دیکھ نہ سکتا ہو

5575 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَبْهَانَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَنَا وَمَيْمُونَةُ، عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ يَسْتَاْذِنُ، وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ ضُرِبَ الْحِجَابُ، فَقَالَ: قُومَا فَقُلْنَا: اِنَّهُ مَكْفُوفٌ وَلَا يُبْصِرُنَا، قَالَ: اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا لَا تُبْصِرَانِهِ؟

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا لَفْظَةُ اسْتِخْبَارٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ نَظَرِهِمَا اِلَى الرَّجُلِ الَّذِي كُفَّ، وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى اَنَّ النِّسَاءَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِنَّ النَّظَرُ اِلَى الرِّجَالِ اِلَّا اَنْ يَكُونُوا لَهُنَّ بِمَحْرَمٍ، سَوَاءٌ كَانُوا مَكْفُوفِينَ اَوْ بُصَرَاءَ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور میمونہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں۔ اسی دوران ابن ام مکتوم آئے۔ انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی یہ حجاب کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں

5575– إسناده ضعيف. نبهان مولى أم سلمة: لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلِّف، ولم يرو عنه غير الزهري ومحمد بن عبد الرحمن، وقال أحمد: نبهان روى حديثين عجيبين، يعني: هذا الحديث وحديث "إذا كان لإحداكن مكاتب فلتحتجب منه" ونقل صاحب المبدع 7/11 "تضعيفه عن أحمد. وقال ابن عبد البر: نبهان مجهول لا يعرف إلا برواية الزهري عنه، وقال ابن حزم -فيما نقله الذهبي عنه في "المغني: 2/694 "مجهول، وفي "التقريب": "مقبول، يعني حيث يتابع وإلا فهو لين الحديث، ومتن الحديث معارض بأحاديث صحاح كما سيأتي. والحديث في "مسند أبي يعلى" ورقة.321/1 وأخرجه أحمد 6/296، وأبو داود 4112)) في اللباس: باب في قوله عز وجل: (وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ)، والترمذي 2778)) في الأدب: باب ما جاء في احتجاب النساء من الرجال، والطحاوي في "مشكل الآثار 289) ") بتحقيقي، والبيهقي 92-7/91 من طرق عن ابن المبارك، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح! وأخرجه النسائي في عشرة النساء، كما في "التحفة 13/35"، والبيهقي في "السنن 7/91"، وفي "الآداب 886) ") من طريق نافع بن يزيد،

اٹھ جاؤ ہم نے عرض کی: یہ تو نابینا ہے یہ ہمیں نہیں دیکھ سکتے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں نابینا ہو کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھوگی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''کیا تم نابینا ہو''۔ یہاں پر لفظی طور پر خبر معلوم کی جا رہی ہے' لیکن اس کے ذریعے مراد اس بات کی ممانعت کرنا ہے' وہ دونوں خواتین اس مرد کی طرف دیکھیں جو نابینا ہے اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے' خواتین کے لئے بھی مردوں کی طرف دیکھنا حرام ہے البتہ محرم مردوں کا حکم مختلف ہے اور یہ حرمت برابر ہے خواہ وہ لوگ نابینا ہوں یا بینا ہوں۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى النِّسَاءِ مِنْ غَضِّ الْبَصَرِ وَلُزُومِ الْبُيُوْتِ لِئَلَّا يَقَعَ بَصَرُهُنَّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الرِّجَالِ، وَاِنْ كَانَ الرِّجَالُ عُمْيَانًا

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' خواتین پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں اور اپنے گھروں میں رہیں تاکہ ان کی نگاہ کسی اجنبی مرد پر نہ پڑے اگرچہ وہ اجنبی مرد نابینا ہی کیوں نہ ہو

5576 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ نَبْهَانَ، حَدَّثَهٗ

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةُ، قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ اُمِرَ بِالْحِجَابِ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجِبَا مِنْهُ فَقَالَتَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى فَمَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ؟

❁❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ وہ اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھیں ہوئی تھیں۔ اس دوران ابن ام مکتوم آ گئے وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ حجاب کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس سے پردہ کرو ان دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا یہ نابینا نہیں ہے یہ تو ہمیں دیکھ بھی نہیں سکیں گے' اور ہمیں پہچان بھی نہیں سکیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھ رہی ہو۔

5577 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ،

(متن حدیث): اَنَّهٗ سَاَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى عَنِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلٰى فَرْجِ امْرَاَتِهٖ، فَقَالَ: سَاَلْتُ عَنْهَا عَطَاءً،

5576– إسناده ضعيف كسابقه وأخرجه النسائي في عشرة النساء، كما في "التحفة 13/35"، والطحاوي في "مشكل الآثار 288") عن يونس بن عبد الأعلى، عن ابن وهب بهذا الإسناد.

فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْهَا عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَحِبِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ، تَخْتَلِفُ فِيهِ اَكُفُّنَا وَاَشَارَتْ اِلٰى اِنَاءٍ فِي الْبَيْتِ قَدْرَ سِتَّةِ اَقْسَاطٍ

عتبہ بن ابوحکیم بیان کرتے ہیں: انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اپنی بیوی کی شرم گاہ کی طرف دیکھتا ہے' تو سلیمان نے بتایا میں نے اس بارے میں عطا سے دریافت کیا تھا' تو انہوں نے بتایا میں نے اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تھا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا میں اور میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن کے ذریعے غسل کرتے تھے جس میں ہماری ہتھیلیاں آگے پیچھے داخل ہوتی تھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے گھر میں موجود ایک برتن کی طرف اشارہ کرکے یہ بات بتائی جس کی مقدار 6 قسط (جتنی تھی)

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْحِجَابِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حجاب کے حکم سے متعلق آیت نازل کی

5578 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَعَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا اَبُو مِجْلَزٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا، ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ، قَالَ: فَاَخَذَ كَاَنَّهُ يَتَهَيَّاُ لِلْقِيَامِ، قَالَ: فَلَمْ يَقُومُوا، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَامَ، فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ، وَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ، وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ، فَرَجَعَ، ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا،

5577- إسحاق حسن. عتبة بن أبي حكيم. وثقه ابن معين في رواية عباس الدوري والغلابي، وضعفه في رواية ابن أبي خيثمة، وقال أبو حاتم: صالح، وقال دحيم: لا أعلمه بلا مستقيم الحديث، وذكره أبو زرعة الدمشقي في نفر ثقات، وقال ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به، وقال أبو القاسم الطبراني: من ثقات المسلمين، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال النسائي: ضعيف، وقال مرة: ليس بالقوي، وقال ابن أبي حاتم: كان أحمد يوهنه قليلاً، وقال محمد بن عوف الطائي: ضعيف. وسليمان بن موسى: هو الأموي مولاهم الدمشقي الأشدق وثقه دحيم وابن سعد وابن معين، وقال أبو حاتم: محله الصدق، وفي حديثه بعض الاضطراب، ولا أعلم أحداً من أصحاب مكحول أفقه منه ولا أثبت منه، وقال البخاري: عنده مناكير، وقال النسائي: أحد الفقهاء وليس بالقوي في الحديث، وقال ابن عدي: وسليمان بن موسى فقيه راو، حدث عنه الثقات، وهو أحد علماء أهل الشام، وقد روى أحاديث ينفرد بها لا يرويها غيره، وهو عندي ثبت صدوق، وباقي رجاله ثقات. ولم أجد هذا الحديث عند غير المصنف. وانظر الحيث رقم 1193)) و 1194)).

5578- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو مجلز: اسمه لاحق بن حميد، والعباس بن الوليد: هو النَّرسي. وأخرجه الواحدي في "أسباب النزول" ص 242 من طريق عمران بن موسى بن مجاشع، عن عبد الأعلى بن حماد النرسي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري 4791)) في التفسير: باب (لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ)، و 6239)) في الاستئذان: باب آية الحجاب، و 6271)) باب من قام من مجلسه أو بيته ولم يستاذن أصحابه أو تهيأ للقيام ليقوم الناس، ومسلم 1428)) 92)) في النكاح: باب زواج زينب بنت جحش ونزول الحجاب وإثبات وليمة العرس، والنسائي في التفسير من "الكبرى" كما في التحفة 1/425 "، والبيهقي 7/87 من طرق عن معتمر بن سليمان، به. وانظر الحديث رقم 4062)).

فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا، فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ، فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأَنْزَلَ اللّٰهُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ) (الأحزاب: 53) إِلٰى قَوْلِهِ (إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا) (الأحزاب: 53)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو آپ نے لوگوں کی دعوت کی لوگوں نے کھانا کھالیا تو بیٹھ کر بات چیت کرنے لگے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ظاہر کیا جیسے آپ اٹھنے لگے ہیں لیکن لوگ اس کے باوجود نہیں اٹھے جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ کھڑے ہو گئے۔ حاضرین میں سے بھی کچھ لوگ کھڑے ہو گئے لیکن تین آدمی پھر بھی بیٹھے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (باہر سے ہو کر) واپس تشریف لائے تو وہ لوگ پھر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ پھر واپس تشریف لے گئے تو وہ لوگ اٹھے اور چلے گئے۔ میں آیا اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا: وہ لوگ چلے گئے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ آپ گھر کے اندر داخل ہو گئے۔ میں اندر داخل ہونے لگا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے (اس موقع پر) یہ آیت نازل کی تھی۔

"اے ایمان والو! تم نبی کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے۔"

یہ آیت یہاں تک ہے "بے شک یہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی ہے۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5579 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ (لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ) (الأحزاب: 53) قَالَ: بَنٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ نِسَائِهِ، فَصَنَعَ طَعَامًا، فَأَرْسَلَنِي، فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا، ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ فَأَتٰى بَيْتَ عَائِشَةَ، ثُمَّ تَبِعْتُهُ فَدَخَلَ فَوَجَدَ فِي بَيْتِهَا رَجُلَيْنِ، فَلَمَّا رَآهُمَا رَجَعَ وَلَمْ يُكَلِّمْهُمَا، فَقَامَا وَخَرَجَا، وَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ

5579- حديث صحيح. شريك -وهو ابن عبد الله القاضي -وإن كان سيء الحفظ، قد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه النسائي في التفسير من "الكبرى "كما في "التحفة 1/103 "عن محمد بن حاتم بن نعيم، عن سويد بن نصر المروزي، عن ابن المبارك، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (5170)) في النكاح :باب الوليمة ولو بشاة، من طريق زهير بن معاوية الجعفي، والترمذي (3219)) في التفسير :باب ومن سورة الأحزاب، والطبري في "جامع البيان 22/38 "من طريق إسماعيل بن مجالد، كلاهما عن بيان بن بشر، به .ورواية البخاري مختصرة .وقال الترمذي :حديث حسن غريب من حديث بيان .وانظر ما قبله، والحديث رقم(4062)).

اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نَاظِرِیْنَ اِنٰهُ﴾ (الأحزاب: 53)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے) "تم لوگ نبی کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تمہیں کھانے کی اجازت نہ دی جائے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ساتھ شادی کے بعد (ولیمے کی دعوت میں) کھانا تیار کروایا۔ آپ نے مجھے بھیجا میں کچھ افراد کو بلا کر لے آیا۔ ان لوگوں نے کھانا کھایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور باہر تشریف لے گئے۔ آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس تشریف لائے میں بھی آپ کے پیچھے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر داخل ہوئے تو آپ کو گھر میں دو مرد ملے جب آپ نے ان دونوں کو دیکھا تو آپ واپس تشریف لے گئے آپ نے ان کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی۔ وہ دونوں اٹھے اور گھر سے باہر چلے گئے۔ اس موقع پر حجاب کے حکم سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

"اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تمہیں کھانے کے لئے اجازت نہ دی جائے اور تم برتن کی طرف دیکھ نہ رہے ہو۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ مَمْنُوْعٌ عَنْ مَسِّ امْرَاَةٍ لَا يَكُوْنُ لَهَا مَحْرَمًا فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کے لیے تمام احوال میں' ایسی عورت کو چھونا ممنوع ہے' جس کا وہ محرم نہ ہو

5580 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَافِحِ امْرَاَةً قَطُّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی خاتون کے ساتھ مصافحہ نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ مَا وَصَفْنَا اَرَادَتْ بِهٖ فِي الْبَيْعَةِ وَاَخْذِهٖ عَلَيْهِنَّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا وہ قول جسے ہم نقل کر چکے ہیں اس کے ذریعے ان کی مراد یہ ہے: بیعت کرتے ہوئے اور خواتین سے بیعت لیتے ہوئے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چھوتے نہیں تھے)

5581 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ اِلَّا بِمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا،

5580- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وانظر ما بعده.

وَمَا مَسَّتْ كَفُّهُ كَفَّ امْرَاَةٍ قَطُّ، وَمَا كَانَ يَقُولُ لَهُنَّ اِذَا اَخَذَ عَلَيْهِنَّ اِلَّا قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواتین سے صرف اسی چیز کی (بیعت) لیتے تھے پھر جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی نے کسی خاتون کی ہتھیلی کو نہیں چھوا۔ جب آپ ان خواتین سے بیعت لے لیتے تھے تو آپ ان سے یہ فرماتے تھے کہ میں نے کلام کے ذریعے تم سے بیعت لے لی ہے۔

5582 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَا يُبَاشِرُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ، وَلَا الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد

5581- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم(1866))(88) في الإمارة :باب كيفية بيعة النساء ، وابن ماجة(2875)) في الجهاد :باب بيعة النساء ، والبيهقي 8/148 عن أبي الطاهر بن السرح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد بأطول مما هنا . وأخرجه النسائي في التفسير والسير كما في "التحفة " 12/105عن يونس بن عبدى الأعلى، وعلقه البخاري(5288)) في الطلاق :باب إذا أسلمت المشركة أو النصرانية تحت الذمي أو الحربي، عن إبراهيم بن المنذر، كلاهما عن ابن وهب، به .وأخرجه أحمد 6/114و 153و270، والبخاري (2713)) في الشروط :باب ما يجوز من الشروط في الإسلام والأحكام والمبايعة، و (4891)) في التفسير :باب (إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ) ، و(5288)) في الطلاق، و (7214)) في الأحكام :باب بيعة النساء ، ومسلم(1866))(89) ، وأبو داود(412)) في الخراج والإمارة :باب ما جاء في البيعة، والترمذي (3306)) في تفسير القرآن :باب ومن سورة الممتحنة، من طرق عن الزهري، به.

5582- سماك -وإن كان في روايته عن عكرمة اضطراب -قد توبع، وباقي رجاله ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 1/304عن خلف بن الوليد، و 314عن خلف بن الوليد وعبد الرزاق، والبزار (2074)) من طريق عبيد الله، ثلاثتهم عن إسرائيل، بهذا الإسناد .وأخرجه الطبراني في "الصغير (1094) ") من طريق أسد بن موسى، والحاكم 4/288من طريق أحمد بن عبد الجبار، كلاهما عن أبي معاوية الضرير، عن سليمان أبي إسحاق الشيباني، عن عكرمة، به .وقال الحاكم .هذا حديث صحيح على شرط البخاري فقد أجمعا على صحة هذا الحديث ,ووافقه الذهبي !وأورده الهيثمي في "المجمع 8/102 "وقال :رواه أحمد والبزار، والطبراني في "الصغير "وأحد إسنادي أحمد رجاله رجال الصحيح، وكذا رجال البزار. ويشهد له حديث أبي هريرة الآتي.5583-إسناده صحيح على شرط الشيخين .سفيان -وهو الثوري -سمع من الجريري سعيد بن إياس قبل اختلاطه . وأخرجه أحمد 2/447عن وكيع، عن سفيان، عن الجريري، عن أبي نضرة، عن الطفاوي، عن أبي هريرة، والطفاوي :شيخ لأبي نضرة لا يعرف .وأخرجه بنحوه في حديث مطول أبو داود (2174)) في النكاح :باب ما يكره من ذكر الرجل يكون من إصابته أهله، و (4019)) في الحمام :باب ما جاء في التعري، من طريقين عن الجريري، عن أبي نضرة عن رجل من الطفاوة، عن أبي هريرة قال : قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :لا يُفضين رجل إلى رجل، ولا امرأة إلى امرأة، إلا ولدا أو والداً ."وأخرجه بلفظ الباب دون قوله " :إلا الوالد الولد "أحمد2/ 325-326 ، والطحاوي في "مشكل الآثار 4/269 "من طريق أبي بكر بن عياش، عن هشام بن حسان، عن ابن سيرين، عن أبي هريرة.وأخرجه كذلك أحمد 2/497عن هشام، عن المبارك، عن الحسن، عن أبي هريرة.

فرمائی ہے۔

”کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ اور کوئی عورت کسی کے ساتھ مباشرت نہ کرے۔“

ذِكْرُ بَعْضِ الرِّجَالِ الَّذِينَ اسْتُثْنُوا مِنْ ذٰلِكَ الْعُمُومِ وَأُبِيحَ لَهُمُ اسْتِعْمَالُ ذٰلِكَ الْفِعْلِ الْمَزْجُورِ عَنْهُ

باب! ان مردوں کا تذکرہ جن کا اس عمومی حکم میں استثناء کیا گیا ہے اور ان کے لیے یہ ممنوعہ فعل مباح قرار دیا گیا ہے

5583 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، (عَنِ الطفاوي) "عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ، وَلَا الرَّجُلُ الرَّجُلَ اِلَّا الْوَالِدُ الْوَلَدَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ جسم نہ ملائے البتہ والد اپنی اولاد کا جسم ساتھ لگا سکتا ہے۔“

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُولِ الْمَرْءِ وَحْدَهُ عَلٰى مَنْ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا مِنَ النِّسَاءِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص اکیلا ایسی عورت کے پاس جائے جس کا شوہر موجود نہ ہو

5584 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): جَاءَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِلٰى مَنْزِلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يَلْتَمِسُهُ، فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ، ثُمَّ رَجَعَ

5584– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي صالح، واسمه ميزان، فقد روى له الترمذي، وقال ابن معين: ثقة مأمون، وذكره المؤلف في "الثقات "وروى عنه جمع .سليمان التيمي :هو ابن طرخان أبو المعتمر .وأخرجه أحمد 4/205 عن أبي معاوية، عن الأعمش، عن أبي صالح قال :استأذن عمرو بن العاص ...فذكره .وقال الهيثمي في "المجمع 8/47 "بعد أن عزاه إلى أحمد :رجاله رجال الصحيح إلا أن أبا صالح لم يسمع من فاطمة وقد سمع من عمرو .وأخرجه أحمد 197-4/196 عن يحيى بن سعيد، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن عمرو بن العاص قال :نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ندخل على المغيبات .وأورده السيوطي في "الجامع الصغير "عن عمرو بن العاص قال :نهى أن تكلم النساء إلا بإذن أزواجهن .وعزاه إلى الطبراني في "الكبير ."وأخرج الترمذي (2779) في الأدب :باب ما جاء في النهي عن الدخول على النساء إلا بإذن الأزواج، عن سويد بن نصر، عن عبد الله بن المبارك، والبيهقي 91-7/90 من طريق الطيالسي،

فَوَجَدَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ كَلَّمَ فَاطِمَةَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: مَا اَرَى حَاجَتَكَ اِلَّا اِلَى الْمَرْاَةِ، قَالَ: اَجَلْ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَدْخُلَ عَلَى الْمُغِيبَاتِ

(توضیح مصنف): اَبُوْ صَالِحٍ هٰذَا اسْمُهُ مِيزَانٌ، مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ ثِقَةٌ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، وَرَوٰى عَنْهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ مَا رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ هٰذَيْنِ، وَلَيْسَ هٰذَا بِصَاحِبِ الْكَلْبِيِّ فَاِنَّهُ وَاهٍ ضَعِيفٌ *

❁❁ ابوصالح بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتے ہوئے ان کے گھر آئے وہ انہیں نہیں مل سکے پھر وہ واپس چلے گئے پھر جب ان کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور وہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر) آئے' تو انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بات چیت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میرا یہ خیال ہے' آپ کو اس خاتون کے ساتھ کوئی کام تھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' ہم کسی ایسی خاتون کے پاس جائیں' جس کا شوہر موجود نہ ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوصالح نامی راوی کا نام میزان ہے یہ اہل بصرہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ثقہ ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے' جب کہ ان کے حوالے سے سلمان تیمی اور محمد بن حجادہ نے روایات نقل کی ہے۔ ان کے حوالے سے ان دو راویوں کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ یہ صاحب کلبی کے شاگرد نہیں ہے کیونکہ کلبی کا جو شاگرد ہے وہ ضعیف ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ دُخُولَ الْمَرْءِ عَلَى الْمُغِيبَةِ مِنْ اَجْلِ حَاجَةٍ اِذَا كَانَ مَعَهُ رَجُلٌ اٰخَرُ جَائِزٌ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا کسی کام کی وجہ سے کسی ایسی عورت کے ہاں جانا' جس کا شوہر موجود نہ ہو' جبکہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا آدمی موجود ہو' تو یہ جائز ہے

5585 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ، حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ:

5585– إسناده صحيح على شرط مسلم. عمرو بن الحارث وعبد الرحمن بن جبير: هما المصريان. وأخرجه أحمد 2/171، ومسلم(2173) في السلام: باب تحريم الخلوة بالأجنبية والدخول عليها، والنسائي في "السنن الكبرى /3" ورقة 220 في عشرة النساء: الدخول على المغيبة، والبيهقي 7/90 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/186 عن حسن، عن ابن لهيعة، عن بكر بن سوادة، به. وأخرجه أحمد 2/213 من طريق عبد الله بن المبارك، والنسائي في "فضائل الصحابة" (284) من طريق شعيب بن الليث، كلاهما عن الليث، عن جعفر بن ربيعة، عن بكر بن سوادة به. ورواية أحمد مختصرة.

(متن حدیث): اَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ دَخَلُوْا عَلٰی اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَآهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ، وَذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: لَمْ اَرَ اِلَّا خَيْرًا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّاَهَا مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِيْ هٰذَا عَلٰی مُغِيْبَةٍ اِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے سیدہ اسماء ان کی اہلیہ تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب ان لوگوں کو دیکھا' تو انہیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔ انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور ساتھ یہ بات بیان کی کہ میری رائے اچھی ہے' لیکن (مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس عورت کو اس سے بری کر دے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: آج کے دن کے بعد کوئی شخص کسی ایسی عورت کے پاس نہ جائے جس کا شوہر موجود نہ ہو البتہ اس کے شوہر کے ساتھ جا سکتا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ اَنْ يَّخْلُوَ الْمَرْءُ بِامْرَاَةٍ اَجْنَبِيَّةٍ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ بِمُغِيْبَةٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہو خواہ وہ ایسی عورت نہ ہو' جس کا شوہر موجود نہیں ہے

5586 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ مِثْلِ مَقَامِيْ هٰذَا، فَقَالَ: اَحْسِنُوْا اِلٰى اَصْحَابِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ عَلَى الْيَمِيْنِ قَبْلَ اَنْ يُسْتَحْلَفَ عَلَيْهَا، وَيَشْهَدَ عَلَى الشَّهَادَةِ قَبْلَ اَنْ يُسْتَشْهَدَ عَلَيْهَا، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّنَالَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ، اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ فَاِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، اَلَا وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ تَسُوْؤُهُ سَيِّئَتُهُ، وَتَسُرُّهُ حَسَنَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''جابیہ'' کے مقام پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ بتایا: جس طرح میں (خطبہ دینے کے لئے) کھڑا ہوا ہوں۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھڑے ہوئے۔ آپ نے ارشاد

5586- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "مسند أبي يعلى 143)") وقد تقدم برقم 4576)). وأخرجه النسائي في "الكبرى /3 "اللوحة 221عن إسحاق بن إبراهيم، عن جرير بن عبد الحميد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن ماجة 2363)) في الأحكام :باب كراهية الشهادة لمن لم يستشهد عن عبد الله بن الجراح، عن جرير ببعضه. وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة "ورقة :150/1هذا إسناد رجاله ثقات.

فرمایا: میرے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا پھر ان کے بعد والوں کے ساتھ بھی اس کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا' یہاں تک کہ آدمی قسم پر حلف اٹھا لے گا۔ اس سے پہلے کہ اس سے حلف مانگا جائے اور گواہی پیش کر دے گا اس سے پہلے کہ اس سے گواہی طلب کی جائے تم میں سے جو شخص جنت میں داخل ہونا چاہتا ہو وہ (مسلمانوں کی) جماعت کو لازم پکڑ لے کیونکہ شیطان ایک شخص کے ساتھ ہوتا ہے وہ دو آدمیوں سے زیادہ دور ہوتا ہے۔ خبردار! کوئی شخص کسی (اجنبی عورت) کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا۔ خبردار! تم میں سے جس شخص کو برائی بری لگے' اور اچھائی اچھی لگے وہ مومن ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّبِيتَ الْمَرْءُ عِنْدَ امْرَاَةٍ اِلَّا لِعِلَّتَيْنِ اثْنَتَيْنِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی مرد کسی عورت کے پاس رات بسر کرے البتہ اگر دو علتیں ہوں' تو حکم مختلف ہوگا

5587 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ فِيْ بَيْتٍ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص کسی (نامحرم) عورت کے ساتھ گھر میں نہ ہو' ماسوائے اس کے' کہ اس کا شوہر یا کوئی محرم بھی موجود ہو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ وَلَا سِيَّمَا الْحَمْوُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی (مرد) خواتین کے پاس جائے بطور خاص دیور (اپنی بھابھی کے پاس جائے)

5588 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تَدْخُلُوْا عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ

5587– رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابي الزبير فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقروناً، وهو في "مسند أبي يعلى 1848)"، وأخرجه من طريقه البيهقي 7/98.وأخرجه مسلم(2171) في السلام :باب تحريم الخلوة بالأجنبية والدخول عليها، عن زهير بن حرب أبي خيثمة، بهذا الإسناد .وقال في روايته " :امرأة ثيب."وأخرجه مسلم(2171) ، والنسائي في عشرة النساء ، كما في "التحفة2/353 "، والبيهقي 7/98من طرق عن هشيم، به.

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خواتین کے پاس نہ جاؤ ایک انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! دیور کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیور موت ہے''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْاَةَ زُجِرَتْ عَنْ اَنْ تَخْلُوَ بِغَيْرِ ذِي مَحْرَمٍ مِّنَ الرِّجَالِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَعًا

اس بات کا تذکرہ' عورت کے لیے بھی یہ بات ممنوع قرار دی گئی ہے' وہ سفر یا حضر میں کسی غیر محرم کے ساتھ تنہا ہو

5589 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ مُقَاتِلٍ الشَّيْخُ الْفَاضِلُ الصَّالِحُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مَعْبَدٍ، يَقُولُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ: لَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا بِذِي مَحْرَمٍ، وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا بِذِي مَحْرَمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''کوئی عورت محرم کے بغیر ہرگز سفر نہ کرے اور کوئی مرد (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ جائے البتہ اس عورت کا محرم ساتھ ہو' تو (حکم مختلف ہے)''۔

5588- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم .أبو الخير : اسمه مرثد بن عبد الله اليزني المصري. وأخرجه مسلم (2172) في السلام :باب تحريم الخلوة بالأجنبية والدخول عليها، عن أبي الطاهر، والطبراني (763) /17) من طريق أحمد بن صالح، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/149 و153، والدارمي 2/278، والبخاري (5232) في النكاح :باب لا يخلون رجل بامرأة إلا ذو محرم، ومسلم (217)(20)) والترمذي (1171) في الرضاع :باب ما جاء في كراهية الدخول على المغيبات، والنسائي في عشرة النساء كما في "التحفة 7/320" والطبراني (762) /17) و (764) و (765) ، والبيهقي 7/90، والبغوي (2252) من طرق عن يزيد بن أبي حبيب به .وقال الترمذي :حديث حسن صحيح .قال الإمام النووي في "شرح مسلم :14/154 "اتفق أهل اللغة على أن الأحماء أقارب زوج المرأة كأبيه، وعمه، وأخيه، وابن أخيه، وابن عمه ونحوهم.

5589- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم .سفيان: هو ابن عيينة .وأخرجه ابن خزيمة (2530) عن عبد الجبار، بهذا الإسناد .وأخرجه الحميدي (468) عن سفيان، به . وأخرجه الطيالسي (2732) ، والبخاري (1862) في جزاء الصيد :باب حج النساء ، والنسائي في عشرة النساء ، كما في "التحفة" 5/258، وأبو يعلى (2516) ، والطحاوي 2/112 من طرق عن عمرو بن دينار، به .وقد تقدم برقم (2731).

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَخْلُوَ بِاللَّيْلِ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ مِنْهَا فِي بَيْتٍ

عورت کے لیے یہ بات مباح قرار دیے جانے کا تذکرہ وہ رات کے وقت اپنے کسی محرم کے ساتھ کسی گھر میں رہ سکتی ہے

5590 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ فِي بَيْتٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی مرد کسی عورت کے ہاں اس کے گھر میں رات ہرگز بسر نہ کرے' ماسوائے اس صورت کے' کہ اس عورت کا شوہر یا محرم عزیز (بھی گھر میں موجود ہو)''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ مَمْنُوعَةٌ مِنَ التَّزَيُّنِ لِلرِّجَالِ الَّذِينَ لَيْسُوا لَهَا بِمَحْرَمٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' خاتون کے لیے یہ بات ممنوع ہے' وہ مردوں کے لیے زیب و زینت اختیار کرے وہ مرد جو اس کے محرم نہیں ہیں

5591 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدُّنْيَا فَقَالَ: إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَاتَّقُوهَا،

5590- رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابى الزبير فمن رجال مسلم، وهو مدلس وقد عنعن، وقد تقدم هذا الحديث قبل حديثين، وهو في "مسند أبي يعلى(1859) "، ومن طريقة أخرجه البيهقي 7/98.

5591- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح .أبو نضرة :هو المنذر بن مالك بن قُطعة وهو في "صحيح ابن خزيمة (1699) ". وأخرجه أحمد 3/46، وأبو يعلى (1293)) من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد وأخرجه بنحوه أحمد 3/68، ومسلم (2252)(19)) في الألفاظ :باب استعمال المسك وأنه أطيب الطيب، والنسائي 8/190 في الزينة :باب ذكر أطيب الطيب، وأبو يعلى (1232)) من طريق شعبة، عن خليد بن جعفر والمستمر، كلاهما عن أبي نضرة، به .وبعضهم يزيد في الحديث على بعض .وأخرج قوله " :أطيب الطيب المسك "فقط :أحمد 3/36 و62 وأبو داود (3158)) في الجنائز :باب في المسك للميت، والنسائي 4/40 في الجنائز :باب المسك، من طريق المستمر بن الريان، به . وأخرجه بنحوه أحمد 3/31 و47 و87-88، ومسلم (2252)(18)) ، والترمذي (991) و (992)) في الجنائز :باب في ما جاء في المسك للميت، والنسائي 4/39 و 8/151 في الزينة :باب أطيب الطيب، من طريق خليد بن جعفر، عن أبي نضرة، به .وانظر (3221)).

وَاتَّقُوا النِّسَاءَ ثُمَّ ذَكَرَ نِسْوَةً ثَلَاثَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ، وَامْرَأَةً قَصِيرَةً لَا تُعْرَفُ، فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ، وَصَاغَتْ خَاتَمًا فَحَشَتْهُ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ، فَإِذَا مَرَّتْ بِالْمَسْجِدِ أَوْ بِالْمَلَأِ قَالَتْ بِهِ، فَفَتَحَتْهُ فَفَاحَ رِيحُهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کا ذکر کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ تم لوگ اس سے بچنے کی کوشش کرو اور بطور خاص خواتین کے معاملے میں احتیاط کرو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والی تین خواتین کا ذکر کیا جن میں سے دو طویل القامت تھیں اور ایک چھوٹے قد کی تھی جو نمایاں نہیں ہوتی تھی۔ اس نے لکڑی سے بنی ہوئی دو جوتیاں بنوائیں اور ایک انگوٹھی بنوائی جس میں عمدہ ترین خوشبو بھری جب وہ مسجد کے پاس سے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہے) لوگوں کے گروہ کے پاس سے گزری' تو اس نے اس انگوٹھی کو کھول دیا جس کے نتیجے میں اس کی خوشبو پھیل گئی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ اتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ لِتَتَطَاوَلَ بِهَاتَيْنِ الْمَرْأَتَيْنِ الطَّوِيلَتَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس عورت نے لکڑی کے بنے ہوئے دو پاؤں بنوائے تھے تاکہ ان کی وجہ سے دو لمبے قد کی عورتوں کے درمیان لمبی محسوس ہو

5592 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ قَصِيرَةً، فَاتَّخَذَتْ لَهَا نَعْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ فَكَانَتْ تَمْشِي بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ تَطَاوَلُ بِهِمَا، وَاتَّخَذَتْ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَحَشَتْ تَحْتَ فَصِّهِ أَطْيَبَ الطِّيبِ الْمِسْكَ، فَكَانَتْ إِذَا مَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ حَرَّكَتْهُ فَيَفُوحُ رِيحُهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والی ایک عورت چھوٹے قد کی تھی۔ اس نے لکڑی سے بنے ہوئے جوتے بنوائے وہ جب دو طویل عورتوں کے درمیان چلتی تھی' تو اس وجہ سے لمبی محسوس ہوتی ہے اس نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کے نگینے کے نیچے مشک کی بہترین خوشبو بھر لی۔ جب وہ کسی محفل کے پاس سے گزرتی تھی' تو اس انگوٹھی کو حرکت دیتی تھی جس کے نتیجے میں اس کی خوشبو پھیل جاتی تھی''۔

5592– إسناده صحيح على شرط مسلم. عثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدي. وانظر ما قبله. وأخرجه أحمد 3/40عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ إِبَاحَةِ تَقْبِيلِ الْمَرْءِ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ عَلَى سُرَّتِهِ

آدمی کے اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کی ناف پر بوسہ دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5593 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَرِنِي الْمَكَانَ الَّذِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُهُ مِنْكَ، قَالَ: فَكَشَفَ عَنْ سُرَّتِهِ، فَقَبَّلَهَا،

فَقَالَ: شَرِيكٌ: لَوْ كَانَتِ السُّرَّةُ مِنَ الْعَوْرَةِ مَا كَشَفَهَا

❁❁ عمیر بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا۔ انہوں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجھے وہ جگہ دکھائیں جہاں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے' تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی ناف سے کپڑے کو ہٹایا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا بوسہ دیا۔

شریک نامی راوی بیان کرتے ہیں: اگر ناف پردے کا حصہ ہوتی' تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اسے ظاہر نہ کرتے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُقَبِّلَ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کو بوسہ دے

5594 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ

5593– إسناده حسن، شريك -وإن كان سيء الحفظ- قد توبع، وعمير بن إسحاق ذكره المؤلف في "ثقاته"، وقال النسائي: لا بأس به، واختلف فيه قول ابن معين، فوثقه في رواية عثمان الدارمي، وقال في رواية عباس: لا يساوي حديثه شيئاً، لكن يكتب حديثه، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه الطبراني (2765) عن علي بن عبد العزيز حدثنا ابن الأصبهاني حدثنا شريك، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/255 و 427 و 488 و 493، والطبراني (2580) و (2764) والحاكم 3/168 وصححه ووافقه الذهبي.

5594– حديث صحيح. ابن أبي السري -وهو محمد بن المتوكل- قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرطهما. وهو في "مصنف عبد الرزاق (20589)". ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 2/269، ومسلم (2318) في الفضائل: باب رحمته صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، والبيهقي في "السنن 7/100"، وفي "الآداب (14)". وأخرجه أحمد 2/228 عن هشيم، و 241، والحميدي (1106) عن سفيان، وأحمد 2/514 عن محمد بن أبي حفصة، والخطيب في "الأسماء المبهمة" ص 401 من طريق سليمان بن كثير والبخاري في "الأدب المفرد (91)"، والبغوي (3446) من طريق شعيب، خمستهم عن الزهري، بهذا الإسناد.

جَالِسٌ، فَقَالَ: الْاَقْرَعُ: اِنَّ لِيَ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا قَطُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اس وقت اقرع بن حابس تمیمی بھی وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ اقرع نے کہا: میرے تو دس بچے ہیں۔ میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّقَبِّلَ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهٖ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کو بوسہ دے

5595 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا اَمْلِكُ لَكَ اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: کیا آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں۔ ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت کو الگ کر لیا ہے تو پھر میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ مُلَاعَبَةِ الْمَرْءِ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهٖ

یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ آدمی اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد کے ساتھ کھیلے

5596 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْلِعُ لِسَانَهُ لِلْحُسَيْنِ، فَيَرَى الصَّبِيُّ حُمْرَةَ لِسَانِهٖ، فَيَهَشُّ اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ بَدْرٍ: اَلَا اَرَى تَصْنَعُ هٰذَا بِهٰذَا، وَاللّٰهِ لَيَكُوْنُ لِيَ الْاِبْنُ قَدْ خَرَجَ وَجْهُهُ

5595- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلي فمن رجال البخاري. سفيان :هو الثوري .وأخرجه البخاري (5998) في الأدب :باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، وفي "الأدب المفرد 90)"، والبيهقي في "الآداب 15)" عن محمد بن يوسف بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/56و70، ومسلم (2317) في الفضائل :باب رحمته صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، وابن ماجة (3665) في الأدب :باب بر الوالد والإحسان إلى البنات، وابن أبي داود في "مسند عائشة 13)"، وهناد بن السري في "الزهد (1336)"، والخطيب في "الأسماء المبهمة" ص 401، والبغوي (3447) من طرق عن هشام بن عروة به.

وَمَا قَبَّلْتُهُ قَطُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی زبان باہر نکال کر دکھاتے تھے وہ بچہ جب آپ کی زبان کی سرخی دیکھتا، تو خوش ہوتا، عیینہ بن حصن نے آپ کی خدمت میں عرض کی مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ آپ اس کے ساتھ یہ طرزِ عمل کر رہے ہوں گے۔ اللہ کی قسم! میرا بھی بیٹا ہے، لیکن میں نے اسے کبھی بوسہ نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُولِ النِّسَاءِ الْحَمَّامَاتِ وَإِنْ كُنَّ ذَوَاتِ مَيَازِرَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ، خواتین حمام میں داخل ہوں، خواہ انہوں نے تہہ بند باندھے ہوئے ہوں

5597 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ *، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَيْدٍ الْخَطْمِيِّ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ مِنْ نِسَائِكُمْ فَلَا تَدْخُلِ الْحَمَّامَ قَالَ: فَنَمَيْتُ بِذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي خِلَافَتِهِ، فَكَتَبَ اِلٰى اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ سَلْ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ حَدِيثِهِ، فَاِنَّهُ رِضًا، فَسَاَلَهُ ثُمَّ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ، فَمَنَعَ النِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامِ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5596– إسناده حسن. محمد بن عمرو حسن الحديث وله في الصحيحين مقروناً، وباقي رجاله ثقات على شرطهما غير وهب بن بقية فمن رجال مسلم. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ص 86عن أبي يعلى وابن أبي عاصم قالا: حدثنا وهب بن بقية، بهذا الإسناد مختصراً. وأخرجه كذلك من طريق محمد بن بشر، عن محمد بن عمرو، به. وأخرجه هناد في "الزهد1330) "، ومن طريقه الخطيب في "الأسماء المبهمة" ص 402عن عبدة، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، به مرسلاً. وقد تحرف "عبدة" في المطبوع من "الأسماء المبهمة" إلى: عفرة. وأخرجه كذلك مرسلاً أبو عبيد في "غريب الحديث 3/144 "، وأبو أحمد العسكري في "تصحيفات المحدثين 1/383-384 "من طريق يزيد بن هارون، عن محمد بن عمرو، به.

5597– حديث صحيح، إسناده ضعيف. عبد الله بن سويد الخطمي: لم يوثقه غير المؤلف كما تقدم، ومحمد بن ثابت بن شرحبيل، قال الحافظ: مقبول، أي: حيث يتابع وهنا لم يتابع، ويعقوب بن إبراهيم: هو الأنصاري المصري لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 7/642-643ولم يرو عنه غير يحيى بن أيوب، وأورده البخاري في "التاريخ الكبير 8/395 "، وابن أبي حاتم، ولم يذكرا فيه جرحاً ولا تعديلاً، وأخطأ الحاكم فظنه يعقوب بن إبراهيم أبا يوسف كبير القضاة. وأخرجه البيهقي 7/309من طريق أحمد بن عبد الجبار الصوفي، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني3873)) ، والحاكم 4/289من طريق عبد الله بن صالح.

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے پڑوسی کی عزت افزائی کرنی چاہیے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ تہبند پہن کر حمام میں داخل ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے بھلائی کی بات کہنی چاہیے یا خاموش رہنا چاہیے اور تمہاری خواتین میں سے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ حمام میں داخل نہ ہو۔''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں یہ بات لکھ کر انہیں بھجوائی' تو انہوں نے ابوبکر بن محمد کو خط لکھا کہ محمد بن ثابت سے ان کی نقل کردہ احادیث کے بارے میں دریافت کرو کیونکہ وہ پسندیدہ راوی ہے۔ ابوبکر بن محمد نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا پھر انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو خط میں لکھا' تو عمر بن عبدالعزیز نے خواتین کے حمام میں جانے پر پابندی عائد کردی۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ لُزُومِ قَعْرِ بَيْتِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' عورت پر یہ بات لازم ہے' وہ گھر کے اندرونی حصے میں رہے

5598 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ، وَاِنَّهَا اِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَاِنَّهَا لَا تَكُونُ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ اَقْرَبَ مِنْهَا فِي قَعْرِ بَيْتِهَا

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت چھپانے کی چیز ہے' جب وہ نکلتی ہے' تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سب سے زیادہ مقرب اس وقت ہوتی ہے' جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں ہو۔''

5598-- رجاله ثقات رجال الصحيح، لكنه منقطع بين قتادة وأبي الأحوص -عوف بن مالك بن نضلة -قاله أبو حاتم فيما نقله عنه ابنه في "المراسيل 637) ") ، وابن خريمة في ترجمة الباب رقم 175)) من "صحيحه ." وأخرجه ابن خزيمة 1686)) عن أحمد بن المقدام، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي1173)) في الرضاع :باب رقم 18)) من طريق همام، والطبراني10115)) من طريق سويد بن أبي حاتم، وابن خزيمة 1687)) من طريق ابن بشير، ثلاثتهم عن قتادة عن مورق عن أبي الأحوص، به .وقال الترمذي :حسن غريب، وهو كما قال، بل أعلى .وأخرجه أبو داود570)) في الصلاة :باب التشديد في ذلك، وابن خزيمة 1690)) ، والبيهقي 3/131من طريق هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النبي، قال " :صلاة المرأة في بيتها أفضل من صلاتها في حجرتها، وصلاتها في مخدعها أفضل من صلاتها في بيتها "وهذا إسناد صحيح على شرط مسلم. وأخرجه الطبراني 8914)) و9480)) من طريق شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ موقوفاً عليه قال :إنما النساء عورة وإن المرأة لتخرج ...فذكره بأطول منه .وقال الهيثمي :2/35ورجاله ثقات.

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ بِلُزُوْمِ قَعْرِ بَيْتِهَا لِاَنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

عورت کے لیے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ گھر کے اندرونی حصے میں رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے

5599 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ، فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَاَقْرَبُ مَا تَكُوْنُ مِنْ رَبِّهَا اِذَا هِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت پردے کی چیز ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے عورت اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں ہو''۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ عِيَادَةِ الْمَرْاَةِ اَبَاهَا وَمَوَالِيَ اَبِيْهَا اِذَا اسْتَاْذَنَتْ مِنْ زَوْجِهَا فِيْهَا

عورت کا اپنے والد کی عیادت کرنے یا اپنے والد کے غلاموں کی عیادت کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ اس بارے میں اس نے اپنے شوہر سے اجازت لی ہو

5600 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ

5599- إسناده صحيح على شرط مسلم .عمرو بن عاصم :هو الكلابي البصري الحافظ، وهو في "صحيح ابن خزيمة" (1685) . وانظر ما قبله.

5600- حديث صحيح بطرقه .أبو بكر بن إسحاق :هو ابن يسار المطلبي مولاهم، روى عن عبد الله بن عروة ومعاذ بن عبد الله بن حبيب، ويزيد بن عمرو بن أمية الضمري، وعنه أخوه محمد، ويزيد بن أبي حبيب .وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير غسان بن الربيع، فوثقه المؤلف 9/2، وترجمه الخطيب في "تاريخ بغداد 330-12/329" وقال :كان نبيلاً فاضلاً ورعاً، وقال الدارقطني :صالح، قلت :وهو متابع.وأخرجه أحمد 6/65و222-221، والنسائي في الطب والحج من "الكبرى" كما في "التحفة 12/12" من طرق عن الليث، بهذا الإسناد.وأخرجه ابن هشام في "السيرة 2/238" عن محمد بن إسحاق، حدثني هشام بن عروة، وعمر بن عبد الله بن عروة، عن عروة بن الزبير، عن عائشة .وهذا سند قوي.وله طريق آخر على شرط الشيخين رواه مالك في "الموطأ" وغيره، وقد تقدم عند المؤلف برقم (3724) ، ونزيد هنا في تخريجه :أخرجه ابن أبي داود في "مسند عائشة (25) " و (39) من طريقين عن هشام بن عروة عن عروة، عن عائشة.

عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث): لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ اشْتَكَى، وَاشْتَكَى أَصْحَابُهُ، وَاشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ وَعَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ وَبِلَالٌ، فَاسْتَأْذَنَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِيَادَتِهِمْ، فَأَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ لِأَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ فَقَالَ:

كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ـ وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَسَأَلَتْ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ، فَقَالَ:

إِنِّي وَجَدْتُ الْمَوْتَ قَبْلَ ذَوْقِهِ ـ إِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ

وَسَأَلَتْ بِلَالًا، فَقَالَ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ـ بِفَجٍّ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ بِقَوْلِهِمْ، فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ وَأَشَدَّ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ وَبَاءَهَا إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو آپ بیمار ہو گئے۔ آپ کے اصحاب بھی بیمار ہو گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی عیادت کے لئے ان کے ہاں آنے کی اجازت مانگی۔ ان کو اجازت مل گئی' تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے جواب دیا: ہر شخص اپنے گھر میں موجود ہوتا ہے' حالانکہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی قریب ہوتی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عامر بن فہیرہ سے دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: میں نے موت کا ذائقہ چکھنے سے پہلے ہی اس کو محسوس کر لیا ہے اور بزدل شخص طبعی موت مرتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مزاج دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا۔

''ہائے افسوس کیا میں کسی ایسے راستے میں رات بسر کروں گا جب میرے اردگرد اذخر اور جلیل (مکہ کی مخصوص گھاس) ہوگی۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان حضرات کے جوابات کے بارے میں آپ کو بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور یہ دعا کی۔

''اے اللہ! تو مدینہ منورہ ہمارے نزدیک اسی طرح محبوب کر دے جس طرح' تو نے ہمیں مکہ محبوب کیا تھا بلکہ اس سے زیادہ شدید محبوب کر دے اے اللہ! یہاں کے صاع اور مد میں ہمارے لئے برکت رکھ دے اور یہاں کی وباء کو مہیعہ کی طرف منتقل کر دے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس سے مراد جھہ ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ تَمْشِيَ الْمَرْاَةُ فِي حَاجَتِهَا فِي وَسَطِ الطَّرِيقِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ عورت کسی کام کے سلسلے میں راستے کے درمیان چلے

5601 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ اَبِي نَمِرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لِلنِّسَاءِ وَسَطُ الطَّرِيقِ

(توضیح مصنف): قَالَ الشَّيْخُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لِلنِّسَاءِ وَسَطُ الطَّرِيقِ لَفْظَةُ اِخْبَارٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ شَيْءٍ مُضْمَرٍ فِيهِ، وَهُوَ مُمَاسَّةُ النِّسَاءِ الرِّجَالَ فِي الْمَشْيِ، اِذْ وَسَطُ الطَّرِيقِ الْغَالِبُ عَلَى الرِّجَالِ سُلُوكُهُ، وَالْوَاجِبُ عَلَى النِّسَاءِ اَنْ يَتَخَلَّلْنَ الْجَوَانِبَ حَذَرَ مَا يُتَوَقَّعُ مِنْ مُمَاسَّتِهِمْ اِيَّاهُنَّ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خواتین کو راستے کے درمیان میں چلنے کا حق نہیں ہے۔''

شیخ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''خواتین کو راستے میں چلنے کا حق نہیں ہے۔'' اس سے مراد لفظی طور پر اطلاع دینا ہے' لیکن اصل مراد اس چیز سے منع کرنا ہے' جو اس میں پوشیدہ ہے اور وہ یہ کہ خواتین چلتے ہوئے مردوں کے ساتھ چلیں کیونکہ عام طور پر راستے کے درمیان میں مرد ہی چلتے ہیں' تو خواتین کے لئے یہ بات لازم ہے' وہ راستے کے اطراف میں علیحدہ ہو کر چلیں تاکہ وہ مردوں کے ساتھ لگنے سے بچ سکیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ يَحْجُمَهَا الرَّجُلُ عِنْدَ الضَّرُورَةِ، اِذَا كَانَ الصَّلَاحُ فِيهِمَا مَوْجُودًا

عورت کے لیے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' کوئی مرد ضرورت کے وقت اسے پچھنے لگا سکتا ہے' جبکہ ان دونوں کے درمیان کوئی بہتری موجود ہو (یعنی خرابی کا اندیشہ نہ ہو)

5601- حديث حسن لغيره. مسلم بن خالد -وهو الزنجي- سيء الحفظ، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه ابن عدي في "الكامل" 4/1321 عن علي بن سعيد، عن الصلت بن مسعود بهذا الإسناد. وفي الباب عن عمرو بن حماس مرسلاً عند الدولابي 1/45 عن محمد بن عوف، عن الفريابي -وهو محمد بن يوسف- عن سفيان، عن ابن أبي ذئب، عن الحارث بن الحكم عنه قال: قال النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ليس للنساء سراة الطريق". وأبو عمرو بن حماس هذا: قال الحافظ: مقبول من السادسة، والحارث بن الحكم أورده ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 2/73 فلم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، وهو مجهول، لم يرو عنه غير ابن أبي ذئب، وقال البخاري في "التاريخ الكبير" 2/267، وابن حبان في "الثقات" 6/172: "يعد في أهل المدينة. وأخرجه أبو داود (5272) والبيهقي في "الآداب" (971) عن عبد الله بن مسلمة، عن عبد العزيز الدراوردي.

5602 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

(متن حدیث): اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ، اسْتَاْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَحْجُمَهَا، وَقَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے کی اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطیبہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پچھنے لگادے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی کہ یہ صاحب سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے یا یہ کوئی ایسے لڑکے تھے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔



5602– إسناده صحيح، رواية أبي الزبير عن جابر محمولة على السماع فيما رواه عنه الليث، وهذا منها. يزيد ابن موهب: هو يزيد بن خالد بن يزيد بن موهب. وأخرجه أبو داود (4105) في اللباس: باب في العبد ينظر إلى شعر مولاته، عن يزيد ابن موهب بهذا الإسناد. وقرن مع ابن موهب قتيبة بن سعيد. وأخرجه أحمد 3/350، ومسلم (2206) في السلام: باب لكل داء دواء واستحباب التداوي، وابن ماجة (3480) في الطب: باب الحجامة، والبيهقي 7/96 من طرق عن الليث، به.

فَصْلٌ فِي التَّعْذِيبِ

فصل: عذاب دینے کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ الْمُسْلِمِينَ كَافَّةً إِلَّا مَا يُبِيحُهُ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' مسلمانوں کو مارا جائے' البتہ جیسے کتاب وسنت نے مباح قرار دیتے ہیں' (اس کا حکم مختلف ہے)

5603 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَجِيبُوا الدَّاعِيَ، وَلَا تَرُدُّوا الْهَدِيَّةَ، وَلَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: عُمَرُ وَيَعْلَى وَمُحَمَّدٌ بَنُو عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيِّ كُوفِيُّونَ ثِقَاتٌ

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دعوت قبول کرو تحفے کو واپس نہ کرو اور مسلمانوں کی پٹائی نہ کرو۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عمر' یعلیٰ اور محمد نامی راوی یہ سب عبید طنافسی کے بیٹے ہیں یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور ثقہ ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ عَلَى وَجْهِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے چہرے پر مارے

5603- إسناده صحيح على شرطهما .أبو وائل :هو شقيق بن سلمة، وعبد الله :هو ابن مسعود .وأخرجه البزار (1243) عن يوسف، عن (تحرفت "عن" في المطبوع إلى "بن") محمد بن سابق، عن عمر بن عبيد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 1/404-405، والبخاري في "الأدب المفرد (157)" عن محمد بن سابق، والطحاوي في "المشكل 4/148"، والطبراني (10444)، والبزار 1/76 من طريق أبي غسان -وهو مالك بن إسماعيل -كلاهما عن إسرائيل، عن الأعمش، به .وأخرجه المؤلف في "روضة العقلاء" ص 242 عن محمد بن صالح الطبري، عن عبد الله بن عمران الأصبهاني، عن يحيى بن الضريس، عن مسلم بن إبراهيم، عن سفيان الثوري عن الأعمش، به .وكذلك أخرجه أبو نعيم في "الحلية 7/128" عن محمد بن عيسى الأديب، عن محمد بن إبراهيم بن زياد، عن عبد الله بن عمران، به، إلا أنه لم يذكر مسلم بن إبراهيم، وقال :غريب من حديث الثوري، تفرد به يحيى بن الضريس.

5604 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص کسی کی پٹائی کرے' تو (دوسرے شخص) کے چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5605 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يُرِيْدُ بِهِ صُوْرَةَ الْمَضْرُوْبِ، لِاَنَّ الضَّارِبَ اِذَا ضَرَبَ وَجْهَ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ ضَرَبَ وَجْهًا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص (کسی دوسرے کی) پٹائی کرے' تو اس کے چہرے (پر مارنے سے) اجتناب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت کے مطابق پیدا کیا ہے۔''

5604- إسناده صحيح .عمرو بن عثمان وأبوه :روى لهما أصحاب السنن غير الترمذي، وكلاهما ثقة، وباقي السند ثقات من رجال الشيخين .أبو الزناد :هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج :هو عبد الرحمن بن هرمز .وانظر ما بعده.

5605- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار، فقد روى له أبو داود والترمذي، وهو حافظ. سفيان :هو ابن عيينة .وأخرجه أحمد 2/244، والحميدي (1121) ، ومسلم (2612) (112) في البر والصلة :باب النهي عن ضرب الوجه، والآجري في "الشريعة "ص 314، والبيهقي في "الأسماء والصفات "ص 290، وفي "السنن 8/327 "من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/449 من طريق محمد -هو ابن عجلان -ومسلم (2612) (112) عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، عن المغيرة الحزامي، كلاهما عن أبي الزناد به .ولم يقل فيه :فإن الله ...وأخرجه أحمد 2/347 و463 و519، ومسلم (2612) (114) و (115) و (116) ، وابن خزيمة في "التوحيد "ص 37، والبيهقي في "الأسماء والصفات "ص 290 من طريق قتادة عن أبي أيوب يحيى بن مالك المراغي، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/313، والبخاري (2559) ، وابن خزيمة 41-40، والبغوي (2573) من طريق معمر، عن همام، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/251 و434، والبخاري (2559) ، وابن خزيمة ص 36 و37، والآجري في "الشريعة "ص 315، والبيهقي في "الأسماء والصفات "ص 291 من طريق سعيد المقبري، عن أبي هريرة .وأخرجه أحمد 2/327 و337 ومسلم (2612) (113) من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کے ذریعے مراد یہ ہے: جس شخص کی پٹائی ہو رہی ہے اس کی شکل (حضرت آدم علیہ السلام کی صورت کے مطابق ہے) کیونکہ جب مارنے والا شخص اپنے مسلمان بھائی کے چہرے پہ مارتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس کی صورت کے مطابق پیدا کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَعْذِيبِ شَيْءٍ مِّنْ ذَوَاتِ الْأَرْوَاحِ بِحَرْقِ النَّارِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کسی بھی جان دار چیز کو آگ میں جلانے کا عذاب دیا جائے

5606 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ عَلِيًّا، أُتِيَ بِقَوْمٍ قَدِ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، أَوْ قَالَ: زَنَادِقَةٍ، مَعَهُمْ كُتُبٌ، فَأَمَرَ بِنَارٍ فَأُجِّجَتْ فَأَلْقَاهُمْ فِيهَا بِكُتُبِهِمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَمَّا أَنَا لَوْ كُنْتُ لَمْ أُحَرِّقْهُمْ، لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ لائے گئے جو اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زندیق ہو گئے تھے۔ ان کے ہمراہ ان کی تحریریں بھی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت آگ جلائی گئی اور انہیں ان کی تحریروں سمیت آگ میں ڈال دیا گیا۔ اس بات کی اطلاع حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ملی' تو انہوں نے فرمایا: اگر میں ہوتا' تو میں انہیں جلاتا نہیں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے' لیکن میں انہیں قتل کروا دیتا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

(جلانے سے منع کرنے کی روایت یہ ہے) ''تم لوگ اللہ کے عذاب کے مطابق عذاب نہ دو۔'' (اور ان کو قتل کروانے کی دلیل یہ حدیث ہے)

''جو شخص اپنا دین تبدیل کر لے اسے قتل کر دو۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ رَمْيِ الْمَرْءِ مَنْ فِيهِ الرُّوحُ بِالنَّبْلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کسی بھی جان دار چیز کو تیر مار کر (نشانہ بازی کی جائے)

5607 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْعَابِدِيُّ، بِسَمَرْقَنْدَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا

5606– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 1/282، والبخاري (6922) في استتابة المرتدين: باب حكم المرتد والمرتدة واستتابتهم، وأبو يعلى (2532)، والدارقطني 3/113، والبيهقي 8/202 من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وبعضهم يزيد في الحديث على بعض. وانظر الحديث رقم (4476).

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):مَنْ رَمَانَا بِالنَّبْلِ فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ہمیں تیر مارے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْغَرَضِ شَيْئًا مِنْ ذَوَاتِ الْاَرْوَاحِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کسی بھی ذی روح چیز کو (نشانہ بازی کا مقابلہ کرتے ہوئے) نشانہ بنایا جائے

5608 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی ذی روح چیز کو (نشانے بازی کے لئے) نشانہ نہ بناؤ۔''

5607– حديث حسن لغيره .يحيى بن أبي سليمان -وهو المدني :-لين الحديث، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير الدارمي فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 2/321، والبخاري في "الأدب المفرد 1279) ") ، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 2/133 "عن أبي عبد الرحمن عبد الله بن يزيد المقرء، بهذا الإسناد .لفظ أحمد والبخاري " :من رمانا بالليل فليس منا "، ورواية الطحاوي " :من رمى بالليل فليس منا "، وقال البخاري :في إسناده نظر .وفي الباب عن ابن عباس عند الطحاوي في " المشكل 2/133 "، والطبراني 11553)) والقضاعي في الشهاب 355)) ، ولفظه " :من رمانا بالليل فليس منا "، وسنده قوى. وعن بريدة عند البزار 3334)) ، ولفظه " :من رمانا بالليل فليس منا "وفيه ليث بن أبي سليم، ضعيف.

5608– إسناده صحيح على شرطهما .أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك .وأخرجه أحمد 1/280 و 285و 340و345، ومسلم 1957)) في الصيد والذبائح :باب النهي عن صبر البهائم "والنسائي 7/238 "في الضحايا :باب النهي عن المجثمة، وعلي بن الجعد 495)) والطبراني 12262)) ، والبيهقي 9/70، والبغوي 2784)) من طريق عن شعبة، بهذا الإسناد.وأخرجه أحمد 1/274 والنسائي 7/239 والطبراني12263)) من طريقين عن عدى بن ثابت، به .وعلقه البخاري بإثر الحديث 5515)) في الذبائح والصيد :باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة، عن عدى، به.وأخرجه عبد الرزاق 8427)) وأحمد 1/216 و 273و297، والترمذي الأطعمة :باب ما جاء في كراهية أكل المصبورة، وابن ماجة 3187)) في الذبائح :باب النهي عن صبر البهائم وعن المثلة، والطبراني 11717)) و11718)) و11719)) ، من طرق عن سماك بن حرب، عن عكرمة عن ابن عباس . قال الترمذي :حديث حسن صحيح، والعمل عليه عند أهل العلم.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ صَبْرِ الدَّوَابِّ بِالْقَتْلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' جانور کو باندھ کر (نشانہ بازی میں) قتل کیا جائے

5609 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِىْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ تِعْلٰى، سَمِعَهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبْرِ الدَّابَّةِ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو باندھ کر (اس پر نشانہ بازی کرنے) سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ شَيْئًا مِنْ ذَوَاتِ الْاَرْوَاحِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کسی ذی روح چیز کو باندھ کر (نشانہ بازی میں) قتل کیا جائے

5610 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ تِعْلٰى، اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَاُتِىَ بِاَرْبَعَةِ اَعْلَاجٍ مَعَ الْعَلُوْقِ، فَاَمَرَ بِهِمْ فَقُتِلُوْا صَبْرًا بِالنَّبْلِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ اَبَا اَيُّوْبَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ، وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ، لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ خَالِدٍ، فَاَعْتَقَ اَرْبَعَ رِقَابٍ

❀❀ عبید بن یعلیٰ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ وہاں دشمن کے ہمراہ چار اونٹ لائے گئے' تو عبدالرحمٰن بن خالد کے حکم کے تحت انہیں باندھ کر نیزوں کے ذریعے قتل کردیا گیا۔ اس بات

5609– حديث صحيح .محمد بن وهب بن أبي كريمة :روى له النسائي، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح غير عبيد بن تِعْلَى الفلسطيني، فقد روى له أبو داود، ووثقه النسائي، وذكره المؤلف في "ثقاته"، قال ابن المديني فيما نقله عنه ابن حجر في "التهذيب" :"إسناده حسن إلا أن عبيد بن يعلى لم يُسمع به في شيء من الأحاديث، قال :ويقويه رواية بكير بن الأشج عنه، لأن بكيراً صاحب حديث قال :ولا نحفظه عن أبي أيوب إلا من هذه الطريق، وقد أسنده عبد الحميد بن جعفر، وجوده. وأخرجه أحمد 5/422، والدارمي 2/83، والطبراني 4001)) ، والبيهقي 9/71عن أبي عاصم، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأشج عن أبيه، عن عبيد بن تعلى، به.

5610– إسناده قوي كما قال الحافظ في "الفتح 9/560. " وأخرجه أحمد 5/422عن سريج، وسعيد بن منصور في " سننه 2667) ")، وعنه أبو داود 2687)) في الجهاد :باب في قتل الأسير بالنبل كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه بنحوه الطبراني4002)) من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب به وقال فيه " :بكير عن أبيه ." وأخرجه البيهقي 9/71من طريق أبي زرعة الدمشقي، عن أحمد به خالد الوهبي، عن محمد بن إسحاق، عن بكير، عن أبيه، عن عبيد بأطول مما هنا.

کی اطلاع حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باندھ کر قتل کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر وہ کوئی مرغی بھی ہوتی تو میں اسے بھی باندھ کر (نشانہ بازی نہ کرتا) جب اس بات کی اطلاع عبدالرحمٰن بن خالد کو ملی تو انہوں نے چار غلام آزاد کیے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّعَذِّبَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِعَذَابِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی بھی مسلمان اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مطابق عذاب دے

5611 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ مَعْشَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الدَّوْسِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا لَقِيتُمْ هَبَّارَ بْنَ الْاَسْوَدِ وَنَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْقَيْسِ فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ: لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ اِلَّا اللّٰهُ وَلٰكِنْ اِذَا لَقِيتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تمہارا احبار بن اسود اور نافع بن عبد قیس سے سامنا ہو تو ان دونوں کو آگ میں جلا دینا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگ کے ذریعے عذاب صرف اللہ تعالیٰ دے سکتا ہے۔ جب تمہارا ان دونوں سے سامنا ہو تو تم ان دونوں کو قتل کر دینا''۔

ذِكْرُ تَعْذِيبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي الْقِيَامَةِ مَنْ عَذَّبَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن ان لوگوں کو عذاب دینے کا تذکرہ

5611- حديث صحيح .أبو إسحاق الدوسي :قال ابن أبي حاتم 9/333عن أبيه :هو معروف، وذكره المؤلف في "ثقاته 5/578-579 "، وباقي السند ثقات .وأخرجه ابن إسحاق في "السيرة 2/312 "، ومن طريقه أبو بكر الخطيب في "الأسماء المبهمة في الأنباء المحكمة "ص 461حدثني يزيد بن أبي حبيب المصري، عن بكير بن عبد الله بن الأشج، عن سليمان بن يسار، عن أبي إسحاق الدوسي، عن أبي هريرة، فادخل بين يزيد بن أبي حبيب والدوسي اثنين .وأخرجه الدارمي 2/222من طريق ابن إسحاق، إلا أنه سقط من سنده "سليمان بن يسار ."وأخرجه أحمد 2/307و 338و453، والبخاري(3016)) في الجهاد :باب لا يعذب بعذاب الله، وأبو داود 2674)) في الجهاد :باب في كراهية حرق العدو بالنار، والنسائي في السير، كما في "التحفة " 10/106، والترمذي 1571)) في السير :باب رقم 20)) وعبد الله بن الجارود في "المنتقى 1057) ") ، والخطيب البغدادي، ص461-460، وابن بشكوال في "غوامض الأسماء المبهمة 1/119 "من طرق عن الليث، عن بكير بن الأشج، عن سليمان بن يسار، عن أبي هريرة .بإبهام الرجلين اللذين أمر بإحراقهما.

جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے رہے ہوں گے

5612 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْكَلَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، وَجَدَ عِيَاضَ بْنَ غَنْمٍ وَهُوَ عَلَى حِمْصَ، شَمَّسَ نَاسًا مِنَ النَّبَطِ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ، فَقَالَ: هِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ: مَا هٰذَا يَا عِيَاضُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

❁❁ عروہ بیان کرتے ہیں: ہشام بن حکیم نے عیاض بن غنم کو پایا وہ حمص کے گورنر تھے۔ انہوں نے جزیہ کی وصولی کے لئے کچھ لوگوں کو دھوپ میں کھڑا کیا ہوا تھا' تو ہشام بن حکیم نے کہا: اے عیاض! یہ کیا ہے؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو (قیامت کے دن) عذاب دے گا' جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔"

ذِكْرُ خَبَرٍ أَوْهَمَ عَالِمًا مِنَ النَّاسِ أَنَّ عُرْوَةَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ

اس روایت کا تذکرہ جس نے ایک عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا کہ عروہ نے یہ روایت ہشام بن حکیم بن حزام سے نہیں سنی ہے

5613 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ،

5612- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير كثير بن عبيد، فقد روى له أبو داود والنسائي، وابن ماجه، وهو ثقة، وصحابي الحديث هشام أخرج له مسلم فقط. محمد بن حرب: هو الخولاني الحمصي الأبرش، والزبيدي: هو محمد بن الوليد. وأخرجه أحمد 3/404 من طريق شعيب، ومسلم (2613) (119) في البر والصلة، وأبو داود (3045) في الخراج والإمارة: باب في التشديد في جباية الجزية، والنسائي في السير، كما في "التحفة 9/71"، والبيهقي 9/205 من طريق ابن وهب، عن يونس بن يزيد، كلاهما عن الزهري، بهذا الإسناد. إلا أن يونس في روايه أبهم اسم عامل حمص. وأخرجه أحمد 3/404 عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد.

5613- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/403 و468، ومسلم (2613) (118) من طريق وكيع وأبي معاوية وجرير، كلهم عن هشام بن عروة، بهذا الإسناد. إلا أنه قال فيه "هشام بن حكيم بن حزام"، وعند أحمد في الرواية الأولى "ابن حزام" فقط. وأخرجه أحمد 3/403 عن ابن نمير، ومسلم (2613) (117) و (118) من طريق أبي أسامة ثلاثتهم عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هشام بن حكيم أنه مر بالشام على قوم من الأنباط ...

(متن حدیث): اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، مَرَّ بِعُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ وَهُوَ يُعَذِّبُ النَّاسَ فِي الْجِزْيَةِ فِي الشَّمْسِ، فَقَالَ: يَا عُمَيْرُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا، قَالَ: اذْهَبْ فَخَلِّ سَبِيلَهُمْ.

(توضیح مصنف): قَالَ: اَبُوْ حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ عُرْوَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، وَهُوَ يُعَاتِبُ عِيَاضَ بْنَ غَنْمٍ عَلٰى هٰذَا الْفِعْلِ، وَسَمِعَهُ اَيْضًا مِنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ حَيْثُ عَاتَبَ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَلٰى هٰذَا الْفِعْلِ سَوَاءً، فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ.

عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ عمیر بن سعد کے پاس سے گزرے جو جزیہ کی وجہ سے لوگوں کو دھوپ میں کھڑا کرنے کی سزا دے رہے تھے۔ حضرت حکیم بن حزام نے فرمایا: اے عمیر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا' جو دنیا میں دوسرے لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔"

حضرت حکیم نے فرمایا تم جاؤ اور انہیں چھوڑ دو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) عروہ نے یہ روایت ہشام بن حکیم سے سنی ہے' جو عیاض بن غنم کو ایسا کرنے پر ڈانٹ رہے تھے اور انہوں نے یہ روایت حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے۔ جنہوں نے عمیر بن سعد کو ایسا کرنے پر ڈانٹا تھا' تو یہ دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّهُ لَا يَجِبُ اَنْ يُعَذِّبَ مَخْلُوقٌ بِعَذَابِ اللّٰهِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ بات لازم نہیں ہے' مخلوق اللہ تعالیٰ کے عذاب کے طریقے کے مطابق عذاب دے

5614 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

5614- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى فمن رجال مسلم . يونس :هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم 2241) (148)) في السلام :باب النهي عن قتل النمل، عن حرملة بن يحيى، وأبي الطاهر بن السرح، كلاهما عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود 5266)) في الأدب :باب في قتل الذر، والنسائي 7/210-211 في الصيد :باب قتل النمل، وابن ماجة 3225)) في الصيد :باب ما ينهى عن قتله، والطحاوي في "مشكل الآثار 1/373 "، والبيهقي 5/213 من طرق ابن وهب، به. وأخرجه أحمد 2/402-403 من طريق عبد الله بن المبارك، والبخاري 3019)) في الجهاد :باب رقم 153)) ، وابن ماجة بعد الحديث 3225)) من طريق الليث، كلاهما عن يونس، به . وأخرجه أحمد 2/449، والبخاري 3319)) في بدء الخلق :باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه، ومسلم 2241) (149)) ، وأبو داود 5265)) ، والنسائي في السير، كما في "التحفة 10/201 "، والطحاوي 1/373 من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، فذكره . وقال فيه " :فأوحى الله إليه :فهلَّا نملة واحدة ."وأخرجه كذلك أحمد 2/313، ومسلم 2241) (150)) ، والبيهقي 5/214، والبغوي 3268)) من طريق عبد الرزاق، عن معمر، عن همام بن منبه، عن أبي هريرة . وانظر الحديث الآتي برقم 5618)).

اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ، فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ: اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک چیونٹی نے کسی نبی کو کاٹ لیا' تو ان کے حکم کے تحت چیونٹیوں کی بستی کو آگ لگا دی گئی' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ وحی کی: چیونٹی نے تمہیں کاٹا تھا' تو تم نے ایک پوری امت کو ہلاک کر دیا جو تسبیح بیان کرتی تھی۔''



بَابُ الْمُثْلَةِ

باب! مثلہ کرنا

5615 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ تُنْتَجُ اِبِلُ قَوْمِكَ صِحَاحًا آذَانُهَا، فَتَعْمَدُ اِلَى الْمُوْسٰى فَتَقْطَعُ آذَانَهَا، فَتَقُوْلُ: هٰذِهٖ بُحُرٌ، اَوْ تَشُقُّ جُلُوْدَهَا، وَتَقُوْلُ: هٰذِهٖ صُرُمٌ، فَتُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكُلُّ مَا آتَاكَ اللّٰهُ لَكَ حِلٌّ، سَاعِدُ اللّٰهِ اَشَدُّ مِنْ سَاعِدِكَ، وَمُوْسَى اللّٰهِ اَحَدُّ مِنْ مُوْسَاكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: سَاعِدُ اللّٰهِ اَشَدُّ مِنْ سَاعِدِكَ مِنْ اَلْفَاظِ التَّعَارُفِ الَّتِيْ لَا يَتَهَيَّا مَعْرِفَةُ الْخِطَابِ فِي الْقَصْدِ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ اِلَّا بِهٖ، وَقَوْلُهُ: فَكُلُّ مَا آتَاكَ اللّٰهُ لَكَ حِلٌّ لَفْظَةُ اَمْرٍ مُرَادُهَا الزَّجْرُ عَنْ سَبَبِ ذٰلِكَ الشَّيْءِ، وَهُوَ اسْتِعْمَالُ الْقَوْمِ فِي الْاِبِلِ قَطْعَ الْاٰذَانِ وَشَقَّ الْجُلُوْدِ وَتَحْرِيمَهَا عَلَيْهَا

ابواحوص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت کیا: کیا ایسا ہے' تمہاری قوم کے اونٹ صحیح وسالم کانوں والے بچے کو جنم دیتے ہیں پھر کوئی شخص استرا لے کر اس کا کان کاٹ دیتا ہے۔ اور کہتا ہے: یہ بحر (یعنی فلاں بت کے لئے مخصوص) ہے یا وہ اس کی کھال کو چیر دیتا ہے اور یہ کہتا ہے یہ صرم (یعنی فلاں بت کے لئے مخصوص ہے) اور پھر وہ شخص اس اونٹ کو اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے حرام قرار دے دیتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جو بھی چیز عطا کرتا ہے وہ حلال ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی کلائی تمہاری کلائی سے زیادہ مضبوط ہے اور اللہ تعالیٰ کا استرا تمہارے استرے سے زیادہ تیز ہے۔

5615- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأحوص -واسمه عوف بن مالك بن نضلة الجشمي -فمن رجال مسلم، وصحابي الحديث مالك بن نضلة روى له أصحاب السنن والبخاري في "أفعال العباد ."أبو الوليد الطيالسي :هو هشام بن عبد الملك، وأبو إسحاق :هو عمرو بن عبد الله السبيعي وسماع شعبة منه قبل تغيره . وأخرجه الحاكم 1/25، وعنه البيهقي في "الأسماء والصفات "ص 342-341من طريق أبي المثنى ومحمد بن أيوب، كلاهما عن أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد .وقال الحاكم :هذا حديث صحيح الإسناد.وأخرجه أبو داود الطيالسي 1303)) ، وأحمد 3/473، والطبري في "جامع البيان 12826) ") ، والحاكم 4/181، والبيهقي ص 341من طريق شعبة، به.وأخرجه بنحوه الطبري 12825)) من طريق إسماعيل بن أبي خالد، والبيهقي 10/10من طريق معمر، كلاهما عن أبي إسحاق، به.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ: ''اللہ تعالیٰ کی کلائی تمہاری کلائی سے زیادہ مضبوط ہے''۔ یہ لوگوں کے محاورے کے مطابق ہے کیونکہ سننے والے تک یہ مفہوم ان کے محاورے کے مطابق ہی منتقل کیا جا سکتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے وہ تمہارے لئے حلال ہے۔'' یہاں پر لفظی طور پر امر کا صیغہ ہے' لیکن اس کے ذریعے مراد اس چیز کے سبب سے منع کرنا ہے اور وہ لوگوں کا اونٹوں کے بارے میں یہ طرز عمل اختیار کرنا ہے' وہ ان کے کان کاٹ دیتے ہیں اور ان کی کھال چیر دیتے ہیں پھر اسے اپنے لئے حرام قرار دے دیتے ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمُثْلَةِ بِشَيْءٍ فِيهِ الرُّوحُ

کسی بھی ذی روح چیز کا مثلہ کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

5616 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: إِنَّ عَبْدًا لِي أَبَقَ، وَإِنِّي نَذَرْتُ إِنْ أَصَبْتُهُ لَأَقْطَعَنَّ يَدَهُ، قَالَ: لَا تَقْطَعْ يَدَهُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ فِينَا فَيَأْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ، وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا میرا ایک غلام مفرور ہو گیا ہے۔ میں نے یہ نذر مانی ہے اگر وہ مجھے مل گیا' تو اس کے ہاتھ ضرور کاٹوں گا۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اس کا ہاتھ نہ کاٹنا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان (خطبہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے' تو آپ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اور مثلہ کرنے سے منع کیا۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُمَثِّلَ بِالشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی بھی جانور کا مثلہ کرنے والے پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5617 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمِنْهَالِ

5616– حديث صحيح، وهو مكرر (4473)).

5617– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجال ثقات رجال الشيخين غير المنهال بن عمرو، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 2/103 عن عفان، والنسائي 7/238 في الضحايا: باب النهي عن المجثمة، من طريق يحيى والبيهقي 9/87 من طريق آدم، ثلاثتهم عن شعبة، بهذا الإسناد. وفي رواية أحمد قصة. وأخرجه أحمد 1/338 و2/43، والحاكم 4/234 عن محمد بن جعفر غندر، والدارمي 2/83 عن أبي الوليد، كلاهما عن شعبة، عن المنهال بن عمرو، عن سعيد بن جبير وأخرجه بنحوه عبد الرزاق 8428))، وأحمد 2/13 و60 من طرق عن الأعمش، عن المنهال، به. وأخرجه كذلك الطيالسي 1872))، وأحمد 2/86 و141، والبخاري 5515))، ومسلم 1958))، في الصيد والذبائح: باب النهي عن صبر البهائم، والنسائي 7/238 من طريق أبي بشر جعفر بن أبي وحشية، عن سعيد بن جبير، فذكره. وأخرجه الطبراني في "الصغير 413) ") من طريق داود بن أبي القصاف عن سعيد بن جبير، به.

بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے، جو جانور کا مثلہ کرے۔''



فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالدَّوَابِّ

فصل: جانوروں سے متعلق (احکام)

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ الْمَرْءِ الْإِرْتِدَافَ وَالتَّعْقِيبَ عَلَى الدَّابَّةِ الْوَاحِدَةِ اِذَا عَلِمَ قِلَّةَ تَاَذِّى الدَّابَّةِ بِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ ایک جانور پر اپنے پیچھے کسی کو بٹھا سکتا ہے' جبکہ اسے پتا ہو کہ اس صورت میں جانور کو زیادہ تکلیف نہیں ہوگی

5618 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّوْمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتّٰى اَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ

❁❁ ایاس بن سلمہ اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بیان نقل کرتے ہیں) ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ایک خچر پر سوار کروا کے لے جا رہا تھا' یہاں تک کہ میں انہیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے اندر آیا۔ (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ میں سے) ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بیٹھے ہوئے تھے۔ دوسرے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ الدَّوَابَّ كَرَاسِيَّ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی جانوروں کو کرسی بنالے

5619 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا

5618- إسناده حسن على شرط مسلم، عكرمة بن عمار: صدوق إلا في روايته عن يحيى بن أبي كثير، ففيها اضطراب. النضر بن محمد: هو الجرشي. وأخرجه مسلم (2423) في فضائل الصحابة: باب فضائل الحسن والحسين، عن عبد الله بن الرومي، بهذا الإسناد. وقرن به عباس بن عبد العظيم العنبري. وأخرجه الترمذي (2775) في الأدب: باب ما جاء في ركوب ثلاثة على دابة، والطبراني (6247) من طريق العباس بن عبد العظيم العنبري، عن النضر بن محمد، به. وقال الترمذي: حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه، وفي "تحفة المزى: 4/39" "حسن غريب".

لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيبٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): وَكَانَ اَبُوهُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ارْكَبُوا هٰذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً، وَلَا تَتَّخِذُوهَا كَرَاسِيَّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: فَمَعْنَاهُ اَنَّهُ لَا يَسِيرُ بِهَا وَلَا يَنْزِلُ عَنْهَا

سہل بن معاذ اپنے والد جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، ان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ان جانوروں پر سلامتی کے ساتھ سواری کرو انہیں کرسی نہ بناؤ''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس کا مطلب یہ ہے انہیں اس طرح سے لے کر نہ چلو کہ تم ان سے نیچے اترو ہی نہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ الْمَرْءِ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ عَلٰى وُجُوهِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کسی چوپائے کے چہرے پر مارے

5620 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ مَرَّ عَلَيْهِ بِحِمَارٍ قَدْ كُوِيَ عَلٰى وَجْهِهِ اَوْ وُسِمَ، فَلَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَا تَضْرِبُوهَا عَلٰى وُجُوهِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے کے پاس سے گزرے جس کے چہرے پہ داغ لگایا گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی جس نے ایسا کیا تھا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! تم لوگ ان کے چہروں پر نہ مارو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْمُسِيءَ اِلٰى ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ قَدْ يُتَوَقَّعُ لَهُ دُخُولُ النَّارِ فِي الْقِيَامَةِ بِفِعْلِهِ ذٰلِكَ

5619- إسناده قوی، سهل بن معاذ :لا بأس به، وباقی رجاله ثقات رجال الشيخين غير أن صحابی الحديث وكذا ابنه سهل روى لهما البخاری فی "الأدب المفرد "وأبو داود، والترمذی، وابن ماجة أبو خيثمة :هو زهير بن حرب.وأخرجه أحمد 3/440، 4/234، والدارمی 2/286، والطبرانی 431) /20) ، والحاكم 444/1 و2/100، والبيهقی 5/255 من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم ووافقه الذهبی، وقالوا فيه ... "أو ابتدعوها سالمة، ولا تتخذوها كراسی."

5620- حديث صحيح، رجاله على شرط مسلم غير محمد بن وهب بن أبی كريمة، فقد روى له النسائی، وهو لا بأس به وانظر 5626)) و5627)) و5628)).

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جانوروں کے ساتھ برا سلوک کرنے والے شخص کے اس فعل کی وجہ سے قیامت کے دن اس کے جہنم میں جانے کی توقع کی جاسکتی ہے

5621 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِى حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِى هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِىَ اَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِىَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی۔ اس نے اس بلی کو باندھ دیا تھا وہ اسے کھانے کے لئے نہیں دیتی تھی اور اسے کھولتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود ہی کچھ کھالیتی' یہاں تک کہ وہ بلی مرگئی۔''

ذِكْرُ وَصْفِ عَذَابِ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ الَّتِى رَبَطَتِ الْهِرَّةَ حَتّٰى مَاتَتْ

اس عورت کے عذاب کی صفت کا تذکرہ جس نے بلی کو باندھ دیا تھا' یہاں تک کہ بلی مرگئی

5622 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِى اُنَيْسَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِى يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ وَقُمْنَا، فَصَلّٰى ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا يُحَدِّثُنَا، فَقَالَ: لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ، حَتّٰى لَوْ شِئْتُ لَتَعَاطَيْتُ مِنْ قُطُوفِهَا، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَلَوْلَا اَنِّى دَفَعْتُهَا عَنْكُمْ لَغَشِيَتْكُمْ، وَرَاَيْتُ فِيهَا ثَلَاثَةً يُعَذَّبُوْنَ: امْرَاَةً حِمْيَرِيَّةً سَوْدَاءَ طَوِيلَةً، تُعَذَّبُ فِى هِرَّةٍ لَهَا، اَوْثَقَتْهَا فَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ، وَلَمْ تُطْعِمْهَا حَتّٰى مَاتَتْ، فَهِىَ اِذَا اَقْبَلَتْ تَنْهَشُهَا وَاِذَا

5621– حديث صحيح، ابن أبي السَّرى قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 2/269، ومسلم 2619)) في التوبة :باب سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، وابن ماجة 4456)) في الزهد :باب ذكر التوبة، من طريق عبد الرزاق بهذا الإسناد. وانظر حديث أبي هريرة بإثر الحديث رقم 546)) عند المؤلف.

5622– حديث صحيح، زيد بن أبي أنيسة وإن كان روى عن عطاء بن السائب بأخرة تابعه سفيان الثورى، وحماد، وشعبة، وقد سمعوا منه قبل الاختلاط. وقد تقدم برقم 2838)). ونزيد هنا :أخرجه أحمد 2/188عن محمد بن جعفر، عن شعبة، عن عطاء بن السائب، به. وأخرجه الترمذى في "الشمائل (317) " من طريق جرير، عن عطاء به مختصراً. وفي الباب عن جابر عند مسلم904))(10) في الكسوف :باب ما عرض عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ من أمر الجنة والنار.

اَدْبَرَتْ تَنْهَشُهَا، وَرَاَيْتُ اَخَا بَنِي دَعْدَعٍ صَاحِبَ السَّائِبَتَيْنِ يُدْفَعُ بِعَمُودَيْنِ فِي النَّارِ، وَالسَّائِبَتَانِ بَدَنَتَانِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَهُمَا، وَرَاَيْتُ صَاحِبَ الْمِحْجَنِ مُتَّكِئًا عَلٰى مِحْجَنِهِ، وَكَانَ صَاحِبُ الْمِحْجَنِ يَسْرِقُ مَتَاعَ الْحَاجِّ بِمِحْجَنِهِ، فَاِذَا خَفِيَ لَهُ ذَهَبَ بِهِ، وَاِذَا ظَهَرَ عَلَيْهِ، قَالَ: اِنِّي لَمْ اَسْرِقْ، اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا۔ آپ کھڑے ہوئے ہم بھی کھڑے ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی۔ اس کے بعد بات چیت کرنے کے لئے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا' یہاں تک کہ اگر میں چاہتا' تو اس کے خوشہ کو حاصل کر لیتا۔ میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا اگر میں اسے پرے نہ کرتا' تو وہ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لیتی۔ میں نے اس میں تین لوگوں کو دیکھا' جنہیں عذاب دیا جا رہا تھا۔ ایک یمن کی رہنے والی سیاہ فام لمبی عورت تھی جسے ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس نے اس بلی کو باندھ دیا تھا۔ اسے چھوڑا نہیں تھا کہ وہ خود ہی کچھ کھا لیتی۔ اس نے اس بلی کو کچھ کھانے کے لئے نہیں دیا' یہاں تک کہ وہ بلی مرگئی' تو وہ بلی اس کی طرف آتی تھی' پھر وہ اس کے پیچھے کی طرف سے آتی تھی۔ اسے نوچتی تھی۔ (میں نے جہنم میں) بنو دعدع سے تعلق رکھنے والے اس شخص کو دیکھا جس کا دو اونٹنیوں کا معاملہ تھا جسے جہنم میں دو ستونوں کے درمیان باندھا ہوا تھا (راوی بیان کرتے ہیں) وہ دو اونٹنیاں نبی اکرم ﷺ کے قربانی کے جانوروں میں سے تھیں' جنہیں اس شخص نے چوری کر لیا تھا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) میں نے لاٹھی والے شخص کو دیکھا جو لاٹھی کے ذریعے ٹیک لگائے ہوئے تھا۔ یہ شخص اپنی لاٹھی کے ذریعے حاجیوں کا ساز و سامان چوری کیا کرتا تھا' جب اس کی چوری پوشیدہ رہتی تھی' تو وہ سامان لے جایا کرتا تھا' جب پکڑی جاتی تھی' تو یہ کہتا تھا: میں نے چوری نہیں کی۔ یہ چیز' تو میری لاٹھی کے ساتھ لٹک گئی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسِمَ فِي جَاعِرَتَيْ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ کسی جانور کی پشت کے پیچھے کے حصے پر داغ لگا سکتا ہے

5623 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ سَوَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ الْعَبَّاسَ، وَسَمَ بَعِيرًا اَوْ دَابَّةً فِي وَجْهِهِ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ،

5623- إسناده صحيح .محمد بن ثعلبة بن سواء :صدوق روى له ابن ماجة، وقد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين .عبيد الله بن عبد الله :هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي .وأخرجه البيهقي 7/35-36 من طريق أبي عبد الرحمن محمد بن عبد الرحمن العلاف، عن محمد بن سواء، بهذا الإسناد .إلا أنه قال " :عن سعيد - "هو ابن أبي عروبة - بدل "شعبة"، وكلاهما روى عنه محمد بن سواء .وأخرجه عبد الرزاق (8449) عن معمر، عن الزهري مرسلاً .وأخرجه بنحوه البيهقي 7/36 من طريق حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

فَقَالَ عَبَّاسٌ: لَا اَسِمُهُ اِلَّا فِي اٰخِرِه، فَوَسَمَهُ فِي جَاعِرَتَيْهِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹ یا کسی جانور کے چہرے پہ داغ لگایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا' تو آپ غصے میں آ گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اب میں ہمیشہ اس کے جسم کے پیچھے حصے پر داغ لگایا کروں گا' تو پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس کے جاعرۃ (ران کا وہ حصہ جہاں تک جانور کی دم ہلانے تک پہنچتی ہے) پر داغ لگایا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5624 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، اَنَّ نَاعِمًا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللّٰهِ لَا اَسِمُهُ اِلَّا فِيْ اَقْصَى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ، فَاَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ فَكُوِيَ فِيْ جَاعِرَتَيْهِ، فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھے کو دیکھا جس کے چہرے پہ داغ لگایا گیا تھا' تو آپ نے اس کی سختی سے مذمت کی۔ ان صاحب نے عرض کی: اللہ کی قسم اب میں اس کے جسم کے اس حصے پر داغ لگاؤں گا' جو چہرے سے سب سے زیادہ دور ہو' تو ان صاحب کے حکم کے تحت ان کے گدھے کے رانوں کے اس حصے پر داغ لگایا گیا (جہاں تک دم ہلانے تک پہنچتی ہے)' تو وہ پہلا جانور تھا جس کے رانوں کے حصے پر داغ لگایا گیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ وَسْمِ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ فِيْ وُجُوْهِهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کسی بھی جانور کے چہرے پر داغ لگایا جائے

5625 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، اَنَّ نَاعِمًا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ:

5624- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه مسلم (2118) في اللباس والزينة: باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهة ووسمه فيه، والبيهقي 7/35 من طريق أحمد بن عيسى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد.

5625- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله.

(متن حدیث):اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى حِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَسِمُهُ اِلَّا اَقْصٰى شَيْءٍ مِّنَ الْوَجْهِ، فَاَمَرَ بِحِمَارِهٖ فَكُوِيَ فِيْ جَاعِرَتَيْهِ، فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے پہ داغ لگایا گیا تھا' تو آپ نے اس بات کا انکار کیا' آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم میں' تو اس کے جسم کے اس حصے پر داغ لگاؤں گا' جو چہرے سے سب سے زیادہ دور ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گدھے کے بارے میں حکم دیا' تو اس کے رانوں کے حصے پر داغ لگایا گیا یہ وہ پہلا جانور تھا جس کے رانوں کے حصے پر داغ لگایا گیا۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَيْنِ الْفِعْلَيْنِ اللَّذَيْنِ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُمَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر لعنت کرنا جو ان دو افعال کا مرتکب ہوتا ہے' جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5626 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، صَاعِقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث):مَرَّ حِمَارٌ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُوِيَ فِيْ وَجْهِهٖ، تَفُوْرُ مَنْخِرَاهُ مِنْ دَمٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا ثُمَّ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ فِي الْوَجْهِ، وَالضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک گدھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جس کے چہرے پہ داغ لگایا گیا تھا اس کے نتھنوں سے خون بہہ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے ایسا کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پہ داغ لگانے اور چہرے پر مارنے سے منع کیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ وَسْمِ شَيْءٍ مِّنْ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ عَلٰى وَجْهِهٖ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کسی بھی جانور کے چہرے پر داغ لگایا جائے

5627 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

5626– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح وانظر ما بعده.

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى حِمَارًا قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: اَلَمْ اَنْهَ عَنْ هٰذَا؟ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَهُ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا' تو آپ نے فرمایا: کیا میں نے اس سے منع نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے ایسا کیا ہے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاسِمَ شَيْئًا مِنْ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ فِي وَجْهِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جانور کے چہرے پر داغ لگانے والے شخص پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5628 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى حِمَارٍ قَدْ وُسِمَ عَلٰى وَجْهِهِ، فَقَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ وَسَمَهُ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک گدھے کے پاس سے ہوا جسے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے یہ داغ لگایا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسِمَ ذَوَاتِ الْاَرْبَعِ فِي غَيْرِ الْوَجْهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ کسی جانور کے چہرے کے علاوہ کہیں داغ لگا سکتا ہے

5627- إسناده قوي. غسان بن الربيع: وثقه المؤلف 9/2، وروى عنه جمع، وكان صالحاً ورعاً، واختلف فيه قول الدارقطني، فمرة قال: صالح، ومرة قال: ضعيف، ومن فوقه ثقات على شرط مسلم. وهو في "مسند أبي يعلى (2099)".
وأخرجه عبد الرزاق (8451)، وأحمد 3/323، وأبو داود (2564) في الجهاد: باب النهي عن الوسم في الوجه والضرب في الوجه، وأبو يعلى (2148)، والبيهقي 7/35 من طريق سفيان الثوري، عن أبي الزبير، به. وأخرجه بنحوه 3/318 و378، ومسلم (2116) في اللباس: باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه، والترمذي (1710) في الجهاد: باب ما جاء في كراهية التحريش بين البهائم والضرب والوسم في الوجه، وابن خزيمة (2551)، وأبو يعلى (2235)، والبيهقي 5/255 من طريق ابن جريج، عن أبي الزبير، به. وأخرجه عبد الرزاق (8450)، ومن طريقه أحمد 3/296-297 عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بن عبد الله.

5628- إسناده على شرط مسلم، معقل: هو ابن عبد الله الجزري. وأخرجه مسلم (2117) في اللباس: باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه، والبيهقي 7/35 عن سلمة بن شبيب بهذا الإسناد.

5629 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي يُرِيدُ أَنْ يُحَنِّكَهُ، فَوَجَدْتُهُ فِي الْمِرْبَدِ، وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا، قَالَ شُعْبَةُ: أَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے چھوٹے بھائی کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ اسے گھٹی دیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو باغ میں پایا آپ بکریوں کو داغ لگا رہے تھے۔

شعبہ نامی راوی کہتے ہیں: میرا غالب گمان یہ ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہے: آپ ان کے کانوں پر داغ لگا رہے تھے۔



5629- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أحمد 3/171 و254 و259، والبخاري (5542) في الذبائح والصيد: باب الوسم والعلم في الصورة، ومسلم (2119) (110) و(111) في اللباس: باب جواز وسم الحيوان، وأبو داود (2563) في الجهاد: باب في وسم الدواب، والبيهقي 7/36 والبغوي (2791) من طرق عن شعبة بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (8452)، وابن أبي شيبة 5/408، وابن ماجة (3565) في اللباس: باب لبس الصوف، من طرق عن شعبة، به مختصراً بلفظ: "رأيت رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسم غنماً في آذانها، ورأيته متزرًا بكساء". وقوله: "رأيته متزراً بكساء" ليس في رواية ابن أبي شيبة. وانظر (4531) و(4532) و(4533).

بَابُ قَتْلِ الْحَيَوَانِ

جانور کو مار دینا

ذِكْرُ كِتْبَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَاتِ لِمَنْ قَتَلَ الضَّرَّارَاتِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے لیے نیکیاں نوٹ کرنے کا تذکرہ' جو ضرر پہنچانے والے جانور کو مار دیتا ہے

5630 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ اَبُوْ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ قَتَلَ حَيَّةً فَلَهُ سَبْعُ حَسَنَاتٍ، وَمَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فَلَهُ حَسَنَةٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص سانپ کو مار دیتا ہے اسے سات نیکیاں ملیں گی اور جو شخص چھپکلی کو مار دیتا ہے اسے ایک نیکی ملے گی''۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ

اس علت کا تذکرہ' جس کی وجہ سے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا گیا

5631 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى السَّخْتِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

5630- إسناده ضعيف لانقطاعه. المسيب بن رافع: لم يلق عبد الله بن مسعود ولم يسمع منه. الشيباني: هو أبو إسحاق سليمان بن أبي سليمان. وأخرجه أحمد 1/420 عن أسباط بن محمد، بهذا الإسناد، وزاد فيه: " ومن ترك حية مخافة عاقبتها فليس منا." وبهذه الزيادة أخرجه الطبراني 10492)) من طريق أبي كُدينة -وهو يحيى بن المهلب- عن أبي إسحاق النسائي، به. والحديث في "مجمع الزوائد 4/45"، وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير"، ورجال أحمد رجال الصحيح، إلا أن المسيب بن رافع لم يسمع من ابن مسعود.

5631- سائبة مولاة الفاكه لم يرو عنها غير نافع مولى ابن عمر، ولم يوثقها غير المؤلف، ولم ترو غير هذا الحديث عن عائشة، وباقي السند رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه أبو بكر ابن أبي شيبة 5/402، وعنه ابن ماجة 3231)) في الصيد: باب قتل الوزغ، عن يونس بن محمد، بهذا الإسناد. وقد تحرفت "سائبة" في ابن أبي شيبة إلى ": صادقة". وقال البوصيري في "مصباح الزجاجة" ورقة: 200/1 هذا إسناد صحيح! رواه أبو بكر بن أبي شيبة في "مسنده" هكذا وله شاهد في "الصحيحين" وغيرهما من حديث أم شريك، وفي مسلم من حديث سعد بن أبي وقاص وأبي هريرة. قلت: وحديث أم شريك سيرد عند المؤلف برقم 5634)) ، وحديث سعد برقم 5635)). وأخرجه عبد الرزاق 8400)) ، وابن أبي شيبة 5/402 من طريقين عن القاسم، عن عائشة أنها كانت تقتل الأوزاغ.

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَائِبَةَ، مَوْلَاةٍ لِفَاكِهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ،

(متن حدیث): أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا رُمْحًا مَوْضُوعَةً، فَقَالَتْ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَصْنَعِينَ بِهَذَا؟ قَالَتْ: نَقْتُلُ بِهِ الْأَوْزَاغَ، فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَّ إِبْرَاهِيمَ لَمَّا أُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ دَابَّةٌ إِلَّا أَطْفَأَتِ النَّارَ عَنْهُ غَيْرَ الْوَزَغِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَنْفُخُ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ

سائبہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک نیزہ رکھا ہوا دیکھا۔ انہوں نے دریافت کیا: اے ام المومنین آپ اس کے ذریعے کیا کرتی ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہم اس کے ذریعے چھپکلیاں مارتے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا' تو روئے زمین پر موجود ہر جانور نے اس آگ کو بجھانے کی کوشش کی صرف چھپکلی نے ایسا نہیں کیا یہ اس پر پھونک مار رہی تھی۔ (تاکہ وہ آگ زیادہ بھڑکے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْفَوَاسِقِ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ

حل اور حرم (دونوں جگہ) فاسق جانوروں کو مار دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5632 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِيرَوَيْهِ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ خَمْسِ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحِدَأَةُ، وَالْغُرَابُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ فاسق جانوروں کو حل اور حرم (ہر جگہ) مار دینے کا حکم دیا ہے۔ چیل، کوا، چوہا، بچھو اور پاگل کتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا بِأَنَّ قَتْلَ الْغُرَابِ إِنَّمَا أُبِيحَ الْأَبْقَعُ مِنَ الْغِرْبَانِ دُونَ غَيْرِهِ

5632– إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "مصنف عبد الرزاق (8374)"، وقد سقط منه "العقرب". وعن إسحاق بن إبراهيم: أخرجه النسائي 5/210 في المناسك: باب قتل الحدأة في الحرم، والدارمي 2/36-37. ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/164، ومسلم (1198) (70) في الحج: باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم. وانظر حديث ابن عمر المتقدم عند المؤلف في كتاب الحج برقم (3961) و (3962)

اس روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ روایت کے مختصر الفاظ کی وضاحت کرتی ہے:

کوے کو مارنے سے مراد ابقع کوا ہے دوسرا کوا مراد نہیں ہے

5633 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): خَمْسٌ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْعَقْرَبُ، وَالْحِدَاةُ، وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ، وَالْفَارَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْمُخْتَصَرُ مِنَ الْاَخْبَارِ هُوَ رِوَايَةُ صَحَابِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِوَايَةِ الْعُدُولِ عَنْهُ بِلَفْظِهِ يَتَهَيَّاُ اسْتِعْمَالُهَا فِيْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ، وَالْمُتَقَصِّى هُوَ رِوَايَةُ ذٰلِكَ الْخَبَرِ بِعَيْنِهِ، عَنْ ذٰلِكَ الصَّحَابِيِّ نَفْسِهِ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ بِزِيَادَةِ بَيَانٍ، يَجِبُ اسْتِعْمَالُ تِلْكَ الزِّيَادَةِ الَّتِيْ تَفَرَّدَ بِهَا ثِقَةٌ عَلَى السَّبِيْلِ الَّذِيْ وَصَفْنَا فِيْ اَوَّلِ الْكِتَابِ

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ (قسم کے جانور) فاسق ہیں انہیں حل اور حرم (ہر جگہ) قتل کیا جاسکتا ہے۔ بچھو، چیل، کوا، چوہا اور پاگل کتا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) روایت میں سے مختصر وہ روایت ہوتی ہے جو صحابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کر دیتا ہے جو کسی عادل شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ان الفاظ میں نقل کی ہوتی ہے تو اس پر عمل ہر وقت میں کیا جائے گا اور متقصی وہ روایت ہوتی ہے جو اس نے بعینہ صحابی کے حوالے سے اس کی ذات کے حوالے سے نقل کی ہو جو دوسرے حوالے سے الفاظ کی اضافے کے ہمراہ منقول ہو اس اضافے پر عمل کرنا اس وقت لازم ہوتا ہے جب اسے نقل کرنے میں کوئی ثقہ راوی منفرد ہو۔

5633- إسناده صحيح على شرطهما. وأخرجه البيهقي 9/316عن أبي عبد الله الحافظ عن أبي بكر بن عبد الله، عن الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/259، والبخاري (3314) في بدء الخلق: باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه، ومسلم (1198) (68) في الحج: باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم، والترمذي (837) في الحج: باب ما يقتل المحرم من الدواب، من طرق عن يزيد بن زريع، به. وأخرجه أحمد 6/33عن عبد الأعلى، عن معمر، به. وأخرجه البخاري (918) في جزاء الصيد: باب ما يقتل المحرم من الدواب، ومسلم (1198) (71)، والبيهقي 5/209 من طريق يونس، وأحمد 6/87من طريق شعيب، وأحمد أيضاً 6/59عن يعقوب، عن ابن أخي ابن شهاب، ثلاثتهم عن ابن شهاب الزهري، به. وفي رواية أحمد عن يعقوب قال " :الحية "بدل الفارة ثم قال :وفي كتاب يعقوب في موضع آخر مكان الحية " : الفارة ." وأخرجه أحمد 6/122و261، ومسلم (1198) (68)، والنسائي 5/208في الحج :باب ما يقتل في الحرم من الدواب، وأبو يعلى (4503)، والطحاوي 2/166، والدارقطني 2/231من طرق عن هشام بن عروة، عن أبيه، به. وهو في "الموطأ" لمالك 1/357في الحج :باب ما يقتل المحرم من الدواب، عن هشام بن عروة، عن عروة، مرسلاً. وأخرجه أبو داود الطيالسي (1521)، والطحاوي " 2/166والبيهقي 5/209من طريق شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عن عائشة.

یہ اس طریقے کے مطابق ہوگا' جس کا ذکر ہم نے کتاب کے آخر میں کیا ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ قَتْلَهَا

چھپکلی کو مارنے کا حکم ہونے کا تذکرہ: یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو انہیں مارنے کو ممنوع قرار دیتا ہے

5634 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، اَخْبَرَهُ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَخْبَرَتْنِیْ اُمُّ شَرِيكٍ اِحْدَى نِسَاءِ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنَّهَا اسْتَاْمَرَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَتْلِ الْوَزَغِ، فَاَمَرَ بِقَتْلِهَا

❁❁ سیدہ ام شریک جو بنو عامر سے تعلق رکھتی ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے چھپکلی کو مارنے کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے مارنے کا حکم دیا۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ اِذْ هُنَّ مِنَ الْفَوَاسِقِ

چھپکلی کو مارنے کا حکم ہونے کا تذکرہ کیونکہ یہ فاسق جانوروں میں شامل ہے

5635 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

5634- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الطاهر، واسمه أحمد بن عمرو بن عبد الله بن عمرو بن السرح، فمن رجال مسلم. وهو في "صحيحه" (2237) (143) عن أبي الطاهر، بهذا الإسناد. وقد صرح ابن جريج عنده وعند غيره بالسماع من عبد الحميد. وأخرجه أحمد 6/421، والدارمي 2/89، والبخاري (3359) في أحاديث الأنبياء: باب (وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا)، ومسلم (2237) (143)، والبيهقي 5/211 و9/316، والبغوي (3267) من طرق عن ابن جريج، به. وأخرجه الطبراني (251) /25 عن أبي مسلم الكشي، عن أبي عاصم عن عبد الحميد بن جعفر، عن أبي إدريس، عن سعيد ابن المسيب ... وأخرجه عبد الرزاق (8395)، وأحمد 6/462، والحميدي (350)، وابن أبي شيبة 5/401، والبخاري (3307) في بدء الخلق: باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شغف الجبال، ومسلم (2237) (142)، والنسائي 5/209 في الحج: باب قتل الوزغ، وابن ماجة (3228) في الصيد: باب قتل الوزغ، والطبراني (200) /20، والبيهقي 5/211 من طريق سفيان بن عيينة، عن عبد الحميد بن جبير، به.

5635- حديث صحيح. ابن أبي السَّري قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين. وهو في "مسند عبد الرزاق" (8390). ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 1/176، ومسلم (2238) (144) في السلام: باب استحباب قتل الوزغ، وأبو داود (5262) في الأدب: باب في قتل الأوزاغ، والبيهقي 5/211. وأخرجه أبو يعلى (832) عن وهب بن بقية، عن خالد الواسطي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، به. وفي الباب عن أبي هريرة عند مسلم (2240).

(متن حدیث):اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ، وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا

عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ آپ نے اسے چھوٹا فاسق (جانور) کا نام دیا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِطْلَاقِ اسْمِ الْفِسْقِ عَلٰى غَيْرِ اَوْلَادِ آدَمَ وَالشَّيَاطِيْنِ

اولاد آدم اور شیاطین کے علاوہ کے لیے لفظ فسق کے استعمال کے مباح ہونے کا تذکرہ

5636 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ بْنُ السَّرْحِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَيُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْوَزَغُ فُوَيْسِقٌ

(توضیح مصنف):وَهٰذَا غَرِيْبٌ قَالَهُ الشَّيْخُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چھپکلی چھوٹا فاسق (جانور) ہے۔

یہ روایت غریب ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ الْمَرْءِ الْحَيَّةَ اِذَا رَآهَا فِيْ دَارِهٖ بَعْدَ اِعْلَامِهٖ اِيَّاهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَاءً

آدمی کو سانپ کو مار دینے کا حکم ہونے کا تذکرہ جب وہ اپنے گھر میں اسے دیکھے اور اسے تین دن تک (جانے کے لیے کہے)

5637 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَيْفِيٍّ، مَوْلَى ابْنِ اَفْلَحَ، عَنْ اَبِي السَّائِبِ، مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ:

(متن حدیث):دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فِيْ بَيْتِهٖ، قَالَ: فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّيْ، فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهٗ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهٗ، فَسَمِعْتُ تَحْرِيْكًا تَحْتَ السَّرِيْرِ فِيْ بَيْتِهٖ، فَاِذَا حَيَّةٌ، فَقُمْتُ لِاَقْتُلَهَا فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اجْلِسْ، فَلَمَّا

5636- إسناده صحيح على شرط مسلم .وهو مكرر الحديث رقم(3963)).

5637- إسناده صحيح على شرط مسلم .صيفي مولى ابن أفلح :هو صيفي بن زياد الأنصاري أبو زياد، ويقال :أبو سعيد المدني .وهو في "الموطأ 2/976-977 "في الاستئذان :باب ما جاء في قتل الحيات وما يقال في ذلك .ومن طريق مالك أخرجه مسلم 2236)(139)) في السلام :باب قتل الحيات وغيرها، وأبو داود 5259)) في الأدب :باب في قتل الحيات، والترمذي بعد الحديث 1484)) في الأحكام والفوائد :باب ما جاء في قتل الحيات، والنسائي في السير، كما في "التحفة 3/488 "، والطحاوي في "مشكل الآثار 95-4/94 "، والبغوي 3264)). وأخرجه بنحوه مسلم 362)(140)) من طريق أسماء بن عبيد عن أبي السائب، به .وأخرجه مختصراً الترمذي1484)) من طريق عبيد الله بن عمر، عن صيفي، عن أبي سعيد .وانظر الحديث (6143).

انْصَرَفَ، أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ، وَقَالَ: تَرَى هٰذَا الْبَيْتَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّهُ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُهُ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ، وَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ، قَالَ: فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ: خُذْ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ فَأَخَذَ سِلَاحَهُ ثُمَّ ذَهَبَ، فَإِذَا هُوَ بِامْرَأَتِهِ بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَهَيَّأَ لَهَا الرُّمْحَ لِيَطْعَنَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ الْغَيْرَةُ، فَقَالَتِ: اكْفُفْ عَنْكَ رُمْحَكَ حَتّٰى تَرَى مَا فِي بَيْتِكَ، فَدَخَلَ فَإِذَا حَيَّةٌ عَظِيمَةٌ مُنْطَوِيَةٌ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا فَانْتَظَمَهَا فِيهِ، ثُمَّ خَرَجَ بِهِ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ، فَاضْطَرَبَتِ الْحَيَّةُ فِي رَأْسِ الرُّمْحِ وَخَرَّ الْفَتَى صَرِيعًا، فَمَا يُدْرَى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْفَتَى أَمِ الْحَيَّةُ، قَالَ: فَجِئْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، وَقُلْنَا: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُحْيِيَهُ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا، فَإِنْ رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

❀❀ ابوسائب بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے گھر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے انہیں نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ میں ان کی نماز ختم ہونے کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ میں نے ان کے گھر میں پلنگ کے نیچے کسی چیز کی حرکت کرنے کی آواز سنی' تو وہ ایک سانپ تھا۔ میں اسے مارنے کے لئے اٹھنے لگا' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے اشارہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے گھر میں موجود کمرے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا تم اس کمرے کو دیکھ رہے ہو۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: اس میں ہم میں سے ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ وہ نوجوان دوپہر کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنے گھر واپس چلا جاتا تھا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم اپنا ہتھیار ساتھ لے کر جاؤ کیونکہ مجھے تمہارے حوالے سے اندیشہ ہے۔ اس نے اپنا ہتھیار لیا اور چلا گیا۔ جب وہ گھر پہنچا' تو اس کی بیوی دروازے سے باہر کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے وہ نیزہ اسے مارنے کا ارادہ کیا۔ اسے غصہ آ گیا تھا۔ اس خاتون نے کہا: اپنے نیزے کو روک لو پہلے یہ دیکھ لو گھر کے اندر کیا ہے' جب وہ گھر کے اندر داخل ہوا' تو وہاں ایک بڑا سا سانپ موجود تھا جو فرش پر لیٹا ہوا تھا۔ وہ شخص اس سانپ کی طرف بڑھا۔ اس نے اس نیزے میں اس کو پرو دیا پھر وہ اسے لے کر باہر آیا اور اس نے صحن میں اسے گاڑ دیا۔ نیزے کے سرے پر موجود سانپ میں حرکت ہوئی۔ (اس نے نوجوان کو ڈس لیا)' تو نوجوان تیزی سے نیچے گرا' یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ دونوں میں سے کون پہلے مرا ہے' وہ نوجوان یا وہ سانپ' راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا۔ ہم نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اس نوجوان کو زندہ کر دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کے لئے دعائے مغفرت کرو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ میں کچھ جنات رہتے ہیں جو مسلمان ہو چکے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو (سانپ کی شکل میں) دیکھو' تو اسے تین دن تک آگاہ کرو اگر اس کے بعد وہ تمہارے سامنے آئے' تو اسے مار دو کیونکہ وہ شیطان ہوگا۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْحَيَّاتِ الَّتِي أُبِيحَ قَتْلُهَا لِلْمَرْءِ

سانپوں کی اس صفت کا تذکرہ جنہیں مارنا آدمی کے لیے مباح قرار دیا گیا ہے

5638 - (سندِ حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَغَيْرُهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ،

(متنِ حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ

قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَقَالَ: فَمَنْ وَجَدَ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَمَنْ لَمْ يَقْتُلْهُمَا فَلَيْسَ مِنَّا

✿✿ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سانپوں کو ماردو (بطور خاص) دو دھاری دم کٹے ہوئے (کو ضرور مارو) کیونکہ یہ بینائی کو ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔''

ابن وھب کہتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ سالم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہے۔

''جو شخص دو دھاری یا دم کٹے ہوئے سانپ کو پائے اور اسے نہ مارے وہ ہم میں سے نہیں۔''

5638- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الطاهر، وهو أحمد بن عمرو بن عبد الله بن السرح، فمن رجال مسلم .وأخرجه ابن ماجة (3535) في الطب :باب قتل ذى الطُّفيتين، عن أبى الطاهر بن السرح بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم (2233) (130) في السلام :باب قتل الحيات وغيرها، عن حرملة بن يحيى، عن ابن وهب، عن يونس، به .ولم يقل في حديثه " :ذا الطفيتين والأبتر "، وقال في أوله " :اقتلوا الحيات والكلاب ."وأخرجه أحمد 2/121عن بشر بن شعيب بن أبي حمزة، عن أبيه، عن الزهرى، بلفظ المؤلف .وأخرجه الحميدى (620) ، وأحمد 2/9، ومسلم (2233) (128) ، وأبو داود (5252) في الأدب :باب في قتل الحيات، والبغوى (3262) عن سفيان بن عيينة، عن الزهرى به .وزاد في آخره :وكان ابن عمر يقتل كل حية وجدها، فرآه أبو لبابة أو زيد بن الخطاب، وهو يطارد حية، فقال :إنه قد نهى عن ذوات البيوت .زاد الحميدى :قال سفيان :كان الزهرى أبداً يقول فيه :زيد أو أبو لبابة.وأخرجه بهذه الزيادة في آخره :عبد الرزاق (19616) ، وعنه أحمد 3/452، ومسلم (332) (130) ، والبغوى (3263) عن معمر، عن الزهرى، به، إلا أن مسلماً لم يذكرها .وعلقه البخارى (3299) في بدء الخلق :باب قول الله تعالى :(وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ) عن عبد الرزاق.وأخرجه أيضاً البخارى (3297) و (3298) من طريق معمر، ومسلم (2233) (128) من طريق محمد بن الوليد الزبيدى، كلاهما عن الزهرى، به .زاد الزبيدى في روايته " :قال الزهرى : ونرى ذلك من سُمَّيْهِمَا .والله أعلم "، وعند البخارى " :أبو لبابة "وحده.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ مَسْخِ الْجِنِّ مِنَ الْحَيَّاتِ الَّتِي تَأْوِي الدُّوْرَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' سانپوں میں سے مسخ شدہ جنات کو قتل کیا جائے جو گھروں میں پناہ لیتے ہیں

5639 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ الَّتِي تَكُوْنُ فِي الْبُيُوْتِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں موجود سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُ اَنَّ مِنَ الْحَيَّاتِ الَّتِي تَكُوْنُ فِي الدُّوْرِ مِنْ مَسْخِ الْجِنِّ

اس روایت کا تذکرہ' جو میرے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے' گھروں میں رہنے والے سانپ جنوں کی مسخ شدہ شکل ہیں

5640 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْحَيَّاتُ مِنْ مَسْخِ الْجَانِّ كَمَا مُسِخَتِ الْخَنَازِيْرُ وَالْقِرَدَةُ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5639- صحيح، وهو موصول بالإسناد الذى قبله .وأخرجه الطبرانى (13161) و(13205) من طريقين عن أحمد بن صالح، عن ابن وهب، به .وهذا إسناد صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أحمد بن صالح، فمن رجال البخارى، وهو ثقة.

5640- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه مسلم (2233) (131) عن محمد بن رمح وقتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، عن نافع أن أبا لبابة كلم ابن عمر ليفتح له باباً فى داره يستقرب به إلى المسجد، فوجد الغلمة جلد جانّ، فقال عبد الله :التمسوه فاقتلوه، فقال أبو لبابة :لا تقتلوه، فإنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عن قتل الجنَّان التى فى البيوت . وأخرجه بنحوه من طرق عن نافع فى النهى عن قتل الجنان :مالك 2/975 فى الاستئذان :باب ما جاء فى قتل الحيات، وأحمد 3/452 و453، والبخارى (3312) و(3313) فى بدء الخلق :باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، و (4016) و(4017) فى المغازى :باب رقم 12) ، ومسلم (2233) ، وأبو داود (5253) فى الأدب :باب فى قتل الحيات .وأخرجه بنحوه البخارى (3310) و(3311) من طريق ابن أبى مليكة، عن ابن عمر ...

"سانپ جنوں کی مسخ شدہ شکل ہے جس طرح خنزیر بندر مسخ شدہ (مخلوق) ہیں۔"

ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الَّتِي يُفَرَّقُ بِهَا بَيْنَ مَسْخِ الْجِنِّ وَبَيْنَ الْحَيَّاتِ عِنْدَ قَتْلِهِنَّ

اس علامت کا تذکرہ جس کی بنیاد پر مسخ شدہ جنّ اور عام سانپوں کے درمیان فرق کیا جائے گا جب جب انہیں مارا جائے

5641 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي يَحْيَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ هَوَامٌّ مِّنَ الْجِنِّ، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهٖ شَيْئًا فَلْيُحَرِّجْ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاِنْ رَآهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْيَقْتُلْهَا، فَاِنَّمَا هِيَ شَيْطَانٌ

(توضیح مصنف): مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي يَحْيَى هُوَ وَالِدُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي يَحْيَى صَاحِبِ الشَّافِعِيِّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جنات سے تعلق رکھنے والے یہ جانور (یعنی سانپ) جب ان میں سے کوئی شخص اسے اپنے گھر میں دیکھے' تو وہ تین مرتبہ اسے تنبیہ کرے وہ اس کے بعد بھی اسے دیکھے' تو اسے مار دے کیونکہ وہ شیطان ہوگا"

محمد بن ابو یحییٰ نامی راوی ابراہیم بن محمد بن ابو یحییٰ کے والد ہیں' جو امام شافعی کے شاگرد تھے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ الَّتِي لَيْسَتْ مِنْ مَسْخِ الْجَانِّ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ان سانپوں کو مارنے کا حکم دیا گیا ہے' جو مسخ شدہ جنّ نہیں ہیں

5642 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ، وَالْاَبْتَرَ

5641– حديث صحيح إسناده ضعيف .فضيل بن سليمان ذكره المؤلف في "الثقات"، وخالفه الأئمة فضعفوه، لكن الحديث تقدم برقم 5637)) من طريق آخر صحيح عن أبي سعيد بأطول مما هنا .وأخرجه أبو داود 5256)) في الأدب :باب في قتل الحيات، عن مسدد، عن يحيى، عن محمد بن أبي يحيى، قال :حدثني أبي أنه انطلق هو وصاحب له إلى أبي سعيد يعودانه، فخرجنا من عنده، فلقينا صاحباً لنا وهو يريد أن يدخل عليه، فأقبلنا نحن فجلسنا في المسجد، فجاء فأخبرنا أنه سمع أبا سعيد يقول ...فذكره .وهذا إسناد ضعيف لجهالة الراوي عن أبي سعيد.

5642– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد بن موهب، وهو ثقة روى له أصحاب السنن غير الترمذي. وأخرجه الترمذي 1483)) في الأحكام والفوائد :باب ما جاء في قتل الحيات، عن قتيبة بن سعيد، عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وقال :حسن صحيح .وانظر 5609)).

فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ

❀❀ سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سانپوں کو مار دو بطور خاص دو دھاری والے اور دم کٹے ہوئے سانپ کو مار دو کیونکہ یہ بینائی کو رخصت کر دیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ النَّهْيَ عَنْ قَتْلِ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ مِنَ الْحَيَّاتِ اِنَّمَا هُوَ مُسْتَثْنًى عَنْ جُمْلَةِ الْاَمْرِ بِقَتْلِهِنَّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' گھروں میں رہنے والے سانپوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ ان کو مار دینے کے بملہ حکم سے مستثنٰی ہیں

5643 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سَالِمًا، اَخْبَرَهُ،

(متن حدیث): اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ، فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا كُنْتُ اَدَعُ حَيَّةً اِلَّا قَتَلْتُهَا حَتّٰى رَآنِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً مِنْ حَيَّاتِ الْبُيُوْتِ، فَنَهَيَانِيْ عَنْ قَتْلِهَا، فَقُلْتُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ، فَقَالَا: اِنَّهُ نَهٰى عَنْ قَتْلِ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ

❀❀ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بتایا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''سانپوں کو مار دو (بطورِ خاص) دو دھاری اور دُم کٹے سانپ کو مار دو' کیونکہ یہ نگاہ کو اچک لیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے جو بھی سانپ نظر آتا تھا' میں اسے مار دیتا تھا' یہاں تک کہ ایک مرتبہ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا' میں اس وقت گھر میں نکل آنے والے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا' انہوں نے مجھے اسے مارنے سے منع کر دیا۔ میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں مارنے کا حکم دیا ہے۔ ان دونوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے گھروں میں نکل آنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔

5643- إسناده صحيح على شرط الشيخين. صالح: هو ابن كيسان. وأخرجه مسلم 2233) (130)) في السلام: باب قتل الحيات وغيرها، عن حسن الحلواني، عن يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وانظر 5638)).

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ الْمَرْءِ قَتْلَ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ مِنَ الْحَيَّاتِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی سانپوں میں سے دودھاری سانپوں کو مارنا ترک کردے

5644 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ - يَعْنِي الْحَيَّاتَ - وَمَنْ تَرَكَ قَتْلَ شَيْءٍ مِّنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب سے ہم نے ان سے لڑائی شروع کی ہے ہم نے انہیں سالم نہیں رہنے دیا۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی سانپوں کے بارے میں آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی) اور جو شخص خوف کی وجہ سے ان میں سے کسی ایک کو مارنے کو ترک کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔"

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ قَتْلَ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرِ مِنَ الْحَيَّاتِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ سانپوں میں سے دودھاری اور دم کٹے سانپ کو مارسکتا ہے

5645 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ، فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتّٰى اَبْصَرَهُ اَبُو لُبَابَةَ يُطَارِدُ حَيَّةً، فَقَالَ: اِنَّهُ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ

سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سانپوں کو اور دودھاری سانپ کو دم کٹے ہوئے سانپ کو ماردو کیونکہ یہ دونوں بینائی کو رخصت کردیتے ہیں اور حمل کو ضائع کردیتے ہیں۔"

5644- إسناده حسن. وأخرجه الحميدي (1156)، وأحمد 2/247 عن سفيان، بهذا الإسناد. ولم يقل أحمد في روايته: "وَمَنْ تَرَكَ قَتْلَ شَيْءٍ مِّنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ منا." وأخرجه أحمد 2/432 عن يحيى، و 520 عن صفوان، وأبو داود (5248) عن إسحاق بن إسماعيل، عن سفيان، ثلاثتهم عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هريرة. وله شاهد من حديث ابن عباس عند أحمد 1/230، وأبي داود (5250) وإسناده صحيح.

5645- إسناده صحيح على شرطهما. وقد تقدم تخريجه عند الحديث رقم (5638).

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر طرح کے سانپ مار دیتے تھے' یہاں تک کہ ایک دن حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک سانپ کے پیچھے جاتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں رہنے والے سانپوں (کو مارنے سے) منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعَةٍ مِّنَ الدَّوَابِّ وَالطُّيُوْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' چار قسم کے جانوروں اور پرندوں کو قتل کیا جائے

5646 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذَرِيحٍ، بِعُكْبَرَا، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَعُقَيْلٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعَةٍ: الْهُدْهُدِ، وَالصُّرَدِ، وَالنَّمْلَةِ، وَالنَّحْلَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مارنے سے منع کیا ہے ہدہد، صرد، چیونٹی اور شہد کی مکھی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنْ لَا حَرَجَ عَلٰى قَاتِلِ النَّمْلَةِ اِذَا قَرَصَتْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ چیونٹی جب آدمی کو کاٹ لے' تو اسے مارنے والے شخص کو گناہ نہیں ہوگا

5647 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:

(متن حدیث): نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَقَالَ تَحْتَهَا، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِبَيْتِهِنَّ، فَتُحْرِقَ عَلٰى

5646– حديث صحيح .حبان بن علي العنزي -وإن كان ضعيفاً -قد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه عبد الرزاق(8415)) ، ومن طريقة أحمد 1/332، والدارمي89-2/88، وأبو داود(5267)) في الأدب :باب في قتل الذر، وابن ماجة (3224)) في الصيد :باب ما ينهى عن قتله، والبيهقي 9/317 عن مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابن عباس .وأخرجه البيهقي 9/317 من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري، به .وأخرج أيضاً 9/317 من طريق ابن وهب ويحيى بن سعيد، عن ابن جريج قال :حدثت عن الزهري، به .قال يحيى :ورأيت في كتاب سفيان، عن ابن جريج، عن ابن أبي لبيد، عن الزهري، يعني هذا الحديث.

5647– الإسناد الأول فيه انقطاع، والإسناد الثاني متصل صحيح، رجاله رجال الشيخين غير أشعث، فقد روى له أصحاب السنن، وعلق له البخاري، وهو ثقة .وأخرجه بالإسنادين النسائي 7/211 عن إسحاق بن إبراهيم، به .وأخرجه أيضاً 7/211 عن إسحاق بن إبراهيم، عن مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عن الحسن، عن أبي هريرة نحوه ولم يرفعه .وتقدم الحديث من طريق آخر برقم(5614)). وقوله " :فقال تحتها "من القيلولة، وهي النوم في القائلة :نصف النهار.

مَنْ فِيهَا، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ: هَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً

اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ فِىْ عَقِبِهِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ، قَالَ: وَقَالَ الْاَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَزَادَ فَاِنَّهُنَّ يُسَبِّحْنَ

حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک نبی نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا۔ اس درخت کے نیچے ایک چیونٹی نے انہیں کاٹ لیا' تو ان کے حکم کے تحت چیونٹیوں کے بلوں کو آگ لگا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کیا (تمہیں کاٹنے والی) صرف ایک چیونٹی نہیں تھی۔

ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں ''یہ چیونٹیاں تسبیح کیا کرتی تھیں''۔

ذِكْرُ اَمْرِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کتوں کو مار دینے کا حکم دینے کا تذکرہ

5648 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَا: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے۔

ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِىْ مِنْ اَجْلِهِ اَمَرَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

اس سبب کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا تھا

5649 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ الْاُمَوِيُّ

5648- إسناده صحيح على شرطهما. وهو في "الموطأ" 2/969 "في الاستئذان: باب ما جاء في أمر الكلاب. ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/113، والدارمي 2/90، والبخاري (3323) في بدء الخلق: باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه، ومسلم (1570) (43) في المساقاة: باب الأمر بقتل الكلاب وبيان نسخه وبيان تحريم اقتنائها إلا لصيد أو زرع أو ماشية ونحو ذلك، والنسائي 7/184 في الصيد والذبائح: باب الأمر بقتل الكلاب، وابن ماجه (3202) في الصيد: باب قتل الكلاب إلا كلب صيد أو زرع، والبيهقي 6/8، والبغوي (2778) زاد أحمد في روايته " وقال: من اقتنى كلباً إلا كلب ماشية أو ضارية نقص من عمله كل يوم قيراطان " وزاد النسائي في روايته ": غير ما استثنى منها ." وأخرجه عبد الرزاق (19610)، وابن أبي شيبة 5/405 و406، وأحمد 2/22-23 و101 و116-117، ومسلم (1570) (44) و (45)، والبيهقي 6/8، والبغوي (2779) من طرق عن نافع به، وبعضهم يزيد في الحديث على بعض. وأخرجه مسلم (1571)، والترمذي (1488) في الأحكام والفوائد: باب ما جاء من أمسك كلبًا ما ينقص من أجره، والنسائي 7/184-185، والبيهقي 6/9 من طريق حماد بن زيد.

عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِىُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِى ابْنُ السَّبَّاقِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ:

(متن حدیث): اَخْبَرَتْنِىْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا، قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ وَعَدَنِىْ اَنْ يَّلْقَانِىَ اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَلْقَنِىْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِىْ قَالَتْ: فَظَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ وَقَعَ فِىْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ بِسَاطٍ لَنَا فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَاءً فَنَضَحَ بِهٖ مَكَانَهُ، فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِىْ اَنْ تَلْقَانِىَ اللَّيْلَةَ، قَالَ: اَجَلْ، وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ، فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتّٰى اِنَّهُ لَيَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيْرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيْرِ.

✿✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اٹھے تو پریشان تھے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آج آپ کے چہرے کی رنگت تبدیل محسوس ہو رہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ گزشتہ رات مجھ سے ملنے کے لئے آئیں گے لیکن وہ مجھ سے نہیں ملے اللہ کی قسم وہ وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دن اسی عالم میں (یعنی پریشانی کے عالم میں) گزار دیا پھر آپ کے ذہن میں کتے کے اس بچے کا خیال آیا جو ہمارے بستر کے نیچے تھا۔ آپ کے حکم کے تحت اسے باہر نکال دیا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس کے ذریعے اس پر پانی چھڑکا شام کے وقت حضرت جبرائیل آئے وہ آپ اسے ملنے کے لئے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا تم نے 'تو مجھ سے وعدہ کیا تھا گزشتہ رات تم مجھ سے ملنے کے لئے آؤ گے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں' لیکن ہم کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر

5649– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن المديني فمن رجال البخاري. ابن السباق: هو عبيد. وأخرجه الطبراني 31) /24) من طريق أبي يعلى الثوري، عن أبي صفوان، بهذا الإسناد مختصراً بلفظ: أن رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمر بقتل الكلاب. وأخرجه بطوله مسلم 2105)) في اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان ..، وأبو داود 4157)) في اللباس: باب في الصور، والبيهقي 1/242 و 243 من طريق ابن وهب، والطبراني 1047) /23) من طريق الليث بن سعد، كلاهما عن يونس، به. وأخرجه أحمد 6/330، وأبو يعلى ورقة 329/1 من طريق محمد بن أبي حفصة، والنسائي 7/186 في الصيد: باب امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب، من طريق شعيب بن أبي حمزة، والطبراني 1046) /23) من طريق عمارة بن أبي حفصة، وأبو يعلى ورقة 330-29، والطبراني 1048) /23) و 32) /24) من طريق سليمان بن كثير أربعتهم عن الزهري، به. وبعضهم يزيد فيه على بعض. وأخرجه بنحوه النسائي 7/184 باب الأمر بقتل الكلاب، عن كثير بن عبيد، عن محمد بن حرب عن الزبيدي، عن الزهري، عن ابن السباق قال: أخبرتني ميمونة أن رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال له جبريل عليه السلام: لكنّا لا ندخل بيتاً فيه كلب ولا صورة، فأصبح رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يومئذٍ فأمر بقتل الكلاب حتى إنه ليأمر بقتل الكلب الصغير.

موجود ہو۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا' یہاں تک کہ آپ نے چھوٹے باغ (کے محافظ) کتے کو بھی مارنے کا حکم دیا۔ البتہ بڑے باغ (کے محافظ) کتے کو آپ نے چھوڑ دیا۔

ذِكْرُ نَقْصِ الْاَجْرِ عَنْ مُّقْتَنِي الْكِلَابِ اِلَّا اَجْنَاسًا مَعْلُومَةً مِنْهَا

کتوں کو پالنے والے شخص کے اجر میں کمی ہونے کا تذکرہ البتہ اس میں سے کچھ متعین قسم کے کتوں کا حکم مختلف ہے

5650 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا حَرْثٍ، نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کوئی ایسا کتا پالتا ہے' جو شکار کرنے کے لئے یا دوسرے جانور کی حفاظت کے لئے ہو' تو اس کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذَا الْاَمْرِ زَجَرَ عَنْ قَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا جِنْسًا مِنْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دینے کے بعد کتوں کو مار دینے سے منع کر دیا تھا البتہ ایک جنس کا حکم مختلف ہے

5651 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اِنْ كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِالْكَلْبِ فَتَقْتُلُهٗ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْ قَتْلِهَا، وَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ

5650– إسناده قوى .غسان بن الربيع :روى عنه جمع، وذكره المؤلف فى "ثقاته 9/2 "، ومن فوقه ثقات على شرطهما غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم .وأخرجه أحمد 5/56، والنسائى 189-7/188فى الصيد :باب الرخصة فى إمساك الكلب للحراثة، من طريق عوف الأعرابى، وأحمد 5/57من طريق قتادة، كلاهما عن الحسن، بهذا الإسناد .وانظر 5655)) و 5657)).
وله شاهد من حديث أبى هريرة سيأتى بعد حديث، وآخره بعده من حديث ابن عمر.

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کتوں کو مار دینے کا حکم دیا' یہاں تک کہ اگر کوئی عورت دیہات سے کتا ساتھ لے آتی' تو اسے بھی مار دیا جاتا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کتوں کو مارنے سے منع کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم دو نقطوں والے سیاہ رنگ کے کتے کو ضرور مارنا کیونکہ وہ شیطان ہے۔

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوبَةِ مُمْسِكِ الْكَلْبِ لِغَيْرِ النَّفْعِ

کسی فائدے کے بغیر کتے کو پالنے والے شخص کو ملنے والی سزا کی صفت کا تذکرہ

5652 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کتا پالتا ہے اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے البتہ کھیت یا جانوروں (کی حفاظت کے لئے پالے جانے والے کتے کی اجازت ہے)''۔

5651- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير محمد بن مسلم بن تدرس، فقد روى له البخاري مقروناً واحتج به مسلم .أبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد .وأخرجه أبو داود 2846)) في الصيد :باب في اتخاذ الكلب للصيد وغيره، عن يحيى بن خلف، عن أبي عاصم، بهذا الإسناد .إلى قوله " :عليكم بالأسود ."وأخرجه أحمد 3/333، ومسلم 1572)) في المساقاة :باب الأمر بقتل الكلاب وبيان نسخه، والبيهقي 6/10من طريق روح بن عبادة، عن ابن جريج، به . وأخرجه ابن أبي شيبة 5/406، والبيهقي 6/10من طريقين عن أبي الزبير، عن جابر قال :أمرنا رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقتل الكلاب، فقتلناها حتى إن كانت الأعرابية تجيء معها كلبها فنقتله، ثم قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :لولا أن الكلاب أمة من الأمم أكره أن أفنيها، لأمرت بقتلها، ولكن اقتلوا منها كل أسود بهيم ذي عينين بيضاوين ."

5652- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه مسلم 1575)(59)) في المساقاة :باب الأمر بقتل الكلاب، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد .وأخرجه ابن ماجة 3204)) في الصيد :باب النهي عن اقتناء الكلب إلا كلب صيد أو حرث أو ماشية، والبيهقي 6/10من طريقين عن الأوزاعي، به .وأخرجه أحمد 2/425و473، والبخاري 2322)) في الحرث والمزارعة : باب اقتناء الكلب للحرث، و 3324)) في بدء الخلق :باب إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ، ومسلم 1575)(59)) ، والبيهقي 6/10من طرق عن يحيى بن أبي كثير، به .وأخرجه أحمد 2/267، ومسلم 1575)(58)) ، وأبو داود 2844)) في الصيد :باب في اتخاذ الكلب للصيد وغيره والترمذي 1490)) في الأحكام والعقائد :باب ما جاء من أمسك كلبًا ما ينقص من أجره، والنسائي 7/189في الصيد :باب الرخصة في إمساك الكلب للحرث، والبيهقي 1/251، والبغوي 2777)) من طريق الزهري، عن أبي سلمة، به .وأخرجه أحمد 2/345، وابن أبي شيبة5/409، ومسلم 1575)(57)) ، والنسائي 8/189، والبيهقي 1/251و 6/10من طرق عن أبي هريرة به .ولفظه عند بعضهم " :من اقتنى كلباً ليس بكلب صيد ولا ماشية ولا أرض فإنه ينقص من أجره قيراطان كل يوم ."

ذِكْرُ الْبَيَانِ اَنَّ هٰذَا الْعَدَدَ الْمَذْكُورَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ قَدْ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ مُمْسِكِ الْكَلْبِ اَكْثَرَ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس روایت میں مذکور عدد سے زیادہ بھی اس شخص کے اجر میں کمی ہوسکتی ہے جو کتا پالتا ہے

5653 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ اَوْ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کتا پالتا ہے' جو کھیت یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو وہ اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے ہیں۔''

ذِكْرُ مَا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ بِاِمْسَاكِهِ الْكَلْبَ عَبَثًا

اس بات کا تذکرہ' کسی وجہ کے بغیر کتے کو پالنے والے مسلمان کے اجر میں کتنی کمی ہوتی ہے

5654 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5653- إسناده صحيح على شرط البخاري، ورجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. وأخرجه أحمد 2/4و 55و 101و 113و147، وابن أبي شيبة 5/409، ومالك 2/969في الاستئذان :باب ما جاء في أمر الكلاب، والبخاري 5482)) في الذبائح والصيد :باب من اقتنى كلباً ليس بكلب صيد أو ماشية، ومسلم1574)) 50) في المساقاة :باب الأمر بقتل الكلاب، والترمذي 1487)) في الأحكام والفوائد :باب ما جاء من أمسك كلباً ما ينقص من أجره والنسائي 7/188في الصيد :باب الرخصة في إمساك الكلب للصيد، والبيهقي 6/9، والبغوي2775)) من طرق عن نافع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/27و 37و 47و 60و 71و 79و 147و156، وابن أبي شيبة 5/408، والبخاري5480)) و5481)) ، ومسلم 1574)) 51)) و52)) و53)) و54)) و55)) و56)) ، والترمذي 1488)) ، والنسائي 7/187، و 188و 189باب الرخصة في إمساك الكلب للحرث، والبيهقي 6/9من طرق عن عبد الله بن عمر، به.

5654- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر5652)).

''جو شخص کوئی ایسا کتا پالتا ہے' جو کھیت یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو' تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اسْتِثْنَاءِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبَ الْحَرْثِ وَالْمَاشِيَةِ مِنْ بَيْنِ عُمُومِ الْاِمْسَاكِ لَمْ يُرِدْ بِهِ النَّفْيَ عَمَّا وَرَاءَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے کتے کو پالنے کی (ممانعت) کے عمومی حکم میں سے کھیت اور جانوروں کی حفاظت والے کتے کا استثناء کیا ہے اور اس کے ذریعے یہ مراد نہیں ہے' اس کے علاوہ کی نفی کر دی جائے

5655 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ اَوْ مَاشِيَةٍ، نَقَصَ مِنْ اُجُورِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو لوگ بھی ایسا کتا پالتے ہیں' جو شکار کرنے کے لئے یا کھیت کی حفاظت کے لئے یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو' تو ان کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔''

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا اَرَادَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجْرَهُ عَنْ قَتْلِ الْكِلَابِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو مارنے کی ممانعت کے ذریعے کیا مراد لیا تھا

5656 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ:

5655- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين، وقد تقدم برقم 5650)). وانظر 5656)) و 5657)) . عبد الأعلى: هو عبد الأعلى بن عبد الأعلى السامي البصري.

5656- سعيد بن عبيد :فكره المؤلف في "الثقات 8/260 "، وأخرج حديثه هذا عن أبي خليفة، به .وأبو سفيان بن العلاء :ذكره البخاري في "تاريخه 9/39 "، وعنه ابن أبي حاتم 9/381-382 فقال :قال يحيى :كنت أشتهي أن أسمع من أبي سفيان حديث الحسن عن عبد الله بن مغفل، كان يقول فيه :حدثني ابن مغفل .كان شعبة يروي عنه، وروى عنه وكيع .وباقي سنده ثقات. وأخرجه أحمد 5/54 عن وكيع، عن أبي سفيان بن العلاء، بهذا الإسناد.قلت :وأخرج أحمد 5/56 عن عبد الصمد، حدثنا الحكم بن عطية قال :سألت الحسن عن الرجل يتخذ الكلب في داره، قال :حدثني عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال " :من اتخذ كلباً نقص من أجره كل يوم قيراط " ..وانظر 5650)) و 5656)) و 5657)).

كُنَّا فِيْ جَنَازَةِ اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ الْعَلَاءِ، وَمَعَنَا شُعْبَةُ، فَلَمَّا دُفِنَ، قَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنِیْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى قَبْرِ اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: مَنْ حَدَّثَكَ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ، وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَدَّثَنِیْ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ، وَاَوْمَاَ اِلٰى مَسْجِدِ الْجَامِعِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اسْمُ اَبِیْ سُفْيَانَ سَعْدٌ وَلَقَبُهُ سُلْسٌ، وَلَيْسَ لِاَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ الْعَلَاءِ فِی الدُّنْيَا حَدِيْثٌ مُسْنَدٌ غَيْرَ هٰذَا، وَهُوَ اَخُوْ اَبِیْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ، وَاَبُوْ عَمْرِو بْنُ الْعَلَاءِ اسْمُهُ زَبَّانُ، وَهُمْ اَرْبَعَةٌ: اَبُوْ مُعَاذٍ وَعُمَرُ

سید بن عبید بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ابوسفیان بن علاء کے جنازے میں شریک ہوئے ہمارے ساتھ شعبہ بھی تھے جب ابوسفیان کو دفن کر دیا گیا' تو شعبہ نے کہا: ان صاحب نے مجھے حدیث بیان کی ہے۔ انہوں نے ابوسفیان کی قبر کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا: یہ کہتے ہیں: میں نے حسن سے کہا آپ کو کس نے یہ حدیث بیان کی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کتے ایک باقاعدہ قسم کی مخلوق نہ ہوتے' تو میں انہیں مار دینے کا حکم دیتا۔''

تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے' اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے انہوں نے اس مسجد میں مجھے یہ حدیث بیان کی تھی حسن نے جامع مسجد کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بیان کی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابوسفیان نامی راوی کا نام سعد ہے ان کا لقب ''سلس'' ہے۔ ابوسفیان بن علاء کے حوالے سے دنیا میں اس کے علاوہ اور کوئی مسند حدیث موجود نہیں ہے۔ یہ ابوعمرو بن علاء کے بھائی تھے اور عمرو بن علاء کا نام زبان تھا۔ یہ چار بھائی تھے۔ (ان کے علاوہ دو بھائیوں کے نام) ابومعاذ اور عمر ہیں۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَمْرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ كُلِّهَا

نبی اکرم ﷺ کا تمام کتوں کو مار دینے کا حکم دینے کا ارادہ کرنے کا تذکرہ

5657 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ،

5657- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري، وقد تقدم في التعليق السابق أن الحسن سمع هذا الحديث من عبد الله بن مغفل .وأخرجه أبو داود 2845)) في الصيد :باب في اتخاذ الكلب للصيد وغيره، عن مسدد بهذا الإسناد .وأخرجه النسائي 7/185في الصيد :باب صفة الكلاب التي أمر بقتلها، عن عمران بن موسى، عن يزيد بن زريع، به.وأخرجه أحمد 4/85و57-5/56، والترمذي 1486)) في الأحكام والفوائد :باب ما جاء في قتل الكلاب، وابن ماجة 3205)) في الصيد :باب النهي عن اقتناء الكلب إلا كلب صيد أو حرث أو ماشية، من طرق عن يونس، به .وفي لفظ بعضهم " : قيراطان ."وقال الترمذي :حديث حسن صحيح .وأخرجه أحمد 5/54و 56و57، والترمذي1486)) و1489)) في الأحكام والفوائد :باب ما جاء من أمسك كلباً ما ينقص من أجره، والنسائي 7/188 في الصيد :باب الرخصة في إمساك الكلب للحرث، والدارمي2/90، والطحاوي4/54، والبغوي2776)) و2780)) من طرق عن الحسن، به.

قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا، فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْاَسْوَدَ الْبَهِيمَ قَالَ: وَاَيُّمَا قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ حَرْثٍ اَوْ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ: وَكُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نُصَلِّيَ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا نُصَلِّيَ فِي اَعْطَانِ الْاِبِلِ، فَاِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر ایک کتے با قاعدہ قسم کی مخلوق نہ ہوتے' تو میں انہیں مار دینے کا حکم دیتا البتہ تم ان میں سے سیاہ فام کتے کو مار دیا کرو۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کوئی ایسا کتا پالتے ہیں جو کھیت کی حفاظت یا شکار یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو' تو ان کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ ہم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر سکتے ہیں البتہ ہم اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کریں کیونکہ وہ شیاطین سے پیدا کئے گئے ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدِ الْبَهِيمِ مِنَ الْكِلَابِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کالے سیاہ کتے کو مار دینے کا حکم دیا

5658 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو عَرُوبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا، وَلٰكِنِ اقْتُلُوا الْكَلْبَ الْاَسْوَدَ الْبَهِيمَ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر کتے ایک با قاعدہ قسم کی مخلوق نہ ہوتے' تو میں انہیں مار دینے کا حکم دیتا البتہ تم ان میں سے سیاہ فام کتے کو مار دو کیونکہ وہ شیطان ہوگا۔''

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِصَاحِبِ الْحَرْثِ اقْتِنَاءَ الْكِلَابِ لِيَنْتَفِعَ بِهَا

کھیت والے شخص کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ کتا پال سکتا ہے

5658- حديث صحيح، رجاله ثقات، وقد تقدم تخريجه برقم (5651).

تاکہ وہ اس کے ذریعے نفع حاصل کرلے

5659 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الْحَرْثِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیت (کی حفاظت کے لئے) کتا پالنے کی اجازت دی ہے۔



5659- إسناده قوى، عم أحمد بن خالد: هو الوليد بن عبد الملك بن عبد الله الحراني وذكره المؤلف في "الثقات" 9/227 فقال: يروى عن ابن عيينة، وعيسى بن يونس، وأهل الجزيرة. وحدثنا عنه ابن أخيه أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، أَبُو بدر بحران وغيره من شيوخنا: مستقيم الحديث إذا روى عن "الثقات"، وقال أبو حاتم: صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين. وانظر 5650)) و5655)) و5656)) و5657)).

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ وَالتَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ وَالتَّشَاجُرِ وَالتَّهَاجُرِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

باب! مسلمانوں کے آپس میں ایک دوسرے سے بغض رکھنے، ایک دوسرے سے حسد کرنے ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرنے اور ایک دوسرے سے مخالفت رکھنے اور ایک دوسرے سے لاتعلق رہنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ التَّبَاغُضِ وَالتَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' مسلمان ایک دوسرے سے بغض رکھیں یا حسد کریں' یا ایک دوسرے سے پیٹھ پھیریں

5660 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُوْنُوا عِبَادًا لِلّٰهِ اِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو آپس میں حسد نہ رکھو ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو۔ اللہ کے بندے بھائی' بھائی بن کے رہو کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہے۔''

5660- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "الموطأ 2/907 في حسن الخلق :باب ما جاء في الهجرة، ومن طريقه أخرجه البغوي 6076)) في الأدب :باب الهجرة، وفي "الأدب المفرد 398) " ، ومسلم 2559)) 23) في البر والصلة والآداب :باب تحريم التحاسد والتباغض والتدابر، وأبو داود 4910)) في الأدب :باب فيمن يهجر أخاه المسلم، وأبو نعيم في " الحلية 3/374 "، والبغوي 3522)). وأخرجه أحمد 3/110 و 165 و 199 و255، والحميدي 1183)) ، والطيالسي 2091)) ، وعبد الرزاق 20222)) ، والبخاري 6065)) في الأدب :باب ما ينهى عن التحاسد والتدابر ومسلم 2559)) 23) ، والترمذي 1935)) في البر والصلة :باب ما جاء في الحسد، وأبو يعلى 3549)) و 3550)) و 3551)) و 3612)) ، وأبو نعيم 3/374، والبيهقي في "السنن 7/303 "و 10/232 وفي "الآداب 300) " من طرق عن الزهري، به.وأخرجه أحمد 3/209 و 277 و283، ومسلم 2559)) 24) ، وأبو يعلى 3261)) و 3771)) من طريقين عن أنس.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْمُشَاحَنَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِذِ الْغُفْرَانُ يَكُوْنُ عَنِ الْمُشَاحِنِ بَعِيْدًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف ہو کیونکہ آپس میں اختلاف رکھنے والوں سے مغفرت دور ہوتی ہے

5661 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلَّ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا رَجُلًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيَقَالُ: اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر اس بندے کی مغفرت کر دیتا ہے جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو صرف اس آدمی کی مغفرت نہیں ہوتی جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو۔ یہ حکم دیا جاتا ہے ان دونوں کا جائزہ لیتے رہو جب تک یہ صلح نہیں کرتے۔ (ان کی مغفرت نہیں ہوگی) ان دونوں کا جائزہ لیتے رہو جب تک یہ صلح نہیں کرتے۔ (ان کی مغفرت نہیں ہوگی)''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ الْهِجْرَانِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ لَيَالٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' مسلمان آپس میں تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کریں

5662 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ اَخِي عَائِشَةَ لِاُمِّهَا،

(متن حدیث): اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِيْ بَيْعٍ اَوْ عَطَاءٍ اَعْطَتْهُ: وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ اَوْ لَاَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ حِيْنَ بَلَغَهَا ذٰلِكَ: اِنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرًا اَنْ لَا اُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَبَدًا، فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حِيْنَ طَالَتْ هِجْرَتُهَا لَهُ اِلَيْهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللّٰهِ لَا اُشَفِّعُ فِيْهِ اَحَدًا وَلَا اَحْنَثُ فِيْ

5661- إسناده صحيح على شرط الصحيح. وأخرجه الطيالسي (2403) من طريق وهيب، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات (3061)" من طريق أبي غسان محمد بن مطرف، كلاهما عن سهيل، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو محمد البغوي (3524) عن علي بن الجعد، عن أبي غسان محمد بن مطرف، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيجَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، به. وقد تقدم برقم (3644)، وسيأتي برقم (5663) و(5666) و(5667) و(5668).

5662- حديث صحيح. ابن أبي السري متابع ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو في "المصنف" برقم (15851) ومن طريقه أخرجه أحمد 4/327. وأخرجه البخاري (6073) في الأدب: باب الهجرة، من طريق شعيب، عن الزهري، به.

نَذْرِي الَّذِي نَذَرْتُ اَبَدًا، فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، فَقَالَ لَهُمَا: نَشَدْتُكُمَا بِاللّٰهِ اِلَّا اَدْخَلْتُمَانِي عَلٰى عَائِشَةَ، فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَنْذِرَ فِي قَطِيعَتِي، فَاَقْبَلَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَقَدِ اشْتَمَلَا عَلَيْهِ بِبُرْدَيْهِمَا حَتّٰى اسْتَاْذَنَا عَلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيَدْخُلُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلَا، فَقَالَا: كُلُّنَا؟ قَالَتْ: نَعَمِ ادْخُلُوا كُلُّكُمْ، وَلَا تَعْلَمُ عَائِشَةُ اَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا دَخَلُوا اقْتَحَمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ وَدَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَاعْتَنَقَهَا وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِي، وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِ عَائِشَةَ، وَيَقُولَانِ لَهَا: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَمَّا عَمِلْتِيهِ، وَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَلَمَّا اَكْثَرَا عَلٰى عَائِشَةَ التَّذْكِرَةَ، طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمْ وَتَبْكِي، وَتَقُولُ: اِنِّي نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ، فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتّٰى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ، ثُمَّ اَعْتَقَتْ عَنْ نَذْرِهَا ذٰلِكَ اَرْبَعِينَ رَقَبَةً، ثُمَّ كَانَتْ بَعْدَمَا اَعْتَقَتْ اَرْبَعِينَ رَقَبَةً تَبْكِي حَتّٰى تَبُلَّ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: عَائِشَةُ هِيَ خَالَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ لِاَنَّ اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزبيرِ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ اُخْتُ عَائِشَةَ

عوف بن حارث جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریبی عزیز ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کچھ فروخت کرنے پر یا عطیے کے طور پر کوئی چیز دینے پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے یہ کہا کہ اللہ کی قسم یا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایسا کرنے سے باز آ جائیں گی' یا میں انہیں تصرف کرنے سے روک دوں گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تک جب یہ بات پہنچی' تو انہوں نے کہا: اللہ کے نام پر مجھ پر یہ نذر لازم ہے' اب میں عبداللہ بن زبیر کے ساتھ کبھی کلام نہیں کروں گی جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ان سے لاتعلقی زیادہ ہو گئی' تو عبداللہ بن زبیر نے ان کی خدمت میں سفارش پیش کی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم میں اس کے بارے میں کسی کی سفارش کو قبول نہیں کروں گی اور میں نے جو نذر مانی ہے کبھی اس کی خلاف ورزی نہیں کروں گی۔ جب زیادہ عرصہ گزر گیا' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس بارے میں حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود سے بات کی۔ یہ دونوں صاحبان بنو زہرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں سے کہا: میں آپ دونوں کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آپ مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لے جائیں کیونکہ ان کے لئے ایسی نذر ماننا جائز نہیں ہے' جس میں وہ مجھ سے تعلق توڑ لیں' تو مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر گئے۔ ان دونوں نے اپنی چادریں ان پر ڈال دیں اور ان دونوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ ان دونوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام نازل ہو اے ام المومنین! کیا ہم اندر آ جائیں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم دونوں آ جاؤ۔ ان دونوں نے عرض کی: ہم سب آ جائیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں تم سب آ جاؤ۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کا پتہ نہیں تھا کہ ان دونوں کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی ہے۔ جب یہ حضرات اندر داخل ہوئے' تو حضرت عبداللہ

بن زبیر رضی اللہ عنہما نے پردہ ہٹایا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے ان کو گلے لگالیا وہ روتے ہوئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو واسطے دینے لگے۔ حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو واسطہ دیا اور ان دونوں نے ان سے کہا: آپ نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ کسی بھی مسلمان کے لئے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہنا جائز نہیں ہے' جب ان دونوں صاحبان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو زیادہ واعظ و نصیحت کی' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں' یاد کروانا شروع کیا اور رونا شروع کر دیا اور یہ کہا میں نے نذر مانی ہے نذر کا معاملہ شدید ہوتا ہے۔

'لیکن وہ دونوں صاحبان ان کے ساتھ مسلسل بات کرتے رہے' یہاں تک کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بات چیت کرنا شروع کر دی۔

پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی نذر کے عوض میں چالیس غلام آزاد کئے۔ چالیس غلام آزاد کرنے کے بعد بھی وہ روتی رہتی تھیں' یہاں تک کہ ان کی چادر ان کے آنسوؤں سے تر ہو جایا کرتی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں کیونکہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی والدہ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّهْجُرَ الْمَرْءُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے

5663 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ، يَقُوْلُ: رُدُّوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے' جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' ماسوائے ان دو افراد کے' جو ایک دوسرے سے لاتعلق ہوں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان دونوں کے معاملے کو یوں ہی رہنے دو' جب تک یہ آپس میں صلح نہیں کرتے۔''

5663- إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد تقدم برقم((3644)) و((5661)) وسيأتي برقم((5666)) و((5667)) و((5668)).

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَمَّنْ مَاتَ وَهُوَ مُهَاجِرٌ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَوْقَ الْأَيَّامِ الثَّلَاثِ

ایسے شخص کے جنت میں داخلے کی نفی کا تذکرہ' جو ایسی حالت میں مرتا ہے'

جو اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق ہو

5664 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَاِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا كَانَا عَلٰى صِرَامِهِمَا، وَاِنَّ اَوَّلَهُمَا فَيْئًا يَكُونُ سَبْقُهُ بِالْفَيْءِ كَفَّارَةً لَهُ، وَاِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَقْبَلْ سَلَامَهُ رَدَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ، وَرَدَّ عَلَى الْاٰخَرِ الشَّيْطَانُ، وَاِنْ مَاتَا عَلٰى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ وَلَمْ يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ يُرِيدُ بِهِ اِنْ لَمْ يَتَفَضَّلِ الرَّبُّ جَلَّ وَعَلَا عَلَيْهِمَا بِالْعَفْوِ عَنْ اِثْمِ صِرَامِهِمَا ذٰلِكَ

✿✿ حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے' وہ جب تک اپنی ناراضگی پر ثابت رہتے ہیں۔ اس وقت تک حق سے منہ موڑے رہتے ہیں اور جو شخص ان میں سے (ناراضگی ختم کرنے میں) پہل کرتا ہے' تو اس کا پہل کرنا اس کا کفارہ بن جاتا ہے۔ وہ دوسرے شخص کو سلام کرے اور دوسرا شخص اس کے سلام کو قبول نہ کرے' تو فرشتے اسے سلام کا جواب دیتے ہیں اور دوسرے شخص کو شیطان سلام کا جواب دیتا ہے اگر وہ دونوں اپنی ناراضگی پر مسلسل ہریں' تو وہ دونوں جنت میں داخل نہیں ہوں گے' اور جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے"۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔ اس کے ذریعے مراد یہ ہے: اگر اللہ تعالیٰ ان کی اس ناراضگی پر اپنے فضل کے تحت معافی نہ فرمائے۔ (تو وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے)

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ لِمَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ اِلَّا مَنْ اَشْرَكَ بِهِ اَوْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ

5664- إسناده صحيح على شرط الشيخين غير صحابيه، فمن رجال مسلم .أبو عامر العقدى :هو عبد الملك بن عمرو، ويزيد الرشك :هو يزيد بن أبي يزيد الضبعي .وأخرجه أحمد4/20، والطبراني454) /22) من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد 402) ") و407)) ، والطبراني 455) /2) من طريق عبد الوارث، عن يزيد الرِّشك، به. وأورده الهيثمي في "المجمع 8/66 "، ونسبه لأحمد وأبي يعلى، وقال :رجال أحمد رجال الصحيح.

نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق میں سے جس کی وہ چاہے مغفرت کرنے کا تذکرہ ماسوائے اس شخص کے جو کسی کو اس کا شریک ٹھہراتا ہو یا جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ کوئی ناچاقی ہو

5665 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَافَى الْعَابِدُ بِصَيْدَا، وَابْنُ قُتَيْبَةَ وَغَيْرُهُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خُلَيْدٍ عُتْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، وَابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): يَطْلُعُ اللّٰهُ اِلٰى خَلْقِهِ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ

❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور شرک کرنے والے اور قطع تعلقی کرنے والے کے علاوہ ساری مخلوق کی مغفرت کردیتا ہے۔"

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا غَيْرَ الْمُشَاحِنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ عِنْدَ عَرْضِ اَعْمَالِهِمْ عَلٰى بَارِئِهِمْ جَلَّ وَعَلَا فِيْهِمَا

ہر پیر اور جمعرات کے دن جب لوگوں کے اعمال نامے خالق کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں تو مسلمانوں سے لاتعلقی اختیار کرنے والے شخص کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا سب کی مغفرت کردینے کا تذکرہ

5666 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5665- حديث صحيح بشواهده، رجاله ثقات إلا أن فيه انقطاعاً، مكحول لم يلقَ مالك بن يخامر . وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة512 ")، والطبراني في "الكبير215) /20 ") عن هشام بن خالد، بهذا الإسناد .وذكره الهيثمي في "المجمع " 8/65وقال :رواه الطبراني في "الكبير "و "الأوسط "، ورجالهما ثقات .وأخرجه أبو نعيم في "الحلية 5/191 "من طريق أزهر بن المرزبان، عن عتبة بن حماد، به .وفي الباب عن أبي موسى الأشعري عند ابن ماجة 1390)) ، وابن أبي عاصم 510)) ، واللالكائي763)). وعن أبي هريرة عند البزار 2046)). وعن أبي ثعلبة عند ابن أبي عاصم 511)) ، واللالكائي 760)). وعن أبي بكر عند البزار 2045)) ، وابن خزيمة في "الوحيد "ص 90، وابن أبي عاصم 509)) ، واللالكائي في "السنة750) ". وعن عوف بن مالك عند البزار 2048)). وعن عبد الله بن عمرو عند أحمد .2/176 وعن عائشة عند الترمذي 739)) ، وأحمد 6/238، وابن ماجة1389)) ، واللالكائي 764)) . وهذه الشواهد وإن كان في كل واحد منهما مقال تقوى حديث الباب.

5666- إسناده صحيح على شرط مسلم . وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد "برقم 411)) ، والبيهقي في "الآداب " 304)) ، والبغوي 3523)) من طريق مالك، بهذا الإسناد وقد تقدم برقم 3644)) و5661)) و5663)) ، وسيأتي 5667)) و 5668)).

(متن حدیث): تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُسْلِمٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا رَجُلًا كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان بندے کی مغفرت کر دیتا ہے' جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' ماسوائے اس شخص کے' جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو' تو یہ کہا جاتا ہے۔ ان دونوں کا معاملہ مؤخر کر دو' جب تک یہ صلح نہیں کرتے ان دونوں کا معاملہ مؤخر کر دو' جب تک یہ دونوں صلح نہیں کرتے۔''

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوبَ غَيْرِ الْمُشَاحِنِ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ

ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کا لاتعلقی کا اختیار کرنے والے کے علاوہ تمام گناہوں کی مغفرت کر دینے کا تذکرہ

5667 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ، اَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ: يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اتْرُكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيئَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: هٰذَا فِي الْمُوَطَّاِ مَوْقُوفٌ مَا رَفَعَهُ عَنْ مَالِكٍ اِلَّا ابْنُ وَهْبٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر ہفتے میں دو مرتبہ لوگوں کے اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں۔ پیر کے دن اور جمعرات کے دن' تو ہر مومن شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ ماسوائے اس بندے کے' جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو' تو یہ حکم دیا جاتا ہے: ان دونوں کے معاملے کو یوں ہی رہنے دو' جب تک یہ دونوں رجوع نہیں کر لیتے۔ (یعنی صلح نہیں کر لیتے)''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ''موطا'' میں موقوف روایت کے طور پر منقول ہے امام مالک کے حوالے سے

5667- إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد تقدم برقم 3644)) و(5661)) و(5663)) و(5666)) ، وسيأتي برقم (5668)) . 2/909 في حسن الخلق :باب ما جاء في المهاجرة، قال ابن عبد البر فيما نقله عنه الزرقاني في "شرح الموطأ" 4/266-267: كذا وقفه يحيى وجمهور الرواة، ومثله لا يقال بالرأي، فهو توقيف بلا شك، وقد رواه ابن وهب عن مالك، وهو من أجل أصحابه، فصرح برفعه.

اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر صرف ابن وہب نے نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا ذُنُوبَ غَيْرِ الْمُشَاحِنِ مِنْ عِبَادِهِ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ

ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کا 'لاتعلقی اختیار کرنے والے کے علاوہ' اپنے تمام بندوں کی مغفرت کردینے کا تذکرہ

5668 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُسْلِمٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر ایسے مسلمان بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے' جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا' ہو ماسوائے اس شخص کے' جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو' تو یہ حکم ہوتا ہے ان دونوں کے معاملے کو مؤخر کر دو' جب تک یہ دونوں صلح نہیں کرتے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ خَيْرَ الْمُتَهَاجِرَيْنِ مَنْ كَانَ بَادِئًا بِالسَّلَامِ مِنْهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ 'لاتعلقی اختیار کرنے والے دو افراد میں سے زیادہ بہتر وہ ہے' جو ان میں سے سلام میں پہل کرتا ہے

5669 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا،

5668- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر 5666)). إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ" 2/906-907في حسن الخلق :باب ما جاء في المهاجرة، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 5/422، والبخاري 6077)) في الأدب: باب الهجرة، ومسلم2560)) في البر والصلة :باب تحريم الهجر فوق ثلاث بلا عذر شرعي، وأبو داود4911)) في الأدب :باب فيمن يهجر أخاه المسلم، والبغوي 3521)) ، والطبراني 3950)). وأخرجه أحمد 5/416و 421و422، والطيالسي 592)) ، والبخاري 6237)) في الاستئذان باب السلام للمعرفة وغير المعرفة، ومسلم 2560)) ، والترمذي 1932)) في البر والصلة: باب ما جاء في كراهية الهجر للمسلم، والبيهقي10/63، والطبراني3949)) و 3951)) ... و3960)) من طرق عن الزهري به.

5669- إسناده صحيح على شرطهما، وهو مكرر ما قبله.

وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کسی بھی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہے۔ جب یہ دونوں ملیں' تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی منہ پھیر لے۔ ان دونوں میں سے زیادہ بہتر وہ ہوگا' جو سلام میں پہل کرے گا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ مِنَ الْمُتَهَاجِرِيْنِ كَانَ خَيْرَهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' لاتعلقی اختیار کرنے والوں میں جو شخص سلام میں سے پہل کرے وہ ان دونوں میں بہتر شمار ہوتا ہے

5670 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا السَّامِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَالْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہے۔ یوں کہ جب وہ دونوں ملیں' تو یہ بھی منہ پھیر لے وہ بھی منہ پھیر لے ان دونوں میں سے زیادہ بہتر وہ ہوگا' جو سلام میں پہل کرے گا۔"



5670- إسناده قوى حماد بن سلمة :روى عن عطاء قبل الاختلاط .وقد تقدم برقم(328)).

بَابُ التَّوَاضُعِ وَالْكِبْرِ وَالْعُجْبِ

باب! تواضع، تکبر، خود پسندی کے بارے میں احکام

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ لُزُومِ التَّوَاضُعِ وَتَرْكِ التَّكَبُّرِ وَالتَّعْظِيمِ عَلَى عِبَادِ اللّٰهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ تواضع کو باقاعدگی سے اختیار کرے، تکبر کو ترک کرے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے سامنے خود کو عظیم سمجھنے سے باز رہے

5671 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ جَلَّ وَعَلَا: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ اِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے' جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ سَلْمَانُ الْاَغَرُّ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں سلمان اغر نامی راوی منفرد ہے

5672 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ، بِالْاُبُلَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

5671– رجاله ثقات إلا أن ابن فضيل –وهو محمد –روى عن عطاء بن السائب بعد الاختلاط. وأخرجه ابن ماجة (4175) في الزهد :باب البراءة من الكبر والتواضع، من طريق عبد الرحمن المحاربي، عن عطاء ، بهذا الإسناد. قال البوصيري في "الزوائد 264/1: "هذا إسناد رجاله ثقات إلا أن عطاء بن السائب اختلط بأخرة ولم يعرف حال عبد الرحمن بن محمد المحاربي هل روى عنه قبل الاختلاط أو بعده .وذكر له حديث أبي هريرة المتقدم شاهداً له.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا:

(متن حدیث): اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ اِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِي فِي شَيْءٍ مِّنْهُ اَدْخَلْتُهُ فِي النَّارِ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

"کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں داخل کر دوں گا۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّتَوَاضَعَ فِي جُلُوسِهِ بِتَرْكِ الْاَسْبَابِ الَّتِي تُؤَدِّي اِلَى التَّكَبُّرِ

اس بات کا تذکرہ آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے: وہ بیٹھنے کے دوران تواضع اختیار کرے اور ان طریقوں کو ترک کر دے جو تکبر کی طرف لے کر جاتے ہیں

5673 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْفِزُ عَلٰى رُكْبَتِهِ وَلَا يَتَّكِئُ

❁❁ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھتے تھے آپ وہ ٹیک نہیں لگایا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّكَاءِ الْمَرْءِ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِهِ فِي جُلُوسِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کوئی شخص بیٹھتے ہوئے اپنی پیٹھ کے پیچھے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگائے

5674 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوبَةَ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ:

5672– معاذ بن محمد وأبوه وجده ذكرهم المؤلف في "الثقات" 9/177 و 7/378 و 5/422، وفي "التهذيب" 9/463: مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عن ابيه، عن جده عن أبي، وعنه ابنه معاذ، قال ابن المديني: لا نعرف محمداً ولا أباه، وهو إسناد مجهول. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي" ص 191 من طريق إبراهيم بن سعيد الجوهري، بهذا الإسناد= .

5674– المغيرة بن عبد الرحمن الحرّاني: روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير الشريد، فمن رجال مسلم، لكن ابن جريج مدلس، وقد عنعن. وأخرجه أحمد 4/388، وأبو داود (4848) في الأدب: باب في الجلسة المكروهة، والحاكم 4/269، والطبراني (7242)، والبيهقي 3/236 من طرق عن عيسى بن يونس، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه الطبراني (7243) من طريق مندل، عن ابن جريج، به.

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ اَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): مَرَّبِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ قَدْ وَضَعْتُ يَدِى الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِى وَاتَّكَاْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ وَرَاءَ ظَهْرِهِ

❁❁ حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی پشت کے پیچھے رکھ کر اس کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس طرح بیٹھے ہوئے ہو؟ جس طرح وہ لوگ بیٹھتے ہیں جن پر غضب نازل کیا گیا۔

ابن جریج نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: انہوں نے اپنی ہتھیلیاں اپنی پشت کے پیچھے زمین پر رکھی ہوئی تھیں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ لَا يَاْنَفَ مِنَ الْعَمَلِ الْمُسْتَحْقَرِ فِىْ بَيْتِهِ بِنَفْسِهِ وَاِنْ كَانَ عَظِيمًا فِىْ اَعْيُنِ الْبَشَرِ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے: وہ اپنے گھر میں معمولی سے کام کرنے میں کوئی الجھن محسوس نہ کرے' اگرچہ لوگوں کی نظر میں وہ کوئی بڑا آدمی ہو

5675 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

5675- إسناده قوى على شرط مسلم. وأخرجه أبو نعيم فى "حلية الأولياء 8/331 "من طريق أحمد بن سعيد، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى فى "الأدب المفرد 541) "، والترمذى فى "الشمائل 335) "، والبغوى 3676)) من طريق عبد الله بن صالح، وأخرجه أبو يعلى 4873)) من طريق الليث بن سعد، كلاهما عن معاوية بن صالح، به .وقد سقط من المطبوع من "شرح السنة "من السند " :معاوية بن صالح ." تنبيه :ذكرت فى "شرح السنة "عن سند الترمذى فيه عبد الله بن صالح كاتب الليث سيء الحفظ وقد تبين من هذا التخريج أنه قد تابعه عليه ابن وهب والليث بن سعد . وأخرجه أحمد 6/206، والبخارى 676)) فى الأذان :باب من كان فى حاجة أهله فأقيمت الصلاة فخرج، و 5363)) فى النفقات :باب خدمة الرجل فى أهله، و 6039)) فى الأدب :باب كيف يكون الرجل فى أهله، والترمذى 3489)) فى صفة القيامة :باب رقم 45)) ، وأبو الشيخ فى "أخلاق النبى "ص 20، والبغوى 3678)) من طرق عن شعبة، عن الحكم، عن إبراهيم، عن الأسود قال :سألت عائشة :ما كان النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصنع فى بيته؟ قالت :كان يكون فى مهنة أهله فإذا حضرت الصلاة خرج إلى الصلاة. وأخرجه أبو الشيخ ص 21من طريق عقيل بن خالد، عن الزهرى قال :سئلت رضى الله عنها :كيف كان خلق رسول الله فى بيته؟ فقالت : كأحدكم يرفع شيئاً ويضعه، وكان أحب العمل إليه الخياطة .وهذا منقطع بين الزهرى وعائشة. وأخرجه أبو يعلى 847)) من طريق ابن جريج، عن مجاهد، عن عائشة .وانظر 5676)) و 5677)).

(متن حدیث):أَنَّهَا سُئِلَتْ: مَا كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ إِلَّا بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ، كَانَ يَفْلِي ثَوْبَهُ، وَيَحْلِبُ شَاتَهُ، وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے دریافت کیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: آپ ایک عام انسان کی طرح اپنے کپڑے دھو لیتے تھے اپنی بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے اور اپنے کام خود کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5676 - (سند حدیث):أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بِسْطَامٍ، بِالْأَبُلَّةِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قُلْتُ لِعَائِشَةَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَيُّ شَيْءٍ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: مَا يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ، يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ، وَيَرْقَعُ دَلْوَهُ

❁❁ عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اے ام المومنین جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں موجود ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: وہی کچھ جو تم میں سے کوئی بھی شخص کام کاج کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا گانٹھ لیتے تھے۔ اپنے کپڑے کو سی لیتے تھے اور اپنے ڈول کو مرمت کر لیتے تھے۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ التَّرَفُّعِ بِنَفْسِهِ فِي بَيْتِهِ عَنْ خِدْمَتِهِ، وَإِنْ كَانَ لَهُ مَنْ يَكْفِيهِ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ اپنے گھر میں اپنے ذاتی کاموں کے سلسلے میں خود کو بلند ثابت کرنے سے اجتناب کرے اگرچہ اس کے پاس ایسا شخص موجود ہو جو اس کی جگہ یہ کام کر سکتا ہو

5677 - (سند حدیث):أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث):أَنَّهَا سُئِلَتْ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَخِيطُ ثَوْبَهُ،

5676- إسناده صحيح. حسين بن مهدي: روى له الترمذي وابن ماجة، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وهو في "المصنف" برقم (20492)، ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/167.

وَيَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَعْمَلُ مَا يَعْمَلُ الرِّجَالُ فِي بُيُوتِهِمْ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے ان سے دریافت کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کام کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: آپ اپنے کپڑے سی لیتے تھے اپنے جوتے کو گانٹھ لیتے تھے اور وہ سارے کام کر لیتے تھے جو مرد گھروں میں کر لیتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَضْعِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مَنْ تَكَبَّرَ عَلٰى عِبَادِهِ، وَرَفْعِهِ مَنْ تَوَاضَعَ لَهُمْ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ، جو شخص اللہ کے بندوں کے سامنے خود کو بڑا ثابت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتا ہے اور جو ان کے سامنے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرتا ہے

5678 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ دَرَجَةً يَرْفَعُهُ اللّٰهُ دَرَجَةً، حَتّٰى يَجْعَلَهُ فِي اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ، وَمَنْ يَتَكَبَّرْ عَلَى اللّٰهِ دَرَجَةً يَضَعُهُ اللّٰهُ دَرَجَةً حَتّٰى يَجْعَلَهُ فِي اَسْفَلِ السَّافِلِيْنَ، وَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ يَعْمَلُ فِي صَخْرَةٍ صَمَّاءَ لَيْسَ عَلَيْهِ بَابٌ وَلَا كُوَّةٌ، لَخَرَجَ مَا غَيَّبَهُ لِلنَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ دَرَجَةً يُرِيْدُ بِهِ مَنْ تَوَاضَعَ لِلْمَخْلُوْقِيْنَ فِي اللّٰهِ، فَاَضْمَرَ الْخَلْقَ فِيْهِ، وَقَوْلُهُ: وَمَنْ يَتَكَبَّرْ اَرَادَ بِهِ عَلٰى خَلْقِ اللّٰهِ فَاَضْمَرَ الْخَلْقَ فِيْهِ اِذِ الْمُتَكَبِّرُ عَلَى اللّٰهِ كَافِرٌ بِهِ

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ایک درجے کی تواضع اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے، یہاں تک کہ اسے

5677- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو في "مسند أبي يعلى "برقم4876)). وأخرجه أحمد 6/121 و260، والبخاري في "الأدب المفرد 539) ") ، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 21من طرق عن مهدي بن ميمون، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد6/167، وعبد الرزاق 20492)) ، والبخاري في "الأدب المفرد 540) ") ، وأبو يعلى4653)) من طرق عن هشام بن عروة، به. وأخرجه أبو الشيخ ص 20من طريق حماد بن أسامة، عن هشام بن عروة، عن رجل، عن عائشة، به .وانظر 5675)) و5676)).

5678- إسناده ضعيف، دراج -وهو ابن سمعان أبو السمح -ضعيف في حديثه عن أبي الهيثم . وأخرجه ابن ماجه 4176)) في الزهد :باب البراءة من الكبر والتواضع، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد . قال البرصيري في "الزوائد :1/264 "هذا إسناد ضعيف، دراج بن سمعان أبو السمح المصري وإن وثقه ابن معين، وأخرج له ابن حبان في "صحيحه "، فقد قال أبو داود وغيره : حديثه مستقيم إلا ما كان عن أبي الهيثم .وقال ابن عدي :عامة أحاديث دراج مما لا يتابع عليه .قلت :وانظر الحديث3248)).

اعلیٰ علیین میں شامل کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ایک درجے کا تکبر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ نیچے کر دیتا ہے یہاں تک کہ اسے اسفل سافلین میں شامل کر دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی ایسی سالم چٹان کے اندر کوئی عمل کرے جس کا کوئی دروازہ اور کوئی کھڑکی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو بھی ظاہر کر دے گا' جسے آدمی نے لوگوں سے چھپایا ہوا تھا خواہ وہ کوئی بھی چیز ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے۔'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مخلوق کے ساتھ تواضع اختیار کرتا ہے' تو اس میں لفظ مخلوق محذوف ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''جو شخص تکبر کرتا ہے'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ تکبر کا معاملہ کرتا ہے یہاں پر بھی لفظ مخلوق محذوف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے خلاف تکبر کرنے والا شخص' تو کافر ہو جائے گا۔

ذِكْرُ اِيجَابِ دُخُولِ النَّارِ لِلْمُسْتَكْبِرِ الْجَوَّاظِ اِنْ لَمْ يَتَفَضَّلِ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ

متکبر شخص کے جہنم میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت اسے معاف نہ کیا

5679 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ، كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعِّفٍ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ، وَاَهْلُ النَّارِ كُلُّ مُسْتَكْبِرٍ جَوَّاظٍ

❁❁ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''کیا میں اہل جنت کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ ہر کمزور اور غریب شخص (جنتی ہے) اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھالے' تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کر دے اور ہر متکبر اور سخت مزاج شخص جہنمی ہے۔''

5680 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

5679– إسناده صحيح على شرط الشيخين .معبد بن خالد :هو الجدلي من جديلة قيس الكوفي. وأخرجه الطيالسي (1238) ، والبخاري (6657) في الأيمان والنذور :باب قول الله تعالى :(وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ) ، ومسلم (2853) (46) في الجنة وصفة نعيمها وأهلها :باب النار يدخلها الجبارون والجنة ..، وأبو يعلى (1477) ، والبيهقي 10/194 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/306، والبخاري (4918) في التفسير :باب (عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ) ، و (6071) في الأدب :باب الكبر، ومسلم (2853) (47) ، والترمذي (2605) في صفة جهنم :باب رقم (13) ، وابن ماجة (4116) في الزهد :باب من لا يُؤْبَهُ له، والبغوي (3593) من طريق سفيان، عن معبد بن خالد، به.

الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ مَعْنَيَانِ اثْنَانِ أَحَدُهُمَا وَهُوَ الَّذِي نَوَّعْنَا لَهُ النَّوْعَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ أَرَادَ بِهِ جَنَّةً عَالِيَةً يَدْخُلُهَا غَيْرُ الْمُتَكَبِّرِينَ، وَقَوْلُهُ: وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ أَرَادَ بِهِ نَارًا سَافِلَةً يَدْخُلُهَا غَيْرُ الْمُسْلِمِينَ، وَالْمَعْنَى الثَّانِي: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَصْلًا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ، أَرَادَ بِالْكِبْرِ الشِّرْكَ، إِذِ الْمُشْرِكُ لَا يَدْخُلُ جَنَّةً مِنَ الْجِنَانِ أَصْلًا، وَقَوْلُهُ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ أَرَادَ بِهِ عَلَى سَبِيلِ الْخُلُودِ، حَتَّى يَصِحَّ الْمَعْنَيَانِ مَعًا

✿✿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر ہوگا ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا ایمان ہوگا۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں اس میں سے ایک وہ ہے' جسے ہم نے ایک نوع میں بیان کیا ہے پھر جنت میں ایسا شخص داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے وزن کے جتنا تکبر ہو اس کے ذریعے جنت کا بلند درجہ مراد ہے جہاں وہ لوگ داخل ہوں گے جو تکبر نہیں کیا کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان موجود ہو' اس کے ذریعے جہنم کا وہ نیچے والا حصہ مراد ہے جہاں وہ لوگ داخل ہوں گے جو مسلمان نہیں ہوں گے۔

اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے: جنت میں سرے سے کوئی ایسا شخص داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر ہوگا اور یہاں تکبر سے مراد شرک ہے کیونکہ مشرک شخص سرے سے جنت میں کبھی بھی داخل نہیں ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہو اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: ہمیشہ کے لئے ایسا نہیں ہوگا اس طرح سے دونوں مفہوم درست ہو جائیں گے۔

5680- إسناده صحيح .إبراهيم بن الحجاج السامي :روى لـه النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .عبد العزيز بن مسلم :هو القسملي المروزي .وقد تقدم برقم224)).

ذِكْرُ نَفْيِ نَظَرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا اِلٰى مَنْ جَرَّ ثِيَابَهُ خُيَلَاءَ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کی طرف نظر رحمت کرنے کی نفی کرنے کا تذکرہ' جو اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکاتا ہے

5681 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَشْيَاءَ مَعْلُوْمَةٍ غَيْرِ مَا ذَكَرْنَاهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' جو چند ایسی چیزوں کے بارے میں ہے' جو اس کے علاوہ ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

5682 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ جَرَّ الْاِزَارِ، وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ اَهْلِهَا، وَعَزْلَ الْمَاءِ عَنْ مَحِلِّهِ، وَضَرْبَ الْكِعَابِ، وَالصُّفْرَةَ، وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ، وَعَقْدَ التَّمَائِمِ، وَالرُّقَى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ

5681- إسناده صحيح على شرط مسلم. المقابري -وهو يحيى بن أيوب- من رجال مسلم، ومن فوقه من رجال الشيخين. وقد تقدم برقم((5443)) و((5444)).

5682- عبد الرحمن بن حرملة: قال ابن المديني: لا أعلم روى عنه شيء إلا من هذا الطريق، ولا نعرفه في أصحاب عبد الله، وقال البخاري: 5/270لم يصح حديثه، وقال ابن أبي حاتم: 5/222-223سألت أبي عنه، فقال: ليس بحديثه بأس، انما روى حديثاً واحداً، ما يمكن أن يعتبر به، ولم أسمع أحداً ينكره أو يطعن عليه، وأدخله البخاري في كتاب "الضعفاء"، وقال أبي: يحول منه. وذكره المؤلف في "الثقات 5/95"، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أبو داود((4222)) في الخاتم: باب ما جاء في خاتم الذهب، والنسائي 8/140في الزينة: باب الخضاب بالصفرة، من طريقين عن معتمر بن سليمان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/380و397، والبيهقي 7/232و 9/350من طريقين عن الرُّكين بن الربيع، به. وانظر ما بعده. وضرب الكعاب: هي فصوص النرد.

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تہبند لٹکانے کو اور (خواتین کے) اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لئے زینت ظاہر کرنے کو اور عورت کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرنے پانسہ کھیلنے پیتل (کی انگوٹھی پہننے یا زرد رنگ استعمال کرنے) اور بالوں کی رنگت تبدیل کرنے کو اور تعویذ لٹکانے کو اور دم کرنے کو ناپسند کرتے تھے البتہ معوذات (یعنی معوذتین یا پناہ والی دعاؤں) کا حکم مختلف ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں معتمر بن سلیمان نامی راوی منفرد ہے

5683 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُولِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَشُعْبَةُ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ عَشْرًا: تَغْيِيرَ الشَّيْبِ، وَخَاتَمَ الذَّهَبِ، وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ، وَالرُّقَى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَالتَّمَائِمَ، وَجَرَّ الْاِزَارِ، وَالصُّفْرَةَ، وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا، وَعَزْلَ الْمَاءِ عَنْ مَحِلِّهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ سفید رنگ (کے بالوں کی رنگت) تبدیل کرنے، سونے کی انگوٹھی پہنے، پانسہ کھیلنے، دم کرنے، تعویذ لٹکانے، تہبند لٹکانے، زرد (رنگ)، ناجائز طور پر زینت ظاہر کرنے اور پانی (یعنی مادۂ تولید) کو اس کے مخصوص مقام سے الگ کرنے (ان سب کاموں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِعْجَابِ الْمَرْءِ بِمَا اُوتِيَ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ وَتَبَخْتُرِهِ فِي شَيْءٍ مِنْهَا

اس بات کا تذکرہ آدمی کا اس چیز پر خود پسندی میں مبتلا ہونا جس کا تعلق اس فانی دنیا سے ہے اور ان میں سے کسی چیز کی وجہ سے خود پر فخر کرنا منع ہے

5684 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ الْعَطَّارُ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ،

(متن حدیث): اَنَّ فَتًى مِنْ قُرَيْشٍ اَتَى اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اِنَّكَ تُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

5683- هو مكرر ما قبله .وأخرجه أحمد 1/439 عن محمد بن جعفر، عن شعبة، بهذا الإسناد.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَلْ سَمِعْتَهُ يَقُولُ فِي حُلَّتِي هٰذِهِ؟ فَقَالَ: لَوْلَا مَا اَخَذَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِي الْكِتَابِ مَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ، سَمِعْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ اِذْ اَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ، فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْاَرْضَ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے اس حلہ کے بارے میں کوئی بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے‘ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا اگر وہ حکم نہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بیان کیا ہے‘ تو میں تم لوگوں کو کوئی حدیث بیان نہ کرتا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تکبر کے ساتھ چل رہا تھا اس کے بالوں اور چادروں نے اسے خود پسندی کا شکار کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت کے دن تک اس میں دھنستا رہے گا“۔



5684- إسناده على شرط مسلم .أبو رافع :هو نفيع بن رافع الصائغ المدني نزيل البصرة . وأخرجه أحمد 2/413، ومسلم (2088)(50) في اللباس والزينة :باب تحريم التبختر في المشي مع إعجابه بثيابه، من طريق عفان، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/315و 390و 56و 492و531، وهو في "صحيفة همام "برقم 65)، والبخاري (5789) في اللباس :باب من جرّ ثوبه من الخيلاء ، ومسلم (2088)(49) ، والبغوي (3355) من طرق عن أبي هريرة، به.

بَابُ الْاِسْتِمَاعِ الْمَكْرُوهِ وَسُوءِ الظَّنِّ وَالْغَضَبِ وَالْفُحْشِ

باب: ناپسندیدہ بات کو سننے، برا گمان رکھنے، غصہ کرنے اور فحش گفتگو کرنے (کے بارے میں احکام)

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوبَةِ مَا اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ يَكْرَهُوْنَ مِنْهُ ذٰلِكَ

اس شخص کی سزا کی صفت کا تذکرہ' جو کچھ لوگوں کی بات چھپ کر سننے کی کوشش کرتا ہے' حالانکہ وہ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں

5685 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّهٗ يُعَذَّبُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا الرُّوحَ، وَمَنْ تَحَلَّمَ حُلُمًا كَاذِبًا كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَيُعَذَّبُ عَلٰى ذٰلِكَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص تصویر بنائے گا اسے یہ عذاب دیا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اسے یہ عذاب دیا جائے گا اور جو شخص چھپ کر کسی کی باتیں سنے گا جب کہ وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا''۔

ذِكْرُ صَبِّ الْاٰنُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ آذَانِ الْمُسْتَمِعِيْنَ اِلٰى حَدِيْثِ اَقْوَامٍ يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ

قیامت کے دن ایسے شخص کے کانوں میں سیسہ انڈیلے جانے کا تذکرہ'

5685- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عكرمة، فمن رجال البخاري. أيوب: هو ابن أبي تميمة كيسان السختياني. وأخرجه الحميدي 531))، وأحمد 1/216و359، والبخاري7042)) في التعبير: باب من كذب في حلمه، والطبراني11855)) و11960))، والبيقي في "السنن7/269"، وفي "الآداب988)"، والبغوي 3818)) من طرق عن أيوب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد1/246، والطبراني 11831))، و11923)) من طرق عَنْ عكرمة، به. وانظر ما بعده، وسيأتي برقم5848)).

جو لوگوں کی بات چھپ کر سنتا ہے' جسے وہ لوگ پسند نہیں کرتے

5686 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عَذَّبَهُ اللهُ، حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ، صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَيْسَ بِفَاعِلٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص تصویر بنائے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا' یہاں تک کہ اسے اس تصویر میں روح پھونکنی پڑے گی اور وہ نہیں پھونک سکے گا' جو شخص لوگوں کی بات سنے گا' حالانکہ وہ لوگ اسے بات نہ سنانا چاہتے ہوں۔ اس کے کانوں میں قیامت کے دن سیسہ ڈالا جائے گا اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا' وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگوائے اور وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سُوءِ الظَّنِّ بِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں میں سے کسی کے بارے میں بھی برا گمان رکھنے کی ممانعت کا تذکرہ

5687 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ

5686– إسناده صحيح على شرط البخاري. وقوله " :بين شعيرتين "تحرف في الأصل إلى "شعرتين"، والتصحيح من " التقاسيم 12 "لوحة 237.وأخرجه أبو داود 5024)) في الأدب :باب ما جاء في الرؤيا، والترمذي 1751)) في اللباس :باب ما جاء في المصورين، والنسائي 8/215في الزينة .باب ذكر ما يكلف أصحاب الصور يوم القيامة، من طرق عن حماد، بهذا الإسناد. وقال الترمذي :حديث حسن صحيح وانظر الحديث الذي قبله، وسيأتي برقم5848)).

5687– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الزناد .هو عبد الله بن ذكوان، والأعرج :هو عبد الرحمن بن هرمز . وهو في "الموطأ 2/907-908 "في حسن الخلق :باب ما جاء في المهاجرة، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/465و517، البخاري6066)) في الأدب :باب (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ) ، ومسلم2563))(28) في البر والصلة :باب تحريم الظن والتجسس والتنافس والتناجش ونحوها، وأبو داود 4917)) في الأدب :باب في الظن، والبغوي 3533)) ، والبيهقي 6/85و 8/333و 10/231.وأخرجه أحمد 2/245عن سفيان، عن أبي الزناد، به .وأخرجه البخاري 5143)) في النكاح :باب لا يخطب على خطبة أخيه حتى ينكح أو يدع، والبيهقي 7/180من طريق جعفر بن ربيعة، عن الأعرج، به .وأخرجه همام في " صحيفته "رقم 6)) ت رفعت فوزي عبد المطلب وأحمد 2/312و 342و 470و 482و 492و 504و539، وعبد الرزاق 20228)) ، والبخاري 6064)) في الأدب :باب ما ينهى عن التحاسد والتدابر، و 6724)) في الفرائض :باب تعليم الفرائض، ومسلم 2563))(29)) والبغوي 3534)) من طرق عن أبي هريرة، به .وأخرج الشطر الثاني أحمد 2/277و 287و 288و 360 و 389و 393و 394و 446و 465و 469و 480و 501و512، ومسلم2563)) و 30)) و 31)) و2564))(32)) و 33)) و 34)) باب تحريم ظلم المسلم، من طرق عن أبي هريرة .وطوّله بعضهم.

مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَنَافَسُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادًا لِلّٰهِ اِخْوَانًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو۔ ایک دوسرے کے پوشیدہ معاملات جاننے کی کوشش نہ کرو۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو ایک دوسرے سے دوری اختیار نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو اور اللہ کے بندے اور بھائی' بھائی بن کے رہو۔''

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْجُلُوْسِ لِمَنْ غَضِبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَّالْاِضْطِجَاعِ اِذَا كَانَ جَالِسًا

جو شخص غصے میں آ جائے' تو اگر وہ کھڑا ہوا ہو' تو اسے بیٹھنے اور اگر بیٹھا ہوا ہو' تو لیٹ جانے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5688 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدَ، عَنْ اَبِیْ حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہوا ہو' تو اسے بیٹھ جانا چاہئے اگر اس کا غصہ ختم ہو جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ اسے لیٹ جانا چاہئے۔''

5688- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح إلا ان فيه انقطاعاً، لأن أبا حرب لا يعرف له سماع من أبي ذر، قال في "التهذيب 12/69: "أبو حرب بن أبي الأسود الدؤلي البصري روى عن ابيه وأبي ذر، والصحيح عن أبيه، قلت :لكن وصله أحمد 5/152عن أبي معاية، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بن أبي الأسود، عن أبي الأسود، عن أبي ذر .وهذا سند صحيح على شرط مسلم .أبو معاوية :هو محمد بن خازم .وأخرجه أبو داود 4783)) في الأدب :باب ما يقال عند الغضب، والبغوي 3584)) عن أحمد بن حنبل، عن أبي معاوية، بهذا الإسناد .وأخرجه أبو داود 4783)) عن وهب بن بقية، عن خالد، عن داود، عن بكر أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أبا ذر، بهذا الحديث .وهذا مرسل.قال الإمام الخطابي :القائم :متهيء للحركة والبطش، والقاعد: دونه في هذا المعنى، والمضطجع ممنوع منهما، فيشبه أن يكون النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إنما أمره بالقعود لئلا تبدو منه في حال قيامه وقعوده بادرة يندم عليها فيما بعد.

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ ذَمِّ النَّفْسِ عَنِ الْخُرُوجِ إِلَى مَا لَا يُرْضِي اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا بِالْغَضَبِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ لازم ہے: وہ اپنے آپ کو غضب کے عالم میں ایسی چیز کی طرف جانے سے روکے جو اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کرتی (یعنی اسے ناپسند ہوتی ہے)

5689 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ وَهُوَ جَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قُلْ لِيْ قَوْلًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ، وَاَقْلِلْ لَعَلِّيْ لَا اُغْفِلُهُ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ فَعَادَ لَهُ مِرَارًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَرْجِعُ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَغْضَبْ

احنف بن قیس اپنے چچا حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ آپ مجھے کوئی ایسی بات بیان کیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ دے اور مختصر بات بتائیے گا تا کہ میں اس سے غفلت کا شکار نہ ہو جاؤں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا۔ انہوں نے کئی مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ انہیں یہی جواب دیتے رہے: تم غصہ نہ کرنا۔

5690 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ لِيْ قَوْلًا وَاَقْلِلْ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ فَاَعَادَ عَلَيْهِ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْضَبْ اَرَادَ بِهِ اَنْ لَا تَعْمَلَ

5689– إسناده صحيح على شرط مسلم غير صحابيه جارية بن قدامة، فقد روى له النسائي في "مسند علي ." وأخرجه الطبراني 2096)) من طريق أحمد بن صالح، عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 5/34و372، وابن أبي شيبة 8/532-533، والطبراني 2093)) و2094)) و2103)) و2106)) ، والحاكم 3/615 من طرق عن هشام بن عروة، به. وأخرجه أحمد 5/370، والطبراني 2100)) و2107)) من طرق عن ابن أبي الزناد، عن أبيه، عن عروة، به. وأخرجه الطبراني 2101)) من طريق محمد بن كريب، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ عمه جارية . وأخرجه أبو يعلى في "مسنده 315/2 "من طريق أبي معاوية، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن الأحنف بن قيس، عن جارية بن قدامة، عن عم أبيه. وأخرجه الطبراني 2104)) من طريق عبدة بن سليمان، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن الأحنف بن قيس، عن عم له من بني تميم، عن جارية. وأخرجه ابن أبي شيبة8/533، والطبراني 2105)) من طريق عبدة بن سليمان، عن هشام عن أبيه، عن الأحنف، عن جارية، عن ابن عم له من بني تميم .وأخرجه الطبراني 2097)) من طريق علي بن مسهر، عن هشام، عن أبيه، عن الأحنف، عن جارية، أن عمه أتى النبي ...

عَمَلًا بَعْدَ الْغَضَبِ مِمَّا نَهَيْتُكَ عَنْهُ، لَا أَنَّهُ نَهَاهُ عَنِ الْغَضَبِ، إِذِ الْغَضَبُ شَيْءٌ جِبِلَّةٌ فِي الْإِنْسَانِ، وَمُحَالٌ أَنْ يُنْهَى الْمَرْءُ عَنْ جِبِلَّتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا، بَلْ وَقَعَ النَّهْيُ فِي هٰذَا الْخَبَرِ عَمَّا يَتَوَلَّدُ مِنَ الْغَضَبِ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ

حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی آپ مجھے کوئی بات ارشاد فرمائیں اور مختصر بات عنایت کیجئے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم غصہ نہ کرنا ان صاحب نے دوبارہ آپ سے یہی سوال کیا' تو آپ نے یہی فرمایا تم غصہ نہ کرنا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''تم غصہ نہ کرنا'' اس کے ذریعے آپ کی مراد یہ ہے: غصے میں آنے کے بعد تم کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے میں نے منع کیا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کرنے سے منع کیا ہے کیونکہ غصہ انسان کی فطرت میں شامل ہے اور یہ بات ناممکن ہے' آدمی کو اس کی فطرت میں شامل موجود کسی چیز سے منع کیا جائے بلکہ یہ ممانعت اس چیز کے بارے میں ہے' جو غصے کے نتیجے میں سامنے آتی ہے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُجَانَبَةِ الْخُرُوجِ إِلَى مَا لَا يُرْضِي اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا عِنْدَ الْاِحْتِدَادِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ غصے کے عالم میں اس چیز کی طرف جانے سے بچے جو اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کرتی ہے

5691 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَا تَقُولُونَ فِي الصُّرَعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ، قَالَ: الصُّرَعَةُ الَّذِي يُمْسِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم پچھاڑ دینا کسے کہتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یہ کہ آدمی دوسروں کو پچھاڑ دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچھڑنا (یا طاقت) یہ ہے' آدمی غصے کے وقت خود کو قابو میں رکھے۔

5690- هو مكرر ما قبله .وأخرجه أحمد 3/484و5/34، والطبراني 2095))، والخطيب في "تاريخه 3/108 "عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد

5691- إسناده صحيح على شرط مسلم .محمد بن خلاد ومحمد بن يحيى من رجال مسلم، ومن فوقهما من رجال الشيخين .وأخرجه ابن أبي شيبة 8/532، ومن طريقه أبو داود4779)) في الأدب :باب من كظم غيظاً، عن أبي معاوية، عن الأعمش، بهذا الإسناد.وقد تقدم برقم2950)).

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ لِمَنِ اعْتَرَاهُ الْغَضَبُ

جس شخص کو غصہ آجائے اسے اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ‘ وہ مردود شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے

5692 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ، وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ: اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ

❁❁ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کی بحث ہوگئی۔ ہم اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک شخص نے غصے کے عالم میں اپنے ساتھی کو برا کہنا شروع کیا۔ اس شخص کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک ایسے کلمے کے بارے میں پتہ ہے‘ اگر یہ اسے پڑھ لے‘ تو اسے جو غصہ آرہا ہے وہ ختم ہو جائے گا وہ کلمہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ہے۔ لوگوں نے اس شخص سے کہا: کیا تم نے سنا نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا ہے‘ تو اس نے کہا: میں پاگل نہیں ہوں۔ (یعنی میں نے سن لیا ہے)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْفُحْشِ وَالْبَذَاءِ لِلْمَرْءِ فِي اَسْبَابِهِ

آدمی کے لیے اپنے معمولات میں فحش گفتگو اور بدزبانی پر عمل کرنے کی ممانعت کا تذکرہ

5693 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5692- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وأخرجه البخاري (6115) في الأدب :باب الحذر من الغضب، والبغوي (1333) عن عثمان بن أبي شيبة، عن جرير، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/394، وابن أبي شيبة 8/533، والبخاري (3282) في بدء الخلق :باب صفة إبليس وجنوده، و (6048) في الأدب:باب ما ينهى عن السباب واللعن، ومسلم (2610) (109) و (110) في البر والصلة والآداب :باب فضل من يملك نفسه عند الغضب، وأبو داود (4781) في الأدب :باب ما يقال عند الغضب، والحاكم 2/441، والطبراني (6488) و (6489) من طرق عن الأعمش، به.

5693- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير يعلى بن مملك، فقد روى له البخاري في "الأدب المفرد"، وأبو داود والترمذي، وذكره المؤلف في "الثقات" .5/556 "وله طريق آخر صحيح تقدم عند المؤلف برقم (481).

(متن حدیث): إِنَّ اَثْقَلَ مَا وُضِعَ فِيْ مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيْءَ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن مومن کے نامہ اعمال میں لکھی جانے والی سب سے زیادہ وزنی چیز اچھے اخلاق ہوں گے اور اللہ تعالیٰ فحش گفتگو اور بدزبانی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے''۔

ذِكْرُ بُغْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ مِنَ النَّاسِ

اللہ تعالیٰ کا فحش گفتگو کرنے والے اور بدزبانی کرنے والے کو ناپسند کرنے کا تذکرہ

5694 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى *، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُصَلِّي عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، فَقَالَ: تُصَلِّي اِلٰى قَبْرِهِ؟ فَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّهُ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا قَبِيْحًا، ثُمَّ اَدْبَرَ، فَانْصَرَفَ اُسَامَةُ، فَقَالَ: يَا مَرْوَانُ اِنَّكَ آذَيْتَنِيْ، وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ، وَاِنَّكَ فَاحِشٌ مُتَفَحِّشٌ

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ مروان بن حکم آیا' تو اس نے دریافت کیا کہ آپ قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے ہیں' تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ مروان نے انہیں بری بات کہی پھر وہ منہ پھیر کر چلا گیا' تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نماز ختم کی اور بولے: تم نے مجھے اذیت پہنچائی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

5694- إسناده حسن، رجال ثقات رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، فقد روى له البخاري تعليقاً، ومسلم متابعة، وأصحاب السنن، وهو صدوق .وأخرجه الطبراني في "الكبير 405") من طريق علي بن المديني، عن وهب بن جرير، لهذا الإسناد .ولفظه :رأيت أسامة بن زيد عند حجرة عائشة يدعو، فجاء مروان فأسمعه كلاماً، فقال أسامة :إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول " :إن اللهَ عَزَّ وجَلَّ يُبغض الفاحش البذيء ."وأورده الهيثمي في "المجمع 8/64 "وقال :رجاله ثقات . وأخرج المرفوع منه الطبراني في "الكبير 399") و404)) ، وفي "الأوسط 330") ، والخطيب في "تاريخ بغداد " 13/188من طريقين عن عثمان بن حكيم، عن محمد بن أفلح مولى أبي أيوب، عن أسامة . وأخرجه أحمد 5/202عن حسين بن محمد، عن أبي معشر، عن سليم مولى ليث، عن أسامة .أبو معشر ضعيف، وسليم مولى ليث لا يعرف . وأورده الهيثمي في " المجمع 8/64 "وقال :رواه أحمد والطبراني في "الكبير "و "الأوسط "بأسانيد، وأحد أسانيد الطبراني رجاله ثقات.

"بے شک اللہ تعالیٰ فحش گفتگو کرنے والے اور بدزبانی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔"
اور تم فحش گفتگو کرنے والے اور بدزبانی کرنے والے ہو۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْمُتَفَحِّشِ الَّذِي يُبْغِضُهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا

بدزبانی کرنے والے شخص کی صفت کا تذکرہ جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے

5695 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ اَثْقَلَ مَا وُضِعَ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَاِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ

❁❁ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
"قیامت کے دن مومن کے نامۂ اعمال میں رکھی جانے والی سب سے وزنی چیز اچھے اخلاق ہوں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ فحش گفتگو کرنے والے اور بدزبانی کا مظاہرہ کرنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنِ اتُّقِيَ فُحْشُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ لوگوں میں بدترین وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی بدزبانی سے بچنے کی کوشش کی جائے

5696 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ: بِئْسَ الرَّجُلُ، اَوْ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا خَرَجَ، كَلَّمَتْهُ عَائِشَةُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتَ بِئْسَ الرَّجُلُ، اَوْ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطْتَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ شَرُّ النَّاسِ مَنْ يَتَّقِي النَّاسُ فُحْشَهُ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی جب

5695- صحيح، وهو مكرر (5693)).

5696- حديث صحيح .هشام بن عمار :روى له البخاري تعليقاً ومتابعة، وهو صدوق، ومن فوقه من رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن حرملة، فمن رجال مسلم .وقد تقدم برقم (4538)).

نبی اکرم ﷺ نے اس کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا یہ برا شخص ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ اپنے خاندان کا برا فرد ہے جب وہ شخص اندر آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے ساتھ خوش اخلاقی کی جب وہ چلا گیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بات کی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ ﷺ نے تو یہ کہا تھا یہ برا شخص ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ اپنے خاندان کا برا فرد ہے لیکن جب وہ اندر آیا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! لوگوں میں سب سے برا وہ شخص ہوتا ہے جس کی بدزبانی سے لوگ بچنے کی کوشش کریں۔

ذِكْرُ بُغْضِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُتَخَاصِمَ فِي ذَاتِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کو ناپسند کرنے کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جھگڑا کرتا ہے

5697 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔''



5697– إسناده صحيح .يوسف بن سعيد بن مسلّم :روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين .حجاج بن محمد :هو المصيصي الأعور، وابن أبي ملكية :هو عبد الله بن عُبيد الله بن أبي ملكية التيمي المدني. وأخرجه البيهقي 10/108من طريق محمد بن إسحاق، عن حجاج، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/55و 63و205، والبخاري 2457)) في المظالم :باب قول الله تعالى :(وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ) ، و4523)) في تفسير سورة البقرة :باب (وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ) ، و7188)) في الأحكام :باب الألد الخصم، ومسلم 2668)) في العلم :باب في الألد الخصم، والترمذي 2976)) في تفسير القرآن :باب ومن سورة البقرة والنسائي 8/247-248في آداب القضاة :باب الألد الخصم، والبيهقي10/108، والبغوي2499)) من طرق عن ابن جريج، به.

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكَلَامِ وَمَا لَا يُكْرَهُ

باب! کون سی قسم کا کلام ناپسندیدہ ہے اور کون سی قسم کا ناپسندیدہ نہیں ہے

ذِكْرُ تَخَوُّفِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُمَّتِهٖ قِلَّةَ حِفْظِهِمْ أَلْسِنَتَهُمْ

نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کے حوالے سے اس اندیشے کا شکار ہو

نا کہ وہ اپنی زبانوں کی حفاظت کم کریں گے

5698 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ اللَّخْمِيُّ، بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ،

(متن حدیث): أَنَّ جَدَّهُ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهٖ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ: رَبِّيَ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا أَكْثَرُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ قَالَ: هٰذَا، وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهٖ

✿✿ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور پھر (اس پر) استقامت اختیار کرو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس بات کا اندیشہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کا۔ آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ لِسَانَ الْمَرْءِ مِنْ أَخْوَفِ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ مِنْهُ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کی زبان ایک ایسی چیز ہے'

جس کے بارے میں اس کے حوالے سے اندیشہ ہے

5698– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن أبي السويد، فقد ذكره المؤلف في "الثقات"5/363، وقال: يروي عن جده سفيان بن عبد الله الثقفي، روى عن الزهري. وأخرجه أحمد 3/413 و4/384-385، والدارمي 2/296، والنسائي في "الكبرى" "كما في "التحفة" 4/20"، والطبراني "6398"، وابن أبي الدنيا في "الصمت" "1"، والخطيب في "تاريخه" 2/370 و9/234 و454 من طريق شعبة وهشيم، عَنْ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن سفيان =

5699 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَاعِزٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، حَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ، قَالَ: قُلْ: رَبِّيَ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ قَالَ: فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ: هٰذَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: الْمَعْنٰى فِيْ اَخْذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَانَهٗ بِيَدِهٖ وَقَالَ: هٰذَا، وَقَدْ اَمْكَنَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ: اللِّسَانُ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْخُذَ لِسَانَهٗ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَالِمًا بِالْعِلْمِ الَّذِيْ كَانَ يُعَلِّمُ النَّاسَ، فَاَرَادَ اَنْ يَّسْبِقَ نَفْسَهٗ اِلَى الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ الَّذِيْ اسْتُعْلِمَ، فَعَلِمَ بِاَنَّهٗ اَخْبَرَ السَّائِلَ بِاَنَّ اَخْوَفَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ اَنْ يُّوْرِدَ صَاحِبَهُ الْمَوَارِدَ، وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّقْبِضَ عَلَيْهِ، وَلَا يُطْلِقَهٗ، فَعَمِلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ يَعْلَمُهٗ اَوَّلًا، حَتّٰى يُفَصِّلَ مَوَاضِعَ الْعِلْمِ وَالتَّعْلِيْمِ

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور پھر استقامت اختیار کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز کا اندیشہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور پھر ارشاد فرمایا: اس کا۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنی زبان پکڑنا اور یہ فرمانا: "یہ"۔ اس کا مطلب یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لفظ "زبان" ارشاد فرمانا چاہ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کے بارے میں علم تھا جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تعلیم دینی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علم کے بارے میں عمل کرنے کے حوالے سے پہلے اپنی ذات سے آغاز کیا جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنے والے کو یہ بات بتائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شخص کے حوالے سے سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے زبان والا شخص مشکل میں پھنس سکتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ حکم دیا کہ وہ اپنی زبان پر قابو رکھے اسے کھلا نہ چھوڑے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی تعلیم دینی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اس پر خود عمل کیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم علم اور تعلیم کے مقامات کو تفصیل سے بیان کر دیں۔

5699- حديث صحيح، عبد الرحمن بن ماعز ويقال :ماعز بن عبد الرحمن، ويقال :محمد بن عبد الرحمن بن ماعز، كما سيأتي برقم "5700"و "5702" ذكره المؤلف في "الثقات ,5/109"وروى عنه جمع، أخرج له الترمذي والنسائي، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح .عبد الله :هو ابن المبارك . وأخرجه أحمد ,3/413والترمذي "2410"في الزهد :باب ماجاء في حفظ اللسان ,وابن أبي الدنيا في "الصمت "6" "من طرق عن عبد الله بن المبارك، بهذا الإسناد .وقال الترمذي :هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه الدارمي2/298عن أبي نعيم، عن إبراهيم بن إسماعيل بن=

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ لِسَانَ الْمَرْءِ مِنْ اَخْوَفِ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ عَصَمَنَا اللّٰهُ وَكُلَّ مُسْلِمٍ مِّنْ شَرِّهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کی زبان ایسی چیز ہے' جس کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہر مسلمان کو اس کے شر سے محفوظ رکھے

5700 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَاعِزٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ،

(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِي بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ، قَالَ: قُلْ: رَبِّيَ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَشَدُّ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ

❁❁ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو میرا پروردگار اللہ تعالیٰ اور پھر استقامت اختیار کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے بارے سب سے زیادہ اندیشہ کس بات کا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: اس کا۔

ذِكْرُ اِيْجَابِ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ لِمَنْ حَفِظَ لِسَانَهٗ عَمَّا لَا يَحِلُّ

ایسے شخص کے جنت میں داخل ہونے کے لازم ہونے کا تذکرہ' جو اپنی زبان کی ان چیزوں کے حوالے سے حفاظت کرتا ہے' جو جائز نہیں ہیں

5701 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، بِبُسْتَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَّتَوَكَّلْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ اَتَوَكَّلْ لَهُ الْجَنَّةَ

❁❁ حضرت سہل سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص مجھے دو جبڑوں کے درمیان (موجود زبان) کے بارے میں ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

5700- اسناد صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم، أبو حازم :هو سلمة بن دينار. وأخرجه الترمذي "2408"في الزهد :باب ما جاء في حفظ اللسان عن محمد بن عبج الأعلى، بهذا الإسناد .وقال :حسن صحسح غريب. وأخرجه أحمد 5/333،والبخاري "6474"في الرقاق :باب حفظ اللسان، و "6807"في الحدود :باب فضل من ترك الفواحش، والطبراني"5960"،وابن أبي الدنيا في "الصمت"3""، والبيهقي في "السنن8/166"،وفي"الآداب"393""، والبغوي "4122"من طرق عن عمر بن علي، به.

5701- حديث صحيح، وهو مكرر "5699"و ."5700"الزبيدي :هو محمد بن الوليد

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ حِفْظِ لِسَانِهِ، لِأَنَّ تَعَاهُدَ اللِّسَانِ أَوَّلُ مَطِيَّةِ الْعُبَّادِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے کیونکہ زبان کی حفاظت کرنا عبادت گزار لوگوں کا پہلا کام ہے

5702 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَاعِزِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَامِرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيَّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَدِّثْنِي بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ: رَبِّيَ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَكْثَرُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ،

(توضیح مصنف): ثُمَّ قَالَ: هٰذَا مَاعِزُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَهُ الزُّبَيْدِيُّ، وَهُوَ مُتْقِنٌ

❁❁ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور پھر استقامت اختیار کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ کس بات کا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور پھر فرمایا: اس کا۔

ماعز نامی راوی کا نام ماعز بن عبدالرحمٰن ہے یہ بات زبیدی نے بیان کی ہے اور یہ راوی متقن ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ مَنْ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ فَمِهِ، وَفَرْجِهِ رُجِيَ لَهُ دُخُولُ الْجَنَّةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جو شخص اپنے منہ اور شرمگاہ کے حوالے سے محفوظ ہو گیا اس کے جنت میں داخلے کی امید کی جا سکتی ہے

5703 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ وُقِيَ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَرِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

5702– إسناده حسن، رجاله رجال الصحيح غير ابن عجلان - واسمه محمد - فقد روى له مسلم متابعة، وهو صدوق، وأبو خالد الأحمر - وهو سليمان بن حيان - وثقه غير واحد من الأئمة، وقال ابن معين: صدوق، وليس بحجة، وذكر له ابن عدى عدة أحاديث أخطأ فيها، فمثله يكون حسن الحديث.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص کو دو جبڑوں کے درمیان (موجود زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان (موجود شرم گاہ) کے شر سے بچالیا گیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْمَرْءِ الْبَذَاءَ فِي اَسْبَابِهِ، اِذِ الْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے معمولات میں بدزبانی پر عمل پیرا ہو' کیونکہ بدزبانی جفا کا حصہ ہے

5704 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ذُرَيْحٍ، بِعُكْبَرَا قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ، وَالْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ، وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بدزبانی جفا کا حصہ ہے اور جفا جہنم میں لے جاتی ہے حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا۔"

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ قَالَ هُجْرًا فِي كَلَامِهِ

جو شخص کلام کے دوران کوئی بری بات کہہ دیتا ہے اسے صدقہ کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5705 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ اُقَامِرْكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ

5705- حديث صحيح، ابن أبي السرى - وهو محمدبن المتوكل - قد توبع، ومَنْ فوقه ثقات من رجال الشيخين، وهو في "مصنف عبد الرزاق."15931" "ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد2/309، ومسلم "1647"في الأيمان :باب "من حلف باللات والعزى، فليقل :لا إله إلا الله"، وأبو داود "3247"في الأيمان والنذور :باب الحلف بالأنداد .وأخرجه البخاري "6107" في تفسير سورة النجم، و "6650"في الأيمان :باب لا يحلف باللات والعزى ولا بالطواغيت، ومن طريقه البغوي "2433"عن هشام بن يوسف، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6107"في الأدب :باب من لم ير إكفار من قال ذلك متأولاً أو جاهلاً، و "6301"في الإستئذان :باب كل لهو باطل إذا شغله عن طاعة الله، ومسلم "1647"، والترمذي "1545"في النذور والأيمان : باب رقم "17"، والنسائي 7/7في الأيمان :باب الحلف باللات÷ وابن ماجة "2096"في الكفارات :باب النهي أن يحلف بغير الله، والبيهقي 1/148ـ149و149من طريق الزهري، به

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ''لات'' اور ''عزیٰ'' کی قسم اٹھاتا ہے اسے لا الٰہ الا اللہ پڑھنا چاہئے اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہتا ہے: آؤ تا کہ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلوں، اسے کوئی چیز صدقہ کرنی چاہئے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ يَهْوِى فِي النَّارِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا بِالشَّيْءِ الْيَسِيرِ الَّذِىْ يَقُوْلُهُ، وَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِ رِضًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ، بعض اوقات آدمی کوئی معمولی سی بات کہہ دینے کی وجہ سے جہنم میں گرتا چلا جاتا ہے، جس بات میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم سے بچا کر رکھے

5706 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ بَحْرٍ الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَرٰى بِهَا بَاْسًا يَهْوِى بِهَا فِي النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی کوئی بات کرتا ہے، جس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا، لیکن وہ اس بات کی وجہ سے ستر برس تک جہنم میں گرتا رہے گا۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ

اس روایت کا تذکرہ، جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے

اس روایت کو محمد بن ابراہیم تیمی سے نقل کرنے میں ابن اسحاق نامی راوی منفرد ہے (روایت کے متن میں راوی کا نام ابن ہاد ہے، جب کہ باب میں یہ نام مختلف ہے)

5707 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

5706- حديث صحيح، محمد بن عثمان بن بحر العقيلي صدوق، ومَن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير محمد بن إسحاق، فقد علّق له البخاري، وروى له مذكر الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمَرْءَ يَهْوِى فِي النَّارِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ

(متن حدیث): إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی (بعض اوقات) کوئی بات کہہ دیتا ہے' جس کی وجہ سے وہ جہنم میں اس سے زیادہ گہرائی میں گرے گا جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَائِلَ مَا وَصَفْنَا قَدْ يَهْوِى فِى النَّارِ بِهِ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس چیز کا ہم نے ذکر کیا ہے' اسے کہنے والا شخص بعض اوقات جہنم میں اتنی گہرائی میں جائے گا' جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے

5708 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا، يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بعض اوقات بندہ کوئی بات کہتا ہے' جسے وہ بڑی بات نہیں سمجھتا' لیکن وہ اس کی وجہ سے جہنم میں اتنی گہرائی میں گرے گا' جو اس سے زیادہ ہوگی جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ التَّنَابُزِ بِالْاَلْقَابِ

دوسروں کو برے القاب دینے کے جائز ہونے کی نفی کی اطلاع کا تذکرہ

5709 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ

5707- إسناده صحيح على شرط الشيخين ابن الهاد :وهو يزيد بن عبد الله بن أسامة بن الهادى الليثى . وأخرجه مسلم "49" "2988"في الزهد :باب التكلم بالكلمة يهوى بها في النار، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخارى "6477"فى الرقاق :باب حفظ اللسان، ومسلم "50" "2988"من طريقين عن ابن الهاد، به. وأخرجه أحمد 2/378- 379عن قتيبة، عن بكر بن مضر، عن يزيد ابن الهاج، عن محمد بن إبراهيم، عن أبى سلمة، عن أبى هريرة. وانظر الحديث السابق والحديث الآتى.

5708- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم .ابن وهب: هو عبد الله بن وهب بن مسلم، وحيوة :هو ابن شريح التُّجيبى المصرى.

دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ اَبِيْ جَبِيرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ لَهُمُ الْقَابٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِلَقَبِهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهُ يَكْرَهُهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ) (الحجرات: 11)، قَالَ: وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَتَصَدَّقُوْنَ وَيُعْطُونَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، حَتّٰى اَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ، فَاَمْسَكُوا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ) (البقرة: 195)

❁❁ حضرت ضحاک بن ابوجبیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں ان لوگوں کے القاب ہوتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اس کے لقب کے ساتھ بلایا۔ نبی اکرم ﷺ کو بتایا گیا یارسول اللہ (ﷺ)! یہ شخص اسے ناپسند کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو (کسی کے) ایمان لانے کے بعد اسے فاسق کہنا برا نام ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: انصار کا یہ معمول تھا کہ جو اللہ کا منظور ہوتا وہ صدقہ کیا کرتے تھے اور عطیات دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ ایک مرتبہ انہیں قحط سالی لاحق ہوئی' تو انہوں نے ایسا کرنا ختم کر دیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''اور تم لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت کی طرف نہ لے جاؤ اور اچھائی کرو بیشک اللہ تعالیٰ اچھائی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ لِاَخِيهِ: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے بھائی کو یہ کہے: اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے

5710 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ، وَوَجْهَ مَنْ اَشْبَهَ وَجْهَكَ، فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى

5709- إسناده صحيح على مسلم غير صحابيه، فقد روى له أصحاب السنن وقد سماه المصنف هنا وفي "الثقات" 3/199: الضحاك بن أبي جبيرة، وقال: له صحبة، قلت: واختلف فيه على الشعبي، فقال حماد بن سلمة: عن دواد بن أبي هند، عن الشبي، عن الضحاط بن أبي جبيرة ... وري بشر بن المفضل، وإسماعيل بن علية، عن داود بن أبي هند، عن الشعبي، عن أبي جبيرة بن الضحاك. قال الحافظ في "الإصابة 2/197:" وهو مقلوب، والصواب أبو جبيرة بن الضحاك. وأخرجه أحمد 5/380 عن حفص بن غياث، عن جاوج بن أبي هنج، عن الشعبي، عن أبي جبيرة، به. وأورده السيوطي في "الجر المنثور 7/563"، وزاد نسبته إلى عبد بن حميد، وابن المنذر، والبغوي في "معجمه"، والشيرازي في "الألقاب"، وابن مردويه، والبيهقي في "الشعب". وأخرج القسم الثاني منه الطبراني "970"/22 عن محمد بن عبد الله الحضرمي، عن هدبة، به. وأورده السيوطي في "الدر المنثور 1/500" وزاد نسبته إلى عند بن حميد، والبغوي في "معجمه" وقال الهيثمي في "المجمع 6/317:" رواه الطبراني في "الكبير" والأوسط، ورجالهما رجال الصحيح.

صُورَتِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُرِيدُ بِهٖ عَلٰى صُوْرَةِ الَّذِي قِيلَ لَهُ: قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ مِنْ وَلَدِهٖ، وَالدَّلِيلُ عَلٰى اَنَّ الْخِطَابَ لِبَنِي آدَمَ دُوْنَ غَيْرِهِمْ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَوَجْهَ مَنْ اَشْبَهَ وَجْهَكَ، لِاَنَّ وَجْهَ آدَمَ فِي الصُّوْرَةِ تُشْبِهُ صُوْرَةَ وَلَدِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص یہ بات ہرگز نہ کہے اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے' اور اس چہرے کو قبیح کرے جو تمہارے چہرے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اس کی وجہ یہ ہے' اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس سے مراد اس آدمی کی صورت ہے' جس سے یہ کہا گیا ہے' اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے جو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے تعلق رکھتا ہے اور اس بات کی دلیل کہ یہاں خطاب اولادِ آدم کو ہے اور ان کے علاوہ کسی اور کو نہیں ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''اور اس چہرے کو جو تمہارے چہرے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے'' اس کی وجہ یہ ہے' حضرت آدم علیہ السلام کا چہرہ ان کی اولاد کی شکل وصورت سے مشابہت رکھتا ہے''۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ قَوْلَ الْمَرْءِ: لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ، مِمَّا قَدْ يُخَافُ عَلَيْهِ الْعُقُوبَةُ بِهٖ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کا یہ کہنا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت نہ کرے'' ان کلمات میں شامل ہے جن کے حوالے سے اس آدمی کو سزا ملنے کا خوف ہے۔

5711 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ،

5710- إسناده حسن من أجل ابن عجلان، فقد روى له مسلم متابعة وهو صدوق، وقد توبع .سفيان :هو ابن عيينة، وسعيد هو ابن أبي عروبة. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد"172" "و"173"، والحميدي "1120"والآجري في "الشريعة"ص 314 من طريق سفيان، بهذا الإسناد وأخرجه أحمد2/251و434،وابن خزيمة في "التوحيد "ص36و37،والخطيب في "تاريخ2/220"-221والبيهقي في "الأسماء والصفات 2/17"من طريقين عن ابن عجلان. وأخرجه الآجري ص 314عن إبراهيم بن الهيثم الناقد، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْقُطَيْعِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أب هريرة. وقد تقدم حديث أبي هريرة" :إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَإِنَّ اللَّهَ خلق آدم عاى صورته "برقم"5605"

5711- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صالح بن حاتم بن وردان، فمن رجال مسلم .أبو عمران الجوني :هو عبد الملك بن حبيب .وهو في "مسند أبي يعلى "1529" "وأخرجه الطبراني "1679"عن عبدان بن أحمد، عن صالح، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "2621"في البر والصلة :باب النهي عن تقنيط الإنسان من رحمة الله تعالى، والطبراني"1679"من طريقين عن معتمر بن سليمان، به.

قَالَ: سَمِعْتُ اَبِی يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِی عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): قَالَ رَجُلٌ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ، وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ

حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے فلاں کی مغفرت کردی اور تمہارے عمل کو ضائع کردیا۔''

ذِكْرُ وَصْفِ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا قَالَ

ان دو آدمیوں کی صفت کا تذکرہ جن میں سے ایک آدمی نے اپنے ساتھی سے یہ بات کہی

5712 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا اَنَا بِشَيْخٍ مُصَفِّرٍ رَاْسَهُ، بَرَّاقِ الثَّنَايَا، مَعَهُ رَجُلٌ اَدْعَجُ، جَمِيلُ الْوَجْهِ، شَابٌّ، فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا يَمَامِيُّ تَعَالَ، لَا تَقُوْلَنَّ لِرَجُلٍ اَبَدًا: لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ، وَاللّٰهِ لَا يُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ اَبَدًا، قُلْتُ: وَمَنْ اَنْتَ؟ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ: اَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قُلْتُ: اِنَّ هٰذِهٖ لَكَلِمَةٌ يَقُوْلُهَا اَحَدُنَا لِبَعْضِ اَهْلِهٖ اَوْ لِخَادِمِهٖ اِذَا غَضِبَ عَلَيْهَا، قَالَ: فَلَا تَقُلْهَا، اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كَانَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ مُتَوَاخِيَيْنِ، اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِی الْعِبَادَةِ، وَالْاٰخَرُ مُذْنِبٌ، فَاَبْصَرَ الْمُجْتَهِدُ الْمُذْنِبَ عَلٰی ذَنْبٍ، فَقَالَ لَهٗ: اَقْصِرْ، فَقَالَ لَهٗ: خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ، قَالَ: وَكَانَ يُعِيْدُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَيَقُوْلُ: خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ، حَتّٰی وَجَدَهٗ يَوْمًا عَلٰی ذَنْبٍ، فَاسْتَعْظَمَهٗ، فَقَالَ: وَيْحَكَ اَقْصِرْ قَالَ: خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ، اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِيْبًا؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا، اَوْ قَالَ: لَا يُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ اَبَدًا، فَبُعِثَ اِلَيْهِمَا مَلَكٌ فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَهٗ جَلَّ وَعَلَا، فَقَالَ رَبُّنَا لِلْمُجْتَهِدِ: اَكُنْتَ عَالِمًا؟ اَمْ كُنْتَ قَادِرًا عَلٰی مَا فِیْ يَدِیْ؟ اَمْ تَحْظُرُ رَحْمَتِیْ عَلٰی عَبْدِیْ؟ اذْهَبْ اِلَی الْجَنَّةِ يُرِيْدُ الْمُذْنِبَ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ: اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَی النَّارِ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَاٰخِرَتَهٗ

5712– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ضمضم بن جوس، فقد روى له الأربعة وهو ثقة، وعكرمة وإن كان من رجال مسلم فيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح .أبو الوليد الطيالسي :هو هشام بن عبد الملك .وأخرجه أحمد2/323و363،وأبو داود"4901"في الأدب :باب في النهي عن البغي، والمزي في "تهذيب الكمال "في ترجمة ضمضم بن جوس، من طرق عن عكرمة بن عمار، بهذا الإسناد.

حضرت ضمضم بن جوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں داخل ہوا' تو وہاں ایک عمر رسیدہ شخص تھا جس کے بالوں کا رنگ زرد تھا' اس کے دانت انتہائی چمکدار تھے اس کے ساتھ ایک نوجوان تھا جو بہت خوب صورت اور جوان تھا بوڑھے شخص نے کہا: اے یمامی تم آگے آؤ تم کسی بھی شخص کو یہ کبھی نہ کہنا ''اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت نہ کرے'' اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی جنت میں داخل نہیں کرے گا، میں نے دریافت کیا آپ کون ہیں اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے انہوں نے جواب دیا: میں ابوہریرہ ہوں' میں نے کہا: اس طرح کا کلمہ' تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی یا خادم کے لیے استعمال کرتا ہے' جب وہ اس پر غصے کا اظہار کرتا ہے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم یہ نہ کہنا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بنی اسرائیل میں دو آدمی تھے جو ایک دوسرے کے بھائی بنے ہوئے تھے ان میں سے ایک شخص عبادت میں اہتمام کرتا تھا اور دوسرا گنہگار تھا عبادت گزار شخص نے گناہ کرنے والے شخص کو دیکھا' تو اس سے کہا تم اس میں کمی کر دو' تو دوسرے شخص نے کہا: تم یہ معاملہ میرے اور میرے پروردگار کے درمیان رہنے دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس شخص نے اپنی بات اس کے سامنے دہرائی' تو اس شخص نے آگے سے یہی جواب دیا: تم مجھے اور میرے پروردگار کو چھوڑ دو' یہاں تک کہ عبادت گزار نے ایک دن اسے گناہ کرتے ہوئے دیکھا' تو اسے اس کا گناہ بڑا لگا اس نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو تم گناہ کرنے سے باز آجاؤ۔ دوسرے شخص نے کہا: تم مجھے اور میرے پروردگار کو چھوڑ دو کیا تمہیں مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے' تو عبادت گزار نے کہا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کبھی نہیں کرے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی جنت میں داخل نہیں کرے گا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر ان دونوں کی طرف فرشتے کو بھیجا گیا اس نے ان دونوں کی ارواح کو قبض کر لیا وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اکٹھے ہوئے' تو پروردگار نے عبادت گزار سے دریافت کیا: کیا تم عالم ہو یا تم اس بات پر قدرت رکھتے ہو کہ جو کچھ میرے اختیار میں ہے یا تم میری رحمت کو میرے بندے پر ہونے سے روکتے ہو تم جنت کی طرف جاؤ۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی اللہ تعالیٰ نے گنہگار شخص سے یہ فرمایا) اور دوسرے سے فرمایا اسے جہنم کی طرف لے جاؤ

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس نے ایک ایسی بات کہی ہے' جس نے اس کی دنیا اور آخرت کو برباد کر دیا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ إِضَافَةِ الْأُمُورِ إِلَى الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا، دُونَ التَّشَكِّي مِنْ دَهْرِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے: وہ امور کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرے اور اس بارے میں زمانے سے شکایت نہ کرے

5713 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: وَاخَيْبَةَ الدَّهْرِ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی شخص یہ نہ کہے: زمانے کا ستیاناس ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانے (کو چلانے والا) ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ

اس کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے''

5714 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): قَالَ اللَّهُ: يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان زمانے کو برا کہتا ہے' حالانکہ میں زمانہ ہوں رات اور دن میرے دست قدرت میں ہیں۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِأَنَّ الدَّهْرَ يُنْسَبُ إِلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى حَسَبِ الْخَلْقِ، دُونَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مِنْ صِفَاتِهِ جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالَى عَنْهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' زمانے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف

مخلوق ہونے کے حوالے سے کی جاتی ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے' زمانہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں شامل ہے' ہمارا پروردگار اس سے بلند و برتر ہے (کہ اس کی کسی مخلوق کو اس کی صفات میں شامل کیا جائے)

5715 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

5714- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم ابن وهب: هو عبد الله بن وهب، ويونس: هو ابن يزيد الأيلي. وأخرجه مسلم "1" "2246" عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1""2246"، والطبري 25/152، والبيهقي 3/365 من طرق عن ابن وهب، به. وأخرجه البخاري "6181" في الأدب: باب لا تسبوا الدهر، والبيهقي 3/365 من طريق الليث، عن يونس، به. والبغوي "3388" من طريق ابن سيرين، عن أبي هريرة. أخرجه أحمد 2/318 والبيهقي في "الأسماء والصفات" 1/247 عن عبد الرزاق بن همام، عن أبي هريرة.

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ: اِنَّمَا يُهْلِكُنَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، هُوَ الَّذِىْ يُهْلِكُنَا، وَيُمِيتُنَا، وَيُحْيِينَا، قَالَ اللّٰهُ: (مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا) الْآيَةَ (الجاثية: 24)

قَالَ الزُّهْرِيُّ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَاَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الْاَمْرُ، اُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ، فَاِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا

سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت کے لوگ یہ کہا کرتے تھے ہمیں رات اور دن نے برباد کر دیا انہوں نے ہی ہمیں برباد کیا ہے انہوں نے ہی ہمیں موت دی ہے انہوں نے ہی ہمیں زندہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''یہ نہیں ہے مگر ہماری دنیاوی زندگی۔''

زہری نے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم مجھے اذیت پہنچاتا ہے جب وہ زمانے کو برا کہتا ہے کیونکہ میں زمانہ ہوں معاملہ میرے دست قدرت میں ہے میں رات اور دن کو تبدیل کرتا ہوں جب میں چاہوں گا انہیں روک لوں گا''۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَحَفُّظِ اللِّسَانِ عَنْ مَا يُضْحِكُ بِهِ جُلَسَاؤُهُ

اس بات کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنی زبان کی ان باتوں کے حوالے سے حفاظت کرے جس کی وجہ سے اس کے ہم نشین ہنس پڑتے ہیں

5716 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يُضْحِكُ بِهَا جُلَسَاءَهُ، يَهْوِي بِهَا مِنْ اَبْعَدَ مِنَ الثُّرَيَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص کوئی بات کہتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے ساتھیوں کو ہنسا دیتا ہے لیکن وہ اس کی وجہ سے (جہنم میں) اس سے زیادہ گہرائی میں جائے گا جتنا ثریا (ستارا اونچا ہے)''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَقُولَ الْمَرْءُ بِلِسَانِهِ مَا عَلَيْهِ دُونَ الَّذِي يَكُونُ لَهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ آدمی اپنی زبان کے ذریعے کوئی ایسی بات کہے جس کا وبال اس پر ہو وہ کوئی ایسی بات نہ کہے جس کا اسے فائدہ ہو

5717 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ، بِالْبَصْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَيْمَنُ امْرِءٍ، وَاَشْاَمُهُ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ

قَالَ وَهْبٌ: - يَعْنِي لِسَانَهُ -

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آدمی کی خوش بختی اور اس کی بدبختی اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے۔''

وہب نامی راوی کہتے ہیں: یعنی اس کی زبان میں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَشْقِيقِ الْكَلَامِ فِي الْاَلْفَاظِ، اِذَا قُصِدَ بِهِ غَيْرُ الدِّيْنِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' الفاظ میں کلام کو بنا' بنا کر کیا جائے جب کہ اس کے ذریعے مراد دینی فائدے کے علاوہ ہو

5718 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيْمِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَامَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ خَطِيْبَيْنِ، فَتَكَلَّمَا، ثُمَّ قَعَدَا، فَقَامَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ خَطِيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَكَلَّمَ، فَعَجِبُوا مِنْ كَلَامِهِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَطَبَ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ، فَاِنَّمَا تَشْقِيقُ الْكَلَامِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مشرق کی طرف سے آنے والے دو آدمی خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے ان دونوں نے بات چیت کی پھر وہ دونوں بیٹھ گئے پھر حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے وہ کھڑے ہوئے انہوں نے بات چیت کی لوگوں کو ان کا کلام پسند آیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! عام محاورے کے مطابق بات چیت کیا کرو کیونکہ کلام کو زیادہ بنانا سنوارنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور

5717- إسناده صحيح على شرط الشيخين خيثمة :هو ابن عبد الرحمن .وأخرجه الطبراني في "الكبير "198"/"17" من طريقين عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد .وذكره الهيثمي في "المجمع10/300"،فقال :رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح.

5718- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو عامر العقدي :عبد الملك بن عمرو القيسي البصري .وأخرجه أحمد 2/94، والبخاري في "الأدب المفرد "875" عن أبي عامر العقدي، بهذا الإسناد .وأخرج البخاري في الأدب المفرد :876" باب كثرة الكلام، من طريق حميد أنه سمع أنسا يقول :خطب رجل عند عمر، فأكثر الكلام، فقال عمر إن كثرة الكلام في الخطب من شقاشق الشيطان .وهو في كتاب "الصمت"152"" لابن أبي الدنيا .وانظر الحديث رقم ."5795"والشقاشق جمع شقشقة : وهي الجلدة الحمراء التي يخرجها الجمل من جوفه، فينفخ فيها فتظهر من شدقه.

بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُّجَانَبَةِ الْكَلَامِ الْكَثِيْرِ، وَتَضْيِيعِ الْمَالِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ زیادہ بات چیت کرنے اور مال کو ضائع کرنے سے اجتناب کرے

5719 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَشْوَعَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: (متن حدیث): كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيرَةِ: اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ: اِضَاعَةُ الْمَالِ: اِنْفَاقُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ

امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری نے مجھے یہ بات بتائی: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث لکھ کر بھیجیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ لکھوایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے فضول بحث کرنا، مال کو ضائع کرنا اور بکثرت سوال کرنا (یا مانگنا)''

ابن علیہ کہتے ہیں: مال کو ضائع کرنے سے مراد یہ ہے: اسے ناحق طور پر خرچ کیا جائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ الشَّعْبِيُّ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں شعبی نامی راوی منفرد ہے

5720 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوسُفَ، بِنَسَا، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ

5719– إسناده صحيح على شرط الشيخين. ابن علية: هو إسماعيل بن إبراهيم، وخالد: هو ابن مهران، وابن أشوع: هو سعيد بن عمرو، وكاتب المغيرة: اسمه وراد. وأخرجه أحمد 4/249، والبخاري "1477" في الزكاة: باب قول الله تعالى: (لا يسألون الناس إلحافا)، ومسلم "13" 3/134 في الأقضية: باب النهي عن كثرة المسائل من غير حاجة، والطبراني "900"/20 من طريق ابن علية، بهذا الإسناد. وانظر الحديث "5555" و"5556"

5720– حديث صحيح، إسناده حسن على شرط مسلم، عبد لرحمن بن إسحاق وهو ابن عبد الله بن الحارث المدني - فيه كلام ينزله عن رتبة الصحيح، وباقي رجاله ثقات من رجال الشيخين. نصر بن علي: هو ابن نصر الجهضمي. وقد تقدم برقم "3379"

بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے فضول بحث کرنے، بکثرت سوال کرنے (یا مانگنے) اور مال کو ضائع کرنے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّسْتَعْمِلَ الْمَرْءُ فِيْ اَسْبَابِهِ اللَّوْ، دُوْنَ الْاِنْقِيَادِ بِحُكْمِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا فِيْهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے معاملات میں ''اگر'' کہنے سے بچے اور وہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہ کرے

5721 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَكُلٌّ عَلٰى خَيْرٍ، اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَلَا تَعْجِزْ، فَاِنْ غَلَبَكَ شَيْءٌ، فَقُلْ: قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ، وَاِيَّاكَ وَاللَّوَّ، فَاِنَّ اللَّوَّ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک طاقتور مومن' کمزور مومن سے زیادہ محبوب ہوتا ہے ویسے دونوں بھلائی پر ہوتے ہیں تم اس چیز کا لالچ کرو جو تمہیں فائدہ دے گی اور تم عاجز نہ آ جاؤ اگر کوئی چیز تم پر غالب آ جائے' تو تم یہ کہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر تھی جو اس کو منظور تھا (وہی ہوا) اور تم ''اگر'' کہنے سے بچو! (یعنی یہ کہنا کہ اگر یہ ہو جاتا' تو وہ ہو جاتا) کیونکہ ''اگر'' شیطان کے کام کا دروازہ کھولتا ہے۔''

5721- إسناده حسن. ابن عجلان ـ هو محمد ـ روى له مسلم متابعة وهو صدوق، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. وأخرجه ابن ماجه "4168" في الزهد: باب التوكل واليقين، والطحاوي وأخرجه أحمد 2/366 و370، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" "623" و"624"، والطحاوي "260" و "261" من طريق محمد بن عجلان، عن ربيعة بن عثمان، عن الأعرج، عن أبي هريرة. وأخرجه ابو نعيم في "الحلية 10/296"، والخطيب في "تاريخه 12/223" من طريق بن عيينة عن أبيه، عن أبي هريرة.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ خَبَرَ ابْنَ عَجْلَانَ مُنْقَطِعٌ، لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ الْاَعْرَجِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے ابن عجلان کی نقل کردہ روایت منقطع ہے انہوں نے یہ روایت اعرج سے نہیں سنی ہے

5722 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْفَارِسِيُّ، بِبَذَارَا، مِنْ دِيَارِ رَبِيعَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ الْخَيْرُ، فَاحْرِصْ عَلَى مَا تَنْتَفِعُ بِهِ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ، فَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ: قُلْ: قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَاِنَّ اللَّوَّ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ ابْنُ عَجْلَانَ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْاَعْرَجِ، وَسَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، فَمَرَّةً كَانَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنِ الْاَعْرَجِ مُفْرَدًا، وَتَارَةً يَرْوِيهِ عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ مُفْرَدًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''طاقت ور مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور مومن سے زیادہ بہتر اور زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے ویسے دونوں ہی بھلائی پر ہوتے ہیں تم اس چیز کا لالچ کرو جس کے ذریعے تم نفع حاصل کرو اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرو اور تم عاجز نہ آجاؤ اگر تمہیں کوئی نقصان لاحق ہو تو یہ نہ کہو کہ اگر میں نے اس اس طرح کر دیا ہوتا (تو یوں ہو جاتا) بلکہ یہ کہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر (کے مطابق تھا) جو اس نے چاہا ویسا ہی کیا کیونکہ لفظ ''اگر'' شیطان کے عمل کا دروازہ کھولتا ہے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے ابن عجلان نے یہ روایت اعرج سے سنی ہو اور انہوں نے یہ روایت محمد بن یحییٰ کے حوالے سے اعرج سے سنی ہو' تو ایک مرتبہ انہوں نے یہ روایت کے حوالے سے نقل کر دی اور ایک مرتبہ یہ روایت ایک شخص کے حوالے سے نقل کر دی۔

5722- إسناده حسن على شرط مسلم، ربيعة بن عثمان وإن روى له مسلم فيه كلام يحطه عن رتبة الصحيح .ابن إدريس: هو عبد الله. وأخرجه مسلم "2664" في القدر :باب في الأمر بالقوة وترك العجز، وابن ماجه "79" في المقدمة :باب في القدر: وابن أبي عاصم في "السنة" "356" "، والطحاوي في "مشكل الآثار" "262" "، والبيهقي في "السنن 10/89 "، وفي "الأسماء والصفات 1/263"، والمزي في "تهذيب الكمال 9/135 "من طرق عن عبد الله بن إدريس، بهذا الإسناد.

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ لِمَا حَرَثَ: زَرَعْتُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی جو کھیتی باڑی کرتا ہے اس کے لیے یہ لفظ استعمال کرے ''میں نے زراعت کی''

5723 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِىْ مُسْلِمٍ الْجَرْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: زَرَعْتُ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: حَرَثْتُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَلَمْ تَسْمَعْ اِلٰى قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (اَفَرَاَيْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ) (الواقعة: **64**)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص یہ ہرگز نہ کہے: ''میں نے زراعت کی' بلکہ وہ یہ کہے میں نے کھیتی باڑی کی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا۔

''تمہاری کیا رائے ہے کیا تم نے اس میں کھیتی باڑی کی ہے کیا تم زراعت کرتے ہو یا ہم زراعت کرنے والے ہیں۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّقُوْلَ الْمَرْءُ: خَبُثَتْ نَفْسِىْ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی یہ کہے ''میرا نفس خبیث ہو گیا ہے''

5724 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُوْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

5723- إسناده صحيح، مسلم بن أبي مسلم الرجمي ذكره المؤلف في "الثقات9/158 "، ووثقه الخطيب في ووثقه الخطيب في تاريخ "بغداد13/100 "، ومخلد بن الحسين :روى له النسائي ومسلم في مقدمة "صحيحه"،وهو ثقة، ومن فوقهما من رجال الشيخينوأخرجه الطبري في "جامع البيان27/138"وأبو نعيم في "حلية الأولياء 8/267"من طريق مسلم بن أبي مسلم "تحرف في المطبوع من "الحلية "إلى :مسلم بن أبي سليم "بهذا الإسناد .وأورده الهيثمي في "المجمع120 /4"وقال :رواه الطبراني في ا"لأوسط"والبزار، وفيه مسلم بن أبي مسلم الجرمي ولم أجد من ترجمه وبقية رجاله ثقات.

5724- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلي، فمن رجال البخاري . سفيان :هو الثوري.وأخرجه البخاري "6179"في الأدب :باب لا يقل :خبثت نفسي، وفي "الأدب المفرد"809" "، ومن طريقه البغوي "3390"عن محمد بن يوسف الفريابي، بهذا الإسناد .وأخرجه مسلم "2250"في الألفاظ :باب كراهة قول الإنسان: خبثت نفسي، وأحمد6/51و209و231و281وأبو داود "4979"في الإدب :باب لا يقال :خبثت نفسي، والنسائي في "عمل اليوم والليلة"1049""،والطحاوي في "مشكل الأثار "342" "بتحقيقنا، والطبراني في "الأوسط "2633""من طرق عن هشام بن عروة، به ولفظ أي داود" :جاشب "بدل "خبثت."وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة "1050" "والطبراني في "الأوسط" "1334"من طريق الزهري، وأحمد 6/66من طريق أبي الأسود، كلاهما عن عروة، به.

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِي، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص یہ ہرگز نہ کہے میرا نفس خبیث ہوگیا ہے بلکہ وہ یہ کہے: یہ تھکاوٹ کا شکار ہوگیا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّقُوْلَ الْمَرْءُ فِيْ اُمُوْرِهٖ: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے کاموں میں یہ کہے:

''جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا''

5725 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ الْحَافِظُ، بِتُسْتَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ الْبَرِّيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاٰى رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ اَنَّهُ لَقِيَ قَوْمًا مِنَ الْيَهُوْدِ، فَاَعْجَبَتْهُ هَيْئَتُهُمْ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ لَقَوْمٌ، لَوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ، فَقَالُوْا: وَاَنْتُمْ قَوْمٌ، لَوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَلَقِيَ قَوْمًا مِنَ النَّصَارٰى، فَاَعْجَبَتْهُ هَيْئَتُهُمْ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ قَوْمٌ، لَوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ، فَقَالُوْا: وَاَنْتُمْ قَوْمٌ، لَوْلَا اَنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قَصَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْتُ اَسْمَعُهَا مِنْكُمْ فَتُؤْذُوْنِيْ، فَلَا تَقُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے خواب دیکھا کہ ان کی ملاقات کچھ یہودیوں سے ہوئی انہیں ان کی ہیئت پسند آئی' تو انہوں نے کہا: تم لوگ بالکل ٹھیک قوم ہو اگر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ حضرت عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں ان یہودیوں نے کہا: تم لوگ بھی ٹھیک قوم ہو اگر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ جو اللہ نے چاہا اور جو

5725- حديث صحيح، الحسن بن علي بن بحر بن البرى، ذكره المؤلف في "ثقاته 8/468 "والمزي في "تهذيب الكمال "وابن ماكولا في "الإكمال 1/400"فيمن روى عن أبيه علي بن بحر، وقد تابعه أبو أمية الطرسوسي.واسمه محمد بن إبراهيم بن مسلم الخزاعي.عند الطحاوي في "شرح مشكل الآثار "237" "بتحقيقنا وهو حافظ صدوق، وقوله "ابن البرى "كذا الأصل، وهو كذلك في "الإكمال "قال ابن ناصر الدين في "توضيح المشتبه :"وغير الأمير يقوله بالتنكير "برى "وهو الأشهر، وباقي رجاله ثقات، إلا أن عبد الملك بن عمير قد تغير حفظه، وقد اختلف عليه فيه، فرواه معمر عنه هكذا، ورواه سفيان بن عيينة عنه، عن حذيفة، أخرجه أحمد 5/393،وابن ماجه "2118"،والنسائي في "عمل اليوم والليلة "984" " ورواه شعبة عنه، عن ربعي، عن الطفيل بن سخبرة أخي عائشة .أخرجه الدارمي 2/259، وتابعه أبو عوانة ن عبد الملك به عند ابن ماجه "2118"،وتابعه أيضاً حماد بن سلمة عنه به، عند أحمد 5/72،فاتفاق هؤلاء يرجح أنه عن ربعي، عن الطفيل، وليس عن حذيفة وانظر "الفتح 11/549 "

حضرت محمد ﷺ نے چاہا' پھر ان کی ملاقات کچھ عیسائیوں سے ہوئی انہیں ان کی ہیت پسند آئی' تو انہوں نے کہا: تم لوگ بالکل ٹھیک ہوا گر تم لوگ یہ نہ کہو کہ حضرت مسیح' اللہ کے بیٹے ہیں' تو ان عیسائیوں نے بھی کہا تم لوگ بھی بالکل ٹھیک ہوا گر تم لوگ یہ نہ کہو کہ جو اللہ نے چاہا اور جو حضرت محمد ﷺ نے چاہا۔

اگلے دن صبح انہوں نے یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کو سنایا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں پہلے بھی یہ الفاظ تمہاری زبانی سنتا تھا اور تم اس کے ذریعے مجھے اذیت پہنچاتے تھے اب تم یہ نہ کہنا: جو اللہ نے چاہا اور جو حضرت محمد ﷺ نے چاہا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمُسْتَبَّيْنِ اللَّذَيْنِ يَكْذِبَانِ فِي سِبَابِهِمَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو گالیاں دینے والے ان دو افراد کی صفت کے بارے میں ہے' جو آپس میں بات چیت میں غلط بیانی کرتے ہیں

5726 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدِ الْبِرْتِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، الرَّجُلُ مِنْ قَوْمِيْ يَشْتُمُنِيْ وَهُوَ دُوْنِيْ، اَفَاَنْتَقِمُ مِنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُسْتَبَّانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ

❁ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میری قوم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مجھے برا کہتا ہے وہ مجھ سے کم مرتبے کا مالک ہے کیا میں اس سے انتقام لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کو گالی دینے والے دونوں افراد دو شیطان ہوتے ہیں وہ دونوں جھگڑا کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔

5727 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الرَّجُلُ يَشْتُمُنِيْ مِنْ قَوْمِيْ وَهُوَ دُوْنِيْ، اَعَلَيَّ مِنْ بَاْسٍ اَنْ اَنْتَصِرَ مِنْهُ؟ قَالَ: اَلْمُسْتَبَّانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَطْلَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الشَّيْطَانِ عَلَى الْمُسْتَبِّ عَلٰى سَبِيْلِ الْمُجَاوَرَةِ، اِذِ الشَّيْطَانُ دَلَّهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْفِعْلِ، حَتّٰى تَهَاتَرَ وَتَكَاذَبَ، لَا اَنَّ الْمُسْتَبَّيْنِ يَكُوْنَانِ شَيْطَانَيْنِ

❁ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میری قوم کا ایک شخص مجھے برا کہتا ہے' وہ مجھ سے کم تر حیثیت کا مالک ہے' تو کیا مجھے کوئی گناہ ہوگا اگر میں اس سے کوئی انتقام لوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

5726- إسناده صحيح على شرط الصحيح. ابن أبي عروبة: هو سعيد، ومطرف: هو ابن عبد الله بن الشِّخِّير. وأخرج أحمد 4/162، والطبراني "17/"1001" من طريق يحيى بن سعيد القحطاني، بهذا الإسناد.

ایک دوسرے کو برا کہنے والے دو افراد دونوں شیطان ہوتے ہیں جو دونوں بات کو بڑھاتے ہیں اور غلط بیانی کرتے ہیں۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہنے والے شخص کے لیے لفظ شیطان محاورت کے طور پر استعمال کیا ہے کیونکہ شیطان اس شخص کی رہنمائی اس فعل کی طرف کرتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص بات بڑھاتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے برا کہنے والے دونوں افراد واقعی شیطان بن جاتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ مُجَاوَبَةِ اَخِيهِ عِنْدَ سِبَابٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' جب (اس کے اپنے بھائی کے ساتھ لڑائی کے دوران نوبت گالی گلوچ تک آئے)' تو وہ اپنے بھائی کو گالی دینے سے بچے

5728 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِءِ مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک دوسرے کو برا کہنے والے دونوں افراد جو بھی کہتے ہیں: اس کا وبال ان دونوں میں سے آغاز کرنے والے پر ہوتا ہے' جب تک مظلوم زیادتی کا مرتکب نہ ہو''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُسْتَبَّيْنِ مَا قَالَا كَانَ عَلَى الْبَادِءِ مِنْهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آپس میں گالی گلوچ کرنے والوں کے گناہ کا وبال اس شخص پر ہوتا ہے' جو اس کا آغاز کرتا ہے

5729 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5728– إسناده صحيح على شرط مسلم .القعنبي :هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب .وأخرجه أبو داود "4894"في الأدب :باب المستبان، عن القعنبي، بهذا الإسناد . وأخرجه الترمذي "1981"في البر والصلة :باب ما جاء في الشتم، عن قتيبة، عن عبد العزيز بن محمد، به .وقال حسن صحيح. وأخرجه أحمد2/235و488و 517من طريقين عن العلاء ، به.

5729– إسناده صحيح على شرط مسلم .موسى بن إسماعيل :هو المبقري أبو سلمة التبوذكي . وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد"423""، ومسلم "2587"في البر :باب النهي عن السباب، والبيهقي10/235، والبغوي "3553"من طرق عن إسماعيل بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): اِنَّ الْمُسْتَبَّيْنَ مَا قَالَا، فَهُوَ عَلَى الْبَادِءِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک دوسرے کو برا کہنے والے دو افراد جو بھی ایک دوسرے کو برا کہتے ہیں: اس کا وبال شروع کرنے والے پر ہوتا ہے' جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سَبِّ الْمَحْدُوْدِيْنَ اِذَا حُدَّا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' جس پر حد جاری کی گئی ہو اسے گالی دی جائے

5730 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): اَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ، فَقَالَ: اضْرِبُوْهُ، فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ، وَمِنَّا الضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اَخْزَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا، لَا تُعِينُوا الشَّيْطَانَ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شرابی کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس کی پٹائی کرو' تو ہم سے کسی شخص نے اسے ہاتھ کے ذریعے مارا کسی نے اسے جوتے کے ذریعے مارا حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں رسواء کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح نہ کہو تم اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سَبِّ الْمَرْءِ الدِّيكَةَ، لِاَنَّهَا تَحُثُّ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الصَّلَاةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی مرغ کو گالی دے کیونکہ وہ مسلمانوں کو نماز کی ترغیب دیتا ہے

5731 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

5730– إسناده صحيح، إسحاق بن إبراهيم المروز - وهو ابن أبي إسرائيل بن كامجرا - روى له أبو داود والنسائي وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين يزيد بن عبد الله :هو ابن أسامة بن الهاد، ومحمد بن إبراهيم :هوابن الحارث التيمي . وأخرجه أحمد 2/299-300،والبخاري "6777"في الحدود :باب الضرب با لجريد والنعال، و :"6781"باب مايكره من لعن شارب الخمر، وأبوداود "4477"في الحدود :باب الحد في الخمر، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة" 10/474،والبيهقي8/312،والبغوي"2607"من طرق عن أنس بن عياض، بهذا الإسناد . وأخرجه مطولاً إبو داود "4478"، والبيهقي 8/312من طرق عن يزيد بن عبد الله، به.

(متن حدیث): لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ، فَإِنَّهُ يَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مرغ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ سَبِّ الرِّيَاحِ، إِذِ الرِّيَاحُ رُبَّمَا أَتَتْ بِالرَّحْمَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ ''ہوا'' کو برا کہا جائے کیونکہ یہ بعض اوقات رحمت لے کر آتی ہے

5732 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ثَابِتٌ الزُّرَقِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): إِنَّ الرِّيحَ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ، وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوهَا، وَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک ہوا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے' جو رحمت کو لے کر آتی ہے اور عذاب کو بھی لے کر آتی ہے' تو تم اسے برا نہ کہو تم اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔''

5731- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وعبيد الله بن عبد الله :هو ابن عتبة بن مسعود.وأخرجه أحمد 5/192ـ193عن يزيد بن هارون، بهذا الإسناد وأخرجه الطيالسي "957"،وأحمد 5/192ـ والنسائي في "اليوم والليلة"945" "،والطبراني"5209"، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات"2999""، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة"3270""من طرق عن عبد العزيز بن عبد الله، به .وأخرجه عبد الرزاق"20498"،والحميدي "814"، وأحمد 4/115، وأبو داود "5101"في الأدب :باب ما جاء في الديك والبهائم، والطبراني "5208"و"5210"و"5212"،والبغوي "3269"من طرق عن صالح بن كيسان، به.ز أخرجه الطبراني "5211"من طريق عبد العزيز بن رفيع، عن عبيد الله بن عبد الله، به . وأخرجه النسائي في "اليوم والليلة"946" "من طريق زهير بن محمد، عن صالح بن كسيان، عن عبيد الله بن عبد الله مرسلا.

5732- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير ثابت بن قيس الزرقي، وهوثقة روى له أصحاب السنن . وأخرجه أحمد2/250و409و437، والبخاري في "الأدب المفرد"720" "، ولبن ماجة "3727"في الأجب :باب النهي عن سب الريح، والنسائي في "عمل اليوم والليلة"932" "، والحاكم 4/285، والبيهقي 3/361من طرق عن الأوزاعي، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وأخرجه عبد الرزاق"2004"، وأحمد 2/267ـ 268و518،وأبو داود "5097"في الأدب :باب ما يقول إذا هاجت الريح، والنسائي في "اليوم والليلة "931" "، والبيهقي 3/361، والبغوي "1153"من طرق عن الزهري، به وأخرجه النسائي "929"من طريق سعيد بن المسيب، و "930"من طريق عمرو بت سليم الزُّرقي، كلاهما عن أبي هريرة.

بَابُ الْكَذِبِ

باب! جھوٹ کا بیان

5733 - حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ كُلْثُوْمَ بِنْتِ عُقْبَةَ، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِيْ خَيْرًا، اَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو (غلط بیانی کر کے) لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے وہ شخص بھلائی پھیلانا چاہتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) وہ بھلائی کی بات کہتا ہے۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَعَوُّدِ الْمَرْءِ الْكَذِبَ فِيْ كَلَامِهِ، اِذِ الْكَذِبُ مِنَ الْفُجُوْرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے کلام میں جھوٹ کو شامل کرے کیونکہ جھوٹ گناہ ہے

5734 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَوْسَطَ بْنِ

5733- إسناده صحيح، على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير شعيب بن الليث، ويحيى بن أيوب - وهو الغافقي - فمن رجال مسلم ويحيى هذا قد توبع. وأخرجه الطحاوى في "مشكل الآثار4/86"، والطبرانى "188"/25من طريق عبد الله بن صالح، عن الليث، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى "1656"وعبد الرزاق "20196"، وأحمد6/403و404، والبخارى "2692" في الصلح :باب ليس الكاذب الذى يصلح بين الناس، وفي "الأدب المفرد "385 "، ومسلم "2605"في البر والصلة :باب تحريم الكذب وبيان المباح منه، وأبو داود "4920"و "4921"في الأدب :في إصلاح ذات البين، والترمذى "1938"في البر والصلة :باب ما جاء في أصلاح ذات البين، والطحاوى 4/86- 87و87، والطبرانى في "الصغير"282""، وفي "الكبير "183"/25و"184"و"185"و"186"و"189"و ... "190"و"201"، والبيهقى في "السنن10/197"و 197- 198، وفي "الآداب"131" "، والبغوى "3539"من طرق عن الزهرى، به. وعند بعضهم زيادة، وهي " :وقالت أم كلثوم :ولم أسمعه يرخص في شيء مما يقوله الناس إلا في ثلاث :الحرب، والإصلاح بين الناس، وحديث الرجل امرأته، وحديث المرأة زوجها." وأخرجه الطبرانى "202"/25من طريق فضيل بن سليمان، عن حميد، به. وأخرجه أيضا"202"/25من طريق سعيد بن إبراهيم، عن أبى سلمة بن عبد الرحمن. عن أم كلثوم.

إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيقَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَاِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَاِنَّهُ مَعَ الْفُجُوْرِ، وَهُمَا فِي النَّارِ

❁❁ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم پر سچائی کو اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ وہ نیکی کے ساتھ ہوتی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گی اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے کیونکہ یہ گناہوں کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَذِبَ يُسَوِّدُ وَجْهَ صَاحِبِهٖ فِي الدَّارَيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ جھوٹ اپنے بولنے والے کے چہرے کو دونوں جہان میں سیاہ کر دیتا ہے

5735 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَلَا اِنَّ الْكَذِبَ يُسَوِّدُ الْوَجْهَ، وَالنَّمِيمَةَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

❁❁ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خبردار بے شک جھوٹ چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے اور چغلی کرنا قبر کے عذاب کا باعث ہے۔''

5734- إسناده صحيح، إسحاق بن إسماعيل الطالقاني روى له أبو داود، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح غير أوسط بن إسماعيل، فقد روى له النسائي وابن ماجه وهو ثقة. وأخرجه أحمد 1/7عن روح بن عبادة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي ص 3، والحميدي "7"، وأحمد 1/3و 5والبخاري في "الأدب المفرد"724" "، وابن ماجه "3849"في الدعاء بالعفو والعافية، والمروزي في "مسند أبي بكر"93" "و"93"و"95"، وأبو يعلى "121"من طرق عن شعبة، به وقد تحرف يزيد بن خمير في "الأدب المفرد "إلى سويد بن حجير. وأخرج أحمد ,1/8والنسائي في "عمل اليوم والليلة"883""من طريق معاوية بن صالح، عن سليم، به . وأخرجه أحمد 1/9، والمروزي "6"، والنسائي "885"،وابو يعلى "8"من طريق عمر بن الخطاب، عن ابي بكر. وأخرجه أحمد1/8و11من طريق أبي عبيدة، عن ابي بكر.

5735- إسناد ضعيف جداً، زياد بن المنذر - وهو أبو الجارود الثقفي - اتفقوا على ضعفه، ;كذبه يحيى بن معين، وقد التبس أمره على المؤلف، فذكره في "الثقات 6/326 "- 327، وفي "المجروحين1/306 "، ظناً منه أنهما اثنان، مع أنه هو هو كما نبه عليه الحافظ في "التهذيب"، ونافع بن الحارث ذكره المؤلف في "الثقات5/471"، وقال البخاري :لم يصح حديثه، وهو كوا والحديث في "مسندأبي يعلى "ورقة.347/2 وذكره الهيثمي في "المجمع 8/91"وقال :رواه أبو يعلى والطبراني، وفيه زياد المنذر وهو كذاب.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْكَذِبَ كَانَ مِنْ اَبْغَضِ الْاَخْلَاقِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جھوٹ اللہ کے رسول کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ ترین عادت تھی

5736 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): مَا كَانَ خُلُقٌ اَبْغَضَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَذِبِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَكْذِبُ عِنْدَهُ الْكَذْبَةَ فَمَا تَزَالُ فِيْ نَفْسِهٖ، حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ مِنْهَا تَوْبَةً

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کوئی بھی برائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھی بعض اوقات کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی غلط بیانی کرتا' تو یہ بات مسلسل آپ کے ذہن میں رہتی' جب تک آپ کو اس بات کا پتہ نہیں چل جاتا کہ اس نے بعد میں نئے سرے سے توبہ کر لی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اِبَاحَةِ قَوْلِ الْمَرْءِ الْكَذِبَ فِي الْمَعَارِيْضِ يُرِيْدُ بِهٖ صِيَانَةَ دِيْنِهٖ وَدُنْيَاهُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' بعض صورتوں میں جھوٹ بولنا آدمی کے لیے مباح ہوتا ہے جب وہ اس کے ذریعے اپنے دین یا دنیا کو بچانا چاہتا ہو

5737 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ قَطُّ اِلَّا ثَلَاثًا، اثْنَتَيْنِ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ: قَوْلُهٗ (اِنِّيْ سَقِيْمٌ) (الصافات: 89)، وَقَوْلُهٗ: (بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا) (الأنبياء: 63)، قَالَ: وَمَرَّ عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ وَمَعَهُ امْرَاَتُهٗ سَارَةُ، فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ رَجُلًا هَاهُنَا مَعَهُ امْرَاَةٌ مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ، قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاَتَاهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَاَلَهٗ، فَقَالَ: هٰذِهٖ اُخْتِيْ، قَالَ:

5736- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الملك بن زنجويه، فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة .أيوب :هو ابن أبي تميمة السختياني، وابن أبي مليكة :هو عبد الله بن عبيد الله بن عبد الله . وهو في "مصنف عبد الزاق "20195" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/152، والترمذي "1973" في البر والصلة :باب ما جاء في الصدق والكذب، والبيهقي 10/196، والبغوي ."3576" وعند عبد الرزاق وأحمد" :عن ابن أبي ملكية أوغيره ."وأخرجه البيهقي 10/196 من طريق محمد بن مسلم، عن أيوب، بهذا الإسناد . وأخرجه الحاكم 4/98 من طريق ابن وهب، عن محمد بن مسلم، عن أيوب، عن محمد بن سيرين، عن عائشة .وصححه ووافقه الذهبي..

فَاَتَاهَا، فَقَالَ لَهَا: اِنَّ هٰذَا قَدْ سَاَلَنِیْ عَنْكِ، وَاِنِّیْ اَنْبَاْتُهُ اَنَّكِ اُخْتِیْ، وَاَنَّكِ اُخْتِیْ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَلَا تُكَذِّبِیْنِیْ، قَالَ: فَلَمَّا رَآهَا ذَهَبَ لِيَاْتِيَهَا، فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُخِذَ، فَقَالَ: ادْعِی اللّٰهَ لِیْ، وَلَكِ عَلَیَّ اَنْ لَا اَعُوْدَ، فَدَعَتْ لَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَاْتِيَهَا، فَدَعَتْ فَاُخِذَ اَخْذَةً هِیَ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰی، فَقَالَ: ادْعِی اللّٰهَ لِیْ، وَلَكِ عَلَیَّ اَنْ لَا اَعُوْدَ، فَدَعَتْ لَهُ، فَذَهَبَ لِيَاْتِيَهَا، فَدَعَتْ فَاُخِذَ اَخْذَةً هِیَ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ، فَقَالَ: ادْعِی اللّٰهَ لِیْ، وَلَكِ عَلَیَّ اَنْ لَا اَعُوْدَ، فَدَعَتْ لَهُ، فَاَرْسَلَ، فَقَالَ لِاَدْنٰی حَجَبَتِهِ عِنْدَهُ: اِنَّكَ لَمْ تَاْتِنِیْ بِاِنْسَانٍ، اِنَّمَا اَتَيْتَنِیْ بِشَيْطَانٍ، وَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ، فَلَمَّا رَآهَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ: مَهْيَمْ، قَالَتْ: كَفَی اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ الْفَاجِرِ، وَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ، قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ: تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِیْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ: وَمَدَّ النَّضْرُ صَوْتَهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: كُلُّ مَنْ كَانَ مِنْ وَلَدِ هَاجَرَ يُقَالُ لَهُ: وَلَدُ مَاءِ السَّمَاءِ، لِاَنَّ اِسْمَاعِيْلَ مِنْ هَاجَرَ، وَقَدْ رُبِّیَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، وَهُوَ مَاءُ السَّمَاءِ الَّذِیْ اَكْرَمَ اللّٰهُ بِهِ اِسْمَاعِيْلَ، حَيْثُ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ هَاجَرُ، فَاَوْلَادُهَا اَوْلَادُ مَاءِ السَّمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی غلط بیانی نہیں کی صرف تین مرتبہ انہوں نے (ذو معنی کی) دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جب انہوں نے یہ کہا۔ ''میں بیمار ہوں'' اور یہ کہا'' بلکہ ان میں سے بڑے نے ایسا کیا ہے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک مرتبہ ان کا گزر ایک ظالم حکمران کے پاس سے ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ان کی اہلیہ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں اس بادشاہ کو بتایا گیا کہ یہاں ایک شخص ہے، جس کے ساتھ ایک انتہائی خوبصورت خاتون ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس شخص نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلوایا حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کے پاس گئے اس نے ان سے سوالات کئے' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتایا: یہ میری (دینی) بہن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہیں بتایا کہ اس حکمران نے مجھ سے تمہارے بارے میں دریافت کیا تھا' تو میں نے اسے بتایا: تم میری بہن ہو' تو تم اللہ کی کتاب میں میری بہن ہو اس لیے تم مجھے جھوٹا قرار نہ دینا۔

5737- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد: هو ابن سيرين. وأخرجه أبو داود "2212" في الطلاق: باب في الحل يقول لامرأته: يا أختي، والنسائي في "الكبرى" كما في "التحفة 10/357" من طريقين عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "3357" و"3358" في الأنبياء: باب قول الله تعالى: (وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً)، و"5084" في النكاح: باب اتخاذ السرري، ومسلم "2371" في الفضائل: باب من فضائل إبراهيم الخليل صلى الله عليه وسلم، والبيهقي 7/366 من طريق أيوب، عن محمد بن سيرين، به وأخرجه أحمد 2/403- 404 والبخاري "2217" في البيوع: باب شراء المملوك من الحربي وهبته وعتقه، و"2635" في الهبة: باب إذا قال: أخدمتك هذه الجارية على ما يتعارف الناس فهو جائز، و"6950" في الإكراه: باب إذا استكرهت المرأة على الزنى فلا حد عليها، والترمذي "3166" في التفسير: باب ومن سورة الأنبياء، من طرق عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة مطولاً ومختصراً. وأخرجه البيهقي 7/366 من طريق أيوب، عن ابن سيرين، عن أبي هريرة، موقوفاً.

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں جب اس حکمران نے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا' تو وہ ان کے پاس آنے لگا سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے اس کے لیے دعائے ضرر کی' تو وہ گرفت میں آ گیا اس شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے میرے اوپر یہ بات لازم ہے' میں دوبارہ یہ غلطی نہیں کروں گا پھر سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے اس کے حق میں دعا کی وہ دوبارہ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے قریب آنے لگا سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے پھر بددعا کی' تو اس پر دوبارہ گرفت ہوئی جو پہلی سے زیادہ سخت تھی اس نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا کیجئے مجھ پر یہ بات لازم ہے' میں دوبارہ یہ حرکت نہیں کروں گا۔ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے پھر اس کے لیے دعا کی وہ پھر آگے آنے لگا سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے پھر دعاء ضرر کی' تو اس کو دوبارہ گرفت میں لیا گیا جو پہلی دونوں مرتبہ کی گرفت سے زیادہ سخت تھی' تو اس نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا کیجئے مجھ پر یہ بات لازم ہے' میں دوبارہ یہ حرکت نہیں کروں گا۔ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے اس کے حق میں دعا کی' تو اس کی طبیعت ٹھیک ہوگئی اس نے اپنے پاس موجود اپنے وزیر سے یہ کہا تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں لے کر آئے تم میرے پاس شیطان کو لے کر آئے ہو پھر اس نے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کو خادمہ کے طور پر سیدہ حاجرہ رضی اللہ عنہا دے دیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس خاتون کو دیکھا' تو فرمایا یہ کہاں سے آئی ہے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے بتایا اللہ تعالیٰ نے کافر گنہگار شخص کے فریب کا توڑ کیا اور حاجرہ رضی اللہ عنہا کو خادمہ کے طور پر دے دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تھے' تو ساتھ یہ بھی کہتے تھے: اے آسمانی پانی سے سیراب ہونے والے لوگو وہ تمہاری والدہ ہیں۔

نضر نامی راوی یہ الفاظ بلند آواز میں بیان کرتے تھے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) سیدہ حاجرہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے لیے آسمانی پانی سے سیراب ہونے والے کا لفظ اس لیے استعمال کیا گیا ہے کیونکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام سیدہ حاجرہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے تھے اور ان کی نشوونما آب زم زم کے ذریعے ہوئی تھی اور یہ آسمانی پانی ہے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عزت افزائی کی تھی اس وقت جب ان کی والدہ سیدہ حاجرہ رضی اللہ عنہا نے انہیں جنم دیا تھا' تو ان کی اولاد وہ اولاد ہے' جس نے آسمانی پانی کے ذریعے (نشوونما پائی تھی)

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ الْمُتَشَبِّعَةِ مِنْ زَوْجِهَا مَا لَمْ يُعْطِهَا

اس عورت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو اپنے شوہر کی طرف سے خود کو ایسی چیز کے حوالے سے سیر ظاہر کرتی ہے' جو شوہر نے اس کو نہیں دی

5738 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِي ضَرَّةً، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اَتَشَبَّعَ مِنْ زَوْجِي، مَا لَمْ يُعْطِنِي؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ

كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ

❀❀ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میری ایک سوکن ہے کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں خود کو اپنے شوہر کے حوالے سے ایسی بات کے حوالے سے سیر ظاہر کروں جو اس نے مجھے نہیں دی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چیز نہیں دی گئی اس کے حوالے سے خود کو سیر ظاہر کرنے والا شخص جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ تَشَبُّعِ الْمَرْاَةِ عِنْدَ ضَرَّتِهَا بِمَا لَمْ يُعْطِهَا زَوْجُهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' کسی عورت کے لیے اپنی سوکن کے سامنے خود کو ایسی چیز کے حوالے سے سیر ظاہر کرنا جائز نہیں ہے' جو اس کے شوہر نے اسے نہ دی ہو

5739 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الطُّفَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِيْ ضَرَّةً، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اِنِ اسْتَكْثَرْتُ مِنْ زَوْجِيْ بِمَا لَمْ يُعْطِنِيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُتَشَبِّعَ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ

❀❀ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میری ایک سوکن ہے کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں اپنے شوہر کے حوالے سے ایسی چیز کا اظہار کروں جو اس نے مجھے نہیں دی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چیز نہیں دی گئی اس کے حوالے سے خود کو سیر ظاہر کرنے والا شخص جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

5738- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب. وأخرجه أحمد6/346، ومسلم "2130"في اللباس والزينة :باب النهي عن التزوير في اللباس، من طريق أبي معاوية محمد بن حازم، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/346و 353، والبخاري "5219"في النكاح :باب المتشبع بما لم ينل وما ينهي من إفتخار الضرة، ومسلم"2130"، وأبو داود "4997" في الأدب :باب في المتشبع بما لم يعط، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة11/255 "، والطبراني "322"/24و "323"و "324"و "0325و "326"و "327"و"328"، والحميدي "319"، والبيهقي في "السنن7/307 "، وفي "الآداب"522" "، والبغوي "2331"من طرق عن هشام بن عروة، به.

5739- إسناده صحيح على شرط البخاري .الطفاوي :هو محمد بن عبد الرحمن، قد توبع .وهو مكرر ما قبله.

بَابُ اللَّعْنِ

باب! لعنت کرنا

5740 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، وَامْرَاَةٌ عَلٰى نَاقَةٍ لَهَا، فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوْا مَتَاعَكُمْ عَنْهَا، وَاَرْسِلُوْهَا، فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ قَالَ: فَفَعَلُوْا، فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَمُّ اَبِيْ قِلَابَةَ هٰذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ زَيْدِ الْجَرْمِيُّ كُنْيَتُهُ اَبُو الْمُهَلَّبِ، وَهِمَ الْاَوْزَاعِيُّ فِيْ كُنْيَتِهِ، فَقَالَ: اَبُو الْمُهَاجِرِ، اِذِ الْجَوَادُ يَعْثُرُ

✿✿ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے ایک خاتون اپنی اونٹنی پر سوار تھی اس خاتون نے اس اونٹنی کو جھڑکتے ہوئے اس پر لعنت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنا سامان اس اونٹنی سے اتار لو اور اسے چھوڑ دو کیونکہ اس پر لعنت کر دی گئی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایسا ہی کیا اس اونٹنی کا منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے وہ خاکستری رنگ کی اونٹنی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ابو قلابہ نامی راوی کے چچا عمرو بن معاویہ بن زید جرمی ہیں جن کی کنیت ابو مہلب ہے امام اوزاعی کو ان کی کنیت کے بارے میں وہم ہوا' تو انہوں نے یہ کہا کہ ان کی کنیت ابو مہاجر ہے اس کی وجہ یہ ہے' سوار کو بھی کبھی ٹھوکر لگ جاتی ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهٖ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے اس روایت کو نقل کرنے میں یحییٰ بن ابو کثیر نامی راوی منفرد ہے

5740- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، فمن رجال البخاري، وعم أبي قلابة، فمن رجال مسلم .أبو قلابة :هو عبج الله بن زيد الجرمي .وانظر ما بعده. 2وقيل :عبد الرحمن بن معاوية، وقيل :عبد الرحمن بن عمرو، وقيل :معاوية، وقيل :النضر.

5741 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ اِذْ سَمِعَ لَعْنَةً، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيْلَ: هٰذِهٖ فُلَانَةُ لَعَنَتْ رَاحِلَتَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضَعُوْا عَنْهَا، فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ، قَالَ: فَوُضِعَ عَنْهَا قَالَ عِمْرَانُ: فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ

✿✿ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لعنت کرنے کی آواز سنی' تو دریافت کیا یہ کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا یہ فلاں خاتون ہے' جس نے اپنی سواری پر لعنت کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سواری کو چھوڑ دو کیونکہ اس پر لعنت کر دی گئی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو اس سواری پر سے سامان اتار لیا گیا۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس اونٹنی کا منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے وہ خاکستری رنگ کی اونٹنی تھی۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِیْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهٰذَا الْاَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا

5742 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ اَبُوْ حَزْرَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِیَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِیَّ، وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْتَقِبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ، وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ، فَدَنَا عُقْبَةُ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاضِحٍ لَهٗ، فَاَنَاخَهٗ فَرَكِبَهٗ، ثُمَّ بَعَثَهٗ، فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ، فَقَالَ: شَاْ لَعَنَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا اللَّاعِنُ بَعِيْرَهٗ؟ قَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: انْزِلْ عَنْهُ، فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُوْنٍ، لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوْا مِنَ السَّاعَةِ فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ

5741- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات، رجال الشيخين غير أبي المهلب فمن رجال مسلم . وأخرجه الدارمي 2/286، وأبو داود "2561"في الجهاد :باب النهي عن لعن البهيمة، عن سليمان بن حرب، عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/429و431، ومسلم "2595"في البر والصلة :باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، والبيهقي 5/254 من طرق عن أيوب، به. وأخرجه النسائي في "الكبرى "كما في "التحفة 8/202 "من طريق عمران بن حدير، عن أبي قلابة، به.

5742- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير يعقوب بن مجاهد، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "3009"في الزهد :باب حديث جابر الطويل وقصة أبي اليسر، عن هارون بن معروف ومحمد بن عبادة، كلاهما عن حاتم بن إسماعيل، بهذا الإسناد.

⚘⚘ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجدی بن عمرو جہنی کی تلاش میں تھے ہمارا یہ حال تھا کہ ہم پانچ یا چھ یا سات افراد ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص جن کا نام عقبہ تھا وہ اپنے اونٹ کے پاس آئے انہوں نے اسے بٹھایا تا کہ اس پر سوار ہوں پھر انہوں نے اسے کھڑا کیا' تو اس اونٹ نے کچھ شوخی دکھائی' تو ان صاحب نے کہا: اٹھو اللہ تعالیٰ تم پر لعنت کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اپنے اونٹ پر لعنت کرنے والا شخص کون ہے۔ ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے نیچے اتر جاؤ تم ہمارے ساتھ کسی لعنت یافتہ کو نہ رکھو تم لوگ اپنے خلاف بددعا نہ کیا کرو اپنی اولاد کے خلاف بددعا نہ کیا کرو اپنے اموال کے خلاف بددعا نہ کیا کرو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ وہ کسی ایسی گھڑی میں ہو جائے جس میں وہ تمہارے لیے مستجاب ہو جائے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْنَا خَبَرَ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ بِاَنَّ لَعْنَةَ هٰذِهِ اللَّاعِنَةِ قَدِ اسْتُجِيبَ لَهَا فِيْ نَاقَتِهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو ہماری بیان کردہ اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلالت کرتی ہے'

جو ہم نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کی تاویل کی ہے' لعنت کرنے والی اس عورت کی لعنت اس کی اونٹنی کے بارے میں مستجاب ہوگئی تھی

5743 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ،

(متنِ حدیث): اَنَّ جَارِيَةً، بَيْنَا هِيَ عَلٰى بَعِيْرٍ اَوْ رَاحِلَةٍ عَلَيْهَا مَتَاعُ الْقَوْمِ بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَتَضَايَقَ بِهَا الْجَبَلُ، وَاَتٰى عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَبْصَرَتْهُ جَعَلَتْ تَقُوْلُ: حَلْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَصْحَبْنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَمْرُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْيِيبِ الرَّاحِلَةِ الَّتِيْ لُعِنَتْ اَمْرٌ اُضْمِرَ فِيْهِ سَبَبُهُ، وَهُوَ حَقِيقَةُ اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ لِلَّاعِنِ، فَمَتٰى عُلِمَ اسْتِجَابَةُ الدُّعَاءِ مِنْ لَاعِنٍ مَا رَاحِلَةٌ لَّهُ، اَمَرْنَاهُ بِتَسْيِيبِهَا، وَلَا سَبِيْلَ اِلٰى عِلْمِ هٰذَا لِانْقِطَاعِ الْوَحْيِ، فَلَا يَجُوْزُ اسْتِعْمَالُ هٰذَا الْفِعْلِ لِاَحَدٍ اَبَدًا

⚘⚘ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک کنیز ایک اونٹ پر سوار تھی جس پر لوگوں کا سامان رکھا ہوا تھا وہ دو پہاڑوں کے درمیان میں سے گزر رہی تھی پہاڑ کا راستہ تنگ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پہاڑ پر تشریف لائے جب اس لڑکی نے

5743- إسناده صحيح على شرط الشيخين. سليمان: هو بن طرخان التيمي، وأبو عثمان: هو عبد الرحمن بن مَلّ.
وأخرجه أحمد 4/423، والبيهقي 5/254 من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/421 و423، ومسلم "2596" في البر والصلة: باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، من طرق عن سليمان التيمي، به.

نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' تو یہ کہنے لگی اٹھوا ے اللہ اس پر لعنت کر' اے اللہ! اس پر لعنت کر۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارے ساتھ کوئی ایسی سواری نہیں رہے گی' جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہوئی ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا اس سواری کو چھوڑ دینے کا حکم دینا جس پر لعنت کی گئی تھی اس میں یہ حکم پوشیدہ ہے' جو اس کا سبب ہے اور وہ یہ کہ لعنت کرنے والے کی دعا مستجاب نہ ہو جائے' تو جب لعنت کرنے والے کی دعا کے مستجاب ہونے کے بارے میں علم ہو جائے' تو پھر ہم اسے یہ حکم دیں گے کہ وہ اس سواری کو چھوڑ دے' لیکن وحی کے منقطع ہونے کی وجہ سے اس کا علم حاصل کرنے کا امکان نہیں رہا اس لیے اب کسی کے لیے اس فعل پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ لِلنِّسَاءِ عَنْ اِكْثَارِ اللَّعْنِ، وَاِكْفَارِ الْعَشِيْرِ

خواتین کے لیے بکثرت لعنت کرنے اور شوہر کی ناشکری کرنے کی ممانعت کرنے کا تذکرہ

5744 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَضْحًى، اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلَّى، فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَامَ، فَوَعَظَ النَّاسَ وَاَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ، قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، تَصَدَّقُوْا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ، فَاِنِّي اَرَاكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ، فَقُلْنَ: وَلِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاكُنَّ، يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، فَقُلْنَ لَهُ: مَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟ قُلْنَ: بَلٰى، قَالَ: فَذَاكَ نُقْصَانُ عَقْلِهَا، اَوَ لَيْسَتْ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟ قُلْنَ: بَلٰى، قَالَ: فَذَاكَ نُقْصَانُ دِيْنِهَا ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَارَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ تَسْتَاْذِنُ عَلَيْهِ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذِهٖ زَيْنَبُ تَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ، فَقَالَ: اَيُّ الزَّيَانِبِ؟ قِيْلَ: امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: نَعَمْ، ائْذَنُوْا لَهَا، فَاُذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّكَ اَمَرْتَنَا الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ، وَكَانَ

5744- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن يحيى الذهلي، فمن رجال البخاري. ابن أبي مريم :هو سعيد. وأخرجه البخاري "304"في الحيض :باب ترك الحائض الصوم، و "1462"في الزكاة :باب الزكاة على الأقارب، و "1951"في الصوم :باب الحائض تترك الصوم والصلاة، و "2658"في الشهادات :باب شهادة النساء، ومسلم "80" في الإيمان :باب بيان نقصان الإيمان بنقص الطاعات وبيان وبيان إطلاق لفظ الكفر على غير الكفر بالله ككفر النعمة والحقوق، والبيهقي 4/235ـ 236، والبغوي "19"من طريق سعيد بن أبي مريم، بهذا الإسناد، مطولاً ومختصراً . وأخرجه مختصراً مسلم "889"في العيدين، والنسائي 3/187في العيدين :باب استقبال الإمام الناس بوجهه في الخطبة، وابن ماجة "1288"في إقامة الصلاة :باب ما جاء في الخطبة في العيدين، من طريق داود بن قيس، عن عياض بن عبد الله، به.

عِنْدِي حُلِيٌّ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ، فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ.

زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کے موقع پر عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو صدقہ کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے مڑے اور خواتین کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خواتین کے گروہ تم لوگ صدقہ کرو کیونکہ میں نے دیکھا ہے جہنم میں اکثریت تم خواتین کی ہے ان خواتین نے دریافت کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کی وجہ کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ لعنت کثرت سے کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو اے خواتین کے گروہ میں نے ایسی کوئی مخلوق نہیں دیکھی جو عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص ہونے کے باوجود سمجھ دار اور تجربہ کار آدمی کی عقل کو رخصت کر دیتی ہے ان خواتین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمارے دین اور عقل میں کیا کمی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ایک عورت کی گواہی مرد کی گواہی کا نصف نہیں ہوتی۔ ان خواتین نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ان کی عقل کی کمی کی وجہ سے ہے کیا جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو وہ نماز اور روزہ ترک نہیں کر دیتی ان خواتین نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ان کے دین کی کمی ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے مڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! سیدہ زینب رضی اللہ عنہا اندر آنا چاہ رہی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون سی زینب۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اس خاتون کو اندر آنے دو اس خاتون کو اندر آنے کی اجازت دی گئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا میرے پاس کچھ زیورات ہیں میں نے انہیں صدقہ کرنے کا ارادہ کیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ خیال ہے' وہ اور ان کی اولاد اس بات کے زیادہ حقدار ہیں' میں یہ زیورات ان پر صدقہ کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے' تمہارا شوہر اور تمہاری اولاد اس بات کے زیادہ حق دار ہیں' تم ان پر صدقہ کرو۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ لَعْنِ الْمَرْءِ الرِّيَاحَ، لِأَنَّهَا مَأْمُورَةٌ، تَأْتِي بِالْخَيْرِ وَالشَّرِّ مَعًا

اس بارے میں ممانعت کا تذکرہ' آدمی ''ہوا'' پر لعنت کرے کیونکہ وہ حکم کی پابند ہوتی ہے' وہ بھلائی اور برائی دونوں چیزیں لاتی ہے

5745 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ،

قَالَ: حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا، لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ، فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ، وَلَيْسَ اَحَدٌ يَلْعَنُ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ اِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ہوا پر لعنت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ حکم کی پابند ہے' جب بھی کوئی شخص کسی ایسی چیز پر لعنت کرے جو لعنت کی اہل نہ ہو' تو وہ لعنت اس کرنے والے کی طرف واپس آجاتی ہے۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّلْعَنَ الْمَرْءُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ دُوْنَ اَنْ يَّاْتِيَ بِمَعْصِيَةٍ تَسْتَوْجِبُ مِنْهُ اِيَّاهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے مسلمان بھائی پر لعنت کرے' ماسوائے اس کے' اس دوسرے شخص نے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کیا ہو' جس کی وجہ سے اس پر لعنت کرنا لازم ہو جائے

5746 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ يُرْسِلُ اِلَى اُمِّ الدَّرْدَاءِ، قَالَ: وَرُبَّمَا بَاتَتْ عِنْدَهُ، قَالَ: فَدَعَا عَبْدُ الْمَلِكِ خَادِمًا فَاَبْطَاَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، فَقَالَتْ: لَا تَلْعَنْهُ، فَاِنِّي سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ، وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❀❀ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: عبدالملک نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ

5745– أبو قدامة هو ـ فيما إرجح ـ عبيد الله بن سعيد بن يحيى بن برد اليشكري مولاهم، خرج حديثه الشيخان، وهو متفق على إمامته وحفظه وإتقانه، قال المؤلف في "ثقاته :8/406 "حدثنا عنه شيوخنا ابن خزيمة ومحمد بن إسحاق الثقفي وغيرهما. ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين أيضاً .أبو العالية :هو رفيع بن مهران الرياحي . وأخرجه أبو داود "4908"في الأدب :باب في اللعنة، والترمذي "1978"في البر والصلة :باب ما جاء في اللعنة، والطبراني "12757"من طريق زيد بن أخزم، عن بشر بن عمر، بهذا الإسناد .وقال الترمذي :هذا حديث حسن غريب. وأخرجه أبو داود "4908"عن مسلم بن إبراهيم، عن أبان بن يزيد، به.

5746– إسناده قوي، مخلد بن مالك :هو بن شيبان القرشي، روى له النسائي في "مسند علي"، قال أبو حاتم :شيخ، وقال أبو زرعة لا بأس به، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقد توبع، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين. وأخرجه مسلم "85" "2598" في البر والصلة :باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، عن سويد بن سعيد، عن حفص بن ميسرة، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد6/448، وعبد الزاق "19530"، والبخاري في "الأدب المفرد "316" "، ومسلم "85" "2598"و"86"، وأبو داود "4907"في الأدب :باب ما جاء في اللعن، والحاكم 1/48، والبيهقي10/193، والبغوي "3556"من طرق عن زيد بن أسلم، به. وأخرجه مسلم"86" "2598"، وأبو داود"4907"، والحاكم 1/48من طريق هشام بن سعد، عن أبي حازم، عن أم الدرداء ، به.

خاتون بعض اوقات ان کے ہاں قیام بھی کر لیتی تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: عبدالملک نے اپنے خادم کو بلوایا اسے آنے میں دیر ہو گئی' تو عبدالملک نے کہا: اے اللہ اس پر لعنت کردے۔ اس خاتون نے کہا: تم اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک لعنت کرنے والے لوگ قیامت کے دن نہ' تو شہید ہوں گے' اور نہ شفیع ہوں گے۔"

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ تَرْكُ اللَّعْنِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فِي قُنُوتِهِ، إِذَا كَانَ مِمَّنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ دعائے قنوت میں منافقین پر لعنت کو ترک کردے' حالانکہ آدمی پہلے ایسا کرتا رہا ہو

5747 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا، وَفُلَانًا، وَدَعَا عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) (آل عمران: 128)

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد یہ کہتے ہوئے سنا۔

"اے ہمارے پروردگار حمد تیرے لیے مخصوص ہے" یہ دوسری رکعت کی بات ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہا۔

"اے اللہ فلاں پر لعنت کر اور فلاں پر لعنت کر۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے خلاف دعائے ضرر کی' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

"تمہارا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک وہ ظالم ہیں۔"

5747- حديث صحيح، ابن أبي السرى -هو محمد بن المتوكل العسقلاني وقد توبع ومن فوقه على شرط الشيخين . وأخرجه أحمد 2/147، والنسائي 2/203في الصلاة :باب لعن المنافقين في القنوت، من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/147، والبخاري "4069"في المغازي :باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) ، و "4559"في تفسير آل عمران: باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) ، "7342"في الإعتصام :باب (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) ،والبيهقي 2/198و207، والبغوي في "تفسيره1/350 "، من طريق ابن المبارك، عن معمر، به. وأخرجه أحمد 2/93، والطبري "7819"من طريق عمر بن حمزة، عن سالم، به. وأخرجه البخاري "4070"من طريق حنظلة بن أبي سفيان، عن سالم مرسلاً. وأخرجه أحمد 2/104و118، والترمذي "3005"في التفسير :باب ومن سورة آل عمران، والطبري "7818"من طريق نافع، عن ابن عمر.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمَرْءَ بِالْمَعْصِيَةِ لَا يَجِبُ اَنْ يُّلْعَنَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' معصیت کی وجہ سے آدمی پر لعنت کرنا لازم نہیں ہوتا

5748 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِطَابِهٖ هٰذَا بَيْضَةَ الْحَدِيْدِ اَوْ بَيْضَةَ النَّعَامَةِ الَّتِىْ قِيمَتُهَا تَبْلُغُ رُبْعَ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا، وَكَذٰلِكَ الْحَبْلُ، اَرَادَ بِهِ الْحِبَالَ الْكِبَارَ الَّتِىْ تَكُوْنُ لِلْآبَارِ الْعَمِيقَةِ الْقَعْرِ، اَوْ لِلْمَرَاكِبِ الْعَمَّالَةِ فِى الْبَحْرِ، وَذٰلِكَ اَنَّ اَهْلَ الْحِجَازِ الْغَالِبُ عَلَيْهِمُ الْاٰبَارُ الْعَمِيقَةُ الْقَعْرِ، وَعَلَيْهَا بَكَرَاتٌ لَهُمْ بِحِبَالِ الدِّلَاءِ تَدُوْرُ، فَتُتْرَكُ بِاللَّيْلِ عَلٰى حَالِهَا، وَهٰكَذَا حِبَالُ الْمَرَاكِبِ، لِاَنَّ الْمَرْكَبَ اِذْ اَرْسٰى رُبَّمَا طُرِحَتِ الْمَرَاسِى بِحَالِهَا بَرًّا، فَتَمُرُّ بِهِ السَّابِلَةُ، فَزَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخِطَابِ مَسَّ شَىْءٍ مِّنْهَا عَلٰى سَبِيْلِ الْاِسْتِحْلَالِ دُوْنَ الْاِنْتِفَاعِ بِهَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے جو ایک انڈہ (یا ڈھال) چوری کرتا ہے' تو اس کے نتیجے میں اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے وہ ایک رسی چوری کرتا ہے' تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا احتمال موجود ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرمان میں لفظ "انڈہ" کے ذریعے لوہے کا ٹکڑا مراد لیا ہو یا شتر مرغ کا انڈا مراد لیا ہو' جس کی قیمت ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے برابر ہوتی ہے اسی طرح رسی کے ذریعے وہ رسی لی ہو جو بڑی ہوتی ہے' جو گہرے کنوؤں میں استعمال ہوتی ہے یا سمندر میں کشتیوں وغیرہ کے لیے استعمال ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل حجاز کے ہاں زیادہ تر کنویں گہرے ہوتے ہیں وہاں ڈولوں کے ساتھ جو رسیاں ہوتی ہیں وہ گھومتی رہتی ہیں انہیں رات کے وقت اسی حالت میں چھوڑ دیا جاتا ہے اسی طرح سواریوں (یا کشتیوں) کی رسیوں کا عالم ہے کیونکہ جب سواری کو چھوڑ دیا جاتا ہے' تو بعض اوقات اس کی رسیاں خشکی پر اسی عالم میں رہ جاتی ہیں' جس پر نمی والی ہوا گزرتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

5748- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاري. وأخرجه البخاري "6799"في الحدود :باب قول الله تعالى :(وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا) ، عن موسى بن إسماعيل، عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/253، والبخاري "6783"في الحدود :باب لعن السارق إذا لم يسم، ومسلم "1687"في الحدود باب حد السرقة ونصابها، والنسائي 8/65في السارق :باب تعظيم السرقة، وابن ماجة "2583"في الحدود :باب حد السارق، والبيهقي8/258، والبغوي"2597"و "2598"من طرق عن الأعمش، به.

ان الفاظ کے ذریعے ایسی کسی بھی چیز کو چھونے سے منع کیا ہے جب کہ آدمی اسے ذاتی ملکیت میں لے اس سے یہ مراد نہیں ہے اس سے نفع حاصل کرنے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى مَعَ سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ اَقْوَامًا مِنْ اَجْلِ اَعْمَالٍ ارْتَكَبُوْهَا

نبی اکرم ﷺ کا دیگر انبیاء کے ہمراہ کچھ ایسے لوگوں پر لعنت کرنا جو ان لوگوں کے کیے ہوئے کچھ اعمال کی وجہ سے ہو

5749 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ، وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ: الزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَالْمُسَلَّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُذِلَّ بِذٰلِكَ مَنْ اَعَزَّ اللّٰهُ، وَلِيُعِزَّ بِهٖ مَنْ اَذَلَّ اللّٰهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: چھ لوگوں پر میں نے لعنت کی ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ نے بھی لعنت کی ہے اور ہر اس نبی نے لعنت کی ہے جس کی دعا مستجاب ہوتی ہے ایک اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا شخص، اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا شخص، ظلم کے طور پر مسلط کیے جانے والا حکمران تا کہ وہ حکومت کے ذریعے اس شخص کو ذلیل کرے جسے اللہ تعالیٰ نے عزت عطا کی ہے اور اس شخص کو عزت دے جسے اللہ تعالیٰ نے رسوا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کو حلال قرار دینے والا شخص اور میری عترت کے بارے میں اس چیز کو حلال قرار دینے والے شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور میری سنت کو چھوڑنے والا شخص۔

ذِكْرُ لَعْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُذَكَّرَاتِ، وَالْمُخَنَّثِيْنَ مَعًا

نبی اکرم ﷺ کا مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین اور خواتین کے ساتھ مشابہت رکھنے والے مردوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5749- إسناده ضعيف، عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ مختلف فيه، رواه عنه غير واحد مرسلاً. فقد أخرجه الترمذي "2154" في القدر: باب رقم "17"، عن قتيبة، بهذا الإسناد. وقال: هكذا روى عبد الرحمن بن أبي الموال هذا الحديث عَنْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم، ورواه سفيان الثوري وحفص بن غياث وغير واحد عَنْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عن علي بن حسين، عن النبي صلى الله عليه وسلم، مرسلاً، وهذا أصح. وأخرجه ابن أبي عاصم في "السنة "44" و"337"، والطحاوي في "مشكل الآثار 4/366 "، والحاكم 2/525 من طرق عن عبد الرحمن بن أبي الموال، به.

5750 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَلَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُذَكَّرَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَالْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین اور خواتین کے ساتھ مشابہت رکھنے والے مردوں پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ، اَوِ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی خواتین اور خواتین کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت کا تذکرہ

5751 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ، وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ

5750- حديث صحيح، محمد بن عبد الرحمن العلاف :ذكره المؤلف في "الثقات 9/98 "وقال :من أهل البصرة، يروى عن محمد بن سواء وأبي عاصم، حدثنا عنه الحسن بن سفيان وقد توبع، وباقي رجاله رجال الصحيح. سعيد :هو ابن أبي عروبة. وأخرجه أحمد 1/339، والطيالسي "2679"، والبخاري "5885"في اللباس :باب المتشبهون بالنساء والمتشبهات بالرجال، وأبو داود "4098"في اللباس :باب لباس النساء، والترمذي "2784"في الأدب :باب ما جاء في المتشبهات بالرجال من النساء، وابن ماجة "1904"في النكاح :باب في المخنثين، والطبراني "11823"من طرق عن قتادة، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "20433" وأحمد،1/225و227و237و254و330و365، والدارمي 2/278- 279، والبخاري "5886"في اللباس :باب إخرج المتشبهين بالنساء من البيوت، و "6834"في المحاربين :باب نفي أهل المعاصي والمخنثين، وأبو داود "4930"في الأدب :باب في الحكم في المخنثين، والترمذي "2785"، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة5/173 "، وأبو يعلى "2433"، والطبراني "11647" و "11618"و "11683و "11847"و "11848"و "11987"و "11988"و"116989"، والبيهقي 8/224من طرق عن عكرمة، به. وأخرجه الطبراني "12148"من طريق مقسم، عن ابن عباس.

5751- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل بن أبي صالح، فمن رجال مسلم .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وأبو عامر العقدي :هو عبد الملك بن عمرو القيسي . وأخرجه أبو داود "4098"في اللباس :باب لباس النساء، عن أبي خيثمة زهير بن حرب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/325عن أبي عامر العقدي، به وأخرجه الحاكم 4/194من طريق زهير بن محمد، عن سهيل بن أبي صالح، به .وصححه على شرط مسلم . وأخرجه أحمد 2/287و 289عن أيوب بن النجار، عن طيب بن محمد، عن عطاء بن أبي هريرة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو عورتوں کا سا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی ہے' جو مردوں کا سا لباس پہنتی ہے۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور خواتین پر لعنت کرنے کا تذکرہ

5752 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ، بِوَاسِطَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ وَسَاَلَهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لُبْسَةَ الْمَرْاَةِ، وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو عورت کا سا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی ہے' جو مردوں کا لباس پہنتی ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ النِّسَاءِ اللَّاتِي يَسْتَحِقْقْنَ اللَّعْنَ بِاَفْعَالِهِنَّ

ان خواتین کی صفت کی اطلاع کا تذکرہ' جو اپنے افعال کی وجہ سے لعنت کی مستحق بنتی ہیں

5753 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ، سَمِعْتُ عِيسَى بْنَ هِلَالٍ الصَّدَفِيَّ، وَاَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُوْلَانِ: سَمِعْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): سَيَكُوْنُ فِي اٰخِرِ اُمَّتِي رِجَالٌ يَرْكَبُوْنَ عَلٰى سُرُوجٍ كَاَشْبَاهِ الرِّجَالِ، يَنْزِلُوْنَ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ، نِسَاؤُهُمْ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، عَلٰى رُءُوْسِهِنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ الْعَنُوهُنَّ فَاِنَّهُنَّ مَلْعُوْنَاتٌ، لَوْ كَانَ وَرَاءَكُمْ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ خَدَمْهُنَّ نِسَاؤُكُمْ، كَمَا خَدَمَكُمْ نِسَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ

5752– إسناده صحيح، جابر بن كردی: روى له النسائی، وهو صدوق، وهو مكرر ما قبله.

5753– إسناده، عبد الله بن عياش بن عباس ضعفه أبو داود والنسائی، وقال أبو حاتم: ليس بالمتين، صدوق يكتب حديثه، وهو قريب من ابن لهيعة، وقال ابن يونس: منكر الحديث، ورواية مسلم له فی الشواهد، وباقی رجاله ثقات رجال الصحيح غير عيسى بن هلال، فقد روى له أبو داود والترمذی والنسائی، وهو صدوق أبو عبد الرحمن الحُبُلی: هو عبد الله بن يزيد المعافری. وأخرجه أحمد 2/223، والطبرانی مختصراً فی "الصغير "1125" "من طريق عبد الله بن المقرء، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمی فی "المجمع 5/137 "وقال: رواه أحمد والطبرانی فی الثلاثة، ورجال أحمد رجال الصحيح.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو مردوں کی طرح زین پر سوار ہوں گے وہ مردوں* کے ساتھ مشابہت رکھتے ہوں گے وہ مسجدوں کے دروازوں پر پڑاؤ کریں گے ان کی عورتیں لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی ان کے سروں پر بختی اونٹوں کی طرح کی کوہان (نما بالوں کے جوڑے) ہوں گے تم لوگ ان پر لعنت کرو کیونکہ وہ لعنت یافتہ ہوں گی اگر تمہارے بعد کوئی اور امت ہوتی' تو ان کی خواتین ان کی خدمت کرتیں؛ جس طرح تم سے پہلے کی امتوں کی خواتین تمہاری خدمت کرتی رہی ہیں۔



*(شیخ شعیب ارناؤط نے اس حدیث کے حاشیے میں یہ بات بیان کی ہے: شیخ احمد شاکر کہتے ہیں: حدیث کے یہ الفاظ کچھ مشکل ہیں' کیونکہ مردوں کو مردوں سے تشبیہ دینا بعید از فہم ہے۔ حاکم کی روایت میں تشبیہ کے الفاظ نہیں ہیں اور اس کا مفہوم واضح ہے۔)

بَابُ ذِى الْوَجْهَيْنِ

دوغلے شخص کا بیان

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّاْتِىَ الْمَرْءُ فِى الْاَسْبَابِ اَقْوَامًا بِضِدِّ مَا يَاْتِىْ غَيْرَهُمْ فِيْهَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے معمولات میں کچھ لوگوں کے پاس جائے

اوراس کے برعکس ہوکر جائے جس طرح سے وہ اس بارے میں دوسرے لوگوں کے پاس جاتا ہے (یعنی دوغلے پن کا مظاہرہ کرے)

5754 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ، الَّذِىْ يَاْتِىْ هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

سب سے برا شخص وہ ہے' جو دوغلا ہو جو اس کے پاس یہ رخ لے کر آئے اور اس کے پاس وہ رخ لے کر جائے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ اَرَادَ بِهٖ مِنْ شَرِّ النَّاسِ

''بے شک لوگوں میں سب سے برا وہ شخص ہے' جو دوغلہ ہو''

اس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: ایسا شخص بُرے لوگوں میں سے ایک ہے

5755 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ

5754– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هو هاشم بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه أحمد 2/307و455، والبخاری "7179"فی الأحكام :باب ما يكره من ثناء السلطان وإذا خرج قال غير ذلك، ومسلم ص "99" 2011فی البر والصلة :باب ذم ذی الوجهين، من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/336و 445، والبخاری "6058"فی الأدب :باب ماقيل فی ذی الوجهين، والترمذی "2025"فی البر والصلة :باب ما جاء فی ذی الوجهين، وابن أبی الدنيا فی "الصمت"275" "، والبيهقی10/246، والبغوی "3567"من طريق أبی صالح، عن أبی هريرة.

اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ، الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''برے ترین افراد میں سے ایک شخص دوغلا ہے' جو اس کے پاس یہ چہرہ لے کر آتا ہے اور اس کے پاس وہ چہرہ لے کر جاتا ہے۔''

ذِكْرُ وَصْفِ عُقُوبَةِ ذِی الْوَجْهَيْنِ فِی النَّارِ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا

دوغلے شخص کو جہنم میں دی جانے والی سزا کا تذکرہ: ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

5756 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
(متن حدیث): مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِی الدُّنْيَا كَانَ لَهُ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص دنیا میں دوغلا ہوگا قیامت کے دن اس کی آگ سے بنی ہوئی دو زبانیں ہوں گی۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ بِاَنَّ ذَا الْوَجْهَيْنِ مِنَ النَّاسِ يَكُوْنُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ فِیْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' لوگوں میں سے دوغلہ شخص قیامت کے دن بدترین افراد میں سے ہوگا

5757 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

5755– إسناده صحيح على شرط الشيخين . وهو فی "الموطأ 2/991 "فی الكلام :باب ما جاء فی إضاعة المال وذی الوجهين. ومن طريق مالك أخرجه أحمد2/465و517،ومسلم ص"98" 2011، والبغوی"3566" وأخرجه أحمد2/245، وأبو داود "4872"فی الأدب :باب فی ذی الوجهين، وابن أبی الدنيا "276"من طريق سفيان، عن أبی الزناد، به وانظر الحديث "5754"و ."5757"

5756– إسناده حسن، شريك ـ وهو ابن عبد الله النخعی القاضی ـ حديثه حسن فی الشواهد، وهذا منها، وباقی رجاله ثقات. ونقل فی "التهذيب "فی ترجمة نعيم بن حنظلة عن علی ابن المدينی أنه قال فی الحديث :إسناده حسن، ولايحفظ عن عمار عن النبی صلى الله عليه وسلم إلا من هذا الطريق، وحسنه الحافظ العراقی أيضاً فی "تخريج الإحياء 3/158 "والحديث فی "مسند أبی يعلى"1620" "، وهو فی "مصنف أبی شيبة "أيضاً 8/558 وأخرجه أبو داود "4873"فی الأدب :باب فی ذی الوجهين، عن أبی بكر بن أبی شيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسی "644"، والدارمی 2/321، والبخاری فی "الأدب المفرد"1310" "، وأبو يعلى "1637"، وابن أبی الدنيا فی "الصمت"274" "، والبيهقی 10/246من طريق عن شريك، به. وأخرجه البغوی فی "الجعديات"2412" "، ومن طريقه أبو محمد البغوی فی "شرح السنة "3568" "عن علی بن الجعد، عن شريك، به .موقوفاً وله شاهد من حديث أنس يصح به، عند أبی يعلى "2771"

وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا، وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَكْرَهَهُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيهِ، وَتَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگوں کو معدنیات کی شکل میں پاؤ گے ان میں سے زمانہ جاہلیت میں جو لوگ اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے شمار ہوں گے جبکہ وہ (دینی احکام کی) سمجھ بوجھ حاصل کرلیں اور اس معاملے کے بارے میں تم لوگوں میں سب سے بہتر اس شخص کو پاؤ گے جو اسے سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہو اس سے پہلے کہ وہ اس میں مبتلا ہو جائے اور تم لوگوں میں سب سے زیادہ برا دو غلے شخص کو پاؤ گے جو ان لوگوں کے پاس ایک چہرہ لے کر آتا ہے اور ان کے پاس اس چہرے کے ساتھ جاتا ہے۔''



5757- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجالُ الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. ابن وهب: هو عبد الله. وأخرجه مسلم "2526" في فضائل الصحابة: باب خيار الناس، و "100" "2526" ص 2011 في البر والصلة: باب ذم ذي الوجهين وتحريم فعله، عن حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/524ـ 525 عن وهب بن جرير، عن أبيه، عن يونس، به. وأخرجه البخاري "3493" و "3494" في المناقب: باب قول الله تعالى: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَى)، ومسلم "2526" و "100" "2526" ص 2011 من طريق أبي زرعة، عن أبي هريرة. وأخرجه البخاري "3459"، و "3587" في المناقب: باب علامات النبوة في الإسلام، ومسلم "2526" من طريق أبي الزناد، عن الأعرج، عن أب هريرة، مختصراً. وأخرج الجملة الأولى منه البخاري "3353" في الأنبياء: باب قول الله تعالى (وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً)، و: "3374" باب (أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ)، و: "3383" باب قول الله تعالى: (لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ)، و "4689"، في التفسير: باب (لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ)، من طريق عبيد الله، عن سعيد بن أبي سعيد، عن أبي هريرة. وزاد البخاري في "3353" بعد سعيد بن أبي سعيد: عن أبيه. وانظر الحديث رقم "5754" و. "5755"

بَابُ الْغِيبَةِ

باب! غیبت کا بیان

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ الْفَصْلِ بَيْنَ الْغِيبَةِ وَالْبُهْتَانِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' غیبت اور بہتان کے درمیان میں کیا فرق ہے

5758 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: اَنْ تَذْكُرَ اَخَاكَ بِمَا فِيهِ، قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِي اَخِي مَا ذَكَرْتُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيهِ مَا ذَكَرْتَ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا ذَكَرْتَ فَقَدْ بَهَتَّهُ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا ہے لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے بھائی کا ذکر اس میں موجود خامی کے ہمراہ کرو (لوگوں نے) عرض کی: اس بارے میں اس کی آپ کی کیا رائے ہے' اگر وہ چیز واقعی میرے بھائی میں موجود ہو' جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ چیز واقعی اس میں موجود ہو' جس کا تم نے ذکر کیا ہے' تو تم نے اس کی غیبت کی اور تم نے جس کا ذکر کیا ہے اگر وہ اس میں موجود نہ ہو' تو پھر تم نے اس پر بہتان لگایا۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ صِيَانَةِ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِتَحَفُّظِ لِسَانِهِ عَنِ الْوَقِيعَةِ فِيهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنی زبان کو اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں استعمال کرنے سے حفاظت کر کے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کو محفوظ رکھے

5758- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير العلاء وأبيه فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/230 و 458عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد . وأخرجه البغوى "3561"من طريق عثمان بن عمر، عن شعبة، به، مختصراً. وأخرجه أحمد 2/384و 386، والدارمي 2/297، وأبو داود "4874"في الأدب :باب في الغيبة، والترمذى "1934"في البر والصلة : باب ما جاء في الغيبة، من طريقين عن العلاء ، به .وقال الترمذى :حديث حسن صحيح=.

5759 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ ، قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِي اَخِي مَا اَقُولُ؟ قَالَ: فَاِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت سے مراد کیا ہے لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا اس چیز کے ہمراہ ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ سائل نے عرض کیا: آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میرے بھائی میں وہ چیز واقعی موجود ہو جو میں نے بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس میں وہ چیز موجود ہو جو تم نے بیان کی ہے' تو یوں تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ اس میں نہ ہو' تو تم نے اس پر بہتان لگایا''۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ جَوَازِ ذِكْرِ تَتَبُّعِ الْمَرْءِ عُيُوبَ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کے عیوب کی جستجو کرنا جائز نہیں ہے

5760 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ *، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): اِنَّكَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ، اَوْ كِدْتَ اَنْ تُفْسِدَهُمْ

قَالَ: يَقُولُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

5759- إسناده صحيح على شرط مسلم، وهو مكرر ما قبله. وأخرجه مسلم "2589" في البر والصلة :باب تحريم الغيبة، والبغوي "3560"، والبيهقي في "السنن 10/247 "، ومن "الآداب "154" "من طرق عن إسماعيل بن جعفر، بهذا الإسناد.

5760- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الصحيح غير راشد بن سعد، فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة إسحاق بن منصور :هو ابن بهرام الكوسج، ومحمد بن يوسف :هو الفريابي. وأخرجه أبو داود "4888" في الأدب :باب النهي عن التجسس، والطبراني "890"/19، والبيهقي 8/333، وأبو نعيم في "الحلية 6/118 "من طرق عن محمد بن يوسف الفريابي، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد "248" "، والطبراني "859"/19 من طريق عبد الرحمن بن جبير بن نفير، عن أبيه، عن معاوية. وأخرجه الطبراني "702"/19 من طريق بشر بن جبلة، عن أبي عبد الرحمن، عن أبي الدرداء، عن معاوية .وبشر بن جبلة هذا مجهول.

''اگر تم لوگوں کے پوشیدہ معاملات کی جاسوسی کرتے رہو گے' تو تم انہیں خراب کر دو گے یا تم انہیں خرابی کے قریب پہنچا دو گے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو یہ بات سنی ہے تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انہیں فائدہ پہنچایا ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَفَقُّدِ عُيُوبِ نَفْسِهِ دُوْنَ طَلَبِ مَعَايِبِ النَّاسِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اپنی ذات کے عیوب کی جستجو کرے لوگوں کے عیوب تلاش نہ کرے

5761 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): يُبْصِرُ اَحَدُكُمُ الْقَذَاةَ فِيْ عَيْنِ اَخِيْهِ، وَيَنْسَى الْجِذْعَ فِيْ عَيْنِهِ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کسی ایک کو اپنے بھائی کے آنکھ میں موجود تنکا نظر آجاتا ہے' لیکن وہ اپنی آنکھ میں موجود بھیڑ کا بچہ بھول جاتا ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُزْدَرِيْ غَيْرَهُ مِنَ النَّاسِ كَانَ هُوَ الْهَالِكَ دُوْنَهُمْ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' دوسرے کو ہلاکت کا شکار قرار دینے والا شخص ان کی بجائے بذات خود ہلاکت کا شکار ہوتا ہے

5762 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانِ الطَّائِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5761– رجاله ثقات رجال الصحيح غير كثير بن عبيد، فروى له أصحاب السنن، وهو ثقة . وأخرجه القضاعي في "مسند الشهاب "610" "من طريق علي بن الحسين، عن أبي عروبة الحسين بن محمد الحراني، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن صاعد في زوائده على "الزهد "لا بن المبارك "212"، وأبو الشيخ في "الأمثال"217" "، وأبو نعيم في "الحلية 4/99 "من طرق عن محمد بن حمير، به.

5762– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سهيل، فمن رجال مسلم .وهو في "الموطأ" 2/984في الكلام :باب ما يكره من الكلام ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/517، ومسلم "2623"في البر والصلة :باب النهي عن قول " :هلك الناس "، وأبو داود "4983"في الأدب :باب لا يقال " :خبثت نفسي "، والبغوي ."3564" وأخرجه أحمد 2/272، ومسلم"2623"، وأبو داود"4983"، والبغوي "3565"من طرق عن سهيل، بهذا الإسناد.

(متن حدیث): إِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ يَقُولُ: هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے ہیں' تو وہ شخص خود ان سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہونے والا ہو گا۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ طَلَبِ عَثَرَاتِ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْيِيرِهِمْ

مسلمانوں کی کوتاہیوں کو تلاش کرنے اور انہیں عار دلانے کی ممانعت کا تذکرہ

5763 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ، بِبَغْدَادَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّغُولِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ أَوْفَى بْنِ دَلْهَمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْمِنْبَرَ، فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ وَقَالَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ، لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ، وَلَا تَطْلُبُوا عَثَرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْ عَوْرَةَ الْمُسْلِمِ يَطْلُبِ اللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَطْلُبِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ، وَلَوْ فِي جَوْفِ بَيْتِهِ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ فَقَالَ: مَا أَعْظَمَكَ، وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ، وَلَلْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ حُرْمَةً مِنْكَ

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں اعلان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے وہ لوگو جو زبان کے ذریعے مسلمان ہو گئے ہیں' لیکن ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوا تم لوگ مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچاؤ' تم انہیں عار نہ دلاؤ' تم ان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو نہ کرو کیونکہ جو شخص مسلمان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملات کی تحقیق کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس کے پوشیدہ معاملات کی تحقیق کرے گا اسے رسوائی کا شکار کر دے گا خواہ وہ شخص اپنے گھر کے اندر موجود رہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن بیت اللہ کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا تمہاری عظمت کتنی زیادہ ہے تمہاری حرمت کتنی عظیم ہے' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مومن حرمت کے اعتبار سے تم سے زیادہ عظیم ہے۔

5763– إسناده قوي، أوفى بن دلهم روى له الترمذي، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح . وأخرجه الترمذي "2032"في البر والصلة :باب ما جاء في تعظيم المؤمن، والبغوي "3526"من طريقين عن الفضل بن موسى، بهذا الإسناد. وفي الباب عن أبي برزة عند أحمد 4/420ـ 421و 424، وأبي داود "4880"، ابن أبي الدنيا في "الصمت"167" "، والبيهقي 10/247، وسنده حسن في الشواهد. وعن ابن عباس عند الطبراني "11444"، ورجاله ثقات كما قال الهيثمي في "المجمع" 8/94وعن بريدة بن الحصيب عنده أيضاً "1155"وفيه مجهول .وعن ثوبان عند أحمد.5/279 وعن البراء عند أبي يعلى "1675"وابن أبي الدنيا في "الصمت "167" "ورجاله ثقات كما قال الهيثمي.8/93

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ الْوَقِيعَةِ فِي الْمُسْلِمِينَ، وَإِنْ كَانَ تَشْمِيرُهُ فِي الطَّاعَاتِ كَثِيرًا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ مسلمانوں کو زبانی طور پر ایذاء پہنچانے سے بچے اگرچہ وہ شخص بہت زیادہ عبادات کرتا ہو

5764 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مَوْلٰى جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ فُلَانَةَ ذَكَرَ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا، غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا قَالَ: فِي النَّارِ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ فُلَانَةَ ذَكَرَ مِنْ قِلَّةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا، وَاَنَّهَا تَصَدَّقَتْ بِاَثْوَارِ اَقِطٍ، غَيْرَ اَنَّهَا لَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا، قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فلاں عورت اس طرح کی ہے اس نے اس عورت کی بکثرت نفل نمازوں کا ذکر کیا اور یہ کہا کہ وہ اپنی زبان کے ذریعے (دوسروں) کو اذیت پہنچاتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جہنم میں جائے گی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فلاں عورت ایسی ہے پھر اس نے اس عورت کی نمازوں اور روزوں کی قلت کا ذکر کیا اور یہ بتایا: وہ پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جنت میں جائے گی۔

5764- إسناده صحيح على شرط الصحيح .أبو أسامة :هو حماد بن أسامة . وأخرجه أحمد 2/440، وللبزار "1902" من طريق الأعمش، بهذا الإسناد .وأورده الهيثمي في "المجمع 8/168 "- 169 وعزاه إليهما، وقال :رجاله ثقات. قوله" :أثوار أقط" الأثوار جمع ثور :هي القطعة من الأقط، ولأقط بفتح الهمزة وكسر القاف، وقد تسكن القاف للتخفيف مع فتح الهمزة وكسرها ـ لبن جامد مستحجر، قال الأزهري :يتخذ من اللبن المخيض، يطبخ ثم يترك حتى يَمْصُل.

بَابُ النَّمِيمَةِ

چغل خوری کا بیان

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْجَنَّةِ عَنِ النَّمَّامِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں میں سے چغل خور شخص کے جنت میں داخلے کی نفی کا تذکرہ

5765 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَجُلٌ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ اِلَى السُّلْطَانِ، فَكُنَّا جُلُوسًا مَعَ حُذَيْفَةَ، فَمَرَّ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، قِيلَ: هُوَ هٰذَا، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: ایک شخص حاکم وقت کے پاس لوگوں کی باتیں پہنچایا کرتا تھا ایک مرتبہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران وہ شخص وہاں سے گزرا' تو یہ بتایا گیا کہ یہ' تو ایسا شخص ہے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چغلی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

5765– إسناده صحيح على شرط الشيخين. جرير: هو ابن عبد الحميد الضبي، ومنصور: هو ابن المعتمر، وإبراهيم: هو ابن يزيد النخعي. وأخرجه مسلم "169" "105" في الإيمان: باب بيان غلظ تحريم النميمة، عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضاً "169" "105" عن علي بن حجر السعدي، عن جرير، به وأخرجه أحمد 5/397 و404، والبخاري "6056" في الأدب: باب ما يكره من النميمة، وفي "الأدب المفرد "322" "، والترمذي "3569" في البر والصلة: باب ما جاء في النمام، والبيهقي 10/247، والبغوي "3569"، والقضاعي في "مسند الشهاب "876" من طريق سفيان بن عيينة والثوري، كلاهما عن منصور، به. وأخرجه أحمد 5/382 و389 و402، ومسلم "170" "105" وأبو داود "4871" في الأدب: باب في القتات، وابن أبي الدنيا في "الصمت "354" والبيهقي في "السنن 8/166 "، وفي "الآداب "137" "، والبغوي "3570" من طريق الأعمش، وأحمد 5/392، والطبراني في "الكبير "3021" من طريق الحكم بن عيينة، وفي "الصغير "له "561" من طريق إبراهيم بن المهاجر، ثلاثتهم عن إبراهيم النخعي، به. وأخرجه المصنف في "روضة العقلاء "ص 176، وأحمد 5/391 و396 و399 و406، ومسلم "168" "105"، وابن أبي الدنيا "252" من طريق واصل الأحدب، عن أبي وائل، عن حذيفة.

بَابُ الْمَدْحِ

باب! تعریف کرنا

5766 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ خَالِدٍ الْبِرْتِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ، فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَانًا، وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ كَذَا وَكَذَا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دوسرے شخص کی تعریف کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی نے اپنے کسی بھائی کی تعریف کرنی ہو' تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ فلاں شخص کے بارے میں' میں یہ گمان کرتا ہوں ویسے اللہ تعالیٰ اس کا نگران ہے (اور یہ الفاظ بھی اس وقت استعمال کرنے چاہئیں) جب آدمی کو یہ بات پتہ ہو کہ وہ شخص ایسا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5767 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

5766– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن المديني فمن رجال البخاري وأخرجه أحمد 5/46، ومسلم "65" "3000"في الزهد :باب النهي عن المدح إذا كان فيه إفراط وخيف منه فتنة على الممدوح، والبيهقي 10/242من طريق يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/46و 47، والبخاري "2662"في الشهادات :باب إذا زكى رجل رجلاً كفاه، و "6162"في الأدب :باب ما جاء في قول الرجل ويلك وأبو داود "4805"في الأدب.

5767– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الصامت، فمن رجال مسلم، أبو عمران :هو عبد الملك بن حبيب الأزدي. وأخرجه أحمد 5/157و 168، ومسلم "2642"، في البر والصلة :باب أثني على الصالح فهي بشرى ولا تضره، من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/157و 168، ومسلم "2642"، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات"1197" "، وابن ماجة "4225"في الزهد :باب الثناء الحسن، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة "4139" "و "4140" من طريق شعبة، به.

خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا، ثُمَّ قَالَ: اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ، فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَانًا، وَلَا اُزَكِّی عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دوسرے شخص کی تعریف کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی شخص نے اپنے کسی بھائی کی تعریف کرنی ہو تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ فلاں شخص کے بارے میں میں یہ گمان کرتا ہوں ویسے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کو پاک قرار نہیں دیتا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَدْحَ النَّاسِ الْمَرْءَ عَلَى الطَّاعَةِ، وَسُرُوْرَهُ بِهٖ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّيَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

لوگوں کا کسی آدمی کی نیکی کی وجہ سے اس کی تعریف کرنا اور اس شخص کا اس وجہ سے خوش ہونا ریاکاری کی ایک قسم ہے

5768 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الرَّجُلُ يَعْمَلُ مِنَ الْخَيْرِ يَحْمَدُهُ النَّاسُ؟ قَالَ: تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آدمی کوئی نیک کام کرتا ہے جس کی وجہ سے لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مومن کو جلدی ملنے والی خوشخبری ہے۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِتَرْكِ الْاِغْتِرَارِ عِنْدَ الْمَدْحِ اِذَا مُدِحَ الْمَرْءُ بِهٖ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ جب کسی شخص کی تعریف کی جائے

5768- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن الصامت، فمن رجال مسلم، أبو عمران: هو عبد الملك بن حبيب الأزدي. وأخرجه أحمد 5/157 و168، ومسلم "2642"، في البر والصلة: باب أثنى على الصالح فهي بشرى ولا تضره، من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/157 و168، ومسلم "2642"، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات "1197" "، وابن ماجة "4225" في الزهد: باب الثناء الحسن، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة "4139" و "4140" من طريق شعبة، به.

تو وہ اس تعریف کے بعد خود پسندی کا شکار ہونے کو ترک کرے

5769 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: احْثُوا فِي أَفْوَاهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(کسی کی) تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈال دو''۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَرْكِ اغْتِرَارِ الْمَرْءِ بِمَا يُمْدَحُ بِهِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' جب آدمی کی تعریف کی جائے' تو وہ اس وجہ سے غلط فہمی کا شکار ہونے سے بچے

5770 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا مَدَحَ رَجُلًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ يَرْفَعُ التُّرَابَ نَحْوَهُ، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی موجودگی میں دوسرے شخص کی تعریف کی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کی طرف مٹی پھینکنا شروع کی اور بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

5769- إسناده صحيح، عبد الله بن أحمد بن ذكوان روى له أبو داود وابن ماجة، وهو صدوق، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية 6/127 "من طريق عبد الله بن زيد بن أسلم، كلاهما عن زيد بن أسلم، بهذا الإسناد، وانظر الحديث الآتي. وفي الباب عن المقداد بن الأسود عند أحمد 6/5، والبخاري في "الأدب المفرد"339" "، ومسلم "3002"، وأبو داود"4804"، والترمذي"2393"، وابن ماجة "3742"، والطبراني "20/"565"و "566"و "570"و "574"و "576"و "577"و "578"و "579"=و "580"و "581"و "582"، وأبو نعيم في "الحلية4/377 "، والبيهقي في "السنن10/242 "، وفي "الآداب"512" "، والبغوي. "3573"وعن أبي هريرة عند الترمذي "2394"وعن عبد الرحمن بن أزهر عند البزار "2023" وعن أنس عند البزار. "2024"وانظر "المجمع 8/117 "-118.

5770- إسناده صحيح، إبراهيم بن الحجاج روى له النسائي، وهو ثقة، ومن فوقه ثقات من رجال الصحيح. وأخرجه أحمد 2/94، والبخاري في "الأدب المفرد"340" " والطبراني، "13589"، والخطيب 11/107 من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وانظر ما قبله وذكره الهيثمي في "المجمع 8/117 "ونسبه لأحمد والطبراني في معجمه "الكبير "و"الأوسط"، وقال: رجاله رجال الصحيح.

''جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی ڈال دو۔''

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّمْدَحَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَيْرِ اِذَا اَرَادَ بِذٰلِكَ انْتِفَاعَ النَّاسِ بِهٖ، وَاَمِنَ الْعُجْبَ عَلٰى نَفْسِهٖ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کسی بھلائی کے حوالے سے اپنی ذات کی تعریف کرے جب کہ اس کا ارادہ یہ ہو کہ لوگ اس سے نفع حاصل کریں اور ایسا شخص خود پسندی سے محفوظ ہو

5771 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ،

(متن حدیث): قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ وَجَاءَهٗ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا عُمَارَةَ، وَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَاَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَمْ يُوَلِّ، وَلٰكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ، وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرَاْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

✿✿ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا اے ابوعمارہ آپ غزوہ حنین کے دن پیٹھ پھیر گئے تھے' تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے' تو میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری تھی البتہ لوگوں میں سے کچھ جلد باز لوگ جب ہوازن قبیلے کے تیروں کے نشانے پر آئے' تو (وہ پیچھے ہٹ گئے) اس وقت حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: میں نبی ہوں یہ بات جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَرْءَ جَائِزٌ لَهٗ اَنْ يَّمْدَحَ نَفْسَهٗ بِبَعْضِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا اَرَادَ بِذٰلِكَ قَصْدَ الْخَيْرِ بِالْمُسْتَمِعِيْنَ لَهٗ دُوْنَ اِعْطَاءِ النَّفْسِ شَهَوَاتِهَا مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات جائز ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے جو نعمتیں عطا کی ہیں

ان میں سے کچھ کے ذریعے اپنی ذات کی تعریف کرے جب کہ اس کے بارے میں اس کا ارادہ سننے والوں کے حق میں بھلائی کا ہو یہ مراد نہ ہو کہ وہ نفسانی خواہش کو پورا کرے

5772 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

5771- إسناده صحيح على شرط الشيخين، وقد تقدم تخريجه برقم "4770"

5772- إسناده صحيح على شرط الصحيح .وقد تقدم تخريجه برقم "4820"

اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِیْهِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرٍ، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ

(متن حدیث):اَنَّـهُ بَیْنَا هُوَ یَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَیْنٍ، عَلِقَتِ الْاَعْرَابُ یَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اضْطَرُّوْهُ اِلٰی سَمُرَةٍ، وَخُطِفَ رِدَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَعْطُوْنِیْ رِدَائِیْ، لَوْ كَانَ لِیْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهَا بَیْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ كَذَّابًا، وَلَا جَبَانًا

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے یہ حنین سے واپسی کی بات ہے اسی دوران دیہاتیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چیزیں مانگ رہے تھے' یہاں تک کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو درخت کی طرف جانے پر مجبور کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر بھی کھینچ لی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری چادر مجھے دو اگر میرے پاس ان ٹہنیوں کی تعداد میں نعمتیں ہوں' تو میں انہیں تمہارے درمیان تقسیم کر دوں گا تم مجھے غلط بیانی کرنے والا یا بزدل نہیں پاؤ گے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا یُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ قَبُوْلِ الْعُذْرِ، وَالْقِیَامِ عِنْدَ الْمَدْحِ بِحَیْثُ یُوْجِبُ الْحَقُّ ذٰلِكَ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ عذر کو قبول کرے اور تعریف کے وقت کھڑا ہو اس حیثیت کے ساتھ کہ حق اس کو لازم کرتا ہو

5773 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْمُثَنّٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:

(متن حدیث):قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَاَیْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَتِیْ لَضَرَبْتُهُ بِالسَّیْفِ غَیْرَ مُصْفِحٍ عَنْهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ غَیْرَةِ سَعْدٍ؟ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ، وَاللّٰهُ اَغْیَرُ

5773– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو عوانة :هو الوضاح بن عبد الله اليشكري. وأخرجه مسلم "1499"في اللعان، عن عبيد الله بن عمرو القواريري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/248، والبخاري "6846"في الحدود :باب من رأى مع امرأته رجلا فقتله، و "7416"في التوحيد :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم" :لا شخص أغير من الله"، ومسلم "1499"، والطبراني "921"/20، والبيهقي في "الأسماء والصفاة 2/12 "من طرق عن أبي عوانة، به. وأخرجه الدارمي 2/149، ومسلم "1499"، والطبراني "922"/20من طريق زائدة وعبيد الله بن عمرو الرقي، عن عبد الملك بن عمير، به. وأخرجه الطبراني "5394"من طريق عبد الرحمن بن عمرو بن شرحبيل بن سعيد بن سعد بن عبادة، عن أبيه، عن جده، قال :قال سعد بن عبادة ... وأخرجه مالك في "الموطأ 4/737 "و 823، وأحمد 2/465، ومسلم "1498"وأبو داود "4532"و "4533"من طريق سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة قال قال سعد بن عبادة :يارسول الله..

مِنِّي، وَمِنْ اَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ، وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ اللّٰهُ الْمُرْسَلِينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ، وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ، مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ

❁❁ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو پاؤں‘ تو اس سے درگزر کیے بغیر تلوار کے ذریعے قتل کردوں گا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی‘ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں سعد کے مزاج کی تیزی پر حیرانگی نہیں ہوئی اللہ کی قسم میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے ظاہری اور باطنی فواحش کو حرام قرار دیا ہے اور عذر پیش کرنا کسی کے نزدیک بھی اتنا محبوب نہیں ہے جتنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہے اسی وجہ سے اس نے رسولوں کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے‘ جس کے نزدیک اپنی تعریف‘ اللہ تعالیٰ سے زیادہ پسندیدہ ہو‘ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے (اپنی تعریف بیان کرنے والے کے لیے) جنت کا وعدہ کیا ہے۔



بَابُ التَّفَاخُرِ

ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کرنا

ذِكْرُ اِطْلَاقِ اسْمِ الْفَخْرِ عَلٰى اَهْلِ الْوَبَرِ مَعَ اِطْلَاقِ السَّكِينَةِ عَلٰى اَهْلِ الْغَنَمِ

خانہ بدوشوں کے لیے لفظ فخر استعمال کرنے کا تذکرہ اور بکریاں پالنے والے کے لیے لفظ سکینت کا استعمال کرنا

5774 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متنِ حدیث): اَلْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْكُفْرُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، وَالسَّكِينَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْوَبَرِ، يَأْتِي الْمَسِيحُ، حَتّٰى اِذَا جَاوَزَ اُحُدًا صَرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایمان یمانی ہے اور کفر مشرق کی سمت سے ہوگا بکریاں پالنے والوں میں سکینت ہوتی ہے جب کہ گھوڑے پالنے والے دیہاتیوں میں فخر (یعنی تکبر) اور ریاکاری پائی جاتی ہے دجال اس طرف سے آئے گا' یہاں تک کہ وہ احد پہاڑ عبور کرلے گا' تو فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے وہاں وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ افْتِخَارِ الْمَرْءِ بِاَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَاِنْ كَانُوْا لَهٗ اَقْرَبَ الْقَرَابَةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اہل جاہلیت پر فخر کا اظہار کرے خواہ وہ اہل جاہلیت اس کے انتہائی قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں

5774- إسناده صحيح على شرط مسلم، القعنبي :هو عبد الله بن مسلمة بن قعنب وأخرج له الترمذي "2243"في الفتن: باب ما جاء في الدجال لا يدخل المدينة، عن قتيبة، عن عبد العزيز بن محمد، بهذا الإسناد ,وقال هذا حديث حسن صحيح. وأخرجه دون قوله" :يأتي المسيح " ...أحمد2/372و 407-408و457و 484، ومسلم "86" "52"في الإيمان :باب تفاضل أهل الإيمان فيه .وبن أبي منده في "الإيمان "428 "من طرق عن العلاء، به . وأخرجه أحمد2/502، والبخاري "3499"في المناقب :باب قول الله تعالى :(يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى) ، ومسلم "87" "52"و "88"، والترمذي "3935"في المناقب :باب في فضل اليمن .

5775 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، مَوْلٰى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَفْتَخِرُوا بِآبَائِكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَا يُدَهْدِهُ الْجُعَلُ بِمَنْخِرَيْهِ خَيْرٌ مِنْ آبَائِكُمُ الَّذِينَ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زمانہ جاہلیت کے اپنے آباؤ اجداد پر فخر کا اظہار نہ کرو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے آدمی کے نتھنوں میں مٹی بھر جانا اس سے زیادہ بہتر ہے' تم اپنے ان آباؤ اجداد پر فخر کا اظہار کرو جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے تھے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ افْتِخَارَ الْمَرْءِ بِالْكَرَمِ يَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ بِالدِّيْنِ لَا بِالدُّنْيَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کا بزرگی پر فخر کرنا دینی اعتبار سے ہونا چاہئے دنیاوی حوالے سے نہیں ہونا چاہئے

5776 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَلْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ معزز شخص جو ایک معزز شخص کے صاحبزادے تھے' جو ایک معزز شخص کے صاحبزادے تھے جو ایک معزز شخص کے صاحبزادے تھے وہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادے تھے جو حضرت اسحاق علیہ السلام کے صاحبزادے تھے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے تھے' اللہ تعالیٰ ان پر درود نازل کرے۔''

5775- إسناده صحيح على شرط الصحيح .هشام :هو ابن أبي عبد الله الدستوائي، وأيوب :هو ابن يميمة السختياني . وهو في "مسند الطيالسي "2682" "، ومن طريقه أخرجه أحمد 1/301 وأخرجه الطبراني في "الكبرى "11862" "من طريق حجاج بن نصير، عن هشام الدستوائي، بهذا الإسناد .وأخرجه أيضاً "11861" من طريق الحسن بن أبي جعفر، عن أيوب، به . وأورده الهيثمي في "المجمع 8/85 "وقال :رواه أحمد والطبراني في "الكبير "و "الأوسط"، ورجال أحمد رجال الصحيح

5776- إسناده حسن، محمد بن عمرو - وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ - روى له البخاري مقرونا ومسلم متابعة، وهو صدوق، وباقي رجاله على شرط "الصحيح أبو نصر التمار :هو عبد الملك بن عبد العزيز القشيري . وأخرجه أحمد 2/416 عن عفان، عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/332، والترمذي "3116" في تفسير سورة يوسف، من طرق عن محمد بن عمرو، به. وأخرج أحمد 2/431، والبخاري "3353" في الأنبياء :باب قول الله تعالى :(وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً)، و :"3374" باب قول الله تعالى :(لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ)، و "3490" في المناقب :باب قول الله تعالى :(يَا أَيُّهَا النَّاسُ

بَابُ الشِّعْرِ وَالسَّجْعِ

باب! شعر اور سجع (کے احکام)

5777 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَاَنْ يَّمْتَلِءَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا، حَتّٰى يَرِيَهُ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِءَ شِعْرًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسی شخص کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے' وہ شعر سے بھر جائے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عُمُوْمَ هٰذَا الْخِطَابِ فِیْ خَبَرِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اُرِيْدَ بِهٖ بَعْضُ ذٰلِكَ الْعُمُوْمِ لَا الْكُلُّ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس روایت میں الفاظ کے عموم سے مراد اس عموم کا کچھ حصہ ہے سارا عموم مراد نہیں ہے

5778 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السُّكَيْنِ، بِبَلَدِ الْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

5777– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاري .أبو معاوية :وهو محمد بن خازم. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/719ـ 720، ومسلم "2257"في الشعر، وابن أبي ماجة "3759"في الأدب :باب ما يكره من الشعر، والمقدسي في "أحاديث الشعر "32" "من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد . وأخرجه ابن أبي شيبة 8/719ـ 720، وأحمد 2/288و 355و 391و 478و480، والبخاري "6155"في الأدب :باب ما يكره أن يكون الغالب في الإنسان الشعر حتى يصده عن ذكر الله والعلم والقرآن، وفي "الأدب المفرد"860" "، ومسلم"2257"، والترمذي "2851"في الأدب :باب ما جاء " :لأن يمتلء جوف أحدكم قيحاً خير من أن يمتلء شعراً"، وابن ماجة"3759"، والبيهقي10/244، والبغوي "3413"، والمقدسي في"أحاديث الشعر "32" "من طرق عن الأعمش، به. وأخرجه أبو القاسم البغوي في الجعديات"3106" "، والطحاوي4/295، وأحمد2/331،وابن عدي في "الكامل 5/1894 "و 6/2132من طرق عن أبي صالح، به وأخرجه ابن عدي 6/2091من طريق الحسن، عن أبي هريرة .وسيأتي الحديث برقم"5749"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کچھ شعر حکمت ہوتے ہیں۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّغْلِبَ عَلَى الْمَرْءِ الشِّعْرُ حَتّٰى يَقْطَعَهُ عَنِ الْفَرَائِضِ وَبَعْضِ النَّوَافِلِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی پر شاعری اتنی غالب آجائے کہ وہ اسے فرائض اور بعض نوافل سے بھی روک دے

5779 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَاَنْ يَّمْتَلِءَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا، حَتّٰى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِءَ شِعْرًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی شخص کے پیٹ کا پیپ سے مکمل طور پر بھر جانا اس کے حق میں اس سے زیادہ بہتر ہے' وہ شعر سے بھر جائے۔''

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْاَشْعَارَ بِكُلِّيَّتِهَا لَا يَجِبُ اَنْ يُّشْتَغَلَ بِهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' ہر قسم کے اشعار کے بارے میں یہ بات ضروری ہے' ان میں مشغول نہ ہوا جائے

5778- حديث صحيح، سماك في روايته عن عكرمة اضطراب، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير علي بن حرب الطائي، فقد روى له النسائي وهو صدوق. ابن إدريس :هو عبد الله بن إدريس بن يزيد بن عبد الرحمن الأودي . وأخرجه أحمد 1/296و 272و 303و 309و 313و 327و 332، وابن أبي شيبة 8/691ـ 692، والترمذي "2845"في الأدب :باب ما جاء إن من الشعر حكمة، وابن ماجة "3756"في الأدب :باب الشعر، وأبو داود "5011"في الأدب :باب ما جاء في الشعر، وأبو يعلى "2332"و "2581"، والطبراني "11758"و "11759"و "11760"و "11761"و "11762"و "11763"، والطحاوي 4/299، وأبو الشيخ في "الأمثال "6" و"7"، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان 1/355 "، والبيهقي 10/237، والمقدسي في "أحاديث الشعر" "13"من طرق عن سماك، بهذا الإسناد. وفي الباب عن أبي بن كعب عند بن أبي شيبة 8/691، وأحمد 5/125، وابنه في زوائد المسند 5/126, "والشافعي 2/188، والدارمي 2/296ـ 297، وعبد الرزاق "20499"، والطيالسي "556"و "557"، والبخاري في "صحيحه"6145" "، وفي "الأدب المفرد"858" "و "864"، وأبي داود "5010"، وابن ماحه "3755"، والبيهقي 10/237، والمقدسي ."12"

5779- إسناده صحيح على شرط الشيخين .سليمان :هو ابن مهران الأعمش وأخرجه أحمد 2/480 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو القاسم البغوي في "الجعديات"759" "، وأبو داود "5009"في الأدب :باب ما جاء في الشعر، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/295 "، وأبو نعيم في "الحلية 5/60 "، والبغوي في "شرح السنة"3412" "، وفي "تفسيره" 3/403 من طرق عن شعبة، به .وانظر الحديث ."5777"

5780 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ، بِالْبَصْرَةِ أَبُو الطَّيِّبِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے خوب صورت کلام کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض بیان جادو ہوتے ہیں اور بعض شعر حکمت ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُنْشِدَ الْأَشْعَارَ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهَا خَنًا، وَلَا فُحْشٌ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ، وہ اشعار موزوں کرسکتا ہے جب کہ ان میں کوئی گنگناہٹ اور فحاشی نہ ہو

5781 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): جَالَسْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ، فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ، وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سو مرتبہ سے زیادہ مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوں

5780– رجال الصحيح، إلا أن في رواية سماك عن عكرمة اصطراباً .ابن الشوارب :هو محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب الأموي ,وأبو عوانة :هو الوضاح بن عبد الله اليشكري . وأخرجه الطيالسي "2670"، وأحمد 1/303و 309و 327، وأبو داود "5011"في الأدب :باب ما جاء في الشعر، والترمذي "2845"في الأدب :باب ما جاء في الشعر، والترمذي "2845" في الأدب :باب ما جاء إن من الشعر حكمة، وأبو يعلى "2332"و "2581"والطبراني "11785"، وأبو الشيخ في "الأمثال "6"" من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد .وانظر الحديث ."5778"

5781– حديث صحيح، شريك وإن كان سيء الحفظ، متابع ,وباقي رجاله من رجال الصحيح. وأخرجه الترمذي "2850" في الأدب :باب ما جاء في إنشاد الشعر، وفي "الشمائل"246" "، ومن طريقه أخرجه البغوي "3411"عن علي ن حجر، بهذا الإسناد . وأخرجه الطيالسي "771"، وابن أبي شيبة 8/712ـ 713، وأحمد 5/105، والطبراني "1948"و "1950و "1953"، والبيهقي 10/240،والمقدسي في "أحاديث الشعر "17" "من طريق شريك، به. وأخرجه الطيالسي "771"، ومسلم "670" "286" "670"في المساجد :باب فضل الجلوس في مصلاه بعد الصبح وفضل المسجد، و "2322"في الفضائل :باب تبسمه صلى الله عليه وسلم وحسن عشرته، وأبو داود "1294"في الصلاة :باب صلاة الضحى، والنسائي 3/80ـ 81في السهو :باب قعود الإمام في مصلاه بعد التسليم، وفي "عمل اليوم والليلة"170" "،وأبو القاسم البغوي في "الجعديات "2159" "و"2755"، والطبراني "1933"و "1990"و"1999"، والبيهقي 10/240، والمقدسي في "أحاديث الشعر "18" "من طرق عن سماك بن حرب، به.

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب ایک دوسرے کو شعر سنایا کرتے تھے اور زمانہ جاہلیت کے واقعات کا تذکرہ کیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ خاموش بیٹھے رہتے تھے بعض اوقات آپ ﷺ ان کے ساتھ مسکرادیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ اِنْشَادِ الْمَرْءِ الشِّعْرَ الَّذِیْ لَا یَكُوْنُ فِیْهِ هِجَاءُ مُسْلِمٍ، وَلَا مَا لَا یُوْجِبُهُ الدِّیْنُ

آدمی کے لیے ایسے شعر موزوں کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ جس میں کسی مسلمان کی ہجو بیان نہ کی گئی ہو اور نہ ہی کوئی ایسی چیز ہو جسے دین نے لازم قرار نہ دیا ہو

5782 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ:

(متن حدیث): اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ، فَقَالَ: هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّةَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: هِیهِ، فَاَنْشَدْتُهُ بَیْتًا، فَقَالَ: هِیهِ، ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ، فَلَمْ یَزَلْ یَقُوْلُ: هِیهِ وَاُنْشِدُهُ حَتّٰی اَتْمَمْتُ مِائَةَ بَیْتٍ.

❀❀ عمرو بن شرید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے سواری پر مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں امیہ بن ابوصلت کا کوئی شعر یاد ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیش کرو۔ میں نے آپ ﷺ کو ایک شعر سنایا آپ ﷺ نے فرمایا: اور سناؤ میں نے آپ ﷺ کو پھر سنایا۔ نبی اکرم ﷺ مسلسل مجھے یہی فرماتے رہے: اور سناؤ' یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کو ایک سو اشعار سنائے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ اِنْشَادِ الْمَرْءِ الْاَشْعَارَ الَّتِیْ تُؤَدِّیْ اِلٰی سُلُوْكِ الْاٰخِرَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی ایسے اشعار موزوں کرسکتا ہے' جو آخرت کے راستے کی طرف لے جائیں

5783 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ الرَّیَّانِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ

5782– إسناده صحيح على شرط الصحيح .سفيان :هو ابن عيينة . أخرجه الحميدي "809"، وابن أبي شيبة 8/692، وأحمد 4/390، مسلم "2255"في الشعر، والنسائي في "اليوم"998" "، والطبراني "7238"، والبيهقي 10/226- 227، والمقدسي في "أحاديث الشعر "14" "من طريق سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه :الطبراني "7238"من طريق روح بن القاسم، عن إبراهيم، به. وأخرجه الطيالسي "1271"، وابن أبي شيبة8/692، وأحمد 4/388و 389والبخاري في "الأدب المفرد"869" "، ومسلم "2255"، والترمذي في "الشمائل"248" "، وابن أبي ماجة "3758"في الأدب :باب الشعر، والطحاوي 4/300، والطبراني "7237"، والبيهقي 10/227،والبغوي "3400"، والمقدسي "15"من طريق عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي، عن عمرو بن الشريد، به.

السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی بھی عرب نے جو سب سے بہترین شعر کہا ہے وہ لبید کا یہ مصرعہ ہے۔

''خبردار! اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز فانی ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْعَرُ كَلِمَةٍ أَرَادَ بِهِ أَشْعَرَ بَيْتٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمان ''سب سے زیادہ شعروالاکلمہ'' اس کے ذریعے مراد یہ ہے: سب سے بہترین مصرعہ

5784 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): أَشْعَرُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

5783- حديث صحيح، شريك وإن كان سيء الحفظ، قد توبع، وباقي رجاله من رجال الشيخين . وأخرجه مسلم "2256" "2"في الشعر، والترمذي "2849"في الأدب :باب ما جاء في إنشاد الشعر، وفي "الشمائل "247""عن علي بن حجر، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 2/391و444و 480- 481، ومسلم "2" "2256"من طريق شريك بن عبد الله النخعي، به . وأخرجه أحمد2/248، والبخاري "6489"في الرقاق :باب الجنة أقرب إلى أحدكم من شراك نعله والنار مثل ذلك، مسلم "2256"، وابن ماجة "3757"في الأدب :باب الشعر، والبيقي 10/237، وأبو يعيم في "الحلية7/201 "، والمقدسي في "أحاديث الشعر "1"" من طرق عن عبد الملك بن عمير، به, وأخرجه ابن شيبة 8/694- 695، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان 1/269 "- 270من طريق زائدة بن قدامة، عن عبد الملك بن عمير، عن موسى بن طلحة، عن أبي هريرة.

5784- إسناده صحيح على الشرط الشيخين .إسحاق بن إبراهيم :هو ابن راهويه، والملائي :هو أبو نعيم الفضل بن دكين، وسفيان :هو الثوري . وأخرجه أحمد2/393، وابن أبي شيبة 8/695، والبخاري "3841"في مناقب الأنصار :باب أيام الجاهلية، من طريق أبي نعيم الملائي، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد2/470، والبخاري "6147"في الأدب :باب ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه، ومسلم "3" "2256"في الشعر، والترمذي في "الشمائل"242" "، والبغوي 3399"من طريق عبد الرحمن بن مهدي، عن سفيان الثوري، به .وانظر ما قبله.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
سب سے بہترین شعر جو کسی عرب نے کہا: ہے وہ لبید کا یہ کلمہ ہے۔
''خبردار اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز فانی ہے۔''
(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا) امیہ بن ابوصلت مسلمان ہونے کے قریب پہنچ چکا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هِجَاءَ الْمَرْءِ الْقَبِيْلَةَ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرْيَةِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا کسی کے قبیلے کے ہجو بیان کرنا سب سے بڑا جھوٹ ہے

5785 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:
(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ فِرْيَةً اثْنَانِ: شَاعِرٌ يَهْجُو الْقَبِيْلَةَ بِاَسْرِهَا، وَرَجُلٌ انْتَفَى مِنْ اَبِيهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑے جھوٹے دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ شاعر جو کسی قبیلے کی ہجو کرتا ہے اور ایک وہ شخص جو اپنے باپ سے (اپنے نسب کی) نفی کرتا ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ وَقِيعَةَ الْمُسْلِمِ فِي الْمُشْرِكِينَ مِنْ اَهْلِ دَارِ الْحَرْبِ مِنَ الْاِيمَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' مسلمان کا' دارالحرب سے تعلق رکھنے والے مشرکین کی زبانی طور پر (برائی بیان کرنا) ایمان کا حصہ ہے

5786 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ،
(متن حدیث): قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ اُنْزِلَ فِي الشِّعْرِ مَا قَدْ اُنْزِلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَكَاَنَّمَا تَرْمُونَهُمْ نَضْحَ النَّبْلِ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! شعر کے بارے میں جو حکم

5785- إسناده صحيح على شرط الشيخين .جرير :هو ابن عبد الحميد، وعمرو بن مرة :هو ابن قتادة الليثي. وأخرجه ابن ماجة "3761"في الأدب :باب ما كره من الشعر، والبيهقي 10/241من طريق شيبان بن عبد الرحمن النحوي، عن الأعمش، بهذا الإسناد .وقال البصيري في "مصباح الزجاج "ورقة :233/2هذا إسناد صحيح، رجاله ثقات.

5786- حديث صحيح، ابن أبي السري- وهو محمد بن المتوكل- وإن كانت له أوهام، قد توبع، ومن فوقه على شرط الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق"20500" " ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 6/387، والطبراني "151"/19، والبيهقي10/239، والبغوي في "شرح السنة"3409" "، وفي التفسير.3/403 "وقد تقدم برقم ."4687"والنضح :هو الرومي.

نازل ہونا تھا وہ تو ہو گیا ہے (اب آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن شخص اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ذریعے جہاد کرتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ (ان کی ہجو کر کے) گویا انہیں نیزے مارتے ہو۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اِبَاحَةِ هِجَاءِ الْمُسْلِمِ الْمُشْرِكِينَ اِذَا لَمْ يَطْمَعْ فِي اِسْلَامِهِمْ اَوْ طَمِعَ فِيهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' مسلمان کے لیے مشرکین کی ہجو بیان کرنا مباح ہے'

جب کہ اسے ان کے اسلام قبول کرنے کی امید نہ ہو' خواہ اس کی امید ہو

5787 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اسْتَاْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ بِنَسَبِي؟ فَقَالَ حَسَّانُ: لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَسَلِّ الشَّعْرَةِ مِنَ الْعَجِينِ

۞۞ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت مانگی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے نسب کا کیا بنے گا حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ کو ان میں سے یوں نکالوں گا' جس طرح آٹے میں سے بال نکالا جاتا ہے۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ تَحْرِيضِ الْمُشْرِكِينَ بِالشِّعْرِ الَّذِي يَشُقُّ عَلَيْهِمْ اِنْشَادُهُ

مشرکین کو شعر کے ذریعے برانگیختہ کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ'

جو شعر موزوں کرنا ان پر گراں گزرتا ہو

5788 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، اَخُو مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

5787- إسناده صحيح، هارون بن إسحاق روى له أصحاب السُّنن، ومن فوقه من رجال الشيخين. وأخرجه البخاري "3531"في المناقب :باب من أحب أن لا يسبُّ نسبه، و "4145"في المغازي :باب حديث الإفك، و "6150"في الأدب :باب هجاء المشركين، وفي "الأدب المفرد862 "، ومسلم "2489"في فضائل الصحابة :باب فضائل حسان بن ثابت، والطحاوي 4/297، والحاكم 3/487- 488من طرق عن عبدة بن سليمان، بهذا الإسناد

5788- حديث صحيح، عبد الله بن أبي بفكر المقدمي، وإن كان ضعيفاً قد توبع عليه، ومن فوقه من رجال الصحيح .وهو في "مسند أبي يعلى."4494" "وأخرجه الترمذي "2847"في الأدب :باب ما جاء في إنشاد الشعر، وفي "الشمائل"245" "، والنسائي 5/202في مناسك الحج :باب إنشاد

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ قَامَ اَهْلُ مَكَّةَ سِمَاطَيْنِ، قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِيْ وَيَقُوْلُ:

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ — اَلْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ
ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ — وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ
يَا رَبِّ اِنِّيْ مُؤْمِنٌ بِقِيْلِهٖ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا ابْنَ رَوَاحَةَ، اَتَقُوْلُ الشِّعْرَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ، يَا عُمَرُ، لَهٰذَا اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْعِ النَّبْلِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو اہل مکہ دونوں اطراف میں کھڑے ہو گئے راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

"اے کافروں کی اولاد تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جاؤ آج ہم قرآن کے حکم کے مطابق تمہیں ماریں گے ایسی ضرب لگائیں گے جو سر کو تن سے جدا کر دے گی اور دوست کو دوست سے جدا کر دے گی اے میرے پروردگار بے شک میں تیرے فرمان پر ایمان رکھتا ہوں۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابن رواحہ! کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شعر کہہ رہے ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اسے کرنے دو یہ اشعار ان (کفار) کے لیے نیزے لگنے سے زیادہ سخت (تکلیف دہ) ہیں۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَنْ يَّسْجَعَ فِيْ كَلَامِهٖ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنے کلام کو مسجع کرے

5789 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

5789- إسناده صحيح على البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن الجعد، فمن رجال البخاري، وهو في "مسند علي بن الجعد" "1507"، ومن طريقه أخرجه أبو محمد البغوي في "شرح السنة" "3969". وأخرجه أحمد 3/170، والبخاري "2961" في الجهاد: باب البيعة في الحرب أن لا يفروا، و "3791" في مناقب الأنصار: باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم: "أصلح الأنصار والمهاجرة"، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/187 و205 و216، والبخاري "2834" في الجهاد: باب التحريض على القتال، و "4099" في المغازي: باب غزوة الخندق، و "7021" في الأحكام: باب كيف يبايع الإمام الناس، من طرق عن حميد، به. وأخرجه البخاري "2835" في الجهاد: باب حفر الخندق، و "4100"، والبيهقي 9/39 من طريق عبد العزيز بن صهيب، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/172، والبخاري "3759"، و "6413" في الرقاق: باب ما جاء في الرقاق، ومسلم "127" "1805" من طريق معاوية بن قرة، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/172، ومسلم "128" "1805"، والترمذي "3857" في المناقب: باب في مناقب أبي موسى الأشعري، من طريق قتادة، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/252 و288، ومسلم "130" "1805" من طريق ثابت، عن أنس.

(متن حدیث): قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا اَبَدَا

فَاَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَهْ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ خندق کے موقع پر انصار نے یہ اشعار پڑھے۔

''ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے کہ جب تک ہم زندہ رہے جہاد کرتے رہیں گے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب دیتے ہوئے یہ شعر پڑھا۔

''زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے (اے اللہ) تو انصار ومہاجرین کی عزت افزائی کر۔''



بَابُ الْمِزَاحِ وَالضَّحِكِ

باب! مزاح کرنے اور ہنسنے (کے بارے میں احکام)

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَّمْزَحَ مَعَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِمَا لَا يُحَرِّمُهُ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہے وہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ ایسا مذاق کر سکتا ہے جسے قرآن وسنت نے حرام قرار نہ دیا ہو

5790 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يُقَالُ لَهُ زَاهِرُ بْنُ حَرَامٍ، كَانَ يُهْدِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدِيَّةَ، فَيُجَهِّزُهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ زَاهِرًا بَادِيْنَا، وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ ، قَالَ: فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ، فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَالرَّجُلُ لَا يُبْصِرُهُ، فَقَالَ: أَرْسِلْنِي مَنْ هٰذَا؟ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا عَرَفَ أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يُلْزِقُ ظَهْرَهُ بِصَدْرِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَّشْتَرِي هٰذَا الْعَبْدَ ؟ فَقَالَ زَاهِرٌ: تَجِدُنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَاسِدًا، قَالَ: لٰكِنَّكَ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ ، أَوْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ أَنْتَ عِنْدَ اللّٰهِ غَالٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دیہات سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جسے زاہر بن حرام کہا جاتا تھا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ پیش کیا کرتا تھا' پھر جب وہ واپس جانے لگتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے ساز وسامان دیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت (بازار میں کھڑا) اپنا سامان فروخت

5790- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق "19688"" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 3/161، والترمذي في "الشمائل "239" "، وأبو يعلى "3456"، والبزار، "2735"، والبيهقي 6/169، 10/248، رواه أحمد وأبو يعلى والبزار، ورجال أحمد رجال الصحيح، وصححه الحافظ في "الإصابة 1/533 " وأخرجه البزار "2734"، والطبراني "5310"من طريقين عن شاذ بن فياض

کررہا تھا نبی اکرم ﷺ نے پیچھے سے اسے اپنے بازوؤں کے حلقے میں لے لیا وہ شخص آپ ﷺ کو نہیں دیکھ سکا اس نے کہا: آپ مجھے چھوڑ دیں کون ہے؟ جب اس نے مڑ کر دیکھا اور اسے پتہ چلا کہ یہ نبی اکرم ﷺ ہیں' تو اس نے اپنی پشت نبی اکرم ﷺ کے سینے کے ساتھ لگا دی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا اس غلام کو کون خریدے گا زاہر نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ مجھے بہت کم قیمت پائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم کم قیمت نہیں ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم قیمتی ہو۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ الْمِزَاحِ لِمَنْ وَثِقَ بِدِيْنِهٖ، وَاِنْ كَانَ ظَاهِرُ قَوْلِهٖ بَشِعًا فِي الذِّكْرِ

جو شخص اپنے دین کے بارے میں پراعتماد ہو اس کے لیے مزاح کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ اگرچہ بظاہر اس کا قول بات چیت میں مناسب نہ ہو

5791 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارِيَةً يَتِيمَةً عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ وَهِيَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ شِبْتِ، لَا اَشَبَّ اللّٰهُ قَرْنَكِ، فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ دَعَوْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى يَتِيمَتِيْ اَنْ لَا يُشِبَّ اللّٰهُ قَرْنَهَا، فَوَاللّٰهِ لَا تَشِبُّ اَبَدًا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ، اَوَ مَا عَلِمْتِ اَنِّيْ اتَّخَذْتُ عِنْدَ رَبِّيْ عَهْدًا: اَيُّمَا اَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِيْ دَعَوْتُ عَلَيْهِ لَيْسَ مِنْ اَهْلِهَا اَنْ يَّجْعَلَهَا لَهٗ طَهُوْرًا، اَوْ قُرْبَةً يُقَرِّبُهٗ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک یتیم لڑکی دیکھی سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہارے سفید بال آ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری چٹیا کو سفید نہ کرے۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ نے میری یتیم بچی کے لیے یہ دعا کی ہے' اللہ تعالیٰ اس کی چٹیا کو سفید نہ کرے۔ اللہ کی قسم! یہ تو کبھی سفید نہیں ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! کیا تم یہ بات

5791- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي بكر بن خلاد۔ وهو محمد بن خلاد۔ فمن رجال مسلم. وأخرجه الطيالسي "2071"، وأحمد 3/210و268، والدارمي 2/304، والبخاري "4621"في تفسير سورة المائدة :باب قوله تعالى (لا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) ، و "6486"في الرقائق :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: "لو تعلمون ما أعلم " ...، ومسلم "134" "2359"في الفضائل :باب توقيره صلى الله عليه، والقضاعي في "مسند الشهاب" "1430"و "1431"من طرق عن شعبة، عن موسى بن أنس، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/194و 251و268، والدارمي 2/304، وابن ماجة "4191"في الزهد :باب الحزن والبكاء ، من طريق همام، عن قتادة، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/102 و12ب6و154و217و245و290، ومسلم "426"في الصلاة :باب تحريم سبق الإمام بركوع أوسجود ونحوهما، من طريق المختار بن فلفل، عن أنس. وأخرجه أحمد 3/180من طريق أبي طلحة الأسدي، عن أنس.

نہیں جانتی کہ میں نے اپنے پروردگار سے یہ عہد لیا ہے میں اپنی امت کے جس بھی فرد کے لیے دعائے ضرر کروں اور وہ اس کا مستحق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو اس کے حق میں طہارت کے حصول کا ذریعہ اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب کے حصول کا ذریعہ بنادے گا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِقِلَّةِ الضَّحِكِ، وَكَثْرَةِ الْبُكَاءِ

کم ہنسنے اور زیادہ رونے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5792 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَمُوْسَى بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو' تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اِفْرَاطِ الْمَرْءِ فِي الضَّحِكِ اِذْ كَثْرَتُهُ لَا تُحْمَدُ عَاقِبَتُهُ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی ہنسنے میں افراط سے کام لے کیونکہ اس کی کثرت کا انجام قابل تعریف نہیں ہے

5793 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو' تو تم تھوڑا ہنسا کرو اور زیادہ رویا کرو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ضَحِكِ الْمَرْءِ عِنْدَ خُرُوْجِ الصَّوْتِ مِنْ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے مسلمان بھائی کی آواز نکلنے کے وقت ہنس پڑے

5793- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن سعيد، فقد روى له النسائي، وهو ثقة .عُقيل :هو ابن خالد بن عقيل .وقد تقدم تخريجه برقم "358" "113"و ."662"

5794 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى حَازِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ وَهُوَ يَذْكُرُ النَّاقَةَ، وَمَنْ عَقَرَهَا، فَقَالَ: (اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا) (الشمس: 12) انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيزٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ، مِثْلُ اَبِي زَمْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ، فَقَالَ: اَلَا لِمَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ، وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا فِي آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي الضَّحِكِ مِنَ الضَّرْطَةِ، فَقَالَ: اَلَا لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت یونس علیہ السلام کی) اونٹنی اور اس کے پاؤں کاٹنے والے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''جب ان میں سے بدبخت ترین شخص اٹھا۔''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اس اونٹنی کے لیے وہ شخص اٹھا جو اپنے قبیلے میں ابوزمعہ کی طرح نمایاں طاقت ور اور بہتر حیثیت رکھتا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا خبردار کوئی شخص اپنی بیوی کی پٹائی اس طرح کیوں کرتا ہے' جس طرح غلام کو مارا جاتا ہے' جب کہ اسی دن کے آخری حصے میں اس نے اسی عورت کے ساتھ ہی لیٹنا ہوتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوا خارج ہونے پر ہنسنے کے حوالے سے لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا خبردار کوئی شخص ایسی بات پر کیوں ہنستا ہے' جو وہ خود کرتا ہے۔



5794- إسناده حسن، يعقوب بن حميد صدوق ربما وهم وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين .ابن أبي حازم :هو عبد العزيز . وأخرجه أحمد 4/17، والدارمي 2/147، والبخاري "3377"في الأنبياء :باب قول الله تعالى :(وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحاً) ،و "4942"في تفسير سورة الشمس، و "5204"في المكاح :باب ما يكره من ضرب النساء ، و "6042"في الأدب: باب قول الله تعالى :(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْراً مِنْهُمْ) ، ومسلم "2855"في الجنة وصفة نعيمها :باب النار يدخلها الجبارون، والترمذي "3343"في التفسير :باب ومن سورة الشمس، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة4/335 "، وابن ماجة "1983"في النكاح :باب ضرب النساء والطبراني في "جامع البيان "من طرق عن هشام، بهذا الإسناد، مطولا ومختصراً، وانظر الحديث رقم"4190"

فَصْلٌ

فصل:

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ لُزُومُ الْبَيَانِ فِي كَلَامِهِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی کیلئے یہ بات لازم ہے' اپنے کلام میں واضح گفتگو کو اختیار کرے

5795 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مشرق کی طرف سے دو آدمی آئے ان دونوں نے خطبہ دیا ان دونوں کا بیان لوگوں کو بہت پسند آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ بیان جادو ہوتے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْبَيَانِ فِي الْكَلَامِ الَّذِي هُوَ مَحْمُودٌ

کلام میں بیان کی اس صفت کا تذکرہ' جو قابل تعریف ہوتی ہے

5796 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ، بِدِمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ *، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): اَلْبَيَانُ مِنَ اللّٰهِ، وَالْعِيُّ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلَيْسَ الْبَيَانُ كَثْرَةَ الْكَلَامِ، وَلٰكِنَّ الْبَيَانَ الْفَصْلُ فِي

5795–إسناد الحديث صحيح على شرط الشيخين .وهو في "الموطأ 2/986 "في الكلام :باب ما يكره من الكلام بغير ذكر الله . ومن طريقه أخرجه أحمد 2/16و62، والبخاري "5767"في الطب :باب إن من البيان سحراً، وأبو داود "5007"في الأدب :باب ما جاء في المتشدق في الكلام، والبغوي ."3393" وأخرجه أحمد 2/59، والبخاري "5146"في النكاح :باب الخطبة، والترمذي "2028"في البر والصلة :باب ما جاء إن من البيان سحراً، من طريقين عن زيد بن أسلم، بهذا الإسناد .وانظر الحديث رقم."5718"

الْحَقِّ، وَلَيْسَ الْعِيُّ قِلَّةَ الْكَلَامِ، وَلَكِنْ مَنْ سَفِهَ الْحَقَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور عیی شیطان کی طرف سے ہے بیان سے مراد بکثرت کلام کرنا نہیں ہے بلکہ بیان سے مراد حق کے درمیان فصل پیدا کرنا ہے اور عیی سے مراد کم گفتگو کرنا نہیں ہے بلکہ حق کے معاملے میں بے وقوفی کا مظاہرہ کرنا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ التَّمْثِيلَ لِلْأَشْيَاءِ بِالْأَشْيَاءِ فِي كَلَامِهِ

آدمی کے لیے اپنے کلام کے دوران کچھ چیزوں کو دوسری چیزوں سے تشبیہ دینے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5797 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِئَةِ، وَلَا يَكَادُ أَنْ يُوجَدَ فِيهَا رَاحِلَةٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کی مثال ایک سو ایسے اونٹوں کی مانند ہے جن میں سے سواری کے لیے کوئی نہیں ملتا۔''

5796– إسناده ضعيف جداً، عتبة بن السكن قال فيه الدارقطني :متروك الحديث، وقال مرة :منكر الحديث، وقال القراب :روى عن الأوزاعي أحاديث لم يتابع عليها، وقال البيهقي :واهٍ منسوب إلى الوضع، وذكره المؤلف في "الثقات8/508 "، وقال يخطء ويخالف، وباقي رجاله ثقات .إسماعيل بن عبيد الله :هو ابن أبي المهاجر المخزومي . وذكره الديلمي في "مسند الفردوس"5215" "، وقال المناوي في "فيض القدير5/356 "، :ورواه عنه "أي عن أبي هريرة "أيضاً أبو نعيم، وعنه ومن طريقه أورده الديلمي، ثم إن فيه رشدين بن سعد، عن عبد الرحمن بن زياد بن أنعم، وقد مر غير مرة أنهما ضعيفان.

5797– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن حمزة، فمن رجال البخاري، ونقل مغلطاي عن الباجي أن البخاري روى له مقروناً ! وأخرجه أحمد 2/122من طريقين عن إبراهيم بن سعد، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد2/121، والبخاري في "شرح مشكل الآثار 2/200 "من طريق جرير، والطبراني "13105"من طريق ابن أبي عتيق، ثلاثهم عن الزهري، به .ولفظ مسلم" :تجدون الناس كإبل مئة، لا يجد فيها راحلته ." وأخرجه الطبراني "13240"من طريق يزيد بن أبي حبيب، عن سالم، به، ولفظه " :إنما الناس كإبل مئة، يلتمس الرواحل في الناس، فلا يوجد إلا واحدة " وأخرجه أحمد 2/70و139،وابن ماجة "3990"في الفتن :باب من ترجى له السلامة من الفتن، وأبو الشيخ في "الأمثال"133" "و "134"، والقضاعي في "مسند الشهاب "197" "من طريق زيد بن أسلم، عن ابن عمر، به . وأخرجه أحمد 2/109وأبو الشيخ "139""، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 2/201"من طريق عبد الله بن دينار، عن ابن عمر .وسيأتي عند المصنف برقم "6139"من طريق آخر عن الزهري.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالَ الْكِنَايَاتِ فِي الْأَلْفَاظِ عَلَى سَبِيلِ التَّشْبِيهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءُ فِي الْحَقِيقَةِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ الفاظ میں کنایات کو تشبیہ کے طور پر استعمال کرسکتا ہے اگر چہ وہ اشیاء حقیقت میں ایسی نہ ہوں

5798 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ، فَاسْتَعَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ: مَنْدُوبٌ، فَرَكِبَهُ، فَرَجَعَ، وَقَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں خوف پھیل گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا عارضی استعمال کے لیے لیا جس کا نام مندوب تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے (اور مدینہ منورہ کا چکر لگا کر) واپس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں خطرے کی کوئی چیز نظر نہیں آئی ہم نے (اس گھوڑے کو تیز رفتاری میں) سمندر کی طرح پایا ہے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى إِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ الْمَرْءِ الْكِنَايَاتِ فِي كَلَامِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِقَاصِدٍ لِحَقَائِقِهَا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' آدمی کلام میں کنایات استعمال کرسکتا ہے اگر چہ وہ ان کے حقائق کا قصد نہ کر رہا ہو

5798- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الطيالسي "1979"، وأحمد 3/171و 180و274و291، والبخاري "2627"في الهبة :باب من استعارم من الناس الفرس، و "2857"في الجهاد :باب اسم الفرس الحمار، و :"2862"باب الركوب على الدابة الصعبة والفحولة من الخيل، :"2968"باب مبادرة الإمام عند الفزع، و "6212"في الأدب :باب المعاريض مندوحة عن الكذب، ومسلم "49" "2307"في الفضائل :باب في شجاعة النبي صلى الله عليه وسلم وتقديمه للحرب، وأبو داود "4988"في الأدب :باب ما روى في الترخيص في ذلك، والترمذي "1685"في الجهاد :باب ما جاء في الخروج عند الفزع، والبيهقي 6/88و10/25و200، والبغوي "2160"من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2867"في الجهاد: باب الفرس القطوف، من طريق سعيد، عن قتادة، به . وأخرجه أحمد 3/185، والبخاري "2820"في الجهاد :باب من طلب الولد للجهاد، :"2908"باب الحمائل وتعليق السيف بالعنق، و :"3040"باب إذا فزعوا بالليل، و "6033"في الأدب :باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل، ومسلم "48" "2307"من طريق حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ ,عَنْ أَنَسٍ . وأخرجه البخاري "2969"في الجهاد :باب السرعة والركض في الفزع، والبهقي 10/200من طريق محمد بن سرين، عن أنس.

5799 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدِ الْمَذْحِجِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ اَفْلَحُ اَخُو اَبِي قُعَيْسٍ، بَعْدَمَا نَزَلَ الْحِجَابُ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ فِيهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، اِنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي قُعَيْسٍ اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ، فَاَبَيْتُ اَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يَمْنَعُكِ اَنْ تَاْذَنِي لِعَمِّكِ ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، اِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ الَّذِي اَرْضَعَنِي، اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي امْرَاَتُهُ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ عَمُّكِ، ائْذَنِي لَهُ تَرِبَتْ يَمِينُكِ قَالَ عُرْوَةُ: فَلِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابوقعیس کے بھائی افلح نے حجاب کا حکم نازل ہو جانے کے بعد ایک مرتبہ اندر آنے کی اجازت مانگی' تو میں نے کہا: اللہ کی قسم میں انہیں اس وقت تک اجازت نہیں دوں گی' جب تک ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لیتی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ابوقعیس کے بھائی افلح نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو میں نے انہیں اس وقت تک اجازت دینے سے انکار کر دیا' جب تک میں آپ سے اجازت نہیں لیتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے چچا کو اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے مرد نے دودھ نہیں پلایا تھا مجھے اس کی بیوی نے دودھ پلایا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارا چچا ہے تم نے اسے اجازت دے دینی تھی تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

عروہ بیان کرتی ہیں: اسی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ فرماتی تھیں: رضاعت کی وجہ سے تم لوگ ان چیزوں کو بھی حرام سمجھو جنہیں نسب کی وجہ سے حرام قرار دیتے ہو۔

5799- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير كثير بن عبيد المذحجي، فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة. محمد بن حرب :هو الخولاني، والزبيدي :هو محمد بن الوليد بن عامر . وأخرجه أحمد 6/33و271، والبخاري "4796"في تفسير سورة الأحزاب :باب (إِنْ تُبْدُوا شَيْئاً أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً) ، و "5103"في النكاح :باب لبن الفحل، و :"511"باب لاتنكح المرأة على عمتها، و "6156"في الأدب :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم" :تربت يمينك"، ومسلم "3" "1445"و"4"و "6"في الرضاع :باب يحرم من الرضاعة ما يحرم من الولادة، وابن ماجة "1948"في النكاح :باب لبن الفحل، والبيهقي 7/425من طرق عن الزهري، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/38و 177و 194و 201، والدارمي 2/156، ومالك في "الموطأ 2/601 "في الرضاع :باب رضاعة الصغير، والبخاري "2644"في الشهادات :باب الشهادة على الأنساب، و "5239"في النكاح :باب ما يحل من الدخول والنظر إلى النساء في الرضاع، ومسلم "7" "1445"و "8"و "9"و "10"، والترمذي "1148"في الرضاع :باب ما جاء في لبن الفحل، وأبو داود "2057"في النكاح :باب في لبن الفحل، والنسائي 6/99 في النكاح :باب ما يحرم من الرضاع، وابن ماجة "1949"، والبيهقي 7/452، والبغوي "2280"من طرق عن عروة، به. وأخرجه أحمد 6/217من طريق القاسم بن محمد، عن عائشة .وانظر "4219"و "4220"

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالَ الْكِنَايَةِ فِي كَلَامِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ سَخَطُ اللّٰهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ کلام میں کنایہ استعمال کرسکتا ہے' جب کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ ہو

5800 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَائِقٌ يَسُوقُ، فَأَتَى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَنْجَشَةُ، رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے ہمراہ تھیں ایک شخص ان کے اونٹ لے کر جارہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور ارشاد فرمایا: اے انجشہ! آرام سے چلنا تم شیشے لے کر جارہے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ أَنْجَشَةَ السَّائِقَ كَانَ هُوَ الَّذِي يَحْدُو بِهِنَّ فِي السَّيْرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اونٹوں کو لے جانے والا شخص انجشہ چلتے ہوئے ساتھ میں حدی بھی پڑھ رہا تھا

5801 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ، لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ قَالَ قَتَادَةُ: - يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حدی خواں تھا جس کا نام انجشہ تھا اس کی آواز خوبصورت تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انجشہ! آرام سے چلنا تم شیشوں کو توڑ نہ دینا۔

5800- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاري. ابن عدى: هو محمد بن إبراهيم بن أبى عدى، وسليمان: هو ابن طرحان. وأخرجه أحمد 3/117، ومسلم "72" "3323"في الفضائل: باب رحمة النبى صلى الله عليه وسلم للنساء، من طريقين عن سليمان التيمى، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/107من طريق حميد، عن أنس. وانظر ما بعده.

5801- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه البخارى "6211"في الأدب: باب المعاريض مندوحة عن الكذب، ومسلم "73" "2323"، والبيهقى 10/227من طرق عن همام بن يحيى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "73" "2323"، والبغوى "3577"من طريق هشام الدستوائى، عن قتادة، به.

قتادہ کہتے ہیں: اس سے مراد کمزور خواتین تھیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَنْجَشَةَ كَانَ يَسُوقُ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ السَّفَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' انجشہ نامی وہ صاحب اس سفر میں نبی اکرم ﷺ کی ازواج (کی سواریوں) کو لے کر چل رہے تھے

5802 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْحَلَبِيُّ، بِدِمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عُبَيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْحَلَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ، وَكَانَ سَائِقٌ يَسُوْقُ بِهِنَّ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے ہمراہ سفر کر رہی تھیں ایک شخص ان کے اونٹوں کو ہانک کر لے جا رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آرام سے چلو تم شیشے لے کر جا رہے ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَنْجَشَةَ كَانَ غُلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' انجشہ نامی وہ صاحب نبی اکرم ﷺ کے غلام تھے

5803 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، وَاَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ مَسِيْرٍ لَهُ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ اَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ: اَنْجَشَةُ، وَهُوَ يَحْدُوْ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَنْجَشَةُ، رُوَيْدًا سَوْقَكَ الْقَوَارِيْرَ يَعْنِي النِّسَاءَ -

---

5802- إسناده قوی، عبید بن هشام روی له أبو داود، وهو صدوق تغیر فی آخر عمره فتلقن، إلا أنه قد توبع علیه، وباقی رجاله ثقات رجال الشیخین .وانظر ."5800"

5803- إسناده صحیح علی شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشیخین غیر محمد بن عبید بن حساب، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/227، والبخاری "6161"فی الأدب :باب ما جاء فی قول الرجل :ویلك، و :"6210"باب المعاریض مندوحة عن الكذب، ومسلم "70" "2323"، والبیهقی 10/227من طرق عن حماد بن زید، بهذا الإسناد. وأخرجه الطیالسی "2048"، وأحمد3/254و285، والبخاری "6209"، والبیهقی 10/200و227، والبغوی "3578"و "3579"من طریق ثابت، به . وأخرجه مسلم "2323"من طرق عن حماد بن زید، عن أیوب، به.وأخرجه أحمد3/186، والبخاری "6149"فی الأدب :باب ما یجوز من الشعر ولرجز والحداء، و :"6202"باب من دعا صاحبه فنقص من اسمه حرفا، ومسلم "71" "2323"من طریقین عن أیوب، به.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سیاہ فام غلام تھا جس کا نام انجشہ تھا وہ حدی پڑھتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے انجشہ آرام سے تم شیشوں کو لے کر جا رہے ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ خواتین کو لے کر جا رہے ہو۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اسْتِعْمَالَ التَّكْرَارِ فِي الْكَلَامِ إِذَا قَصَدَ بِذٰلِكَ التَّأْكِيدَ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ کلام میں تکرار کر سکتا ہے جب کہ اس کے ذریعے اس کا ارادہ تاکید کرنے کا ہو

5804 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ

وَكَانَ ابْنُ بُرَيْدَةَ يُصَلِّي قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو (اس دوران نماز ادا کرنا) چاہے۔''

(راوی بیان کرتے ہیں) عبداللہ بن بریدہ نامی راوی مغرب سے پہلے بھی دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ الْعَرَبَ إِذَا اَرَادَتْ وَصْفَ شَيْئَيْنِ، وَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا تَبَايُنٌ تَصِفُهُمَا بِلَفْظِ اَحَدِهِمَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے

عرب جب دو چیزوں کا وصف بیان کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اگرچہ ان کے درمیان کوئی تباین ہو پھر بھی وہ ان دونوں کی صفت کسی ایک لفظ کے ذریعے بیان کر دیتے ہیں

5805 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيجَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ:

5804- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الله: هو ابن المبارك. وهو مكرر "1560" و"1561"

5805- حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير داود بن فراهيج، وهو مختلف فيه، ويرجح أن يكون حسن الحديث، وقد توبع وهو مكرر "683".

(متن حدیث): مَا كَانَ لَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ إِلَّا الْأَسْوَدَيْنِ: التَّمْرُ، وَالْمَاءُ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہماری خوراک صرف دو سیاہ چیزیں ہوتی تھیں کھجور اور پانی۔



بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

گھر کے (اندر آنے کے لیے) اجازت مانگنا

5806 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا مُوْسٰى، اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُمَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَرَجَعَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ، فَقَالَ: مَا رَدَّكَ؟ فَقَالَ: اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَلْيَرْجِعْ، فَقَالَ: لَتَجِيْئَنِّىْ عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ، وَاِلَّا، قَالَ حَمَّادٌ: تَوَعَّدَهُ قَالَ: فَانْصَرَفَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَاَتٰى مَجْلِسَ الْاَنْصَارِ فَقَصَّ عَلَيْهِمُ الْقِصَّةَ: مَا قَالَ لِعُمَرَ، وَمَا قَالَ لَهُ عُمَرُ، فَقَالُوْا: لَا يَقُوْمُ مَعَكَ اِلَّا اَصْغَرُنَا، فَقَامَ مَعَهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، فَشَهِدَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنَّا لَا نَتَّهِمُكَ، وَلٰكِنَّ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيْدٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْاَمْرُ بِالرُّجُوْعِ لِلْمُسْتَاْذِنِ اِذَا كَانَ الشَّرْطُ مَوْجُوْدًا، وَهُوَ عَدَمُ الْاِذْنِ وَاجِبٌ، وَمَتٰى وُجِدَ الشَّرْطُ وَهُوَ الْاِذْنُ بَطَلَ الْاَمْرُ بِالرُّجُوْعِ

✿✿ عبداللہ بن ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کے لیے تین مرتبہ اجازت مانگی جب انہیں اجازت نہیں ملی' تو وہ واپس چلے گئے اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی' تو انہوں نے دریافت کیا آپ واپس کیوں چلے گئے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص تین مرتبہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے' تو اسے واپس چلے جانا چاہئے''۔

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا' تو آپ اس پر کوئی گواہ لے آئیں ورنہ پھر (یہاں حماد نامی راوی نے یہ کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں سزا دینے کا کہا)

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس آئے اور مسجد میں آ گئے وہ انصار کی محفل کے پاس تشریف لائے اور انہیں سارا واقعہ بیان کیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انہوں نے بیان کیا اور جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا' تو ان لوگوں نے کہا: آپ کے ساتھ وہ شخص اٹھ کر جائے گا' جو ہم میں کم سن ہو' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اٹھ کر گئے اور انہوں نے اس

5806- إسناده صحيح على شرط مسلم .وانظر الحديث "5807"و."5810"

بات کی گواہی دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے آپ پر کوئی الزام عائد نہیں کیا تھا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول حدیث کا معاملہ اہم ہوتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اجازت لینے والے کے لیے واپس جانے کا حکم ہونا اس صورت میں ہے' جب شرط موجود ہو اور وہ یہ کہ اجازت کا نہ ہونا واجب ہو' لیکن جب شرط پائی جائے گی اور وہ اجازت دینا ہے' تو پھر واپس جانے کا حکم کالعدم تصور ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ بَعْضَ السُّنَنِ قَدْ تَخْفٰى عَلَى الْعَالِمِ، وَقَدْ يَحْفَظُهَا مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فِي الْعِلْمِ وَالدِّيْنِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بعض سنتیں عالم سے مخفی رہتی ہیں اور انہیں وہ شخص یاد رکھے ہوتا ہے' جو علم اور دین میں اس سے کم تر مرتبے کا ہو

5807 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا مُوْسٰى، اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُمَرَ ثَلَاثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، وَكَاَنَّهُ كَانَ مَشْغُوْلًا، فَرَجَعَ اَبُوْ مُوْسٰى، فَفَرَغَ عُمَرُ، فَقَالَ: اَلَمْ اَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ؟ ائْذَنُوا لَهُ، قِيلَ: اِنَّهُ قَدْ رَجَعَ، فَدَعَا بِهٖ فَقَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ: لَتَاْتِيَنِّيْ عَلٰى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ، فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ، فَسَاَلَهُمْ، فَقَالُوْا: لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا اَصْغَرُنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، فَانْطَلَقَ بِاَبِيْ سَعِيْدٍ، فَشَهِدَ لَهُ، فَقَالَ خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ، وَلٰكِنْ سَلِّمْ مَا شِئْتَ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کے لیے تین مرتبہ اجازت مانگی انہیں اجازت نہیں ملی حضرت عمر رضی اللہ عنہ شاید اس وقت مصروف تھے' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا میں نے عبداللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی تم لوگ اسے اندر آنے کے لیے کہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا وہ' تو واپس چلے گئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلوایا (اور دریافت کیا)' تو

5807– إسناده صحيح على شرط الشيخين .محمد بن معمر :هو القيسي . وأخرجه أبو داود "5182"في الأدب :باب كم مرة يسلِّم الرجل في الإستئذان، عن يحيى بن حبيب، عن روح بن عبادة، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد4/400، والبخاري "2063"في البيوع :باب الخروج في التجارة، و "7353"في الإعتصام :باب الحجة على من قال :إن أحكام النبي صلى الله عليه وسلم، ظاهرة، وفي "الأدب المفرد "1065" "، ومسلم "36" "2153"من طرق عن ابن جريج، به. وأخرجه أحمد 4/398، ومسلم "2154"، وأبو داود "5181"و "5183"من طريق أبي بردة، عن أبي موسى . وأخرجه مالك 2/964في الاستئذان :باب الاستئذان، ومن طريقه أبو داود "5184"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اس پر کوئی ثبوت لے کر آئیں' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ انصار کی محفل میں تشریف لے گئے' ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ان لوگوں نے کہا: آپ کے حق میں اس بارے میں گواہی وہ شخص دے گا' جو ہم میں سب سے کم سن ہے اور وہ ابوسعید خدری ہے' تو حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر گئے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس بات کی گواہی دی (کہ ایسا ہی ہے)' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھ سے مخفی رہا بازار میں خرید و فروخت نے مجھے اس سے غافل کر دیا تاہم تم جو چاہو تسلیم کرو (یا تم جیسے چاہو سلام کرو)۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ عِنْدَ اسْتِئْذَانِهِ: اَنَا، دُوْنَ السَّلَامِ عَلَى الْقَوْمِ

اس بات کی ممانعت کہ (گھر کے اندر) آنے کے لیے اجازت لینے والا شخص اجازت لیتے ہوئے یہ کہے: میں ہوں اور وہ حاضرین کو سلام نہ کرے

5808 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقُلْتُ: اَنَا، فَقَالَ: اَنَا اَنَا مَرَّتَيْنِ كَاَنَّهُ كَرِهَهُ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دروازہ کھٹکھٹایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کون ہے میں نے عرض کی: میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا میں ہوں، میں ہوں گویا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند کیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يَّنْظُرَ الْمَرْءُ فِىْ دَارِ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ اِذْنِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے گھر کے اندر

5808- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الوليد: هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه البيهقي في "السنن" 8/340وفي الأدب "276"من طريق الفضل بن الحباب، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6250"في الإستذان: باب إذا قال: من ذا؟ فقال: أنا، وفي "الأدب المفرد "1086" "عن أبي الوليد، به. وأخرجه الطيالسي "1710"، وأبو القاسم البغوي في "مسند علي بن الجعد "1732" و"1734"، وأحمد 3/320و363، ومسلم "2155"في الأدب: باب كراهة قول المستأذن: أنا إذا قيل: من هذا؟ وأبو داود "5187"في الأدب: باب الرجل يستأذن بالدق، والترمذي "2711"في الإستئذان: باب ما جاء في التسليم قبل الإستئذان، والنسائي في "اليوم والليلة"328" "، وابن ماجه "3709"في الأدب: باب الإستئذان، والبيهقي 8/340، والبغوي في "شرح السنة"3323" و "3324"من طرق عن شعبة، به.

اس کی اجازت کے بغیر دیکھے

5809 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ:

(متن حدیث): اِطَّلَعَ رَجُلٌ مِّنْ حُجْرٍ فِيْ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ، اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک میں جھانک کر دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک کنگھی تھی جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو کھجا رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا' تو ارشاد فرمایا اگر مجھے یہ پتہ ہوتا کہ تم اس طرح جھانک رہے ہو' تو میں یہ کنگھی تمہاری آنکھ میں چبھو دیتا اجازت لینے کا حکم اس لیے دیا گیا تا کہ (گھر والوں پر) نگاہ نہ پڑے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ وَصْفِ الْاِسْتِئْذَانِ اِذَا اَرَادَ ذٰلِكَ عَلٰى اَقْوَامٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' جب وہ کسی کے گھر جائے' تو اس مخصوص طریقے کے مطابق اجازت لے (جس کا ذکر حدیث میں ہے)

5810 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهٗ، اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ، سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ:

5809- إسناده صحيح على شرط البخاری، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم، فمن رجال البخاری. الوليد :هو ابن مسلم القرشی .وأخرجه الدارمی 2/199، والطبرانی فی "الكبير "5661" "عن محمد بن يوسف الفريابی، عن الأوزاعی، بهذا الإسناد .وسيأتی برقم "6001"

5810-إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم .بكير :هو ابن عبد الله بن الأشجع وأخرجه مسلم "34" "2153"فی الآب :باب ما الإستئذان، عن أبی الطاهر، والبيهقی فی "الآداب "275" "عن بحر بن نصر، كلاهما ن ابن وهب، بهذا الإسناد وأخرجه ملك فی "الموطأ 2/963 "فی الإستئذان :باب الإستئذان، عن الثقة عنده، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ،به .وأخرج أحمد 3/6، والبخاری "6245"فی الاستئذان :باب التسليم والإستئذان ثلاثا، ومسلم "33" "2153"، وأبو داود "5180"فی الأدب :كم مرة يسلم الرجل فی الإستئذان، والبيهقی 8/339من طريق يزيد بن خصيفة، عن بسر بن سعيد، به .وأخرجه الطيالسی "2164"، وعبد الرزاق "19423"، وأحمد 3/19و 4/393-394و403و410و418، والدارمی 2/274، ومسلم "35" "2153"، والترمذی "2690"فی الإستئذان :باب ما جاء فی الاستئذان ثلاثة، وابن ماجة "3706"فی الأدب :باب فی الاستئذان، والبغوی "3318"من طرق عن أبی نضرة، عن أبی سعيد الخدری.

(متن حدیث): كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَأَتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ بِعَصًا حَتَّى وَقَفَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْإِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ، وَإِلَّا فَارْجِعْ؟ قَالَ أُبَيٌّ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، فَرَجَعْتُ، ثُمَّ جِئْتُهُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُهُ أَمْسِ، فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَقَالَ: قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ عَلَى شُغْلٍ، فَلَوِ اسْتَأْذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَوَاللَّهِ لَأُوجِعَنَّ ظَهْرَكَ أَوْ لَتَأْتِيَنِّي بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا، قَالَ: فَقَالَ أُبَيٌّ: وَاللَّهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَحْدَثُنَا سِنًّا، قُمْ يَا أَبَا سَعِيدٍ، فَقُمْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ: قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی محفل میں موجود تھے اسی دوران حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ عصا ہاتھ میں لے کر تشریف لے آئے اور ٹھہر گئے انہوں نے کہا: میں آپ لوگوں کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپ میں سے کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تین مرتبہ اجازت مانگی جائے' اگر تمہیں اجازت مل جاتی ہے' تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلے جاؤ۔ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا ہوا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کے لیے گزشتہ شام تین مرتبہ اجازت مانگی مجھے اجازت نہیں ملی' تو میں واپس آ گیا پھر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا جب میں ان کے پاس آیا' تو میں نے انہیں بتایا: گزشتہ شام میں آپ کے پاس آیا تھا میں نے تین مرتبہ سلام کیا پھر میں واپس چلا گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا ہم نے آپ کی آواز سن لی تھی' لیکن ہم اس وقت کچھ مصروف تھے اگر آپ اجازت لیتے رہتے' یہاں تک کہ آپ کو اجازت مل جاتی (تو یہ مناسب ہوتا)' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دوسری طرح اجازت لی جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم یا' تو آپ اس بارے میں اپنے ساتھ کوئی گواہ لے کر آئیں ورنہ ہم آپ کی پشت پر سزا عائد کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم آپ کے ہمراہ وہ شخص اٹھ کر جائے گا' جو ہم میں سب سے کم سن ہو۔ اے ابوسعید تم اٹھو۔ راوی کہتے ہیں: تو میں کھڑا ہوا اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا میں نے بتایا: میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ دُخُولَ بَيْتِ الدَّاعِي بِغَيْرِ إِذْنِهِ إِذَا كَانَ مَعَهُ رَسُولُهُ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' جس شخص نے اسے بلایا ہے اس کے گھر میں اجازت لیے بغیر بھی داخل ہو سکتا ہے جب کہ اس کا پیغام رساں اس کے ساتھ ہو

5811 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ،

قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَى الرَّجُلِ اِذْنُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص کا دوسرے شخص کی طرف پیغام رساں کو بھیجنا اس کی طرف سے اجازت (شمار ہوگا)۔''



5811- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة فمن رجال مسلم .وأخرجه البيهقي 8/340من طريق يوسف بن يعقوب، عن سليمان بن حرب، بهذا الإسنادوأخرجه البخاري في "الأدب المفرد"1076" "، وأبو داود "5189"في الأدب :باب في الرجل يدعى أيكون ذلك إذنه؟ والبيهقي 8/340من طريق موسى بن اسماعيل، عن حبيب وهشام، عن محمد بن سيرين، بهوعلقه البخاري في "صحيحه"، 11/31عن سعيد عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هريرة، ووصله أحمد 2/533، والبخاري في "الأدب المفرد"1075" "، وأبو داود"5190"، والبيهقي 8/340من طريقين عن سعيد به، ولفظه "إذا دعى أحدكم فجاء مع الرسول، فهو إذنه"وأخرج ابن أبي شيبة 8/646عن أبي بكر بن عياش، والبخاري في "الأدب المفرد" "1074"، عن شعبة، كلاهما عن أبي إسحاق، عن أبي الأحوص، عن عبد الله قال :إذا دعي الرجل، فقد أُذن له .وهذا سند صحيح موقوف.

بَابُ الْاَسْمَاءِ وَالْكُنٰى

باب! نام اور کنیت (کے بارے میں احکام)

5812 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے نام کے مطابق نام رکھ لو، لیکن میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو۔''

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِىْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5813 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ

5812– إسناده صحيح على شرط مسلم. أبو يونس ـ وقد تحرف في الأصل إلى أبي أويس ـ اسمه سليم بن جبير الدوسي المصري مولى أبي هريرة. وأخرج عبد الرزاق "19866"، وابن أبي شيبة 8/671 وأحمد،2/248و260و270و392 و491 و499، والدارمي 2/291ـ292، والبخاري "3539"في المناقب :باب كنية النبي صلى الله عليه وسلم، "6188"في الأدب: باب قول النبي صلى الله عليه وسلم " :سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي"، ومسلم "2134"في الآداب :باب النهي عن التكني بأبي القاسم، وابو داود "4965"في الأدب :باب الرجل يتكنى بأبي القاسم، وابن ماجة، "3735"في الأدب :باب الجمع بين اسم النبي صلى الله وكنيته، وأبو نعيم في "الحلية8/295 "، و"تاريخ أصبهان 2/143 "، والبيهقي في "السنن9/308 "، وفي "الآداب"613""، والبغوي "3363"من طرق عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة. وأخرجه الطيالسي "2419"، والبخاري "110"في العلم :باب إثم من كذب على النبي صلى الله عليه وسلم، و "6197"في الأداب :باب من سمى باسم الأنبياء , والبيهقي 9/307من طريق أبي حصين، عن أبي صالح، عن أبي هريرة. وأخرجه احمد 2/312و455و457و 461من طريق أبي زرعة، عن أبي هريرة.

5813– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير النفيلي ـ وهو عبد الله بن محمد بن علي ـ فمن رجال البخاري. وأخرجه البخاري "2121"في البيوع :باب ما ذكر في الأسواق، عن مالك بن إسماعيل، عن زهير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد3/114و121و189، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات"1511" "، وابن أبي شيبة8/671، والبخاري "2120"، و "3537"في المناقب :باب كنية النبي صلى الله عليه وسلم، وفي "الأدب المفرد "837" "و"845"، ومسلم "2131"في الآداب :باب ما جاء في أسماء النبي صلى الله عليه وسلم، وأبو يعلى "3787"و"3811"، والبيهقي 9/308و309، والبغوي "3364"من طرق عن حميد، به.

الطَّوِيْلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَائِمًا بِالْبَقِيعِ، فَنَادَى رَجُلٌ اٰخَرُ: يَا اَبَا الْقَاسِمِ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَمْ اَعْنِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں کھڑے ہوئے تھے ایک شخص نے بلند آواز میں دوسرے کو مخاطب کیا: اے ابوالقاسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے' تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بلایا میں نے فلاں شخص کو بلایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے نام کے مطابق نام رکھ لو' لیکن میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْقَصْدَ فِي هٰذَا الزَّجْرِ اِنَّمَا هُوَ الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس ممانعت سے مقصود یہ ہے' ان دونوں کو جمع کیا جائے

5814 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَجْمَعُوْا بَيْنَ اسْمِي وَكُنْيَتِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے نام اور کنیت کو جمع نہ کرو۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ اِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ اِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا فِي اِنْسَانٍ، لَا انْفِرَادِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس فعل سے اس وقت منع کیا گیا ہے' جب ان دونوں کو کسی ایک شخص میں جمع کر دیا گیا ہو ان میں سے ہر ایک کو انفرادی طور پر اختیار کرنا ممنوع نہیں ہے

5815 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ، بِالْفُسْطَاطِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ،

5814- إسناده حسن، ابن عجلان - وهو محمد - روى له مسلم متابعة وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير عجلان والد محمد، فمن رجال مسلم وأخرجه أحمد 2/433 عن يحيى القطان، والبخاري في "الأدب المفرد" "844"، والترمذي "2841" في الأدب: باب ماجاء في كراهية الجمع بين اسم النبي صلى الله عليه وسلم وكنيته، من طريق الليث، كلاهما عن ابن عجلان، بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

5815- إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله.

قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ نَهَى اَنْ يَّجْمَعَ اَحَدٌ اسْمَهُ وَكُنْيَتَهُ، فَيُسَمَّى مُحَمَّدٌ اَبَا الْقَاسِمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کو جمع کرے اور اس کا نام ابوالقاسم محمد رکھا جائے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ هٰذَا الزَّجْرَ وَقَعَ عَلَى الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا فِيْ شَخْصٍ وَاحِدٍ لَا انْفِرَادِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْهِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے یہ ممانعت اس صورت سے تعلق

رکھتی ہے جب ان دونوں کو کسی ایک شخص میں جمع کر دیا گیا ہو ایسا نہیں ہے جب ان دونوں میں سے کوئی ایک انفرادی طور پر ہو (تو وہ بھی ممنوع ہوگی)

5816 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَنَّيْتُمْ فَلَا تَسَمَّوْا بِي، وَاِذَا سَمَّيْتُمْ بِي، فَلَا تَكَنَّوْا بِي *

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم کنیت اختیار کرو تو میرے نام کے مطابق نام نہ رکھو اور جب تم میرے نام کے مطابق نام رکھو تو میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو۔''

5816- حديث صحيح، إسناده على شرط مسلم , وأخرجه الترمذي "2842"في الأدب :باب ما جاء في كراهة الجمع بين اسم النبي صلى الله عليه وسلم وكنيته، عن الحسين بن حريث، بهذا الإسناد وقال :حسن غريب من هذا الوجه. وأخرجه أحمد 3/313، والبيهقي 9/309من طرق عن هشام، عن أبي الزبير، به. وأخرجه الطيالسي "1730"، وعبد الرزاق "19866"، وأحمد 3/298و 301و 303و 313و 370و 385، وابن أبي شيبة 8/671، والبخاري "3538"في المناقب :باب كنية النبي صلى الله عليه وسلم، و "6187"في الأدب :باب قول النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :تَسَمَّوْا بِاسْمِي ولا تكنو بكنيتي"، و :"6196"باب من سمى بأسماء النبي صلى الله عليه وسلم، وفي "الأدب المفرد "842" "، ومسلم "13" "2133"و "4"و "5"و "6"و "7"في الأدب: باب النهي عن التكني بأبي القاسم، وأبو داود "4965"في الأدب :باب في الرجل يكتني بأبي القاسم، وأبو يعلى "1915"و "1923"، والحاكم 4/277، والبيهقي 9/308من طريق سالم بن أبي الجعد، عن جابر، ولفظه " :تسموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي، فإنما أنا قاسم أقسم بينكم" وأخرجه أحمد 3/313،وابن أبي شيبة 8/671، وابن ماجة "3736"في الأدب :باب الجمع بين اسم النبي صلى الله عليه وسلم، وكنيته، وأبو يعلى "1923"و "2302"من طريق عن الأعمش، عن أبي سفيان، عن جابر باللفظ السابق.

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5817 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَزَّارُ، بِوَاسِطَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَدِّى تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ اسْمِى وَكُنْيَتِى، اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ، اللّٰهُ يُعْطِى، وَاَنَا اَقْسِمُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ وَاَبِيهِ، وَهُمَا ثِقَتَانِ، وَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے نام اور کنیت کو جمع نہ کرو میں ابوالقاسم ہوں اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ابن عجلان نے مکبری کے حوالے سے اور ان کے والد دونوں سے سنی ہے یہ دونوں راوی ثقہ ہیں اور اس کے دونوں طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْاَمْرِ لِلْمَرْءِ اَنْ يُّحْسِنَ اَسَامِىَ اَوْلَادِهِ لِنِدَاءِ الْمَلَائِكَةِ فِى الْقِيَامَةِ اِيَّاهُمْ بِهَا

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ' وہ اپنی اولاد کے اچھے نام رکھے کیونکہ قیامت کے دن فرشتے ان کو انہی ناموں سے پکاریں گے

5818 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى زَكَرِيَّا، عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَسْمَائِكُمْ وَاَسْمَاءِ آبَائِكُمْ، فَحَسِّنُوا اَسْمَاءَ كُمْ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5817– إسناده حسن وقد تقدم برقم "5814"و ."5815"إسحاق الأزرق :هو ابن يوسف بن مرداس.

5818– رجاله ثقات غير داود بن عمرو ـ وهو الأودى ـ وقد تحرف فى "التقريب "إلى الأزدى وهو صدوق، إلا أن عبد الله بن أبى زكريا لم يدرك أبا الدرداء كما نص عليه الحافظان ابن حجر والمنذرى وغيرهما، فهو منقطع. وأخرجه أحمد 5/194، والدارمى 2/292، وأبو داود "4948"فى الأدب :باب فى تغيير الأسماء ، والبيهقى 9/306، والبغوى "3360"من طرق عن هشيم، بهذا الإسناد.

''قیامت کے دن تم لوگوں کو تمہارے ناموں اور تمہارے باپ دادا کے ناموں سے بلایا جائے گا' تو تم لوگ اپنے نام اچھے رکھو۔''

5819 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ: اَنْتِ جَمِيلَةُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کا نام عاصیہ سے تبدیل کر دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جمیلہ ہو۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ تَفَرَّدَ بِهِ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے' عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں یحییٰ بن القطان نامی راوی منفرد ہے

5820 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَاصِيَةَ: اَنْتِ جَمِيلَةُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اسْتِعْمَالُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْفِعْلَ لَمْ

5819- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "المسند 2/18" ومن طريق أحمد أخرجه مسلم "14" "2139" في الآداب: باب كراهية التسمية بالأسماء القبيحة، وأبو داود "4952" في الأدب: باب تغيير الاسم القبيح، والبيهقي 9/307 وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد" "820"، ومسلم "14" "2139"، وأبو داود "4952"، والترمذي "2840" في الأدب: باب ما جاء في تغيير الأسماء، من طرق عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. وانظر ما بعده.

5820- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير إبراهيم بن الحجاج ـ هو السامي ـ فقد روى له النسائي، هو ثقة. وأخرجه الدارمي 2/292ـ 293، وابن أبي شيبة 8/66، ومسلم "15" "2139" وابن ماجة "3733" في الأدب: باب تغيير الأسماء، من طريقين عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وسيأتي برقم "5826" و "6114" فما بعده. 5821- إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبدة: هو ابن سليمان الكلابي. وأخرجه أبو يعلى "4556" عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وأورده الهيثمي في "المجمع 8/51" وقال: رواه أبو يعلى والطبراني في "الأوسط"، ورجال أبي يعلى رجال الصحيح. وأخرجه الطبراني في "الصغير" "349" من طريق شَرِيكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عائشة رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سمع اسماً قبيحاً غيره، فمر على قرية يقال لها: عفرة، فسماها خضرة. قال الهيثمي في "المجمع: 8/51" رواه الطبراني في "الصغير" ورجاله رجال الصحيح!

يَكُنْ تَطَيُّرًا بِعَاصِيَةَ، وَلٰكِنْ تَفَاؤُلًا بِجَمِيلَةَ، وَكَذٰلِكَ مَا يُشْبِهُ هٰذَا الْجِنْسَ مِنَ الْأَسْمَاءِ، لِأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الطِّيَرَةِ فِي غَيْرِ خَبَرٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ (نامی خاتون) سے فرمایا: تم جمیلہ ہو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس فعل پر عمل کرنا اس لیے نہیں تھا کہ آپ لفظ عاصیہ کے ذریعے بدشگونی مراد لے رہے تھے بلکہ آپ لفظ جمیلہ کے ذریعے فال حاصل کرنا چاہتے تھے اور اس نوعیت کے دیگر ناموں کا بھی یہی حکم ہوگا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدشگونی سے منع کیا ہے جیسا کہ دوسری روایت میں مذکور ہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' اس فعل پر عمل کیا جائے گا' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

5821 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِاَرْضٍ تُسَمّٰى غَدِرَةَ، فَسَمَّاهَا خَضِرَةً

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک سرزمین کے پاس سے ہوا جس کا نام ''غدرہ'' تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ''خضرہ'' (یعنی سرسبز و شاداب) رکھ دیا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَالِثٍ يُصَرِّحُ بِاِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ هٰذَا الْفِعْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

اس تیسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' ہم نے جو فعل ذکر کیا ہے اس پر عمل کرنا مباح ہے

5822 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5822- حديث صحيح، ابن أبي السرى قد توبع، ومن فوقه رجال ثقات رجال الشيخين. وهو في "المصنف"19851" "، وقد سقط من المطبوع منه "لجده" ومن طريق عبد الرزاق أخرجه أحمد 5/433، والبخاري "6190"في الأدب :باب اسم الحزن، وفي "الأدب المفرد "841" "، وأبو داود "4956"في الأدب :باب في تغيير الاسم القبيح، والطبراني "819"/20، والبيهقي 9/307، والبغوي ."3372" وأخرجه البخاري "6193"في الأدب :باب تحويل الاسم إلى اسم أحسن منه، وفي "الأدب المفرد "841" "من طريق عبد الحميد بن جبير بن شيبة، عن سعيد بن المسيب، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني "3600"من طريق قتادة، عن سعيد بن المسيب أن جده أتى النبي صلى الله عليه وسلم ...ووصله في "818"/20من هذا الطريق والحزونة : ضد السهولة، وهو ماخشن وغلظ من الأرض..

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْهِ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَدِّهِ: مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ: حَزْنٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ ، قَالَ: لَا اُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ اَبِيْ قَالَ سَعِيْدٌ: فَمَا زَالَتْ فِيْنَا حُزُوْنَةٌ بَعْدُ

❀❀ سعید بن میسّب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کے دادا سے دریافت کیا تمہارا نام کیا ہے انہوں نے عرض کی: حزن (یعنی پریشانی) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم سہل (یعنی آسانی) ہو انہوں نے عرض کی: میں وہ نام تبدیل نہیں کرنا چاہتا جو میرے والد نے میرا نام رکھا ہے۔

سعید بن میسّب کہتے ہیں: اس کے بعد وہ ہمیشہ غمگین ہی رہے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يَدُلُّ عَلٰى اِبَاحَةِ اسْتِعْمَالِ مَا وَصَفْنَا

اس چوتھی روایت کا تذکرہ ٗ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے ٗ ہم نے جو صفت بیان کی اس پر عمل کرنا مباح ہے

5823 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: يَا شِهَابُ، قَالَ: اَنْتَ هِشَامٌ

❀❀ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے شہاب! تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہشام ہو۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُغَيِّرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْمَاءَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے ان اسماء کو تبدیل کر دیا تھا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

5824 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ:

5823– إسناده حسن، عمران ـ وهو ابن دوار ـ القطان صدوق، وباقي رجاله على شرط الصحيح .وأبو داود :هو سليمان بن داود الطيالسي، وهو في "مسند"1501" " وأخرجه البخاري في "الأدب المفرد"825" "، والحاكم 4/276ـ 277من طريق عمرو بن مرزوق، عن عمران القطان، بهذا الإسناد وصححه الحاكم ووافق الذهبي. وأخرج الحاكم 4/277، والطبراني "442"/22، من حديث هشام بن عامر رضي الله عنه قال :أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ " :ما اسمك"؟، قلت :شهاب، قال" :بل أنت هشام"

(متن حدیث): اَتَيْتُ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّاهُ، حَدِّثِينِي بِشَيْءٍ سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّيْرُ يَجْرِي بِقَدَرٍ، وَكَانَ يُعْجِبُهُ الْفَالُ الْحَسَنُ

ابوبردہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: اے امی جان آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بدشگونی تقدیر کے مطابق ہوتی ہے۔

تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی فال پسند تھی۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس علت کی صراحت کرتی ہے' جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں

5825 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَيُعْجِبُهُ الْاِسْمُ الْحَسَنُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اچھا شگون لیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا نام رکھنا پسند تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَصْدَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَغْيِيرِ الْاَسْمَاءِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا لَمْ يَكُنِ التَّطَيُّرَ بِتِلْكَ الْاَسْمَاءِ

5824- إسناده حسن، حسان بن إبراهيم روى له الشيخان متابعة، وهو صدوق يخطىء، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير يوسف بن أبي بردة فقد روى له أصحاب السُّنن ,وهو ثقة. وأخرجه أحمد 6/129، والحاكم 1/32 من طريق عفان، البزار مختصراً "2161" من طريق حميد بن مسعدة، كلاهما عن حسان بن إبراهيم، بهذا الإسناد .قال الحاكم :قد احتج الشيخان برواة هذا الحديث عن آخرهم !غير يوسف بن أبي بردة، والذي عندي أنهما لم يهملاه بجرح ولا بضعف، بل لقلة حديثه فإنه عزيز الحديث جداً.

5825- إسناده صحيح إن سلم من الانقطاع بين جرير وبين عبد الملك، رجاله ثقات .وعبد الملك بن سعيد بن جبير روى له البخاري تعليقاً، وهو ثقه، وهو عند غير المؤلف بزيادة ليث بن أبي سليم بين جرير وبين عبد الملك . فقد أخرجه أحمد 1/257، والطيالسي "2690" من طريق جرير بن عبد الحميد، عن ليث بن أبي سليم، عن عبد الملك، بهذا الإسناد .قال الطيالسي بعد عبد الملك :أظنه ابن أبي بشير !قلت :وليث ضعيف. وأخرجه أحمد 1/303-304، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات "3116" "و "3117"، وأبو محمد البغوي في "شرح السنة "3254" "من طريقين عن ليث، عن عكرمة، به .قلت :ليث يروي عن عكرمة بغير واسطة، ولكنه روى هذا الحديث كما سبق عن عبد الملك بن سعيد، عن عكرمة، وقد حذف هنا عبد الملك، فأما أنه أرسل الحديث مرة ووصله أخرى، وإما أنه سمعه من عكرمة ومن عبد الملك عن عكرمة .كما قال أحمد شاكر رحمه الله . وأخرجه الطبراني "11294" من طريق سقيد بن سلمة، عن ليث، عن عبد الملك، عن عطاء ، عن ابن عباس

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا اسماء کو تبدیل کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ان اسماء سے بدشگونی حاصل نہ کی جائے

5826 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَاُحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ

✿✿ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیماری کے متعدی ہونے اور بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں ہے' تاہم میں اچھی فال کو پسند کرتا ہوں''۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِاَنَّ اسْتِعْمَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَاهُ كَانَ عَلٰى سَبِيْلِ التَّفَاؤُلِ لَا التَّطَيُّرِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس چیز پر عمل کیا تھا جس کا ہم نے ذکر کیا یہ اچھی فال حاصل کرنے کے طور پر تھا بری فال کے طور پر نہیں تھا

5827 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَبِي اِسْرَائِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ غَيْرَ اَنَّهُ كَانَ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَرْضًا سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا، فَاِنْ كَانَ حَسَنًا رُئِيَ الْبِشْرُ فِي وَجْهِهِ، وَاِنْ كَانَ قَبِيحًا رُئِيَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ

5826– إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يوسف بن موسى - وهو القطان - فمن رجال البخاري. جرير: هو ابن عبد الحميد. وأخرجه أحمد 2/507، ومسلم ص "14" 1746 في السلام: باب الطيرة والفأل وما يكون فيه من الشؤم، من طريق يزيد بن هارون، عن هشام بن حسان، بهذا الإسناد. وأخرجه مختصراً أحمد 2/420، والطحاوي 4/309 و312 والطبري "15" في "مسند علي" من "تهذيب الآثار" "12" و "13" من طريق علي بن رباح، عن أبي هريرة وأخرجه أحمد 2/487، وابن أبي عاصم في "السنة" "276"، والطبري "15" من طريق مضارب بن حزن، عن أبي هريرة، ولفظ أحمد ": لا عدوى ولا هامة، وخير الطير الفأل، والعين حق" وأخرجه أحمد 2/487، في الطب: باب لا هامة، من طريق أبي صالح، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال": لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر ." وانظر بقية تخريجه في الأحاديث رقم "6114" و "6115" و "6116" و "6118" و "6121" و "6125".

5827– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إسحاق بن إبراهيم، فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة. عبد الصمد بن عبد الوارث، وابن بريدة: هو عبد الله. وأخرجه أحمد 5/347 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "3920" في الطب: باب في الطيرة، والنسائي في " الكبرى " كما في "التحفة 2/89 "، والبيهقي 8/140 من طريقين عن هشام، به.

ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کسی چیز کے ذریعے فال حاصل نہیں کرتے تھے تاہم آپ ﷺ کا یہ معمول تھا' جب آپ ﷺ کسی علاقے میں آتے تھے' تو آپ ﷺ اس جگہ کے نام کے بارے میں دریافت کرتے تھے اگر اس کا نام اچھا ہوتا تھا' تو اس کا اثر آپ ﷺ کے چہرے پر محسوس ہو جاتا تھا اور اگر اس کا نام برا ہوتا تھا' تو اس کا اثر بھی آپ ﷺ کے چہرے پر محسوس ہو جاتا تھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مُضَادٌّ فِي الْقَصْدِ لِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْأَخْبَارِ قَبْلُ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت قصد میں ان روایات کے برخلاف ہے' جو ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں

5828 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اسْمُ اَبِي عَزِيزًا، فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

خیثمہ بیان کرتے ہیں: میرے والد کا نام عزیز تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ قَدْ يُوهِمُ مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ اَنَّهُ مُضَادٌّ لِلْاَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت ان روایات کے برخلاف ہے' جنہیں ہم اس سے پہلے نقل کر چکے ہیں

5829 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

5828– إسناده صحيح على شرط الشيخين غير صحابيه .سفيان :هو الثورى، وأبو إسحاق :هو عمرو بن عبد الله السبيعى، وخيثمة :هو ابن عبد الرحمن بن أبى سبرة الجعفى، لأبيه ولجده صحبة . وأخرجه أحمد 4/178، وابن سعد فى "الطبقات 6/286 "، والحاكم 4/276من طرق عن أبى إسحاق، بهذا الإسناد .وصححه الحاكم ووافقه الذهبى. وأخرجه أحمد 4/178عن وكيع، عن يونس بى أبى إسحاق، عن خيثمة. وأخرجه ابن أبى شيبة 8/663عن محمد بن فضيل، عن العلاء بن المسيب، عن خيثمة.

5829– إسناده صحيح، أبو عبيدة بن أبى السفر ـ وهو أحمد بن عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بن أبى السفر ـ روى له الترمذى والنسائى وابن ماجة، وهو صدوق وقد توبع، وباقى رجاله ثقات على شرط الصحيح .محمد بن عبد الرحمن :هو مولى آل طلحة.وأخرجه ابن أبى شيبة 8/664، والبخارى فى "الأدب المفرد"831" "، ومسلم، "2140"فى الآداب :باب استحباب تغير الاسم القبيح إلى حسن، وأبو داود "1503"فى الصلاة :باب التسبيح بالحصى، والنسائى فى "اليوم والليلة "162" "، والبغوى "3374"من طرق عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طلحة، بهذا الإسناد.

الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ اسْمُ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ بَرَّةَ، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُوَيْرِيَةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا نام پہلے برہ تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام جویریہ رکھا۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا كَانَ يُغَيِّرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْجِنْسَ مِنَ الْاَسْمَاءِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نوعیت کے نام تبدیل کیے تھے

5830 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِي مَيْمُونَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا رَافِعٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): قَالَ: كَانَ اسْمُ زَيْنَبَ بَرَّةَ، فَقَالُوا: تُزَكِّي نَفْسَهَا، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نام پہلے برہ تھا لوگوں نے کہا: تم اپنے آپ کو نیک قرار دیتی ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُسَمِّيَ الْمَرْءُ الْعِنَبَ الْكَرْمَ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی انگور کے لیے لفظ ''کرم'' استعمال کرے

5831 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا تَقُولُوا: الْكَرْمُ، وَلٰكِنْ قُولُوا: الْحَبَلَةُ، اَوِ الْعِنَبُ

5830– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه الطيالسي "2445"، وابن أبي شيبة 8/662- 663، والبخاري "6192"في الأدب :باب تحويل الاسم إلى اسم أحسن منه، وفي "الأدب المفرد "832" "، ومسلم "2141"في الآداب :باب استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن، والبهقي 9/307، والبغوي "3373"من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وعند البخاري في "الأدب المفرد :"ميمونة، بدل زينب، ورواية الطيالسي على الشك :ميمونة أو زينب.

علقمہ بن وائل اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (انگور کو) کرم نہ کہو بلکہ حبلہ یا عنب کہو۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے اس فعل سے منع کیا گیا ہے

5832 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُولُوا: الْعِنَبُ الْكَرْمُ، اِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''انگور کو کرم نہ کہو کیونکہ کرم مسلمان شخص ہے۔''

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَرَادَ بِهِ قَلْبَهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''کرم' مسلمان شخص ہے'' اس کے ذریعے آپ ﷺ کی مراد اس کا دل ہے

5833 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): تَقُولُونَ: وَالْكَرْمُ، وَاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5831– إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق ."20936" " وأخرجه أحمد 2/316، ومسلم "10" "2247"في الألفاظ :باب كراهية تسمية العنب كرماً، والبغوی "3385"من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/464و509، ومسلم "9" "2247"، وأبو داود "4974"في الأدب :باب في الكرم وحفظ المنطق، من طريق الأعرج، عن أبي هريرة . وأخرجه عبد الرزاق "20937"وأحمد 2/272، ومسلم "6" "2247"و"8"، والبغوی "3388"من طريق ابن سيرين، عن أبي هريرة .

5832–إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق ."20936" " وأخرجه أحمد 2/316، ومسلم "10" "2247"في الألفاظ :باب كراهية تسمية العنب كرماً، والبغوی "3385"من طريق عبد الرزاق، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/464و509، ومسلم "9" "2247"، وأبو داود "4974"في الأدب :باب في الكرم وحفظ المنطق، من طريق الأعرج، عن أبي هريرة . وأخرجه عبد الرزاق "20937"وأحمد 2/272، ومسلم "6" "2247"و"8"، والبغوی "3388"من طريق ابن سيرين، عن أبي هريرة.وأخرجه أحمد 2/259، والبخاري "6182"في الأدب :باب "لا تسبوا الدهر"، من طريق أبي سلمة، عن أبي هريرة .قال لبغوي في "شرح السنة :12/356 " .

"تم لوگ (انگور کو) کرم کہتے ہو حالانکہ کرم مومن کا دل ہے۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ تَفَرَّدَ بِهَا سُفْيَانُ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' ان الفاظ کو نقل کرنے میں سفیان نامی راوی منفرد ہے

5834 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ اَرْكِينَ، بِدِمَشْقَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ: الْكَرْمُ، فَاِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کوئی بھی شخص (انگور کو) کرم ہرگز نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّسَمِّيَ الْمَرْءُ نَفْسَهُ اِذَا كَانَ فِي شَيْءٍ مِّنْ اُمُورِ الدُّنْيَا مَلِكَ الْاَمْلَاكِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنا نام ملک الاملاک (یعنی شہنشاہ) رکھ لے جب کہ وہ دنیاوی امور میں سے کسی چیز (یعنی حکومت) کا مالک ہو

5835 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5833- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الجبار بن العلاء فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 2/239، والبخاري "6183"في الأدب :قوله النبي صلى الله عليه وسلم " :إنما الكرم قلب المؤمن "، ومسلم "2247" "7"، والبغوي "3386"من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد .وانظر الحديث رقم "832"و ."5834"

5834- إسناده صحيح على شرط الشيخين ابوسعيد الأشج :هو عبد الله بن سعيد بن حصين الكندي، وعبدة بن سليمان: هو الكلابي .وانظر الحديثين السابقين.

5835- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير إبراهيم بن بشار - وهو الرمادي - فروى له أبو داود ولترمذي، وقد توبع .سفيان :هو ابن عيينة. وأخرجه أحمد 2/244، والبخاري "6206"في الأدب :باب أبغض الأسماء إلى الله، ومسلم "20" "2143"في الآداب :باب في تغيير الاسم القبيح، والترمذي "2837"في الأدب :باب ما يكره من الأسماء، والبيهقي 9/37من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "6205"، وفي "الأدب المفرد"817" "، ومن طريقه البغوي "3369" من طريق شعيب، عن أبي الزناد، به. وأخرجه مسلم "21" "2143"، والبغوي "3370"من طريق عبد الرزاق عن معمر، عن همام، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/392، والبغوي "3371"من طريق خلاس بن عمرو، عن أبي هريرة. وقوله" :أخنع الأسماء "أي: أذلها وأوضعها، والخنوع :الذلة والمسكنة، والخانع :والذليل الخاضع، وأخنى الأسماء أي :أفحشها أقبحها .وتأول بعضهم: "تسمى بملك الأملاك "أن يتسمى بأسماء الله عز وجل، كقول :الرحمن، الجبار، العزيز.

اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث):اَخْنَعُ الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تُسَمَّى بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ - يَعْنِي: شَاهَانِ شَاهَا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے۔

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بدتر نام یہ ہے' کسی شخص کو بادشاہوں کا بادشاہ کہا جائے (راوی کہتے ہیں:) یعنی شہنشاہ کہا جائے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّسَمَّى الرَّقِيقُ بِاَسَامِيْ مَعْلُومَةٍ

کچھ مخصوص ناموں کے بارے میں اس ممانعت کا تذکرہ' غلاموں کے وہ نام رکھے جائیں

5836 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ بْنَ الرَّبِيعِ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ:

(متن حدیث):نَهَانَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا بِاَرْبَعَةِ اَسْمَاءٍ: اَفْلَحَ، وَرَبَاحٍ، وَيَسَارٍ، وَنَافِعٍ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' ہم اپنے غلاموں کے ان چار ناموں میں کوئی نام رکھیں افلح، رباح، یسار اور نافع۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّسَمِّيَ الْمَرْءُ مَمَالِيكَهُ اَسَامِيَ مَعْلُومَةً

کچھ متعین ناموں کے بارے میں اس ممانعت کا تذکرہ' آدمی اپنے غلاموں کے وہ نام رکھ لے

5837 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث):لَا تُسَمِّ عَبْدَكَ اَفْلَحَ، وَلَا نَجِيحًا، وَلَا رَبَاحًا، وَلَا يَسَارًا، وَانْظُرُوا اَنْ لَا تَزِيدُوا عَلَيْهِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

5836- إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه ابن أبي شيبة 8/666، وأحمد 5/12، والدارمي 2/292، ومسلم "10" "2136"في الآداب :باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة، وأبو داود "4959"في الأدب :باب تغيير الاسم القبيح، وابن ماجة "3630"في الأدب :باب ما يكره من الأسماء، والطبراني في "الكبير "6795" "، والبيهقي 9/306من طرق عن معتمر، بهذا لإسناد. وأخرجه مسلم "11" "2136"من طريق جرير، عن الركين، به وانظر الحديثين الآتيين.

5837- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير هلال بن يساف فمن رجال مسلم. وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار 2/303 "من طريق مؤمل بن إسماعيل، عن سفيان، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "900"، وأحمد 5/11من طريق شعبة، عن سلمة بن كهيل، به.وانظر الحديث السابق والآتي.

"تم اپنے غلام کا نام افلح، نجیح، رباح، یسار نہ رکھو تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم اس پر کوئی اضافہ نہ کرو۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَانْظُرُوا اَنْ لَا تَزِيدُوْا عَلَيْهِ اَرَادَ بِهٖ اَنْ لَا تَزِيدُوْا عَلٰى هٰذَا الْعَدَدِ الَّذِیْ هُوَ الْاَرْبَعُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: "تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم اس پر اس سے زیادہ نہ کرو" اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے: اس عدد سے زائد نہ کرو اور وہ عدد چار ہے

5838 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مَكْحُولٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُزْبُرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ رَبَاحًا، وَلَا نَجِيحًا، وَلَا يَسَارًا، وَلَا اَفْلَحَ، اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعٌ، فَلَا تَزِيدُوْا عَلَيْهِ

قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ تَكُوْنَ الْعِلَّةُ فِي الزَّجْرِ عَنْ تَسْمِيَةِ الْغِلْمَانِ بِالْاَسَامِي الْاَرْبَعِ الَّتِي ذُكِرَتْ فِي الْخَبَرِ هِيَ اَنَّ الْقَوْمَ كَانَ عَهْدُهُمْ بِالشِّرْكِ قَرِيبًا، وَكَانُوا يُسَمُّوْنَ الرَّقِيقَ بِهٰذِهِ الْاَسَامِيَ، وَيَرَوْنَ الرِّبْحَ مِنْ رَبَاحٍ، وَالنُّجْحَ مِنْ نَجَاحٍ، وَالْيُسْرَ مِنْ يَسَارٍ، وَفَلَاحًا مِنْ اَفْلَحَ، لَا مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى جَلَّ وَعَلَا، فَمِنْ اَجْلِ هٰذَا نَهٰى عَمَّا نَهٰى عَنْهُ

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم اپنے غلام کا نام رباح یا نجیح یا یسار یا افلح نہ رکھو۔"

(شاید راوی کہتے ہیں:) یہ چار نام ہیں تم ان میں کوئی اضافہ نہ کرنا۔

شیخ ابوحاتم بیان کرتے ہیں: اس بات کا احتمال موجود ہے' اس روایت میں جو چار نام ذکر کیے گئے ہیں غلاموں کے وہ نام رکھنے کی اس ممانعت کی علت یہ ہو زمانہ شرک کے قریب تھا وہ اپنے غلاموں کے یہ نام رکھا کرتے تھے وہ یہ سمجھتے تھے کہ رباح نام کے

5838– في الأصل و "التقاسيم" :2/187 "رباح ولا نجيح ولا يسار ." 3إسناده قوي .أحمد بن عبد الرحمن :ذكره المؤلف في "الثقات"، وروى عنه جمع، وقال الخطيب في "تاريخه :"ما علمت من حاله إلا خيراً، وقال ابن أبي حاتم :أدركته ولم أسمع منه، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير الربيع بن عميلة، فمن رجال مسلم، مكحول :هو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ. وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار 2/303, "والطبراني "6794"من طريقين عن عبد الوارث العنبري، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "893"، وأحمد 5/7و21، ومسلم "2137"، وأبو داود "4958"، والترمذي "2836"في الأدب :باب ما يكره من الأسماء، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار 2/303 "، والطبراني "6793"، والبيهقي 9/306من طرق عن منصور بن المعتمر، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عملية، به .وانظر الحديثين السابقين.

ساتھ فائدہ ہوتا ہے نجاح نام کے ساتھ کامیابی ملتی ہے یسار نام کے ساتھ خوشحالی ملتی ہے اور فلاح کے نام کے ساتھ کامیابی ملتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتی' تو اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ نام رکھنے سے منع کر دیا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ اِرَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّجْرَ عَنْ اَنْ يُّسَمِّيَ الْمَرْءُ بِاَسَامِيْ مَعْلُوْمَةٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' نبی اکرم ﷺ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ ﷺ لوگوں کو کچھ مخصوص نام رکھنے سے منع کر دیں

5839 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَقِيْلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): اِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ زَجَرْتُ اَنْ يُّسَمّٰى بَرَكَةً، وَنَافِعًا، وَاَفْلَحَ ، فَلَا اَدْرِيْ قَالَ: اَفْلَحُ اَمْ لَا؟ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَزْجُرْ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَّزْجُرَ عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ تَرَكَهٗ

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر اللہ نے چاہا اور میں زندہ رہ گیا' تو میں اس بات سے منع کر دوں گا کہ کسی کا نام برکت یا نافع یا افلح رکھا جائے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) مجھے نہیں معلوم کہ روایت کے الفاظ میں لفظ افلح ہے یا نہیں ہے پھر نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تاہم آپ ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا تھا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کرنے کا ارادہ کیا' لیکن پھر انہوں نے بھی اسے چھوڑ دیا۔

ذِكْرُ اِرَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّجْرَ عَنْ اَنْ يُّسَمَّى الْمَرْءُ يَسَارًا

نبی اکرم ﷺ کے اس ارادے کا تذکرہ' آپ ﷺ لوگوں کو لفظ ''یسار'' نام رکھنے سے منع کر دیں

5840 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

5839- إسناده قوى .وأخرجه ابن أبى شيبة 8/666ـ 667، والبخارى فى "الأدب المفرد "833" "، وأبو داود "4960" فى الأدب :باب تغيير الاسم القبيح، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار 2/302 "من طريقين عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِى سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ .وهذا سنده صحيح .وانظر ما يأتى.

5840- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجال الشيخين غير أبى الزبير ـ وهو محمد بن مسلم بن تدرس ـ فمن رجال مسلم .محمد بن معمر :هو القيسى، وأبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد . وأخرجه البخارى فى "الأدب المفرد "834" "، ومسلم "2138" فى الآداب :باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار 2/302 "، والبيهقى 9/306 من طرق عن ابن جريج، بهذا الإسناد .وانظر الحديث رقم "5839" و "5841" و "5842".

(متن حدیث): اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْهٰى اَنْ يُّسَمّٰى بِبَرَكَةَ، وَاَفْلَحَ، وَيَسَارٍ، وَنَافِعٍ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ، ثُمَّ رَاَيْتُهُ سَكَتَ عَنْهَا بَعْدُ، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، وَقُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَّنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ، فَتَرَكَهُ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا ارادہ کیا کہ آپ برکت، افلح، یسار، نافع اور اس جیسے دیگر نام رکھنے سے منع کر دیں گے پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد خاموش رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے کا ارادہ کیا' لیکن پھر انہوں نے بھی اسے ترک کر دیا۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّجْرَ عَنْ اَنْ يُّسَمّٰى اَحَدٌ بِرَبَاحٍ، وَنَجِيحٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس ممانعت کا ارادہ کرنے کا تذکرہ' کسی شخص کا نام ''رباح'' یا ''نجیح'' رکھا جائے

5841 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ:

(متن حدیث): لَئِنْ عِشْتُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ عِشْتُ لَاَنْهَيَنَّ اَنْ يُّسَمّٰى بِرَبَاحٍ، وَنَجِيحٍ، وَاَفْلَحَ، وَيَسَارٍ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں زندہ رہ گیا' تو میں یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میں زندہ رہا' تو میں لوگوں کو رباح، نجیح، افلح اور یسار نام رکھنے سے منع کر دوں گا۔

ذِكْرُ اِرَادَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّجْرَ عَنْ اَنْ يُّسَمِّيَ اَحَدٌ اَحَدًا بِمَيْمُوْنٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس ممانعت کا ارادہ کرنے کا تذکرہ' کسی شخص کا نام ''میمون'' رکھا جائے

5842 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ:

5841– إسناده صحيح عبدة بن عبد الله :هو الصفار الخزاعي :ثقة من رجال البخاري، ومن فوقه ثقات من رجال مسلم . أبو أحمد :هو محمد بن عبد الله بن الزبير .وسفيان :هو الثوري .وأخرجه الحاكم 4/274من طريقين عن أبي أحمد، بهذا الإسناد .وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وقال الحاكم :ولا أعلم أحداً رواه عن الثوري يذكر عمر في إسناده غير أبي أحمد وأخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار 2/302 "و 4/13من طريق محمد بن كثير العبدي، عن سفيان الثوري، به .ولم يذكر فيه عمر وأخرج القسم الأول منه الطحاوي 4/12من طريق أبي عاصم، عن ابن جريج، عن أبي الزبير، به .وانظر الحديث رقم "5839"و "5840"و ."5842"

(متن حدیث): هَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَزْجُرَ اَنْ يُسَمَّى مَيْمُوْنٌ، وَبَرَكَةُ، وَاَفْلَحُ وَهٰذَا النَّحْوُ، ثُمَّ تَرَكَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا ارادہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میمون یا برکت یا افلح یا اس جیسا کوئی اور نام رکھنے سے منع کر دیں' لیکن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ترک کر دیا۔



5842- إسناده صحيح .يزيد - هو ابن خالد بن يزيد بن موهب - روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال مسلم .المفضل بن فضالة :هو ابن عبيد بن ثمامة القتباني.

بَابُ الصُّوَرِ وَالْمُصَوِّرِينَ

باب! تصویر اور تصویر بنانے والوں کے (بارے میں احکام)

5843 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَكَانَتْ فِي حِجْرِ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعِنْدِي نَمَطٌ فِيهِ صُورَةٌ، فَوَضَعْتُهُ عَلَى سَهْوَتِي، قَالَتْ: فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَبَذَهُ، وَقَالَ: أَتَسْتُرِينَ الْجِدَارَ؟ فَجَعَلْتُهُ وِسَادَتَيْنِ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے میرے پاس ایک پردہ تھا جس پر تصویر بنی ہوئی تھی میں نے اس کو اطاق پر لٹکا دیا تھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑ کر کھینچا اور فرمایا کیا تم دیوار پر پردہ کر رہی ہو۔

میں نے اس کپڑے کے دو سرہانے بنا دیئے پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر آرام فرما ہوئے ہیں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا)

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الصُّوَرِ عَلَى الْأَرْضِ وَالْجُدُرِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' زمین یا دیواروں پر تصویریں بنائی جائیں

5844 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ:

5843– أسامة بن زيد الليثي :حسن الحديث، روى له مسلم في الشواهد، وقد توبع، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير أسماء بنت عبد الرحمن، فقد ذكرها المؤلف في "الثقات"، وروى لها أبو داود في "الناسخ."وأخرجه أحمد الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/283 "عن يونس بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 6/247عن عثمان بن عمر، عن أسامة الليثي، به . وأخرجه أحمد 6/112، والبخاري "5955"في اللباس :باب ما وطيء من التصاوير، ومسلم "90" "2107"في اللباس :باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والنسائي 8/213في الزينة :باب التصاوير، والبيهقي 7/267من طريق هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سفر وعلقت درنوكاً "أي :ستراً له خمل "فيه تماثيل، فأمرني أن أنزعته .لفظ البخاري .وانظر الحديث رقم "5444"و "5845"و "5847"و ."5860"

(متن حدیث):إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصُّوَرِ فِي الْبَيْتِ

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں تصویریں لگانے سے منع کیا ہے۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الصُّوَرِ فِي الْبُيُوْتِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے گھروں اور دیواروں پر تصویریں بنانے سے منع کیا گیا ہے

5845 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث):اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ، وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ، فَمَاذَا اَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟ فَقَالَتِ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ، تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا، فَقَالَ: اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُمْ: اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْبَيْتُ الَّذِيْ يُوحٰى فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ فِيْ بَيْتٍ، وَفِيْهِ صُوْرَةٌ مِّنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ حَافِظَاهُ مَعَهُ، وَهُمَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَكَذٰلِكَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ: لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ اَوْ جَرَسٌ، يُرِيْدُ بِهٖ رُفْقَةً فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ مُحَالٌ اَنْ يَّخْرُجَ الْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ مِنْ اَقَاصِي الْمُدُنِ وَالْاَقْطَارِ يَؤُمُّوْنَ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ عَلٰى نَعَمٍ وَعِيْسٍ بِاَجْرَاسٍ وَكِلَابٍ ثُمَّ لَا تَصْحَبُهَا الْمَلَائِكَةُ وَهُمْ وَفْدُ اللّٰهِ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے ایک پردہ خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر ٹھہر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر تشریف نہیں لائے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ناراضگی کے اثرات محسوس کر لیے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی

5844– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، يعقوب :هو ابن إبراهيم بن كثير، وأبو عاصم :هو الضحاك بن مخلد. وأخرجه أحمد 3/335 و384، والبيهقي 5/158 من طريق حجاج، والترمذي "1749" في اللباس :باب ما جاء في الصورة، وأبو يعلى "2244" من طريق روح بن عبادة، كلاهما عن ابن جريج، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/283 "من طريق ابن لهيعة عن أبي الزبير، به.

5845– إسناده صحيح على شرط الشيخين.وهو في "الموطأ 2/966 "في الاستئذان :باب ما جاء في الصور والتماثيل، ومن طريقه أخرجه مسلم "96" "2107" في اللباس :باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والطحاوي 4/284، والبيهقي 7/266-267و 267. وأخرجه الطيالسي "1425"، ومسلم "96" "2107"، والنسائي 8/215- 216 في الزينة :باب ذكر ما يكلف أصحاب الصور يوم القيامة، والطحاوي 4/282- 283، والبيهقي 7/270 من طريق عن نافع، بهذا الاسناد. وانظر الحديث رقم "5843" و "5847" و "5860". والنمرقة ـ بضم النون والراء وبكسرهما، وبضم النون وفتح الراء ـ :وسادة صغيرة.

بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں میں نے کیا گناہ کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پردہ کہاں سے آیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یہ میں نے آپ ﷺ کے لیے خریدا ہے' تاکہ آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوں اور اس کے ساتھ ٹیک لگائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا ان سے یہ کہا جائے گا تم نے جو تخلیق کیا تھا اسے زندہ کرو۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جس گھر میں تصویریں موجود ہوں فرشتے اس میں داخل نہیں ہوتے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا امکان موجود ہے' یہ وہ گھر ہو' جس میں نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی اب یہ بات ناممکن ہے' کوئی شخص گھر میں موجود ہو اور اس میں تصویر بھی موجود ہو' تو آدمی کے ساتھ موجود حفاظت والے فرشتے گھر کے اندر نہ جائیں' حالانکہ وہ دونوں بھی فرشتے ہی ہیں اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں ہوتے جن میں کتا یا گھنٹی موجود ہو'' اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ جو سوار سفر میں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتے ہیں اب یہ بات ناممکن ہے' حاجی یا عمرہ کرنے والے لوگ دور دراز کے شہروں سے روانہ ہوں اور وہ اونٹوں اور جانوروں پر سوار ہو کر بیت عتیق آنے کا قصد کریں ان کے ہمراہ گھنٹیاں اور کتے بھی ہوں اور پھر فرشتے ان کے ساتھ نہ آئیں' حالانکہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔

ذِكْرُ تَعْذِيبِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْمُصَوِّرِينَ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ الصُّوَرَ

اللہ تعالیٰ کا تصویر بنانے والوں کو عذاب دینے کا تذکرہ' جو تصویریں بناتے ہیں

5846 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِشْكَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَادُ اَبُوْ نُوحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي عَمِلْتُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الْمُصَوِّرِينَ لِمَا صَوَّرُوا، قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ وَزَعَمَ اَنَّ لَهُ عِيَالًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا تُصَوِّرْ شَيْئًا فِيهِ رُوحٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا میں یہ تصویریں بناتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

5846- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن الحسين وشيخه، فمن رجال البخاري. قراد: هو ابن عبد الرحمن بن غزوان، وعوف: هو ابن أبي جميلة وأخرجه البخاري "2225" في البيوع: باب بيع التصاوير التي ليس فيها روح، والطبراني "12772"/12 و"12773"، والبيهقي 7/270 من طرق عن عوف، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/308، ومسلم "99" "2110" في اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان، من طريق يحيى بن أبي إسحاق، عن سعيد بن أبي الحسين، به وانظر الحديث رقم "5848".

"بے شک اللہ تعالیٰ تصویریں بنانے والوں کو تصویریں بنانے کی وجہ سے عذاب دے گا۔"

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص چلا گیا اس نے یہ بیان کیا تھا کہ اس کے بال بچے ہیں (جن کے لیے وہ اس طریقے سے روزی کماتا ہے)' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم کوئی ایسی تصویر نہ بناؤ جو کسی جاندار چیز کی ہو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصَوِّرِينَ يَكُونُونَ فِي الْقِيَامَةِ مِنْ اَشَدِّ خَلْقِ اللّٰهِ عَذَابًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قیامت کے دن تصویریں بنانے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے شدید عذاب کا شکار ہوں گے

5847 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عَائِشَةَ، اَخْبَرَتْهُ

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ مُسْتَتِرَةٌ بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَهْوَى اِلَى الْقِرَامِ، فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے' تو انہوں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پردے کی طرف بڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اسے اتار دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن شدید عذاب ان لوگوں کو ہوگا' جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْعَذَابِ الَّذِي يُعَذَّبُ بِهِ الْمُصَوِّرُونَ

عذاب کی اس صفت کا تذکرہ' جو عذاب تصویر بنانے والوں کو دیا جائے گا

5848 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ، قَالَ:

5847– حديث صحيح .ابن أبي السرى - وهو محمد بن المتوكل - قد توبع، ومن فوقه ثقات على شرط الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق ."19484" " ومن طريق عبد الرزاق أخرجه مسلم "91" "2107"في اللباس :باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والبيهقي .7/267 وأخرجه ابن أبي شيبة 8/483، والبخاري "6109"في الأدب :باب ما يجوز من الغضب والشدة لأمر الله تعالى، ومسلم "91" "2107"، والنسائي 8/214في الزينة :باب ذكر أشد الناس عذاباً، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/283، والبيهقي 7/267من طرق عن الزهري، به. وأخرجه البخاري "5954"في اللباس :باب ما وطء من التصاوير، ومسلم "2107"، والنسائي 8/214، والبيهقي 7/269، والبغوي "3215"من طريق عبد الرحمن بن القاسم، والنسائي 8/216من طريق سماك، كلاهما عن القاسم، به .وانظر "5843"و "5860" وقولها" :وهي مستترة "أي :متخذة ستراً .والقرام :هو الستر الرقيق.

(متن حدیث): كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ مَعِيشَتِي مِنْ هَذِهِ التَّصَاوِيرِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً، فَإِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهِ الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ، فَاصْفَرَّ لَوْنُهُ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَعَلَيْكَ بِالشَّجَرِ وَمَا لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ

سعید بن ابوحسن بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا میں ایک ایسا شخص ہوں' جس کی روزی کا مدار تصویریں بنانے پر ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تصویر بناتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے یہ عذاب دے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا''

یہ سن کر اس شخص کا رنگ زرد ہوگیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر تم نے ضرور تصویریں بنانی ہیں' تو تم درختوں کی بنالو یا کسی ایسی چیز کی بنالو جس میں روح نہیں ہوتی۔

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْمَلَائِكَةِ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ

فرشتوں کے ایسے گھر میں داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ جس میں تصویر موجود ہو

5849 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ إِسْحَاقَ، مَوْلَى آلِ الشِّفَاءِ، أَخْبَرَهُ قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ، عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَعُودُهُ قَالَ: فَقَالَ لَنَا أَبُو سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْ صُورَةٌ يَشُكُّ إِسْحَاقُ أَيُّهُمَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ

رافع بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں اور عبداللہ بن ابوطلحہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا: اللہ کے رسول نے ہمیں یہ بات بتائی ہے۔

5848- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري. يحيى: هو ابن سعيد القطان، وعوف: هو ابن إبي جميلة. وأخرجه أحمد 1/241 و350، وابن أبي شيبة 8/484ـ 485، والبخاري "5963" في اللباس: باب من صور صورة كلف يوم القيامة، أن ينفخ فيها الروح، ومسلم "2110" في اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والنسائي 8/251 في الزينة: باب ذكر ما كلف أصحاب الصور يوم القيامة، والطبراني "12900"، والبغوي "3219" من طريق النضر بن أنس بن مالك، عن ابن عباس. وقد تقدم برقم "5656" و "5657" و "5846".

5849- إسناده، رجاله ثقات رجال الشيخين غير رافع بن إسحاق، فروى له الترمذي وابن ماجة، وهو ثقة. وهو في "الموطأ" 2/965ـ 966 في الاستئذان: باب ما جاء في الصور والتماثيل، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/90، والترمذي "2805" في الأدب: باب ما جاء إن الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

"بے شک فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تماثیل یا تصویر موجود ہو"

یہ شک اسحاق نامی راوی کو ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ان دونوں میں سے کونسا لفظ بیان کیا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ تَدْخُلُ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الشَّيْءُ الْيَسِيْرُ مِنَ الصُّوَرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' فرشتے ایسے گھر میں داخل ہو جاتے ہیں جہاں کوئی معمولی سی تصویر ہو

5850 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ، صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ: ثُمَّ اشْتَكٰى فَعُدْنَاهُ، فَاِذَا عَلٰى بَابِهٖ سِتْرٌ، وَاِذَا فِيْهِ صُوْرَةٌ، فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ: اَلَمْ يُخْبِرْنَا، وَيَدَعُ الثَّوْبَ؟ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: اَلَمْ تَسْمَعْهُ؟ قَالَ: اِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر موجود ہو۔"

بسر نامی راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں وہ بیمار ہو گئے ہم ان کی عیادت کرنے کے لیے گئے' تو ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس میں تصویر بنی ہوئی تھی میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا: کیا انہوں نے ہمیں (تصویر کے بارے میں) حدیث نہیں سنائی تھی اور یہ کپڑا انہوں نے لگا دیا ہے' تو عبیداللہ نے کہا: کیا تم نے انہیں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا تھا کہ کپڑے پر نقش و نگار کا حکم مختلف ہے (یعنی اس کی اجازت ہے)

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ: اِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ مِّنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِنْ كَلَامِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ الفاظ "ماسوائے اس نقش و نگار کے جو کپڑے میں ہوں"

5850– إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد۔ وهو ابنُ خالد بن يزيد بن وهب۔ فروى له أصحاب السنن، وهو ثقة .وأخرجه أحمد 4/28، والبخاري "5958"في اللباس :باب من كره القعود على الصور، ومسلم "2106" "85" في اللباس :باب تحريم تصوير صورة الحيوان، وأبو داود "4155"في اللباس :باب في الصور، والنسائي 8/212في الزينة :باب التصاوير، والبيهقي 7/217، والبغوي "3222"من طريق عن الليث، بهذا الإسناد.وأخرجه البخاري "3226"في بدء الخلق :باب إذا قال أحدكم :آمين، ومسلم "86" "2106"، والطحاوي 4/285، والبيهقي 7/271من طريق عمرو بن الحارث عن بكير، به. وانظر الحديث رقم "5444"و "5851"و ."5855"

یہ نبی اکرم ﷺ کے کلام کا حصہ ہیں یہ زید بن خالد کے کلام کا حصہ نہیں ہیں

5851 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ،

(متن حدیث):اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهُ، قَالَ: فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، قَالَ: فَدَعَا اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا، فَنَزَعَ نَمَطًا تَحْتَهُ، فَقَالَ لَهُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: لِمَ تَنْزِعُهُ؟ فَقَالَ: اِنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرَ، وَقَدْ قَالَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ، فَقَالَ سَهْلٌ: اَلَمْ يَقُلْ: اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّهُ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ

عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لیے گئے راوی کہتے ہیں: تو ہم نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس پایا راوی کہتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بلایا اس نے ان کے نیچے سے بچھونا نکال لیا' تو حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا آپ نے اسے کیوں نکالا ہے انہوں نے بتایا اس میں تصویریں بنی ہوئی ہیں اور ان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے جو بات ارشاد فرمائی وہ آپ جانتے ہیں' تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کپڑے پر بنے ہوئے نقش و نگار کا حکم مختلف ہے' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں' لیکن میں اپنے اطمینان کے لیے (اسے بھی نکال رہا ہوں)

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ الْاَشْيَاءَ

نبی اکرم ﷺ کا ان لوگوں پر لعنت کرنے کا تذکرہ' جو اشیاء کی تصویریں بناتے ہیں

5852 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

5851- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو النضر :هو سالم بن أبي أمية التيمي.وهو في "الموطأ 2/966 "في الاستئذان :باب ما جاء في الصور والتماثيل، ومن طريقه أخرجه النسائي 8/212، والطحاوي في "شرح معاني الآثار .4/285 " وأخرجه الطحاوي 4/285عن ابن إسحاق، عن أبي النضر بهذا الإسناد، وانظر الحديث رقم "5444"و "5850"و "5855"سرت، فسألته.

5852- إسناده صحيح على شرط الشخين.وأخرجه الطبراني "296"/22عن أبي خليفة، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1043"، وأحمد 4/308و 309، والبخاري "2086"في البيوع :باب موكل الربا، "2238"باب ثمن الكلب، "5347"في الطلاق :باب مهر البغي والنكاح الفاسد، "5945"في اللباس :باب الواشمة، و "5962"باب لعن المصور، وأبو داود "3383" في البيوع :باب في أثمان الكلب ,وأبو يعلى "89"، والطبراني "295"/22، والبيهقي 6/6، والبغوي "2039"من طرق عن شعبة، به.وأخرجه أحمد 4/309، والطبراني 22/287من طريق يزيد بن زياد بن أبي الجعد، عن عون أبي جحفة، به، وختصراً . وأخرجه الطبراني "272" /22، و "273"من طريق عبد الجبار بن العباس، و "284"من طريق كامل أبي العلاء، و "298"من طريق محمد بن جابر، ثلاثتهم عن عون، به.وأخرجه "299"/22من طريق أيوب بن جابر، عن عون، عن أبيه قال :كان لنا غلام حجام، فهنانا النبي صلى الله عليه وسلم عن أن نأكل من كسبه شيئاً، وانظر ."4939"

عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ اَبِیْ اشْتَرَى حَجَّامًا، فَاَتَى بِمَحَاجِمِهٖ فَكُسِرَتْ، فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهٗ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ

❁❁ عون بن ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو دیکھا انہوں نے پچھنے لگانے والا ایک غلام خریدا وہ اپنے پچھنے لگانے کے آلات لے کر آیا' تو انہیں توڑ دیا گیا میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا بے شک نبی اکرم ﷺ نے خون (یعنی پچھنے لگانے) کی قیمت کتے کی قیمت فاحشہ عورت کی آمدن (استعمال کرنے سے) منع کیا ہے اور آپ ﷺ نے جسم گودنے والی عورت اور گدوانے والی عورت، سود کھانے والے شخص اور کھلانے والے شخص پر لعنت کی ہے اور آپ ﷺ نے تصویر بنانے والے پر لعنت کی ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْبَارِ بِاَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ الْبُيُوْتَ الَّتِیْ فِيْهَا التَّمَاثِيْلُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویریں ہوں

5853 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ بَيْتِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرٌ مُصَوَّرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْخُلْ، فَقَالَ: اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَاِنْ كُنْتَ لَابُدَّ جَاعِلًا فِیْ بَيْتِكَ، فَاقْطَعْ رُءُوْسَهَا اَوِ اقْطَعْهَا وَسَائِدَ، وَاجْعَلْهَا بُسُطًا

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ کے گھر میں ایک پردہ تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے کہا: اندر آجائیں' تو انہوں نے عرض کی: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں موجود ہوں اگر آپ ﷺ نے انہیں اپنے گھر میں ضرور استعمال کرنا ہے' تو آپ ﷺ ان کے سر کاٹ دیں' یا انہیں کاٹ کر تکیے بنالیں' یا انہیں بچھونے بنالیں۔

5853– حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن وهب بن أبي كريمة، فقد روى له النسائي، وهو صدوق، وأبو إسحاق - إن اختلط بأخره - قد توبع .محمد بن سلمة :هو ابن عبد الله الباهلي، وأبو عبد الرحيم :هو خالد بن أبي يزيد بن سماك الحراني.وأخرجه النسائي 8/216في الزينة :باب ذكر أشد الناس عذابا، وعبد الرزاق "19488"، ومن طريقه ومن طريقه أحمد 2/308، والبيهقي 7/270، والبغوي "3223"من طريقين عن أبي إسحاق السبيعي، بهذا الإسناد . وأخرجه مسلم "2112"في اللباس :باب تحريم تصوير صورة الحيوان، من طريق سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أبي هريرة مختصراً .وانظر الحديث الآتي.

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُجَاهِدًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِى هُرَيْرَةَ شَيْئًا

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے'

مجاہد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی بھی حدیث کا سماع نہیں کیا

5854 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِى اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِى اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): اَتَانِى جِبْرِيلُ، فَقَالَ: اِنِّى كُنْتُ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِى اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ الَّذِى كُنْتَ فِيْهِ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ فِى الْبَيْتِ تِمْثَالُ رَجُلٍ، وَكَانَ فِى الْبَيْتِ سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيلُ، وَكَانَ فِى الْبَيْتِ كَلْبٌ، فَاَمَرَ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ اَنْ يُقْطَعَ، وَاَمَرَ بِالسِّتْرِ الَّذِى فِيْهِ التِّمْثَالُ اَنْ يُقْطَعَ رَاْسُ التِّمْثَالِ، وَجُعِلَ مِنْهُ وِسَادَتَانِ، وَاَمَرَ بِالْكَلْبِ فَاُخْرِجَ، وَكَانَ الْكَلْبُ جَرْوًا لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ اَتَانِى جِبْرِيلُ، فَمَا زَالَ يُوْصِيْنِى بِالْجَارِ، حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: میں گزشتہ رات آپ کے پاس آیا تھا' لیکن میں اس لیے آپ کے گھر میں داخل نہیں ہوسکا کیونکہ گھر میں آدمی کی تصویر موجود تھی (راوی کہتے ہیں:) گھر میں ایک پردہ تھا جس میں تصویر بنی ہوئی تھی اور گھر میں ایک کتا بھی تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر کے سر کے بارے میں حکم دیا کہ اسے کاٹ دیا جائے اور جس پردے میں تصویریں بنی ہوئی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس میں تصویروں کے سر کاٹ دیئے جائیں اور اس کپڑے کے ذریعے تکیے بنا لیے جائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت کتے کو باہر نکال دیا گیا وہ کتے کا بچہ تھا جس کے ساتھ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کھیلا کرتے تھے وہ ان کے پلنگ کے نیچے تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر جبرائیل میرے پاس آئے اس کے بعد وہ مسلسل مجھے پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے' یہاں تک کہ مجھے یوں محسوس ہوا کہ وہ اسے وارث قرار دے دیں گے۔

5854- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يونس بن أبي إسحاق، فمن رجال مسلم، وهو صدوق. وأخرجه أحمد 2/305 و478، وأبو داود "4158" في اللباس: باب في الصور، والترمذي "2806" في الأدب: باب ما جاء إن الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب، والبيهقي 7/270 من طرق عن يونس بن أبي إسحاق، بهذا الإسناد. وانظر الحديث السابق، وحديث رقم "512".

ذِكْرُ نَفْيِ دُخُولِ الْمَلَائِكَةِ الْمَوَاضِعَ الَّتِي فِيهَا الصُّوَرُ وَالْكِلَابُ

فرشتوں کے ایسی جگہ پر داخل ہونے کی نفی کا تذکرہ جہاں تصویر یا کتا موجود ہو

5855 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر موجود ہو۔"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى اَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَلَا كَلْبٌ اَرَادَ بِهِ بَيْتًا يُوحَى فِيهِ، لَا كُلَّ الْبُيُوتِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

"فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا موجود ہو" اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے: اس گھر میں وحی کی جاتی ہو اس کے ذریعے تمام گھر مراد نہیں ہیں

5856 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ،

5855- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة فمن رجال مسلم. عبيد الله بن عبد الله: هو ابن عتبة بن مسعود الهذلي. وأخرجه مسلم "84" "2106" من طريق أبي الطاهر، عن ابن وهب، به. وأخرجه الطيالسي "1228"، والحميدي "431"، وابن أبي شيبة 8/478، وأحمد 4/28 و29، والبخاري "3225" في بدء الخلق: باب إذا قال أحدكم "آمين"، و "3322" إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه، و "4002" في المغازي: باب 12، و "2804" في الأدب: باب التصاوير، ومسلم "83" "2106" و "84"، والترمذي "2804" في الأدب: باب ما جاء أن الملائكة لا تدخل بيتاً فيه صورة ولا كلب، والنسائي 7/185- 186 في الصيد والذبائح: باب امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب، و 8/212 في الزينة: باب التصاوير، وابن وابن ماجة "3649" في اللباس: باب الصور في البيت، وأبو يعلى "1430"،

5856- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "2105" في اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والبيهقي 1/242 من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد وأخرجه أبو داود "4157" في اللباس: باب في الصور، والبيهقي 1/242 و 243 من طريقين عن ابن وهب، به وأخرجه الطبراني "1047"/23 من طريق الليث، عن يونس، به. وأخرجه أحمد 6/330، والنسائي 7/186 في الصيد: باب امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب، والطبراني "1047"/23 و "32"/24 من طرق عن الزهري، به. وأخرجه الطبراني "1046"/23، والبيهقي 1/243

اَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث):اَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ، زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا، قَالَتْ مَيْمُونَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي اَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي، اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِي، قَالَ: فَظَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهُ، فَاَمَرَ بِهِ فَاُخْرِجَ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً، فَنَضَحَ مَكَانَهُ، فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي اَنْ تَلْقَانِيَ الْبَارِحَةَ قَالَ: اَجَلْ، وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا صُورَةٌ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: هٰذَا هُوَ عُبَيْدُ بْنُ السَّبَّاقِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشان تھے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج درست محسوس نہیں ہورہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ گزشتہ رات مجھ سے ملیں گے' لیکن وہ مجھ سے نہیں ملے اللہ کی قسم وہ' تو میرے ساتھ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ سارا دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی عالم میں گزار دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں کتے کے پلے کا خیال آیا جو آپ کے پلنگ کے نیچے تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے باہر نکال دیا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک میں پانی لے کر اس جگہ پر چھڑکا جب شام ہوئی' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ گزشتہ رات مجھ سے ملنے کے لیے آؤ گے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: جی ہاں' لیکن ہم (فرشتے) کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر موجود ہو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قُصِدَ بِهَا الْمَوَاضِعُ الَّتِي فِيهَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ غَيْرِهَا مِنَ الْمَوَاضِعِ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ روایات جو ہم نے ذکر کی ہیں ان کے ذریعے مقصود وہ مقامات ہیں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوتے تھے دیگر مقامات مراد نہیں ہیں

5857 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ:

(متن حدیث):اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ زَمَنَ الْفَتْحِ وَهُوَ

5857- إسناده جيد .وأخرجه أبو داود "4156"في اللباس :باب في الصور، ومن طريقه البيهقي 7/268 عن الحسن بن الصباح، بهذا الإسناد.وفي الباب عن ابن عباس، وسيأتي برقم ."5861"

بِالْبَطْحَاءِ اَنْ يَّأْتِيَ الْكَعْبَةَ فَيَمْحُوَ كُلَّ صُوْرَةٍ فِيْهَا، فَلَمْ يَدْخُلْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مُحِيَتْ كُلُّ صُوْرَةٍ فِيْهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے موقع پر بطحاء میں یہ حکم دیا کہ وہ خانہ کعبہ کے پاس آئیں اور اس میں موجود ہر تصویر کو مٹا دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر اس وقت تک داخل نہیں ہوئے' جب تک اس میں موجود تمام تصویریں مٹا نہیں دی گئیں۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ نَفْيِ دُخُولِ الْمَلَائِكَةِ الْبُيُوْتَ الَّتِي فِيْهَا الصُّوَرُ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویریں موجود ہوں

5858 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الْبَيْتَ وَجَدَ فِيْهِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَصُوْرَةَ مَرْيَمَ، قَالَ: اَمَّا هُمْ لَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ، هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ مُصَوَّرٌ، فَمَا بَالُهُ يَسْتَقْسِمُ؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی تصویریں ملیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے' تو یہ لوگ یہ بات جانتے ہیں' فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر موجود ہو یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصویر موجود ہے یہ بھلا کب پانسہ کھیلا کرتے تھے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ تَرْكِ التَّصْوِيرِ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' آدمی پر یہ بات لازم ہے' وہ اس دنیا میں کسی بھی چیز کی تصویر کو ترک کر دے (یعنی کسی بھی چیز کی تصویر نہ بنائے)

5859 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، قَالَ:

5858- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم .بكير :هو عبد الله بن الأشج.وأخرجه أحمد 1/277، والبخاري "3351"في الأنبياء :باب قول الله تعالى :(وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا) ،والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة5/201 "، والطحاوي 4/282والطبراني في "الكبير "12171 "، والبيهقي 5/158من طريق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "12198"من طريق ابن لهيعة، عن بكير، به وانظر الحديث رقم ."5861"

(متن حدیث):دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُو هُرَيْرَةَ دَارًا لِسَعِيْدٍ، اَوْ لِمَرْوَانَ، فَرَاَى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الْجِدَارِ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي؟ فَلْيَخْلُقُوْا حَبَّةً، اَوْ لِيَخْلُقُوْا ذَرَّةً

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيَخْلُقُوْا حَبَّةً، اَوْ لِيَخْلُقُوْا ذَرَّةً، مِنْ اَلْفَاظِ الْاَوَامِرِ الَّتِي مُرَادُهَا التَّعْجِيزُ

ابوزرعہ بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سعید یا شاید مروان (نامی حکمران) کے گھر میں داخل ہوئے' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دیوار پر تصویر بنی دیکھی' تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا' جو میری مخلوق کی طرح تخلیق کرنے کی کوشش کرتا ہے ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ ایک دانہ بنادیں' یا ایک ذرّہ پیدا کردیں۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: انہیں چاہئے کہ وہ ایک دانہ بنادیں' یا ایک ذرہ پیدا کردیں یہاں پہ الفاظ امر کے ہیں' لیکن اس کے ذریعے مراد یہ ہے: مقابل کو عاجز قرار دیا جائے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ تَرْكُ الدُّخُولِ فِي الْبُيُوتِ الَّتِي فِيهَا سُتُورٌ عَلَيْهَا تَمَاثِيلُ

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ ایسے گھر میں داخل ہونے کو ترک کردے جس میں ایسے پردے موجود ہوں' جس پر تصویریں بنی ہوئی ہوں

5860 - (سند حدیث):اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَاهُ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث):اَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهُ، قَالَتْ: فَقَطَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ يُقَالُ لَهُ: رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ: اَمَا سَمِعْتَ اَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا؟ قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ: لَا، قَالَ: لٰكِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يُرِيدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ

5859- إسناده صحيح على شرط الشيخين أبو خيثمة :هوزهير بن حرب، وجرير :هو ابن عبد الحميد، وأبو زرعة :هو ابن عمرو بن جرير البجلي .وأخرجه مسلم "2111"في اللباس :باب تحريم تصوير صورة الحيوان، عن أبي خيثمة، بهذا الإسناد , وأخرجه ابن أبي شيبة 8/484، والبخاري "5953"في اللباس :باب نقض الصور، و "7559"في التوحيد :باب قول الله تعالى: (وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ) ، ومسلم "2111"، والبيهقي 7/268، والطحاوي 4/283، والبغوي "3217"من طريقين عن عمارة بن القعقاع، به. وأخرجه أحمد 2/259، و391، و451و 527من طريق أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي هريرة.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اسے کاٹ کر دو تکیے بنا لیے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے (حدیث بیان کرنے والے محدث) سے کہا: آپ نے ابومحمد کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تکیوں کے ساتھ ٹیک بھی لگائی تھی تو قاسم کے صاحبزادے نے کہا: جی نہیں تاہم میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے قاسم کے صاحبزادے کی مراد قاسم بن محمد تھے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ اَنْ لَا يَدْخُلَ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْبَيْتُ مِمَّا يُتَقَرَّبُ بِهِ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ' آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے' وہ کسی ایسے گھر میں داخل نہ ہو جہاں تصویر موجود ہو اگرچہ وہ کوئی ایسا گھر ہو' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کیا جاتا ہے

5861 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ - يَعْنِي الْكَعْبَةَ - لَمْ يَدْخُلْ، وَاَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ، وَرَاَى اِبْرَاهِيمَ، وَاِسْمَاعِيلَ بِاَيْدِيهِمَا الْاَزْلَامُ، فَقَالَ: قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ، وَاللّٰهِ مَا اسْتَقْسَمَا بِالْاَزْلَامِ قَطُّ

5860- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "95" "2107" في اللباس: باب تحريم تصوير صورة الحيوان، والنسائي 8/214 في الزينة باب التصاوير، والبيهقي 7/269 من طرق عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/284" من طريق عمرو بن الحارث، به. وأخرجه أحمد 6/103 من طريق ابن لهيعة، عن بكير، به. وأخرجه الطيالسي "1433"، وأحمد 6/172 و214، والبخاري "2479" في المظالم: باب هل تكسر الدنان التي فيها خمر، ومسلم "93" "2107" و"94"، والنسائي 8/213- 214 في الزينة: باب التصاوير، وابن ماجه "3653" في اللباس: باب الصور فيما يوطأ، والطحاوي 4/284 من طرق عن عبد الرحمن بن القاسم، عن أبيه، عن عائشة بنحوه وأخرجه الطحاوي 4/284 4/284 من طريق ربيعة بن عطاء، عن القاسم، به ,وانظر الحديث رقم "5843" و5845" و."5847"

5861- إسناد صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن المديني وعكرمة فمن رجال البخاري. وهو في "مصنف عبد الرزاق "19485" "، ومن طريقه أخرجه أحمد 1/365، والطبراني "11845"، والبغوي "3214" وأخرجه البخاري "3352" في الأنبياء: باب قول الله تعالى :(وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا) ,والحاكم 2/550 من طريق هشام بن يوسف، عن معمر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/334، والبخاري "1601" في الحج: باب من كبر في نواحي الكعبة، و "4288" في المغازي: باب أين ركز النبي صلى الله عليه وسلم الراية يوم الفتح، وأبو داود "2027" في المناسك: باب في دخول الكعبة، والبيهقي 5/158، والبغوي "3815" من طريق عبد الوارث، عن أيوب بن أبي تميمة، به.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں (یعنی خانہ کعبہ کے اندر) تصویریں دیکھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اندر تشریف نہیں لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں مٹا دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں تصویر دیکھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھ میں پانسے کے تیر ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے اللہ کی قسم ان دونوں صاحبان نے کبھی پانسہ نہیں کھیلا۔

ذِكْرُ وَصْفِ عَدَدِ الْاَصْنَامِ الَّتِي كَانَتْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

بتوں کی تعداد کی صفت کا تذکرہ جو اس دن خانہ کعبہ کے اندر موجود تھے

5862 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

(متن حدیث): دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَوْلَهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ صَنَمًا، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ كَانَ مَعَهُ وَيَقُوْلُ: جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو اس وقت اس کے اردگرد تین سو ساٹھ بت تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ذریعے انہیں مارنا شروع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے جا رہے تھے۔

حق آ گیا اور باطل رخصت ہو گیا بے شک باطل نے رخصت ہی ہونا تھا۔

5862- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، وسفيان هو ابن عيينة، وابن أبي نجيح :هو عبد الله، وأبو معمر :هو عبد الله سخبرة . وأخرجه أحمد 1/377، والبخاري "2478"، في المظالم :باب هل تكسر الدنان التي فيها الخمر أو تخرق الزقاق، و "4287"في المغازي :باب أين ركز النبي صلى الله عليه الراية يوم الفتح، و "4720"في تفسير سورة بني إسرائيل :باب (وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا) ،ومسلم "17881"في الجهاد :باب إزالة الأصنام من حول الكعبة، والترمذي "3138"في التفسير :باب ومن سورة بني إسرائيل، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة الأشراف 7/66 "، والطبراني "10427"، والبيهقي 6/101، والبغوي في "شرح السنة "، "3813"، وفي "التفسير 3/133 "من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "1781"، والطبراني في "جامع البيان 15/152 "، والطبراني في "الصغير "210" "، وفي "الكبرى "10535" "من طريق عبد الرزاق، عن الثوري، عن ابن أبي نجيح، به .وقال الطبراني في "الصغير :"لم يروه عن سفيان الثوري إلا عبد الرزاق.

بَابُ اللَّعِبِ وَاللَّهْوِ

باب! کھیل کود (کے احکام)

ذِكْرُ جَوَازِ لَعِبِ الْمَرْاَةِ اِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ وَّهِيَ غَيْرُ مُدْرِكَةٍ بِاللَّعِبِ

عورت کے لیے کھیل کے جائز ہونے کا تذکرہ جب کہ اس کا شوہر موجود ہو اور وہ عورت کھیل کے لئے مدرکہ نہ ہو

5863 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَكُنَّ يَاْتِيْنِي صَوَاحِبِي، فَكُنَّ اِذَا رَاَيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَمِعْنَ مِنْهُ، فَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ يَلْعَبْنَ مَعِي

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں، میں گڑیا کے ساتھ کھیلا کرتی تھی میری سہیلیاں میرے پاس آجاتی تھیں جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی تھیں، تو اٹھ کر چلی جاتی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میرے ساتھ کھیلنے کے لیے میری طرف بھیج دیتے تھے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِصِغَارِ النِّسَاءِ اللَّعِبَ بِاللُّعَبِ، وَاِنْ كَانَ لَهَا صُوَرٌ

چھوٹی عمر کی لڑکیوں کے لیے گڑیا کے ساتھ کھیلنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5863– إسناده صحيح على شرط الشيخين. يحيى بن سعيد: هو ابن أبان الأموى. وأخرجه أحمد 6/234 عن يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق "19722"، والحميدى "260"، وأحمد 6/166 و233، وابن سعد 8/58–59 و61 و65، والبخارى "6130" فى الأدب: باب الانبساط إلى الناس، ومسلم "2440" فى فضائل الصحابة: باب فى فضل عائشة رضى الله عنها، وأبو داود "4931" فى الأدب: باب فى اللعب بالبنات، والنسائى 6/131 فى النكاح: باب البناء بابنة تسع، وابن ماجة "1982" فى النكاح: باب حسن معاشرة النساء، والطبرانى "277" "275"/23 و"278"، والبيهقى 10/219 من طرق عن هشام بن عروة، به. وأخرجه ابن سعد 8/62، والطبرانى "280"/23 من طريق يريد بن رومان، عن عروة، به. وانظر الأحاديث الثلاثة الآتية. وقوله "ينقمعن": أى: يتغيبن ويستترن، و "يسربهن": أى: يرسلهن ويدفعهن إلى. واستدل بهذا الحديث كما فى "الفتح 10/527" على جواز اتخاذ صور البنات واللعب من أجل لعب البنات بهن، وخص ذلك من عموم النهى عن اتخاذ الصور، وبه جزم عياض، ونقله عن الجمهور، وأنهم أجازوا بيع اللعب للبنات لتدريبهن من صغرهن على أمر بيوتهن وأولادهن.

اگرچہ اس کی شکل وصورت بھی ہو

5864 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

(متن حدیث):دَخَلَ عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَلْعَبُ بِاللُّعَبِ، فَرَفَعَ السِّتْرَ، وَقَالَ: مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ؟ فَقُلْتُ: لُعَبٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: مَا هٰذَا الَّذِي اَرَى بَيْنَهُنَّ ؟ قُلْتُ: فَرَسٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَرَسٌ مِّنْ رِقَاعٍ لَهُ جَنَاحٌ ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: اَلَمْ يَكُنْ لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ خَيْلٌ لَهَا اَجْنِحَةٌ؟ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میں اس وقت گڑیا کے ساتھ کھیل رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا اور دریافت کیا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! یہ کیا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ گڑیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے درمیان جو چیز ہے یہ کیا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ گھوڑا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کپڑے سے بنے ہوئے گھوڑے کے پر ہوتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے کے پر نہیں تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرادیے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُسَمِّي لُعَبَهَا الْبَنَاتِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی گڑیا کے لیے لفظ''لڑکی'' استعمال کرتی تھیں

5865 - (سندحدیث):اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ، بِحَرَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث):كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَاَنَا اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لاتے تھے میں اس وقت گڑیا کے ساتھ

5864- إسناده على شرط مسلم .أبو النضر :هو سالم بن ابى أمينة، ويحيى بن أيوب :هو الغافقي . وأخرجه أبو داود "4932"في الأدب :باب في اللعب بالبنات، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة12/358 "، والبيهقي 10/219من طريق سعيد بن أبى مريم، عن يحيى بن أيوب، عن عمارة بن غزية، عن محمد بن إبراهيم، عن أبى سلمة بن عبد الرحمن، عن عائشة .وهذا إسناد صحيح على شرط مسلم أيضاً .وانظر الحديث رقم "5863"و "5865"و "5866"

5865- إسناده قوى .كثير بن عبيد :هو الحمصي، روى له أصحاب السنن، وهو ثقة، ومن فوقه من رجال الشيخين غير محمد بن حمير، فمن رجال البخاري، وهو صدوق . وأخرجه الطبراني "276"/23عن أحمد بن على الأبار، عن كثير بن عبيد الحمصي، بهذا الإسناد .وانظر الحديث رقم "5863"و "5864"و"5865" إسناده صحيح على شرط مسلم الشيخين .وأخرجه أحمد 6/57، وابن سعد 8/66، والطبراني "279"/23من طريق عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد .وانظر الحديث رقم "5863"و "5864"و ."5865"

کھیل رہی ہوتی تھی۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ اَنْ تَجْتَمِعَ مَعَ اَمْثَالِهَا لِلَّعِبِ الَّذِیْ وَصَفْنَاهُ

اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' کوئی کم سن لڑکی اپنی ہم عمر لڑکیوں کے ساتھ گڑیا کے ساتھ کھیلنے کے لیے اکٹھی ہو' جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

5866 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ، وَتَجِیْءُ صَوَاحِبِیْ فَيَلْعَبْنَ مَعِی، فَاِذَا رَاَيْنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْنَ مِنْهُ، فَكَانَ يُدْخِلُهُنَّ اِلَیَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِی

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں گڑیا کے ساتھ کھیل رہی ہوتی تھی میری سہیلیاں آجاتی تھیں اور میرے ساتھ کھیلتی تھیں جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی تھیں' تو اٹھ کر چلی جاتی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میرے پاس بھیج دیتے تھے' تو وہ میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ النَّظَرَ اِلٰی لَعِبِ الْحَبَشَةِ الَّذِیْ لَا يَشُوبُهُ شَیْءٌ مِمَّا يَكْرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ حبشیوں کے کرتب دیکھ سکتا ہے جن میں کوئی ایسی چیز شامل نہ ہو' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے

5867 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ اِذْ دَخَلَ عُمَرُ فَاَهْوٰی اِلَی الْحَصَا فَحَصَبَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمْ يَا عُمَرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ کچھ حبشی اپنے جنگی ہتھیاروں کے ساتھ کرتب دکھا رہے تھے اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگئے انہوں نے ان کی طرف کنکریاں پھینکیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! انہیں کرنے دو۔

5866- إسناده صحيح على شرط الشيخين .وهو في "مصنف عبد الرزاق "19724" "، ومن طريقه أخرجه أحمد 2/308، ومسلم "893"في العيدين :باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، والبيهقي 10/17، والبغوي "1112" وأخرجه البخاري "2901"في الجهاد :باب اللهو بالحراب ونحوها، من طريق هشام، عن معمر، بهذا الإسناد .وانظر الحديث رقم "5876"

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْحُرَّةِ النَّظَرَ إِلَى لَعِبِ الْحَبَشَةِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ، وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ

آزاد عورت کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ حبشیوں کے کرتب دیکھ سکتی ہے' جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے خواہ اس عورت کا شوہر موجود ہو

5868 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِثَوْبِهٖ، فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ، فَكَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَقَالَ: دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ، فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ ، قَالَتْ: وَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ، وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ وَاَنَا جَارِيَةٌ، فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرِبَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں جو گانا گا رہی تھیں یہ عید کے موقع کی بات ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے کے ذریعے چہرہ ڈھانپا ہوا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان لڑکیوں کو ڈانٹا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: اے ابوبکر! ان دونوں کو گانے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے ذریعے مجھے اوٹ میں لیا ہوا تھا اور میں ان حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو کرتب دکھا رہے تھے میں اس وقت کم سن لڑکی تھی' تو تم خود اندازہ کر لو کہ ایک کم سن لڑکی جس کی عمر بھی زیادہ نہ ہو (اسے اس طرح کے کرتب دیکھنے میں کتنی دلچسپی ہو گی)

5868- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم . وأخرجه مسلم "17" "892"في العيدين :باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه، عن هارون بن سعيد، عن ابن وهب، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/33و127، والنسائي 3/195في العيدين :باب ضرب الدف في يوم العيد من طريقين عن الزهري، به وأخرج البخاري "949"و "950"في العيدين :باب الحراب والدرق يوم العيد، و "2906"و "2907"في الجهاد :باب الدرق، ومسلم "892" "19"من طريق محمد بن عبد الرحمن الأسدي، عن عروة، به . وأخرجه عبد الرزاق "19736"من طريق ابن ملكية، عن عائشة , وأخرج الجزء الأخير منه :عبد الرزاق "19721"، والبخاري "454"في الصلاة :باب أصحاب الحراب في المسجد، و "5190" في النكاح :باب حسن المعاشرة مع الأهل، و "5229"باب نظر المرأة إلى الجيش ونحوهم من غير ريبة، ومسلم "18" "892"، والنسائي 3/195- 196في العيدين :باب اللعب في المسجد، والبيهقي 7/92من طريق الزهري، به . وأخرجه أيضاً مسلم "21" "892"من طريق عبيد بن عمير، عن عائشة .وانظر الحديث رقم "5869"و "5871"و."5877"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَقَ دُفُوفَهُمَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' اس دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں لڑکیوں کی دف کو توڑ دیا تھا

5869 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ*، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ وَتَضْرِبَانِ بِالدُّفِّ، فَسَبَّهُمَا وَخَرَقَ دُفَّيْهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمَا، فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایام تشریق میں ان کے ہاں آئے ان کے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ڈانٹا اور ان دونوں کی دف کو پھاڑ دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔

ذِكْرُ بَعْضِ مَا كَانَتِ الْحَبَشَةُ تَقُولُ فِي لَعِبِهِمْ ذَلِكَ

حبشی اپنے کرتبوں کے دوران جو کہتے تھے اس میں سے کچھ چیزوں کا تذکرہ

5870 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ*، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

(متن حدیث): أَنَّ الْحَبَشَةَ كَانُوا يَزْفِنُونَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَتَكَلَّمُونَ بِكَلَامٍ لَا يَفْهَمُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَقُولُونَ؟ قَالُوا: مُحَمَّدٌ عَبْدٌ صَالِحٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حبشی لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کرتب دکھایا کرتے تھے وہ ایسی باتیں کرتے تھے جو سمجھ نہیں آتی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کیا کہہ رہے ہیں' تو لوگوں نے بتایا: یہ کہہ رہے ہیں: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک نیک بندے ہیں۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ الْقَوْلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بِغَزَلٍ فِي أَيَّامِ الْعِيدِ، وَكَذَلِكَ اللَّعِبِ فِي الْمَسْجِدِ

عید کے ایام میں قول کے مباح ہونے کا تذکرہ جب کہ وہ غزل نہ ہو اسی طرح مسجد میں (عید کے ایام میں) کھیل کود کرنے (کے مباح ہونے کا تذکرہ)

5869- إسناده صحيح، محمد بن سهل بن عسكر: ثقة من رجال مسلم، ومن فوقه ثقات من رجال الشيخين غير إسحاق بن راشد، فمن رجال البخاري. وانظر "5867" و "5871" و "5876" و "5877".

5870- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم. وأخرجه أحمد 3/152 عن عبد الصمد، عن حماد، بهذا الإسناد.

5871 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا فِي اَيَّامِ عِيدٍ وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ، وَتُدَفِّفَانِ، وَتَضْرِبَانِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا اَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ: دَعْهُنَّ يَا اَبَا بَكْرٍ، فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيدٍ، وَتِلْكَ اَيَّامُ مِنًى، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ، وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا جَارِيَةٌ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: فَهٰذَا اٰخِرُ جَوَامِعِ الْاِبَاحَاتِ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَمْلَيْنَاهَا بِفُصُولِهَا، وَقَدْ بَقِيَ فِي هٰذَا الْقِسْمِ اَحَادِيثُ بَدَّدْنَاهَا فِي سَائِرِ الْاَقْسَامِ، كَمَا بَدَّدْنَا مِنْهَا فِي هٰذَا الْقِسْمِ عَلٰى مَا اَصَّلْنَا الْكِتَابَ عَلَيْهِ، وَاِنَّمَا نُمْلِي بَعْدَ هٰذَا الْقِسْمِ الْقِسْمَ الْخَامِسَ مِنْ اَقْسَامِ السُّنَنِ الَّتِي هِيَ اَفْعَالُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفُصُولِهَا، وَاَنْوَاعِهَا اِنِ اللّٰهُ قَضٰى ذٰلِكَ وَشَاءَهُ، جَعَلَنَا اللّٰهُ مِمَّنْ هُدِيَ لِسَبِيلِ الرَّشَادِ، وَوُفِّقَ لِسُلُوكِ السَّدَادِ، وَشَمَّرَ فِي جَمْعِ السُّنَنِ وَالْاَخْبَارِ، وَتَفَقَّهَ فِي صَحِيحِ الْاٰثَارِ، وَآثَرَ مَا يُقَرِّبُ اِلَى الْبَارِي جَلَّ وَعَلَا مِنَ الْاَعْمَالِ عَلٰى مَا يُبَاعِدُ مِنْهُ فِي الْاُصُولِ، اِنَّهُ خَيْرُ مَسْئُولٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عید کے دنوں میں ان کے ہاں آئے' تو ان کے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی گانا گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چہرے پر کپڑا لے کر لیٹے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں لڑکیوں کو ڈانٹا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! انہیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) یہ منیٰ کے مخصوص دن تھے (یعنی بڑی عید کا موقع تھا)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے ذریعے مجھے اوٹ میں لیا ہوا تھا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے میں اس وقت کم سن لڑکی تھی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اباحات کے بارے میں روایات کا یہ آخری حصہ ہے' جسے ہم نے مختلف فصلوں میں املاء کروایا ہے اس قسم سے تعلق رکھنے والی کچھ احادیث باقی رہ گئی ہیں' جنہیں ہم دیگر اقسام میں ذکر کر دیں گے جس طرح ہم نے انہیں اس قسم میں ذکر کیا ہے' جو اس بنیادی طریقہ کار کے مطابق ہے' جس کے مطابق ہم نے کتاب ترتیب دی ہے۔

اس قسم کے بعد ہم سنن کی پانچویں قسم املاء کروائیں گے' اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ افعال ہیں جو ان کی فصول اور انواع کے ہمراہ املاء کروائے جائیں گے اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دیا اور اس نے یہ چاہا۔

5871- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد ابن موهب، وهو يزيد بن خالد بن عقيل. وأخرجه البخاري "987" و "988" في العيدين: باب إذا فاته العيد يصلي ركعتين، و "3529" و "3530" في الأنبياء: باب قصة الحبش، والبيهقي 7/92 و 10/224 من طريق يحيى بن بكير، عن الليث، بهذا الإسناد. وانظر "5868" و "5869" و "5876" و "5877".

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جن کی رہنمائی سیدھے راستے کی طرف کی گئی اور درست راستے کی توفیق دی گئی اور جنہوں نے سنن اور اخبار کو جمع کرنے کا ارادہ کیا اور مستند روایات کا فہم حاصل کیا اور اس چیز کو ترجیح دی جو اعمال انہیں باری تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرب کر سکتے ہیں اور اس چیز پر ترجیح دی جو اصول میں اس سے دور کرتے ہیں بیشک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) سب سے بہتر مسؤول ہے۔

ذِكْرُ اِثْبَاتِ اسْمِ الْعِصْيَانِ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّاعِبِ بِالنَّرْدِ فِي الدُّنْيَا

پانسا کھیلنے والے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کے نافرمان کے نام کے اثبات کا تذکرہ

5872 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص پانسہ کھیلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔''

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ اللَّاعِبِ بِالنَّرْدِ فِي التَّمْثِيْلِ

تشبیہ کی اس صفت کے بارے میں اطلاع کا تذکرہ' جو پانسا کھیلنے والے کے بارے میں (حدیث میں ذکر کی گئی ہے)

5872- رجاله ثقات رجال الشيخين غير موسى بن ميسرة، فقد روى له أبو داود، وهو ثقة، لكن فيه علة الانقطاع بين سعيد بن أبي هند وأبي موسى، فإن سعيد بن أبي هند لم يلق أبا موسى فيما قاله أبو حاتم كما نقله، ابنه في "المراسيل "ص74، لكن له طريق آخر بنحوه يتقوى به وهو في "الموطأ "2/958 "في الرؤيا :باب ما جاء في النرد، ومن طريقه أخرجه أحمد 4/397، والبخاري في "الأدب المفرد "1269" "، وأبو داود "4938"في الأدب :باب في النهي عن اللعب بالنرد، والبيهقي 10/214، والبغوي ."3414"وأخرجه ابن أبي شيبة 8/735و737، وأحمد 4/394و400، والبخاري في "الأدب المفرد "1272" "، وأبو يعلى ورقة 340/2، وابن ماجة "3762"في الأدب :باب اللعب بالنرد، والحاكم 1/50، والبيهقي 10/215من طريق نافع وأسامة بن زيد الليثي، كلاهما عن سعيد بن أبي هند، عن أبي موسى، به وأخرجه عبد الرزاق "19730"من طريق أسامة بن زيد، عن سعيد بن أبي هند، عن أبي مرة مولى عقيل، عن أبي موسى .وقال الدارقطني في "العلل "كما في "التهذيب "في ترجمة سعيد بن أبي هند: هذا أثبته بالصواب .وعلق عليه ابن حجر بقوله :رواه كذلك من طريق عبد الله بن المبارك، عن أسامة، لكن رواه ابن وهب عن أسامة، فلم يذكر فيه أبا مرة.وأخرجه الطيالسي "510"عن حماد بن زيد، عن أيوب، عن نافع، عن سعيد بن أبي هند، عن أبي موسى موقوفاً.وأخرجه أحمد 4/407، وأبو يعلى ورقة 340، والبيهقي 10/315من طريق يزيد بن خصفة، عن حميد بن بشير بن المحرر، عن محمد بن كعب القرظي، عن أبي موسى رفعه " :لا يقلب كعباتها أحد ينتظر ما تأتي به إلا عصى الله ورسوله"، وحميد بن بشير :ذكره ابن حبان في "الثقات "6/191 "وسماه :حميد بن بكر، وقال :يعتبر بحديثه إذا لم يكن في إسناده إنسان ضعيف، وباقي رجاله ثقات .فهذا الطريق يشد الطريق الأول، فيتقوى به الحديث، ويشهد له حديث بريدة الآتي.

5873 - (سندحدیث): اَ رَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَكَاَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ

سلیمان بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص پانسہ کھیلتا ہے گویا کہ وہ اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں لت پت کر لیتا ہے۔''

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اشْتِغَالِ الْمَرْءِ بِالْحَمَامِ وَسَائِرِ الطُّيُوْرِ عَبَثًا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی فضول طور پر کبوتر یا دیگر پرندوں میں مشغول رہے

5874 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ: شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو حَاتِمٍ: اللَّاعِبُ بِالْحَمَامِ لَا يَتَعَدّٰى لَعِبُهُ مِنْ اَنْ يَتَعَقَّبَهُ بِمَا يَكْرَهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا، وَالْمُرْتَكِبُ لِمَا يَكْرَهُ اللّٰهُ عَاصٍ، وَالْعَاصِي يَجُوزُ اَنْ يُقَالَ لَهُ: شَيْطَانٌ، وَاِنْ كَانَ مِنْ اَوْلَادِ آدَمَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: (شَيَاطِينَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ) (الأنعام: 112) فَسَمَّى الْعُصَاةَ مِنْهُمَا شَيَاطِينَ، وَاِطْلَاقُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الشَّيْطَانِ عَلَى الْحَمَامَةِ لِلْمُجَاوَرَةِ، وَلِاَنَّ الْفِعْلَ مِنَ الْعَاصِي بِلَعِبِهَا تَعَدَّاهُ اِلَيْهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو کبوتر کے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا ایک شیطان دوسرے شیطان کے پیچھے جا رہا ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کبوتر کے ساتھ کھیلنے والے شخص کا فعل آگے بڑھ کر ایسی صورت حال لے آتا ہے' جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو' تو جو شخص کسی ایسی چیز کا مرتکب ہوتا ہے' جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو وہ شخص گنہگار ہوتا ہے اور گنہگار شخص کو شیطان کہنا جائز

5873- إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الطاهر - واسمه أحمد بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن السرح - وسليمان بن بريدة، فمن رجال مسلم و. رجه أحمد 5/352و 357و 361، وابن أبي شيبة 8/735، والبخاري في "الأدب المفرد "1271" "، ومسلم "2260"في الشعر: باب تحريم اللعب بالنردشير، وأبو داود "4939"في الأدب: باب اللعب بالنرد، والبيهقي 10/214، والبغوي "3415"من طرق عن سفيان الثوري، بهذا الإسناد.

5874- إسناده حسن، رجاله ثقات رجال الصحيح غير محمد بن عمرو - وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ - فقد روى له البخاري مقروناً ومسلم متابعة، وهوصدوق. وأخرجه أحمد 2/345، والبخاري في "الأدب المفرد "1300" "، وأبو داود "4940"في الأدب: باب في اللعب بالحمام، وابن ماجة "3765"في الأدب: باب اللعب بالحمام، والبيهقي 10/213من طرق عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد.

ہے اگر چہ اس کا تعلق اولاد آدم سے ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

''انسانوں اور جنات سے تعلق رکھنے والے شیاطین۔''

تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں طبقوں میں سے گنہگار کے لیے لفظ شیطان استعمال کیا ہے اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے کتوبر کے لیے لفظ شیطان محاورت کے طور پر استعمال کیا ہے کیونکہ یہاں پہ گنہگار شخص کا فعل اسی کبوتر سے متعلق ہے۔



فَصْلٌ فِي السَّمَاعِ

فصل: سماع کا حکم

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ فِي الْإِحْتِجَاجِ بِهِ مَنْ لَمْ يَتَفَقَّهْ فِي صَحِيحِ الْآثَارِ، وَلَا أَبْلَغَ الْمَجْهُودَ فِي طُرُقِ الْأَخْبَارِ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو مستند روایات کا فہم نہیں رکھتا

اوراس نے روایات کے طرق کے بارے میں کوشش نہیں کی اوراس نے اس روایت سے استدلال کرلیا (اورغلط فہمی کا شکار ہوا)

5875 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): كَانَ فِي حِجْرِي جَارِيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَزَوَّجْتُهَا، قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عُرْسِهَا، فَلَمْ يَسْمَعْ غِنَاءً وَلَا لَعِبًا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، هَلْ غَنَّيْتُمْ عَلَيْهَا؟ أَوَلَا تُغَنُّونَ عَلَيْهَا؟ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُحِبُّونَ الْغِنَاءَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک انصاری لڑکی میری زیر پرورش تھی میں نے اس کی شادی کروادی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شادی کے دن میرے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گانے وغیرہ کی کوئی آواز

5875– إسحاق بن سهل بن أبي حثمة: ذكره البخاري في "تاريخه 1/390"، وابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 2/223، والمؤلف في "ثقاته 4/22"، وقد فات الحافظ أن يترجم له في "تعجيل المنفعة" مع أنه من شرطه. وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح غير ابن إسحاق - وهو محمد - فروى له أصحاب السنن ومسلم متابعة، وهو صدوق. عم عبيد الله: هو يعقوب بن إبراهيم بن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن الزهري. وأخرجه أحمد 6/269 عن يعقوب وسعد قالا: حدثنا أبي، عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد. قلت: وأخرجه البخاري في "صحيحه" "5162" في النكاح: باب النسوة اللاتي يهدين المرأة إلى زوجها، عن الفضل بن يعقوب، حدثنا محمد بن سابق، حدثنا إسرائيل، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عائشة أنها زفت امرأة إلى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يا عائشة، ما كان معكم لهو، فإن الأنصار يعجبهم اللهو." وأخرجه الحاكم في "المستدرك 2/184"، وعنه البيهقي 7/288 من طريق محمد بن سابق، به.

سنائی نہیں دی' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تم نے اس کی شادی کے لیے گانا وغیرہ نہیں گایا؟ کیا تم لوگ اس پر گانا نہیں گاؤ گی؟ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار گانے کو پسند کرتے ہیں۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ تَعَلَّقَ بِهٖ غَيْرُ الْمُتَبَحِّرِ فِيْ صِنَاعَةِ الْعِلْمِ، فَاَبَاحَ الْغِنَاءَ الَّذِيْ يُبْعِدُ عَنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جس کے ساتھ وہ شخص متعلق ہوا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اور اس نے غناء کو مباح قرار دیا' جو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتا ہے

5876 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِدُفَّيْنِ، وَتُغَنِّيَانِ فِيْ اَيَّامِهِمَا، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَتِرٌ بِثَوْبِهٖ، فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ، فَكَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهٗ وَقَالَ: دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ، فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْحَبَشَةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامُوْا يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَسْاَمُ، فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَ عُمَرُ، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمْ يَا عُمَرُ، فَاِنَّهُمْ هُمْ بَنُوْ اَرْفِدَةَ

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی دف بجا کر گانا گا رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر آرام فرما رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں لڑکیوں کو ڈانٹا' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا کپڑا ہٹایا اور فرمایا: اے ابوبکر! انہیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حبشیوں کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو وہ لوگ مسجد میں کھڑے ہو کر

5876- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن إبراهيم ـ وهو الملقب بدحيم ـ فمن رجال البخاري، وقد تقدم برقم "5868"و "5869"و ."5871"وأخرج القسم الأخير منه :النسائي 3/195 -196في العيدين :بباب اللعب في المسجد يوم العيد ونظر النسائي إلى ذلك، عن علي بن خشرم، عن الوليد، بهذا الإسناد.وأخرجه أيضاً البخاري "5229"في النكاح :باب نظر المرأة إلى الحبش ونحوهم من غير ريبة، من طريق عيسى، عن الأوزاعي، به تقدم تخريجه برقم ."5867" وأخرجه النسائي 3/196عن إسحاق بن موسى، عن الوليد، بهذا الإسناد .وأخرجه أحمد 2/540عن محمد بن مصعب، عن الأوزاعي، به

کرتب دکھانے لگے میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے مجھے اپنی چادر کی اوٹ میں کر لیا میں ان لوگوں کو دیکھتی رہی وہ لوگ مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے یہاں تک کہ میں ہی اکتا گئی تم لوگ خود اندازہ کر لو کہ ایک ایسی لڑکی جس کی عمر کم ہو اسے اس طرح کے کھیل کود دیکھنے کا کتنا شوق ہوگا۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوئے اس وقت حبشی لوگ مسجد میں کرتب دکھا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! انہیں کرنے دو کیونکہ یہ بنو ارفدہ ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْغِنَاءَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ أَشْعَارًا قِيلَتْ فِي أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَكَانُوا يُنْشِدُونَهَا وَيَذْكُرُونَ تِلْكَ الْأَيَّامَ دُونَ الْغِنَاءِ الَّذِي يَكُونُ بِغَزَلٍ يُقَرِّبُ سَخَطَ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ قَائِلِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' وہ غناء جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے یہ ایسے اشعار تھے

جو زمانہ جاہلیت میں کہے گئے تھے' تو وہ لوگ ان اشعار کو سناتے تھے اور ان ایام کا ذکر کرتے تھے اور گا کر ایسا نہیں کرتے تھے جس میں ایسا کلام ہوتا ہے' جو کہنے والے کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے قریب کر دیتا ہے

5877 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْهَبَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمِزْمَارُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَذٰلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَهٰذَا عِيدُنَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے اس وقت میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی گانا گا رہی تھیں جو جنگ بعاث کے موقع پر انصار کے طرز عمل کے بارے میں تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا نبی اکرم ﷺ کے گھر میں شیطان کے آلات موجود ہیں؟ یہ عید کے دنوں کی بات ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! ہر

5877- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبيد بن إسماعيل فمن رجال البخاري. أبو أسامة: هو حماد بن أسامة. وأخرجه البخاري "952" في العيدين: باب سنة العيدين لأهل الإسلام، والبغوي "1111" عن عبيد بن إسماعيل، بهذا الإسناد وأخرجه مسلم "892" "16" في العيدين: باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه، وابن ماجة "1898" في النكاح: باب الغناء والدف، والبيهقي 10/224 من طريقين عن أبي أسامة، به. وأخرجه أحمد 6/99 و134 و186- 187، والبخاري "3931" في فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم: باب مقدم النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه المدينة، من طريق عن هشام بن عروة، به وانظر الحديث رقم "5868" و"5869" و"5871" و"5876".

قوم کی ایک مخصوص عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْغِنَاءَ الَّذِیْ كَانَ الْاَنْصَارُ يُغَنُّونَ بِهِ لَمْ يَكُنْ بِغَزَلٍ، لَا يَحِلُّ ذِكْرُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ غناء جو انصار گاتے تھے وہ غزل نہیں ہوتی تھی کہ جس کا ذکر کرنا جائز ہی نہ ہو

5878 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ:

(متن حدیث): جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ صَبِيحَةَ عُرْسِي، فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفٍّ لَهُنَّ، وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ اِلٰى اَنْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ .

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعِي هٰذَا وَقُوْلِي مَا كُنْتِ تَقُوْلِينَ

سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری شادی کی صبح ہمارے ہاں آئے تو میرے بستر پر تشریف فرما ہوئے جس طرح تم میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو تو انصار کی کچھ لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور غزوہ بدر کے موقع پر شہید ہونے والے اپنے آباؤ اجداد کی تعریفیں کر رہی تھیں ان میں سے ایک لڑکی نے یہ مصرع بھی پڑھ دیا۔

''ہمارے درمیان ایک ایسا نبی موجود ہے جو کل جو کچھ ہونا ہے اس کے بارے میں بھی جانتا ہے۔''

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو اور وہی گاؤ جو پہلے گا رہی تھیں۔



5878- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشر بن معاذ العقدي، فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق، وقد توبع.وأخرجه البخاري "4001"في المغازي :باب 12، و "5147"في النكاح :باب ضرب الدف في النكاح والوليمة، وأبو داود "4922"في الأدب :باب في النهي عن الغناء ، والترمذي "1090"في النكاح :باب ما جاء في إعلان النكاح، والنسائي في "الكبرى "كما في "التحفة11/302 "، والطبراني "698"/24، والبيهقي 7/289من طريق عن بشر بن المفضل، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/359و 360 ابن ماجو "1897"في النكاح :باب الغناء والدف، من طريق حماد بن سلمة، والطبراني "699"/24من طريق عبد الصمد بن سليمان الأزرق، كلاهما عن خالد بن ذكوان ,به.

كِتَابُ الصَّيْدِ

کتاب! شکار کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ أَكْلِ مَا يَجُوزُ اسْتِعْمَالُهُ مِمَّا حَبَسَ الْكِلَابُ عَلٰى أَرْبَابِهَا

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ کتوں نے جو شکار اپنے مالک کے لیے روک لیا ہو اس میں سے کسے کھانا جائز ہے

5879 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ، يَقُولُ:

(متن حدیث): أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا بِأَرْضٍ مِنْ أَهْلِ كِتَابٍ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ، وَإِنَّ أَرْضَنَا أَرْضُ صَيْدٍ، أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَبِالْكَلْبِ الْمُكَلَّبِ، وَبِالْكَلْبِ الَّذِي لَيْسَ بِمُكَلَّبٍ، فَأَخْبِرْنِي مَاذَا يَحِلُّ لَنَا مِمَّا يَحْرُمُ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ تَأْكُلُونَ فِي آنِيَتِهِمْ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الصَّيْدِ، فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَكُلْ مِنْهُ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَأَمَّا مَا أَصَابَ كَلْبُكَ الْمُكَلَّبُ، فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَأَمَّا مَا أَصَابَ كَلْبُكَ الَّذِي لَيْسَ

5879- إسناده صحيح على مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة بن يحيى، فمن رجال مسلم. أبو إدرس الخولاني: هو عائذ الله بن عبد الله. وأخرجه مسلم "1930" في الصيد: باب الصيد بالكلب المعلمة، وابن الجارود "917"، والبيهقي 9/244 من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/195، والبخاري "5478" في الصيد: باب صيد القوس، و "5488" باب ما جاء في الصيد، "5496" باب آنية المجوس والميتة، ومسلم "1930"، أبو داود "2855" في الصيد: باب في الصيد، والترمذي بإثر الحديث "1560" في السير: باب ما جاء في الانتفاع بآنية المشركين، والنسائي 7/181 في الصيد: باب صيد الكلب الذي ليس بعلم، وابن الجارود "916"، وابن ماجة "3207" في الصيد: باب صيد الكلب، والبيهقي 9/247- 248، والبغوي "2771" من طرق عن حيوة بن شريح، به. وأخرجه أحمد 4/195، وأبو داود "2852"، والترمذي "1464" في الصيد: باب ما يؤكل من صيد الكلب وما لا يؤكل، والبيهقي 9/237 من طرق عن أبي إدرس الخولاني، به واختصره بعضهم. وأخرجه أبو داود "2857"، والدارقطني 4/239- 294، والبيقهي 9/237 من طريق عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، عن أبي ثعلبة الخشني. وأخرجه أبو أحمد 4/193، والترمذي "1464" من طريق مكحول، عن أبي ثعلبة الخشني. وأخرجه ابن ماجه "3211" في الصيد: باب صيد القوس.

بِمُكَلَّبٍ، فَإِنْ أَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ، وَمَا لَمْ تُدْرِكْ ذَكَاتَهُ فَلَا تَأْكُلْ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہیں ہم ان کے برتنوں میں کھا لیتے ہیں ہمارا علاقہ ایسا ہے جہاں شکار بہت ہوتا ہے میں اپنی کمان کے ذریعے شکار کرتا ہوں اور تربیت یافتہ کتے کے ذریعے بھی کرتا ہوں اور غیر تربیت یافتہ کتے کے ذریعے بھی کرتا ہوں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتایئے کہ ان میں سے کون سی چیز میرے لیے حرام ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تم نے اس بات کا ذکر کیا ہے' تم اہل کتاب کی سرزمین پر رہتے ہو اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہو' تو اگر تمہیں ان کے برتنوں کے علاوہ برتن مل جاتے ہیں' تو تم ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ' لیکن اگر تمہیں ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن نہیں ملتے' تو تم ان کے برتنوں کو دھو کر ان میں کھالو جہاں تک تم نے شکار کا ذکر کیا ہے' تو جس چیز کو تم اپنی کمان کے ذریعے شکار کرتے ہوا سے تم کھالو اس پر اللہ کا نام لے لو اور جو شکار تربیت یافتہ کتا تمہارے لیے محفوظ رکھتا ہے تم اللہ کا نام لے کر اس میں سے کھالو اور جو شکار غیر تربیت یافتہ کتے کے ذریعے ہوتا ہے اگر تمہیں اس شکار کو ذبح کرنے کا موقع مل جاتا ہے' تو اسے کھالو اور جسے ذبح کرنے کا موقع نہیں ملتا اسے تم نہ کھانا۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا لَا يَجُوزُ أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ الَّذِي صِيدَ بِالْقِسِيِّ وَالْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' ایسے کون سے شکار کو کھانا جائز نہیں ہے' جسے تیر کمان کے ذریعے یا تربیت یافتہ کتے کے ذریعے شکار کیا گیا ہو

5880 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرْمِي بِسَهْمِي فَأُصِيبُ، فَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ يَوْمٍ أَوِ اثْنَيْنِ، قَالَ: إِنْ قَدَرْتَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ بِهِ أَثَرٌ، وَلَا خَدْشٌ إِلَّا رَمْيَتُكَ فَكُلْ، وَإِنْ وَجَدْتَ بِهِ أَثَرًا غَيْرَ رَمْيَتِكَ فَلَا تَأْكُلْهُ، وَإِنْ أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَأَدْرَكْتَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْتُلَهُ فَذَكِّهِ، وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَكُلْهُ، وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ وَقَدْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قَالَ عَدِيٌّ: فَإِنِّي أُرْسِلُ كِلَابِي وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ، فَتَخْتَلِطُ بِكِلَابِ غَيْرِي، فَيَأْخُذْنَ الصَّيْدَ فَيَقْتُلْنَهُ، قَالَ: فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي: كِلَابُكَ قَتَلَتْهُ أَمْ كِلَابُ غَيْرِكَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میں اپنے تیر کے ذریعے شکار کرتا ہوں بعض اوقات وہ تیر شکار کو لگ جاتا ہے' لیکن ایک یا دو دن گزرنے کے بعد مجھے وہ شکار ملتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ تمہیں ایسی حالت میں ملتا ہے' اس پر کوئی اور نشان یا زخم نہ ہو ماسوائے تمہارے تیر کے نشان کے' تو تم اسے کھالو اور اگر تمہیں اپنے تیر کے نشان کے علاوہ کوئی اور نشان اس پر مل جاتا ہے' تو تم اسے نہ کھاؤ اگر تم اپنے کتے کو چھوڑتے ہوئے اللہ کا نام ذکر

کر دیتے ہو اور تمہیں وہ شکار مل جاتا ہے اور اس کتے نے اسے مارا نہیں تھا' تم اسے ذبح کر لو' اگر وہ تمہیں ایسی حالت میں ملتا ہے' کتے نے اسے مار دیا تھا اور خود اس میں سے کچھ نہیں کھایا تھا' تو تم اسے کھا لو اور اگر تمہیں ایسی حالت میں ملتا ہے' کتے نے خود بھی اس میں سے کچھ کھایا تھا' تو تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لیے کیا تھا۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اگر میں اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں اور اس پر اللہ کا نام بھی لے لیتا ہوں پھر میرے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی ساتھ مل جاتا ہے اور وہ دونوں شکار کرتے ہیں اور شکار کو مار دیتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم یہ بھی نہیں جانتے کہ کیا تمہارے کتے نے اسے قتل کیا ہے یا دوسرے کتے نے اسے مارا ہے۔

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَكْلَ مَا حَبَسَ عَلَيْهِ كَلْبُهُ الْمُعَلَّمُ اِذَا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

آدمی کے لیے اس بات کے مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اس چیز کو کھا سکتا ہے' جسے اس کے تربیت یافتہ کتے نے اس کے لیے روک لیا ہو جب کہ اس آدمی نے (اس کتے کو بھیجتے وقت) اللہ کا نام لیا ہو

5881 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ:

(متنِ حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ، وَاَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ، قَالَ: اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، قُلْتُ: وَاِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: وَاِنْ قَتَلْنَ، مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قُلْتُ لَهُ: فَاِنِّيْ اَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَاُصِيبُ، قَالَ: اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ، فَخَزَقَ فَكُلْهُ، وَاِنْ اَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلَا تَاْكُلْهُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑتا ہوں وہ میرے لیے شکار روک لیتا ہے میں اس پر اللہ کا نام بھی ذکر کر دیتا ہوں (تو اس کا کیا حکم ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑتے وقت اس پر اللہ کا نام لے لو' تو تم اسے کھا لو۔ میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے

5881- إسناده صحيح على شرط الشيخين .منصور :هو ابن المعتمر، وإبراهيم :هو ابن يزيد بن قيس النخعي. وأخرجه مسلم "1" "1929"في الصيد :باب الصيد بالكلاب المعلمة، والبيهقي 9/235من طريق إسحاق بن راهويه، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1031"و "1032"، وأحمد 4/258و 377و 380، والبخاري "5477"في الذبائح والصيد :باب ما أصاب المعراض لعرضه، و "7397"في التوحيد :باب السؤال بأسماء الله تعالى، والترمذي "1465"في الصيد :باب ما جاء يؤكل في صيد الكلب وما لا يؤكل، والنسائي 7/180- 181في الصيد الكلب المعلم، و 181- 182باب إذا قتل الكلب، وابن ماجة "3215"في الصيد :باب صيد المعراض، والطبراني "202"/17و "203"و "204"و "205"، والبغوي "2772"من طرق عن منصور بن المعتمر، به. وأخرجه أحمد 4/380، والطبراني "205" /17، والبيهقي 9/237من طريق الأعمش عن إبراهيم النخعي، به. وأخرجه أحمد 3/380من طريق الأعمش، عن إبراهيم، عن عدي .ولم يذكر هماماً .وأخرجه الطبراني "206"/17من طريق فضيل بن عمرو، عن همام، به.

شکار کو مار دیا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا! اگرچہ اس نے شکار کو مار دیا ہو جبکہ اس کے ہمراہ کوئی ایسا کتا شریک نہ ہو جو ان میں شامل نہیں تھا میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی میں بعض اوقات تیر مارتا ہوں جو اسے لگ جاتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم تیر کو چوڑائی کی سمت میں مارتے ہو اور وہ اسے پھاڑ دیتا ہے تو تم اسے کھا لو لیکن اگر وہ اس کو چوڑائی کی سمت میں لگتا ہے (اور جانور چوٹ لگنے سے مرتا ہے) تو تم اسے نہ کھاؤ۔

ذِكْرُ مَا يُحْكَمُ لِمَنِ اصْطَادَ الصَّيْدَ فَانْفَلَتَ مِنْهُ بِشَبَكَتِهِ، فَظَفِرَ بِهِ اٰخَرُ غَيْرُهُ

اس بات کا تذکرہ جو شخص کوئی شکار کرتا ہے اور پھر وہ شکار اس کے جال میں سے کھسک جاتا ہے پھر کوئی دوسرا شخص اس شکار کو پکڑ لیتا ہے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

5882 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَسْمُولٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَوَّلٍ الْبَهْزِيَّ* ثُمَّ السُّلَمِيَّ، قَالَ:

(متن حدیث): سَمِعْتُ اَبِي، وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَالْاِسْلَامَ يَقُوْلُ: نَصَبْتُ حَبَائِلَ لِي بِالْاَبْوَاءِ، فَوَقَعَ فِي حَبْلِي مِنْهَا ظَبْيٌ، فَاَفْلَتَ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي اِثْرِهِ، فَوَجَدْتُ رَجُلًا قَدْ اَخَذَهُ، فَتَنَازَعْنَا فِيهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْنَاهُ نَازِلًا بِالْاَبْوَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ يَسْتَظِلُّ بِنِطَعٍ، فَاخْتَصَمْنَا اِلَيْهِ، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا شَطْرَيْنِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَلْقَى الْاِبِلَ، وَبِهَا لَبُوْنٌ، وَهِيَ مُصَرَّاةٌ، وَهُمْ مُحْتَاجُوْنَ، قَالَ: فَنَادِ صَاحِبَ الْاِبِلِ ثَلَاثًا، فَاِنْ جَاءَ، وَاِلَّا فَاحْلُلْ صِرَارَهَا، ثُمَّ اشْرَبْ، ثُمَّ صُرَّ، وَابْقِ لِلَّبَنِ دَوَاعِيَهُ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، الضَّوَالُّ تَرِدُ عَلَيْنَا، هَلْ لَنَا اَجْرٌ اَنْ نَسْقِيَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرّٰى اَجْرٌ ثُمَّ اَنْشَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا، قَالَ: سَيَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، خَيْرُ الْمَالِ فِيهِ غَنَمٌ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ، تَاْكُلُ مِنَ الشَّجَرِ، وَتَرِدُ الْمَاءَ، يَاْكُلُ صَاحِبُهَا مِنْ رِسْلِهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ لِبَانِهَا، وَيَلْبَسُ مِنْ اَصْوَافِهَا، اَوْ قَالَ: مِنْ اَشْعَارِهَا، وَالْفِتَنُ تَرْتَكِسُ بَيْنَ جَرَاثِيمِ الْعَرَبِ، وَاللّٰهِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَوْصِنِي، قَالَ: اَقِمِ الصَّلَاةَ، وَآتِ الزَّكَاةَ، وَصُمْ رَمَضَانَ، وَحُجَّ الْبَيْتَ، وَاعْتَمِرْ، وَبِرَّ وَالِدَيْكَ، وَصِلْ رَحِمَكَ، وَاقْرِ الضَّيْفَ، وَمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَزُلْ مَعَ الْحَقِّ حَيْثُ زَالَ

5882– إسناده ضعيف. محمد بن سليمان بن مسمول: ابفرد المؤلف بتوثيقه 7/122 وضعفه النسائى وأبو حاتم، وقال ابن عدى: عامة ما يرويه لا يتابع عليه متناً أو إسناداً، وقال البخارى: سمعت الحميدى يتكلم فيه، والقاسم بن مخول: لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 5/306 ولم يَروِ عنه غير محمد بن سلمان بن مسمول. وأخرجه ابن الأثير فى "أسد الغابة 5/129 "من طريق أبى يعلى أحمد بن على بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبرانى فى "الكبير "20/"763" "من طريق محمد بن عباد المكى، ويحيى بن موسى اللخمى، ويونس بن موسى السامى، عن محمد بن سليمان بن مسمول، به. وذكره الهيثمى فى "المجمع 7/304 "، وابن حجر فى "الإصابة 3/373 ".

❁❁ قاسم بن مخول بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا انہیں زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کو دیکھنے کا موقع ملا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابواء کے مقام پر کچھ رسیاں باندھ دیں ان رسیوں میں ایک ہرن پھنس گیا پھر وہ وہاں سے نکل گیا میں اس کی تلاش میں نکلا' تو مجھے ایک شخص ملا جس نے اسے پکڑ لیا تھا ہم اس ہرن کے بارے میں اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے آپ کو ابواء میں ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیے ہوئے پایا آپ ﷺ نے چمڑے کے ٹکڑے کے ذریعے سایہ کیا ہوا تھا ہم نے اپنا مقدمہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا' تو آپ ﷺ نے یہ فیصلہ دیا کہ وہ ہم دونوں کے درمیان برابر تقسیم ہوگا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! بعض اوقات ہمیں کچھ اونٹ ملتے ہیں جن میں دودھ والی اونٹنیاں بھی ہوتی ہیں جن کے تھنوں میں دودھ رکا ہوا ہوتا ہے اور ہمیں اس کی شدید ضرورت بھی ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تین مرتبہ اونٹوں کے مالک کو پکارو اگر وہ آ جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ اس کا دودھ دوہ کر پی لو اور پھر دوہ لو اور پھر کچھ دودھ (اس کے تھنوں میں) باقی رہنے دو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! بعض اوقات کوئی دوسرا جانور ہمارے پاس آ جاتا ہے' تو اگر ہم اسے کچھ پلاتے ہیں' تو کیا ہمیں اس کا اجر ملے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں ہر جاندار کے ساتھ (اچھائی کرنے کا اجر ملتا ہے) پھر اس کے بعد نبی اکرم ﷺ ہمارے ساتھ بات چیت کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ جب سب سے بہترین مال بکریاں ہوں گی جو دو مسجدوں کے درمیان ہوں گی وہ درختوں سے (پتے) کھالیں گی پانی تک آ جائیں گی ان کا مالک ان کے پیچھے پیچھے آئے گا اور ان کا دودھ پی لے گا ان کی اون کے ذریعے کپڑے پہنے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان کے بالوں کے ذریعے کپڑے پہنے گا' جبکہ اللہ کی قسم فتنے عربوں کے اندر سرایت کر چکے ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! مجھے اس بارے میں تلقین کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نماز ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو اور عمرہ کرو اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھو، مہمان کی عزت افزائی کرو، نیکی کا حکم دو، برائی سے منع کرو اور حق کے ساتھ رہو خواہ وہ جہاں بھی ہو۔

كِتَابُ الذَّبَائِحِ

کتاب! ذبائح کے بارے میں روایات

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِحَدِّ الشِّفَارِ، وَالْإِحْسَانِ فِي الذَّبْحِ لِمَنْ أَرَادَهُ

چھری کو تیز کرنے اور ذبح کے وقت ذبیحہ سے اچھا سلوک کرنے کا تذکرہ

5883 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ

❁❁ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو باتیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یاد رکھی ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ اچھائی کرنے کو لازم قرار دیا ہے' تو جب تم قتل کرو' تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو' تو اچھے طریقے سے ذبح کرو تمہیں اپنی چھری کو تیز کر لینا چاہئے اور اپنے ذبیحہ کو تکلیف نہیں پہنچانی چاہئے۔''

5883- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد - وهو ابن مسرهد - فمن رجال البخاري، وأبو قلابة: هو عبد الله بن زيد الجرمي، وخالد بن عبد الله: هو ابن عبد الرحمن الواسطي، وأبو الأشعث: هو شراحيل بن آدة. وأخرجه الطبراني في الكبير "7119" من طريق معاذ بن المثنى، عن خالد بن عبد الله، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1119"، وعبد الرزاق "8604"، والدارمي 2/82، وأحمد 4/123 و124 و125، وأبو القاسم البغوي في "مسند علي بن الجعد" "1301"، ومسلم "1955" في الصيد: باب الأمر بإحسان الذبح والقتل، وأبو داود "2815" في الأضاحي: باب في النهي أن تصبر البهائم والرفق بالذبيحة، والترمذي "1409" في الديات: باب النهي عن المثلة، والنسائي 7/227 في الضحايا: باب الأمر بإحداد الشفرة، وابن ماجة "1370 في الذبائح: باب إذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، والطبراني "7114" و "7115" و "7116" و "7118" و "7119" و "7120"، وابن الجارود "839" و "899"، والبيهقي 9/280، والبغوي في "شرح السنة "2783" من طرق عن خالد الحذاء، به. وأخرجه عبد الرزاق "8603"، وأحمد 4/123، الطبراني "7121" و "7120" من طريق أيوب، و "7123" من طريق عاصم الأحول، كلاهما عن أبي قلابة، به. وانظر الحديث الآتي.

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاِحْدَادِ الشَّفْرَةِ لِمَنْ اَرَادَ الذَّبْحَ، وَاِحْسَانِ الذَّبْحِ بِالرِّفْقِ

جو شخص ذبح کرنے کا ارادہ کرے اسے چھری کو تیز کرنے اور ذبیحہ کے ساتھ نرمی کرنے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5884 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ،

(متن حدیث): قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ: اَرَادَ بِقَوْلِهِ: اَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ فِي الْقِصَاصِ

❁❁ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو باتیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یاد رکھی ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ اچھائی کرنے کو لازم قرار دیا ہے' تو جب تم کسی کو قتل کرو' تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو' تو اچھے طریقے سے ذبح کرو تمہیں اپنی چھری کو تیز کر لینا چاہئے اور اپنے ذبیحے کو راحت پہنچانی چاہئے۔''

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''اچھے طریقے سے قتل کرو' اس سے مراد یہ ہے: جب قصاص لیتے ہوئے قتل کرو (تو تکلیف نہ پہنچاؤ)

ذِكْرُ الْاَمْرِ بِاَكْلِ مَا ذُبِحَ بِالْمَرْوَةِ مِنْ ذَوَاتِ الْاَرْوَاحِ

جس جانور کو پتھر کے ذریعے ذبح کیا گیا ہو اسے کھانے کا حکم ہونے کا تذکرہ

5885 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَبَّاسِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ الْمُهَاجِرِ اَبَا عِيسَى الْبَاهِلِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): اَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِي شَاةٍ، فَذَبَحُوهَا بِمَرْوَةٍ، فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ بِاَكْلِهَا فَاَكَلُوا

❁❁ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری میں پنجے گاڑھ دیئے (اسے

5884- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير الفضل بن الحسن أبي الأشعث، فمن رجال مسلم .وانظر الحديث السابق.

زخمی کردیا)' تو لوگوں نے پتھر کے ذریعے اس بکری کو ذبح کرلیا۔ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے انہیں اس بکری کا گوشت کھانے کی اجازت دی' تو لوگوں نے اسے کھالیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَكْلَ مَا ذُبِحَ بِغَيْرِ الْحَدِيْدِ، وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ جَائِزٌ اَكْلُهُ خَلَا السِّنِّ وَالظُّفُرِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' جس چیز کو لوہے کے علاوہ کسی اور چیز سے ذبح کیا گیا ہو

اور اس پر اللہ کا نام ذکر کردیا گیا ہو' تو اسے کھانا جائز ہے البتہ جسے ہڈی یا حبشیوں کی مخصوص چھری کے ساتھ ذبح کیا گیا ہو' تو اس کا حکم مختلف ہے

5886 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ

5885- حديث حسن بشواهده، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حاضر بن المهاجر الباهلي، لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف 6/248، ولم يَرْوِ عنه غير شعبة، وقال أبو حاتم :مجهول، لكن في الباب ما يشهد له، وهو الحديث الآتي برقم "5887". وهو في "مسند أحمد 5/183 "- 184، ومن طريقه أخرجه الطبراني "4832"، والحاكم 4/113- 114، والبيهقي 9/250. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي !وأخرجه النسائي 7/225في الضحايا :باب إباحة الذبح بالمروة، و "227"- 228باب ذكاة التي قد نيب فيها السبع، وابن ماجة "3176"في الذبائح :باب ما يذكى به من طريقين عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد وأخرجه الحاكم 4/113- 114من طريق مسلم بن إبراهيم، عن شعبة، به .وأخرجه البيهقي 9/250من طريق محمد بن عمر الواقدي، عن ربيعة بن عثمان، عن زيد بن أبي عتاب، عن سليمان بن يسار، به .وفي الباب عن عدي بن حاتم عند أبي داود "2824"، والنسائي 7/225، ابن ماجة "3177"، والحاكم 4/240وسنده حسن في الشواهد .وعن كعب بن مالك، وسيأتي برقم ."5893"

5886- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد بن مسرهد، فمن رجال البخاري .أبو عوانة :هو الوضاح اليشكري .وأخرجه البخاري "2488"في الشركة :باب قسمة الغنائم، و "3075"في الجهاد :باب ما يكره من ذبح الإبل والغنم في المغانم، "5498"في الذبائح والصيد :باب التسمية على الذبيحة، والبغوي "8482"من طريق بن أبي عوانة، بهذا الإسناد .وأخرجه الطيالسي "963"وعبد الرزاق "8481"، والحميدي "411"وأحمد 3/463و464و4/140و 140 - 141و142، والدارمي 2/84والبخاري "2507"في الشركة :باب من عدل عشرة من الغنم بجزور في القسم، و "5503"في الذبائح والصيد "باب ما أنهر الدم من القصب والمروة والحديد، و "5506"باب لا يذكى بالسن والعظم والظفر، و "5509"باب ما ند من البهائم فهو بمنزلة الوحش، "5544"باب إذا ند بعير لقوم فرماه بعضهم بسهم فقتله وأراد إصلاحه فهو جائز، ومسلم "1968"في الأضاحي :باب في الذكاة بالقصب وغيره، "1492"، باب ما جاء في البعير والغنم إذا ند فصار وحشياً يرمى بسهم أم لا، والنسائي 7/226في الضحايا :باب النهي عن الذبح بالظفر، و 228- 228- 229باب ذكر المنفلتة التي لا يقدر على أخذها، وابن ماجة "3137"في الأضاحي :باب كم تجزء من الغنم عن البدنة، و "3178"في الذبائح باب ما يذكى به، و "4383"باب ذكاة النَّاد من البهائم، وابن الجارود "895"، والطبراني "3180"و"4381"و"4382"و"4383"و"4384"و"4386"و"4387" و "4388"و "4389"و "4391"و "4392"و"4393"، والبيهقي 9/245- 246و 247من طرق عن سعيد بن مسروق، به . وأخرجه الطبراني "4394"من طريق إسماعيل بن مسلم، عن عباية، به.وأخرجه ابن أبي شيبة 5/387- 388، والبخاري "5543" في الذبائح :باب إذا أصاب قوم غنمية فذبح بعضهم غنماً أو إبلا بغير أمر أصحابه لم تو كل، وأبو داود "2821"في الأضاحي : باب في الذبيحة بالمروة، والترمذي "1491"و"1492"،

سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، وَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ، فَعَجِلُوا فَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ، فَرَجَعَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ، فَعَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذِهِ الْبَهَائِمَ لَهَا أَوَابِدُ كَأَوَابِدِ الْوُحُوشِ، فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا، وَقَالَ جَدِّي: إِنَّا نَرْجُو أَنْ نَلْقَى غَدًا عَدُوًّا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ، أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

(توضیح مصنف): فِي هَذَا الْخَبَرِ كَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْبَدَنَةَ تَقُومُ عَنْ عَشَرَةٍ عِنْدَ النَّحْرِ قَالَهُ الشَّيْخُ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ذوالحلیفہ میں موجود تھے لوگوں کو بھوک لاحق تھی ہمیں کچھ اونٹ اور بکریاں ملے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے کچھ پیچھے تشریف لا رہے تھے لوگوں نے جلدی سے انہیں ذبح کیا اور ہنڈیا چڑھا دیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان تک پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ہنڈیا الٹا دی گئیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تقسیم کرنا شروع کیا' تو دس بکریاں ایک اونٹ کی جگہ ایک آدمی کے حصے میں آئیں ان میں سے ایک اونٹ سرکش ہو گیا لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے وہ لوگ اس اونٹ کے پیچھے بھاگے' لیکن تھک گئے (اور اسے پکڑ نہ سکے) ایک شخص نے اپنا تیر اسے مار کر اسے رکنے پر مجبور کر دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان جانوروں میں بھی بعض جانور وحشی جانوروں کی طرح سرکش ہوتے ہیں ان میں سے جو سرکش ہو جائے تم اس کے ساتھ یہی طرز عمل اختیار کرو۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میرے دادا نے یہ عرض کی: ہمیں یہ امید ہے' ہم کل دشمن سے سامنا کریں گے ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں' تو کیا ہم بانس کے ذریعے ذبح کر لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز خون کو بہا دے' اور جس چیز کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو' تو تم اسے کھا لو' ماسوائے اس کے' جیسے ہڈی کے ذریعے ذبح کیا جائے' یا جیسے حبشیوں کی مخصوص چھری کے ذریعے ذبح کیا جائے۔

(راوی کہتے ہیں:) میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں لفظ ''سن'' سے مراد ہڈی ہے اور لفظ ''ظفر'' سے مراد حبشیوں کی مخصوص چھری ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے' ایک اونٹ قربانی میں دس آدمیوں کی طرف سے کافی ہوتا ہے یہ بات شیخ نے بیان کی ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنْ جَوَازِ أَكْلِ الذَّبِيحِ بِغَيْرِ حَدِيدٍ

اس بارے میں اطلاع کا تذکرہ' ایسے ذبیحہ کو کھانا جائز ہے' جسے لوہے کے علاوہ (کسی اور چیز سے ذبح کیا گیا ہو)

5887 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ الْأَنْصَارِيِّ:

أَنَّهُ صَادَ أَرْنَبَيْنِ، فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِمَا

❀❀ حضرت محمد بن صفوان انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے دو خرگوشوں کا شکار کیا انہوں نے پتھر کے ذریعے انہیں ذبح کرلیا پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان دونوں کو کھانے کی اجازت دی۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ قَطْعِ الْوَدَجِ عِنْدَ الذَّبْحِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' ذبح کے وقت ودج (نامی رگ) کو نہ کاٹا جائے (کیونکہ اس طرح جانور کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے)

5888 - (سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ قَالَ عِكْرِمَةُ: كَانُوا يَقْطَعُونَ مِنْهَا الشَّيْءَ الْيَسِيرَ، ثُمَّ يَدَعُونَهَا حَتَّى تَمُوتَ، وَلَا يَقْطَعُونَ الْوَدَجَ، نَهَى عَنْ ذَلِكَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کے شریطہ سے منع کیا ہے۔

5887- إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد، فمن رجال البخاري، وغير محمد بن صفوان صحابيه، فمن رجال أبي داود، والنسائي، وابن ماجة .وأخرجه أبو داود "2822"، وعبد الرزاق "8692"، وأحمد 3/471، وابن أبي شيبة 5/389، وأبو داود "2822"، والنسائي 7/197في الصيد والذبائح :باب الأرتب، وابن ماجة "3175"في الذبائح :باب مايذكى به، والطبراني "527"/19و"528"، والبيهقي 9/320و 320- 321من طرق عن عاصم الأحول، به وفي رواية ابن أبي شيبة وابن ماجة" :محمد بن صيفي "كما نبه عليه الحافظ ابن حجر في "النكت الظراف 8/357. " وأخرجه أحمد 3/417، وابن أبي شيبة 5/390، والنسائي 7/197و 225في الضحايا :باب إباحة الذبح بالمروة، وابن ماجة "3244"في الصيد :باب الأرنب، والطبراني "525"/19و"526"، والحاكم 4/235، والبيهقي 9/320من طريق داود بن أبي هند، عن الشعبي، به .وقال الحاكم : هذا حديث صحيح على شرط مسلم مع الاختلاف فيه على الشعبي ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي . وأخرجه والطبراني 525"/19، من طريق حصين، عن الشعبي، به.

عکرمہ کہتے ہیں: پہلے لوگ تھوڑے سے حصے کو کاٹ دیتے تھے پھر جانور کو یونہی چھوڑ دیتے تھے' یہاں تک کہ وہ مر جاتا تھا وہ اس کی رگیں نہیں کاٹتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس چیز سے منع کیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْجَنِيْنَ اِذَا ذُكِّيَتْ اُمُّهُ حَلَّ اَكْلُهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ (مادہ جانور) کے پیٹ میں موجود بچے کی ماں کو جب ذبح کر دیا جائے' تو اس بچے کو بھی کھانا جائز ہوگا

5889 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، مَوْلٰى ثَقِيْفٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَنَسٍ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

5888– إسناده ضعيف .عمرو بن عبد الله :هو :ابن الأسوار اليماني :لم يوثقه غير المؤلف، وكان عند معمر الروای عنه هنا لاباس به .وضعفه ابن معين، وهشام القاضي، وقال الأزدي :متروك الحديث، وقال أحمد :له أشياء مناكير، وقال ابن عدي: حديثه لا يتابعه عليه الثقات . وأخرجه أحمد 1/289، وأبو داود "2826"في الأضاحي :باب في المبالغة في الذبح، والحاكم 4/113، والبيهقي 9/278من طرق عن ابن المبارك، عن معمر، عن عمرو بن عبد الله، عن عكرمة، عن ابن عباس وأبي هريرة . وزاد الحاكم :قال ابن المبارك :والشريطة :أن يخرج الروح منه بشرط من غير قطع الحلقوم .وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي ! والشريطة :قال الخطابي في "معالم السنن :4/281 "إنما سمي هذا شريطة الشيطان من أجل أن الشيطان هو لذي يحملهم على ذلك ويحسن هذا الفعل عندهم، وأخذت الشريطة من الشرط، وهو شق الجلد بالقطع على حلقه.

5889– حديث صحيح .علي بن أنس العسكري :ترجمه المؤلف في "الثقات 8/470 "فقال :علي بن أنس العسكري من أهل عسكر بسامرة، يروى عن يزيد بن هارون وأهل العراق، حدثنا عنه الثقفي، ربما أغرب .قلت :وقد توبع في هذا الحديث، ومن فوقه على شرط الصحيح .وقال المنذري في "مختصر أبي داود 4/120 "بعد أن أورده من "مسند أحمد "عن أبي عبيدة الحداد، بهذا الإسناد :إسناده حسن، ويونس وإن تكلم فيه فقد احتج به مسلم في صحيحه"، قلت :وقد تابعه عليه مجالد بن سعيد، وعطية العوفي كما سيأتي .أبو عبيدة الحداد :هو عبد الواحد بن واصل السداسي، وأبو الوداك :هو جبر بن نوف. وأخرجه أحمد 3/39، ومن طريقه الدارقطني 4/374، والبيهقي 9/335عن أبي عبيدة الحداد، بهذا الإسناد وأخرجه عبد الرزاق "8650"، وأحمد 3/31و53وأبو داود "2727"في الأضاحي :باب ما جاء في ذكاة الجنين، والترمذي "1476"في الأطعمة :باب ما جاء في ذكاة الجنين، وابن ماجه "3199"في الذبائح :باب ذكاة الجنين ذكاة أمه، وأبو يعلى "992"، وابن الجارود "900"، والدارقطني 4/272و274و274 والبيهقي، ,9/335البغوي "2789"من طريق مجالد بن سعيد "وليس بالقوي، لكنه متابع"، عن أبي الوداك، به وقال الترمذي :هذا حديث صحيح، وقد روى من غير هذا الوجه عن أبي سعيد، والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم، وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك، والشافعي، وأحمد، واسحاق وشرط بعضهم لإشعار . روى عبد الرزاق "8642"بسند صحيح عن ابن عمر قال في الجنين :إذا خرج ميتاً وقد أشعر أو وبر، فذكاته ذكاة أمه . وأخرجه الإمام أحمد 3/45، وأبو يعلى "1206"، والطبراني في "المعجم الصغير "242" "و"467"، والخطيب في "تاريخه 8/412 "من طريق عطية العوفي، عن أبي سعيد الخدري .وعطية العوفي ضعيف . وفي الباب عن جابر عند أبي داود "2828"، والدارمي 2/84، والدارقطني 4/273، والحاكم 4/114، والبيهقي 9/334و 335، وصححه الحاكم على شرط مُسلِمٍ، ووافقه الذهبي. وعن ابن عمر عند الحاكم 4/114، والدارقطني 4/271، والطبراني في "الصغير "20" "و "1067"، وفيه ضعف، والصواب وقفه.

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(حاملہ جانور کے پیٹ میں موجود) بچے کی ماں کو ذبح کرنا اسے ذبح کرنا شمار ہوگا۔"

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ الْمُسْلِمِ ذَبَائِحَ الرَّجَبِيَّةِ، وَاَوَّلَ النِّتَاجِ الَّذِیْ كَانَ يَذْبَحُهُمَا اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' کوئی مسلمان رجبی (کی رسم) کا ذبیحہ کھائے یا جانور کے ہاں ہونے والے پہلے بچے کا گوشت کھائے کیونکہ زمانہ جاہلیت کے لوگ یہ دو قسم کے ذبح کیا کرتے تھے

5890 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا فَرَعَ، وَلَا عَتِيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"فرع اور عتیرہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔"

5891 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسٰى، بِعَسْكَرِ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَكِيْعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِیْ رَزِيْنٍ،

5890- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير مسدد فمن رجال البخاري. وأخرجه عبد الرزاق "7998"، وابن أبي شيبة 8/252، وأحمد 2/279و409، والبخاري "5473"في العقيقة :باب الفرع، ومسلم "1976" في الأضاحي :باب الفرع والعتيرة، والترمذي "1512"في الأضاحي :باب ما جاء في الفرع والعتيرة، والنسائي 7/167في الفرع والعتيرة، والبيهقي، 9/313من طرق عن معمر، بهذا الإسناد .أخرجه الطيالسي "2298"، وابن أبي شيبة 8/252، وأحمد 2/229و239و490، والدارمي 2/80، والبخاري "5474"باب العتيرة، ومسلم "1976"، وأبو داود "2831"في الأضاحي: باب في العتيرة، وابن الجارود "913"، والدارقطني 4/304، والبيهقي 9/313، والبغوي "1129"من طرق عن الزهري، به .وزاد أكثرهم وأبو داود "2832"من قول الزهري أو سعيد بن المسيب على خلاف " :-والفرع أول النتاج كان ينتج لهم، كانوا يذبحونه لطواغيتهم ,العتيرة في رجب "وهذا لفظ البخاري.

5891- وكيع بن عدس ويقال :حدس، بالحاء :-لَمْ يُوَثِّقْهُ غير المؤلف، ولم يَرو عنه غير يعلى بن عطاء ، وباقي رجاله ثقات.وأخرجه ابن أبي شيبة 8/255، وأحمد 4/12و 12 13، والنسائي 7/171في الفرع والعتيرة :باب تفسير الفرع، والطبراني "19/"467، والبيهقي 9/321من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد .وقالوا غير البيهقي" :إنا كنا نذبح ذبائح في الجاهلية في رجب "وانظر التعليق على الحديث المتقدم.

(متن حدیث): اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّا كُنَّا نَذْبَحُ ذَبَائِحَ * فَنَاْكُلُ مِنْهَا، وَنُطْعِمُ مَنْ جَاءَ نَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: هٰذِهِ الذَّبَائِحُ الَّتِىْ اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَفْعَلُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ اِنَّمَا هِىَ غَيْرُ الْفَرَعِ، وَالْعَتِيْرَةِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُمَا فِى الْاِسْلَامِ

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا انہوں نے عرض کی: ہم اپنے جانور کو ذبح کرتے ہیں پھر اس میں سے کھا لیتے ہیں اور جو ہمارے پاس آتا ہے اسے کھلا دیتے ہیں‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ وہ ذبائح ہیں‘ جنہیں زمانہ جاہلیت کے لوگ کیا کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مباح قرار دیا ہے‘ لیکن فرع اور عتیرہ کے علاوہ ہے جن سے اسلام میں منع کیا گیا ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ اَكْلَ مَا ذُبِحَ بِالْمَرْوَةِ دُوْنَ الْحَدِيْدِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ‘ وہ اس چیز کو کھا سکتا ہے‘ جسے لوہے کی بجائے پتھر سے ذبح کیا گیا ہو

5892 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

(متن حدیث): اَنَّ خَادِمًا لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمَهُ بِسَلْعٍ، فَاَرَادَتْ شَاةٌ مِّنْهَا اَنْ تَمُوْتَ، فَلَمْ تَجِدْ حَدِيْدَةً تُذَكِّيْهَا، فَذَكَّتْهَا بِمَرْوَةٍ، فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِاَكْلِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا ایک ملازم ان کی بکریاں ”سلع“ پہاڑ کے پاس چرا رہا تھا ان میں سے ایک بکری مرنے کے قریب ہوئی‘ تو اس کنیز کو اسے ذبح کرنے کے لیے چھری نہیں ملی‘ تو اس نے پتھر کے ذریعے اسے ذبح کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا‘ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا گوشت کھانے کا حکم دیا (یعنی اجازت دی)

5892- اسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه ابن الجارود "897"من طريق يحيى، عن نافع، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "5502"في الذبائح والصيد :باب ما أنهر الدم من القصب والمروة والحديد، عن موسى، حدثنا جويرية، عن نافع، عن رجل من بني سلمة، أخبرنا عبد الله أن جارية لكعب ... وأخرجه البخاري تعليقا "5504"عن الليث، عن نافع أنه سمع رجلاً من الأنصار يخبر عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ أَنَّ جارية لكعب ...بهذا ,ووصله الإسماعيلي فيما ذكر الحافظ ابن حجر في "الفتح " من رواية أحمد بن يونس، عن الليث، به.

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ يُوهِمُ غَيْرَ الْمُتَبَحِّرِ فِي صِنَاعَةِ الْحَدِيثِ اَنَّ الْخَبَرَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مَوْهُومٌ

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور وہ اس بات کا قائل ہے) یہ روایت جو ہم نے ذکر کی ہے اس میں وہم پایا جاتا ہے

5893 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

(متن حدیث): اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، يُخْبِرُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ اَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعٰى بِسَلْعٍ، فَرَاَتْ بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِهَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَقَالَ لِاَهْلِهِ: لَا تَاْكُلُوا مِنْهُ حَتّٰى آتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهُ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ جَارِيَةً لَّنَا كَانَتْ تَرْعٰى بِسَلْعٍ، فَاَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِهَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْخَبَرُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

✿✿ نافع بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بتاتے ہوئے سنا: ان کے والد (یعنی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) نے انہیں بتایا: ان کی ایک کنیز تھی جو "سلع" پہاڑ کے پاس بکریاں چرا رہی تھی اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کو مرنے کے قریب دیکھا تو ایک پتھر توڑ کر اس کے ذریعے اسے ذبح کر لیا پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں سے کہا: تم اس کا گوشت اس وقت تک نہ کھاؤ' جب تک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت نہ کرلوں' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہماری ایک کنیز "سلع" پہاڑ کے پاس بکریاں

5893- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عبد الأعلى، فمن رجال مسلم .عبيد الله بن عمر :هو العمري، وابن كعب بن مالك :هو عبد الرحمن، كما ذكر الحافظ ابن حجر اعتماداً على رواية الطبراني "144"/19المصرحة بذلك .وأخرجه البخاري "2304"في الوكالة :باب إذا أبصر الراعي أو الوكيل شاة تموت أو شيئاً يفسد، ذبح أو أوصلح ما يخاف عليه الفساد، و "5501"في الذبائح :باب ذبيحة المرأة والأمة، وابن ماجة "3182"في الذبائح :باب ذبيحة المرأة، والبيهقي 9/282من طريق عبدة بن سليمان، عن عبيد الله بن عمر، بهوأخرجه أحمد 6/386، والطبراني "190"/19من طريق حجاج، عن نافع، به،وأخرجه الطبراني "144"/19و "169"من طريق ابن وهب، عن أسامة بن زيد، عن الزهري، عن ابن كعب بن مالك، عن أبيه.وأخرج مالك 2/489في الذبائح :باب ما يجوز من الذكاة في حال الضرورة، ومن طريقة أخرجه البخاري "5505"، والبيهقي 9/282 283عن نافع، عن رجل من الأنصار، عن معاذ بن سعد أو سعد بن معاذ أن معاذ أن جارية لكعب بن مالك كانت ترعى غنماً لها بسلع ...فذكره قلت :وسلع :جبل بالمدينة.

چرا رہی تھی اس نے ان بکریوں میں سے ایک بکری کو قریب مرگ دیکھا' تو پتھر توڑ کر اس کے ذریعے اسے ذبح کر لیا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس (بکری) کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور نافع کے حوالے سے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد سے بھی منقول ہے' تو اس کے تمام طرق محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ ذَبْحِ الْمَرْءِ شَيْئًا مِنَ الطُّيُوْرِ عَبَثًا دُوْنَ الْقَصْدِ فِي الْإِنْتِفَاعِ بِهِ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی کسی پرندے کو بغیر کسی وجہ کے ذبح کرے اس کا مقصد اس کے ذریعے نفع حاصل کرنا نہ ہو

5894 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، عَنْ خَلَفِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّرِيْدَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

(متن حدیث): مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ، اِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِيْ عَبَثًا، وَلَمْ يَقْتُلْنِيْ مَنْفَعَةً

❀❀ حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص بلاوجہ کسی چڑیا کو مار دیتا ہے' تو وہ چڑیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کرے گی اے میرے پروردگار فلاں شخص نے مجھے بلاوجہ مار دیا تھا اس نے کسی فائدے کے لیے مجھے نہیں مارا تھا۔"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذَبْحَ الْمَرْءِ الذَّبِيْحَةَ بِاسْمِ اللّٰهِ وَمِلَّةِ الْإِسْلَامِ مِنَ الْإِيْمَانِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' آدمی کا اللہ کا نام لے کر اور ملت اسلام پر جانور کو ذبح کرنا ایمان کا حصہ ہے

5894– صالح بن دينار :ذكره المؤلف في "ثقاته6/458 "، وعامر الأحول :هو ابن عبد الواحد، روى له مسلم والأربعة، وهو مختلف فيه، وقال ابن عدى :لا أرى بروايته بأساً، وباقي رجاله ثقات .أبو عبيدة :هو عبد الواحد ابن واصل. وهو في "مسند أحمد 4/389 "، ومن طريقه النسائي 7/239 في الضحايا :باب من قتل عصفوراً بغير حقها، والطبراني ."7245" وأخرجه الطبراني "7245"من طريق يحيى بن معين، عن أبي عبيدة الحداد، بهذا الإسناد. وأخرجه أيضاً "7245"من طريق أبان بن صالح، عن صالح بن دينار، به .وفي الباب عن عبد الله بن عمرو عند الشافعي 2/171 172، والطيالسي "2279"، والحميدى "587"، وأحمد 2/166، والدارمي 2/84، والنسائي 7/239، والحاكم 4/233، والبيهقي 9/86و279، والبغوى "2787"من طرق عن عمرو بن دينار، عن صهيب مولى ابن عامر، عنه .وصهيب هذا ذكره المؤلف في "الثقات 4/381 "، والبخاري في "تاريخه" 4/316.

5895 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا، وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا، وَصَلُّوْا صَلَاتَنَا، فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ، لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ

مَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ اِلَّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِّنَ الْغُرَبَاءِ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْبَجَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُمَيْعٍ

✿✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں' جب تک وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں وہ ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرلیں ہمارے ذبیحہ کو کھائیں ہماری نماز کے مطابق نماز ادا کریں' تو ان کی جانیں اور مال ہمارے لیے قابل احترام ہو جائیں گے انہیں وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو مسلمانوں کو حاصل ہوتے ہیں اور ان پر وہ تمام پابندیاں عائد ہوں گی جو مسلمانوں پر عائد ہوتی ہیں''۔

یہ روایت حمید طویل کے حوالے سے صرف تین آدمیوں نے نقل کی ہے عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب عجلی اور محمد بن عیسیٰ بن قاسم بن سمیع۔

ذِكْرُ لَعْنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص پر لعنت کرنے کا تذکرہ' جو جانور ذبح کرتے وقت

5895- إسناده صحيح على شرط الشيخين. وأخرجه أبو نعيم في "الحلية 8/173 "من طريق الحسن بن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي 7/76 في تحريم الدم، عن محمد بن حاتم بن نعيم، عن حبان بن موسى، به وأخرجه أحمد 3/199 و 224 225، والبخاري "392" في الصلاة: باب فضل استقبال القبلة، وأبو داود "2641" في الجهاد: باب على ما يقاتل المشركون، والترمذي "2608" في الإيمان: باب ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم: أمرت بقتالهم، وأبو نعيم في "الحلية8/173 "، والخطيب في "تاريخه10/464 "، والبيهقي 2/3 من طريق عن عبد الله بن المبارك، به. وأخرجه البخاري "393" تعليقا، ومن طريقه البغوي "34" عن ابن مريم، عن يحيى بن أيوب، عن سعيد بن أبي مريم، به . وأخرجه أبو داود "2642" من طريق ابن وهب، عن يحيى بن أيوب، به. وأخرجه النسائي 7/75 76 من طريق محمد بن عيسى بن القاسم بن سميع، عن حميد الطويل، به. وأخرجه البخاري "391"، والبيهقي 2/3 من طريق ميمون بن سياه، عن أنس. وأخرجه البخاري تعليقا "393"، والنسائي 7/76 من طريق حميد قال: سأل ميمون بن سياه أنس بن مالك، قال: يا أبا حمزة، ما يحرم دم المسلم وماله؟ فقال ...فذكره موقوفاً.

اللہ تعالیٰ کی بجائے (کسی اور کا نام بلند آواز سے لیتا ہے)

5896 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ الْبَلَدِيُّ، بِوَاسِطَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زَيْدٍ الْخَطَّابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: عِنْدَكُمْ شَيْءٌ سِوَى كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا مَا فِي قِرَابِ هَذَا السَّيْفِ صَحِيفَةٌ صَغِيرَةٌ، قَالَ: فَوَجَدْنَا فِيهَا: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَهَلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ تَوَلَّى لِغَيْرِ مَوَالِيهِ

ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ کے پاس اللہ کی کتاب کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں، ماسوائے اس چیز کے، جو تلوار کے میان کی اندر ایک چھوٹا سا صحیفہ موجود ہے راوی کہتے ہیں: ہم نے اس میں یہ بات پائی۔

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر جانور قربان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے اصل آقا کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے۔''



5896- إسناده صحيح .إسحاق بن زيد الخطابي :ذكره المؤلف في "الثقات 8/122 "، وروى عن جمع، وباقي رجاله ثقاله رجال الشيخين غير فطر بن خليفة، فقد روى له البخاري مقرونا والأربعة، وأبو نعيم :هو الفضل بن دكين الملائي، وأبو الطفيل :هو عامر بن واثلة . وأخرجه أحمد 1/118 و152، والبخاري في "الأدب المفرد "17" "، ومسلم "45" "1978"في الأضاحي :باب تحريم الذبح لغير الله تعالى، والبغوي "2788"من طريقين عن شعبة، عن القاسم بن أبي بزة، بهذا الإسناد وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد "المسند 1/108 "، ومسلم "43" "1978"و"44"، والنسائي 7/232في الضحايا :باب من ذبح لغير الله عز وجل، وأبو يعلى "602"، والبيهقي 6/99من طريق منصور بن حيان، عن أبي الطفيل، به. وأخرجه الحاكم 4/153من طريق هانىء مولى علي بن أبي طالب، عن علي

كِتَابُ الْأُضْحِيَّةِ

کتاب! قربانی کے بارے میں روایات

5897 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیِّ، اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّضَحِّیَ، فَلَا يُقَلِّمْ اَظْفَارَهُ، وَلَا يَحْلِقْ شَيْئًا مِّنْ شَعْرِهٖ فِی الْعَشْرِ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ کرے وہ ذوالحج میں اپنے ناخن نہ تراشے اور اپنے بال نہ کاٹے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْاِمَامِ اِعْطَاءُ الرَّعِيَّةِ غَنَمًا لِيُضَحُّوا مِنْهَا فِیْ اَعْيَادِهِمْ

اس بات کا تذکرہ امام کے لیے یہ بات مستحب ہے وہ اپنی رعایا کو بکریاں دے تاکہ وہ عید کے موقع پر ان کی قربانی کریں

5898 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِی الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ:

5897- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة وعمرو بن مسلم، فمن رجال مسلم. خالد بن يزيد :هو الجمحي .واختلفوا في عمرو بن مسلم :هو هو عمرو أو عمر؟ قال الترمذي :والصحيح :هو عمرو بن مسلم، وقال أبو داود :اختلفوا على مالك وعلى محمد بن عمرو في عمرو بن مسلم، قال بعضهم :عمر، وأكثرهم قال :عمرون قال أبو داود وهو عمرو بن مسلم بن أكيمة الليثي الجندعي .وانظر "تحفة الأشراف 7 - 13/6 " وأخرجه مسلم "42" "1977"عن أحمد بن عبد الرحمن ابن أخي ابن وهب، عن ابن وهب، به .وأخرجه النسائي 7/212في الضحايا في فاتحته، والطحاوي 4/181، والطبراني "563"/23من طريق الليث، عن خالد بن يزيد، به. وأخرجه أحمد 6/301من طريق ابن لهيعة، عن سعيد بن أي هلال، به .وأخرجه الحميدي "293"، ومسلم "39" "1977"و"40"، والنسائي 7/212، وابن ماجة "3149"في الأضاحي: باب من أراد أن يضحي فلا يأخذ في العشر من شعره واظفاره، والطبراني "565"/23، والبيهقي 9/266، والبغوي "1127"من طريق سفيان بن عيينة، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرحمن، عن سعيد بن المسيب، به. وأخرجه الطبراني "557"/23، والحاكم 4/220 221من طريق أبي سلمة، عن أم سلمة .وانظر الحديث رقم "5886"و "5887"و ."5888"

(متن حدیث): اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا اَقْسِمُهَا عَلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَسَمْتُهَا، فَبَقِيَ مِنْهَا عَتُوْدٌ، فَذَكَرْتُهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ بکریاں دیں تاکہ میں انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں تقسیم کردوں میں نے انہیں تقسیم کردیا ان میں سے ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ باقی بچا میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم قربان کرلو۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ قَسْمَ الْغَنَمِ الَّذِيْ وَصَفْنَاهُ كَانَ لِلضَّحَايَا الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' بکریوں کی وہ تقسیم جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ اس قربانی کے لیے تھی جسے ہم پہلے ذکر کرچکے ہیں

5899 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طُعْمَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَصْحَابِهٖ غَنَمًا لِلضَّحَايَا، فَاَعْطَانِيْ عَتُوْدًا مِنَ الْمَعْزِ، فَجِئْتُهُ بِهٖ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ جَذَعٌ، فَقَالَ: ضَحِّ بِهٖ

5898- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد الطيالسي :هو هشام بن عبد الملك، وأبو الخير :هو مرثد بن عبد الله اليزني . وأخرجه أحمد 2/149، والدارمي 2/78، والبخاري "2300"في الوكالة :باب الشريك في القسمة، و "2500"في الشركة :باب قسم الغنم والعدل فيها، و "5555"في الأضاحي :باب أضحية النبي بكبشين أقرنين، ومسلم "15" "1965"في الأضاحي :باب سن الأضحية، والترمذي "1500"في الأضاحي :باب ما جاء في الجذع من الضأن في الأضاحي، والنسائي 7/218في الضحايا :باب المسنة والجعة، وابن ماجة "3138"في الأضاحي :باب ما يجزء من الأضاحي، والطبراني "761"/17، والبيهقي 9/269 270 والبغوي، "1116"من طرق عن الليث، بهذا الإسناد . وأخرجه أبو داود والطيالسي "1002"، وأحمد 4/144 145و156، والدارمي 2/77 78، والبخاري "5547"في الأضاحي :باب قسمة الإمام الأضاحي بين الناس، ومسلم "16" "1965"، والترمذي "1500"، والنسائي 7/218، وأبو يعلى "1758"، وابن خزيمة "2916"، والطبراني "945"/17و "946"و "947"، والبيهقي 9/269من طريق بعجة بن عبد الله الجهني، عن عقبة بن عامر . وأخرجه الإمام أحمد 4/152، وعبد الرزاق "8153"، والطبراني "954"/17و "955"من طرق عن سعيد بن المسيب، عن عقبة، وانظر الحديث رقم "5904"

5899- إسناده حسن، عمارة بن عبد الله بن طعمة :وثقه المؤلف، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن إسحاق وهو محمد بن إسحاق بن يسار فقد روى له الأربعة ومسلم متابعة، وهو صدوق إذا صرح بالتحديث كما في هذا الحديث .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب ويعقوب بن إبراهيم :هو ابن سعد بن إبراهيم الزهري. وأخرجه أحمد 5/194عن يعقوب بن إبراهيم بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "2798"في الضحايا :باب ما يجوز من السن في الضحايا، والطبراني "5217" و "5217"و "5218"و "5220"، والبيهقي 9/270من طرق عن ابن إسحاق، به.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے درمیان کچھ بکریاں قربانی کے لیے تقسیم کیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے چھ ماہ کا بکری کا بچہ مجھے عطا کر دیا میں اسے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ تو چھ ماہ کا بچہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی قربانی کر لو۔

ذِكْرُ اِبَاحَةِ ذَبْحِ الْمَرْءِ نَسِيكَتَهُ بِيَدِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ اپنے قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ کے ذریعے ذبح کرے

5900 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْمَقَابِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ، يُسَمِّيْ وَيُكَبِّرُ، وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَذْبَحُ بِيَدِهِ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سیاہ آنکھوں والے اور سینگوں والے دنبے قربان کیے آپ نے اللہ کا نام لے کر تکبیر کہی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے انہیں ذبح کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا ہوا تھا۔

5900- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن أيوب فمن رجال مسلم. وقد صرح هشيم بالتحديث عند أحمد وأبي يعلى، فانتفت شبهة تدليسه. وهو في "مسند أبي يعلى" "3076" وأخرجه أحمد 3/232، والنسائي 7/230 في الضحايا: باب تسمية الله عز وجل على الضحية، من طريق هشيم، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "1968"، وأحمد 3/115 و183 و222 و255 و272 و279، والدارمي 2/75، والبخاري "5558" في الأضاحي: باب من ذبح الأضاحي بيده، ومسلم "18" "1966" في الأضاحي: باب استحباب الضحية وذبحها مباشرة بلا توكيل، والنسائي 7/230 باب في الضحايا: باب وضع الرجل على صفحة الضحية، و 231 - 230 باب التكبير عليها، وابن ماجة "3120" في الأضاحي: باب أضاحي رسول الله صلى الله عليه وسلم، وابن الجارود "909"، وأبو يعلى "3136" و "3247" و "3248" من طرق عن شعبة، به. وأخرجه الطيالسي "1968"، وعبد الرزاق "8129"، وأحمد 3/170 و211 و214 و258، والبخاري "5564" في الأضاحي: باب وضع القدم على صفحة الذبيحة، و "5565" باب التكبير عند الذبح، و "7399" في التوحيد: باب السؤال بأسماء الله تعالى، ومسلم "17" "1966" و"18"، وأبو داود "2794" في الأضاحي: باب ما يستحب من الضحايا، والترمذي "1494" في الأضاحي: ما جاء في الأضحية بكبشين، والنسائي 7/220 باب الكبش و 231 باب ذبح الرجل أضحيته بيده، وابن الجارود "902"، وأبو يعلى "2859" و "2877" و "3118" و "3166" و "3247"، والبيهقي 9/259 و 283 و285، والبغوي "1118" و "1119"، من طرق عن قتادة، به.

ذِكْرُ وَصْفِ ذَبْحِ الْمَرْءِ نَسِيكَتَهُ إِذَا أَرَادَ ذَلِكَ

آدمی کے اپنے قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے طریقے کا تذکرہ جب وہ اس بات کا ارادہ کرے

5901 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، وَكَانَ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ آنکھوں والے اور سینگوں والے دو دنبے قربان کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا نام لے کر تکبیر کہی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے انہیں ذبح کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں مبارک ان کے پہلو پر رکھا ہوا تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ ذَبْحَ الْكَبْشَيْنِ لَيْسَ بِعَدَدٍ لَا يَجُوزُ اسْتِعْمَالُ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ

اس بات کے بیان کا تذکرہ دو دنبوں کو ذبح کرنا یہ کوئی ایسا عدد نہیں ہے اس سے کم پر عمل کرنا جائز ہی نہ ہو

5902 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ:

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ، وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے دنبے کو قربان کیا جس کے منہ اور آنکھوں کے پاس کی جگہ سیاہ تھی۔

5901– إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن الصباح الجرجرائي فقد روى له أبو داود وابن ماجه، وهو صدوق. وانظر الحديث السابق.

5902– إسناده صحيح على شرط مسلم كما قال صاحب "الاقتراح"، رجاله ثقات رجال الشيخين غير جعفر بن محمد وهو ابن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، فمن رجال مسلم. وأخرجه ابن ماجة "3128" في الأضاحي: باب ما يستحب من الأضاحي، عن محمد بن عبد الله بن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود "2796" في الضحايا: باب ما يستحب من الضحايا، والترمذي "1496" في الأضاحي: باب ما يستحب من الأضاحي، والنسائي 7/221 في الضحايا: باب الكبش، والحاكم 4/228، والبيهقي 9/273، والبغوي "1120" من طرق عن حفص بن غياث، به. وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي! وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث حفص بن غياث. وفي الباب عن عائشة، وسيأتي برقم "5915"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْبُدْنَ يَجِبُ اَنْ تُنْحَرَ قِيَامًا مَعْقُوْلَةً

اس بات کے بیان کا تذکرہ' قربانی کے اونٹوں کے بارے میں یہ بات لازم ہے انہیں باندھ کر کھڑا کر کے نحر کیا جائے

5903 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهٗ يَنْحَرُهَا، قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً، سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ ایک شخص کے پاس آئے جس نے اپنے قربانی کے اونٹ کو قربان کرنے کے لیے بٹھا دیا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اسے کھڑا کر کے اور باندھ کے ذبح کرو' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

ذِكْرُ الْاِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ بِاَنْ يَّذْبَحَ الْجَذَعَ مِنَ الضَّاْنِ فِیْ نَسِيكَتِهٖ

آدمی کیلئے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ' وہ اپنی قربانی میں بھیڑ کے چھ ماہ کے بچے کو ذبح کرے

5904 - (سندحدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ، حَدَّثَهٗ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِیَّ حَدَّثَهٗ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَذَعَ مِنَ الضَّاْنِ

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں قربانی کرتے ہوئے چھ ماہ کی بھیڑ کی بھی قربانی کی تھی۔

5903- إسناده صحيح على شرط الشيخين . وأخرجه البخاري "1713"في الحج :باب نحر الإبل مقيدة، وابن خزيمة "2893"، والبغوي "1957"من طريقين عن يزيد بن زريع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/3و86و139، والدارمي 2/66، ومسلم "1320"في الحج :باب نحر البدن، قياماً مقيدة، وأبو داود "1768"في المناسك باب كيف تنحر البدن، وابن خزيمة "2893"، والبيهقي 5/237من طرق عن يونس بن عبيد، به.

5904- إسناده قوي، رجاله رجال الصحيح غير معاذ بن عبد الله الجهني، فقد روى له أصحاب السنن، وهو صدوق، بكير: هو ابن عبد الله بن الأشجع . وأخرجه النسائي 7/219في الضحايا :باب المسنة والجذعة، وابن الجارود "905"من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه الطبراني "953"/17، والبيهقي 9/270من طرق بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، به وانظر الحديث رقم "5898".

5905 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الطَّائِيُّ، بِمَنْبِجَ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ،

(متن حدیث): اَنَّ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ، ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَّذْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَضْحٰى، فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّعِيْدَ اُضْحِيَّةً اُخْرٰى، قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ: لَا اَجِدُ اِلَّا جَذَعًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِنْ لَمْ تَجِدْ اِلَّا جَذَعًا فَاذْبَحْهُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: اَمْرُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِعَادَةِ الْاُضْحِيَّةِ اَمْرُ نَدْبٍ قَصَدَ بِهِ التَّعْلِيْمَ، اِذِ النَّسِيْكَةُ لَا يَكُوْنُ فَضْلُهَا اِلَّا لِمَنْ ذَبَحَهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَمَا كَانَ مِنْهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَفِيْهِ الْفَضْلُ لَا فَضْلَ النَّسِيْكَةِ، لِاَنَّ الشَّيْءَ اِذَا جُعِلَ لِفَضْلِ الْوَقْتِ ثُمَّ نُدِبَ اِلَيْهِ، لَوْ قَدَّمَهُ الْاِنْسَانُ عَنْ وَقْتِهٖ لَمْ يَجِدْ ذٰلِكَ الْفَضْلَ الَّذِيْ وُعِدَ عَلٰى ذٰلِكَ الْفَضْلِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ، وَاِنْ لَمْ يَعْدَمِ الْفَضْلَ فِيْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ الْمُقَدَّمِ عَنْ وَقْتِهٖ، وَنَظِيْرُ هٰذَا اَنَّ صَلَاةَ الضُّحٰى نُدِبَ اِلَيْهَا لِوَقْتِ الضُّحٰى، فَلَوْ صَلَّى اِنْسَانٌ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ يُرِيْدُ بِهٖ صَلَاةَ الضُّحٰى لَمْ يُؤْجَرْ عَلَيْهِ اَجْرَ صَلَاةِ الضُّحٰى، وَاِنْ كَانَ الْفَضْلُ مَوْجُوْدًا فِيْ صَلَاتِهٖ تِلْكَ

حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عید قربان کے دن ذبح کرنے سے پہلے اپنا جانور ذبح کر لیا۔ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ دوسری قربانی کریں۔

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: مجھے تو صرف چھ ماہ کا بچہ ملتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں صرف چھ ماہ کا بچہ ملتا ہے' تو تم اسے ہی ذبح کر دو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دینا یہ استحباب کے طور پر تھا اور اس کے ذریعے مراد تعلیم دینا تھا کیونکہ قربانی کی فضیلت اسی وقت حاصل ہوتی ہے' جو شخص نماز عید ادا کرنے کے بعد اسے ذبح کرتا ہے' جو شخص نماز عید سے پہلے قربانی کر لیتا ہے' تو اس میں فضیلت' تو ہے' لیکن قربانی کی فضیلت نہیں ہے کیونکہ جب کسی چیز کو کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہو اور پھر اسے اس بارے میں مستحب قرار دیا گیا ہو' تو اگر آدمی اس مخصوص وقت سے پہلے وہ کام کرے' تو اسے اس عمل کی وہ فضیلت حاصل نہیں ہوتی جو اس مخصوص وقت میں کرنے کی فضیلت کا وعدہ کیا گیا ہے اگرچہ وقت سے پہلے کیے جانے والے اس فعل کی فضیلت مطلق طور پر بھی معدوم نہیں ہوتی اس کی مثال یہ ہے چاشت کی نماز کے لیے مستحب یہ قرار دیا گیا ہے' اسے چاشت کے وقت ادا کیا جائے اگر کوئی شخص رات کے وقت چاشت کی نماز کے طور پر کوئی نماز ادا کر لیتا ہے' تو اسے چاشت کی

5905– إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "الموطأ 2/483 "في الضحايا :باب النهي عن ذبح الضحية قبل انصراف الإمام، ومن طريقه أخرجه الشافعي في "السنن المأثورة "585" "، والدرامي 2/80، والبيهقي 9/263. وأخرجه أحمد 3/466، والنسائي 7/224في الضحايا :باب ذبح الضحية قبل الإمام، من طريق يحيى بن سعيد الأنصاري، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 4/45من طريق محمد بن إسحاق، عن بشير بن يسار، به، وسيرد ضمن حديث البراء برقم "5906"و "5907"و "5908" و "5910"و ."5911"

نماز کا اجر نہیں ملے گا' لیکن اسے وہ نماز پڑھنے کا اجر ملے گا۔

ذِكْرُ لَفْظَةٍ جَهِلَ فِي تَاْوِيلِهَا مَنْ لَمْ يُحْكِمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ

ان الفاظ کا تذکرہ جن کی تاویل سے وہ شخص ناواقف ہے' جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا

5906 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(متن حدیث): اَنَّهُ قَالَ فِي يَوْمِ عِيدٍ: اَوَّلُ مَا نَبْدَاُ يَوْمَنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ، فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ تَعَجَّلَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِاَهْلِهِ ، قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ، قَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا، وَلَنْ تُجْزِءَ اَوْ تُوْفِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن ارشاد فرمایا:

''آج کے دن ہم سب سے پہلے نماز عید ادا کریں گے پھر ہم قربانی کریں گے جو شخص جیسا کرے گا اس نے سنت کے مطابق عمل کیا اور جس شخص نے جلدی کر لی تھی' تو یہ صرف ایک گوشت ہے' جو اس نے اہل خانہ کے لیے تیار کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نماز عید سے پہلے قربانی کر چکے تھے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے پاس' تو ایک چھ ماہ کا بچہ ہے' جو ایک سال کے بچے سے بہتر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اس کی جگہ قربان کر لو' لیکن تمہارے بعد یہ کسی کے لیے جائز (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) کافی نہیں ہو گا''۔

5906- إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك الطيالسي. وأخرجه الطيالسي "743"، وأحمد 4/303، والبخاري "951"في العيدين :باب سنة العيدين لأهل الإسلام، و "965"باب الخطبة بعد العيد، و "968"باب التكبير إلى العيد، و "5545"في الأضاحي :باب سنة الأضحية، و "5560"باب الذبح بعد الصلاة، ومسلم "7" "1961"في الأضاحي :باب وقتها، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/172 "، والبيهقي 9/269و276، والبغوي "1114"من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الدارمي 2/80من طريق سفيان، والبخاري "976"في العيدين :باب استقبال الإمام الناس في خطبة العيد، والطحاوي 4/173، والبيهقي 3/311من طريق محمد بن طلحة، كلاهما عن زبيد، به. وأخرجه البخاري "5556"في الأضاحي :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لأبي بردة" :ضحّ بالجذع من المعز "، ومسلم "4" "1961"، وأبو داود "2801" في الضحايا :باب ما يجوز من السن في الضحايا، والبيهقي 9/269و 277من طريق مطرف، ومسلم "8" "1961"من طريق عاصم الأحول، وابن الجارود "908"من طريق داود بن علي، ثلاثتهم عن الشعبي، به. وأخرجه أحمد 4/45عن حجاج وحجين، عن إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن البراء، عن خاله أبي بردة أنه ...وانظر الحديث رقم "5907"و "5908"و "5910" و."5911"

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَمْرُ تَعْلِيمٍ فِيْ اَوَّلِ مَا خَرَجَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ اِلَى الصَّحْرَاءِ لِيُعَيِّدَ بِهِمْ، فَعَلَّمَهُمْ كَيْفَ يُضَحُّوْنَ، لَا اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اَمْرُ حَتْمٍ وَاِيجَابٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ حکم آغاز میں تعلیم دینے کے لیے تھا'

جب نبی اکرم ﷺ لوگوں کو ساتھ لے کر کھلے میدان میں تشریف لے گئے تھے تاکہ آپ ﷺ انہیں نماز عید پڑھائیں' تو آپ ﷺ نے انہیں تعلیم دی کہ وہ لوگ کس طرح قربانی کریں گے ایسا نہیں ہے' یہ کوئی ایسا حکم تھا جو لازمی اور واجب قرار دینے کے طور پر ہو

5907 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْهَيْثَمِ، بِبَلَدَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، وَزُبَيْدٌ، وَدَاوُدُ، وَابْنُ عَوْنٍ، وَمُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَهٰذَا حَدِيثُ زُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا عِنْدَ سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَخْبَرْتُكُمْ بِمَوْضِعِهَا، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِاَهْلِهٖ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ، قَالَ: وَذَبَحَ خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ ذَبَحْتُ، وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّةٍ، قَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا، وَلَا تُجْزِءُ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

❁❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مسجد کے ستون کے پاس موجود تھے اگر میں اس وقت (مسجد نبوی میں) ہوتا' تو میں تمہیں اس کی جگہ بتاتا۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''آج کے دن ہم سب سے پہلے نماز عید ادا کریں گے پھر ہم واپس جا کر قربانی کریں گے جو شخص ایسا کرے گا وہ ہمارے طریقے پر عمل پیرا ہوگا اور جو شخص اس سے پہلے قربانی کر چکا ہو' تو یہ صرف ایک گوشت ہے' جو اس نے اپنے اہل خانہ کے لیے تیار کیا

5907- إسناده صحيح على شرط البخاري .عفان :هو ابن مسلم، ومنصور :هو ابن المعتمر، وداود :هو ابن هند، وابن عون :هو عبد الله بن عون بن أرطبان البصري، ومجالد :هو ابن سعيد بن عمير الهمداني . وأخرجه أحمد 4/281 282، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/172 "من طريق عفان بن مسلم، بهذا الإسناد .ووقع في "المسند :"فيستدرك تصحيحه من هنا. وأخرجه الشافعي في "السنن"588" "، ومسلم "5" "1961"، والترمذي "1508"في الأضاحي :باب ما جاء في الذبح بعد الصلاة، والنسائي 7/222في الضحايا :باب ذبح الضحية قبل الإمام، وأبو يعلى "1661"، والبيهقي 9/262و 276من طرق عن داود بن أبي هند، عن الشعبي، به . وأخرجه البخاري "6673"في الأيمان والنذور :باب إذا حنث ناسياً في الأيمان، من طريق معاذ بن معاذ، ع ابن عون، عن الشعبي، به .وانظر الحديث رقم "5906"و "5908"و "5910"و ."5911"

ہے اس کا مذہبی قربانی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ماموں حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ پہلے ہی جانور ذبح کر چکے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں تو پہلے ہی ذبح کر چکا ہوں اب میرے پاس چھ ماہ کا بچہ ہے جو ایک سال کے بچے سے بہتر ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اس کی جگہ کرلو لیکن تمہارے بعد یہ کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ ذَبْحَ اَبِىْ بُرْدَةَ الْاُضْحِيَّةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ كَانَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِهٖ، لَا عَنْ نَفْسِهٖ

اس بات کے بیان کا تذکرہ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ کا نماز سے پہلے قربانی کو ذبح کردینا ان کے بیٹے کی طرف سے تھا ان کی اپنی ذات کی طرف سے نہیں تھا

5908 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ، حَدَّثَنِىْ فِرَاسٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ،

(متن حدیث): اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَجَّهَ قِبْلَتَنَا، وَصَلّٰى صَلَاتَنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا، فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يُصَلِّيَ، فَقَالَ خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِىْ، قَالَ: ذَاكَ شَىْءٌ عَجَّلْتَهُ لِاَهْلِكَ، قَالَ: فَاِنَّ عِنْدِىْ جَذَعَةً، قَالَ: ضَحِّ بِهَا عَنْهُ، فَاِنَّهَا خَيْرُ نُسُكِهٖ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے ہماری نماز کی طرح نماز ادا کرتا ہے ہماری قربانی کی طرح قربانی کرتا ہے وہ نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی نہ کرے، تو میرے ماموں حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے تو اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جسے تم نے اپنے اہل خانہ کے لیے جلدی تیار کرلیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: میرے پاس ایک چھ ماہ کا بچہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اس کی طرف سے قربان کرلو کیونکہ یہ بہترین قربانی ہے"۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَازَ لِاَبِىْ بُرْدَةَ اُضْحِيَّتَهٗ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَنَفْىَ جَوَازِ مِثْلِهٖ لِاَحَدٍ بَعْدَهٗ اَنْ يَّاْتِىَ بِهٖ اِلَّا فِىْ مَوْضِعِهِ الَّذِىْ اَمَرَ بِهٖ، وَاِنْ كَانَ الْقَصْدُ فِيْهِ النَّدْبَ وَالْاِرْشَادَ

5908- إسناده صحيح على شرط البخاري، رجاله ثقات رجال الشيخين غير محمد بن عثمان العجلي، فمن رجال البخاري. وأخرجه مسلم "6" "1961"، والنسائي 7/222 من طريقين عن زكريا بن أبي زائدة، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "5563" في الأضاحي: باب من ذبح قبل الصلاة أعاد، والبيهقي 9/276 من طريق أبي عوانة، عن فراس، به وانظر الحديث رقم "5906" و "5907" و "5910" و "5911".

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے نماز سے پہلے قربانی کو

جائز قرار دیا تھا اور ان کے بعد کسی کے لیے اس کی مثل کے جائز ہونے کی نفی کی تھی ماسوائے اس مقام کے' جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا اگرچہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد ندب اور استحباب تھا

5909 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، بِالْمَوْصِلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

(متنِ حدیث): اَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُجْزِءُ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ اَنْ يَّذْبَحَ حَتّٰى يُصَلِّيَ

✿✿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عید ادا کرنے سے پہلے جانور ذبح کر لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بعد یہ کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا کہ وہ نماز ادا کرنے سے پہلے جانور ذبح کرے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنٰى مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5910 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ:

(متنِ حدیث): خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا، فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ، قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلَاةِ، وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ، فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ، قَالَ: فَاِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقًا جَذَعَةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَهَلْ تُجْزِءُ عَنِّيْ؟ قَالَ: نَعَمْ، تُجْزِءُ عَنْكَ وَلَنْ تُجْزِءَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

5909- إسناده على شرط مسلم. وهو في "مسند أبي يعلى" "1779" وأخرجه أحمد 3/364، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 4/172 "من طريقين عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وذكره الهيثمي في "المجمع 4/14" وقال: رواه أحمد وأبو يعلى، ورجالهما رجال الصحيح.

5910- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو الأحوص: هو سلام بن سليم، ومنصور: هو ابن المعتمر. وأخرجه مسلم "1961" "7" في الأضاحي: باب وقتها، والنسائي 7/223 في الضحايا: باب ذبح الضحية قبل الإمام، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "983" في العيدين: باب كلام الإمام والناس في خطبة العيد، ومسلم "7" "1916"، وأبو داود "2800" في الضحايا: باب ما يجوز من السن في الضحايا، والبيهقي 3/283 284 و311 و9/276 من طرق عن أبي الأحوص، به. وأخرجه الدارمي 2/80، والبخاري "955" باب الأكل يوم النحر، ومسلم "7" "1961"، والبيهقي 3/283 284 من طريقين عن منصور، به. وانظر الحديث رقم "5901" و "5906" و "5907" و "5908"

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی اور ہمارے طریقے کے ذریعے قربانی کرنا چاہتا ہے وہ قربانی کرلے گا اور جس شخص نے نماز سے پہلے جانور ذبح کرلیا تھا' تو وہ صرف گوشت ہے۔ حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے تو نماز کیلئے نکلنے سے پہلے ہی جانور قربان کرلیا تھا میرا یہ خیال تھا کہ آج کھانے پینے کا دن ہے اس لیے میں نے جلدی کی اور اپنے اہل خانہ اور پڑوسیوں کے لیے کھانا تیار کروالیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ صرف گوشت ہے انہوں نے عرض کی: میرے پاس ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے' جو گوشت کے اعتبار سے ایک سال کے جانور سے بہتر ہے' تو کیا یہ میری طرف سے جائز ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں یہ تمہاری طرف سے جائز ہو جائے گا' لیکن تمہارے بعد کسی کی طرف سے جائز نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ اَبَا بُرْدَةَ اِنَّمَا خُصَّ لِجَوَازِ اُضْحِيَتِهٖ قَبْلَ الصَّلَاةِ، مَعَ الْاَمْرِ بِاِعَادَةِ الْاُضْحِيَّةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثَانِيًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ' نماز سے پہلے قربانی کا جائز ہونا صرف حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے اور انہیں اس بات کا حکم بھی دیا گیا تھا کہ وہ نماز کے بعد دوسری قربانی بھی کریں

5911 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ وَهْبًا السُّوَائِيَّ يُحَدِّثُ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ،

(متن حدیث): اَنَّ خَالِيَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ، وَلَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَعِنْدِي عَنَاقٌ جَذَعَةٌ، هِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُوْفِيْ عَنْكَ، وَلَا تُوْفِيْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ماموں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ادا کرنے سے پہلے ہی جانور ذبح کرلیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری بکری صرف گوشت والی بکری ہے اس کا قربانی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے پاس ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے' جو ایک سال کے جانور سے بہتر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری طرف سے کافی ہوگا' لیکن تمہارے بعد کسی کی طرف سے کافی نہیں ہوگا۔

5911– إسناده صحيح على شرط الشيخين .أبو عامر العقدي :هو عبد الملك بن عمرو القيسي، وأخرجه، ومسلم "9" "1961"عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد . وإخرجه وأخرجه البخاري "5557"في الأضاحي :باب قول النبي صلى الله عليه وسلم، لأبي بردة" :ضع بالجذع من المعز"، ومسلم "9" "1961"، والبيهقي 9/277من طرق عن شعبة، به وانظر الحديث. رقم "5906"و "5907"و "5908"و ."5910"

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قَدْ اَمَرَ بِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا غَيْرَ اَبِى بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ حکم جو نبی اکرم ﷺ نے دیا تھا' یہ حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی کسی کو دیا تھا

5912 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا ابْنُ سَلْمٍ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عُوَيْمِرِ بْنِ اَشْقَرَ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ،

(متنِ حدیث): اَنَّهٗ ذَبَحَ اُضْحِيَّةً قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَاَنَّهٗ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعِيْدَ اُضْحِيَّةً اُخْرٰى

حضرت عویمر بن اشقر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے جانور قربان کرلیا پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ دوسری مرتبہ قربانی کریں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِاَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اُمِرَ بِهٖ غَيْرُ هٰذَيْنِ اَيْضًا فِىْ اَوَّلِ ابْتِدَاءِ اِنْشَاءِ الْعِيْدِ، حَيْثُ جَهِلُوْا كَيْفِيَّةَ الْاُضْحِيَّةِ فِىْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ' یہ حکم ان دو حضرات کے علاوہ بھی دیا گیا ہے' جو عید کے آغاز میں پیش آیا تھا' جب لوگ اس موقع پر قربانی کی کیفیت سے ناواقف تھے

5913 - (سندِ حدیث): اَخْبَرَنَا الْجُنَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ،

5912- رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة، فمن رجال مسلم، عويمر بن أشقر: أنصارى بدرى، روى عن النبى صلى الله عليه وسلم، وما ذكر عن ابن معين أنَّ عَبَّادًا لم يَسْمَع منه، فقد رده ابن عبد البر كما سيأتى، وقد روى له ابن ماجة. يحيى بن سعيد: هو الأنصار. وأخرجه مالك 2/484 فى الضحايا: باب النهى عن ذبح الضحية قبل انصرف الإمام، ومن طريقه البيهقى 9/236، وابن الأثير فى "أسد الغابة 4/318 "، وأخرجه أحمد 3/454 و4/341، والمزى فى "تهذيب الكمال "فى ترجمة عويمر، من طريق يزيد بن هارون، وابن ماجة "3153"فى الأضاحى: باب النهى عن ذبح الأضحية قبل الصلاة.

5913- إسناده صحيح على شرط الشيخين. الجنيدى: هو: محمد بن عبد الله بن جنيد، أبو عوانة: هو الوضاح بن عبد الله اليشكرى. وأخرجه البخارى "5500"فى الذبائح والصيد: باب قول النبى صلى الله عليه وسلم، قبل الإمام، عن قتيبة بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسى "936"، والحميدى "775"، وأحمد 4/312 و313، والبخارى "985"فى العيدين: باب كلام الإمام والناس فى خطبة العيد، و "5562"فى الأضاحى: باب من ذبح قبل الصلاة أعاد، و "6674"فى الأيمان والنذور: باب إذا حنث ناسياً فى الأيمان، و "7400"فى التوحيد: باب السوال بأسماء الله تعالى، ومسلم "1960"فى الأضاحى: باب وقتها، وابن ماجة "3152"فى الأضاحى: باب النهى عن ذبح الأضحية قبل الصلاة، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار 4/173 ".

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا نَاسٌ ذَبَحُوْا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ

حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں قربانی کی کچھ لوگوں نے نماز سے پہلے اپنے جانور قربان کر لیے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملاحظہ کیا کہ وہ لوگ نماز سے پہلے ہی جانور ذبح کر چکے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر لیا تھا وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا تھا' یہاں تک کہ ہم نے نماز ادا کر لی' تو اب وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کر لے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى أَنَّ الْأُضْحِيَّةَ وَالْأَمْرَ بِهَا لَيْسَ بِوَاجِبٍ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' قربانی اور اس کے بارے میں حکم دینا واجب نہیں ہے

5914 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحٰى عِيدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةً أُنْثٰى، أَفَأُضَحِّي بِهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ، وَتُقَلِّمُ أَظْفَارَكَ، وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ، وَتَقُصُّ شَارِبَكَ، فَذٰلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا مجھے یہ حکم دیا گیا ہے' قربانی کے دن کو عید قرار دوں اللہ تعالیٰ نے اسے اس امت کے لیے (عید قرار دیا ہے) ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کی کیا رائے ہے اگر مجھے قربانی کرنے کے لیے صرف مونث جانور ملتا ہے' تو کیا میں اس کی قربانی کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں تم اپنے بال کاٹ لو، ناخن کاٹ لو، زیر ناف بال صاف کرلو، اپنی مونچھیں چھوٹی کرلو یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

5914- إسناده صحيح عيسى بن هلال الصدفي: وثقه المؤلف، وروى عنه جمع، وباقي رجاله ثقات رجال مسلم غير يزيد وهو ابنُ خالد بن يزيد بن موهب فقد روى له أبو داود والنسائي وابن ماجه، وهو ثقة. وأخرجه النسائي 7/212 213في الضحايا: باب من لم يجد الأضحية، والدارقطني 4/282، والحاكم 4/223، والبيهقي 9/263من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 2/169،وأبو داود "2789"في لأضاحي :باب ما جاء في إيجاب الأضاحي، من طريق أبي عبد الرحمن عبد الله بن يزيد، عن سعيد بن أبي أيوب، به. وأخرجه الدارقطني 4/282،والحاكم 4/223، والبيهقي 9/263 264من طيقين عن عياش بن عباس، به.

میں تمہاری قربانی شمار ہوں گی۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاُضْحِيَّةَ اسْتِعْمَالُهَا لَيْسَ بِفَرْضٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے قربانی کرنا فرض نہیں ہے

5915 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

(متن حدیث): اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ، وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ، فَاَتٰى بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ، هَلُمِّي الْمُدْيَةَ، ثُمَّ قَالَ: حُدِّيهَا بِحَجَرٍ، فَفَعَلْتُ، فَاَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ، فَاَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ، وَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ، مِنْ مُّحَمَّدٍ، وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک سینگوں والا مینڈھا لایا گیا جس کے پاؤں، آنکھوں اور پیٹھ کے قریب سیاہ نشان تھا۔ نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے تاکہ اسے قربان کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! چھری پکڑاؤ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرلو میں نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس چھری کو لیا اس مینڈھے کو پکڑا اسے لٹایا اور ذبح کردیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے محمد، محمد کے گھر والوں اور محمد کی امت کی طرف سے (اسے قربان کر رہا ہوں)''

پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے قربان کردیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْاُضْحِيَّةَ اسْتِعْمَالُهَا غَيْرُ فَرْضٍ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے قربانی کرنا فرض نہیں ہے

5916 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بْنِ اِسْحَاقَ الْاَرْغِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

5915– إسناده قوي على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حرملة وأبي صخر وهو حميد بن زياد الخراط فمن رجال مسلم، والثاني: صدوق. ابن قسيط: هو يزيد بن عبد الله بن قسيط. وأخرجه البيهقي 9/272 عن محمد بن الحسن بن قتيبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 6/78، ومسلم "1967" في الأضاحي: باب استحباب الضحية وذبحها مباشرة بلا توكيل، وأبو داود "2792" في الضحايا: باب ما يستحب من الضحايا، والبيهقي 9/267 و286 من طريقين عن ابن وهب، به. وانظر "5902".

(متن حدیث): إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: وَهِمَ فِيهِ مَالِكٌ، حَيْثُ قَالَ: عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، وَإِنَّمَا هُوَ عُمَرُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ أُكَيْمَةَ، وَأَخُوهُ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ لَمْ يُدْرِكْهُ مَالِكٌ، وَهُوَ تَابِعِيٌّ، رَوَى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"جب کوئی شخص ذوالحج کا چاند دیکھ لے اور اس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اسے اپنے بال اور ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں۔"

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں امام مالک کو وہم ہوا انہوں نے یہ کہا کہ یہ روایت عمرو بن مسلم سے منقول ہے حالانکہ راوی کا نام عمر بن مسلم بن عمار بن اکیمہ ہے اس کے بھائی کا نام عمرو بن مسلم ہے لیکن امام مالک نے اس کا زمانہ نہیں پایا عمرو بن مسلم تابعی ہیں جن کے حوالے سے زہری نے روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ إِنَّمَا زُجِرَ عَنْهُ لِمَنْ عِنْدَهُ أُضْحِيَّةٌ يُرِيدُ ذَبْحَهَا، وَأَهَلَّ عَلَيْهِ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ، وَهِيَ عِنْدَهُ دُونَ مَنِ اشْتَرَاهَا بَعْدَ هِلَالِهِ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ اس فعل سے منع اس شخص کو کیا گیا ہے

جس کے پاس قربانی کا جانور موجود ہو اور اسے ذبح بھی کرنا چاہتا ہو اور جب ذوالحج کا چاند نظر آئے اور وہ قربانی کا جانور اس کے پاس موجود ہو یہ نہیں کہ اس نے ذوالحج کا چاند نظر آنے کے بعد اسے خریدنا ہو

5917 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ:

5916– إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله رجال الشيخين غير عمرو بن مسلم، ويقال :عمر بن مسلم، وسيأتي كذلك عند المصنف برقم "5918"فمن رجال مسلم. وأخرجه مسلم "41" "1977"في الأضاحي :باب نهي من دخل عليه عشر ذي الحجة وهو مريد التضحية أن يأخذ من شعره أو أظفاره شيئا، وابن ماجة "315"في الأضاحي :باب من أراد أن يضحي فلا يأخذ في العشر من شعره وأظفاره، من طريقين عن يحيى بن كثير العنبري، بهذا الإسناد . وأخرجه أحمد 6/311، ومسلم "1977" "41"، والترمذي "1523"في الأضاحي :باب ترك أخذ الشعر لمن أراد أن يضحي، والنسائي 7/211 212في الضحايا في فاتحته، وابن ماجة "315"، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/181 "، والطبراني "564"/23، والحاكم 4/220من طرق عن شعبة، به . وأخرجه الطحاوي 4/182، والطبراني "562"/23من طرق عن مالك بن وهب، به وانظر الحديث رقم "5897" والحديثين الآتيين.

5917– إسناده حسن، رجاله ثقات رجال مسلم غير محمد بن عمرو وهو ابنُ عَلقمه الليثيّ فقد روى له البخاري مقروناً، ومسلم متابعة، وهو صدوق، وقد توبع . وأخرجه مسلم "42" "1977"في الأضاحي :باب نهي من دخل عليه عشر ذي الحجة وهو مريد التضحة أن يأخذ من شعره أو أظفاره شيئا، وأبو داود "2791"في الضحايا :باب الأضحية أن يأخذ من شعره أو أظفاره شيئا، وأبو داود "2791"في الأضحية عن الميت، عن عبيد الله بن معاذ، بهذا الإسناد . وأخرجه الطبراني "925"/23من طريق ابن أبي عدي، عن محمد بن عمرو، عن عمرو بن مسلم، به .وانظر الحديث رقم "5897"و "5916"و."5918"

حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ اُكَيْمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ، تَقُوْلُ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهٗ ذِبْحٌ يَذْبَحُهٗ، فَاِذَا اَهَلَّ هِلَالُ ذِی الْحِجَّةِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ، وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ حَتّٰى يُضَحِّیَ

❁❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے قربانی کرنی ہو جب ذوالحجہ کا چاند نظر آ جائے تو وہ شخص اپنے بال نہ کاٹے اور اپنے ناخن نہ کاٹے جب تک قربانی نہیں کر لیتا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِالشَّرْطِ الَّذِیْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو اس شرط کی صراحت کرتی ہے جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں

5918 - (سند حدیث): اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا فِی الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْاَضْحٰى، فَاِذَا اُنَاسٌ قَدِ اطَّلَوْا، فَقَالَ بَعْضُ مَنْ فِی الْحَمَّامِ: اِنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَكْرَهُ هٰذَا وَيَنْهٰى عَنْهُ، قَالَ: فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ: ابْنَ اَخِیْ، اِنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ نُسِیَ، حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَ اَحَدِكُمْ ذِبْحٌ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْبَحَهٗ، فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ

❁❁ عمر بن مسلم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عیدالاضحیٰ سے کچھ عرصہ پہلے حمام میں موجود تھے وہاں کچھ لوگوں نے بال صاف کرنے کی تیاری کی تو حمام میں موجود ایک شخص نے کہا: سعید بن مسیب نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے اور وہ اس سے منع کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میری ملاقات سعید بن مسیب سے ہوئی میں نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے اس حدیث کو بھلا دیا گیا ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب (ذوالحجہ کا پہلا) عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کسی کے پاس قربانی کا جانور ہو جسے قربان کرنے کا اس کا ارادہ ہو تو اسے (قربانی کرنے تک) اپنے بال اور ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں۔''

5918– إسناده حسن، وهو مكرر ما قبله .عبدة بن سليمان :هو الكلابي. وأخرجه مسلم "42" "1977"، والبهقي 9/266 من طريقين عن محمد بن عمرو، بهذا الإسناد .وعمرو بن مسلم :هو عمرو بن مسلم .وانظر الحديث رقم "5897"و "5916"و "5917".

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ اَنْ يُّضَحِّيَ الْمَرْءُ بِاَرْبَعَةِ اَنْوَاعٍ مِّنَ الضَّحَايَا

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ' آدمی چار قسم کے جانوروں میں سے (کسی ایک قسم کی) قربانی کرے

5919 ۔(سندحدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ ذَكَرَ الْأَضَاحِيَّ فَقَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ فَقَالَ: أَرْبَعٌ لَا يُضَحَّى (ص:241) بِهِنَّ: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلَعُهَا، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي فَقَالُوا لِلْبَرَاءِ: فَإِنَّمَا نَكْرَهُ النَّقْصَ فِي السِّنِّ وَالْأُذُنِ، وَالذَّنَبِ، قَالَ: فَاكْرَهُوا مَا شِئْتُمْ وَلَا تُحَرِّمُوا عَلَى النَّاسِ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے قربانی کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کیا ویسے میرا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کے مقابلے میں چھوٹا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار طرح کے جانوروں کی قربانی نہیں کی جاسکتی ایسا کانا جانور جس کا کانا پن واضح ہو، ایسا بیمار جانور جس کی بیماری نمایاں ہو، ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن واضح ہو اور اتنا کمزور جانور جس کے جسم میں گودا ہی نہ ہو۔

لوگوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: ہم' تو ایسے جانور کو بھی ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں' جس کے دانتوں' یا کان یا دم میں کوئی نقص ہو' تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ جسے چاہو ناپسند سمجھو' لیکن لوگوں کے لیے اسے حرام قرار نہ دو۔

5920 ۔ (سندحدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ،

5919– إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين غير سليمان بن عبد الرحمن وهو ابن عيسى البصري وعبيد بن فيروز، فقد روى لهما أصحاب السنن، وهما ثقتان .أبو الوليد :هو هشام بن عبد الملك الطيالسي.وأخرجه النسائي 7/215 216في الضحايا :باب العجفاء، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/168 "من طريق يحيى بن عبد الله بن بكير، كلاهما عن ليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذي "1497"في الأضاحي :باب ما لا يجوز من الأضاحي، والبيهقي 9/274من طريق يزيد بن أبي حبيب، والطحاوي 4/168من طريق بن لهيعة، كلاهما عن سليمان بن عبد الرحمن، به. وقال الترمذي :هذا حديث حسن صحيح، لا نعرفه إلا من حديث عبيد بن فيروز عن البراء، والعمل على هذا الحديث عند أهل العلم.

5920– إسناده قوي، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حجية بن عدي، فقد روى له الترمذي، وروى عنه جمع، وهو من كبار أصحاب علي، ووثقه المؤلف والعجلي. وأخرجه أحمد 1/125، وأبو يعلى "333"، والطحاوي 4/169، وابن خزيمة "1914"، والبيهقي 9/275من طرق عن سفيان، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي "160"، وأحمد 1/95و125 105و152، والدارمي 2/77، والنسائي 7/217في الضحايا :باب الشرقاء وهي مشقوقة الأذن، وابن ماجة "3143"في الأضاحي :باب ما يكره من أن يضحى به، والطحاوي 4/170، وابن خزيمة "2914"و"2915"، والحاكم 1/468و 4/224 225و225، والبيهقي 9/275 من طرق عن سلمة بن كهيل، به. وأخرجه بأطول مما هنا أحمد 1/80و108و149، والدارمي 2/77، وأبو داود "2804"في الأضاحي :باب ما يكره من الأضاحي، والنسائي 7/216في الضحايا :باب المقابلة وهي ما قطع طرف أذنها، و 216 217باب المدابرة وهي الشرقاء وهي مشقوقة الأذن، وابن ماجة "3142"، وابن الجارود "906"، والطحاوي 4/169، والحاكم 4/224، والبيهقي 9/275، والبغوي "1121"من طرق عن أبي إسحاق .

قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ:

(متن حدیث):أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا ہے: ہم (قربانی کے جانوروں کی) آنکھوں اور کانوں کا جائزہ لے لیں۔

ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي إِذَا كَانَتْ فِي الْأُضْحِيَّةِ لَا يَجُوزُ أَنْ يُضَحَّى بِهَا

ان خصال کا تذکرہ' جو کسی جانور میں موجود ہوں' تو اس کی قربانی جائز نہیں ہوتی

5921 - (سند حدیث):أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ، (ص:244) عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا يَجُوزُ مِنَ الضَّحَايَا أَرْبَعٌ: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي

(توضیح مصنف):قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يُرْوَى هَذَا الْخَبَرُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، وَأَخْطَأَ فِيهِ، لِأَنَّهُ أَسْقَطَ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنَ الْإِسْنَادِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''چار طرح کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے ایسا کانا جس کا کانا پن واضح ہو، ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو، ایسا بیمار جس کی بیماری واضح ہو اور ایسا کمزور جانور' جس کے جسم میں گودا ہی نہ ہو''۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت امام مالک کے حوالے سے عمرو بن حارث سے نقل کی گئی ہے اور اس میں انہوں نے غلطی کی ہے کیونکہ انہوں نے اس کی سند میں سلیمان بن عبدالرحمٰن کا ذکر نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوزَ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْخَبَرَ مِنَ الْبَرَاءِ

اس روایت کا تذکرہ' جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے:

5921- إسناده صحيح .سليمان بن عبد الرحمن وعبيد بن فيروز :روى لهما أصحاب السنن، وهما ثقتان، وباقي رجاله رجال مسلم. وأخرجه النسائي 7/215 216في الضحايا :باب العجفاء ، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/168 "من طريقين عن ابن وهب، بهذا الإسناد .وانظر الحديث رقم "5919"و."5922" 2أخرجه مالك 2/482في الضحايا :باب ما ينهى عنه من الضحايا، ومن طريقه الدارمي 2/76، والطحاوي 168، والبيهقي 9/273 274، والبغوي "1123"عن عمرو بن الحارث، عن عبيد بن فيروز، عن البراء .

عبید بن فیروز نامی راوی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نہیں سنی ہے

5922 ۔ (سند حدیث): أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ مَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأُضْحِيَّةِ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِي: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تُنْقِي

❀❀ عبید بن فیروز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کون سے جانوروں کی قربانی کو ناپسند سمجھتے تھے' تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار طرح کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے ایسا کانا جس کا' کانا پن واضح ہو اور ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو، ایسا بیمار جس کی بیماری واضح ہو اور ایسا جانور جس کی ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہو اور اس کے جسم میں گودا ہی نہ ہو''۔

ذِكْرُ الزَّجْرِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

اس بات کی ممانعت کا تذکرہ کہ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھایا جائے

5923 ۔ (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

(متن حدیث): لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثِ أَيَّامٍ

5922- إسناده صحيح وهو مكرر ما قبله . وأخرجه الطيالسي "749"، وأحمد 4/284و289، والدارمي 2/76، 77، وأبو داود "2802"في الضحايا :باب ما يكره من الضحايا، والترمذي "1497"في الأضاحي :باب ما لا يجوز من الأضاحي والنسائي 7/214 215في الضحايا :باب ما نهي عنه من الأضاحي العوراء، و 215باب العرجاء، وابن ماجة "3144"في الأضاحي :باب ما يكره أن يضحى به، وابن الجارود "907"، وابن خزيمة "2912"، والطحاوي 4/168، والحاكم 1/467 468، والبيهقي 5/242و 9/274من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد .وقال الحاكم :هذا حديث صحيح ولم يخرجاه لقلة روايات سليمان بن عبد الرحمن، وقد أظهر علي ابن المديني فضائله واتقانه، ولهذا الحديث شواهد متفرقة بأسانيد صحيحة ولم يخرجاها .وانظر الحديث

5923- إسناده صحيح .رجاله ثقات رجال الشيخين غير يزيد وهو ابنُ خالد بن يزيد بن موهب فقد روى له أصحاب السُّنن، وهو ثقة . وأخرجه مسلم "26" "1970"في الأضاحي :باب بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم لأضاحي، والترمذي "1509"في الأضاحي :باب ما جاء في كراهية أكل الأضحية فوق ثلاث أيام، والطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/184" والحازمي في "الاعتبار"ص 154من طرق عن الليث بن سعد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم "26" "1970"من طريق الضحاك بن مخلد، عن نافع، به. وأخرجه أحمد 2/9و34، والبخاري "5574"في الأضاحي :باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها، ومسلم "27" "1970"، والنسائي 7/232في الضحايا :باب النهي عن الأكل من لحوم الأضاحي بعد ثلاث وعن إمساكه، والطحاوي 4/184، والبيهقي 9/290من طريق الزهري، عن سالم، عن ابن عمر .وانظر الحديث الآتي.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

''کوئی بھی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ ہرگز نہ کھائے۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

5924 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ مِنْ أُضْحِيَتِهِ فَوْقَ ثَلَاثٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص اپنی قربانی (کا گوشت) تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔''

ذِكْرُ أَمْرِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ نَسْخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ نَهْيِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تین دن گزرنے کے بعد بھی قربانی کا گوشت کھانے کی ہدایت کرنے کا تذکرہ اور یہ اس چیز کو منسوخ کردے گا' جو اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بارے میں ممانعت (موجود تھی)

5925 - أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ: كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا

5924- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو الحنظلي المعرف بابن راهويه. وأخرجه أحمد 2/36 و37عن محمد بن بكر، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/16و81، والدارمي 2/78، ومسلم "26" "1970"من طرق عن ابن جريج، به. وانظر الحديث السابق.

5925- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الزبير، فمن رجال مسلم، وروى له البخاري مقروناً وهو في "الموطأ 2/484 "في الضحايا: باب ادخار لحوم الأضاحي، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/388، ومسلم "1972" "29"في الأضاحي: باب إدخار لحوم الأضاحي، والنسائي 7/233في الأضاحي: باب الإذن في ذلك، والطحاوي 4/186، والبيهقي 9/290 291، والبغوي "1133" وأخرجه أحمد 3/386من طريق زهير، والطحاوي 4/186من طريق عمرو بن الحارث وخالد بن يزيد، والطيالسي "1740"عن حرب، أربعتهم عن أبي الزبير عن جابر.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (قربانی کے گوشت کو) کھاؤ بھی زادراہ کے طور پر بھی استعمال کرو اور ذخیرہ بھی کرو۔

ذِكْرُ خَبَرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِإِبَاحَةِ الِانْتِفَاعِ بِلُحُومِ الْأُضْحِيَّةِ بَعْدَ ثَلَاثٍ

اس دوسری روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' تین دن کے بعد بھی قربانی کے گوشت سے نفع حاصل کرنا مباح ہے

5926 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، ثُمَّ رَخَّصَ أَنْ نَأْكُلَ وَنَدَّخِرَ ، فَقَدِمَ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ أَخُو أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَقَدَّمُوا إِلَيْهِ مِنْ قَدِيدِ الْأَضْحَى، فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ فِيهِ بَعْدَكَ أَمْرٌ، كَانَ نَهَانَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْبِسَهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، ثُمَّ رَخَّصَ أَنْ نَأْكُلَ وَنَدَّخِرَ

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: زَيْنَبُ هِيَ بِنْتُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت استعمال کرنے سے منع کیا تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی کہ ہم اسے کھا بھی سکتے ہیں اور ذخیرہ بھی کر سکتے ہیں۔

اسی دوران حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے لوگوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت پیش کیا' تو انہوں نے فرمایا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا تھا' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بعد اس بارے میں نیا حکم جاری کر دیا ہے۔ پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا تھا کہ ہم تین دن سے زیادہ اسے رکھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی کہ ہم اسے کھا بھی سکتے ہیں اور ذخیرہ بھی کر سکتے ہیں۔

5926- إسناده صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين غير سعيد بن اسحاق وزينب بنت كعب، فروى لهما أصحاب السنن. وزينب هذه :هي زوجة أبي سعيد الخدري، مختلف في صحبتها، روى عنها بن إسحاق وسليمان بن محمد ابنا كعب بن عجرة .أبو خيثمة :هو زهير بن حرب، ويحيى بن سعيد :هو :القطان .وهو في "مسند أبي يعلى "997" " وأخرجه أحمد 3/23، والنسائي 7/234في الضحايا :باب الأذن في ذلك، من طريق يحيى، بهذا الإسناد وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/186 " 187 من طريق أنس "وقد تحرف إلى :أنس "بن عياض، عن سعد بن إسحاق، به. وأخرجه البخاري "3997"في المغازي :باب 12، و "5568"في الأضاحي :باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي، وما يتزود منه، والنسائي 7/233، والبيهقي 9/292من طريق عبد الله بن خباب . وأخرجه مالك 2/186من طريق زبيد، كلاهما عن أبي سعيد الخدري، بنحوه. وأخرجه أحمد 3/57و63و66، والنسائي 7/236باب الادخار من الأضاحي، والطحاوي 4/186من طريق عبد الرحمن بن أبي سعيد الخدري.

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) زینب نامی راوی خاتون حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا نُهِيَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا تھا

5927 . (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: دَفَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادَّخِرُوا الثُّلُثَ، وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ ، قَالَتْ عَمْرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُونَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ، وَيَحْمِلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ، وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا ذَاكَ ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَهَيْتَ عَنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ عَلَيْكُمْ، فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَادَّخِرُوا

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: الدَّافَّةُ الْجَمَاعَةُ يَقْدَمُونَ مُجِدِّينَ فِي السُّؤَالِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

5927- وهو في "الموطأ 2/484 " 485في الضحايا :باب ادخار لحوم الأضاحي، ومن طريقه أخرجه مسلم "1971"في الأضاحي :باب بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي، والبيهقي 9/293، والحازمي في "الاعتبار "ص .155 وأخرجه من طريقه أيضاً دون قول عبد الله بن واقد :أحمد 6/51، وأبو داود "2812"في الأضاحي :باب في حبس لحوم الأضاحي، والطحاوي .4/188 وأخرجه الدارمي 2/79من طريق محمد بن اسحاق، حدثني عبد الله بن أبي بكر، بهذا الإسناد . وأخرجه البخاري "5570"في الأضاحي :باب ما يؤكل من لحوم .الأضاحي وما يتزود منها، والطحاوي 4/189، والبيهقي 9/293من طريق يحيى بن سعيد، عن عمرة، عن عائشة قالت :التضحية كنا نملح منه، فنقدم به إلى النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة، فقال: "لا تأكلوا إلا ثلاثة أيام"، وليست بعزيمة، ولكن أراد أن نطعم منه، والله أعلم. وأخرجه أحمد 6/127 187، والبخاري "5423" في الأطعمة :باب ما كان السلف يدخرون في بيوتهم، و "5438"باب القديد، و "6687"في الأيمان والنذور :باب إذا حلف أن لا يأتدم فأكل تمراً بخبز، والنسائي 7/235 236و236، والبيهقي 9/292، والبغوي "1134"من طريق عبد الرحمن بن عابس. وأخرجه الترمذي "1511"في الأضاحي :باب ما جاء في الرخصة في أكلها بعد ثلاث، والطحاوي 4/188من طريق أبي إسحاق، عن عابس بن ربيعة قال :قلت لأم المومنين :أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن لحوم الأضاحي؟ قالت :لا، ولكن قلّ من كان يضحي من الناس، فأحب أن يطعم من لم يكن يضحي ولقد كنّا نرفع الكراع فنأكله بعد عشرة أيام.

عبداللہ بن ابوبکر نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے کیا' تو انہوں نے بتایا میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر دیہات کے رہنے والے کچھ لوگ آ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے (یعنی قربانی کے گوشت کو) صرف تین دن تک ذخیرہ کر سکتے ہو باقی رہ جانے والے کو تم صدقہ کر دو

عمرہ نامی راوی خاتون بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پہلے لوگ اپنے قربانی کے جانوروں سے نفع حاصل کیا کرتے تھے وہ ان کی چربی سنبھال کر رکھ لیا کرتے تھے اور ان کے (چمڑوں کے ذریعے) مشکیزے بنا دیتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب کیا ہوا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت استعمال کرنے سے منع کر دیا تھا (اس لیے لوگ اب ایسا نہیں کرتے)' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں ان (غریب لوگوں) کی آمد کی وجہ سے منع کیا تھا جو تمہارے ہاں آ گئے تھے اب تم اسے کھاؤ بھی اور صدقہ بھی کرو اور ذخیرہ بھی کرو۔

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) لفظ دافہ کا مطلب وہ جماعت ہے' جو مانگنے کے لیے آئے تھے۔

ذِكْرُ خَبَرٍ رَابِعٍ يُصَرِّحُ بِالِانْتِفَاعِ بِلُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ

اس چوتھی روایت کا تذکرہ' جو اس بات کی صراحت کرتی ہے' تین دن کے بعد بھی قربانی کے گوشت سے نفع حاصل کیا جا سکتا ہے

5928 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، قَالَ: فَشَكَوْا إِلَيْهِ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَخَدَمًا، فَقَالَ: كُلُوا وَأَطْعِمُوا، وَاحْبِسُوا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اہل مدینہ تم تین دن سے زیادہ اپنے قربانی کا گوشت نہ کھاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ ان کے بال بچے اور خدمت گزار ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھاؤ بھی دوسروں کو بھی کھلاؤ اور سنبھال کر بھی رکھو۔

5928- إسناده صحيح على شرط مسلم. وهب بن بقية وأبو نضرة وهو المنذر بن مالك بن قطعة روى لهما مسلم، وباقي رجاله رجال الشيخين. خالد: هو ابن عبد الله الطحان الواسطي، والجريري: هو سعيد بن إياس، وروى الشيخان للجريري من رواية خالد بن عبد الله الواسطي. وهو في "مسند أبي يعلى" "1078" وأخرجه أحمد 3/85، ومسلم "1973" في الأضاحي: باب بيان =ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي بعد ثلاث وبيان نسخه، والحاكم 4/232، والبيهقي 9/292 من طرق عن الجريري، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي. وقد تقدم هذا الحديث برقم "5926"

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمُضَحِّي أَنْ يَدَّخِرَ مِنْ أُضْحِيَتِهِ بَعْدَ أَكْلِهِ، وَإِطْعَامِهِ مِنْهَا

قربانی کرنے والے کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ وہ قربانی کا گوشت کھانے اور دوسرے کو کھلانے کے بعد اسے ذخیرہ بھی کرسکتا ہے

5929 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْأَضْحَى: مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحُ بَعْدَ ثَالِثَةٍ فِي بَيْتِهِ شَيْءٌ مِنْ أُضْحِيَتِهِ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ يَوْمَ الْأَضْحَى قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، نَفْعَلُ فِي هَذَا كَمَا فَعَلْنَا فِي الْعَامِ الْمَاضِي؟ قَالَ: لَا، كَانَ النَّاسُ بِجَهْدٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا، كُلُوا وَأَطْعِمُوا، وَادَّخِرُوا

❁❁ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن ارشاد فرمایا تم میں سے جس شخص نے قربانی کرلی ہے وہ تین دن کے بعد اپنی قربانی کا گوشت اپنے گھر میں نہ رکھے جب اگلا سال آیا' تو عیدالاضحیٰ کے موقع پر لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم اس مرتبہ بھی ایسا ہی کریں' جس طرح ہم نے گزشتہ سال کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں پہلے لوگوں کو فاقہ لاحق تھا اس لیے میں نے چاہا کہ تم لوگ اس بارے میں ان کی مدد کرو اب تم اسے کھاؤ بھی اور دوسروں کو بھی کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کرو۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ الْقَدِيدَ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَتِهِ لِسَفَرِهِ

آدمی کے لیے یہ بات مباح ہونے کا تذکرہ کہ وہ قربانی کے گوشت میں سے اپنے سفر کے لیے خشک گوشت تیار کرلے

5930 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ،: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، (ص: **254**) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): أَكَلْنَا الْقَدِيدَ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خشک کیا ہوا گوشت مدینہ منورہ تک کھایا تھا (یعنی

5929- إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبوخيثمة: زهير بن حرب. وأخرجه البخاري "5569" في الأضاحي: باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي، ومسلم "1974" في الأضاحي: باب بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي، والبيهقي 9/292 من طريق أبي عاصم الضحاك ابن مخلد، بهذا الإسناد.

5930- رجاله ثقات غير مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، فقد روى له الترمذي والنسائي، وهو ثقة. والحسين بن واقد: قد توبع. وأخرجه أحمد 3/327 عن زيد بن الحباب، عن حسين بن واقد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث الآتي.

ہم نے قربانی کا گوشت سنبھال کر زادراہ کے طور پر رکھا تھا)

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُصَرِّحِ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْقَدِيدَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ كَانَ مِنْ لَحْمِ الْأُضْحِيَّةِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ ہم نے جو چیز ذکر کی ہے وہ درست ہے اور وہ قدید (یعنی خشک گوشت) جس کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ قربانی کے جانور کا گوشت تھا

5931 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَزَوَّدُ لَحْمَ الْأَضَاحِي إِلَى الْمَدِينَةِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے گوشت کو زادراہ کے طور پر رکھا تھا اور مدینہ منورہ تک اسے (استعمال کرتے رہے تھے)

ذِكْرُ إِبَاحَةِ الِانْتِفَاعِ بِالْقَدِيدِ مِنْ لُحُومِ الضَّحَايَا فِي الْأَسْفَارِ

سفر کے دوران قربانی کے گوشت میں سے قدید (یعنی خشک گوشت کی شکل میں) سے نفع حاصل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5932 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّقَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ الْأُضْحِيَّةِ، فَأَصْلَحْتُهُ، فَلَمْ

5931- إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عقبة بن مكرم وهو ابن أفلح العمي فمن رجال مسلم .غندر :لقب محمد بن جعفر .وأخرجه الدارمي 2/80عن سعيد بن الربيع، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي "1266"، وأحمد 3/309، والبخاري "2980"في الجهاد :باب حمل الزاد في الغزو، و "5424"في الأطعمة :باب ما كان السلف يدخرون في بيوتهم وأسفارهم من الطعام واللحم وغيره، و "5567"في الأضاحي :باب ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها، ومسلم "32" "1972" =في الأضاحي :باب ادخار لحوم الأضاحي، والبيهقي 9/291من طريق سفيان ابن عيينة، عن عمرو بن جناب، به. وأخرجه أحمد 3/317و 378، والبخاري "1719"في الحج :باب ما يؤكل من البدن ومايتصدق، ومسلم "30" "1972"و"31"، والطحاوي 4/186، والبيهقي 9/291، والحازمي في "الاعتبار "ص 155من طرق عن عطاء، به .وانظر الحديث رقم "5925"و."5930"

يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتَّى بَلَغَ الْمَدِينَةَ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قربانی کے گوشت کو سنبھال کر رکھ لو میں نے اسے سنبھال کے رکھ لیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچنے تک اس گوشت کو استعمال کرتے رہے۔

ذِكْرُ إِبَاحَةِ الِانْتِفَاعِ بِلُحُومِ الضَّحَايَا مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ

قربانی کے گوشت سے ایک سال سے اگلے سال تک نفع حاصل کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

5933 ۔(سندحدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ،

(متن حدیث): أَنَّ امْرَأَتَهُ أُمَّ سُلَيْمٍ، سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَتْ: قَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْ غَزْوَةٍ، فَدَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ، فَقَرَّبَتْ لَهُ لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ، حَتَّى سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلْهُ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، إِلَى ذِي الْحِجَّةِ

یزید جو حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ان کی بیوی اُمّ سلیم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے قربانی کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ ایک جنگ سے واپس تشریف لائے وہ اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے' تو انہوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت پیش کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اس وقت تک کھانے سے انکار کر دیا' جب تک وہ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہیں کر لیتے (جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے ایک ذوالحجہ سے لے کر اگلے ذوالحجہ تک بھی کھا سکتے ہو۔

5932– إسناده حسن. هشام بن عمار: روى له البخاري متابعة وتعليقاً، وهو صدوق، وقد توبع على حديثه هذا، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح. الزبيدي: هو محمد بن الوليد وأخرجه الدارمي 2/79، ومسلم "36" "1975" في الأضاحي: باب بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي، والبيهقي 9/291 من طرق عن يحيى بن حنزب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 5/277 و278 و281، ومسلم "35" "1975"، وأبو داود "2814" في الأضاحي: باب في المسافر يضحي، والطحاوي 4/185، والطبراني "1411"، والحاكم 4/230، والبيهقي 9/291 من طرق عن معاوية بن صالح، عن أبي الزاهرية، عن جبير بن نفير، به.

5933– حديث صحيح. رجاله ثقات رجال مسلم غير أم سليم، فلم أجد لها ترجمة. ويزيد: هو يزيد بن أبي عبيد كما في "التهذيب"، وفي الطحاوي: يزيد بن أبي يزيد وكذا ذكره ابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل 9/298" وقال: روى عن امرأته، روى عنه الحارث بن يعقوب الأنصاري، والد عامر بن الحارث سمعت أبي يقول ذلك. وقال المؤلف في "ثقاته 5/535 " :536 يزيد بن أبي عبيد مولى سلمة بن الاكوع، روى عنه يحيى القطان والناس. وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار 4/187 "من طريق الليث بن سعد، عن الحارث بن يعقوب وهو والد عمرو بن الحارث -بهذا الإسناد.

كِتَابُ الرَّهْنِ

کتاب! رہن کے بارے میں روایات

ذِكْرُ مَا يُحْكَمُ لِلرَّاهِنِ وَالْمُرْتَهِنِ فِي الرَّهْنِ إِذَا كَانَ حَيَوَانًا

اس بات کا تذکرہ کہ رہن کے بارے رہن رکھوانے والے اور جس کے پاس رہن رکھا گیا ہے ان کے لیے کیا حکم ہوگا جب کہ رہن شدہ چیز کوئی جانور ہو

5934 . (سند حدیث): أَخْبَرَنَا آدَمُ بْنُ مُوسَى، بِخُوَارِ الرِّيِّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الطَّبَّاعِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ، لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رہن بند نہیں ہوتا اس کا فائدہ آدمی کو ملے گا اور اس کا ضمان آدمی کے ذمے ہوگا''۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الْمُرْتَهِنَ لَهُ رُكُوبُ الظَّهْرِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَشُرْبُ لَبَنِ الدَّرِّ إِذَا كَانَتِ النَّفَقَةُ مِنْ نَاحِيَتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جس کے پاس رہن رکھا گیا ہے اسے اس بات کا حق حاصل ہے'

وہ جانور پر سوار ہو سکتا ہے' جبکہ رہن میں رکھی ہوئی چیز جانور ہو، اور وہ اس جانور کا دودھ پی سکتا ہے' جب کہ اس جانور کا

5934- رجاله ثقات رجال الشيخين غير إسحاق وهو ابن عيسى بن نجيح البغدادى، ابن الطباع فمن رجال مسلمن ورواه جماعة من الحفاظ بالإرسال، وأما ابن عبد البر فقد صحح إتصاله، وكذلك عبد الحق، وهو الصحيح عند أبى داود، والبزار، والدارقطنى، وابن القطان. وأخرجه الدارقطنى 3/32، والحاكم 2/51، والبيهقى 6/39من طريق عبد الله بن عمران العابدى، عن سفيان بن عيينة، .بهذا الإسناد مرفوعا وقال الدارقطنى :زياد بن سعد من الحفاظ الثقات، وهذا إسناد حسن متصل .وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه لخلاف فيه على أصحاب الزهرى، وقد تابع زياد بن سعد :مالك، وابن أبى ذئب، وسليمان بن أبى داود الحرانى، ومحمد بن الوليد الزبيدى، ومعمر بن راشد على هذه الرواية .ثم أخرج أحاديثهم. وأخرجه الدارقطنى 3/33، والحاكم 2/51، والبيهقى 6/39من طريق إسماعيل بن عياش، والحاكم 2/51، والدارقطنى 3/33من طريق شبابة، كلاهما عن ابن أبى ذئب، عن الزهرى، به، مرفوعاً.

خرچ بھی اسی نے برداشت کرنا ہوگا

5935 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

(متن حدیث): الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رہن (کے جانور) پر سواری کی جاسکتی ہے' جو اس کے خرچ کے عوض میں ہوگی اور جانور کا دودھ پیا جاسکتا ہے' جب کہ اسے رہن رکھا گیا ہو اور جو شخص سواری کرتا ہے اور دودھ پیتا ہے اس جانور کا خرچ اس کے ذمے ہوگا۔''

ذِكْرُ خَبَرٍ قَدْ شَنَّعَ بِهِ بَعْضُ الْمُعَطِّلَةِ عَلَى أَهْلِ الْحَدِيثِ حَيْثُ حُرِمُوا التَّوْفِيقَ لِإِدْرَاكِ مَعْنَاهُ

اس روایت کا تذکرہ جس کی وجہ سے بعض لوگ جو معطلہ فرقے سے تعلق رکھتے ہیں وہ محدثین پر اعتراض کرتے ہیں' حالانکہ انہیں اس کا مفہوم سمجھنے کی توفیق سے محروم رکھا گیا

5936 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ

5935- إسناده صحيح على شرط الشيخين. إسحاق بن إبراهيم: هو المعروف بابن راهويه، والشعبي: هو عامر بن شراحيل. وأخرجه الترمذي "1254" في البيوع: باب في الانتفاع بالرهن، وابن ماجة "2440" في الرهون: باب الرهن مركوب ومحلوب، من طرق عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/228 و472، والبخاري "2511" و "2512" في الرهن، وابن الجارود "665"، والطحاوي 4/98 و99، والدارقطني 3/34، والبيهقي 6/38، والبغوي "2131" من طرق عن زكريا بن أبي زائدة، به. وأخرجه الدارقطني 3/34، والبيهقي 6/38 من طرق عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم": الرهن محلوب ومركوب." وقفه البيهقي أيضا 6/38 على أبي هريرة من طرق عن الأعمش، به.

5936- إسناده صحيح على شرط الشيخين. محمد بن كثير: هو العبدي، وسفيان: هو ابن سعيد الثوري، وإبراهيم: هو ابن يزيد بن قيس النخعي، والأسود: هو ابن يزيد النخعي. وأخرجه البخاري "2916" في الجهاد: باب ما قيل في درع النبي صلى الله عليه وسلم والقميص في الحرب، والبيهقي 6/36، والبغوي "2129" من طريق محمد بن كثير، بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري "2467" في المغازي: باب وفاة النبي صلى الله عليه وسلم، عنقبيصة بن عقبة، عن سفيان، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 6/16، وعبد الرزاق "14094"، وأحمد 6/42 و160 و230، والبخاري "2200" في البيوع: باب شراء الطعام إلى أجل، و "2251" في السلم: باب الكفيل في السلم، و "2513" في الرهن باب الرهن عند اليهود وغيرهم، ومسلم "1603" في المساقات: باب الرهن: وجوازه في الحضر والسفر، والنسائي 7/288 في البيوع: باب الرجل يشتري الطعام إلى أجل يسترهن البائع منه بالثمن رهنا، و 303 باب مبايعة أهل الكتاب، وابن ماجة "2436" في الرهون في أوله، وابن الجارود "664"، والبيهقي 6/36، والبغوي "2130" من طرق عن الأعمش، به وسيورده المصنف برقم "5938".

الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

✿✿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ ایک یہودی کے پاس جو کے تیس صاع کے عوض میں رہن ہوئی تھی۔

ذِكْرُ ثَمَنِ الشَّعِيرِ الَّذِي كَانَ لِلْيَهُودِيِّ عَلَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عِنْدَ رَهْنِهِ إِيَّاهُ دِرْعَهُ

اس جو کی قیمت کا تذکرہ جس کے عوض میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ یہودی کے پاس رہن کے طور پر رکھوائی تھی

5937 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ صُبْحٍ، حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): رَهَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِدِينَارٍ، فَمَا وَجَدَ مَا يَفْتَكُّهَا بِهِ حَتَّى مَاتَ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس ایک دینار کے عوض میں رہن رکھوائی تھی اس کے بعد آپ کو اتنی گنجائش نہیں ملی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس ادائیگی کو کر کے اسے چھڑوا لیتے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ الدِّرْعَ الَّذِي كَانَ عِنْدَ الْيَهُودِيِّ لِلْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذَلِكَ لِأَجْلِ سَبَبٍ مَعْلُومٍ، فَمِنْ أَجْلِهِ لَمْ يَسْتَرِدَّ دِرْعَهُ مِنْهُ

5937- إسناده صحيح. العباس بن الوليد بن صبح: روى له ابن ماجة، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال البخاري. آدم: هو ابن أبي إياس، وشيبان: هو ابن عبد الرحمن النحوي. وأخرجه أحمد 3/238، وأبو يعلى "3061"، والبيهقي 6/36 37 من طريق الحسن بن موسى، عن شيبان، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/133و208، والبخاري "2069"في البيوع: باب شراء النبي صلى الله عليه وسلم بالنسيئة، و "2508"في الرهن: باب في الرهن في الحضر، والترمذي "1215"في البيوع: باب ما جاء في الرخصة في الشراء إلى أجل، وابن ماجة "2437"في الرهون في أوله، والنسائي 7/288 في البيوع: باب الرهن في الحضر، وأبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 263، والبيهقي 6/36من طريق هشام الدستوائي، عن قتادة، به، مطولاً. وأخرجه أحمد 3/102 من طريق الأعمش، عن أنس. وأخرجه أبو الشيخ في "أخلاق النبي "ص 278من طريق أبان، عن أنس.

اس بات کے بیان کا تذکرہ وہ زرہ جو نبی اکرم ﷺ نے رہن کے طور پر یہودی کے پاس رکھوائی تھی اس کا معاہدہ ایک متعین مدت کے لیے تھا اور اسی وجہ سے آپ ﷺ نے اپنی زرہ اس سے واپس نہیں مانگی تھی

5938 . (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنُ فِي السَّلَمِ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ: (متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى سَنَةٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی سے اناج خریدا تھا کہ اسے ایک سال کے بعد ادائیگی کریں گے آپ ﷺ نے اپنے لوہے کی بنی ہوئی زرہ اس کے پاس رہن رکھوادی تھی۔



5937- إسناده صحيح. رجاله ثقات رجال الشيخين غير بشير بن معاذ العقدي فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة. وأخرجه البخاري "2068" في البيوع: باب شراء النبي صلى الله عليه وسلم بالنسيئة، و "2096" باب شراء الإمام الحوائج بنفسه، و "2252" في السلم: باب الرهن في السلم، و "2386" في الإستقراض: باب من اشترى بالدين وليس عنده ثمنه، و "2509" في الرهن: باب من رهن درعه، ومسلم "126" "1603" في المساقاة: باب الرهن وجوازه في الحضر والسفر، والبيهقي 6/19 من طرق عن عبد الواحد بن زياد، بهذا الإسناد. وانظر الحديث رقم. "5936"